بحمدہ تعالیٰ

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی جلد دہم

ترجمہ

جناب مولوی حکیم احمد حسین صاحب الہ آبادی مولف سوانح عمری سلطان
صلاح الدین یوسف فاتح بیت المقدس وحیات سلطان نور الدین محمود زنگی

سنہ ۱۳۲۵ھ
۱۹۰۷ء

باجازت منشی حامد حسین صاحب مدیر الاسلام الہ آباد
مطبع انوار احمدی الہ آباد سے چھپکر شایع ہوا

الاسلام

رسالہ معنون الصدر کو یہ خاص امتیاز حاصل ہے کہ اسمین عربی کی مشہور و معتمد و معتبر تاریخ معروف بہ **ابن خلدون** کا ترجمہ کتابی صورت مین ماہ جنوری ۱۸۹۷ء سے شایع ہو رہا ہے چنانچہ بعنایت الٰہی ترجمہ کی دس جلدین چھپکر شایع ہو گئی ہین۔ گیارھوین جلد زیر اشاعت ہے جو آیندہ ماہ دسمبر تک انشاء اللہ تعالیٰ تمام ہو گی۔

علامہ **ابن خلدون** آٹھوین صدی ہجری مین گذرا ہے، اسکی تاریخ نہایت بسیط اور تحقیقات سے مالامال ہے حضرت نوح علیہ السلام سے زمانہ مبارک حضرت رسول اللہ صلعم تک کے انبیاء کرام و سلاطین عظام اور عرب کے کل قبائل کے انساب و تذکرے اور عہد نبوی (صلعم) سے آٹھوین صدی ہجری تک کے خلفاء و سلاطین کے حالات جس طرزا تحقیقات سے علامہ نے تحریر کیے ہین وہ عربی کی اور کتب تواریخ مین ڈھونڈھنے سے نہین ملتے۔ اس تاریخ کا ترجمہ مختلف زبانون فرنچ، جرمن، ترکی اور غالباً انگریزی مین بھی ہو گیا ہے مگر اردو زبان جو اسوقت کئی کروڑ مسلمانونکی مادری زبان ہو رہی ہے اس قابل قدر تاریخ سے محروم تھی خوش قسمتی سے جناب مولوی حکیم **احمد حسین** صاحب دامت برکاتہم اس ضرورت کا احساس فرماکے اردو زبان مین تاریخ مذکور کا ترجمہ فرما رہے ہین اور مدیر الاسلام اسکو بنظر رفاہ قوم شایع کر رہا ہے۔ اللھم تممہ بالخیر

الاسلام ہر انگریزی مہینے کی ۵ تاریخ کو شایع ہوتا ہے اسکے ۲۰ صفحات مین ترجمہ تاریخ ہوتا ہے اور چار صفحات مین اسلامی خبرین درج کیجاتی ہین قیمت سالانہ عہ

المشتھر

حامد حسین مالک رسالہ الاسلام الہ آباد

فہرست ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون جلد دہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

بحمد اللہ سبحانہ عربی کی مستند و معتبر تاریخ کتاب العبر و دیوان المبتدا و الخبر فی ایام العرب و العجم و البربر و من عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر تالیف امام علامہ عبدالرحمن ابن خلدون مغربی اشبیلی حضرمی (رحمۃ اللہ علیہ) کے ترجمہ کی دسوین جلد نے اردو لٹریچر مین ایک معقول اور بین اضافہ ہی نہین کیا بلکہ اسکی خوبی اور اوصاف کو دوبالا کردیا ہے۔ اس جلد کے سیر کرنے والون کو بہت سے ایسے مضامین نظر آئینگے جس سے اس وقت تک بہتون کے گوش و چشم آشنا نہین ہوے ہونگے یورپ افریقیہ اور سواحل بربر وغیرہ وغیرہ مین اسلامیون کا جاہ و جلال شاہان یورپ کا انکے علم حکومت کے آگے مطیع و منقاد ہوتا ایک ایسا دلچسپ نظارہ پیش نظر کرتا ہے کہ انسان ششدر رہجاتا ہے مجھکو اس امر کا نہایت افسوس ہے کہ شایقین فن تاریخ کو ایک سال کے انتظار کے بعد ترجمہ کتاب موصوف کی صرف ایک ہی جلد کا مطالعہ نصیب ہوا جسکو وہ نہایت قلیل مدت مین ملاحظہ فرما کے پہر اگلی جلد کا اگلے سال تک انتظار فرماتے رہینگے مگر اسکا علاج نہ اپکے پاس ہے اور نہ میرے پاس۔ واللہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید

اس جلد مین جا بجا مطلب واضح کرنیکی غرض سے مین نے اکثر کتاب نفح الطیب اور تاریخ کامل ابن اثیر وغیرہ کتب تواریخ عربیہ سے مدد لی ہے کہین کہین مغربی تاریخون سے بھی التقاط کیا ہے مگر نہایت کم اور شاذ و نادر +

۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ
مطابق
۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ع

احمد حسین غفراللہ لہ
الہ آباد

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی جلد دہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفات معز

پندرہوین ربیع الآخر ۳۶۵ھ کو معز[1] لدین اللہ علوی نے اپنی خلافت وحکومت کا تیئسوان سال پورا کرکے مصر مین وفات پائی۔ اسکی ولیعہدی اور وصیت کے مطابق اسکا بیٹا نزار سریر خلافت پر متمکن ہوا اور العزیز باللہ، کا مبارک خطاب اختیار کیا۔

عزیز نے زمام حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لیکے بنظر مصالح ملکی وسیاسی اپنے باپ کے واقعہ انتقال کو عید الاضحیہ سنہ مذکور تک مخفی رکھا۔ بروز یوم النحر عیدگاہ مین گیا۔ عامہ مسلمین کے ساتھہ نماز ادا کی۔ خطبہ دیا۔ اپنے حق مین دعا کی اور اپنے

نوٹ [1] معز لدین اللہ ابو تمیم معد بن منصور باللہ اسماعیل بن قایم بامر اللہ ابو القاسم محمد بن مہدی ابو محمد عبید اللہ علوی حسینی مقام مہدیہ افریقیہ مین گیارہوین رمضان ۳۱۹ھ کو پیدا ہوا پینتالیس ۴۵ سال چھہ ماہ کی عمر پائی دولت علویہ کا یہ پہلا خلیفہ تھا جسنے مصر پر قبضہ حاصل کیا تھا۔ تاریخ کامل جلد ۸ صفحہ ۲۶۳ مطبوعہ مصر۔

باپ کے مرنے کا حال ذکر کرکے مراسم عزاداری ادا کیئے۔
بعد اسکے یعقوب بن کلس کو جیسا کہ اسکے باپ کے زمانہ مین تھا عہدۂ وزارت پر اور بلکین بن زیری کو گورنری افریقیہ پر بحال وقایم رکھا۔ علاوہ گورنری افریقیہ کے عبد اللہ بن یخلف کتامی کی گورنری یعنی صوبہ طرابلس، سرت اور جرابیہ کو بھی موخر الذکر کی گورنری مین ملحق وشامل کردیا۔ اہالی مکہ ومدینہ نے گذشتہ موسم حج مین معز کی اطاعت قبول کرلی تھی اور اسکے نام کا خطبہ پڑہتے تھے مگر عزیز کی تخت نشینی پر عزیز کے نام کا خطبہ نہ پڑہا اس بنا پر عزیز نے سرزمین حجاز پر فوج کشی کی چنانچہ اسکی سپاہ نے مکہ ومدینہ پر پہنچکے محاصرہ ڈالدیا رسد وغلہ کی آمد بند ہوگئی اہل حرمین نے مجبورانہ اطاعت قبول کی۔ مکہ معظمہ مین اسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا۔ ان دنون مکہ معظمہ کی گورنری پر عیسی بن جعفر تھا اور مدینہ منورہ کی حکومت پر طاہر بن مسلم۔ اتفاق سے اسی سال اسنے وفات پائی نتیجہ بجائے اسکے اسکا بہائی مقرر کیا گیا۔

بقیہ حالات افتکین جسوقت معز کا انتقال ہوگیا اور بجائے اسکے سریر حکومت پر عزیز متمکن ہوا افتکین نے فوجین فراہم کرکے علم مخالفت بلند کردیا اور اسکے اون بلاد پر یلغار کردیا جو ساحل شام پر واقع تھے۔ چنانچہ سب کے پہلے صیدا کا محاصرہ کیا۔ ابن الشیخ اور ظالم بن موہوب عقیلی معہ سرداران مغاربہ اسوقت صیدا مین موجود تھے فوجین مرتب کرکے افتکین سے مقابلہ کرنے کو نکل پڑے۔ بعد سخت اور خونریز جنگ کا آغاز ہوا افتکین لڑتے لڑتے پیچھے ہٹا مغربی فوجین کامیابی اور کثرت کے جوش مین آگے بڑھتی چلی آئین یہان تک کہ اپنے مورچہ سے بہت دور نکل آئین اسوقت افتکین اپنی فوج کو مجتمع کرکے مغربی فوجون پر ٹوٹ پڑا پھر کیا تھا مغربی فوجین گھونگھٹ کھا گیئن۔ چار ہزار فوج کھیت رہی۔ اس سے افتکین کے حوصلے

بڑہ گئے عکہ کا قصد کیا اور اوسپر محاصرہ ڈالکے طبریہ کیجانب بڑہا - یہان کے باشندون
کے ساتھہ بھی وہی معاملات کئے جو اہل صیدا کے ساتہہ کئے تھے - بعدہ دمشق
کی طرف لوٹ کہڑا ہوا - عزیز نے اسکی بابت اپنے وزیر یعقوب بن کلس سے مشورہ
کیا یعقوب نے یہ رائے دی کہ اسکے مقابلہ پر جوہر کاتب بہیجا جائے - عزیز نے اس
رائے کے مطابق فوجین آراستہ کرکے جوہر کو افتکین کے روک تھام کرنے
کو روانہ کیا - اس اثنا مین افتکین دمشق پہنچگیا تہا اُسکو اسکی خبر لگی تو اس نے
اہل دمشق کو مجتمع کرکے کہا "تم لوگ خوب جانتے ہو کہ مین نے تمہاری رضامندی سے
تمپر حکومت کی اور تمہاری استدعا پر ایسے بڑے ذمہ داری کے کام کو اپنے
ہاتھہ مین لیا اب چونکہ عزیز والی مصر و افریقیہ کا مقابلہ ہے مین نہین چاہتا کہ میری
وجہ سے تم لوگ کسی مصیبت مین مبتلا ہو اس وجہ سے مین تم لوگون سے علحدہ ہوا چاہتا
ہون" اہل دمشق یہ سنکے متحد الکلمہ ہوکے بولے "ہم لوگ آپ سے جدا تہونگے اور
جان و مال کو آپ پر تصدق کر دینگے" افتکین نے اس عہد و اقرار پر ان لوگون
سے قسم لی اور جوہر کے مقابلہ کرنے پر تل گیا ماہ ذی قعدہ ۳۶۵ھ کو جوہر مع
اپنی سپاہ کے دمشق پہنچگیا اور نہایت حزم و احتیاط سے اسپر محاصرہ ڈالدیا
دو ماہ کامل محاصرہ کئے رہا - لڑائیان ہوتی رہین - فریقین کے ہزارہا آدمی مارے
گئے - بالآخر افتکین نے طول محاصرہ سے گہبرا کے اعصم بادشاہ قرامطہ کو یہہ
واقعات لکھہ بہیجے اور اس سے مدد طلب کی - چنانچہ بادشاہ قرامطہ اپنا لشکر
مرتب کرکے احسا سے دمشق کی طرف روانہ ہوا - شام اور عرب کا جم غفیر اسکے
پاس آ آکے مجتمع ہوگیا جسکی تعداد پچاس ہزار کے قریب تھی - جوہر نے یہ خبر پاکے
دمشق کا محاصرہ اٹھالیا اور اس خوف سے کہ مبادا دو دشمنون کے درمیان مین
نہ آجاوٗن چلتا پہرتا نظر آیا - مگر افتکین اور بادشاہ قرامطہ نے نہایت تیزی سے طے

مسافت کرکے جوہر کو رملہ مین جاکے گھیر لیا۔ اور انکا پانی بند کر دیا۔ جوہر رملہ چھوڑ کے عسقلان چلا گیا افتکین اور بادشاہ قرامطہ نے عسقلان پر بھی دہاوا کر دیا اور اسپر بھی محاصرہ ڈالدیا۔ رسد و غلہ کی آمد بند ہوگئی۔ نہایت سختی سے بسر ہونے لگی جوہر نے افتکین سے مصالحت اور سازش کی بابت خط و کتابت شروع کی اور بادشاہ قرامطہ اسکو اس سے روک رہا تھا آخر کار جوہر نے ملاقات کرنے کی درخواست کی افتکین نے منظور کر لی دونون ایک مقام موعود پر ملے۔ جوہر کہنے لگا یہ قتل و خونریزی تمھاری وجہ سے ہوئی ہین تم کو برابر مصالحت کا پیام دے رہا تھا" افتکین نے جواب دیا "مین اس معاملہ مین معذور ہون یہ سارا ساختہ پرداختہ بادشاہ قرامطہ کا ہے" اسی قسم کی دونون مین تھوڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی آخر مین یہ طے پایا کہ افتکین محاصرہ اٹھالے اور جوہر اپنے آقا ز نا مدار عزیز سے اس حسن سلوک کا معاوضہ دلوائے اس امر کے طے ہونے پر جوہر نے ایفاء وعدہ کی قسم کہائی۔ افتکین اپنے لشکر گاہ مین واپس آیا اور بادشاہ قرامطہ سے کل حالات بتلائے۔ بادشاہ قرامطہ نے افتکین کو اسپر نصیحت و فضیحت کی جوہر کی چالاکیان اور مکاری بیان کرتے ہوئے یہ کہا کہ محاصرہ اٹھا لینے کے بعد جوہر اپنے آقا ز نا مدار عزیز کے پاس جائیگا اور اس طیاری سے ہم لوگون پر حملہ آور ہوگا کہ جسکا جواب دینا ہمارے امکان سے باہر ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ تم اپنے قول و اقرار سے منحرف ہو جاؤ۔ افتکین نے بادشاہ قرامطہ کی اس نصیحت پر توجہ نہ کی اور جوہر کو معہ اسکے ہمراہیون کے مصر جانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ جوہر محاصرہ سے نجات پاکے مصر کیجانب روانہ ہوا۔ عزیز کے

نوٹ ۱؎ شہر رملہ سے تین کوس کے فاصلہ پر نہر طواحین تھی اسی سے شہر مین پانی جاتا تھا افتکین اور بادشاہ قرامطہ نے اسی نہر پر اپنے مورچے قائم کئے تھے اور شہر مین پانی کا جانا بند کر دیا۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۲۶۱ مطبوعہ مصر۔

دربار مین پہنچکے کل واقعات عرض کیے۔ اور سمجھا بوجھا کے ان لوگون پر فوجکشی کرنے پر ابھار دیا۔ عزیز نے جوہر کے کہنے کے مطابق فوجین آراستہ کرکے چڑھائی کردی۔ مقدمتہ الجیش پر جوہر تھا۔ افتکین اور بادشاہ قرامطہ یہ خبر پا کے رملہ چلے آئے تھے اور فراہمی لشکر کی فکرین کرنے لگے اس عرصہ مین عزیز نے محرم ۳۶۷ھ مین پہنچکر رملہ کے باہر مورچے قایم کیے اور افتکین سے کہلا بھیجا کہ تم میری اطاعت قبول کرلو مین تم کو اپنے لشکر کا سردار مقرر کردونگا۔ جاگیرین دونگا۔ جس ملک کو پسند کروگے اسکی حکومت عطا کرونگا۔ اور اس امور کے طے کرنے کو مجھ سے آکر ملجاؤ افتکین صف لشکر سے نکلکر پیادہ پا دونون لشکرون کے درمیان مین آکے کھڑا ہوا اور عزیز کے قاصد سے کہا تم جاکر امیر المومنین سے بادب تمام میرا یہ پیام کہدو کہ اگر چند ساعت بیشتر یہ پیام مجھے ملجاتا تو مجھے اسکے تعمیل مین عذر نہ تھا مگر اب یہ ناممکن ہے۔ قاصد افتکین سے رخصت ہوکر عزیز کے لشکر کیجانب روانہ ہوا اور افتکین نے عزیز کے میسرہ پر حملہ کردیا۔ اس حملہ مین عزیز کے میسرہ کو ہزیمت ہوئی ایک گروہ کثیر کام آیا۔ عزیز نے اس امر کا احساس کرکے اپنے میمنہ کو حملہ کرنے کا حکم دیا اور خود بھی حملہ آور ہوا۔ افتکین اور شاہ قرامطہ کو ہزیمت ہوئی مغربی فوجون نے تلوارین نیام سے کھینچ لین تقریباً بیس ہزار فوج منہزم گروہ کی کھیت رہی۔

کامیابی کے بعد عزیز اپنے خیمہ مین واپس آیا فتحمند گروہ نے قیدیان جنگ کو پیش کرنا شروع کیا۔ جو شخص قیدی پیش کرتا تھا اسکو خلعت دیجاتی تھی۔ عزیز نے منادی کرادی کہ جو شخص افتکین کو گرفتار کرلائے گا اسکو ایک لاکھ دینار دیئے جائینگے۔ اتفاق سے مفرج بن دغفل طائی سے اور افتکین سے ملاقات ہوگئی افتکین نے پیاس کی شکایت کی مفرج نے اسکو پانی پلایا اپنے جائے قیام مین ٹھیرا کے عزیز کے پاس گیا اور اسکو افتکین کا پتہ بتلا کے ایک

لاکھ دینار وصول کر لیئے - پس جسوقت افتگین عزیز کے روبرو پیش کیا گیا - چونکہ عزیز کو اسکے مارے جانے کا یقین کامل ہو چکا تھا اسوجہ سے بیحد مسرت ہوئی اور کمال توقیر سے افتگین کے لئے خیمہ نصب کرایا - جو کچھ مال و اسباب اسکا لوٹ لیا گیا تھا وہ سب کا سب واپس کرا دیا اور معہ اسکے مراجعت کر کے مصر آیا اپنے خاص مصاحبت کا اعزاز عنایت کیا - حجابت کے عہدہ سے ممتاز فرمایا

بعد اسکے ایک شخص کو اعصم قرمطی بادشاہ قرامطہ کو بھی واپس لانے کی غرض سے مامور کیا چنانچہ اس شخص نے اعصم قرمطی سے طبریہ مین جاکے ملاقات کی اور اس سے عزیز کے پاس مصر چلنے کو کہا اعصم نے مصر جانے سے انکار کیا - اس شخص نے عزیز کو اس واقعہ سے مطلع کیا عزیز نے بیس ہزار دینار اعصم کو بھیجے اور اسیقدر ہر سال دینے کا وعدہ کیا مگر اعصم اسپر بھی مصر نہ گیا اور اوسیوقت طبریہ سے احساء چلا آیا -

ان واقعات کے بعد افتگین کو وزیر یعقوب بن کلس نے اسوجہ سے کہ افتگین عزیز کے ناک کا بال ہو رہا تھا زہر دے دیا - عزیز کو اسکی خبر لگ گئی گرفتار کرا کے چالیس روز تک قید مین رکھا اور پانچ لاکھ دینار جرمانہ لے کے رہا کر دیا اور بدستور عہدۂ وزارت پر مامور کیا - ماہ ذی قعدہ ۳۸۱ھ مین جوہر کاتب نے وفات پائی بجائے اسکے اسکا بیٹا حسن مقرر کیا گیا قائد القواد کا مبارک لقب مرحمت ہوا -

افتگین نے اپنے زمانہ حکومت مین قسام نامی ایک شخص کو دمشق مین اپنی نیابت پر مامور کیا تھا افتگین کے دمشق چھوڑ نیکے بعد اسکا رعب داب بڑھ گیا - کچھ لوگ اسکے مطیع و تابع ہو گئے رفتہ رفتہ چند شہروں پر قابض بھی ہو گیا - پس جب افتگین اور قرامطہ کو ہزیمت ہوئی تو عزیز نے اپنے نامی سپہ سالار ابو محمود بن ابراہیم کو والی دمشق مقرر کر کے دمشق روانہ کیا اسوقت دمشق اور اسکے قرب وجوار

ن کے شہرون پر قسام وقابض و متصرف ہو رہا تھا۔ اور عزیز کے نام کا خطبہ پڑھ رہا تھا اسکی موجودگی مین ابو محمود کی کچھ پیش نہ گئی۔ قسام بدستور کرسی حکومت پر متمکن رہا اسی اثنا مین ابو تغلب بن حمدان والی موصل عضد الدولہ سے شکست کھا کے دمشق کی طرف آیا قسام نے اسکو اس خیال سے کہ مبادا یہ خود خواہ بحکم عزیز یا دھینگ دھینگا پن سے شہر پر قبضہ نہ جائے دمشق مین داخل نہونے دیا اس باعث سے مابین ابو تغلب اور قسام کے ناصافی پیدا ہو گئی اور نوبت جدال و قتال کی پہنچ گئی۔ بالآخر ابو تغلب طبریہ چلا گیا اسکے بعد عزیز کا لشکر بسر گروہی سپہ سالار فضل دمشق آپہنچا۔ اور قسام پر دمشق مین محاصرہ ڈالدیا۔ مگر اتفاق کچھ ایسا پیش آیا کہ یہ لشکر بے نیل مرام عزیز کے پاس چلا گیا تب عزیز نے ۳۶۵ھ مین ایک دوسری فوج بسر کردگی سلیمان بن جعفر بن فلاح دمشق روانہ کی۔ سلیمان نے دمشق کے باہر پڑاؤ کیا۔ قسام نے اپنے آدمیون کو اشارہ کردیا انھون نے لڑکر سلیمان کو اس مقام سے جہانکہ اس نے پڑاؤ کیا تھا ہٹا دیا

انھین دنون مفرج بن جراح امیر بنی طے اور کل عرب سرزمین فلسطین مین مقیم رہتے۔ انکی جماعت اور نیز شوکت و شان بڑھ گئی تھی۔ قرب و جوار کے سرحدی شہرون کو قتل و غارتگری سے پامال کر رہے تھے عزیز نے ایک لشکر انکی سرکوبی کو بسرافسری اپنے سپہ سالار بلتکین ترکی کے روانہ کیا چنانچہ یہ لشکر کوچ و قیام کرتا ہوا رملہ کی جانب روانہ ہوا۔ قبیلہ قیس کا ایک گروہ کثیر اسکے لشکر مین آملا بعد ازان مفرج بن جراح اور بلتکین سے مڈبھیڑ ہوئی بلتکین نے چند دستہ فوج کو پہلے سے کمینگاہ مین بٹھار کھا تھا مفرج کو اس وجہ سے ہزیمت ہوئی۔ بھاگ کر انطاکیہ پہنچا۔ والی انطاکیہ نے اسکو پناہ دے دی اس عرصہ مین بادشاہ روم نے قسطنطنیہ سے بلاد شامیہ کیجانب خروج کیا۔

مفرج کو اس نے خطرہ پیدا ہوا بکجور خادم سیف الدولہ والی حمص کو اس واقعہ سے مطلع کرکے امداد طلب کی۔ بکجور نے مفرج کی استدعا منظور کرلی اور کما حقہ اسکی مدد کی۔

بعد اسکے بلتکین نے دمشق کی جانب رخ کیا اور قسام سے یہ کہلا بھیجا کہ مین کسی غرض سے نہین آیا محض اصلاح حال شہر کیوجہ سے آیا ہوا ہون۔ قسام کے ساتھہ جیش بن صمصامہ ہمشیرہ زادہ ابو محمود بھی دمشق ہی مین موجود تھا۔ بعد ابو محمود کے سند حکومت دمشق اسیکو مرحمت ہوئی تھی۔ غرض قسام شہر دمشق سے نکلکے بلتکین کے پاس آیا بلتکین نے اسکو معہ اسکے ہمراہیون کے شہر کے باہر قیام کرنے کو کہا۔ اس سے قسام کو خطرہ پیدا ہوا فوراً شہر کیجانب لوٹ کھڑا ہوا اور لڑائی کی طیاری کردی۔ خم ٹھونک ٹھونک کے دونون حریف میدان جنگ مین آگئے اتفاق یہ کہ اس معرکہ مین قسام کے ہمراہیون کو ہزیمت ہوئی۔ بلتکین نے اطراف شہر مین داخل ہوکے قتل وغارتگری کا بازار گرم کردیا مکانات مین آگ لگادی۔ اہل شہر نے گھبرا کر بلتکین سے امن کی درخواست کرنے کی راے قایم کی اور اسی غرض سے اسکی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت طلب کی بلتکین نے ان لوگون کو حاضری کی اجازت دے دی قسام کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی سنتے ہی بدحواس ہوگیا مگر چارہ کار کچھہ نہ تھا۔ اہل شہر نے بلتکین کیخدمت مین حاضر ہوکے اپنے لئے اور نیز قسام کے لئے امن حاصل کرلی۔ ہنگامہ کارزار فرو ہوگیا۔ خلائق اپنے اپنے مکانات مین آکے آباد ہوئی۔ بلتکین نے اپنی جانب سے خطلخ نامی ایک امیر کو شہر کی حکومت پر مامور کیا۔ چنانچہ خطلخ محرم ۳۷۲ھ مین امارت کا جھنڈا لئے ہوئے شہر مین داخل ہوا۔ اسکے دوسرے دن قسام کسی خیال سے روپوش ہوگیا۔ بلتکین کے ہمراہیون نے قسام اور انکے مصاحبون کے مکانات لوٹ لئے قسام نے یہ خیال کرکے کہ اب جانبری دشوار

ہے اپنے کو بلتکین کے دربار مین حاضر کر دیا اور معذرت کی بلتکین نے اسکی معذرت قبول کرلی اور اسکو بعزت اور احترام مصر روانہ کر دیا عزیز نے اپنی بنظر فیاضی و رحم دلی سے اسکو بھی امن عنایت کی۔

بکجور جو کہ سیف الدولہ کا خادم اور اسکی جانب سے حمص کا گورنر تھا اُن دنون جبکہ دمشق عزیز اور قسام کی فوجون کا میدان کارزار بنا ہوا تھا حمص سے عزیز کے لشکر کو رسد و غلہ بھیج رہا تھا اور اپنی اس حسن خدمت کی اطلاع عزیز کو دیتا جاتا تھا۔ بعد ان واقعات کے ۳۷۲ھ مین ابو المعالی اور بکجور مین چل گئی۔ بکجور نے عزیز سے اسکی شکایت کی عزیز نے ابو المعالی کی گوشمالی اور اسکو حکومت دمشق دینے کا وعدہ کیا اسی اثنا مین اتفاق یہ پیش آیا کہ مغربیون نے مصر مین وزیر السلطنت ابن کلس کے خلاف بغاوت کر دی اور اُسکے قتل پر تل گئے۔ اس ہنگامہ کے فرو کرنے کی غرض سے عزیز کو دمشق سے بلتکین کے بلانے کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ عزیز نے بلتکین کو دمشق سے طلب فرمالیا اور بجاے اسکے بکجور کو دمشق کی زمام حکومت سپرد کی۔

ماہ رجب ۳۷۳ھ مین بکجور علم حکومت لئے ہوئے دمشق مین داخل ہوا چونکہ اسکو کسی ذریعہ سے یہہ معلوم ہو گیا تھا کہ ابن کلس وزیر السلطنت عزیز کو منع کر رہا تھا کہ بکجور کو حکومت دمشق نہ بجاے اس عداوت و کینہ سے بکجور نے دمشق مین داخل ہوتے ہی ابن کلس کے اور دون اور اس کے ہواخواہون کو پامال کرنا شروع کیا۔ تھوڑے دنون بعد رعایاے دمشق کو بھی ایذائین پہونچانے لگا۔ ابن کلس کو اسکی خبر لگ گئی موقع پاکے عزیز سے اسکی شکایت جڑ دی کہ بکجور والی دمشق بڑا متمرد و سرکش ہو گیا ہے ظلم و جفاکاری اسکا شیوہ ہو رہا ہے اگر معزول نہ کیا جائے گا تو صوبہ

دمشق ویران ہوجائیگا پس عزیز نے ۴۷۱ھ مین ایک لشکر عظیم بسرافسری منیر خادم بلکپور کو ہوش مین لانے کی غرض سے روانہ کیا روانگی کے بعد نزال والی طرابلس کو اسکی امداد کرنے کو لکھا۔ بلکپور نے بھی اس واقعہ سے مطلع ہوکے گرد و نواح کے عرب کو مجتمع کرلیا اور آلات حرب سے ان کو مسلح کرکے خم ٹھونک کر میدان جنگ مین آگیا مگر پہلے ہی حملہ مین شکست کھاکے بھاگ کھڑا ہوا ادھر بلکپور یہ خیال کرکے کہ مبادا نزال نہ آجائے اہل دمشق کے لئے امان حاصل کرکے رقہ چلا گیا اور اسپر مستولی و متصرف ہوگیا۔ اُدھر منیر نے بھی دمشق مین داخل ہوکے کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کرلیا۔ استقلال و استحکام سے حکمرانی کرنے لگا۔ اس واقعہ کے بعد بلکپور نے دمشق سے رقہ مین پہنچکے سعد الدولہ والی حلب سے حمص کی حکومت کی درخواست کی سعد الدولہ نے کسی مصلحت سے اسکو منظور نہ کیا۔ اس بنا پر بلکپور نے عزیز سے سعد الدولہ پر فوج کشی کرنے کی اجازت طلب کی عزیز نے بلکپور کی درخواست منظور فرماکے فوجین عنایت کین اور نزال والی طرابلس کو اسکی کمک اور امداد کرنے کو لکھ بھیجا۔ چنانچہ بلکپور نے فوجون کو مرتب کرکے سعد الدولہ پر چڑھائی کردی۔ سعد الدولہ نے بھی مدافعت و مقابلہ کی غرض سے فوجین فراہم کرلین اور حلب سے نکلکے میدان جنگ مین آگیا نزال نے اپنے دل مین یہہ ٹھان لی تھی کہ جس طرح سے ممکن ہو جنگ کے وقت بلکپور کو دغا دیجائے۔ اسکو اس امر پر عیسٰی بن نسطورس وزیر السلطنت نے ابھارا تھا جو بعد ابن کلس کے قلمدان وزارت کا مالک ہوا تھا۔ انھین دنون عامل انطاکیہ نے بادشاہ روم سے امداد کی درخواست کی تھی اور اس نے ایک فوج کثیر التعداد اسکی کمک پر بھیجدی تھی۔ الغرض نزال نے اپنے منصوبہ کے مطابق ان عربون سے جو بلکپور کے رکاب مین تھے معرکہ

جنگ سے وقت بھاگ جانے کی بابت سازش کرلی اور ان سے اس معاملہ کے انجام ہو جانے پر بڑے بڑے وعدے کئے۔ پس جسوقت دونون فوجون کا مڈبھیڑ ہوا۔ بکجور کو کسی ذریعہ سے اس سازش کی خبر لگ گئی مرنے پر کمر بستہ ہوکر بقصد سیف الدولہ حملہ آور ہوا اور لولو کبیر (سیف الدولہ کے خادم) کا ایک ہی وار سے کام تمام کردیا سیف الدولہ نے لولو کبیر کو خاک و خون پڑ پڑتا ہوا دیکھ کے بکجور پر حملہ کیا بکجور شکست کھا کے بعض قبائل عرب مین جا چھپا اور دو چار روز کے بعد اپنی حالت درست کر کے سیف الدولہ پر پھر حملہ آور ہوا مگر پہلے ہی حملہ مین خود بکجور کے میدان جنگ سے پاؤن اکھڑ گئے اور اثنائے دار و گیر مین مارا گیا۔ سعد الدولہ نے اسکے مال و اسباب کو ضبط کر کے رقہ کیجانب کوچ کیا اور اسپر قابض و متصرف ہوگیا۔ بکجور کے لڑکون نے عزیز کو اپنے باپ کے مارے جانے کا واقعہ لکھ بھیجا اور اس سے سعد الدولہ سے سفارش کرنے کی بابت تحریک کی۔ چنانچہ عزیز نے سعد الدولہ کے پاس بکجور کے لڑکون کی سفارش کا خط بذریعہ ایک قاصد کے روانہ کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ بکجور کے لڑکون کو میرے پاس مصر بھیجو بصورت اس حکم کے تعمیل نہ کرنے کے دہمکی بھی دی تھی۔ سعد الدولہ نے ایک بھی نہ سنی عزیز کی سفارت کو نہایت بری طور سے واپس کیا۔ عزیز نے طیش مین آکے ایک جرار لشکر بسپر افسری منجوتکین حلب کے محاصرہ کرنے کو روانہ کیا منجوتکین نے حلب پر پہنچکے محاصرہ ڈالدیا ان دنون حلب مین ابو الفضائل ابن سعد الدولہ اور لولو صغیر خادم سیف الدولہ تھا ان دونون نے بسیل بادشاہ روم کی خدمت مین بعض استمداد سفارت بھیجی اگرچہ اس وقت یہ جنگ بلغار مین مصروف تھا

مگر پھر بھی ابو الفضائل کی سفارت پہنچنے پر والی انطاکیہ کو حلب کے محصور ون کی امداد کرنے کو لکھہ بھیجا والی انطاکیہ اس حکم کے مطابق پچاس ہزار فوج لیکے حلب کے بچانے کو روانہ ہوا رفتہ رفتہ جبس عاصی پہنچا منجوتکین کو اسکی خبر لگ گئی حلب سے محاصرہ اُٹھاکے کوچ کردیا اثنا رراہ مین اس سے اور رومیون سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ منجوتکین نے انکو شکست دے دی اور قتل وقید کرکے انطاکیہ کی طرف بڑہا اطراف انطاکیہ مین ہنگامہ نمونہ قیامت برپا ہوگیا۔

اسی زمانہ غیر حاضری منجوتکین مین ابو الفضائل اطراف حلب مین بغرض فراہمی غلہ نکل کھڑا ہوا جس سے بیحد گرانی پیدا ہوگئی۔ جس قدر فراہم کرسکا فراہم کرلیا باقی جو رہگیا اسمین آگ لگادی۔ پس جب منجوتکین حصار حلب کو پھر واپس آیا اور سر کرنے کی غرض سے فوجون کو حلب کے ارد گرد پھیلادیا لولو رصغیر نے ابو الحسن مغربی کی خدمت مین پیام مصالحت بھیجا۔ شرائط صلح طے ہو جانے پر باہم صلح ہوگئی منجوتکین نے دمشق کی جانب مراجعت کی۔ عزیز کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی سخت برہم ہوا۔ اسیوقت منجوتکین کو محاصرہ حلب پر واپس جانے اور وزیر (ابو الحسن) مغربی کے معزول کرنے کو لکھہ بھیجا۔ براہ دریا رسد غلہ بھی روانہ کیا۔ چنانچہ منجوتکین نے پھر حلب کا محاصرہ کرلیا۔ اہل حلب نے بادشاہ روم کے پاس استمداد و استعانت کی غرض سے سفارت بھیجی اور اسکو اس سلوک کا معاوضہ دینے کا بھی وعدہ کیا۔ رومی بادشاہ نہایت عجلت سے فوجون کو آراستہ کرکے حلب کیجانب روانہ ہوا لولو رصغیر نے اس خیال سے کہ اسلامیون اور اسلام کو اس سے سخت صدمہ اور نقصان پہنچ جائے گا منجوتکین کو بادشاہ

روم کے آنے سے مطلع کردیا علاوہ براین جاسوسون نے بھی یہ خبر منجوتکین تک پہنچا دی - منجوتکین نے مصلحتاً محاصرہ اٹھالیا متعدد بازارین محلسرائین اور حمامات اثنا محاصرہ مین ویران و برباد ہوگئے اسکے بعد بادشاہ روم حلب پہنچا - ابو الفضائل اور لولو صغیر ملنے کو آئے - دو چار روز قیام کرکے ملک شام کیجانب کوچ کیا حمص اور شیزر کو مفتوح کرکے تخت و تاراج کردیا - چالیس یوم تک طرابلس کا محاصرہ کئے رہا - مگر کامیابی کی صورت نظر نہ آئی - مجبور ہوکر اپنے ملک کو واپس گیا - ان واقعات کی خبر عزیز تک پہنچی - بیحد شاق گزرا - جہاد کا اعلان کرکے ۳۸۱ھ مین قاہرہ سے خروج کردیا اتنے مین منیر نے دمشق مین عزیز کے خلاف علم بغاوت بلند کیا - منجوتکین نے اس سے مطلع ہوکے اس ہنگامہ کے فرو کرنے کو دمشق کیجانب قدم بڑھایا -

اخبار وزراء معز لدین اللہ علوی والی افریقیہ و مصر کا وزیر السلطنت یعقوب بن کلس تھا اصلاً یہودی تھا پھر ایمان لایا - اخشیدیہ کے دور حکومت مین مصر کے انتظامی امور کا ایک یہ بھی منصرم تھا ابو الفضائل بن فرات نے اسکو ۳۵۷ھ مین معزول کردیا اور کچھ جرمانہ بھی کیا - یعقوب اسکو ادا نہ کرسکا روپوش ہوگیا - بعد چندے مصر سے مغرب بھاگ گیا اور معز لدین اللہ کی دربار مین پہنچکے رسوخ حاصل کیا اور اسکے ساتھ ساتھ مصر آیا رفتہ رفتہ قلمدان وزارت کا مالک بن گیا - دربار معزیہ مین اسکی بڑی عزت و توقیر تھی بعد معز لدین اللہ کے عزیز بن معز لدین اللہ سریر حکومت پر متمکن ہوا اسنے بھی یعقوب کو بدستور عہدۂ وزارت پر قایم و بحال رکھا تا آنکہ

سنہ ۳۸۰ھ مین یعقوب نے وفات پائی عزیز نے نماز جنازہ پڑھائی تجہیز
وتدفین مین شریک ہوا، اسکی طرف سے اسکا دین (قرضہ) اداکیا
اور اسکی مفوضہ خدمات کو یون تقسیم کیا کہ عدالتی و انتظامی خدمت حسن بن
عمار زیر سرداری کتامہ کو مرحمت ہوئی اور مالی خدمت عیسے بن نسطورس
کو سپرد کی گئی - اسیوقت سے دولت علویہ کی وزارت برابر اہل اقلام
کے قبضہ مین رہی اور یہہ لوگ بڑے ذی رتبہ اور عظیم الشان تھے
منجملہ انکے وزرا کے بارزی تھا - یہہ باوجود وزارت پناہ ہونے
کے قاضی القضاۃ اور داعی الدعاۃ بھی تھا - اس سے یہ درخواست کیگئی
تھی کہ اسکا نام سکہ پہ مسکوک کیا جائے - اسنے اسکو نامنظور کیا
اور بخیال اسکے کہ مین مجبور نہ کیا جاؤن غریب الوطنی اختیار کر لی -
مقام تنیس مین کسی نے مار ڈالا -

ابو سعید تستری بھی دولت علویہ کا ایک نامور وزیر تھا یہ پہلے یہودی
تھا مگر عہدۂ وزارت پر پہنچنے سے مسلمان ہو گیا تھا -

جرجانی بھی اسی سلسلہ کا ایک جلیل القدر شخص تھا اسکو کسی امر
کی بابت لکھنے کو منع کیا گیا تھا اسنے اسکی تعمیل نہ کی اسپر حاکم نے اس کے
ہاتھ کاٹنے کی قسم کھالی اور معزول کر دیا - مگر پھر اسکے تیسرے
روز عہدۂ وزارت پر بحال کر دیا گیا - اور خلعت خوشنودی سے سرفراز
وممتاز ہوا -

ابن ابی کدینہ نے تیرہ مہینے وزارت کی بعد ازان معزول ہو کر
مار ڈالا گیا -

ابو الطاہر بن بابشاد وزیر السلطنت دیندار آدمیون سے تھا

اس نے وزارت سے استعفا دے کے جامع مصر مین گوشہ گزینی
اختیار کرلی ایک روز رات کے وقت چہت پر سے گر کر مر گیا۔
وزیر السلطنت ابو القاسم بن مغربی آخری وزیر تہا اسکے بعد
بدر جمالی زمانہ حکومت خلیفہ مستنصر مین سیف الدولہ کے قلمدان وزارت
کا مالک ہوا۔ اسکے دور دولت مین بدر نے بہت بڑے زور و شور
سے وزارت کی اور اسکے بعد ہی یہ عہدہ اسی حالت پر رہا جیسا کہ ان کے حالات
کے ضمن مین بیان کیا جاے گا۔

قضاۃ کے حالات نعمان بن محمد بن منصور بن احمد بن جیون زمانہ حکومت
معز لدین اللہ علوی مین قیروان کا قاضی تہا۔ جب معز مصر
مین آیا تو نعمان بہی اسکے رکاب مین تہا مصر مین پہنچکے معز لدین اللہ نے
نعمان کو عہدۂ قضا مرحمت کیا تا آنکہ اسنے اسی عہدہ پر وفات پائی بجاے
اسکا بیٹا علی مامور ہوا۔ ۳۷۴ھ مین یہ بہی مرگیا تو عزیز نے اسکے بہائی ابو عبد اللہ محمد
کو عہدۂ قضا پر مامور کیا۔ خلعت دی اور اپنے ہاتہ سے اسکے گلے مین
تلوار حمائل کی۔ معز نے اسکے باپ سے اسی محمد کو مصر مین عہدۂ قضا
دینے کا وعدہ کیا تہا۔ ۳۸۹ھ عہد خلافت حاکم مین اس نے بہی وفات
پائی۔ یہ شخص بہت بڑا جلیل القدر کثیر الاحسان اور عدالت و افتا
مین بجید محتاط تھا اسکا زمانہ قضا خلائق کے لئے رحمت الٰہی کا ایک نمونہ تہا
بعد اسکے اسکا چچا زاد بہائی ابو عبد اللہ حسین علی بن نعمان عہد خلافت
حاکم مین عہدۂ قضا سے سرفراز کیا گیا بعد چندے ۳۹۴ھ مین معزول
کر دیا گیا اور قتل ہو کر جلا دیا گیا۔ بعد اسکے ملکہ بن سعید الفارقی مامور ہوا
تا آنکہ ۴۰۵ھ اطراف قصور مین حاکم نے اسکو سزاے موت دی خلیفہ حاکم کی آنکھون

مین اسکی بہت بڑی عزت تھی - امور سلطنت مین اسکو دخل تام تھا اور خلوت وجلوت مین یہ خلیفہ حاکم کا ہمراز و مصاحب تھا - ملکہ کے مارے جانے پر احمد بن محمد بن عبد اللہ بن ابی العوام عہدہ قضا سے سرفراز کیا گیا - یہی شخص دولت علویہ کے آخری دور تک عہدۂ قضا پر رہا -

قاضی کے متعلق دادرسی اور دعوت کی خدمت سپرد رہا کرتی تھی اور گاہے گاہے داعی الدعاۃ کا عہدہ قاضی سے لے لیا جاتا تھا اور اس خدمت پر ایک دوسرا شخص مامور ہوا کرتا قاضی اُن عہدہ داران دولت سے تھا جو جمعہ اور عیدون مین خلیفہ کے ساتھ بوقت خطبہ دینے کے منبر پر چڑھا کرتے تھے -

حاکم بامر اللہ کی خلافت

ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ عزیز نے ۳۸۱ھ مین جہاد کا اعلان کیا تھا اور رومیون پر جہاد کرنے کی غرض سے فوجین آراستہ کر کے خروج کر دیا تھا کوچ و قیام کرتا ہوا بلبیس پہنچا - بلبیس مین پہنچکے ایسے چند امراض مین مبتلا ہوا کہ انہین کے صدمہ سے آخری رمضان ۳۸۶ھ مین اپنی حکومت و خلافت کے ساڑھے گیارہ سال پورے کر کے مر گیا - بعد اسکے اسکا بیٹا ابو علی منصور سریر خلافت پر متمکن ہوا[۱] اور حاکم بامر اللہ کا خطاب اختیار کیا -

ارجوان خادم اسکے عہد حکومت مین بھی امور سلطنت کا منصرم اور اسپر مستولی و متغلب تھا جیسا کہ اسکے باپ عزیز کے عہد حکومت مین تھا اور ابو محمد حسن بن عمار ہر کام مین ارجوان کا ردیف و شریک تھا - ارجوان محلسرائے شاہی مین حاکم کے ساتھ رہتا

[۱] ابو علی منصور کی عمر بوقت تخت نشینی گیارہ سال کی تھی - تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۸۳ مطبوعہ لیدن

تنہا اور ابو محمد حسن امور سلطنت کی نگرانی کر رہا تھا اسنے آہستہ آہستہ کل انتظامی اور مالی صیغون پر قبضہ کر لیا امین الدولہ کے لقب سے اپنے کو ملقب کیا۔ کتامہ کی بن آئی رعایا کے مال او رعزت کو اپنی خواہشات نفسانی کا شکار کرنے لگے۔ منجوتکین کو یہہ امرا ور نیز ابو محمد کا ہر کام مین پیش پیش ہونا ناگوار گزرا ارجوان کو لکھہ بہیجا کہ اگر تم میری موافقت کرو تو مین علم حکومت کے خلاف بغاوت کا جہنڈا بلند کر دون ارجوان کا دل ابو محمد سے تو پک ہی گیا تہا منجوتکین سے سازش کر لی۔ چنانچہ منجوتکین نے خودسری کا اظہار کر کے ایک فوج دمشق سے مصر کو روانہ کی جسکا سردار سلیمان بن جعفر بن فلاح تھا ابو محمد کو اسکی اطلاع ہوئی تو اسنے بھی مصری لشکر کو اس طوفان کے روک تہام کرنے کو روانہ کیا۔ مقام عسقلان مین دونون فوجون کا مقابلہ ہوا ایک سخت و خونریز جنگ کے بعد منجوتکین کو ہزیمت ہوئی۔ دو ہزار آدمی اسکے کہیت رہے اور خود بھی اثناء دار وگیر مین گرفتار کر لیا گیا اور پا بزنجیر مصر بہیجدیا گیا۔ ابو محمد نے مصلحتاً مشرقی فوجون کو ملانے کی غرض سے منجوتکین کو رہا کر دیا اور اپنی طرف سے ملک شام پر ابو تمیم سلیمان بن فلاح کتامی کو مامور کیا اسنے طبریہ مین پہنچکے اپنے بہائی علی کو سند حکومت عطا کر کے دمشق بہیجا اہل دمشق نے علی کی سرداری تسلیم نہ کی لڑنے پر آمادہ ہوئے۔ ابو تمیم نے اہل دمشق کے پاس اپنی سفارت بہیجی اور انکو سرکشی اور مخالفت کے عواقب امور سے ڈراتے ہوئے اپنے جاہ و جلال کی دہمکی بھی دی۔ اہل دمشق نے ڈر کر اطاعت قبول کر لی اور علی کی سرداری و حکومت تسلیم کر کے شہر پناہ کے

دروازے کھولدئے علی نے شہر مین داخل ہوتے ہی دندمچادی خونریزی اور غارتگری کا بازار گرم کر دیا کسیکو قید کیا کسیکو قتل کیا - ابو تمیم کو اسکی خبر لگی فوراً دمشق آپہنچا اور اہل دمشق کو علی کے پنجہ غضب سے نجات دیکے علی کو دمشق سے طرابلس کی حکومت پر تبدیل کر دیا اور طرابلس کے سابق حکمران جیش بن صمصامہ کو معزول

جیش نے معزولی کے بعد مصر کا راستہ لیا - تہوڑے دنون کے سفر کے بعد مصر مین داخل ہوا ارجوان کے پاس آمد و رفت شروع کی جیش اور ارجوان نے متفق ہوکے یہہ رائے قایم کی کہ ابو محمد اور کل سرداران کتامہ کو جو اسکے مصاحب و مشیر ہین جس طرح سے ممکن ہو مملکت مصر سے نکال دینا چاہا - اس سازش مین شکر خادم عضد الدولہ بھی شریک تھا -

شکر عضد الدولہ کا خادم خاص تھا بعد وفات عضد الدولہ وادبار شرف الدولہ برادر عضد الدولہ مصر چلا آیا تھا اور عزیز کے دربار مین پہنچکے ایک قسم کا رسوخ پیدا کر لیا تھا - اسی تعلق سے یہہ ارجوان اور جیش کے ساتھہ رہا کرتا تھا -

اتفاق سے ابو محمد کو اس سازش کی اطلاع ہوگئی - اسنے بھی ارجوان وغیرہم اپنے مخالفین کے زیر کرنے کی تدبیرین شروع کر دین - جاسوسون نے ارجوان تک یہہ خبر پہنچادی پہر کیا تہا دونون فریق مین فتنہ و فساد کی آگ مشتعل ہوگئی مشرقی اور مغربی فوجون نے تلوارین نیام سے کہینچ لین کشت و خون شروع ہوگیا - اس معرکہ مین مغربیون کو ہزیمت ہوئی - ابو محمد بخوف جان روپوش ہوگیا - ارجوان نے حاکم کی خدمت مین حاضر ہوکے

کل واقعات عرض کئے اور اسکو سریر خلافت پر جلوہ افروز کرکے اسکی خلافت و حکومت کی دوبارہ بیعت لی۔

تجدید بیعت کے بعد ارجوان نے سپہ سالاران دمشق کو ابو تمیم کی گرفتاری کی بابت ایک خفیہ تحریر بھیجدی کسیکو کانون کان خبر ہوئی سپہ سالاران دمشق اور اہل شہر نے دفعتہً یورش کرکے ابو تمیم کے گھربار اور خزانہ کو لوٹ لیا۔ کتامہ کی خونریزی شروع ہو گئی۔ فتنہ و فساد کا دروازہ کھل گیا ایک مدت تک دمشق مین اس فساد کی آگ مشتعل رہی عوام الناس اور بازاری امور سلطنت پر مستولی ہو گئے۔

بعد اسکے ارجوان نے ابو محمد کی تقصیر معاف کردی دربار شاہی مین حاضر ہونے کی اجازت دی اور اسکی تنخواہ مقرر کرکے بدستور قدیم مکان مین قیام کرنے کا حکم دیا۔

انہین واقعات کے اثنا مین اہل شام مین بغاوت پھوٹ نکلی۔ اہل صوبہ باغی ہو گئے ایک ملاح قلاقہ نامی کو اپنا امیر بنالیا۔ مفرج بن دغفل بن جراح نے بھی علم خلافت کی اطاعت سے انحراف کرکے خودسری اختیار کرلی۔ رملہ مین پہنچکے قتل و غارت گری شروع کردی۔ دوقس بادشاہ روم بھی جو ایسے مواقع کا منتظر اور حکومت اسلامیہ کا قدیمی رقیب تھا قلعہ افامیہ پر چڑھ آیا اور اسکا محاصرہ کرلیا۔ ارجوان نے ان واقعات سے مطلع ہو کے ایک عظیم فوج کو بسر افسری جیش بن صمصامہ رملہ کیجانب روانہ کیا اور دوسری فوج کو بسرکردگی ابو عبد اللہ حسین بن ناصر الدولہ بن حمدون صور کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ابو عبد اللہ نے صور کے قریب پہنچکے بری اور بحری لڑائی شروع کردی۔ قلاقہ نے بادشاہ روم سے امداد

طلب کی بادشاہ روم نے ایک بیڑہ جنگی کشتیون کا قلاقہ کی کمک پر بہیجدیا
بہت بڑی خونریزی کے بعد اسلامی بیڑہ کو فتحیابی نصیب ہوئی - رومی
شکست کہا کے بہاگے اہل صوبہ نے بمجبوری گردن اطاعت جہکادی
ابو عبد اللہ نے صور پر قبضہ کرکے قلاقہ کو گرفتار کرلیا اور پا بزنجیر ایک
دستہ فوج کی حراست مین مصر روانہ کردیا - مصر مین پہنچنے کے بعد
قلاقہ کی کہال کہینچ لیگئی اور صلیب پر چڑہا دیا گیا -
جیش بن صمصامہ مفرج بن دغفل کی سرکوبی کو رملہ بہیجا گیا تہا
مفرج یہ خبر پاکے جیش کے مقابلہ سے بہاگ کہڑا ہوا - جیش کوچ و
قیام کرتا ہوا دمشق پہونچا - اہل دمشق ملنے کو آئے جیش بعزت و احترام
ان لوگون سے ملا ان کے ساتہ احسانات کئے - انکے تکالیف رفع کی اور
پہر وہان سے افامیہ کی جانب کوچ کیا جہان پر کہ دوقش بادشاہ
روم معہ اپنے لشکر کے پڑاؤ کئے ہوئے تہا اور بلاد اسلامیہ کو پامال کر رہا تہا - افامیہ
پر عساکر اسلامیہ اور رومی لشکر سے صف آرائی ہوئی - اولاً جیش اور اسکے
ہمراہی شکست کہا کے بہاگے صرف بشارت اخشیدی بن فرارہ
پندرہ سو سوارون کے ساتہ میدان جنگ مین ٹہیرا ہوا لڑتا رہا - اور
دوقش بادشاہ روم اپنے جہنڈے کے نیچے معہ اپنے لڑکون اور چند
غلامون کے کہڑا ہوا رومیون کی قتل و غارتگری اور مسلمانون کی پامالی
دیکہہ رہا تہا اخشیدی کے ہمراہیون مین سے ایک کردی لوہے کا لٹہ موسوم بہ خشت
لئے ہوئے دوقش کی جانب چلا دوقش نے یہ خیال کرکے کہ شاید یہ امن
حاصل کرنے کی غرض سے آرہا ہے اپنی حفاظت نہ کی کردی نے قریب پہنچکے
دوقش پر حملہ کردیا اور پہلے ہی حملہ مین اسکو مار ڈالا - دوقش کے

مارے جانے سے رومی لشکر بھاگ کھڑا ہوا اور جیش کی فوج نے جو میدان جنگ سے گھونگھٹ کھا گئی تھی پھر لوٹ پڑی انطاکیہ تک قتل وقید کر لی اور ان کے مال واسباب کو لوٹتی ہوئی چلی گئی۔
اس فتحیابی کے بعد جیش نے دمشق کے باہر ایک میدان مین قیام کیا کسی مصلحت سے دمشق مین نہ گیا۔ نوجوانان دمشق کے سردارون کو جو بانی مبانی ہنگامہ کے ہوئے تھے طلب کر کے اپنی مصاحبت کا اعزاز عنایت کیا اور انھین مین سے ایک گروہ کو اپنا حاجب بھی بنایا روزانہ ان لوگون کے کے لئے نفیس نفیس کھانے پکواتا اور کمال وریادلی سے ان کو معہ ان لوگون کے جوان کے ساتھ ہوتے کھلواتا تھا۔
اسی طریقہ سے ایک زمانہ گزر گیا۔ بعد چندے ایک روز جب یہہ لوگ کھانے کے کمرے مین گئے اپنے غلامون کو اشارہ کر دیا انھون نے دروازے بند کر کے تلوارین نیام سے کھینچ لین اور ان لوگون کے جان وتن کا فیصلہ کرنے لگے تقریباً تین ہزار آدمی مارے گئے۔ ان لوگون کے مارے جانے سے جیش کے قلب کو اطمینان حاصل ہوا۔ معہ اپنی فوج کے دمشق مین گیا اور اسکا چکر لگا کے شرفا ورؤسا شہر کو دربار مین حاضر ہونے کی اجازت دی۔ جب وہ لوگ دربار مین آگئے تو ان لوگون کے روبرو نوجوانان دمشق کے سردارون کے قتل کروایا اور انھین شرفا ورؤسا شہر کو بطور وفد کے مصر کیطرف روانہ کیا۔ اس سے فتنہ وفساد کی آگ جو مدت مدید سے مشتعل ہو رہی تھی فرو ہو گئی لوگ امن وامان سے اپنے اپنے مکانون مین رہنے لگے۔

ان واقعات کے چند دنون بعد جیش نے بعارضہ بواسیر وفات پائی بجائے اسکے اسکا بیٹا محمود بن جیش دمشق مین حکمرانی کرنے لگا جیش کی وفات سے ارجوان کے بازو کمزور پڑگئے سیل بادشاہ روم سے نامہ وپیام کرکے دس برس کے لئے مصالحت کرلی - اور ایک فوج برقہ اور طرابلس غرب کے مفتوح کرنے کو روانہ کی چنانچہ اس فوج نے ان دونون مقامات کو بزور تیغ فتح کرلیا - ارجوان نے ان کی حکومت پر یانس صقلی کو متعین کیا -

چونکہ ارجوان کو حاکم والی مصر کی مزاج مین درخور زیادہ پیدا ہو گیا تہا - سیاہ و سفید جو چاہتا تہا کرگزرتا تہا اور یہ امر اب حاکم کو نامطبوع وناپسند معلوم ہونے لگا - نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ ۳۸۹ھ مین حاکم نے ایک الزام بیجا لگاکے ارجوان کو سزاے موت دیدی -

ارجوان ایک خواجہ سرا تہا اور قدرتی مخنث تہا اسکا وزیر فہد بن ابراہیم نصرانی تہا حاکم نے بعد قتل ارجوان فہد کو اپنے قلمدان وزارت کا مالک بنایا - بعد چندے حسین بن عمار کو بعد ازان حسین بن جوہر سپہ سالار افواج کو بھی قتل کرڈالا - پہر یہ خبر پاکے کہ حسان بن مفرج طائی اطراف حلب مین لوٹ مار کررہا ہے چند فوجین بسرافسری یارختکین حلب کی طرف روانہ کین جسوقت یہ فوجین غزہ سے عسقلان کی جانب بڑہین حسان اور اسکے باپ مفرج نے دفعتہً اون پر حملہ کردیا - یارختکین اور اس کے رکاب کی فوج کو ہزیمت ہوئی - یارختکین کے ہمراہیون مین سے کثیر التعداد آدمی کام آئے - حسان نے عسقلان کے قرب وجوار کو تخت وتاراج کیا رملہ پر قابض ہوگیا - فوجی قوت بھی بڑہالی - اور ابوالفتوح

حسن بن جعفر (علوی حسنی) امیر مکہ کو مکہ معظمہ سے طلب کر کے خلافت
و امارت کی بیعت کی "امیر المومنین" کے لقب سے مخاطب کرنے لگا پھر
حاکم نے حسان اور مفرج کو بحکمت عملی نامہ و پیام بھیجکے ملا لیا چنانچہ
ان لوگون نے ابوالفتوح کو مکہ معظمہ واپس کر دیا اور بدستور قدیم حاکم کا
غاشیہ اطاعت اپنے دوش پر لے لیا ابوالفتوح نے بھی مکہ معظمہ مین
پہنچکے حاکم کے نام کا خطبہ پڑھا اور اسکے علم حکومت کا مطیع ہو گیا
حاکم نے ان لوگون کی متحدہ قوت کے توڑنے کے بعد اپنی فوجون کو
بسرکردگی علی بن جعفر بن فلاح شام کی جانب روانہ کیا۔ علی نے
سب کے پہلے رملہ پر چڑھائی کی۔ حسان بن مفرج مقابلہ نکر سکا۔ ہزیمت
کھا کے بھاگا۔ علی نے ان شہرون پر قبضہ کر کے اسکے مال و اسباب
کو لوٹ لیا اور نیز اُن کل قلعات پر جو جبل شرات مین حسین کے
قبضہ مین تھے قبضہ کر لیا۔ ماہ شوال ۳۹۰ھ مین قرب وجوار کے
شہرون کو فتح کرتا ہوا دمشق پہونچا اور اسپر بھی کامیابی کے ساتھ قابض
و متصرف ہو گیا۔ مفرج اور اسکا بیٹا حسان تقریباً دو برس تک
بحالت فقر و فاقہ اِدھر اُدھر مارا پھرا۔ تا آنکہ مفرج
نے اسی حالت مین انتقال کیا۔ حسان کی رہی سہی توانائی جاتی رہی گھبرا کر
حاکم والی مصر سے امن کی درخواست کی حاکم نے اسکو امن دی
اور جاگیر بھی مرحمت کی۔ تھوڑے دنون بعد حسان بطور وفد
حاکم کے دربار مین حاضر ہوا حاکم نے اسکی عزت افزائی کی
اور جایزہ مرحمت کیا۔

خروج ابورکوہ ابورکوہ کی نسبت یہ گمان کیا جاتا ہے کہ اسکا نام ولید

تھا ہشام بن عبدالملک بن عبدالرحمن اموی تاجدار اندلوسیہ عظمی کا
بیٹا تھا جبوقت منصور بن ابی عامر اندلوسیہ عظمی پر مستولی ہوگیا اور
شاہزادگان بنو امیہ کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کرنے لگا اُس
وقت یہہ ابورکوہ جسکی عمر غالباً بیس برس کی رہی ہوگی بخوف جان
چھپکر قیروان بھاگ گیا اور وہین پر چند سے بیٹھا ہوا لڑکون
کو پڑھاتا رہا بعد ازان مصر چلا آیا۔ اور حدیث کی کتابت شروع
کردی پہہ یہان سے بھی برداشتہ خاطر ہوکر مکہ و یمن ہوتا ہوا شام پہونچا
اور اپنے باپ ہشام کے لڑکون مین سے قایم کی امارت کی ترغیب
دینے لگا

اسکی کنیت ابورکوہ اس وجہ سے ہوئی کہ یہہ صوفیونکی عادت
کے مطابق کوزۂ آب اپنے ہمراہ رکھتا تھا۔

شام مین تھوڑے دنون قیام کرکے پھر اطراف مصر
مین واپس آیا اور ہلال بن عامر کے بادیہ مین بنی قرہ کے پاس مقیم ہوا
لڑکون کو قران کی تعلیم دیتا اور لوگون کی امامت کرتا تھا۔ اس حالت
سے ایک مدت گزر گئی جب بنی قرہ سے مراسم اتحاد پیدا ہوگئے
تو جوکچھ اسکے دل مین تھا اسکو ظاہر کرکے قایم کی امارت و حکومت
کی دعوت دینے لگا چونکہ حاکم بامراللہ علوی نے ہر طبقہ کے آدمیون پر قتل و
غارت کا ہاتھ صاف کرنا شروع کردیا تھا امرا و شرفا
اور روسا ملک و ملت تنگ آگئے تھے بنی قرہ کے ایک گروہ کو بھی
بوجہ انکے فتنہ و فساد کے قتل کرکے جلا دیا تھا۔ اسوجہ سے ان لوگون
نے ابورکوہ کے کہنے کو بسر و چشم تسلیم کیا اور اسکے مطیع و منقاد ہو گئے

اسکے ہاتھ پر بیعت کرلی - امین اور لواتہ، مزاتہ اور زناتہ مین جو اسکے
ہمسایہ تھے لڑائیان تھین مگران سبھون نے ان لڑائیون کو
بالائے طاق رکھ کے بالاتفاق ابورکوہ کے علم کی اطاعت کرلی تھی
نیال والی برقہ نے حاکم علوی والی مصر کو اس کی اطلاع کی
حاکم نے ان لوگون سے متعرض نہونے کو لکھ بھیجا - بعد اسکے
ان لوگون نے مجتمع ہو کے برقہ پر چڑھائی کردی - والی برقہ
سے اوران سے زمادہ مین صف آرائی کی نوبت آئی - اتفاق یہہ کہ
والی برقہ کو اس معرکہ مین ہزیمت ہوئی سارا مال واسباب اور
آلات جنگ اس کے لوٹ لئے گئے اور اثنا ر دار وگیر مین
خود بھی مارڈالا گیا -

ابورکوہ نے اس کامیابی کے بعد داد دہش اور عدل
گستری شروع کردی - حاکم کو اس ہزیمت کی خبر لگی تو اسکے
بھی ہوش درست ہوگئے اپنے سپاہیون اور عمال کو جور وتعدی
اور قتل وغارتگری کی ممانعت کردی اور ایک قلیل مدت مین پانچہزار
سوارون کو مرتب ومسلح کرکے بسرداری ابوالفتوح فضل
بن صالح سپہ سالار کے ابورکوہ کی سرکوبی کو روانہ کیا
ابوالفتوح منزل بمنزل سفر کرتا ہوا ذات الحمام تک پہونچا
ذات الحمام اور برقہ مین دو منزل کی مسافت تھی مگر یہہ
مسافت نہایت دشوار گزار تھی پانی کا کہین نام ونشان نہین تھا -
ان منزلون مین نہ دریا تھا اور نہ نہر - کنوؤن مین بدقت تمام
بہت دور پانی نکلتا تھا اور وہ بھی قلیل - ابورکوہ نے یہہ سنکے

کہ ابوالفتوح پانچ ہزار سواروں کی جمعیت سے آرہا ہے اپنے
ایک سپہ سالار کو حکم دیا کہ دونوں منزلوں کے کنووں کا پانی اس
قدر نکال لو کہ وہ عدم کے حکم مین ہو جائین سپہ سالار مذکور
نے اس حکم کی کمال مستعدی سے تعمیل کی بعد ازان ابورکوہ
نے جس وقت کہ حریف حملہ آور اس دشوار گزار منزل مین آگیا
مدافعت و مقابلہ کی غرض سے اپنی سپاہ کو مرتب کیا اور اس میدان
مین آپہونچا جہانکہ شدت تشنگی سے ابوالفتوح اور مصری فوج کا بُرا
حال ہو رہا تھا - ابورکوہ کی فوج حریف مقابل سے بہتر
کئی ابورکوہ کھڑا ہوا جنگ کا تماشہ دیکھ رہا تھا کہ ناگاہ کتامہ کے
ایک گروہ نے حاضر ہو کے اطاعت کی گردن جھکا دی ابورکوہ نے
امن دی اور اپنے لشکر مین داخل کر لیا - اس سے حاکم کا لشکر بہت
بے سر و سامانی سے ہزیمت اٹھا کر مصر کی جانب بھاگا ہزارہا
آدمی مارے گئے - ابورکوہ مظفر و منصور برقہ واپس آیا - اور
متعدد فوجین شبخون مارنے اور غارتگری کرنے کو صعید اور سرزمین
مصر کی جانب روانہ کین - حاکم کو اس واقعہ سے بیحد صدمہ ہوا خود
کردہ پہ پچھتایا ادھر اس نے فوجین آراستہ کر کے علی
بن فلاح کو امیر بنا کے ابورکوہ کے سر کرنے کو بھیجا اُدھر
اہل مصر نے درپردہ ابورکوہ کو لکھ بھیجا کہ ہم لوگ حاکم کے جور و تعدی
سے تنگ آگئے ہین آپ مصر پر حملہ کیجئے ہم لوگ ساتھ دینے کو طیار ہین
منجملہ ان لوگون کے جنھون نے اس قسم کی خط و کتابت ابورکوہ سے کی تھی حسن
بن جوہر کمانڈرانچیف تھا ابورکوہ اس اندرونی حالت سے مطلع ہو کے برقہ

سے صعید کی جانب بڑھا۔ حاکم نے یہ خبر پا کے اپنے ممالک محروسہ
کی کل فوجین طلب کر لین اور ان کو سامان جنگ عطا کر کے ابورکوہ کے
مقابلہ پر روانہ کیا۔ اس فوج مین علاوہ عرب کے سولہ ہزار
جنگ آور تھے فضل بن عبد اللہ اسکا افسر اعلے تھا۔ سب سے پہلے
بنی قرہ سے صف آرائی کی نوبت آئی۔ اس معرکہ مین بنی قرہ کو ہزیمت
ہوئی ان کے سرداروں مین سے عبد العزیز بن مصعب، رافع
بن طراد اور محمد بن ابی بکر مارے گئے۔ بعد اس کے فضل نے اپنی
حکمت عملیوں سے سرداران بنی قرہ کو ملانا شروع کیا اس مین
بھی اسکو کامیابی حاصل ہوئی چنانچہ ماضی بن مقرب نے جو بنی قرہ
کا سربرآوردہ سردار تھا سازش کر لی۔ اتنے مین علی بن فلاح
بھی آگیا اسنے ایک دستہ فوج فیوم کی طرف روانہ کیا بنی قرہ
نے اسپر حملہ کر کے اسکو پسپا کر دیا۔ حاکم نے مصر سے ایک تازہ دم
فوج اس ہزیمت خوردہ لشکر کی کمک کو روانہ کیا۔ ابورکوہ نے اس سے
مطلع ہو کے اس امدادی فوج کو روکنے کی غرض سے ہرمین کی جانب
کوچ کیا اور اسی دن لوٹ بھی آیا ماضی نے فضل کو اسکی خبر کر دی اس نے
بھی جنگ و مقابلہ کرنے کی غرض سے فیوم کی جانب کوچ کیا اثناء راہ
مین مقام راس برکہ پر دونون حریفون کا مقابلہ ہو گیا ابورکوہ کی فوج
میدان جنگ سے گھونگھٹ کھا گئی بنی کلاب وغیرہم فضل سے امن حاصل
کر کے ابورکوہ سے علیحدہ ہو گئے۔ علی بن فلاح تو میدان کارزار سے اپنے
لشکرگاہ مین واپس آیا اور فضل ابورکوہ کی تلاش و تعاقب مین بڑھا
ماضی نے پہلے بنی قرہ کو دم پٹی دے کے ابورکوہ کی ہمراہی سے

علیحدہ کر دیا بعدہ خود بھی ابورکوہ کو یہ سمجھا کے کہ تم اب نوبہ مین جاکے اپنی جان بچاؤ علیحدہ ہو گیا۔ ابورکوہ بحال پریشان نوبہ کے ایک قلعہ پر پہنچا اہل قلعہ نے قلعہ مین داخل ہونے سے روکا ابورکوہ نے کہا "مین خلیفہ حاکم بامر اللہ کا قاصد ہون والی قلعہ کے پاس پیام لایا ہون" اہل قلعہ نے جواب دیا ہم بادشاہ نوبہ سے تمھاری بابت دریافت کر لین تو قلعہ مین آنے کی اجازت دین ابورکوہ یہ سنکے دروازہ قلعہ پر بیٹھ گیا اہل قلعہ نے اسکی حراست کا انتظام کر کے بادشاہ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ بادشاہ نوبہ اس وقت ایک صغیر السن لڑکا تھا جو اپنے باپ کے انتقال کے بعد سریر حکومت پر متمکن ہوا تھا۔ شدہ شدہ فضل کو اس کی خبر لگ گئی فضل نے بادشاہ نوبہ کے پاس اپنی سفارت بھیجی ابورکوہ کو اس سے طلب کیا۔ چنانچہ بادشاہ نوبہ نے ابورکوہ کو شجرہ بن مینا اپنے سرحدی صوبہ دار کے پاس بھیجدیا اور یہہ لکھدیا کہ اسکو حاکم بامر اللہ کے نائب کو دیدو پس شجرہ نے ابورکوہ کو فضل کے سفیر کے حوالہ کر دیا۔ فضل نے اسکے لئے ایک خیمہ علیحدہ نصب کرایا اور دوسرے دن سوار کراکے مصر روانہ کر دیا۔ مصر پہنچنے پر حاکم نے اونٹ پر سوار کراکے سارے شہر مین اسکی تشہیر کرائی بعد ازان قتل کرنے کی غرض سے قاہرہ کے باہر لے جانے کا حکم دیا ہنوز مقتل مین نہ پہنچنے پایا تھا کہ اسکا طائر روح قفس عنصری چھوڑ کر پرواز کر گیا۔ پھر بھی سر اوتار کر اسکی نعش کو صلیب پر چڑھایا۔ یہہ واقعات ۳۹۷ھ کے ہین۔

حاکم نے اس حسن خدمت کے صلہ مین فضل کی کمال عزت افزائی کی مدارج علیا پر پہنچایا بعد ازان کسی بات پر ناراض ہو کر قتل کر ڈالا۔

بقیہ اخبار حاکم حاکم بامر اللہ کے عہد حکومت کا ناظم و مدبر حسن بن عمار رہتا
جو کتامہ کا سردار اور پشت پناہ تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے
ہین اور ارجوان خادم اسکے ناک کا بال ہو رہا تھا۔ خادمان خلافت
پناہی اور کتامیون مین ایک مدت سے رقابت اور باہم چشمک چلی جاتی تھی
بسا اوقات یہ رنجش و کشیدگی جدال و قتال کی صورت اختیار کر لیا کرتی
تھی۔ چنانچہ ۳۸۷ھ مین مغربیون اور خادمون مین چل گئی اُدھر سے
حسن سوار ہو کر آمادہ جنگ و پیکار ہوا ادھر سے ارجوان۔ دونون حریف مین
سخت لڑائیان ہوئین آخر کار دونون حریف قتل و خونریزی سے رک گئے
حسن معزول کر دیا گیا۔ ساری عزت و توقیر خاک مین ملگئی خانہ نشین ہو گیا
اور ارجوان امور سلطنت کا نظم و نسق کرنے لگا۔ کاتب بن فہد بن ابراہیم کو
داد رسی کی خدمت سپرد کی گئی اور بجائے صندل کے برقہ کی حکومت یانس
افسر پولیس کو مرحمت ہوئی۔ اس اثنا مین ۳۸۹ھ کا دور آگیا اور ارجوان
خادم قتل کر ڈالا گیا۔ زمام نظام حکومت سپہ سالار عبداللہ بن حسین بن
جوہر کے قبضہ اقتدار مین دیگئی۔ کاتب بن فہد بدستور سابق اپنا مفوضہ
کام کرتا رہا۔
۳۹۰ھ مین منصور بن بلکتین بن زیری والی افریقیہ کی دائرہ حکومت
سے طرابلس نکال لیا گیا۔ عزیز کے خادمون مین سے یانس نامی ایک
شخص مامور کیا گیا۔ جون ہی یانس وارد طرابلس ہوا منصور کے گورنر عضولہ
بن یکار نے زمام حکومت یانس کے سپرد کر دی اور خود معہ اپنے اہل
و عیال اور مال و اسباب کے حاکم کی خدمت مین حاضر ہونے کو چل کھڑا ہوا
بیان کیا جاتا ہے کہ عضولہ کے ساٹھ سے زائد لڑکے تھے پینتیس حرم

(لونڈیاں) تھیں حاکم نے اس سے بعزت اور احترام ملاقات کی قیام کے لئے محل سرائے خاص میں جگہ عنایت فرمائی۔ جاگیریں اور وظائف مقرر کئے پھر بعد چندے صوبہ دمشق کی سند حکومت عنایت فرما کے دمشق کیجانب روانہ کردیا۔ مگر افسوس ہے کہ عضولہ کی زندگی کا حکومت دمشق حاصل ہونے کے ایک برس بعد خاتمہ ہوگیا۔

سنہ ۳۹۲ھ میں فلفول بن حزرون مغراوی نے حاکم والی مصر کو یہ اطلاع دی کہ طرابلس پھر منصور بن بلکتین کے دائرہ حکومت میں داخل ہوگیا ہے۔ حاکم نے ایک عظیم فوج بسر افسری یحییٰ بن علی اندلسی طرابلس کی حمایت کو روانہ کیا۔

یحییٰ کا بھائی جعفر جو خلفاء عبیدین کی طرف سے زاب کا گورنر تھا وہ اس سے پیشتر علم حکومت عبیدین سے منحرف ہوکے بنوامیہ کے ہوا خواہوں میں داخل ہوگیا تھا۔ چنانچہ یہ اور اسکا بھائی یحییٰ اس وقت سے برابر حکمرانان بنوامیہ کی ہوا خواہی کرتے چلے آتے تھے تاآنکہ منصور بن ابی عامر نے کسی الزام میں جعفر کو قتل کرڈالا اُس وقت اسکا بھائی یحییٰ مصر میں عزیز کے پاس چلا آیا اور اسکی خدمت میں رہنے لگا پس جب حاکم بامر اللہ کا دور حکومت آیا اور فلفول کی اطلاعی عرضداشت مشعر بایں مضمون کہ اہل طرابلس نے منصور بن بلکتین کی اطاعت پھر قبول کرلی ہے دربار حکومت مصر میں پہونچی تو حاکم نے اسی یحییٰ کو اس مہم کا سردار بنا کے طرابلس کی جانب روانہ کیا جیسا کہ ابھی ہم اوپر بیان کر آئے ہیں

بنوقرہ سے اور یحییٰ سے مقام برقہ میں مقابلہ ہوا۔ بنوقرہ

نے یحییٰ کی جماعت کو منتشر کر دیا یحییٰ نے بمجبوری مصر کی جانب مراجعت کی اور یانس نے برقہ سے طرابلس کی طرف کوچ کیا۔

عضولہ والی دمشق کے انتقال کے بعد مفلح خادم مامور کیا گیا اور مفلح کے بعد علی بن فلاح نے زمام حکومت دمشق اپنے ہاتھ میں لی اور برقہ کی حکومت بعد یانس کے صندل اسود کو مرحمت ہوئی۔

۳۹۸ھ میں بن جوہر وزیر صیغہ جنگ کسی وجہ سے معزول کر دیا گیا امور سلطنت کا نظم و نسق صالح بن علی بن صالح رودباری کے سپرد ہوا۔ حسین کی بد اقبالی صرف معزولی ہی پر منتہی نہوئی بلکہ اسکے تھوڑے ہی دنون بعد قتل کر ڈالا گیا۔ حسین کو قتل ہوئے زیادہ زمانہ گزرنے پایا تھا کہ اسکا جانشین صالح بھی بار حیات سے سبکدوش کر دیا گیا۔ بجائے اسکے کافی بن النصر بن عبدون سیاسی امور کا منصرم ہوا۔ پھر اس سے بھی بعد چندے زمام حکومت لیلی کی زرعہ بن عیسیٰ بن نسطورس حکمرانی کرنے لگا مگر اسکی وزارت اور دور حکومت کو بھی استحکام حاصل نہوسکا وزارت کے تھوڑے ہی دنون بعد معزول ہو کر خانہ نشین ہو گیا تب ابو عبد اللہ حسن بن طاہر وزان قلمدان وزارت کا مالک ہوا۔

ان سب تغیرات اور وزارت کی تبدیلیون کا سبب یہہ تھا کہ حاکم بامر اللہ ایک متلون مزاج شخص تھا ظلم و جور کی بھی عادت تھی سخت گیر اسدرجہ تھا کہ ارکین سلطنت ہر وقت لرزان رہتے تھے۔ جرجرائی وغیرہ کے ہاتھ کٹوا ئے، قتل کروایا۔ اکثر بخوف جان و آبرو شہر چھوڑ کر بھاگ گئے کچھ لوگون نے امان کی درخواست کی۔ چنانچہ حاکم نے

ان لوگون کو امان نامہ لکھدیا۔ غرض کہ جور و عدل اور خوف و امن اور پابندی مذہب و غیر پابندی مذہب مین اسکی حالتین بدلتی رہتی تھین باقی رہا اسکے کفر کا قایل ہونا سو جہ کہ اس نے نماز پنجگانہ کے چھوڑ دینے کا فرمان جاری کیا تھا غیر صحیح ہے اور کوئی صاحب عقل اس کا قایل نہین ہو سکتا اور بالفرض تقدیر اگر حاکم سے اس قسم کے افعال سرزد ہوتے تو اسی وقت قتل کر ڈالا جاتا۔ ہان اسکا مذہباً رافضی ہونا یہہ البتہ معروف و مشہور ہے۔ مگر باوجود اسکے اس معاملہ مین بھی اسکے تلون مزاجی کی وہی کیفیت تھی۔ کبھی تراویح پڑہنے کی اجازت دیتا تھا اور گاہے قطعی ممانعت کر دیتا تھا علم نجوم مین اسکو دخل تام تھا اور اسکے احکام و تاثیرات کو بھی دل سے مانتا تھا اسکی نسبت یہہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اسنے عورتون کو بازارون مین نکلنے کی ممانعت کر دی تھی۔ ایک مرتبہ اس سے شکایت کیگئی کہ روافض نے اہل سنت جماعت سے نماز تراویح اور نماز جنازہ پڑھنے کی حالت مین تعرض کیا اور اون پر پتھر برسائے۔ اس نے اسیوقت ایک فرمان لکھوایا جو آیندہ جمعہ کو جامع مصر کے منبر پر پڑہا گیا وہو ہذا۔

اما بعد فان امیر المومنین یتلو علیکم ایۃ من کتاب اللّٰہ المبین لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت و یومن باللّٰہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا

اما بعد امیر المومنین تمہارے روبرو اللہ تعالےٰ کی روشن کتاب (قرآن) کی آیت تلاوت کرتے ہین دین کی بابت زبردستی نہین ہے ہدایت اور گمراہی واضح ہو چکی ہے پس جو کوئی مفسد سے منکر ہوا اور اللہ پر ایمان لائے

والله سميع عليم مضى امس بما فيه وانى
اليوم بما يقتضيه معاشر المسلمين نحن
الايمة وانتم الامة انما المومنون اخوة
فاصلحوا بين اخويكم اتقوا الله لعلكم ترحمون
من شهد الشهادتين - ولا يحل عروة
بين اثنين تجمعهم هذه الاخوة عصم
الله بها من عصم وحرم لها ما حرم من
كل محرم من دم ومال ومنكح الصلاح
والاصلاح بين الناس اصلح والفساد
والافساد من العباد يستقبح يطوى
ما كان فيما مضى فلا ينشر ويعرض عما
انقضى فلا ينكر ولا يقتفى على ما مر
ولا يرد من اجزاء الامور على ما كانت
عليه فى الايام الخالية ايام ابائنا الايمة
المهتدين سلام الله عليهم اجمعين
مهديهم بالله وقايمهم بامر الله و
منصورهم بالله ومعزهم لدين الله
وهم اذ ذاك بالمهدية والمنصورية
واحوال القيروان تجرى فيها ظاهرة
غير خفية ليست بمستورة عنهم
ولا مطوية يصوم الصايمون على

توانے بیشک مضبوط رسی پکڑ لی ہے جو ٹوٹنے
والی نہین ہے اور اللہ سنتا ہے اور جانتا ہے کل
کا دن مع لوازمات کے گزر گیا اور آج کا دن مع
اپنے ضروریات کے آگیا - اے گروہ مسلمانان ہم لوگ
ایمہ ہین اور تم لوگ امت ہو جو مسلمان ہین وہ بھائی ہین پس
اپنے بھائیونمین میل جول کرادو اور اللہ سے ڈرتے رہو
شاید تمپر رحم ہووے جو شخص توحید و رسالت کا اقرار کرے
اور دو شخصون مین نفاق نڈالے وہ سب اہل اخوت
اسلامی مین داخل ہین - اسکی وجہ سے اللہ کو بچانا ہوا بچایا
اور جسکو روکنا ہوا اسکو محرمات خون مال اور جایز عورت سے
روکا صلاحیت اور اصلاح خلق بہتر و عمدہ ہے اور فساد و
فتنہ پردازی خلایق نازیبا و قبیح ہے گذشتہ باتونکا تذکرہ نہ
کیا جاوے اور زمانہ ماضیہ سے اعراض کرکے اسکا ذکر ترک
کر دیا جاوے اور جو اس سے پیشتر گزر چکا اسکو پیش نظر نکرنا
چاہئے - اُن امور اور واقعات سے جو زمان ماسبق مین
گزر گئے یعنی انحضرت ہمارے آبا مہتدین کے عہد حکومت
کے تذکرہ سے اللہ تعالی انکا سلام اون سب پر ہو وہ لوگ
ہین کہ مہدی باللہ قایم بامر اللہ منصور باللہ اور معز لدین اللہ
وغیرہم ہین اور وہ سب راستے پر تھے اور منصور تھے
اور قیروان کا حال ظاہر غیر پوشیدہ ہے نہ انلوگونسے
وہ مخفی ہے نہ سر بستہ راز ہے - روزہ دار اپنے حساب سے

حسابهم ويفطرون ولا يعارض اهل
الرؤية فيما هم عليه صائمون و
مفطرون صلاة الخمس للذين بها
جاءهم فيها يصلون وصلاة الضحى و
صلاة التراويح لا مانع لهم منها و
لا هم عنها يدفعون يخمس فى التكبير على
الجنائز المخمسون ولا يمنع من التكبير
عليها المربعون يوذن بحى على
خير العمل المؤذنون ولا يوذى من
بها يوذنون لا يسب احد من السلف
ولا يحتسب على الواصف فيهم بما
يوصف والخالف فيهم بما خلف لكل
مسلم مجتهد فى دينه اجتهاده والى ربه
ميعاده عنده كتابه وعليه حسابه ليكن
عباد الله على مثل هذا عملكم منذ اليوم
لا يستعلى مسلم على مسلم بما اعتقده
ولا يعترض معترض على صاحبه
فيما اعتمده من جميع ما نصه
امير المومنين فى سجله هذا وبعده
قوله تعالى يا ايها الذين امنوا عليكم
انفسكم لا يضركم من ضل اذا

روزے رکھین اور افطار کرین اہل روایت روزہ دار
ہونیکے وجہ سے افطار کرنیوالون سے تعرض نکرین
نماز پنجگانہ جو نمہیا فرض ہے ادا کیا کرین نماز چاشت
اور نماز تراویح سے انکو کوئی مانع نہین ہے اور نہ اس سے
انکو کوئی روکتا ہے۔ نماز جنازہ پر پانچ تکبیرین
کہنے والے کہین اور چار تکبیرین کہنے والے بھی چار
تکبیرین کہنے سے منع نکئے جائین موذنین اذان
مین حی علی خیر العمل پکارا کرین اور جو شخص اذان
مین اسکو نہ کہے وہ ستائے نہ جائین۔ گذشتہ صحابہ
کو گالی نہ دیجائے اور نہ انکی تعریف کرنیوالون سے
جیساکہ انکی تعریف کیجاتی ہے مواخذہ کیا جائے
اور اس بارہ مین جو انکا مخالف ہو وہ مخالف رہے
ہر مسلمان مجتہد دینی معاملات مین اپنے اجتہاد کا ذمہ
دار ہے اور اللہ تعالی کے سامنے اسکو جانا ہے اسکے پاس
اسکی کتاب ہے اور اسی پر اسکا حساب ہے۔ چاہیئے کہ اے
بندگان خدا آج کے دن سے جیساکہ اوپر ذکر کیا گیا ہے
تم عمل درآمد کرو اور کوئی مسلمان دوسرے مسلمان پر اسکی
اعتقادات مین دست اندازی نکرے اور نہ کوئی شخص اپنے
اپنے دوست کے مذہبی خیالات سے متعرض ہو کل وہ امور
جنکو امیر المومنین نے اپنے اس فرمان مین تحریر فرمایا ہے
اور بعد اسکے قول اللہ تعالی کا یہ ہے اے ایمان والو

اھتدیتم الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم تعملون والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔	اپنی ذات کا خیال رکھو۔ جو شخص گمراہ ہوجائیگا وہ تمکو کچھہ ضرر نہ پہنچائیگا جبکہ تم ہدایت پر ہوگے تم سب کا اللہ تعالی کیطرف مرجع ہے پس تمکو وہ آگاہ کرتا ہے جو تم کر رہے ہو والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ فرمان ماہ رمضان المبارک ٣٩٣ھ کو لکھا گیا تھا۔

ظاہر کی تخت نشینی بعد ان واقعات کے حاکم بامر اللہ[1] ابو علی منصور بن عزیز باللہ نزار بن معز علوی والی مصر جسکی سوانح اور عہد حکومت کے حالات ابھی تم اوپر پڑھ آئے ہو مقام برکت الحبش مصر مین مقتول پایا گیا۔ یہہ اکثر شب کیوقت گدہے پر سوار ہوکر شہر کا چکر لگایا کرتا تھا اور کوہ مقطم پر ایک مکان بنا رکھا تھا اسمین عبادت کی غرض سے تنہا جاکر رہا کرتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روحانیت کواکب کی جذب کرنے کو وہان جاتا تھا چنانچہ ستائیسوین شوال ۴۱۱ھ کو حسب دستور رات کے وقت اپنے گدہے پر سوار ہوکر چلا۔ دو سوار ساتھہ ہو لئے۔ اسنے دونون سوارون کو یکے بعد دیگرے واپس کردیا اور خود غائب ہوگیا پھر لوٹ کر نہ آیا۔ چند دنون اراکین دولت اسکے آنیکا انتظار کرتے رہے۔ بالآخر مظفر صقلی، قاضی اور بعض مصاحبین ڈھونڈہنے کو کوہ مقطم کیطرف روانہ ہوے۔ جونہی پہاڑ پر چڑھے اسکی سواری کے گدہے کو دیکھا کہ ہاتھہ پاؤن کٹا ہوا مردہ پڑا ہے۔ نشان پالیتے ہوے آگے بڑھے تو اسکے کپڑے کو پایا جو پارہ پارہ ہوگیا تھا اور جسمین چھریون کے زخم کے چند نشانات موجود تھے۔ اس سے ان لوگون نے اسکے قتل ہوجانے کا یقین کرلیا۔

[1] حاکم بامر اللہ مقام قاہرہ مین شب پنجشنبہ تیئسوین ربیع الاول ٣٧٥ھ کو پیدا ہوا ٣٨٣ھ مین اسکی ولیعہدی کے بیعت اسکے باپ کے حالت حیات مین لیگئی۔ ٣٨٦ھ مین بعد وفات اپنے باپ کے تخت نشین ہوا متلون طبع غیر مستقل مزاج آدمی تھا۔ اسکے واقعات عجیب و غریب ہین۔ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ مطبوعہ مصر

بیان کیا جاتا ہے کہ حاکم کی بہن نسبت حاکم کے کانون تک یہہ خبر پہونچی کہ اسکے پاس اجنبی مرد آیا جایا کرتے ہین اس بنا پر حاکم نے اپنی بہن کو دھمکایا - حاکم کی بہن نے ناراض ہو کر سپہ سالاران کتامہ سے ابن دواس نامی سپہ سالار کو بلا بھیجا اور جب وہ آگیا تو کہنے لگی "مرا بھائی بدعقیدہ ہو گیا ہے اسکی بدعقیدگی سے مسلمانون کے قدم ڈگے جاتے ہین بہتر یہ ہے کہ اسکو تم مار ڈالو دیکھو اگر تم اس راز کو افشا کر دوگے تو نہ ہماری جان کی خیر ہے اور نہ تمہاری جان کی اگر تم اس خدمت کو پوری طور سے انجام دے دوگے تو مین تمکو بہت بڑا عہدہ دونگی اور جاگیرین بھی عنایت کرونگی" ابن دواس تو حاکم سے مخالف ہی تھا اور حاکم کو مار ڈالنے سے تمام آئندہ خطرات سے اسکو نجات ملتی تھی بے تامل حاکم کے قتل پر طیار ہو گیا چنانچہ دو شخصون کو حاکم کے قتل کرنے کو اسکی خلوت خاص مین بھیجا اور جب ان لوگون نے اسکو مار ڈالا اور ارکین دولت کو اسکے مارے جانے کا یقین ہوا تو سب کے سب مجتمع ہو کے اسکی بہن بنت الملک کے پاس گئے - ابن دواس بھی حاضر ہوا - سبھون نے متفق ہو کے علی بن حاکم کو سریر خلافت پر متمکن کیا اس وقت یہہ ایک نوعمر لڑکا تھا ہنوز سن بلوغ کو نہین پہونچا تھا غرض علی بن حاکم نے بعیت خلافت لینے کے بعد الظاہر لاعزاز دین اللہ کا خطاب اختیار کیا - تمام ممالک محروسہ مین گشتی فرامین بعیت خلافت لینے کی غرض سے روانہ کئے گئے -

---

بعیت لینے کے دوسرے دن ابن دواس سپہ سالار معہ اور سپہ سالارون کے بنت الملک ہمشیرہ حاکم کی خدمت مین حاضر ہوا - بنت الملک نے اپنے خادم کو اشارہ کر دیا اسنے لپک کے ابن دواس کو تلوار پر اٹھا لیا تا آنکہ انہین سپہ سالارون کے روبرو ابن دواس مار ڈالا گیا بنت الملک برابر کہتی جاتی

تھی - یہہ حاکم کے خون کا بدلہ ہے - یہہ حاکم کے خون کا بدلہ ہے - کسی نے دم تک نہ مارا -

ابن دواس کے مارے جانے اور خلیفہ ظاہر کی تخت نشینی کے بعد بنت الملک امور سلطنت کی نگرانی اور تدبیر کرنے لگی - چار برس تک زمام حکومت اسکے قبضہ مین رہی بعد ازان مرگئی تب معضاد اور نافرین وزان خدام نظم و نسق کرنے لگے - اور قلمدان وزارت ابوالقاسم بن احمد جرجرائی کے سپرد ہوا - اسنے اپنے عہد وزارت مین زمام حکومت اپنے قبضہ مین لے لی تھی کسی کی کچھہ نہین چلتی تھی -

انہین واقعات کے اثنا مین ملک شام مین بغاوت پھوٹ نکلی - بنی کلاب سے صالح بن مرداس نے حلب پہ قبضہ کرلیا اور بنو جراح نے اسکے گرد و نواح کو تخت و تاراج کرنا شروع کردیا - ظاہر کو اسکی اطلاع ہوئی فوجین مرتب و آراستہ کرکے ۴۲۰ھ کو زیری والی فلسطین کو شام کی جانب روانہ کیا - صالح بن جراح سے اور اس سے مقابلہ ہوا صالح اور اسکا ایک چھوٹا لڑکا مارا گیا زیری نے دمشق پہ قبضہ کرلیا اور حلب کو بھی شبل الدولہ نصر بن صالح کے قبضہ سے نکال کے اسکو قتل کر ڈالا -

قبل اس واقعہ کے جبکہ شبل الدولہ فلسطین مین تھا مابین اسکے اور ابن جراح کے ان بن ہوگئی تھی اور متعدد لڑائیان ہوئی تھین تاآنکہ شبل الدولہ رملہ سے قیساریہ بھاگ گیا اور وہین جاکے پناہ گزین ہوگیا - ابن جراح نے رملہ کو جلاکے خاک و سیاہ کردیا اور شبخون مارنے کی غرض سے قرب و جوار مین اپنی فوج کو پھیلا دیا اس لوٹ اور غارتگری کا سیلاب بڑھتے بڑھتے عریش تک پہونچا - اہل بلبیس اور اہل قرافہ بخوف جان و آبرو جلا وطن ہوکر مصر چلے گئے بعد اسکے صالح بن مرداس نے عرب کو مجتمع کرکے دمشق پر چڑھائی کی ان دنون دمشق مین ذوالقرنین ناصر الدولہ

بن حسین حکومت کر رہا تھا۔ حسان بن جراح نے یہ خبر پا کے ذوالقرنین کی کمک پر فوجین روانہ کین۔ اتفاق کچھ ایسا پیش آیا کہ فریقین مین مصالحت ہو گئی۔ صالح بن مرداس نے دمشق سے محاصرہ اٹھا کے حلب پر فوج کشی کر دی اور اسکو شعبان کتامی کے قبضہ سے نکال کر قبضہ کر لیا تا آنکہ خلیفہ ظاہر والی مصر نے مغربی فوجین بسر افسری زریری روانہ کین جیسا کہ تم اوپر پڑھ آئے ہو اور اسنے دمشق پر قبضہ کر لیا۔

مستنصر کی خلافت پندرھوین شعبان ۴۲۷ھ کو خلیفہ الظاہر لاعزاز دین اللہ ابوالحسن علی بن حاکم علوی والی مصر نے وفات پائی تقریباً سولہ برس خلافت کی اکتیس سال کی عمر پائی ہے

خلیفہ ظاہر کے انتقال کے بعد اسکا بیٹا ابو تمیم معد نے سریر خلافت پر قدم رکھا المستنصر باللہ کا خطاب اختیار کیا۔ زمام حکومت ابو القاسم علی بن احمد جرجرای وزیر السلطنت نے اپنے ہاتھہ مین لی جو سابق خلیفہ کے عہد حکومت مین بھی عہدہ وزارت سے سرفراز تھا۔

ان دنون حکومت دمشق پر زریری مامور تھا جسکا نام اصلی نام انوشتکین تھا اسنے اپنے عادلانہ برتاوے سے ملک مین امن و سکون پیدا کر دیا تھا۔ ملک کے کسی گوشہ سے بغاوت اور فتنہ و فساد کی آواز تک نہین سنی جاتی تھی مگر وزیر السلطنت ابوالقاسم کو اس سے دلی عناد تھا اور ہمیشہ اسکی بیخکنی کی فکر مین رہا کرتا تھا ایک مدت کے غور و تامل کے بعد زریری کی سکریٹری (ابو سعید) سے خط و کتابت شروع کی اور اسکے ذریعہ سے زریری کو علم حکومت علویہ کی مخالفت پر ابھارنے لگا زریری اس مخالفت کو غیر مستحسن تصور کر کے ابو سعید کو اپنے دربار سے نکلوا دیا اس وجہ سے مابین ابو سعید اور زریری کشیدگی اور منافرت پیدا ہو گئی اتفاق سے انہین ایام مین زریری کے لشکر کے چند سپاہی کسی ضرورت سے مصر آئے

ہوئے تھے۔ وزیر السلطنت نے ان لوگون کو بھی دم پٹی دے کے اپنا بنالیا
چنانچہ ان سپاہیون سے نیز بعد واپسی بقیہ لشکریون کو سمجھا بوجھا کے زریری پر
دفعتہً حملہ کرنے پر امادہ وطیار کرلیا۔ زریری کو کسی ذریعہ سے اسکی خبر ہوگئی
زریری نے انکی اصلاح کی کوشش کی مگر جب اسمین اسکو کامیابی کی صورت
نظر نہ آئی تو دمشق کو خیر آباد کہہ کے بعلبک کی طرف روانہ ہوگیا یہ واقعہ ۴۳۳ھ کا ہے
گورنر بعلبک نے زریری کو شہر مین داخل ہونے دیا تب اسنے حماۃ کی طرف
قدم بڑھایا۔ والی حماۃ نے بھی اسکی حمایت نہ کی زریری کو اس سے غصہ آگیا۔
آمادہ بجنگ ہوگیا۔ اثنا رجنگ مین رسد وغلہ کی فراہمی کی غرض سے قرب
وجوار کے شہرون پر غارتگری کا ہاتھ بھی صاف کردیتا تھا۔ چند دنون بعد فوج کی
کمی محسوس ہوئی۔ کفرطاب سے اپنے ایک دوست[1] کو اپنی کمک پر بلا بھیجا عرصہ
زیادہ نہ گذرا ہوگا کہ والی کفرطاب دو ہزار پیادے لئے ہوئے امداد کو آپہونچا
زریری نے معہ ان لوگون کے حلب کی جانب کوچ کردیا اور وہان پہ پہنچکے ماہ
جمادی الآخرہ سنہ مذکور مین جان بحق تسلیم کردی۔
زریری کی وفات سے شام کے امن عامہ مین اختلال و تغیر پیدا ہوگیا
قرب وجوار کے باشندگان عرب کو طمع دامنگیر ہوگئی۔ وزیر السلطنت ابوالقاسم
نے انتظاماً حکومت دمشق پر حسین بن حمدان کو مامور کیا اس کی آخری اور انتہائی
کوشش یہ تھی کہ یہہ شام کو باغیان دولت علویہ کے حملون سے بچاتا رہا۔ مگر کامیاب
نہو احسان بن مفرج طائی نے فلسطین کو دبالیا اور معزالدولہ بن صالح کلابی نے حلب
پر فوج کشی کرکے شہر پر قبضہ کرلیا۔ باقی رہا قلعہ حلب وہ چند دنون تک مفتوح
نہو اہل قلعہ نے دروازے بند کرلئے اور بارگاہ خلافت مصر سے امداد کی درخواست

[1] اس شخص کا نام مقلد بن منقذ کنانی تھا۔ تاریخ کامل ابن اثیر مطبوعہ لیدن جلد ۹ صفحہ ۳۴۳

کی جب دربار خلافت سے کوئی امداد و کمک نہ پہونچی تو اہل قلعہ نے قلعہ کو اپنے حریف معزالدولہ بن صالح کے سپرد کر دیا پس اسنے قلعہ پر بھی قبضہ کر لیا۔

عرب افریقیہ مین ۴۴۰ھ مین معز بن بادیس نے ملک افریقیہ مین علم حکومت عبیدیہ مین کی مخالفت کا جھنڈا بلند کیا خلیفہ مستنصر علوی کا خطبہ و سکہ موقوف کر کے خلیفہ عباسی کے نام کا خطبہ پڑھنے لگا۔ خلیفہ مستنصر نے اس واقعہ سے مطلع ہو کے تہدید آمود خط لکھا جسکا معز نے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا۔

اس واقعہ کے بعد ہی مصر کی وزارت مین تبدیلی واقع ہوئی۔ ابوالقاسم وزیر السلطنت معزول کر دیا گیا بجائے اسکے حسن بن علی تازوری قلمدان وزارت کا مالک ہوا چونکہ یہہ خاندان وزارت سے نہ تھا اس سبب سے خلیفہ مستنصر نے اسکو ان خطابات سے مخاطب نہ کیا جن خطابات سے وزرا سابق کو خطاب کیا کرتا تھا۔ اس سے پیشتر وزرا کو عبدہٗ سے مخاطب کرتا تھا اور اسکو صنیعتہ سے خطاب کیا۔ تازوری کو یہہ ناگوار گذرا در پردہ خلافت علویہ کی بیخکنی کرنے لگا۔ ادھر قبائل زغبہ اور رباح بطون ہلال مین باہم مصالحت کرا کے افریقیہ کی جانب روانہ کیا اور ان سے یہہ عہد و پیمان کر دیا کہ جن جن ملکون کو تم فتح کر لوگے وہ سب تمہارے مقبوضہ اور ممالک تصور کئے جائینگے۔ ادھر معز والی افریقیہ کو یہہ پیام بھیجا۔ اما بعد فقد ارسلنا الیک خیولاً وحملنا علیہا رجالاً فحولاً لیقضی اللہ امراً کان مفعولاً۔

غرض عرب کا یہہ گروہ کوچ و قیام کرتا ہوا برقہ کی سرزمین مین پہنچا ملک سر سبز و شاداب تھا مگر ویران پڑا ہوا تھا۔ وجہ یہہ تھی کہ معز نے برقہ کے قدیم رہنے والے قبیلہ زناتہ کو جلا وطن کر دیا تھا۔ پس عرب نے برقہ مین پہنچتے ہی طرح اقامت ڈالدی اور رہنے لگے رفتہ رفتہ معز تک یہہ خبر پہنچی۔ حقارت کی نگاہ سے عرب کے اس گروہ کو دیکھ کے غلامون کی خریداری شروع کر دی تھوڑے دنون مین تیس ہزار

غلام خرید کر لیئے - اس اثنا مین بنو رغبہ نے طرابلس پر ۴۴۶ھ مین قبضہ حاصل کر لیا، بنو رباح اثبج مین اور بنو عدی افریقیہ مین قتل و غارتگری کرتے ہوئے گھس پڑے - سارا ملک خونریزی اور لوٹ مار سے بھر گیا - بعد اسکے انہین عربون کے امرا مین سے چند لوگ بطور وفد (ڈیپوٹیشن) معز کی دربار خلافت مین گئے - اس وفد کا سردار بنی مرداس کا ایک شخص یونس بن یحییٰ نامی تھا - معز نے اس وفد کی بڑی آو بھگت کی - جایزے دیے صلے مرحمت کئے اور انعام و اکرام کے ساتھ رخصت کیا مگر اس تواضع اور مدارات نے کچھ بھی کام نہ کیا - دربار معز سے نکلکے پھر وہی کام کرنے لگے جو اس سے پیشتر کر رہے تھے اسوقت افریقیہ مصیبتون اور طرح طرح کی بلاون کا مورد بنا ہوا تھا ایسی خونریزی ایسی غارتگری افریقیہ مین کبھی نہ دیکھی گئی اور نہ سنی گئی - بمجبوری معز نے ان لوگون کی سرکوبی کی غرض سے فوجین مرتب کین صنہاجہ اور سوڈان کے تیس ہزار جنگ آورون کو ساتھ لیا اور افریقیہ کے بچانے کو نکل کھڑا ہوا - اسکے مقابلہ[1] پر عرب تین ہزار کی جمعیت سے ایا ہوا تھا - اتفاق یہ کہ باوجود کثرت فوج کے معز کو ہزیمت ہوئی - صنہاجہ کا گروہ بیحد پامال ہوا - معز نے بھاگ کر قیروان مین دم لیا - بعد اسکے بروز عید قربان جب تنکہ عرب کا گروہ نماز مین مشغول تھا معز نے پھر حملہ کیا عرب نے اس واقعہ مین بھی معز کو پسپا کر دیا - یہ ہزیمت پہلی ہزیمت سے بڑھی چڑھی تھی - پھر سہ بارہ معز نے زناتہ اور صنہاجہ کی فوجون کو فراہم کر کے عرب پر حملہ کیا - اور ناکامی کے ساتھ

---

[1] یہہ مقابلہ مقام جندران مین ہوا تھا یہ ایک پہاڑ ہے جس سے تین یوم کی مسافت پر قیروان واقع ہے عرب کا گروہ ابتداً اس ٹڈی دل لشکر کو دیکھ کے گھبرا گیا تھا - یونس نے اس امر کا احساس کر کے کہا آج کا دن بھاگنے کا نہین ہے " عرب کے گروہ نے جواب دیا " اچھا پھر ہم ان پر کس طرح نیزہ مارین کیونکہ یہہ لشکر از سرتاپا لوہے مین غرق ہے یونس نے جواب دیا " آنکھون مین نیزے مارو " پس عرب نے وقت جنگ ایسا ہی کیا اور اسی مناسبت سے اس لڑائی کا نام یوم العین ہوا - تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۹ مطبوعہ لیدن -

سپا ہوا اس واقعہ مین اسکے لشکر کے تین ہزار آدمی کام آے۔ عرب کا فتحمند گروہ ہزیمت خوردون کا مصلاے قیروان تک تعاقب کرتا چلا آیا اور وہ ہزیمت پر ہزیمت اُٹھاتے ہوئے بھاگے جاتے تھے ایک گروہ کثیر منہزم گروہ کا مارا گیا بمجبوری معز نے اپنے سپاہیون کو رسد وغلہ کی فراہمی کی غرض سے قیروان مین داخل ہونے کی اجازت دی۔ جون ہی معز کا لشکر قیروان مین داخل ہوا عوام الناس سے مڈبھیڑ ہوگئی اس واقعہ نے سبھون کا وارا نیارا کر دیا۔

۴۴۶ھ مین عرب نے قیروان پر حملہ کیا معز نے اگرچہ حفاظت کا بخوبی انتظام کرلیا تھا مگر پھر بھی یونس بن یحییٰ سردار عرب نے شہر باجہ پر قبضہ کرلیا معز نے پھر اسکے اہل قیروان کو مہدیہ مین جاکے قلعہ نشین ہوجانے کا حکم دیا اور اس سے پیشتر ۴۴۵ھ مین معز نے اپنے بیٹے تمیم کو مہدیہ کی حکومت پر متعین کیا تھا۔ ۴۴۹ھ مین خود بھی عرب کی روزانہ چھیڑ چھاڑ سے تنگ آکے قیروان سے مہدیہ چلا گیا عرب کی بن آئی۔ غارتگری شروع کر دی۔ قیروان اور اسکے قرب وجوار کے کل بلاد اور قلعات کو آزادی کے ساتھ تخت تاراج کرنے لگے جیسا کہ آئندہ انکے حالات کے ضمن مین بیان کیا جائیگا۔

بعد اسکے دار الخلافت بغداد مین بساسیری (بنی بویہ کا ایک غلام تھا) کیوجہ سے بوقت انقراض حکومت بنی بویہ وغلوبیت سلاطین سلجوقیہ خلیفہ مستنصر علوی مصری کے نام کا خطبہ پڑھا گیا جیسا کہ ہم انکے حالات مین بیان کرنے والے ہین

قتل ناصر الدولہ خلیفہ مستنصر کی مان اگرچہ عورت تھی مگر امور سلطنت مین اسیکی حکومت کا سکہ بیٹھا ہوا تھا وزارت کی تبدیلی اور تقرری اسیکے قبضہ مین تھی وزراء دولت متغلب اور متصرف ہونے کے لئے ترکون کو اپنی فوج مین بھرتی کرلیا کرتے تھے لیکن جس سے کشیدہ خاطر ہوجاتی اسکو اپنی جان سے

لالے پڑجاتے تھے - اسکے بایین ہاتھہ کا یہہ کھیل تھا کہ جس سے ناراض ہوتی
اسکی نسبت خلیفہ مستنصر کو اشارہ کردیتی تھی اور خلیفہ مستنصر اسکو فوراً قتل کر ڈالتا تھا
ابتداً قلمدان وزارت ابوالفتح فلاحی کے سپرد ہوا بعد چندے مادر مستنصر کو اس سے
ناراضی پیدا ہوئی - خلیفہ مستنصر نے اپنی مان کے اشارہ سے ابوالفتح کو گرفتار کر کے
قید حیات سے سبکدوش کر دیا - تب ابوالبرکات حسن بن محمد کو عہدۂ وزارت عطا
ہوا - زیادہ زمانہ نہ گزرنے پایا تھا کہ یہہ بھی معزول کیا گیا بجائے اسکے
ابو محمد تازوری[1] اس عہدۂ جلیلہ سے ممتاز ہوا - اسنے بھی چند دنون امور سلطنت
کا انتظام و انصرام کیا آخر کار مار ڈالا گیا بعدہٗ ابوعبداللہ حسین بن بابلی قلمدان
وزارت کا مالک ہوا -

دولت علویہ کے سودانی غلامون مین سے ناصر الدولہ بن حمدان نامی
ایک شخص تھا کتامہ اور مصامدہ اسکی طرف مائل اور اسکے ہوا خواہ ہو گئے ایک
روز کسی بات پر ترکون اور بارگاہ خلافت کے غلامون مین ٹھن گئی - پچاس ہزار غلام
جنگ کرنے کو مجتمع ہو گئے - ترکون کی تعداد صرف چھہ ہزار تھی - ترکون نے خلیفہ
مستنصر سے غلامون کی شکایت کی خلافت مآب نے کچھہ خیال نہ فرمایا مجبورانہ ترکون کو
بھی آمادۂ جنگ ہونا پڑا مقام کوم الریش مین مقابلہ کی ٹھہری - ترکون نے کچھہ لوگون
کو ایک کمینگاہ مین بٹھا دیا اور بقیہ کو مرتب کر کے سینہ بسینہ لڑانے کو نکلے - لڑتے
لڑتے پیچھے ہٹے - غلامون نے جوش کامیابی مین تعاقب کیا اور فتحیابی کے نعرہ مین
بڑھتے چلے آئے جس وقت غلامون کا لشکر کمینگاہ سے آگے بڑھا ترکون نے
جنگ کی تُرہی بجائی اور نقارہ پر چوب مارا غلامون کا لشکر یہہ خیال کر کے کہ یہہ خلیفہ
مستنصر کی فوج ہے بھاگ کھڑا ہوا - سیکڑون غلام مارے گئے اور تقریباً

[1] تازور مقامات رملہ مین ایک گانون کا نام ہے - منہ رحمہ اللہ

چالیس ہزار دریا مین ڈوب گئے۔

اس واقعہ سے ترکون کی قوت بڑھ گئی نظام حکومت کا شیرازہ درہم وبرہم ہوگیا فتنہ وفساد کے دروازے کھل گئے۔ شاہی لشکر ملک شام وغیرہ سے مجتمع ہوکے غلامون کی کمک کو آیا اور غلامون کے ساتھہ ہوکے ترکون کی سرکوبی کو نکلا۔ اس لشکر کی تعداد پندرہ ہزار تھی۔ اس وقت ترکون کا گروہ جیرہ مین تھا چنانچہ شاہی لشکر جیرہ کی طرف بڑہا ترک بھی مقابلہ پر آئے۔ ناصر الدولہ بن حمدان ان ترکون کی سرداری کر رہا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس معرکہ مین بھی ترکونکو فتح نصیب ہوئی شاہی لشکر شکست کھا کے صعید کیجانب لوٹا اور ناصر الدولہ معہ ترکون کے مظفر ومنصور اپنے قیام گاہ مین واپس آیا۔

بعد اسکے غلامون نے صعید مین گروہ بندی شروع کردی اور ترکون کا گروہ عذر خواہی کی غرض سے محلسرائے خلافت مین حاضر ہوا۔ مادر مستنصر نے محلسرا کے غلامون کو ترکون کے قتل کا اشارہ کر دیا غلامون نے اس غرض کے حاصل کرنے کو ہلڑ مچایا ترک اسکو تاڑ گئے۔ محلسرائے خلافت سے نکلکر باہر چلے آئے ناصر الدولہ بھی ان کے ہمراہ تھا ارکین اور ہوا خواہان دولت سے جنگ شروع ہوگئی ترکون نے ان کو ہزیمت دے کے اسکندریہ اور دمیاط پر قبضہ کرلیا۔ ان دونون شہرون اور کل بلاد ریف سے خلیفہ مستنصر کی خلافت جاتی رہی خطبہ وسکہ موقوف کر دیا گیا دار الخلافت بغداد مین تاجدار خلافت عباسیہ سے خط وکتابت ہونے لگی اس شورش کی وجہ سے اہل قاہرہ شہر چھوڑ کر ادھر اودھر بھاگ نکلے خلیفہ مستنصر نے یہہ رنگ دیکھہ کے شہر کی اصلاح کیجانب توجہ کی قاہرہ مین آیا اور امن وامان کی منادی کرائی مادر مستنصر نے پچاس ہزار دینار پر ناصر الدولہ سے مصالحت کرلی۔

مصالحت ہو جانیکی وجہ سے ناصر الدولہ کے اکثر ہمراہی اور نیز اسکی اولاد اِدھر اُدھر
منتشر ہو گئی اب اس وقت خلیفہ مستنصر کو اپنے قدیمی کینہ کے بدلہ لینے کا موقع ملگیا۔
ترکی سردارون کو ملاکے دولت علویہ کے خطبہ و سکہ جاری کرانے کی تحریک
کی۔ ان لوگون نے جواب دیا کہ جب تک ناصر الدولہ ہم مین موجود ہے یہہ امر ناممکن
ہے خلیفہ مستنصر نے کہا "اسی نے تو تمکو لڑا کے تباہ و برباد کیا ہے اسکا وارا نیارا
کردو"۔ سرداران ترک اس فقرہ مین آگئے۔ رات کے وقت ناصر الدولہ کے
مکان پر پہونچے آواز دی ناصر الدولہ کو چونکہ ان لوگون سے کسی خطرہ کا اندیشہ نہ تھا
باہر نکل آیا۔ ترکی سردار تلوارین نیام سے کھینچکے اسپر ٹوٹ پڑے تا آنکہ وہ
مرگیا سر اوتار کے اسکے بھائی کے مکان پر آئے اور اسکو بھی قتل کرکے
سر اوتار لیا دونون بھائیونکا سر لیئے ہوئے خلیفہ مستنصر کی خدمت مین حاضر ہوئے
یہہ واقعہ ۴۶۵ھ کا ہے۔ ناصر الدولہ کے مارے جانے کے بعد ترکون نے
الدکز نامی ایک شخص کو امیر بنا لیا چنانچہ یہہ دولت علویہ کا انتظام اور انصرام
کرنے لگا۔

بدر جمالی

بدر جمالی ارمنی الاصل دولت علویہ کا ساختہ پرداختہ اور اسکا خادم
تھا۔ پہلے یہہ والی دمشق کا حاجب مقرر کیا گیا بعد چندے دارالامارت کے سوا
سارے شہر کی نظامت پر مامور ہوا۔ پھر جب والی دمشق نے وفات پائی تو بدر
نے زمام حکومت دمشق اپنے ہاتھ مین لی تا آنکہ ابن منیر والی دمشق ہوکر دمشق مین آیا پس ابن
منیر کے آنے کے بعد بدر دار الخلافت مصر چلا آیا اور ترقی کرتے کرتے عکا کا
والی ہوا۔ زمانہ حکمرانی مین بدر نے حد درجہ کی کفایت شعاری کی۔ قابل حکمرانون
مین شمار کیا جانے لگا۔

جس وقت مستنصر کے ساتھ ترکون کے جھگڑے پیدا ہوئے اور آئے

دن ترکون نے مستنصر کو تنگ کرنا شروع کیا اس وقت مستنصر نے بدر جمالی کو امور سلطنت کے انتظام و انصرام کی غرض سے دار الخلافت مصر مین طلب کیا بدر نے رپورٹ کی کہ مجھے مصری لشکر کی زیر کرنے کی غرض سے زیادتی فوج کی اجازت دیجائے خلافت مآب نے اجازت دے دی تب بدر نے ایک عظیم الشان فوج ارمینون کی طیار و مرتب کر کے معہ دس جنگی کشتیون کے عکا سے براہ دریا مصر کیطرف کوچ کیا تھوڑے دنون بعد مصر مین داخل ہوا بارگاہ خلافت مین حاضر ہو کر خلافت مآب کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا خلیفہ مستنصر نے ماورا رباب مجلسرائے خلافت کل شہر کی حکومت عنایت کی خلعت فاخرہ سے سرفراز فرمائے بجائے طوق کے جواہر کا گلوبند مرحمت کیا اور مثل والی دمشق کے ''السید الاجل امیر الجیوش'' کا خطاب دیا علاوہ اسکے کافل قضاۃ المسلمین'' اور داعی دعاۃ المومنین'' کے خطاب بھی دیئے۔ قلمدان وزارت بھی بدر کے سپرد کیا غرض علم اور قلم دونون کا مالک بنایا۔ کل امور سلطنت کے نظم و نسق کا اختیار اسکو دیا۔ جسکو جو کچھ دربار خلافت مین عرض و معروض کرنا ہوتا اسکے ذریعہ سے کرتا۔ خلیفہ مستنصر نے ان سب امور کے بابت بدر سے عہد و پیمان کر لیا تھا۔ دعاۃ اور قضاۃ کی تقرری بھی اسیکے قبضہ مین تھی۔ یہہ مذہب امامیہ کا ایک غالی اور متعصب فرد تھا۔ پس اسنے امور سلطنت کا نظم و نسق شروع کر دیا۔ اطراف و جوانب کے امرا نے جن جن ملکون کو اپنی سینہ زوری سے دبا لیا تھا واپس لے لیا۔ مثلاً ابن عمار سے طرابلس کو۔ ابن معرف سے عسقلان کو اور بنی عقیل سے صور کو۔ بعد اسکے سپہ سالاران لشکر اور اراکین دولت کیجانب متوجہ ہوا۔ اور ان لوگون سے بھی جس قدر مال وزر ان لوگون نے زمانہ فتنہ مین خلیفہ مستنصر سے لیا تھا۔ ایک ایک کر کے وصول کر لیا۔ دمیاط پر ایک جماعت مفسدین عرب کی قابض ہو رہی تھی بدر نے ان کی بھی سرکوبی کی اور دمیاط کو ان

لوگون کے قبضہ سے نکال لیا۔ لواتہ کی بھی گوشمالی کی ان کے مردون کو قتل اور عورتون اور لڑکون کو گرفتار کر کے لونڈی غلام بنایا بعد ازان جہینہ کی طرف بڑھا ... ان لوگون کے ساتھہ ایک گروہ بنی جعفر کا تھا طرح العلیا مین فریقین کا ۴۶۹ھ مین مقابلہ ہوا۔ بدر نے ان کو بھی فاش شکست دے کے ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ اس مہم سے فارغ ہو کے اہواز کیجانب کوچ کیا اہواز پر کنز الدولہ محمد قابض ہو رہا تھا۔ بدر نے اسکو قتل کر کے اہواز پہ قبضہ کر لیا۔ الغرض نہایت قلیل مدت مین دولت علویہ کو اندرونی اور بیرونی فسادات سے پاک و صاف کر کے ایک متمدن اور با سیاست ملک بنا دیا۔ رعایا کو مرفع الحال بنانے کی غرض سے تین برس خراج معاف کر دیا جس سے دولت علویہ اس عروج اور شایستگی پر ہو گئی جیسا کہ اس سے پیشتر تھی۔

شام پر ترکون کا قبضہ سلاطین سلجوقیہ اور انکی فوجین ان دنون خراسان عراقین اور بغداد پر متصرف و قابض ہو رہی تھین۔ اس وقت انکا بادشاہ طغرلبک تھا۔ ایسا کوئی ملک نہ تھا جہان پر ترکون کا لشکر نہ پہنچا ہو۔ اتسز بن افق نے جو سلطان ملک شاہ کی فوج کا ایک نامور سردار تھا ۴۶۳ھ بلکہ ۴۶۲ھ مین شام پر حملہ کیا۔

اتسز کو شامی اقسیس کے نام سے یاد کرتے تھے صحیح یہہ ہے کہ یہہ ترکی نام ہے کذا قال ابن الاثیر۔

اتسز نے رملہ اور بیت المقدس کو بزور تیغ فتح کر کے دمشق کا محاصرہ کیا اور اسکے قرب و جوار کے قصبات اور دیہاتون کو غارتگری سے تخت و تاراج کرنے لگا ان دنون دمشق کی زمام حکومت خلافت مصر کی طرف سے معلی بن حیدرہ کے قبضہ اقتدار مین تھی۔ معلی نے نہایت حزم و احتیاط سے قلعہ بندی کر لی اتسز نے اگرچہ

نوٹ۔ اصل کتاب مین یہہ جگہ خالی ہے۔ مترجم

لوٹ مار سے دمشق کے مضافات کو ویران وخراب کردیا مگر دمشق مفتوح نہوا۔ ۴۶۵ھ
تک دمشق پر حملے کرتا رہا۔ شدت حصار اور رسد وغلہ وامداد کی آمد ورفت مسدود
ہونیکی وجہ سے اہل دمشق نے معلے کے خلاف بغاوت کردی۔ بیچارہ معلی اپنی جان
بچا کے بلبیس بھاگ گیا اور وہان سے مصر چلا گیا خلیفہ مستنصر نے اسکو گرفتار
کرکے جیل مین ڈالدیا تا آنکہ بحالت قید مر گیا۔

دمشق سے معلی کے چلے جانے کے بعد مصامدہ نے مجتمع ہوکے انتصار
بن یحییٰ کو امارت کی کرسی پر متمکن کیا اور وزیر الدولہ کا لقب دیا۔ مگر تھوڑے ہی دنون بعد
بوجہ گرانی اہل دمشق مین اضطرابی حالت پیدا ہوگئی اس اثنا ر ایک امیر قدس شریف
سے آگیا اور اسنے دمشق پر محاصرہ ڈالدیا۔ اہل دمشق نے مجبور ہوکر امان طلب
کرکے شہر کو اپنے حریف محاصر کے سپرد کردیا۔ فتحمند امیر نے وزیر الدولہ کو
قلعہ بانیاس مین لیجاکے نظربند رکھا اور خود مظفر ومنصور ماہ ذی قعدہ مین داخل دمشق
ہوا خلافت عباسیہ کا پھریرہ دمشق کے قلعہ پر اڑا یا گیا جامع مسجد مین خلیفہ مقتدی
کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔

بعد اسکے ۴۶۹ھ مین اتسز نے مصر پر فوجکشی کی بدر نے گرد ونواح کی عربی
فوجون کو فراہم کرکے اتسز کا مقابلہ کیا ایک خونریز وسخت جنگ کے بعد
اتسز کو ہزیمت ہوئی اسکے اکثر ہمراہی اس معرکہ مین کام آگئے اور اتسز شکست
اُٹھاکے شام کیجانب لوٹا دمشق پہنچکر اہل دمشق کا شکریہ ادا کیا اور ۴۶۹ھ کا
خراج معاف کردیا اس حسن خدمت کے صلے مین کہ اہل دمشق نے اسکے زمانہ
غیر حاضری مین دمشق کی عمدہ طور سے محافظت ونگرانی کی تھی اہل قدس
نے چونکہ اسکے زمانہ عدم موجودگی مین سرکشی اور بغاوت کی اس وجہ سے ان لوگون پر
محاصرہ ڈالدیا اور بزور تیغ قتل وغارت کرتا ہوا شہر مین گھس پڑا۔ ہزیمت یافتہ فوجونکا

ایک گروہ مسجد داود علیہ السلام مین جا کے پناہ گزین ہوا مگر اُن جان باختون کو وہان
بھی پناہ نہ ملی ہزارہا آدمی مسجد اقصلے مین مارے گئے۔ اس اثنا امیر الجیوش بدر جمالی نے
ایک عظیم فوج بسر افسری اپنے سپہ سالار نصیر الدولہ مصر سے دمشق کیجانب روانہ
کی چنانچہ نصیر الدولہ نے دمشق پر پہونچکے محاصرہ ڈالدیا رسد وغلہ کی آمد بند کر دی
آئے دن لڑائیون سے اہل دمشق کو تنگ کرنے لگا۔

سلطان ملک شاہ تاجدار سلجوقیہ نے ۴۷۰ھ مین اپنے بھائی تتش کو بلاد شام
کی زمام حکومت سپرد کی تھی ساتھہ ہی اسکے یہہ بھی ارشاد کیا تھا کہ جن جن شہرون
کو تم بلاد شام کے بزور تیغ مفتوح کرلوگے وہ سب تمھارے مقبوضہ تسلیم کئے جاینگے
چنانچہ تتش نے ملک شام مین پہونچکے حلب پر فوج کشی کی۔ ایک عظیم فوج ترکمانون کی
اسکے رکاب مین تھی۔ اہل حلب کو اس محاصرہ اور حملہ سے سخت مصیبت کا سامنا کرنا
پڑا۔ ہنوز کسی فریق کے قسمت کا آخری فیصلہ نہونے پایا تھا کہ اتسز نے دمشق سے
کہلا بھیجا کہ مصری فوجون نے دمشق کا محاصرہ کرلیا ہے رسد وغلہ کی آمد بند کردی
ہے۔ اگر آپ میری مدد نکرینگے تو مجھے بمجبوری شہر کو فریق مخالف کے حوالہ کردینا
پڑیگا۔ تتش نے یہ پیام پاکے دمشق کیجانب کوچ کردیا۔ مصری سپہ سالار کو جو
یہہ خبر لگی تو وہ بھی محاصرہ اٹھا کے ہزیمت خوردہ گروہ کی طرح چلتا پھرتا نظر آیا اب
مین تتش حلب کے قریب پہونچگیا۔ اتسز اسکی آمد کی خبر سنکے اس سے ملنے کو
دمشق سے باہر آیا تتش نے اسکو قتل کرکے شہر پر قبضہ کرلیا۔ یہہ واقعہ ۴۷۱ھ کا ہے

بلہ اس واقعہ کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ تتش نے حلب کے قریب پہونچکے مصری فوجکا جب کوئی اثر و نشان نہ پایا
تو اتسز کی اس حرکت سے کہ اسنے بلاضرورت امداد طلب کی تھی ناراضگی ظاہر کی اتسز نے عذرات پیش کئے
جسکو تتش نے قبول نہ کیا اور اسی وقت گرفتار کرکے مار ڈالا۔ حافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے لکھا ہے
کہ یہ واقعہ ۴۷۲ھ کا ہے۔ تاریخ ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۴۷ مطبوعہ لیدن۔

بعد اسکے ملک شاہ نے حلب پر بھی قبضہ حاصل کر لیا۔ غرض اسی طرح آہستہ آہستہ تاجداراسلجوقیہ کل ملک شام پر قابض و متصرف ہوگیا امیرالجیوش بدرجمالی کو تاجدار سلجوقیہ کی یہہ کامیابیان شاق گزر رہی تھین۔ گرد و نواح کی فوجون کو فراہم و مرتب کر کے دمشق پر چڑہائی کی۔ ان دنون دمشق مین تاج الدولہ تتش سلطان ملک شاہ کا بھائی حکومت کر رہا تھا اسنے مصری فوج کی آمد کی خبر پا کے نہایت حزم و احتیاط سے قلعہ بندی کر لی جس سے حملہ آور گروہ کی ایک بھی نہ چل سکی خائب و خاسر ہو کے واپس گیا۔ پھر ۴۷۲ھ مین مصری فوج کے سپہ سالار نے ملک شام کیجانب یلغار کیا۔ اس مرتبہ شہر صور کو قاضی عین الدولہ بن ابی عقیل کے قبضہ سے واپس لے لیا اور بعد اسکے شہر صیدا اور شہر جمیل کو بھی یکے بعد دیگرے فتح کر کے اپنی جانب سے عمال مقرر کئے۔ ۴۸۴ھ مین فرانس نے جزیرہ صقلیہ کو مسلمانون کے قبضہ سے نکال لیا اور ۴۸۶ھ مین منیرالدولہ جیوشی والی شہر صور نے علم مخالفت بلند کیا جسکو بدرجمالی نے دولت علویہ کیجانب سے صور کی ولایت پر مامور کیا تھا۔ چنانچہ بدرجمالی نے ان کی سرکوبی کو ایک لشکر روانہ کیا۔ جسوقت یہہ لشکر شہر صور کے قریب پہونچا اہل صور نے یہہ خبر پا کے کہ شاہی لشکر منیرالدولہ باغی کی سرکوبی کو آگیا ہے شہر کے اندر بھی ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ منیرالدولہ سے کچھہ بن نہ آئی گبھرا گیا مصری لشکر نے بلا مزاحمت و مخاصمت اعدی شہر پر اہل شہر کی امداد سے قبضہ کر لیا اور منیرالدولہ کو گرفتار کر کے معہ اسکے مصاحبون کے مصر روانہ کر دیا۔ جون ہی یہہ لوگ مصر پہونچے بارگاہ خلافت سے ان قیدیون کے قتل کا حکم صادر ہوا۔ جو نہایت مستعدی او تعجیل سے تعمیل کیا گیا

ان واقعات کے بعد ماہ ربیع الاول ۴۸۷ھ مین امیرالجیوش بدرجمالی نے انتقال کیا اسی مرحلے عمر کے طے کئے۔ اسکے دو خانہ زاد تھے ایک کا نام امین الدولہ لاویز تھا اور دوسرے کا نصیرالدولہ افتکین۔ بدر کے مرنے کے بعد خلیفہ مستنصر نے

امین الدولہ لاویز کو بجائے بدر مقرر کرنے کا قصد ظاہر کیا۔ نصیر الدولہ کو یہہ امر ناگوار گزرا فوج کو طیاری کا حکم دیتے ہی سوار ہو گیا۔ سارے شہر مین ایک ہلڑ سا مچگیا۔ بلوائیون اور اور بازاریون نے قصر خلافت کو جا کے گھیر لیا۔ اور خلیفہ مستنصر کو سخت و نا ملایم کلمات سنانے لگے۔ خلیفہ مستنصر نے مجبور ہو کر اپنی رائے سابق سے رجوع کیا اور بدر کے لڑکے محمد ملک ابو القاسم کو بجائے بدر مامور فرماکے قلمدان وزارت سپرد کیا۔ اسکے باپ بدر کیطرح الافضل کا خطاب دیا۔

ابو القاسم بن مقری عہد وزارت بدر مین نیابت کا کام کرتا تھا چنانچہ بعد انتقال محمد ملک ابو القاسم کے قلمدان وزارت کا یہی مالک بنایا گیا۔

محمد ملک ابو القاسم عہدۂ وزارت سے ممتاز ہو کے اسیطرح طور و طریقہ سے امور سلطنت کا انصرام و انتظام کرنے لگا جیسا کہ اسکے باپ بدر کا رویہ تھا اسکی وزارت کے بعد ہی خلیفہ مستنصر نے وفات پائی۔

مستعلی کی خلافت خلیفہ مستنصر باللہ ابو تمیم ابو الحسن علی الظاہر لاعزاز دین اللہ علوی والی مصر و شام نے یوم الترویہ (آٹھوین ذی حجہ) ۴۸۷ھ کو جان بحق تسلیم کی ساٹھہ برس اور بروایت بعض مورخین پنیسٹھہ سال خلافت کی۔ اسنے اپنے ابتداے زمانہ خلافت مین بڑے بڑے مصائب اٹھاے طرح طرح کی تکالیف برداشت کین۔ مال و خزانہ لٹ گیا۔ بے سر و سامانی اس حد تک پہونچگئی تھی کہ اس کے پاس سواے اس ایک فرش کے جسپر کہ یہہ بیٹھا کرتا تھا اور کوئی سامان و اسباب باقی نرہگیا تھا۔ براے نام خلیفہ تھا اصل یہہ ہے کہ اسکی معزولی مین کوئی حالت منتظرہ باقی نرہی تھی کہ دفعتہ اسنے اپنے ہوش و حواس کو درست کر کے امور سیاست کی تدارک کی جانب توجہ کی عکا سے بدر جمالی کو بلا بھیجا۔ جب بدر جمالی آگیا تو کل امور سلطنت کے سیاہ و سفید کرنے کا اسکو اختیار دے دیا۔ بدر نے تھوڑے ہی دنوں مین

بدنظمیان دفع کرکے اسکے ممالک مقبوضہ کو ایک متمدن اور مہذب ملک بنا دیا
اور شاہی اختیارات کو اسی پیمانہ سے برتنے لگا جیسا کہ لازم و سزاوار تھا۔

مستنصر نے اپنی وفات پر تین لڑکے چھوڑے۔ احمد، نزار اور ابوالقاسم۔
کہا جاتا ہے کہ مستنصر نے نزار کو اپنا ولیعہد بنایا تھا چونکہ نزار اور محمد ملک ابوالقاسم
وزیرالسلطنت مین ان بن تھی وزیرالسلطنت نے یہ خیال کرکے کہ مبادا نزار کرسی
خلافت پر متمکن ہو کر کسی قسم کا مجھکو نقصان نہ پہنچاے مستنصر کی بہن کو یہ پٹی دی کہ آپ
ابوالقاسم کی خلافت کی تحریک کیجئے مین آپ سے وعدہ کرتا ہون کہ امور سلطنت
ہمیشہ آپکی راے اور ذمہ داری سے انجام پذیر ہوا کرینگے۔ مستنصر کی بہن نے
اس سازش کی بنا پر قاضی اور داعی کے روبرو ابوالقاسم کی ولیعہدی کا اظہار
دیا اور قسم بھی کھائی۔ پس ارکین دولت نے ابوالقاسم کے ہاتھ پر خلافت و امارت
کی بیعت کرلی "المستعلی باللہ" کے مبارک لقب سے یاد کرنے لگے۔

نزار کو جو مستعلی سے بڑا تھا یہ امر ناگوار گزرا بیعت خلافت لینے کے تیسرے دن
مصر کو چھوڑکر اسکندریہ چلا گیا۔ اس وقت اسکندریہ مین نصیر الدولہ افتکین بدر جمالی
کا غلام حکمرانی کر رہا تھا جسنے محمد ملک ابوالقاسم کی وزارت کی تحریک کی تھی نصیر الدولہ
یہ سنکے کہ ابوالقاسم سریر خلافت پر متمکن کیا گیا ہے باغی ہو گیا اور خلیفہ مستنصر کی ولیعہدی کے
مطابق نزار کی خلافت کی بیعت کرکے "المصطفے لدین اللہ" کے خطاب سے مخاطب کرنے
لگا دربار خلافت مصر مین اسکی خبر ہوئی وزیرالسلطنت نے ایک فوج مرتب کرکے
نزار کی گوشمالی کی غرض سے کوچ کر دیا۔ کوچ و قیام کرتا ہوا اسکندریہ پہنچا اور اپنے
حریف مقابل پر محاصرہ ڈالدیا۔ ایک مدت کے محاصرہ و جنگ کے بعد محصورون نے
امان حاصل کرکے شہر پناہ کا دروازہ کھولدیا فتحمند گروہ نے شہر مین داخل ہوگے
اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا اور نزار کو کشتی پر سوار کراکے قاہرہ روانہ کر دیا۔ خلیفہ مستعلی

نے نزاز کو پہونچتے ہی قید حیات سے سبکدوشی دے دی اس کے بعد ہی وزیر السلطنت افضل معہ افتگین کے مصر مین واپس آیا - ایکو حسب حکم خلافت مآب افتگین کو دربار خلافت مین پیش کیا - خلیفہ مستعلی نے اسکو بغاوت اور سرکشی پر زجر و توبیخ کی افتگین نے گستاخانہ جواب دیا خلیفہ مستعلی کو اس سے اشتعال پیدا ہوا بغاوت اور سرکشی کے الزام مین قتل کر ڈالا - افتگین نے قتل کے وقت خلیفہ مستعلی کو مخاطب کر کے کہا "حضرت والا ! یہہ قتل و خونریزی کفارہ یمین (قسم) نہین ہوسکتا"

بیان کیا جاتا ہے کہ حسن بن صباح جو فرقہ اسماعیلیہ کا عراق مین ایک نامور سردار تھا سوداگرون کے لباس مین خلیفہ مستنصر کی خدمت مین حاضر ہوا تھا اور ملک عجم مین اسکی حکومت و خلافت کی منادی کرنیکی اجازت طلب کی تھی - چنانچہ خلیفہ مستنصر نے اجازت دی علی سبیل تذکرہ حسن نے خلیفہ مستنصر سے دریافت کیا تھا "آپ کے بعد میرا امام کون ہوگا ؟" جواب دیا "میرا بیٹا نزار" بعد اسکے حسن ملک عجم چلا گیا اور در پردہ لوگون مین خلیفہ مستنصر کی خلافت کی منادی کرنے لگا - تھوڑے دنون بعد اسنے ہاتھہ پاون نکالے اور وہان کے اکثر قلعات مثل قلعہ موت وغیرہ پر قابض و متصرف ہوگیا جیسا کہ ہم آئندہ اسماعیلیہ فرقہ کے حالات مین اسکو بیان کرینگے - یہہ واقعات ان کے اہم اور اعظم اخبار سے ہین یہہ لوگ نزار کی امامت کے قائل ہین -

الغرض خلیفہ مستعلی نے جون ہی سریر خلافت پر قدم رکھا سرحدی شہرون مین بغاوت پھوٹ نکلی کسیلہ نامی ایک شخص جو صور کا والی تھا علم خلافت سے منحرف و باغی ہوگیا خلیفہ مستعلی نے ایک فوج اسکی سرکوبی کو روانہ کی - پس اس فوج نے صور پر پہونچکر محاصرہ ڈالدیا - بہت بڑی خونریزی ہوئی آخرکار شاہی لشکر فتحیاب ہوا اور کسیلہ کو شکست فاش اٹھانا پڑی شاہی لشکر نے اسکو گرفتار

کر کے نامہ بشارت فتح کے ساتھ مصر روانہ کر دیا۔ خلافت مآب نے پہونچتے ہی

کسیلہ کو قتل کرڈالا یہ واقعہ ۱۹۱ھ کا ہے۔

تاج الدولہ تتش والی شام کے انتقال پر اسکے دونون لڑکون رضوان اور

دقاق مین خانہ جنگی کا بازار گرم ہوا۔ دقاق دمشق مین رہتا تھا اور رضوان حلب مین

رضوان نے اپنے صوبہ مین چند دنون تک خلیفہ مستعلی کے نام کا خطبہ پڑھا تھا۔ مگر

پھر خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھنے لگا۔

عیسائیون کا بیت المقدس پر قبضہ

بیت المقدس کی حکومت پر تاج الدولہ تتش نے امیر سقمان بن ارتق ترکمانی کو مامور کیا تھا۔ اسکے بعد ہی ۴۹۰ھ

مین عیسائیون نے ملک شام کی طرف قدم بڑہائے عیسائی کروسیڈرون کی

جماعت رفتہ رفتہ قسطنطنیہ پہنچی اور اسکے خلیج کو عبور کیا۔ والی قسطنطنیہ نے انکو

راہ دیدی تاکہ وہ اس سے اور امراء سلجوقیہ و ترک والیان شام کے بیچ مین پڑ

جائین چنانچہ عیسائیون نے پہلے انطاکیہ پر پہونچکے لڑائی کا نیزہ گاڑ دیا اور اسکو

باغبیان سپہ سالار سلجوقیہ کے قبضہ سے نکال لیا۔ باغدیان انطاکیہ کو حریف مقابل کے

محاصرہ مین چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ کسی ارمنی نے اثناء راہ مین اسکو مار ڈالا اور

سر اوتار کے عیسائیون کے پاس انطاکیہ مین لے آیا۔ اس واقعہ سے لشکر

شام پر عیسائیون کے رعب و داب کا سکہ بیٹھ گیا اور اسکے سردارون کے آنکھون مین

آیندہ خطرات کی تصویرین پھرنے لگین اولاً کربوقا والی موصل فوجین مرتب کر کے

عیسائی کروسیڈرون سے بدلہ لینے کو نکلا اور مرج دابق مین پہونچکے پڑاؤ کیا

دقاق بن تتش۔ سلیمان بن ارتق طغتکین اتابک والی حمص اور والی سنجار بھی آ آکے

کربوقا کے پاس مجتمع ہوئے۔ گرد و نواح کے ترکون اور عربون کو مجتمع کر کے

فوجین آراستہ کین اور انطاکیہ عیسائیون کے تیرہ یوم قبضہ کرنے کے بعد

انطاکیہ کے چھوڑا سے کوکوچ کیا۔ عیسایئون نے بھی ہر چہار طرف سے عیسائی مجاہدین کو مجمع کر لیا تھا۔ یورپ کے بڑے بڑے بادشاہ اس جنگ مین شریک تھے ان سبھون کا سردار بمیند نامی ایک عیسائی بادشاہ تھا۔ عساکر اسلامیہ اور عیسائی فوجون سے صف آرائی کی نوبت آئی سخت خونریزی کے بعد مسلمانون کو ہزمیت ہوئی۔ ہزارون مسلمانون کو عیسائی کروسیڈرون نے تہہ تیغ کیا اور انکے لشکرگاہ پر قبضہ کرکے معرۃ النعمان کیجانب بڑھے ایک مدت تک اسپر محاصرہ ڈالے رہے بالآخر اسکے اعوان و انصار اپنی کامیابی سے ناامید ہوکر بھاگ کھڑے ہوے تقریباً ایک لاکھ مسلمان کام آئے اور ابن منقذ نے شیرزدیکر عیسایئون سے مصالحت کرلی بعد اس مصالحت کے عیسایئون نے حمص کو جاگھیرا۔ جناح الدولہ نے شہر کو اپنے حریف محاصرے کے سپرد کرکے صلح کرلی پھر ان عیسایئون نے عکہ پر پہنچکر محاصرہ ڈالا مدتون عکہ مفتوح نہوا تاہم اسلامی فوج مقیم عکہ کو بڑے بڑے مصائب کا سامنا کرنا پڑا جو احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے اس پرآشوب زمانہ مین اہل مصر کو سلجوقیہ اور ترکون کے زیرکرنیکا شوق پیدا ہوا وزیر السلطنت افضل بن بدر جمالی فوجین مرتب کرکے بیت المقدس کے واپس لینے کو روانہ ہوا اور سفر و قیام کرتا ہوا بیت المقدس پر پہنچکے محاصرہ ڈالدیا۔ بیت المقدس مین ان دنون سقمان اور ایلغازی پسران ارتق اور اسکا بھتیجہ یاقوتی اور برادر چچازاد سونج بھی تھا۔ افضل نے چالیس منجنیق قلعہ شکن بیت المقدس کے فتح کرنے کو نصب کرائین تھین۔ تقریباً چالیس روز تک محاصرہ کئے رہا بعد ازان سنہ ۴۸۹ھ مین امان کے ساتھ مفتوح کرلیا۔ افضل نے فتحیابی کے بعد سقمان، ایلغازی اور ان لوگون کے ساتھ جو ان کے ساتھ تھے اچھے برتاو

گئے اوران کو چلے جانے کی اجازت دی۔ کسی قسم کی ان سے مزاحمت نہ کی
پس سقمان شہر الرہا چلا گیا اور ایلغازی نے عراق کا راستہ لیا ان لوگونکی
روانگی کے بعد افضل نے یہ اطمینان تمام بیت المقدس پر قبضہ حاصل کر کے
اپنے آتش شوق کو بجھایا اور فتحیابی کا سہرہ لئے ہوے مصر کیجانب واپس آیا۔
اس عارضی فتحیابی کے بعد عیسائی کروسیڈرون نے بیت المقدس کا قصد کیا
چالیس روز تک اسکا محاصرہ کئے رہے۔ قلعہ شکن منجنیقین ہر چہار طرف نصب کین
شہر پناہ کی دیوار منہدم کرنے کی غرض سے دو بڑے بڑے برج بنائے
تھے جنپر آتشباری کا کوئی اثر نہین پہونچتا تھا۔ لڑتے بھڑتے شمالی جانب سے
بیت المقدس مین جبکہ سات راتین ماہ شعبان ۴۹۲ھ کے تمام ہوے کو باقی رہگئی
تھین گھس پڑے۔ ہفتون عام خونریزی اور کشت و خون کا ہنگامہ گرم اور
جاری رہا۔ مسلمانون نے محراب داود علیہ السلام مین جا کے پناہ لی اور یہ سمجھکے وہان
جا چھپے تھے کہ شاید اب خونریزی اور قتل سے ہم بچ جائینگے۔ مگر ان اجل
رسیدون کو وہان بھی پناہ نہ ملی۔ عیسائی فوجون نے پہلے انکو امان دی اور
جب اونہون نے دروازہ کھولا تو قتل کرنے لگے۔ مسجد اقصے اور صحرہ مین ستر
ہزار مسلمان شہید کئے گئے۔ مسجد اقصے کی چالیس قندیلین نقرئی جو تین تین ہزار
اور چھ چھ سو درہم وزن مین تھین اور ایک تنور نقرئی (جو وزن مین چالیس رطل
شامی تھا) اور ایک سو پچاس قندیلین طلائی لوٹ لین۔ علاوہ اسکے اور مال و اسباب
اور قیمتی قیمتی سامان لوٹ لئے گئے جو شمار و اعداد سے باہر ہے۔ بقیۃ السیف
جو اس عام خونریزی سے بچگئے تھے وہ بحال پریشان گریان و نالان بغداد پہنچے
اور اُن مصائب کو بالتفصیل بیان کیا جو اسلام اور اسلامیون پر بیت المقدس
اور سرزمین شام مین قتل، غارتگری اور قید ہونے کے گزرے تھے خلافت مآب

نے خبر آوردہ علماء کے ایک گروہ کو سلطان برکیاروق اور اسکے برادران محمد اور سنجر کے پاس جہاد پر جانے کی غرض سے بھیجا۔ لیکن یادگاران سلاطین سلجوقیہ مین باہمی نزاعات اور مخالفت کیوجہ سے اس قدر قوت باقی نرہگئی تھی کہ عیسائی کروسیڈرون کے مقابلہ پر تلوار اٹھا سکتے اور بیت المقدس کوان کے قبضہ سے نکالنے کی کوشش کرتے ہچار وناچار علماء کا وفد بےنیل مرام واپس آیا۔

وزیر السلطنت افضل بن بدر جمالی امیرالجیوش نے یہ خبر پاکے فوجین آراستہ کین اور عیسائی کروسیڈرون کو بیت المقدس سے نکال باہر کرنے کی قصد سے مصر سے کوچ کیا۔ عیسائی فوجین بھی اس سے مطلع ہو کے افضل کے لشکر سے مزاحمت کرنے کو بڑہین اور بحالت ادرغفلت انپر حملہ کرکے ان کو پسپا کردیا۔ مصری لشکر کا ایک گروہ منفرق ومنتشر ہو کر گولرون کے گنجان باغ مین جا چھپا عیسائیون نے اسمین آگ لگادی۔ سب کے سب جل گئے اور جو گھبرا کر باغ سے باہر نکلا اسکو عیسائیون نے قتل کر ڈالا۔

اس ہوش ربا واقعہ کے بعد عیسائی فوجون نے عسقلان کی طرف مراجعت کی اور پہنچتے ہی اسپر محاصرہ ڈالدیا تا آنکہ بیس ہزار دینار تاوان جنگ لے کے واپس ہوئین۔

آمر کی خلافت بعد اسکے خلیفہ مستعلی ابوالقاسم احمد بن مستنصر باللہ علوی نے نصف ماہ صفر ۴۹۵ھ کو اپنی خلافت کے سات سال پورے کرکے مرگیا بجائے اسکے اسکا بیٹا ابوعلی جسکی عمر اس وقت پانچ برس کی تھی سریر خلافت پر متمکن کیا گیا اور الآمر باحکام اللہ کا خطاب اختیار کیا۔ خلفاء علویہ مین سے کوئی شخص اس سے اور مستنصر سے کم سن زیادہ خلیفہ نہین بنایا گیا۔ اسکی یہ حالت تھی کہ اکیلا گھوڑے پر سوار نہوسکتا تھا۔

عیسائیون اور مصریون کا مقابلہ

پھر ۴۹۶ھ مین افضل امیر الجیوش مصریہ نے فوجین آراستہ کرکے عیسائیون سے جنگ کرنے کو شام کیجانب روانہ کین سعد الدولہ طواشی نامی ایک امیر جو اسکے باپ کا مملوک تھا اس مہم کا سردار بنایا گیا - مابین رملہ اور یافا عیسائی کروسیڈرون سے معرکہ آرائی ہوئی عیسائیون کے سردار کا نام بغدوین تھا اتفاق یہ کہ پہلے حملہ مین عیسائیون نے مصری لشکر کو ہزیمت دے دی اثنار دار وگیر مین سعد الدولہ مارا گیا - عیسائیون نے اسکے خیمہ اور لشکر گاہ پر قبضہ کرلیا اور وہان پر جو کچھ مال واسباب پایا لوٹ لیا - افضل کو اس واقعہ کی خبر لگی تو اسنے اپنے بیٹے شرف المعالی کو فوج کا سردار بناکے روانہ کیا - قریب رملہ عیسائیون سے مڈبھیڑ ہوئی - اس معرکہ مین عیسائیون کو ہزیمت ہوئی بغدوین بخوف گرفتاری وقتل گنجان درختون مین چھپ رہا اور جب ہنگامہ دار وگیر فرو ہوگیا تو چند عیسائی سردارون کے ساتھ نکلکے چپکے سے رملہ چلا گیا شرف المعالی نے اس مہم کو سر کرکے رملہ پر فوج کشی کی پندرہ یوم تک محاصرہ کئے رہا تاآنکہ بزور تیغ اسکو مفتوح کرلیا - چار سو عیسائیون کو قتل کرڈالا اور تین سو عیسائی سردارون کو گرفتار کرکے مصر روانہ کردیا - مگر بغدوین اس واقعہ سے بھی بچکر یافا چلا گیا - اسی اثنار مین عیسائی زائران کا ایک گروہ کثیر بیت المقدس کی زیارت کو آگیا تھا - بغدوین نے ان کو صلیبی لڑائی لڑنے کی ترغیب دی اور جب وہ آمادہ وطیار ہوگئے تو انکو مرتب وطیار کرکے عسقلان کیجانب بڑھا - شرف المعالی یہہ خبر پاکے اپنے باپ افضل امیر الجیوش کے پاس چلا گیا اور عیسائیون نے عسقلان پر بلا جدال وقتال قبضہ حاصل کرلیا -

بعد اسکے شرف المعالی نے خشکی اور بحری فوجین مرتب کین اپنے باپ کے نامور مملوک تاج العجم کو عظیم فوج کے ساتھ براہ خشکی عیسائیون کے مقابلہ پر عسقلان کیطرف

روانہ کیا اور بسرافسری قاضی ابن قادوس جنگی کشتیون کا بیڑہ براہ دریا یافا کیجانب بہیجا چنانچہ تاج العجم نے عسقلان کے قریب پہنچکے پڑاؤ کیا۔ قاضی قادوس نے تاج العجم کو کہلا بہیجا "و ہم اور تم متفق ہوکر عیسائیون پر حملہ کرین" تاج العجم نے اس سے انکار کیا۔ رفتہ رفتہ افضل امیر الجیوش کو اس واقعہ کو اطلاع ہوگئی۔ افضل نے اسیوقت قاضی ابن قادوس کو تاج العجم کے گرفتار کرلینے کو لکھ بہیجا اور اپنے خادمون مین سے جمال الملک کو عسقلان کیجانب روانہ کیا اور عساکر شامیہ کی سرداری بھی اسیکو مرحمت ہوئی۔

انہین واقعات پر ۴۹۶ھ تمام ہوجاتا ہے آیندہ ۴۹۷ھ مین مصری اور عیسائیون فوجون مین باہم کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہین ہوئی ۴۹۸ھ مین وزیر السلطنت افضل نے اپنے دوسرے بیٹے سناء الملک حسین کو عیسائیون کے مقابلہ پر روانہ کیا اور جمال الملک کو اسکے ساتھ جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ سناء الملک پانچہزار فوج کی جمعیت سے عیسائیون سے لڑنے کو روانہ ہوا طغتکین اتابک والی دمشق سے کمک طلب کی۔ طغتکین نے تیرہ سو سوار بہیجدیے عسقلان اور یافا کے درمیان عساکر اسلامیہ اور عیسائی فوجون سے مقابلہ ہوا۔ جانبین کے ہزارہا آدمی کام آگئے بعد اسکے دونون فریق ایک دوسرے سے خودبخود علیحدہ ہوگئے عساکر اسلامیہ نے عسقلان اور دمشق کیجانب مراجعت کی ۴۹۷ھ سے بکتاش بن تتش عیسائیون مین جا ملا تھا۔ سبب یہہ پیدا ہوا تھا کہ طغتکین نے اپنے دوسرے برادرزادہ دقاق بن تتش کو حکومت کی کرسی پر بٹھانے کا قصد کرلیا تھا پس اسیوجہ سے اس نے عیسائیون سے سازش کرلی اور انمین جا ملا۔

طرابلس و بیروت پر عیسائیون کا قبضہ

طرابلس پر خلافت علویہ کی حکومت بہیرہ اوڑ رہا تھا۔ اس زمانہ پرآشوب و فتن مین عیسائیون نے اسکا بھی محاصرہ کر رکھا تھا۔ محصورون کی امداد اور کمک مصری دار الخلافت سے آرہی تھی۔ ۵۰۳ھ کے دورین

ایک بیڑہ جہازات کا براہ دریا عیسائی مقبوضات سے ساحل طرابلس پر پھونچا جسکا سردار قمص کبیر یعنی ریمنڈین صنجیل تھا۔ اس بیڑہ جہازات مین غلہ و رسد اور کافی مقدار فوج کی تھی اس سے پیشتر سروانی ہمشیرہ زادہ صنجیل طرابلس پر محاصرہ ڈالے ہوئے تھا سروانی اور ریمنڈین ان بن ہو گئی۔ مگر بغدوین والی بیت المقدس نے بہت جلد دونون مین مصالحت کرادی۔ ادہران دونون نے مجتمع ہوکے طرابلس پر حملہ کیا اُدھر مصر سے محصورون کی آمد و رفت بند ہو گئی۔ عیسائیون نے طرابلس کے شہر پناہ پر چڑھنے کی غرض سے چند برج بنائے تھے جنکو آہستہ آہستہ لڑتے ہوئے شہر پناہ کی دیوار سے جا کے ملا دیا۔ عیسائی فوجین اسکے ذریعہ سے شہر پناہ کی دیوار پر چڑھ گیئن اور بزور تیغ دوسری ذی الحجہ ۵۰۳ھ کو مفتوح کر لیا۔ بہت بڑی خونریزی ہوئی ہزارہا قید و گرفتار کر لئے گئے۔ والی طرابلس نے قبل مفتوح ہونے کے معہ اپنے چند سرداران لشکر کے امن حاصل کر لی تھی اور اس واقعہ جانکاہ سے پہلے دمشق چلا گیا تھا۔

اس فتحیابی کے بعد ایک دوسرا بیڑہ کشتیون کا طرابلس کے ساحل پر پہنچا جسپر ایک سال کے خرچ کا غلہ بھرا ہوا تھا پس اسکو عیسائیون نے صور صیدا اور بیروت کے محاصرہ فوجون پر تقسیم کر دیا اور اس طریقہ سے عیسائیون نے کل سواحل شام پر قبضہ کر لیا۔

ہمنے ان واقعات کو دولت علویہ کے تذکرہ مین اس وجہ سے بالتخصیص تحریر کیا ہے کہ ان مقامات پر خلافت علویہ کا قبضہ و تصرف تھا۔ بقیہ حالات کو عیسائیون کے اخبار کے ضمن مین بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی۔

مصریون کا عسقلان پر قبضہ

عسقلان پر علم خلافت علویہ مصریہ کا قبضہ تھا اور شمس الخلافۃ نامی ایک امیر کے قبضہ اقتدار مین اسکی زمام

حکومت تھی - بغدوین عیسائی بادشاہ بیت المقدس نے شمس الخلافت سے سازش کرکے علم خلافت علویہ مصریہ سے اسکو علیحدہ کرلیا - رفتہ رفتہ اسکی خبر دربار خلافت مصر تک پہونچی امیر الجیوش افضل نے ایک فوج مرتب کرکے عسقلان کیجانب روانہ کی اور امیر لشکر کو یہ ہدایت کردی کہ جس وقت شمس الخلافہ لشکر مین آئے فوراً گرفتار کرلینا - اتفاق یہ کہ کسی ذریعہ سے شمس الخلافت کو اسکی اطلاع ہوگئی کھلم کھلا علم خلافت علویہ کا مخالف ہوگیا - اور جسقدر اہل مصر اس کے شہر مین تھے سبھون کو نکال دیا - وزیر السلطنت امیر الجیوش افضل نے یہ خیال کرکے کہ مبادا شمس الخلافت عسقلان کو عیسائیون کے حوالہ نکردے اُسکو اسکے عہدہ پر بحال رکھا مگر شمس الخلافت کا دل وزیر السلطنت کی طرف سے صاف نہوا ساتھ ہی اسکے اہل عسقلان کیجانب سے بھی مشکوک ہوگیا اسوجہ سے اپنی فوج مین ارمینیون کو کثرت سے داخل کرلیا اہل عسقلان کو اس سے کشیدگی منافرت پیدا ہوگئی - سبھون نے مشورہ کرکے حملہ کردیا اور اسکو گرفتار کرکے قتل کرڈالا - بعدازان خلیفہ آمر باحکام اللہ اور وزیر السلطنت افضل کے دربار مین اس واقعہ کی اطلاع کی خلیفہ آمر نے دار الخلافت مصر سے ایک شخص کو امیر مقرر کرکے عسقلان روانہ کیا - اس امیر نے عسقلان مین پہونچکے اہل عسقلان کے ساتھ نہایت رحم و انصاف کے برتاو کئے شورش و بغاوت جسقدر تھی فرو ہوگئی - انتظامات درست ہوگئے -

عیسائیون کا صور پر حملہ بعد اس واقعہ کے بغدوین عیسائی بادشاہ بیت المقدس نے شہر صور پر حملہ کیا - صور بھی خلافت علویہ مصریہ کے مقبوضات سے تھا - عز الملک الاعز نامی ایک امیر اس شہر کا والی تھا ارمینیون کا لشکر اسکی محافظت

[1] یہ واقعہ ۵۰۱ھ کا ہے تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ مطبوعہ لیدن - مترجم

کر رہا تھا۔ عیسائیون نے اس شہر پر ہر چہار طرف سے محاصرہ ڈالکے لڑائی شروع کردی۔ اہل صور نے طغتکین اتابک والی دمشق سے امداد کی درخواست کی چنانچہ طغتکین اتابک معہ اپنے فوج کے اہل صور کی کمک پر آیا۔ مدتون حصار اور لڑائی کا سلسلہ جاری اور قایم رہا تاآنکہ زمانہ طیاری فصل کا آگیا۔ عیسائی بادشاہ اس خوف سے کہ طغتکین والی دمشق عیسائی مقبوضات کے طیار شدہ فصل کو لوٹ نہ لے محاصرہ اوٹھا کے عکہ چلا گیا اور اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے اہل صور کو اسکے شر سے یون بچالیا۔

پہر ماہ ذی الحجہ ۵۱۱ھ مین بغدوین بادشاہ بیت المقدس نے فوجین مرتب کرکے مصر پر چڑہائی کی کوچ وقیام کرتا ہوا تنیس تک پہونچا ایک روز تیرنے کی غرض سے نیل مین اوترا۔ وقت موت قریب آگیا تھا اسکے زخم قدیم نے زور پکڑا مجبورانہ بیت المقدس کی جانب مراجعت کی چنانچہ بیت المقدس پہونچکر مرگیا اور بیت المقدس کی بادشاہی کی وصیت قمص والی الرہا کے حق مین کرگیا اگر اس وقت ملوک سلجوقیہ مین خانہ جنگیان اور باہمی نزاعات پیدا نہو گئے ہوتے تو ان لوگون نے عیسائیون سے وہ کل بلاد شامیہ کو واپس لے لیا ہوتا جنپر وہ قابض ومتصرف ہو گئے تھے مگر اللہ جل شانہ نے اس نیک نامی کو صلاح الدین بن ایوب فاتح بیت المقدس کے لئے رکھہ چھوڑا اور یہہ سہرا اسیکے سر پر باندہا گیا۔

وزیر السلطنت کا قتل

ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ وزیر السلطنت افضل نے بعد وفات خلیفہ مستعلی کے خلیفہ آمر باحکام اللہ کو جسوقت کہ اسکا سن پانچ برس کا تھا سریر خلافت پر متمکن کیا۔ پس جب خلیفہ آمر سن شعور کو پہونچا اور اسکی حکومت وسلطنت کو ایک گونہ استحکام استقلال حاصل

ہوگیا اس وقت خلیفہ آمر کو افضل کا ہر کام مین پیش پیش رہنا ناگوار گزرنے لگا۔
اپنے مصاحبون سے وزیر السلطنت افضل کے قتل کے بابت مشورہ کیا اسکا
چچازاد بھائی عبدالمجید جو اسکا ولیعہد بھی تھا بولا "خلافت مآب اس خیال سے
باز آئین یہہ بہت بڑی بدنامی کی بات ہے۔ ایک زمانہ دراز سے یہہ اور اسکا
باپ علم حکومت کی خیر خواہی کرتا چلا آتا ہے جس وقت لوگون کو یہ امر
معلوم ہوگا کیا کیا خیالات انکے نہ پیدا ہونگے علاوہ برایں قبل اس فعل کے کرنے
کے کسی شخص کو اسکا قایم مقام کرلینا چاہیے۔ تا آنکہ آیندہ خطرات سے محفوظ رہین"
خلیفہ آمر یہہ سنکے خاموش ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد عبدالمجید نے یہہ راے دی
ابوعبداللہ بن بطائحی کے ذریعہ سے اس اہم کام کو انجام دینا چاہیے ابوعبداللہ
اسکا معتمد علیہ اور مصاحب بھی ہے وہی اس کام کو کچھ اچھا کریگا اور وہی ایسے
لوگون کو متعین کردے گا جو افضل کو قتل کرڈالینگے" چنانچہ خلیفہ آمر نے ابوعبداللہ
کو اپنے محلسراے خلافت مین طلب کرکے وزیر السلطنت افضل کے قتل
کرڈالنے کی استدعا کی اور بعد قتل وزیر السلطنت ابوعبداللہ کو بجاے
اس کے عہدۂ وزارت پر مقرر کرنے کا وعدہ کیا۔ پس ابوعبداللہ نے دو شخصون
کو وزیر السلطنت کے قتل پر مامور کیا جنہون نے اسکو مصر مین قتل کرڈالا جبکہ وہ
اپنے موکب کے ساتھ قاہرہ کو مصر سے جارہا تھا۔ یہ واقعہ ۵۱۵ھ کا ہے۔
واقعہ یون پیش آیا کہ حسب دستور قدیم عید کے روز وزیر السلطنت معہ
اپنی فوج و خدام کے قاہرہ کے خزانۃ السلاح کو انعام واکرام تقسیم کرنے کی غرض
سے جارہا تھا۔ کثرت و ازدحام خلایق کیوجہ سے گرد و غبار بکثرت اوٹھ رہا تھا۔
وزیر السلطنت کو اس سے تکلیف ہوئی حکم دیا کہ ہمارے ساتھ کوئی شخص نہ آے
کل فوج ہم سے اس قدر فاصلہ پر رہے کہ ما بدولت تک گرد و غبار نہ پہونچ

سکے۔ چنانچہ فوج پیچھے رہگئی اور آپ آگے بڑھہ گیا دو شخص جنکو ابو عبد اللہ نے اسکے قتل پر مامور کیا تھا۔ ایک گوشہ سے نکلکے وزیر السلطنت کی طرف لپکے ایک نے تلوار چلائی دوسرے نے نیزہ مارا۔ زخمی ہوکر گھوڑے سے زمین پر آ رہا قاتلون نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن اس مین ان کو کامیابی ہوتی نظر نہ آئی تو خودکشی کرلی وزیر السلطنت محلسرائے وزارت مین اوٹھا لایا گیا اسوقت اسمین کچھہ دم باقی تھا خلیفہ آمر عیادت کو آیا۔ دریافت کیا "تمھارا مال کہان کہان ہے" عرض کی "جسقدر میرا ظاہری مال و خزانہ ہے اسکو ابو الحسن بن اسامہ جانتا ہے (یہ شخص حلب کا رہنے والا تھا اور اسکا باپ اسامہ قاہرہ کا قاضی تھا) اور جو مال پوشیدہ اور دفینہ ہے اس سے بطایحی واقف ہے" پس جب اپنی وزارت کے اٹھائیسوین سال امیر الجیوش افضل داعی اجل کو لبیک کہہ کے راہی ملک عدم ہوا تو خلیفہ آمر نے اس کے مال و اسباب و خزانہ کی پوری طور سے نگرانی کی چھہ ہزار توڑے اشرفیان کے پچاس ہزار توڑے روپیون کے، رنگ برنگ کے ریشمی کپڑے، بغدادی، اسکندری اسباب، ہندی ظروف طلائی و نقری طرح طرح کی خوشبودار چیزین عنبر اور مشک بے شمار برآمد ہوئے۔ اسکے ذخائر و اسباب مین دندان فیل اور ابنوس کے ٹکڑون کا مصنوعی پہاڑ ملا جسپر چاندی جڑی ہوئی تھی پہاڑ پر ایک مثمن (ہشت پہل) چبوترہ عنبر کا تھا جسکا وزن ایک ہزار رطل[1] کا تھا۔ اور اس چبوترہ پر سونے کی چڑیا بنی ہوئی تھی جسکے پاؤن مرجان سرخ کے چونچ زمرد کی اور آنکھین یاقوت کی تھین امیر الجیوش افضل اس چبوترہ کو اپنے محلسرائے وزارت مین رکھتا تھا جس سے سارا مکان معطر ہو جاتا تھا مال کار اسکا یہ ہوا کہ یہہ سب چیزین صلاح الدین کے قبضہ مین چلی گئین۔

---

[1] رطل ۴۰ تولہ کا ہوتا ہے بحساب وزن رائج اسوقت۔ مترجم

بطایحی کی وزارت ابن اثیر لکھتا ہے کہ بطایحی کا باپ عراق مین وزارت ماب افضل کے مخبرون مین تھا زمانہ طفلی مین اسکے سر سے اسکے باپ کا سایہ اوٹھ گیا اور کوئی متروکہ نچھوڑا سن شعور کو نہ پہونچنے پایا تھا کہ مان بھی مرگئی پہلے تو اسنے معماری کا کام سیکھا پھر حمالی کا کام کرنے لگا اکثر اوقات مال واسباب اوٹھا کر محلسرا ے وزارت مین لایا کرتا تھا۔ امیر الجیوش افضل کو اسکی غربت وکمزوری پر رحم آگیا فراشون کے زمرہ مین نوکر رکھہ لیا ترقی کرتے کرتے حجابت کے عہدہ پر پہونچ گیا۔ پس جب امیر الجیوش افضل مارا گیا تو خلیفہ آمر نے اسکو بجاے افضل کے وزارت کے عہدہ سے سرفراز فرمایا۔ پہلے ابن فاتت اور ابن قائد کے نام سے مشہور تھا خلیفہ آمر نے جلال الاسلام کا لقب مرحمت کیا خلعت دی۔ وزارت کے دوسرے برس ”المامون“ کا خطاب دیا۔ تھوڑے دنون بعد افضل کیطرح پھر امور سلطنت مین چیرہ دستی شروع کردی اور خلیفہ آمر کو دبانے لگا اس سے خلیفہ آمر کو کشیدگی پیدا ہوئی مامون کو بھی اسکی کشیدگی سے منافرت اور وحشت پیدا ہو چلی۔ مامون کا ایک بھائی ملقب بہ موتمن تھا مامون نے خلیفہ آمر سے اجازت حاصل کرکے موتمن کو اسکندریہ کی حفاظت ونگرانی کے لئے روانہ کیا۔ اسکے ہمراہ سپہ سالارون کا ایک گروہ بھی گیا حسین علی بن سلار، تاج الملوک، سنا الملک الجمل اور دری الحروب وغیرہم تھے۔ موتمن اور ان لوگون کی روانگی اسکندریہ کے بعد مامون قاہرہ مین ٹھیرا ہوا فوج آرائی اور ترتیب لشکر کی فکرین کرتا رہا لوگون نے خلیفہ آمر سے اسکی شکایت کرنی شروع کردی کہ یہہ اپنے کو نزار کی اولاد سے بتلاتا ہے کہتا ہے کہ مین نزار کی لونڈی کے بطن سے ہون جو محلسراے خلافت سے حاملہ نکل آئی تھی۔ ساتھہ ہی اسکے یہ خبر بھی خلیفہ آمر کے کان تک پہونچادی کہ مامون

نے نجیب الدولہ کو یمین مین اپنی امارت کی بنا قایم کرنے کو روانہ کیا ہے چنانچہ آمر نے اس امر کے انکشاف کی غرض سے چند لوگون کو یمن روانہ کیا۔

قتل بطایحی

جس وقت خلیفہ آمر کا دل مامون کی شکایتین سنتے سنتے فکر و تردد سے بھر گیا اور طرح طرح کے خیالات اسکے دماغ کو پراگندہ کرنے لگے اس وقت اسنے اُن سپہ سالارون کو قاہرہ مین بلا بھیجا جو مامون کے بھائی کے ساتھہ اسکندریہ مین مقیم تھے...... علی بن سلار کو اس سے تردد پیدا ہوا مگر خلافت مآب کا حکم تھا خلاف ورزی کی کس مین طاقت تھی سب کے سب ماہ رمضان ۵۱۹ھ مین دار الخلافت قاہرہ چلے آئے بعد ان کے موتمن بھی اجازت حاصل کرکے اسکندریہ سے قاہرہ آگیا۔ حسب دستور افطار کرنے کو قصر خلافت مین حاضر ہوئے مامون اور موتمن بھی افطا کو قصر خلافت مین آئے ہوئے تھے۔ خلیفہ آمر نے ان دونون بھائیون کو گرفتار کرکے جیل مین ڈالدیا۔ اگلے دن ایوان خلافت مین دربار عام کرکے ان دونون بھائیون کے حالات اور بیجا کارروائیون کو ظاہر کیا۔ اور عہدہ وزارت پر کسیکو مقرر نفرمایا دفتر وزارت سے دو شخصون کو خراج، زکاۃ اور ٹکس کے وصول کرنے پر مامور کیا بعد چندے ان دونون آدمیون کو بھی ظلم کے وجہ سے معزول و معطل فرمایا بعد اسکے وہ لوگ دربار خلافت مین حاضر آئے جو یمن مین انکشاف حال مامون کی غرض سے گئے ہوئے تھے اور نجیب الدولہ کو لاکے حاضر کیا۔ کل واقعات عرض کئے خلیفہ آمر نے نجیب الدولہ و مامون و موتمن دونون بھائیون کو قتل کرکے صلیب پر چڑھا دیا۔

حافظ لدین اللہ کی خلافت

خلیفہ آمر اپنی خواہشات نفسانیہ مین ڈوبا ہوا تھا مگر باین ہمہ ترقی کا خواہان تھا طرہ یہ ہے کہ دلی کوشش بھی نکرتا تھا کبھی کبھی

عراق جانے کا قصد کرتا تھا پھر رک جاتا تھا گا۔ بے کا ہے دو چار اشعار بھی
کہہ لیا کرتا تھا از انجملہ یہہ دو شعر ہین۔

اصبحت لا ارجو ولا اخشی	مجکو نہ کسی سے کوئی تمنا ہے اور نہ مین کسی سے ڈرتا ہون
الا الٰہی وله الفضل +	سواے اپنے اللہ کے اور وہی فضل والا ہے
جدی نبی و امامی ابی	میرا دادا نبی ہے اور میرا باپ امام ہے
ومذهبی التوحید والعدل	اور میرا مذہب توحید اور عدل ہے

فرقہ فدائیہ اکثر اسکے قتل کا قصد کرتا تھا لیکن موقع نہ ہاتھ آنے سے رک
جاتا تھا چند دنون بعد انمین سے دس آدمیون نے ایک مکان مین مجتمع ہوکے
خلیفہ آمر کے قتل کا مشورہ کیا۔ ایک روز خلیفہ آمر سوار ہوکر روضہ کی طرف جا رہا
تھا اس پل سے ہوکر گزرا جو جزیرہ اور مصر کے مابین تھا۔ اُن دسون آدمیون کو اسکی
خبر لگ گئی آگے بڑھ کے اثنائے راہ مین چھپ کر کھڑے ہو گئے پس جس
وقت خلیفہ آمر پل پر گزرا تنگی راہ کی وجہ سے لشکر سے علحدہ ہوکر چلا قاتلون کو
موقع ملگیا دفعۃً تلوارین تول کر ٹوٹ پڑے اور بات کی بات مین قتل
کرڈالا۔ یہہ واقعہ ۵۲۴ھ کا ہے۔ ساڑھے اونتیس برس خلافت کی۔ چونتیس
برس کی عمر پائی۔

برغش عادل اور برعوار دھر بزیہ ملوک اسکے دو خادم خاص تھے انہین کے
ذریعہ سے وہ امور سلطنت کو انجام دیتا تھا۔

پس جب خلیفہ آمر نے وفات پائی چونکہ اسکی کوئی اولاد نہ تھی اسوجہ سے
اسکے چچا کے بیٹے میمون عبد المجید بن امیر ابو القاسم بن خلیفہ مستنصر باللہ
کو جانشین کیا۔ کہتے ہین کہ خلیفہ آمر نے وصیت کی تھی کہ میری فلانہ بیوی
حاملہ ہے اور مین نے خواب دیکھا ہے کہ اسکے بطن سے لڑکا پیدا ہوگا پس

میرے بعد وہی لڑکا سریر خلافت پر متمکن کیا جائے" اور میمون عبد المجید اسکی
نگرانی و پرواخت کرتا رہے - چنانچہ اراکین دولت نے میمون کے ہاتھ پر بطور نایب خلیفہ
کے بیعت کی اور "حافظ لدین اللہ" کا خطاب دیا اور حسب وصیت مرحوم خلیفہ ہزبر الملوک
کو قلمدان وزارت سپرد کیا اور سعید یانس جو وزیر السلطنت افضل کے خادمونسے
تھا اسکو داروغہ محلسرائے خلافت بنایا اس انتظام کے بعد محلسرائے
خلافت مین اسی مضمون کا فرمان پڑھا گیا -

وزارت کی تبدیلی اور وزرا کا قتل

جسوقت یہہ امر طے پاگیا کہ عہدۂ وزارت ہزبر الملوک کو مرحمت کیا جائے اور اس بنا پر ہزبر الملوک کو خلعت
عنایت ہوئی تو لشکریون اور امرا لشکر کو ناگوار گزرا - اس ناراضی مین سب سے بڑا حصہ
رضوان بن ونحش نے لیا تھا جو عساکر مصریہ کا سردار اور افسر اعلےٰ تھا - ابو علی بن
افضل اسوقت قصر خلافت مین موجود تھا بزعم عادل نے لشکریون اور امرا لشکر کی
ناراضی کا احساس کرکے ابو علی کو وزیر السلطنت کے خلاف ابھار دیا چنانچہ ابو علی
نے وزارت حاصل کرنے کی غرض سے قصر خلافت سے خروج کیا جون ہی
محلسرائے خلافت کے باہر آیا لشکری اور امرا لشکر متفق الکلمہ ہوکے چلا اٹھے
ہذا الوزیر ابن الوزیر ہذا الوزیر ابن الوزیر اور ہاتھون ہاتھہ ابو علی کو اپنے کیمپ مین
لے گئے مابین قصر خلافت و قصر وزارت ابو علی کے قیام کے لئے خیمہ نصب کیا
تمام شہر مین ایک ہنگامہ برپا ہوگیا - قصر خلافت کے دروازے بند کردیے گئے
ہر طبقہ کے لوگون مین اضطرابی کیفیت پیدا ہوگئی خلیفہ حافظ نے بمجبوری ہزبر الملوک
کو عہدۂ وزارت سے معزول کیا اور جب اسپر بھی ہنگامہ فرو نہوا تو اسکے
قتل کرنے پر مجبور ہوا اور قلمدان وزارت ابو علی احمد بن افضل کے سپرد کیا -
پس ابو علی عہدۂ وزارت سے فراز ہوکر نہایت خوبی سے اس عہدہ

نے کے اہم امور کو انجام دینے لگا اور جیسا کہ اس عہدہ جلیل القدر کی مقتضیات تہی اسکو پورا کیا۔ آدمی منتظم اور ہوشیار تہا خلیفہ حافظ کو اپنے حسن انتظام سے دبالیا اسکے کل تصرفات چھین لئے۔ جو چاہتا تہا کر گزرتا تھا۔ خزانہ اور ذخائر شاہی سے نقد اور جنس اپنے مکان مین اوٹھالایا۔ یہہ امامیہ مذہب رکھتا تہا اور حد درجہ کا متعصب اور سخت تہا فرقہ امامیہ کے تحریک سے اس نے قایم منتظر (یعنی مہدی موعود) کی دعوت قایم کی دراہم پر "اللہ الصمد الامام محمد" مسکوک کرایا۔ اسماعیل اور خلیفہ حافظ کے نامون کو خطبہ سے نکال دیا۔ اذان مین "حی علے خیر العمل" کے کہنے کی ہدایت کی۔ اور خطیبون کو حکم دیا کہ میرے نام کو ان ان اوصاف سے ممبرون پر ذکر کرو دماغ مین نخوت اس قدر سماگئی تھی کہ خلیفہ حافظ کے قتل کرا ڈالنے کا قصد کر لیا اور اسی وجہ سے ان لوگون سے سازش کر لی تہی جن لوگون نے خلیفہ آمر کو قتل کیا تہا مگر اس امر پر قادر نہوا خلیفہ حافظ کو خلافت سے معزول کر کے ایک مکان مین قید کر دیا ہواخواہان خلافت علویہ شیعہ کو یہ امر شاق گزرا۔ لشکریون کو ملا کے اسکے قتل کا باہم عہد و پیمان کر لیا چنانچہ ابو علی ایک روز معہ اپنے لشکر کے شہر کے باہر چوگان کہیلنے کو گیا چند سپاہی ایک کمینگاہ مین چھپ رہے جسوقت ابو علی اس طرف سے ہوکر گزرا ان سپاہیون نے کمینگاہ سے نکلکے ابو علی پر نیزے چلائے جس سے ابو علی زخمی ہو کر گر پڑا اور اسیوقت تڑپ کر دم توڑ دیا۔

ابو علی کے مارے جانے کے بعد امراء لشکر نے خلیفہ حافظ کو قید سے نکالا اور دوبارہ اسکے ہاتھ پر خلافت و امارت کی بیعت کی۔ لشکریون نے ابو علی کا مکان لوٹ لیا۔ باقی جو رہگیا اسکو خلیفہ حافظ تجدید بیعت کے بعد قصر خلافت مین اُٹھا لایا۔

خلیفہ حافظ نے بعد قتل ابو علی قلمدان وزارت ابو الفتح یانس حافظی کو مرحمت

فرمایا "امیر الجیوش" کا خطاب دیا - یہہ شخص بہت بارعب و ذی وجاہت تھا اسنے
بھی تھوڑے دنون بعد خلیفہ حافظ کو دبالیا - اس سے فریقین مین کشیدگی پیدا
ہوئی - کہا جاتا ہے کہ خلیفہ حافظ نے اسکے غسل خانہ مین زہر آلود پانی رکھوا دیا جسکی
وجہ سے یانس کی موت وقوع مین آئی یہہ واقعہ آخری ذی الحجہ ۵۲۶ھ کا ہے
وزیر السلطنت یانس کے ہلاک ہونے کے بعد خلیفہ حافظ نے یہہ قصد کرلیا
کہ آئندہ یہہ عہدہ جلیلہ کسی غیر کو ندیا جائے تاکہ آئندہ خطرات
کا جسکا سامنا گذشتہ ایام مین حکومت کو کرنا پڑا تھا نکرنا پڑے چنانچہ اس خیال
سے وزارت کے اہم ذمہ داریون کے امور پر اپنے بیٹے سلیمان کو مامور کیا
اتفاق ایسا پیش آیا کہ دو مہینے بعد سلیمان مرگیا تب اپنے دوسرے بیٹے حسن
کو اس خدمت پر متعین کیا - حسن نے یہ گل کھلائے کہ اسنے دعوای خلافت کردیا
اور اپنے باپ خلیفہ حافظ کے قید کرلینے کا قصد کیا لشکریون نے اس ارادے
مین اسکی اطاعت کی کسی ذریعہ سے خلیفہ حافظ کو اسکی خبر لگ گئی بحکمت عملی
اسکے مصاحبون اور ہوا خواہون مین نفاق پیدا کردیا - بیان کیا جاتا ہے
کہ اس شب مین خلیفہ حافظ نے چالیس آدمیون کو یکے بعد دیگرے قتل کیا بعد
ازان اپنے ایک خادم کو قصر خلافت سے حسن کے قتل کرنے کو روانہ کیا حسن
نے اسکو نیچا دیکھا دیا اب اسوقت خلیفہ حافظ تنہا بے یار و مددگار رہ گیا
سارا کارخانہ درہم و برہم ہوگیا مجبور ہوکر بہرام ارمنی کو پیام دیا کہ ارمنی فوج
کو ہماری مدد پر آمادہ کردو چنانچہ بہرام نے ارمنیون کو ابھار دیا ارمنیون نے حسن پر
یورش کی اور مابین قصر خلافت و قصر وزارت صف آرا ہوئے - قصر وزارت
جلانے کی غرض سے لکڑیان جمع کین حسن یہہ خبر پاکے قصر وزارت سے
نکل آیا اور ارمنیون سے لڑنے لگا - بالآخر ارمنیون نے اسکو گرفتار کرکے

خلیفہ حافظ کے روبرو پیش کیا خلیفہ حافظ نے اپنے ہاتھہ سے اسکو قتل کرکے اپنے کلیجے کو ٹھنڈا کیا یہہ واقعہ ۵۲۹ھ کا ہے۔

حسن بن حافظ کے مارے جانے کے بعد ارمینیون نے مجتمع ہوکے بہرام کی وزارت کی تحریک کی خلیفہ حافظ نے انکی درخواست پر بہرام کو خلعت وزارت مرحمت فرمائی اور امور سلطنت کے سیاہ وسفید کرنے کی اجازت دی بہرام نے عہدۂ وزارت سے ممتاز ہوکے ارمینیون کو انتظامی اور مالی صیغون مین بہرنا شروع کیا اور مسلمانون کی اہانت کرنے لگا۔ رضوان بن ونخش کو جوکہ داروغہ محلسرائے خلافت تہا اور دولت علویہ کا ایک نامور خیر خواہ تہا بہرام کی وزارت سے کشیدگی پیدا ہوئی اکثر اوقات بہرام کے طرز عمل اور وزارت پر نکتہ چینیان کرتا تہا۔ بہرام نے مصلحتاً رضوان کو صوبہ غربیہ کی سند حکومت دے کے قاہرہ سے نکال باہر کیا رضوان نے تہوڑے دنون بعد ایک فوج مرتب کرکے قاہرہ کا قصد کیا۔ بہرام یہہ سنکے دو ہزار ارمینیون کے ساتہہ قوص بہاگ گیا۔ قوص پہنچکے اپنے بہائی کو مقتول پایا مگر باین ہمہ اہل قوص سے کسی قسم کا مواخذہ نہ کیا بعد چندے قوص سے نکلکے اسوان کیجانب آیا کنز الدولہ والی اسوان نے شہر پناہ کے دروازے بند کرلئے اور بہرام کو شہر مین داخل نہونے دیا۔ رضوان نے ایک دستہ فوج بسرافسری اپنے بہائی ابراہیم اوحد کے بہرام کی گرفتاری کو روانہ کیا چنانچہ ابراہیم نے بہرام کو معہ اُن ارمینیون کے جو اسکے ہمراہ تھے امان دے کے گرفتار کرلایا خلیفہ حافظ نے اسکو اپنے قصر خلافت مین نظر بند رکہا تاآنکہ وہ اپنے اسی مذہب ودین پر مرگیا اور رضوان قلمدان وزارت کا مالک ہوا۔ "الافضل" کا لقب اختیار کیا۔ یہہ سنی المذہب تہا اور اسکا بہائی ابراہیم امامیہ مذہب رکہتا تہا۔

رضوان نے بھی عہدہ وزارت سے ممتاز و سرفراز ہوکے ہاتھہ پاون نکالے امور سلطنت پر غالب اور متصرف ہونے کا قصد کیا - ایک ہاتھہ مین سیف لی اور ایک ہاتھہ مین قلم - غرض مالی اور انتظامی دونون صیغونکی نگرانی کرنے لگا ٹکس اور بہت سے محصولات معاف کردیے اور جو شخص اسکے خلاف مرضی ٹکس قایم کرتا یا محصول وصول کرتا تھا اسکو سزائین دیتا تھا - ان امور سے خلافت مآب کو ناراضگی پیدا ہوگی داعی الدعاۃ اور فقہاء امامیہ کو طلب کرکے رضوان کی معزولی کی بابت مشورہ کیا ان لوگون نے خلافت مآب کی راے سے اختلاف کیا تب خلیفہ حافظ نے پچاس سوارون کو گلی کوچہ مین رضوان کی مخالفت اور اسکے برخلاف ہنگامہ کرنے کی تحریک کرنے اور ترغیب دینے پر مامور فرمایا - رضوان کے کان تک یہہ افواہین پہنچین پندرہوین شوال ۵۳۳ھ کو قاہرہ سے بخوف جان بہاگ نکلا بازاریون اور لشکریون نے اسکے محلسرا کو لوٹ لیا - خلیفہ حافظ سوار ہوکے قصر وزارت کیجانب آیا - فتنہ و فساد فرو ہوگیا - جو کچہہ مال غارتگری سے بچگیا تھا اسکو قصر خلافت مین اٹھوالایا -

رضوان قاہرہ سے نکلکے شام کیطرف ترکون سے امداد طلب کرنے کو چلا گیا تھا - منجملہ اور لوگون کے اسکے ہمراہیون مین سے شاور نامی ایک شخص تھا جو اسکے معتمد علیہ اور منتخب اصحاب سے تھے - خلیفہ حافظ نے اس سے مطلع ہوکے کہ رضوان ترکون سے مدد طلب کرنے کو شام جارہا ہے امیر بن مضیال کو رضوان کے واپس لانے کو بہیجا چنانچہ امیر نے سمجھا بوجھا کے اور امان دیکے رضوان کو قاہرہ کیجانب واپس کیا جون ہی قصر خلافت مین خلیفہ حافظ کی دست بوسی کو حاضر ہوا خلیفہ حافظ نے قید کرلینے کا اشارہ کردیا -

بعض کہتے ہین کہ رضوان قاہرہ سے نکلکے سرخد چلا گیا تھا - والی سرخد

امین الدولہ کمشتکین سے نے رضوان کی بڑی آو بہگت کی - ایک مدت تک رضوان
سرخند مین ٹہیرا رہا بعدازان ۵۳۴ھ مین مصر واپس آیا اور قصر خلافت کے
دروازہ پر شاہی لشکر سے لڑا اور اسکو ہزیمت دی مگر اسکے بعد ہی اسکے
ہمراہیون مین نفاق پیدا ہوگیا ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگیا - کچہہ لوگون نے
شام کیجانب معاودت کا قصد کیا اور چند لوگون نے شاہی لشکر سے میل
جول پیدا کر لیا - خلیفہ حافظ نے اس امر کا احساس کر کے امیر بن مضیال
کو بہیجکے رضوان کو گرفتار کر کے قید کر دیا ۵۴۳ھ تک قید مین رہا بعد اسکے
ایک روز جیل مین نقب لگا کر کے بہاگ گیا - جیرہ پہونچا - مغربیون کو مجتمع کر کے
قاہرہ کیجانب مراجعت کی جامع ابن طولون کے قریب شاہی لشکر سے
معرکہ آرائی ہوئی - رضوان نے شاہی لشکر کو ہزیمت دے دی اور کامیابی کا جھنڈا
لئے ہوئے قاہرہ مین داخل ہوکر جامع اقمر کے قریب مقام کیا اور خلیفہ حافظ سے
کہلا بہیجا کہ لشکریون کے انعام تقسیم کرنے کو روپیہ بہیجدو چنانچہ خلیفہ نے پہلے
حسب دستور قدیم بیس ہزار دینار بہیجے بعدازان بیس بیس ہزار یکے بعد
دیگرے اور روانہ کئے - رضوان کو اب اس سے ایک گونہ اطمینان حاصل
ہوگیا مگر خلیفہ حافظ اسکے استیصال مین لگا رہا - انہین واقعات کے اثنا رمین
سودانیون کے ایک گروہ کو رضوان کے قتل پر متعین کر دیا - جنہون نے
موقع پاکے رضوان کو مار ڈالا اور سر اوتار کے خلافت مآب کے پاس لائے
خلیفہ حافظ نے سجدہ شکر ادا کیا اور اپنی دولت و سلطنت کے کاروبار کو بنفس
نفیس انجام دینے لگا - بعد اسکے پہر مرتبہ وزارت پر کسیکو مامور و مقرر
نہ کیا یہہ عہدہ خالی ہی رہا -

ظافر کی خلافت ۵۴۴ھ مین خلیفہ حافظ لدین اللہ عبدالحمید بن امیر ابوالقاسم

احمد بن مستنصر نے جبکہ خلافت کو ساڑھے انیس سال گزر چکے تھے وفات پائی۔ ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ اسنے اپنے عمر کے ستر مرحلے طے کئے تھے۔ یہ اپنے آخر زمانہ خلافت مین بلا وزیر کے امور سلطنت کو انجام دیتا رہا۔ اسکے مرنے پر اسکا بیٹا ابو منصور اسماعیل اسکا ولیعہد سریر خلافت پر متمکن ہوا اور الظافر بامر اللہ" کا خطاب اختیار کیا۔

وزارت ابن مضیال و عادل

خلیفہ حافظ نے بوقت تقرر ولیعہدی اپنے آیندہ جانشین کو امیر بن مضیال کی وزارت کی وصیت اور ہدایت کی تھی پس خلیفہ ظافر حسب وصیت چالیس روز تک امیر بن مضیال سے وزارت کا کام لیتا رہا بعد اسکے عادل بن سلار والی اسکندریہ عہدۂ وزارت حاصل کرنے کی غرض سے اسکندریہ سے قاہرہ کی طرف بڑھا اتفاق یہ کہ امیر بن مضیال وزیر السلطنت کسی ضرورت سے ان دنون سودان گیا ہوا تھا عادل نے قاہرہ مین پہونچکے قصر وزارت پر قبضہ کرلیا اور قلمدان وزارت کا مالک ہو گیا۔

عادل نے قلمدان وزارت کے مالک ہونے کے بعد عباس بن ابو الفتوح بن طے بن تمیم بن معز بن بادیس صنہاجی کو جو کہ اسکا ربیب بھی تھا ایک لشکر کے ساتھ امیر بن مضیال معزول وزیر سے جنگ کرنے کو روانہ کیا چنانچہ عباس نے امیر بن مضیال پر بزور تیغ فتحیابی حاصل کی اور اسکو مار بھی ڈالا امیر کے قتل کئے جانے سے عادل کی وزارت کو استقلال اور استحکام ہو گیا۔

عادل بن سالار کے ہمراہ بلارہ بنت قاسم بن تمیم بن معز بن بادیس اور اسکا بیٹا عباس بھی تھا۔ بلارہ پہلے ابو الفتوح بن یحیٰی کے نکاح مین تھی۔ ۵۰۹ھ مین

علی بن یحییٰ بن تمیم بن معز والی افریقیہ نے اپنے بہائی ابوالفتوح مذکور کو کسی وجہ سے افریقیہ سے نکال دیا تہا چنانچہ ابوالفتوح معہ اپنی زوجہ بلارہ اور اپنے بیٹے عباس کے دیار مصریہ مین آیا اس وقت یہہ نہایت کم عمر تہا۔ ابوالفتوح نے دیار مصریہ مین پہونچکے اسکندریہ مین عادل بن سالار کے پاس قیام کیا عادل نے اسکو عزت و احترام سے ٹہیرایا۔ چند دنون کے قیام کے بعد ابوالفتوح مرگیا تب اسکی بیوی بلارہ نے عادل بن سلار سے نکاح ثانی کرلیا اور عباس نے اسکے پاس نشو و نما پائی بڑا ہوا اور اسکے ساتہہ ساتہہ جسوقت یہ عہدۂ وزارت حاصل کرنے کو قاہرہ آیا تہا قاہرہ آیا۔ دربار خلافت مین حاضر ہوا اور بعد عادل کے عہدہ وزارت سے سرفراز کیا گیا۔

الغرض عادل نے رتبہ وزارت حاصل کرکے امور سلطنت کی نگرانی کیجانب توجہ کی۔ خلافت مآب کی اسکے سامنے کچھہ بہی نہ چلتی تھی۔ جو چاہتا تہا کرگزرتا تہا اور خلیفہ ظافر منہ تکتا رہجاتا تہا۔ انہین وجوہات سے خلیفہ ظافر کو وزیر السلطنت سے کشیدگی اور منافرت پیدا ہوئی مگر وزیر السلطنت برابر خلیفہ ظافر کو اونچا نیچا سمجھاتا تہا اور اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے انجام دیتا جاتا تہا۔ ایک مرتبہ چند لونڈون نے جو خلیفہ ظافر کیخدمت مین رہا کرتے تھے وزیر السلطنت کے قتل کا قصد کیا۔ وزیر السلطنت کو کسی ذریعہ سے اسکی خبر لگ گئی۔ اسیوقت ان سبہون کو گرفتار کرکے جیل مین ڈالدیا اور ایک گروہ کو انمین سے قتل کرڈالا۔ خلیفہ ظافر نے دم تک نہ مارا اور نہ وزیر السلطنت کو اس فعل سے روک سکا۔ اسکے زمانہ وزارت مین عسقلان پر عیسائیون نے چڑہائی کی۔ اس نے عسقلان کے بچانے کو اکثر اوقات فوجین روانہ کین الات حرب اور رسد و غلہ بہیجتا رہا مگر

عیسائی حملہ آورون نے عسقلان پر قبضہ[1] کرہی لیا جس سے دولت علویہ کی کمزوری بڑہ گئی اور عوام الناس کے خیالات اسکی طرف سے بدل گئے۔

عباس بن ابوالفتوح سے جو وزیر السلطنت عادل کا ربیب تہا اور خلیفہ ظافر سے بیحد بنتی تھی اکثر محلسرا‌ے خلافت مین شب کو رہا آتا تہا۔ اسکا ایک بیٹا نصیر نامی تہا خلیفہ ظافر نے اسکو اپنا مخصوص خادم بنا رکہا تہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ ظافر اسکو محبت کی آنکھون سے دیکھتا تہا۔ عادل نے عباس کو سمجہایا اپنے بیٹے نصیر کو خلیفہ ظافر کی صحبت مین آنے جانے اور اس سے مخالطت پیدا کرنے سے منع کردو عباس نے اسپر کچہہ توجہ نہ کی تب عادل نے اسکی دادی یعنی بلارہ مادر عباس کو ہدایت کی کہ نصیر کو اپنے پاس نہ آنے دو۔ یہ امر نصیر اور عباس کو شاق گزرا اور عادل کی طرف سے انکے دلون مین میل آگئی اس اثنا مین عیسائیون نے عسقلان پر فوج کشی کردی۔ پس عادل نے فوجین مرتب کرکے معہ سامان جنگ اور آلات حرب عباس بن ابوالفتوح کو عسقلان کیجانب روانہ ہونے کا حکم دیا اس سے عباس کو اپنے لینہ کے نکالنے کا موقع ملگیا۔ خلیفہ ظافر کی خدمت مین حاضر ہوا اور کل واقعات عرض کیے اتفاق وقت سے موید الدولہ اسامہ بن منقذ امیر شیرزیبی دربار خلافت مین موجود تہا جو عباس کا دوست اور ہواخواہ تہا اس نے عادل کے قتل کرڈالنے کی رائے دی۔ خلیفہ ظافر اور عباس نے اس سے موافقت کی بالآخر عباس تو معہ فوج کے بلبیس چلا گیا اور اپنے بیٹے نصیر کو عادل کے قتل کی ہدایت کرتا گیا۔ چنانچہ نصیر معہ ایک گروہ کے اپنی دادی کے مکان مین آیا عادل اس وقت سو رہا تہا۔ پہنچتے ہی عادل پر تلوار چلائی عادل بستر خواب سے

[1] عادل کے قتل کے بعد عیسائیون نے عسقلان پر قبضہ کیا تہا جیسا کہ تم آئندہ پڑہوگے۔ مترجم

اٹھہ تک نہ سکا سوتا کا سوتا رہا - بعد اسکے عباس معہ فوج کے بلبیس سے واپس آیا اور خلیفہ ظافر کے قلمدان وزارت کا مالک بن گیا - زمام حکومت اپنے قبضہ مین لے کے نظم ونسق کرنے لگا - اہل عسقلان کو اس وقت تک عیسائیون کے محاصرہ مین ایک مدت گزر چکے تھے اور اب تک وہ امداد کی امید مین اپنے محاصرون کی مدافعت کی کوشش کرتے جاتے تھے مگر جب ان کو اس واقعہ کی خبر ہوئی اور ان کو دربار خلافت کی امداد سے ناامیدی ہوئی تو اُنھون نے طویل محاصرہ کے بعد شہر عسقلان کو عیسائیون کے حوالہ کر دیا یہ کل واقعات ۵۴۸ھ کے ہین -

قایز کی خلافت نصیر بن عباس جیسا کہ تم اوپر پڑھ آئے ہو خلیفہ ظافر کا ندیم خاص اور شب و روز کا مصاحب تھا اور خلیفہ ظافر بہی اسکو پیار کرتا تھا اس وجہ سے لوگون کے خیالات اسکے طرف سے برے ہو رہے تھے - جسکے منہ مین جو آتا تھا کہتا تھا اسامہ بن منقذ کو جو کہ عباس کا دوست اور خیر خواہ تھا ان خبرون اور لوگون کے خیالات سے صدمہ پہنچتا تھا - ایک روز عباس سے نصیر کی بابت لوگون کے خیالات ظاہر کر کے کہنے لگا کہ اگر تم خلیفہ ظافر کا خاتمہ کر دو تو اس ننگ و عار سے تمکو نجات ملجائے ورنہ قیامت تک تمپر یہہ الزام رہے گا - عباس نے اپنے بیٹے نصیر کو بلا کے اسکی بدافعالی اور فعل شنیع کے ارتکاب پہ برا بہلا کہا لوگون کے خیالات اور انکی سرگوشیون کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ رائے دی کہ اگر تم خلیفہ ظافر کو کسی حیلہ سے قتل کر ڈالو تو تمہارے دامن سے یہ داغ مٹ جائے گا ورنہ قیامت تک لوگ کیا کچھہ نہ کہین گے - اس گفت و شنود سے نصیر کے دل مین بہی غیرت آگئی - دعوت کے بہانہ سے خلیفہ ظافر کو اپنے مکان مین بلا بہیجا اور جب وہ قصر خلافت سے

نصیر کے مکان مین آگیا تو نصیر نے اسکو معہ اُن لوگون کے جو اسکے ساتھہ
آئے تھے قتل کرکے اسی مکان مین دفن کرا دیا یہ واقعہ ماہ محرم ۵۴۹ھ کا ہے
خلیفہ ظافر کے قتل کے دوسرے دن عباس قصر خلافت مین گیا اور خدام
خلافت سے خلیفہ ظافر کو دریافت کیا ان لوگون نے لاعلمی ظاہر کی عباس نے
محلسرائے خلافت سے جون ہی مراجعت کی خدام خلافت خلیفہ ظافر کے بھائیون
یوسف اور جبریل کے پاس گئے اور خلیفہ ظافر کے سوار ہوکر نصیر کے مکان جانے
اور پھر واپس نہ آنے کا حال بتلاتا۔ یوسف اور جبریل نے کہا اس واقعہ
کو تملوگ جاکر وزیر السلطنت سے بیان کرو۔ پس جب اسکے دوسرے روز عباس
پھر محلسرائے خلافت مین آیا ان لوگون نے بیان کیا کہ خلیفہ ظافر سوار ہوکر آپکے
بیٹے نصیر کے مکان پر گئے تھے اور پھر وہان سے واپس نہین آئے عباس
کو اس خبر کے سننے سے سخت غصہ پیدا ہوا مگر ضبط کرکے کہنے لگا معلوم ہوتا
ہے کہ خلیفہ ظافر کے دونون بھائی یوسف اور جبریل اس واقعہ قتل مین سازش
کئے ہوئے ہین یہہ کہکر اپنے خدام کی طرف متوجہ ہوا اور اسیوقت ان دونون
بھائیون کو طلب کرکے قتل کر ڈالا اور انھین کے ساتھہ حسن بن حافظ کے دونون
لڑکون کو بھی مار ڈالا۔

ان لوگون کے قتل سے فارغ ہوکر خلیفہ ظافر کے بیٹے ابو القاسم عیسےٰ
کو محلسرائے خلافت سے طلب کرکے اپنے کندھے پر لیا اور سریر خلافت پر
لاکے بٹھا دیا اس وقت اسکی عمر تقریباً پانچ سال یا اس سے کچھہ زیادہ
کی تھی۔ سریر خلافت و امارت کی بیعت کی۔ نذر گزرانی اور الفایز بنصر اللہ
کا لقب دیا۔ عباس کو ان تغیرات سے موقع ملگیا جو کچھہ مال و اسباب
اور خزانہ قصر خلافت مین تھا سب کا سب اپنے مکان مین اٹھا لایا۔

جس وقت عباس خلیفہ ظافر کے دونون بہائیون کو قتل کرکے باہر نکلا مقتولون کے لاشین دیکہکر اس قدر متاثر اور پریشان ہوا کہ عارضہ صرع (مرگی) مین گرفتار ہوگیا اور تمام عمر اسی مین مبتلا رہا

وزارت صالح بن زریک

خلیفہ ظافر اور اسکے دونون بہائیون کے قتل کئے جانے کے بعد قصر خلافت کی بیگمات نے طلائع بن زریک کو یہہ واقعات لکہہ بہیجے طلائع ان دنون اشمونین اور بہنسہ کا والی تہا۔ اسی اثنا مین اسکو یہ بہی خبر لگی کہ انہین واقعات کے وجہ سے لوگون مین عباس کی طرف سے ناراضگی اور بددلی پیدا ہوگئی ہے پس طلائع نے فوجین مرتب کرکے قاہرہ کا قصد کیا ماتمی سیاہ کپڑے پہنے نیزون پر اُن بالون کو لگایا جسکو قصر خلافت کی بیگمات نے بغرض اظہار ماتم بہیجا تہا۔ جس وقت صالح نے دریا کو عبور کیا وزیر السلطنت عباس اور اسکا بیٹا نصیر جس قدر مال وزر اور آلات حرب لے سکا لیکر شام کی جانب نکل کہڑا ہوا ان دونون کے ہمراہ انکا دوست اسامہ بن منقذ بہی تہا۔ اتفاق یہ کہ اثنا راہ مین عیسائیون سے مڈبہیڑ ہوگئی۔ ایک دوسرے سے گتہہ گیا۔ عباس مارا گیا۔ اسکا بیٹا نصیر گرفتار کرلیا گیا اور اسامہ کسی طرح سے اپنی جان بچا کے شام کیطرف بہاگ گیا۔

وزیر السلطنت عباس کے نکل جانے کے بعد طلائع ماہ ربیع الثانی ۵۴۹ھ مین داخل قاہرہ ہوا اور پیادہ پا قصر خلافت مین آیا بعد ازان عباس کے مکان کیطرف گیا اسکے ہمراہ وہ خادم بہی تہا جو بوقت قتل ظافر موجود تہا۔ ظافر کی لاش کو قبر سے نکال کے اسکے آبا و اجداد کے مقابر مین لاکے دفن کیا خلیفہ فایز نے خوش ہوکے وزارت کی خلعت عنایت کی اور "الملک الصالح" کا خطاب مرحمت کیا۔

صالح مذہب امامیہ رکھتا تھا۔ بہت بڑا ادیب تھا۔ کاتب تھا عہدۂ وزارت سے ممتاز ہوکر امور سلطنت کی طرف متوجہ ہوا خراج کی فراہمی اور صوبجات کے گورنروں کی نگرانی کرنے لگا۔

اوحدین تمیم نامی ایک شخص قرابت مندان عباس سے تنیس کا والی تھا اسنے عباس کے حالات سنکے فوجین مرتب کین اور قاہرہ کے قصد سے روانہ ہوا مگر اسکے پہنچنے سے پہلے طلایع قاہرہ مین داخل ہوچکا تھا اور قلمدان وزارت پر استقلال کے ساتھہ قبضہ کرلیا تھا پس طلائع نے اوحد کو اسکے صوبہ دمیاط اور تنیس کیجانب واپس کردیا۔

بعد اسکے صالح نے عیسائیوں سے نصیر بن عباس کو زر معاوضہ دیکے لے لیا اور جب وہ قاہرہ مین آیا تو قتل کرکے باب زویلہ پر صلیب دیدی نصیر کے قتل سے فارغ ہوکر ان امرا کی طرف متوجہ ہوا جو دولت علویہ سے وقتاً فوقتاً مزاحمت اور مخاصمت کا برتاؤ کیا کرتے تھے ان لوگون مین سب سے زیادہ تاج الملوک قایماز اور ابن غالب ہر کام مین آڑے آتے تھے ان دونون کی سرکوبی کو فوجین مامور کین۔ تاج الملوک اور ابن غالب یہ خبر پاکے بھاگ گئے۔ لشکریون نے انکے مکانات لوٹ لئے۔

غرض اسیطرح کل امرا کبار کو یکے بعد دیگرے کمزور اور مضمحل کردیا تا آنکہ دولت علویہ مین کوئی امیر ایسا نہ رہ گیا جو اسکے کام مین کچھہ بھی دخل در معقولات کرسکتا دربان، خدام اور حجاب اپنی طرف سے قصر خلافت مین مقرر کئے مال و اسباب اور سامان آرایش جسقدر محلسرائے خلافت مین تھا سب اپنے مکان مین اوٹھا لایا خلیفہ فایز کی پھوپھی یہ رنگ دیکھہ کے وزیر السلطنت صالح کے قتل کی کچھہ تدبیر نکالی اور اس امر کے انجام دہی کو روپیہ اور مال

بہی خرچ کیا۔ مگر ہنوز اپنے ارادہ مین کامیاب نہونے پائی تھی کہ کسی ذریعہ سے وزیر السلطنت تک خبر پہونچ گئی سوار ہوکر قصر خلافت مین آیا۔ داروغہ محلسرا اور خدام خلافت کو اشارہ کردیا انہون نے ایسے طریقہ سے خلیفہ فایز کی پہوپہی کو قتل کرڈالا کہ کسیکو کانون کان خبر تک نہوئی اسکے قتل کے بعد خلیفہ فایز اپنی چہوٹی پہوپہی کی کفالت اور نگرانی مین پرورش پانے لگا رفتہ رفتہ سن شباب کو پہونچا اور امور سلطنت کے نیک اور بد کو سمجہنے لگا۔ امرا اور ارکین دولت کو علے قدر مراتب حکومتین عنایت کین اہل ادب کی ایک مجلس قایم کی جسکا کام محض داستان گوئی تہا۔ کبہی کبہی کچہہ نظم بہی کرلیتا تہا لیکن فن شاعری مین اسکو چندان دخل نہ تہا شاور سعدی شعر گوئی ہی کے لئے مقرر کیا گیا تہا۔ خلیفہ فایز کے بعض مصاحبین نے شاور کی علیحدگی کی تحریک کی چنانچہ خلیفہ فایز نے شاور سے اس معاملہ مین کچہہ گفتگو کی شاور نے جواب دیا اگر آپ مجہے اس کام سے معزول کردینگے تو مین تو یہ چلا جاؤنگا خلیفہ فایز یہہ سنکے خاموش ہو رہا اور اسکو علیحدہ نہ کیا۔

اسیکے عہد حکومت مین الملک العادل سلطان نورالدین محمود زنگی نے دمشق کو بنی طغتکین اتابک تتش کے قبضہ سے ۵۴۹ھ مین نکال لیا تہا۔

عاضد کی خلافت ۵۵۵ھ خلیفہ فایز بنصر اللہ ابوالقاسم عیسے بن ظافر اسماعیل والی مصر نے وفات پائی۔ چہہ سال خلافت کی۔

بعد وفات خلیفہ فایز وزیر السلطنت صالح بن زریک قصر خلافت مین آیا اور خدام خلافت کو خاندان خلافت کے لڑکون کے پیش کرنے کا حکم دیا اس غرض سے کہ انمین سے کسیکو منتخب کرکے سریر خلافت پر متمکن کرے سن رسیدہ اور ذی شعور لوگون سے اسوجہ سے اعراض کیا کہ ان لوگون کے

سریر خلافت پر متمکن ہونے سے اسکی کچھ پیش نہ جائیگی لڑکون اور کم سنون کو خلیفہ بنانے سے امور سلطنت پر خود غالب اور متصرف رہے گا پس اس نے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن حافظ کو عبائے خلافت پہنایا اور سریر خلافت پر متمکن کرکے حکومت و خلافت کی بعیت کی "العاضد لدین اللہ" کا لقب دیا اور اپنی بیٹی سے نکاح کرکے اس قدر جہیز دیا کہ احاطہ تقریر و تحریر سے باہر ہے خلیفہ عاضد اس وقت قریب سن بلوغ تھا۔

قتل صالح و وزارت زریک

خلیفہ عاضد کی کم سنی اور نیز اسوجہ سے کہ وزیر السلطنت صالح ہی کا یہ خلیفہ بنایا ہوا تھا وزیر السلطنت صالح کے قدم حکومت و سلطنت پر استقلال اور استحکام کے ساتھ جم گئے۔ امور سلطنت کے سیاہ و سفید کرنے کا کلی اختیار اسکے قبضہ اقتدار مین آگیا۔ فراہمی مال و وصولی خراج کا بھی مالک ہو گیا۔ خلیفہ عاضد برائے نام خلیفہ تھا محلسرائے خلافت کے اندر و باہر اسیکا حکم نافذ و جاری تھا۔ اراکین دولت اور خدام محلسرائے خلافت کو یہہ امر نا مطبوع ہوا امرا کبار اس کے قتل کی فکرین کرنے لگے۔ خلیفہ عاضد کی چھوٹی پھوپھی نے جو خلیفہ فایز کی کفیل تھی اس امر اہم کے کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ اس نے سپہ سالاران سودانیہ اور قصر خلافت کے خدام کو جمع کرکے وزیر السلطنت کے قتل کر ڈالنے کا ذمہ دار بنایا چنانچہ ان لوگون نے متفق ہوکر صالح کے قتل کا عہد و پیمان کیا ابن الداعی اور امیر بن قوام الدولہ اس امر مین زیادہ ساعی تھے۔ ایک روز یہ دونون قصر خلافت کے دہلیز مین چھپ کر کھڑے ہو گئے جون ہی وزیر السلطنت اس طرف سے ہو کر گذرا ابن الداعی نے لپک کر تلوار کا وار کیا۔ امیر نے بڑھکر نیزہ مارا صالح زخمی ہوکر زمین پر گر پڑا۔ لوگ اوٹھا کے محلسرائے وزارت مین لائے اسوقت تک

اسمین دم باقی تہا۔ خلیفہ عاضد کے پاس کہلا بہیجا "خلافت مآب سے تیرے خون سے اپنے ہاتہہ کو ناحق رنگ لیا۔ اسکا نتیجہ اچہا نہوگا"۔ خلیفہ عاضد نے جواب دیا "مین اس سے بری ہون میری پہوپہی نے اس شرمناک فعل کو کیا ہے" اس جواب آنے کے بعد وزیر السلطنت نے دم توڑ دیا۔ بوقت وفات اپنے بیٹے زریک کو طلب کر کے قلمدان وزارت سپرد کیا اور خلیفہ عاضد کو بجائے اپنے زریک کو وزیر بنانے کی وصیت کر گیا پس خلیفہ عاضد نے بعد موت صالح اسکے بیٹے زریک کو عہدۂ وزارت عطا فرمایا اور "العادل" کا خطاب دیا۔

زریک نے عہدۂ وزارت حاصل کر کے خلیفہ عاضد کی اجازت سے خلیفہ عاضد کی پہوپہی اور امیر بن قوام الدولہ اور استاد عنبر ریقی کو بعوض اپنے باپ کے قتل کرا دیا اور حکومت و سلطنت کا نظم و نسق کرنے لگا۔ بے سمجھے بوجہے شاور کی معزولی کی تحریک کی اس وقت شاور صعید کا والی تہا حالانکہ زریک کے باپ صالح نے شاور کو اسکے عہدہ پر بحال رکہنے کی وصیت کی تہی اور یہہ کہا تہا کہ مین اسکو سند حکومت دے کے بہت پچہتایا اور پہر مین اسکو معزول نکر سکا۔ مگر زریک نے اس وصیت پر مطلق خیال نہ کیا۔ شاور کی معزولی کا حکم بہیجدیا اور بجائے اسکے امیر بن رفعہ کو صعید کا حاکم مقرر کیا۔ شاور کو اس سے سخت صدمہ ہوا۔ فوجین مرتب کر کے قاہرہ کی طرف بڑہا۔ زریک کو اسکی خبر لگی مقابلہ کی طاقت اپنے مین نہ دیکہہ کے معہ اپنے چند غلامون کے کسیقدر مال و اسباب لیکے نکل بہاگا۔ کوچ و مقام کرتا ہوا اطفیحہ پہونچا اتفاق سے ابن نصر ملگیا اس نے زریک کو گرفتار کر لیا اور پابزنجیر شاور کی خدمت مین لا کے حاضر کرا دیا شاور نے اسکو اور نیز اسکے بہائی کو نظربند کر دیا بعد چندے زریک نے جیل سے نکل جانے کا قصد کیا زریک کے بہائی

سے نے شاور تک یہ خبر پہنچادی پس شاور نے زریک کو اسکی وزارت کے ایک برس بعد اور اسکے باپ کی وزارت کے نوین سال قتل کر ڈالا۔

وزارت شاور ۵۵۸ھ مین شاور مظفر و منصور قاہرہ مین داخل ہوا۔ سعید السعدا کے مکان پر جا کے اترا۔ اسکے ہمراہ اسکے بیٹے علی سطے اور کامل بہی تہے۔ دار الوزارت پر شاور کے غالب ہوجانے کے وجہ سے خلیفہ عاضد نے قلمدان وزارت شاور کے حوالہ کر دیا۔ امیر الجیوش کا خطاب عنایت کیا اور بنی زریک کے مال و اسباب اور مکانات پر متصرف ہوجانیکی اجازت دے دی چنانچہ شاور نے بنی زریک کے مال و اسباب، مکانات اور خزانون پر قبضہ کر لیا۔ بنظر تالیف قلوب وظیفہ خواران دولت علویہ کے وظائف بڑہائے۔ اراکین دولت کو انعامات اور صلے دیے۔

وضرغام صالح بن زریک نے اپنے عہد وزارت مین امراء کا ایک گروہ بنایا تہا جنکو برقیہ کے نام سے موسوم کرتا تہا اس گروہ کا سردار ضرغام نامی ایک شخص تہا جو اس سے پہلے داروغہ محلسرا تہا اسنے شاور کی وزارت کے نوین مہینے وزارت کا دعوے کیا اور لڑ جھگڑ کر شاور کو مصر سے نکالدیا اور خود دار الوزارت پر قابض ہوگیا۔ شاور نے مصر سے نکلکے شام کو راستہ لیا بعد روانگی شاور مصر مین ضرغام نے قتل عام کا بازار گرم کر دیا شاور کے بیٹے علی کو مار ڈالا علاوہ اسکے اور بہت سے امراء مصریہ کو تہہ تیغ کیا جو دولت علویہ کے جان نثار دن سے تہے۔ اسیوجہ سے دولت علویہ کے قوائے حکمرانی ضعیف ہوگئے اور حکومت مدبرون اور سیاسی رجال سے خالی ہوگئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ تہوڑے ہی دنون بعد اس مرد بیمار نے دم توڑ دیا۔

قاہرہ مین داخل ہوا۔ ضرغام دارالوزارت چھوڑکر بہاگ نکلا پل پر قریب مشہد سیدہ نفیسہ مارڈالا گیا اور اسکے دونون بہائی ناصرالدین اور فخرالدین بہی قتل کرڈالے گئے۔ شاور بدستور سابق عہدۂ وزارت پر بحال کیا گیا مگر زیادہ زمانہ گذرنے نپایا تہا کہ اس نے اسدالدین شیرکوہ سے بدعہدی کی اور شیرکوہ بوجوہ ملک شام کی طرف لوٹ کہڑا ہوا۔

شیرکوہ اور شاور

شیرکوہ مصر سے شام مین واپس آکے ایک مدت تک نورالدین محمود کی خدمت مین حاضر رہا بعد چندے ۵۶۲ھ مین نورالدین محمود سے مصر پر فوج کشی کرنے کی اجازت طلب کی چنانچہ نورالدین محمود نے شیرکوہ کو مصر پر فوج کشی کی اجازت دی اور فوجین مرتب وآراستہ کرکے روانہ کیا۔ شیرکوہ کوچ وقیام کرتا اور عیسائی ممالک سے گزرتا ہوا اطفیح (بلاد مصر) پہونچکے ٹہیر گیا۔ دریاے نیل کو غربی ساحل سے عبور کرکے جیزہ مین قیام کردیا۔ تقریباً پچاس یوم تک ٹہیرا ہوا مصر کے غربی بلاد پر حکمرانی اور تصرف کرتا رہا۔ شاور نے عیسائیون سے مدد طلب کی اور انکی فوج کو مصر مین لے آیا اور انکے ساتہہ ہوکر شیرکوہ کے مقابلہ پر نکلا۔ مقام صعید مین دونون حریفون کا مڈبہیر ہوا۔ پہلے شیرکوہ کو مصریون اور عیسائیون کی کثرت سے خطرہ پیدا ہو لیکن پہر اس نے اپنے دل کو مضبوط کرکے توکل علی اللہ میدان جنگ کا راستہ لیا اور باوجود کمی فوج کے کہ جسکی تعداد دو ہزار تک نہین پہونچی تہی مصری فوج اور عیسائی لشکر کو ہزیمت دے دی۔

شیرکوہ نے اس کامیابی کے بعد اسکندریہ کی طرف قدم بڑہایا۔ بہ اطمنان خراج اور مالگذاری وصول کرتا ہوا اسکندریہ پہنچا اہل اسکندریہ نے امن حاصل کرکے شہر کو اپنے حریف کے حوالہ کردیا۔ شیرکوہ نے

کر دیا شہر مین آگ لگادی۔ بازارون کو اہل شہر نے لوٹ لیا۔ اس اثنا مین عیسائی
فوجین قبضہ کر لینے کے قصد سے قاہرہ پر آ اترین۔ خلیفہ عاضد نے سلطان
نورالدین محمود کے پاس یہہ حال کہلا بھیجا اور امداد طلب کی شاور اس
خیال سے کہ مبادا خلیفہ عاضد اور نورالدین محمود باہم متفق اور متحد نہو جائین
عیسائیون سے مصالحت کا نامہ و پیام کرنے لگا۔ بالآخر دو لاکھہ دینار
مصریہ نقد اور دس ہزار اردب غلہ پر مصالحت ہوئی۔ مگر اس قدر کثیر
رقم کا فراہم ہونا اس زمانہ مین جبکہ شاور نے بخوف عیسائیون کے
اس سے پیشتر مصر کو ویران وخراب کر دیا تھا دشوار رہتا نوبت جبر
وتعدی کی پہونچی۔

شاور اور عیسائیون مین سفارت کا کام جلیس بن عبد القوی اور شیخ
موفق کاتب سرودی کر رہے تھے اور خلیفہ عاضد اس مصالحت
کا مخالف تھا شاور نے قاضی فاضل عبد الرحیم بیسانی کو خلافت مآب کے
سمجھانے اور اسکو صلح کر لینے پر راضی کرنے کی غرض سے دربار خلافت
مین روانہ کیا اور یہہ کہلا بھیجا کہ عیسائیون کو جزیہ وخراج دینا بہتر ہے اس سے
کہ ترکون کا تسلط اور دخل ان شہرون مین ہو اور وہ انکے حالات سے
مطلع ہون خلیفہ عاضد نے اس کا کچھہ جواب ندیا اور شاور فراہمی
مال وزر مین مصروف رہا۔

خلیفہ عاضد کے قاصد کے پہونچنے پر نورالدین محمود نے لشکر کو طیاری
کا حکم دیا اور اسدالدین شیرکوہ کو بہت سامال واسباب جنگ مرحمت
کر کے مصر کیجانب خلیفہ عاضد کی کمک پر روانہ کیا اس مہم مین صلاح الدین
(شیرکوہ کا بھتیجا) بھی شیرکوہ کی درخواست پر مامور کیا گیا علاوہ اس کے

ایک جماعت امراء نوریہ کی شیرکوہ کے ہمراہ مصر آئی ہوئی تھی - جس وقت عیسائیون کو لشکر نوریہ کی آمد کی خبر لگی فوراً قاہرہ چھوڑکر اپنے ملک کو واپس گئے -

ابن طویل مورخ دولت عبیدین لکھتا ہے کہ شیرکوہ نے قاہرہ مین عیسائی لشکر کو شکست دیکے اسکے کیمپ کو لوٹ لیا تھا اور ماہ جمادی الاولی ۵۶۴ھ مین مظفر و منصور قاہرہ مین داخل ہوا پس خلیفہ عاضد نے خلعت خوشنودی عطا کی اور شیرکوہ باریاب ہوکے اپنے لشکرگاہ مین واپس آیا- شاور بدستور اپنے عہدہ پر تھا مگر خوف اسکے دل پر غالب ہو رہا تھا طرح طرح کے خیالات اسکے دماغ اور دل کو پریشان کر رہے تھے - ہنوز کوئی قطعی رائے نہین قایم کی تھی کہ خلیفہ عاضد نے شیرکوہ کو شاور کے قتل کا اشارہ کیا اور یہہ ارشاد فرمایا کہ یہہ (یعنی شاور) ہمارا خانہ زاد ہے اسکے باقی رکھنے مین نہ ما بدولت واقبال کا کوئی فائدہ ہے اور نہ آپ کو" چنانچہ شیرکوہ نے اپنے بھتیجہ صلاح الدین بن ایوب اور عزالدین جردیک کو اس کام کے سر کرنے پر متعین کیا - ایک روز شاور حسب دستور شیرکوہ سے ملنے کو آیا - شیرکوہ اس وقت امام شافعی کے قبر پر گیا ہوا تھا شاور بھی یہ خبر پاکے امام شافعی کے مقبرہ کی طرف روانہ ہوا - اثناء راہ مین صلاح الدین اور عزالدین جردیک سے مڈبھیڑ ہوگئی ان دونون نے اسکو قتل کرکے سر اوتار لیا اور خلیفہ عاضد کی خدمت مین جاکے پیش کر دیا-
عوام الناس نے شاور کے مکانات لوٹ لئے اسکے دونون بیٹے کامل اور طے معہ ان لوگون کے جو قصر وزارت مین اسکے ہوا خواہ تھے گرفتار کرکے جیل مین ڈالدیئے گئے - خلیفہ عاضد نے خوش ہوکے شیرکوہ کو وزارت

کا عہدہ عنایت کیا، المنصور امیر الجیوش کا خطاب مرحمت فرمایا۔

شیرکوہ نے عہدہ وزارت سے ممتاز ہوکے قصر وزارت مین اجلاس کیا ملک کے نظم ونسق کی جانب توجہ کی۔ دولت وحکومت علویہ پر متغلب اور متصرف ہوا۔ لشکریون کو جاگیرین دین اپنے مصاحبون اور امرا لشکر کو حکومتین عطا کین۔ اہل مصر کو مصر مین آباد کرنے کو واپس بلایا اور انکے اس فعل سے جو کہ انہون نے اسکی بربادی اور ویرانی مین کیا تھا ناراضگی ظاہر کی

بعد اسکے شیرکوہ کئے بار خلیفہ عاضد سے ملنے کو گیا۔ ایک روز جوہر استاد نے خلیفہ عاضد کی طرف سے کہا "مولانا امیر المومنین فرماتے ہین کہ ہمکو یقین کامل ہے کہ اللہ جل شانہ نے بمقابلہ دشمنان خلافت ہماری مدد کا سہرا تمہارے سر پر باندہا ہے۔ ہمکو امید ہے کہ تم ہمیشہ اپنی خیر خواہی کا دولت علویہ کو عمدہ ثبوت دیتے رہوگے" شیرکوہ نے اس قدر افزائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض کیا انشا اللہ تعالے جیسے توقع ہے اس سے زیادہ مین اپنے کو ثابت کرتا رہونگا" خلیفہ عاضد نے خلعت فاخرہ سے سرفراز کیا اور جلیس بن عبد القوی کے برابر بیٹھنے کی جگہ مقرر کی۔ جلیس بن عبد القوی داعی الدعاۃ اور قاضی القضاۃ بہی تہا شیرکوہ نے اسکو اسکے عہدہ پر بحال وقایم رکہا۔

شیرکوہ کی وفات صلاح الدین کی وزارت بعد اسکے اسد الدین شیرکوہ نے اپنی وزارت کے دو مہینے چند دنون بعد اور بعضے کہتے ہین کہ گیارہ مہینے بعد وفات پائی۔ بوقت وفات اپنے مصاحبون اور امرا لشکر کو وصیت کر گیا کہ کسی وقت مین تم لوگ قاہرہ چھوڑنے کا قصد نکرنا

شیرکوہ کے انتقال کے وقت امرا نوریہ سے عین الدولہ فاروقی

قطب الدین ینال، سیف الدین مشطوب ہکاری اور شہاب الدین محمود حارمی
قاہرہ مین موجود تہا یہ لوگ رتبۂ وزارت اور ریاست کے حاصل کرنے مین
باہم جہگڑ پڑے۔ ہر فریق نے دوسرے کے مغلوب کرنے کی غرض سے اپنے اپنے
ہواخواہون کو مجتمع کر لیا۔ لیکن خلیفہ عاضد اس خیال سے کہ صلاح الدین بوجہ کم
سنی و کمزوری طبیعت امور سلطنت کو بغیر مشورہ اراکین خلافت انجام نہین دے
سکے گا صلاح الدین کی وزارت کی طرف مائل ہوا۔ اکثر اراکین دولت نے
اس خیال کی موافقت کی بعضون کی یہہ رائے ہوئی کہ ترکون کے لشکر بلاد
شرقیہ کی طرف واپس کر دیا جائے اور انپر قراقوش کو حکومت دی جائے
خلیفہ عاضد نے کثرت رائے کے مطابق صلاح الدین کو محلسرائے خلافت
مین طلب کر کے قلمدان وزارت مرحمت فرمایا اس سے امرا نوریہ مین
سخت بیدلی پیدا ہو گئی۔ مگر فقیہ عیسے ہکاری کی عاملانہ تدابیر سے جو صلاح الدین
کا دلی خیر خواہ تہا کل امرا نوریہ صلاح الدین کی طرف مائل اور اسکے مطیع
ہو گئے عین الدولہ فاروقی ایک ضدی آدمی تہا اسنے کسی طرح اطاعت قبول
نہ کی ترک رفاقت کر کے شام چلا گیا۔

الغرض صلاح الدین مصر مین خلیفہ عاضد کی وزارت کا کام انجام دینے
لگا اسکو سلطان نورالدین محمود زنگی کے دربار سے بہی تعلق تہا۔ اسکی طرف سے
صلاح الدین مصر مین بطور ایک نائب کے رہتا تہا۔ نورالدین اسکو امیر سپہ سالار
کے خطاب سے یاد کرتا تہا خط و کتابت مین بجائے اسکے نام کے لکہنے کے
"امیر سپہ سالار و جمیع امرا نوریہ مقیم دیار مصریہ،، کے تحریر کرنے پر اکتفا کیا کرتا تہا۔
رفتہ رفتہ صلاح الدین کل امور سلطنت کے سیاہ و سفید کرنے کے اختیارات
اپنے قبضہ اقتدار مین لیتا گیا اور خلیفہ عاضد کے قوائے حکمرانی کمزور ہ

مضمحل ہوتے گئے۔ مصر کے دار المعونہ کو جو کوتوال مصر کے رہنے کا مکان اور
نیز جیل بھی تھا منہدم کرا دیا شافعیہ کا مدرسہ تعمیر کرایا۔ اسیطرح دار العزل کو بھی
مسمار کرا کے مالکیہ کا مدرسہ بنوایا۔ شیعی قاضیوں کو معزول کر کے شافعی قضاۃ
مقرر کئے اور اپنی طرف سے کل بلاد مصریہ مین ایک ایک نائب مامور کیا

عیسائیون کا محاصرۂ دمیاط

جس وقت اسد الدین شیرکوہ معہ امراء نوریہ کے مصر مین آرہا اور عہدۂ وزارت حاصل کر کے مصر کے ملک
پر قابض و متصرف ہو گیا اور عیسائیون سے ملک مصر کو خالی کرا لیا اس وقت
عیسائیون کو اپنی زیادتیون پر ندامت ہوئی اور جو کچھ بطور خراج ان کو ملک مصر
سے ملتا تھا وہ بھی موقوف ہو گیا طرہ یہ ہوا کہ ان کو بیت المقدس پر قبضہ رکھنے
مین بھی آئندہ خطرات کا خیال پیدا ہوا۔ عیسائیان صقلیہ اور اندلس کو یہ واقعات
لکھ بھیجے اور ان سے امداد طلب کی۔ چنانچہ تھوڑے دنون کے بعد عیسائی
مجاہدون کا ایک عظیم گروہ عیسائیان شام کی کمک پر آگیا اس سے عیسائیان شام
کے حوصلے بڑھ گئے مرتب اور مسلح ہو کے ۵۶۵ھ مین دمیاط آ اُترے اور
اور اسکا محاصرہ کر لیا۔ دمیاط کی حکومت پر اندنون شمس الخواص منکور نامی ایک
امیر مامور تھا۔ اس نے صلاح الدین کو اس واقعہ سے مطلع کیا صلاح الدین
نے بہاء الدین قراقوش کو بسر افسری ایک فوج کے اہل دمیاط کی مدد کو روانہ کیا
خزانہ مال و اسباب اور بیشمار آلات حرب مرحمت کئے ساتھ ہی اسکے سلطان
نور الدین محمود زنگی سے بھی امداد طلب کی شیعون اور سوڈانیون کیوجہ سے
مصر نہ چھوڑنے اور اس مہم پر نہ جانے کی معذرت لکھی۔ پس نور الدین محمود نے
بھی وقتاً فوقتاً تھوڑی تھوڑی سی فوجین اہل دمیاط کی امداد کو روانہ کین اور انکی
قوت تقسیم کرنے کے خیال سے خود بھی سواحل شام پر حملہ آور ہوا اور اپنے بیزوے

حملون سے عیسائیون کو تنگ کرنے لگا نتیجہ یہہ ہوا کہ عیسائی کروسیڈرون نے گہبرا کر پچاس یوم کے محاصرہ کے بعد دمیاط سے محاصرہ اوٹھا لیا لوٹ کر اپنے شہرون مین آئے تو اُنکو ویران اور خراب پایا۔

خلیفہ عاضد نے اس کامیابی پر صلاح الدین کی بیحد مدح وثنا کی۔ بعد اسکے صلاح الدین نے اپنے باپ نجم الدین اور کل اپنے اصحاب اور احباب کو شام سے مصر مین طلب کر لیا خلیفہ عاضد ان لوگون سے ملنے کو آیا اور بڑی آؤ بہگت کی۔

سودانیون اور عمارہ کی بغاوت

جس وقت صلاح الدین کے قدم استقلال کے ساتہہ حکومت مصر پر جم گئے شیعان مصر اور اُن کے ہوا خواہو نکو بیحد ناراضگی پیدا ہو گئی۔ ایک گروہ انمین سے جنمین عویرش قاضی القضاۃ ابن کامل، امیر معروف عبد الصمد کاتب اور عمارہ یمنی زبیدی شاعر تہا صلاح الدین کے خلاف مشورہ کرنے کی غرض سے مجتمع ہوا ان سبھون کا سرگروہ اور پیشوا بہی عمارہ یمنی تہا۔ ان لوگون نے بعد بحث و مباحثہ کے یہ رائے قرار دی کہ مصر سے ترکون کے نکال باہر کرنے کو عیسائیون سے امداد لینا چاہیے اور اس صلہ مین ملک مصر کے مالیہ سے انکا ایک حصہ مقرر کر دیا جائے۔ اس صلاح وشوری مین سودانی غلام اور قصر خلافت کے خدام بہی شریک تھے۔ قصر خلافت کے خدام کا سردار موتمن الخلافتہ نے جسکی خلیفہ عاضد نے پرورش اور تربیت کی تہی اور اس سے رشتہ دامادی بہی قایم کر لیا تہا کنے سننے سے اس امر کا بیڑہ اٹھا لیا تہا کہ عیسائیون کے سفیر کو بہت خلیفہ عاضد کے دربار تک پہونچا دونگا چنانچہ عہد وپیمان کرنے کی غرض سے اپنے مکان مین عیسائی سفیر کو خلیفہ عاضد سے ملا یا حالانکہ وہ خلیفہ عاضد نہ تہا

عیسائی سفیر یہ خیال کر کے کہ خلیفہ عاضد نے میرے ساتھہ عہد و پیمان کیا ہے معاودت کی۔ رفتہ رفتہ اسکی خبر نجم الدین بن مضیال تک پہونچی جو شیعون کا ایک نامور سرگروہ تہا۔ اسکو صلاح الدین سے خاص تعلق ہوا خواہی کا پیدا ہو گیا تہا۔ صلاح الدین نے اسکو اسکندریہ کی حکومت عطا کی تہی چونکہ بہاء الدین قراقوش سے اور اس سے کسی بات پر کشیدگی پیدا ہو گئی تہی شیعون نے یہ خیال کر کے کہ اب نجم الدین کو صلاح الدین سے ہمدردی باقی نہین رہی کل حال بالتفصیل تبلا دیا کہ تم کو وزارت دی جاے گی۔ عمارہ یمنی کو عہدہ کتابت مرحمت ہوگا سکر یٹریٹ کا دفتر بہی اسیکے چارج مین رہے گا۔ فاضل بن کامل قاضی القضاہ داعی الدعاۃ موقوف و معزول کیا جاے گا۔ عبد الصمد خراج پر متعین ہو گا اور عوریش اسکی نگرانی کرتا رہے گا نجم الدین نے یہ سن کے مسرت ظاہر کی اور بطیب خاطر ان لوگون کی ارا ر سے موافقت کا اظہار کیا۔ لیکن موقع پا کے چپکے سے صلاح الدین کو اس سے مطلع کر دیا صلاح الدین نے ان سب لوگون کو اور نیز عیسائیون کے سفیر کو گرفتار کرالیا اور متعدد مجلسون اور مواقع مین ان کے الزامات کی تفتیش کی محلسرائے خلافت کے خواجہ سرائون اور دربانون کو طلب کر کے نہایت سختی سے دریافت کیا کہ خلیفہ عاضد محلسرائے خلافت سے کیونکر نکلکر نجاح (موتمن الدولہ) کے مکان پر گیا ان لوگون نے بحلف بیان کیا کہ خلیفہ عاضد نے محلسرائے خلافت سے باہر قدم نہین نکالا آپ تک یہ خبر غلط طور سے پہنچائی گئی ہے۔ اسپر صلاح الدین نے خلیفہ عاضد کے مواجہہ مین نجاح کو طلب کر کے حلفی اظہار لیا اسنے بہی بیان کیا کہ خلیفہ عاضد میرے مکان پر تشریف نہین لیگئے اور نہ عیسائیون کے سفیر سے ملاقات کرنے کا خلافت مآب کو موقع ملا۔ نجاح کے

اظہار سے صلاح الدین کے دل پر خلیفہ عاضد کی برات کی تصویر کہنچ گئی

عمارہ یمنی اکثر شمس الدولہ تورانشاہ کی خدمت مین آیا جایا کرتا تہا تورانشاہ نے اپنے بہائی صلاح الدین سے بر سبیل تذکرہ بیان کیا کہ عمارہ نے خلیفہ عاضد کی مدح مین ایک قصیدہ لکہا ہے جسمین اسکو یمن جانے اور اہل یمن کے پامال کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس قصیدہ مین خاندان نبوت پر بہی چوٹ کی ہے جس سے اسکا خون مباح اور قتل واجب ہوتا ہے۔ اشعار کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"تم اپنے لئے ایسا ملک پیدا کرو جسمین تمکو دوسرون کی احتیاج باقی نرہجائے"

"اور تم آتش جنگ کو لڑائی کے جہنڈے کے ذریعہ سے مشتعل کرو"

"اس بے شعور کی حکومت اس طریقہ کی ہے جیسا کہ زبان زد عوام ہے"

"کہ کمزور کی بیوی تمام عالم کی بہاوج ہوتی ہے

ابتدأ اسکی بنیاد ایسے شخص نے ڈالی ہے۔ جو اپنی کوششو نسے سردار عالم کہلایا ہے"

پس صلاح الدین نے بعد تفتیش حال کل ملزمون کو ایک روز مابین قصر خلافت وقصر وزارت جمع کر کے قتل کروایا اور نعشون کو صلیب پر چڑہوا دیا ابن کامل کو ان لوگون کے بیسوین روز قتل کروایا۔ باقی رہا عمارہ جس وقت اسکے قتل اور دار پر چڑہ جانے کا حکم صادر ہوا۔ پا بزنجیر قاضی فاضل کے مکان کی طرف سے ہو کر نکالا گیا عمارہ نے قاضی فاضل سے ملنے کی درخواست کی قاضی فاضل نے انکار کر دیا۔ عمارہ اپنا سا منہ لیکے رہ گیا اور یہہ کہتا ہوا مقتل کی جانب چلا

عبد الرحیم قد احتجب	عبد الرحیم (قاضی فاضل) روپوش ہو گیا۔
ان الخلاص ہو العجب	اب رہائی تعجبات سے ہے

کتاب ابن اثیر مین لکھاہے کہ صلاح الدین کو ان لوگون کی حرکات سے یون اطلاع ہوئی تہی کہ ان لوگون نے جو خط عیسائیون کو لکھا تہا وہ کسی ذریعہ سے صلاح الدین کے کسی مصاحب کے ہاتہہ آگیا اس نے اس خط کو پڑہ کے معہ اسکے لیجانے والے کے صلاح الدین کی خدمت مین پیش کر دیا۔ پس صلاح الدین نے پہلے موتمن الخلافۃ کو اس جرم کے پاداش مین قتل کرایا بعد ازان کل خدام محلسرائے خلافت کو معزول کرکے اپنے جانب سے خدام مقرر کئے اور بہاء الدین قراقوش کو ان کی سرداری عنایت فرمائی۔ سودانیون کو اس سے اشتعال پیدا ہوا تقریباً پچاس ہزار سودانیون نے مجتمع ہو کے صلاح الدین کے خلاف ہنگامہ کر دیا چنانچہ صلاح الدین کے لشکر اور سودانیون سے مابین قصر خلافت و قصر وزارت معرکہ آرائی کی نوبت آئی۔ سودانی شکست کہا کے بہاگے۔ فتحمند گروہ نے انکے گہرون مین آگ لگا دی انکے مال و اسباب کو جلا کے خاک وسیاہ کر دیا۔ ہزارہا سودانی تہ تیغ ہوئے باقی ماندگان نے امان کی درخواست کی امان دے دیگئی اور جیزہ مین ٹہیرنے کا حکم دیا گیا شمس الدولہ تورانشاہ کو اسکی خبر نہ تہی مسلح ہو کے ان کی طرف گیا اور جی کہول کے ان کو پامال کیا۔

دولت علویہ کا خاتمہ جس روز سے صلاح الدین کی حکومت کا سکہ ملک مصر مین استقلال و استحکام کے ساتہہ چلنے لگا تہا اور قصر خلافت پر بہی قابض ہو گیا تہا اور ساتہہ ہی اسکے خلیفہ عاضد کی حکومت و خلافت کے مشین کے پرزے ڈہیلے اور ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے اسی دن سے نور الدین ہادل تحریک کر رہا تہا کہ مصر سے خلافت علویہ کا خطبہ موقوف کر دیا جائے اور خلیفہ مستضئی کے نام نامی سے مساجد کے ممبرون کی زینت

دیجاوے۔ مگر صلاح الدین اس خوف سے کہ مبادا نورالدین مصر پر مستولی ومتصرف نہو جاوے بلطائف الحیل ٹال رہا تھا اور یہہ معذرت کرتا جاتا تھا کہ اہل مصر اس کارروائی کے مخالف ہوجاوینگے۔ نورالدین نے اس معذرت پر مطلق توجہ نہ کی ڈانٹ کا خط تحریر کیا اور خلیفہ عاضد سے سازشش کر لینے کا الزام لگایا تب صلاح الدین نے اپنے مصاحبون سے اس بابت مشورہ کیا مصاحبون نے رائے دی کہ نورالدین کی مخالفت اچھی نہین ہے جیسا حکم ہو اسکی تعمیل کرنا مناسب اور باعث بہبودی آئندہ ہے۔ اسی اثنا مین علماء عجم کی طرف سے فقیہ خبشانی بطور نذر صلاح الدین کی خدمت مین حاضر ہوا یہہ شخص "الامیر العالم" کے لقب سے مخاطب کیا جاتا تھا اس نے اس امر کا احساس کر کے کہ صلاح الدین اور اسکے ہمراہی خلافت عباسیہ کے خطبہ پڑہنے مین پس وپیش کرتے ہین حاضرین کو مخاطب کر کے کہا یہ میرا کام ہے مین خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑہونگا" چنانچہ محرم ۵۶۷ھ کے پہلے جمعہ مین خطیب سے پیشتر منبر پر چڑہ گیا اور خلیفہ مستضی کے لیے دعا کی کسی نے دم تک نہ مارا دوسرے جمعہ مین صلاح الدین نے مصر وقاہرہ کے خطیبون کو خلیفہ عاضد کے نام کا خطبہ موقوف کرنے اور خلیفہ مستضی کے نام کا خطبہ پڑہنے کا حکم دیا چنانچہ کل خطیبون نے اس حکم کی تعمیل کی اور ایک گشتی فرمان تمام ممالک مصر مین مشعر مضمون بالا بہیجدیا خلیفہ عاضد اس وقت سخت علیل تھا۔ کسی نے اسکو اس امر کی اطلاع نہ کی تاآنکہ یوم عاشورا دسوین محرم سنہ مذکور کو اس نے وفات پائی صلاح الدین نے عزاداری کا دربار کیا اور قصر خلافت کے کل مال واسباب کو ضبط کر لیا۔ بہارالدین قراقوش مال واسباب کے فراہم

کرنے اور انکے اٹھا لانے پر مامور تھا۔

شاہی خزانہ اور محلسرائے خلافت مین اس قدر قیمتی قیمتی اسباب تھے کہ آج تک نہ آنکھون دیکھے گئے اور نہ کانون سنے گئے۔ یاقوت، زمرد، طلائی زیورات، نقرئی وطلائی ظروف، قیمتی قیمتی کپڑے، طرح طرح کی خوشبودار اشیاء اور شیشہ آلات بے شمار ہاتھ آئے۔ ایک لاکھ بیس ہزار کتابین ملین جسکو صلاح الدین نے فاضل عبدالرحیم بیسانی کو دے دیا جو اسکا سکریٹری اور قاضی تھا آلات حرب سامان جنگ بھی بیحد اور بے پایان اور زر نقد لا انتہا ہاتھ لگا مال و اسباب ضبط کرنیکے بعد مردون، اور عورتون کو قید کردیا تا آنکہ وہ سب مر گئے۔

زمانہ حکومت عزیز اور حاکم حکمرانان مصر مین دولت علویہ اہل کتامہ سے بھری ہوئی تھی اور یہ لوگ تمام بلاد مشرق مین پھیلے ہوئے تھے مگر شیعون کے سلسلہ حکومت منقطع ہونے اور خلیفہ عاضد آخری خلیفہ کے مرنے سے ان لوگون کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ زمانہ کے فراز و نشیب اور واقعات کے تغیرات نے ان لوگون کو ایسا کھا لیا کہ ڈکار تک نہ لی جیسا کہ ہمیشہ سے دولت و حکومت کی قدیم زمانہ سے یہی رفتار چلی آتی ہے۔

خلیفہ عاضد کے مرنے پر مصر مین خلافت عباسیہ کی حکومت کا پھریرہ کامیابی کی ہوا مین اوڑنے لگا۔ شیعان مصر کو یہ امر ناگوار گزرا ان مین سے ایک گروہ نے مجتمع ہو کے داود بن عاضد کے ہاتھ پر خلافت و امارت کی بیعت کی اتفاق یہ کہ کسی ذریعہ سے صلاح الدین کو اسکی خبر لگ گئی سبھون کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور داود کو قصر خلافت سے نکالدیا یہ واقعہ ۵۶۹ھ کا ہے۔

اس واقعہ سے کے ایک مدت کے بعد داود بن عاضد کے بیٹے سلیمان نامی نے صعید مین سر اوٹھایا مگر سر اوٹھاتے ہی گرفتار کر لیا گیا تا آنکہ بحالت قید مر گیا بعد ازان اطراف فاس مین محمد بن عبد اللہ بن عاضد خلافت و امارت کا دعوے دار ہوا۔ مہدی کے لقب سے اپنے کو ملقب کیا لیکن اس کو بھی پہلنے پہولنے کا موقع نہ ملا اُٹھتی کو نیل قتل کیا گیا صلیب پر چڑہایا گیا۔

ان لوگون کے قتل ہو جانے سے عبیدین کا کوئی ممبر کہین نہ باقی رہا البتہ بلاد حشیشہ عراق مین جو فرقہ فدایہ کے نام سے موسوم تھے اور بلاد اسماعیلیہ مین جنکی امارت و حکومت سرزمین عراق مین تھی اور جنکا لیڈر (پیشوا) حسن بن صباح قلعہ موت وغیرہ مین تھا کچھ لوگ خلافت علویہ کے باقی رہ گئے تھے جیسا کہ ہم ان کے حالات کے ضمن مین بیان کرینگے۔ تا آنکہ ان باقی ماندہ ممبران خاندان خلافت علویہ کی حکومت کا سلسلہ بھی خلافت عباسیہ بغداد کے ساتھ جس وقت کہ ۶۵۵ھ مین ہولاکو اولاد چنگیز خان بادشاہ تاتار کے ہاتھ یہ حکومت تخت و تاراج ہو رہی تھی جاتا رہا والامر للہ وحدہ

یہی حالات خلفاء فاطمیین کے تھے جنکو ہم نے کتاب ابن اثیر اور ان کی تاریخ حکومت تالیف ابن طویل اور کسی قدر ابن میسی کی روایات سے مہما امکن ملخص کر کے اس مقام پر جمع کیا ہے

اخبار بنی حمدون ملوک مسیلہ و زاب
جو خلافت عبیدین کے بازوے حکومت تھے

علی بن حمدون بن سماک بن مسعود بن منصور جذامی معروف بہ ابن اندلسی اندلسیہ عظمے کا رہنے والا تہا علی بن حمدون کسی اتفاق زمانہ سے عبید اللہ اور ابوالقاسم کے پاس مشرق مین حکومت علویہ قایم ہونے سے پیشتر چلا آتا تہا ان لوگون نے

علی بن حمدون کو طرابلس سے عبد اللہ شیعی کے پاس بھیجدیا - عبد اللہ شیعی علی بن حمدون سے بہ کمال حسن خلق ملا اور بہ عزت و احترام پیش آیا چنانچہ علی بن حمدون اس زمانہ تک ان لوگون کی خدمت مین رہا جب تک کہ یہہ لوگ سجلماسہ مین مقیم رہے پس جب ان لوگون کی حکومت و ریاست کو ایک گونہ استحکام اور استقلال ہوگیا اور ابو القاسم ۳۱۵ھ مین مغرب کی طرف واپس آیا اور شہر مسیلہ کا بنیادی پتھر رکہا اس وقت اس نے علی بن حمدون کو اس شہر کے اباد و تعمیر کرنے پر متعین کیا اور اس شہر کا محمدیہ نام رکہا - جب اسکی تعمیر ختم ہوچکی تو اس نے علی بن حمدون کو زاب کی سند حکومت عطا کی اور وہین قیام کرنے کا حکم دیا - پھر جسوقت منصور پر ابو یزید صاحب الحمار نے جبل کتامہ مین محاصرہ ڈالا اس وقت اس نے اس شہر کو رسد و غلہ اور آلات حرب سے معمور کر دیا اس وقت سے برابر یہی اس شہر کی حکومت کرتا چلا آیا - اسکے دونون بیٹے جعفر اور یحیے نے ابو القاسم کے یہان پرورش اور تربیت پائی - پھر جب ابو یزید نے دوبارہ سر اوٹھایا اور تمام بلاد افریقیہ مین آتش فساد مشتعل و روشن ہوگئی اور اطراف و جوانب کے ہوا خواہان دولت علویہ کے دلون مین پامالی کی مہیب صورتین جاگزین ہوگئین تو منصور نے علی بن حمدون کو لکھہ بہیجا کہ قبایل بربر کی فوجین مرتب کرکے ہم سے آملو چنانچہ علی بن حمدون نے فوجین مرتب کرکے قسنطینہ سے مہدیہ کیجانب کوچ کیا اثنا راہ مین جو بلاد ملتے تھے انکو تخت و تاراج کرتا ہوا تاریہ پہونچا پہر یہان سے کوچ کرکے باجہ پر جا کے پڑاؤ کیا اس وقت باجہ مین ایوب بن ابو یزید ایک لشکر عظیم نکاریہ اور بربر کا لئے ہوئے پڑا تہا علی نے ایوب پر حملہ کیا فریقین مین گہمسان لڑائی ہونے لگی ایک روز اثنا جنگ مین شب کے وقت ایوب

نے علی بن حمدون کے لشکر پر چھاپہ مارا جس سے علی کا لشکر گھبرا کر بھاگ نکلا علی بن حمدون بھی اپنی فوج سے علحدہ ہو کر ایک پہاڑ کی چوٹی پر چلا گیا اور وہین ۳۳۴ھ مین مر گیا۔

ہر گاہ ابو یزید کا زمانہ شورش و فساد منقضی ہو گیا اس وقت منصور نے مسیلہ اور زاب کی کرسی حکومت پر جعفر بن علی بن حمدون کو متمکن کیا اور وہین پر اسکو اور اسکے بھائی یحیے کو قیام کرنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ جعفر و یحیے نے مسیلہ اور زاب مین اپنی حکومت و ریاست کی بنا رڈالی۔ دفاتر اور محکمے قایم کئے محلسرائین بنوائین حمامات تعمیر کئے۔ ایک مدت تک ان لوگون کی حکومت اس شہر مین قایم رہی۔ دور و دراز ملکون سے علماء و شعراء ان کے دربار مین آئے ازانجملہ ابن ہانی شاعر اندلسی تھا اس کے قصائد مدحیہ جو اس نے جعفر و یحیے کے شان مین لکھے تھے معروف و مشہور ہین۔

اس جعفر اور زیری بن مناد مین بیحد عداوت تھی دونون مین حکومت و ریاست کے بابت متعدد لڑائیان ہوئین جسکی وجہ سے زیری کو جبکہ زیری بوجہ سرکشی و بغاوت زناتہ مغرب سے واپس آرہا تھا سخت نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ بعد اسکے جب معز نے ۳۶۲ھ مین قاہرہ آنے کا قصد کیا تو جعفر کو مسیلہ سے بلا بھیجا۔ جعفر کو اس سے خطرہ پیدا ہوا معہ اپنی فوج کے معز کے آنے سے پیشتر زناتہ سے جا ملا۔ اس سے اور صنہاجہ اور خلیفہ معز سے خط و کتابت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ غرض جعفر نے زناتہ کو مجتمع کر کے معز کی مخالفت پر ابھارا اور خلیفہ مستنصر کے علم حکومت کی اطاعت کی ترغیب دی۔ زناتہ نے بخوشی و رغبت تمام جعفر کی تحریک

پر عمل درآمد کیا۔ اتنے مین زیری بن مناد آپہونچا اور اس نے ہنگامہ کارزار گرم کر دیا اتفاق یہہ کہ اس مین زیری کو ہزیمت ہوئی۔ اثنار دار و گیر مین امرار زناتہ سے کسی نے زیری پر تلوار چلائی زیری زخمی ہو کر گھوڑے سے گر پڑا قاتل نے لپک کر سر اوتار لیا۔ خاتمہ جنگ کے بعد جعفر نے زیری کے سر کو چند امرار زناتہ کے ساتھہ خلیفہ مستنصر کی خدمت مین بھیجدیا خلیفہ مستنصر نے ان لوگون کی بیحد عزت افزائی کی اور زیری کے سر کو بغرض عبرت بازار قرطبہ مین آویزان کرا دیا۔ اس واقعہ سے یحیےٰ بن علی کی مستنصر کے دربار مین قدر و منزلت بڑہ گئی جعفر کو بنظر قدر افزائی دربار خلافت مین حاضر ہونے کی اجازت دی۔

بعد چندے زناتہ کو یہ خبر لگی کہ یوسف بن زیری اپنے مقتول باپ کے خون کا بدلہ لینے کی طیاری کر رہا ہے۔ کمزوری طبیعت کے وجہ سے گھبرا گئے مقابلہ سے جی چرانے لگے عوام کا کیا ذکر ہے روسا اور امرار زناتہ بھی بوجہ فتنہ و فساد اپنے آنے والے حریف کی مدافعت سے عاجز و مجبور ہو گئے اس سے جعفر کو خطرہ پیدا ہوا کشتیون پر مال و اسباب حشم، خدم، اور جس قدر خزانہ شاہی تہا اسکو بار کر کے براہ دریا دارالخلافت قرطبہ کا راستہ لیا جعفر کے ساتھہ بڑے بڑے امرار زناتہ جو دولت امویہ اندلوسیہ کے مطیع اور ہوا خواہ تھے قرطبہ چلے آئے تاجدار دولت امویہ اندلوسیہ ان لوگون سے بعزت و احترام ملا۔ انعامات دیے۔ توقیر و عزت سے ٹھہرایا۔ جب بعد ایک مدت کے یوسف بن زیری کا طوفان بے امتیازی فرد ہو گیا اور تمام بلاد مین امن و امان کی ہوا چلنے لگی تو ان لوگون نے معاودت کی۔ چنانچہ تاجدار دولت

اموِیہ نے ان لوگون کو عزت و احترام کے ساتھہ رخصت کیا۔ یہ لوگ اپنے اپنے دلون مین دولت امویہ کی محبت اور ہوا خواہی لئے ہوئے واپس ہوئے۔

واپسی مین علی بن حمدون والی زاب و مسیلہ کی اولاد ان لوگونکے ساتھہ شریک نہین ہوئی اس نے مصلحتاً دار الخلافت مین قیام کر دیا خلیفہ وقت نے براہ قدر افزائی وزیرون کے گروہ مین ان لوگون کو داخل کر لیا اور ان کو وہی جاگیرین اور وظائف عطا کئے جو وزار کو دئے جاتے تھے پس یہہ لوگ باوجودیکہ اس گروہ مین نئے داخل ہوئے تھے مگر خلیفہ وقت کی قدر دانی کی وجہ سے قدیمی ہوا خواہان دولت مین شمار کئے جانے لگے۔

اسکے تھوڑے دنون بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ بنظر تادیب علی بن حمدون کی اولاد کو جیل کی سیر کرنا پڑی ان لوگون نے اتفاق وقت سے ایک روز کسی امر مین بحث و مباحثہ کرتے ہوئے آداب خلافت کا لحاظ چھوڑ دیا جسکی وجہ سے عتاب شاہی مین گرفتار ہو گئے قصر خلافت مین طلب ہو کر قید کر دیے گئے۔ پھر چند ہی دنون بعد جبکہ خلیفہ حکم بعارضہ فالج مبتلا ہوا اور مغرب مین مرد اینون کا مطلع حکومت غبار آلود ہو چلا اور حکومت کو سرحدی حفاظت اور دشمنان خلافت کی مدافعت کی ضرورت محسوس ہوئی تو علی بن حمدون کی اولاد کو قید سے رہائی دی گئی۔ یحییٰ بن محمد بن ہاشم سرحدی مقامات سے طلب کیا گیا (یہ فاش اوسط مغرب کا والی تھا) حاجب مصحفی نے رائے دی کہ جعفر بن علی بن حمدون بلاد مغربیہ کے سرحد پر بھیجا جائے کیونکہ یہہ ایک مدت تک زناتہ مغرب کے ساتھہ

رہا ہے پس اولاد علی بن حمدون زاویہ نکبت اور بدبختی سے باہر نکال کے عزت کی کرسی پر متمکن کئے گئے جعفر اور اسکے بھائی یحییٰ کو مغرب کی سند حکومت عطا کی گئی۔ شاہانہ خلعتین دی گئین۔ دونون بھائیون کو بیحد مال و اسباب دیا گیا۔ الغرض جعفر ۳۶۵ھ مین بلاد سرحدی کے انتظام اور اسکو دشمنون کے حملون سے بچانے کو مغرب کی طرف روانہ ہوا اور پہونچتے ہی بدنظمی دفع کرنے لگا ملوک زناتہ بنی یفرن، مغراوہ اور ملماسہ نے حاضر ہو کر علم خلافت کی اطاعت قبول کر لی۔

خلیفہ حکم کے مرنے پر ہشام نے سریر حکومت پر قدم رکھا اسکے عہد خلافت مین منصور بن ابی عامر کے ہاتھہ مین زمام حکومت تہی۔ اسنے اپنے ابتدائے زمانہ حکمرانی مین بلاد سرحدی مین سے صرف سبتہ کے انتظام پر اکتفا کیا شاہی لشکر اور ارکین دولت کی عنان توجہ اسی شہر کے طرف منعطف ہوئی اہل علم و سیف کے قبضہ مین اس شہر کا انتظام دیا گیا۔ علاوہ اسکے اور شہرون کی جانب سے بے پروائی کیگئی۔ ملوک زناتہ بدستور علی بن حمدون کے اولاد کے زیر انتظام و نگرانی رہے خلعتین اور جایزے دربار خلافت سے آتے رہے وفود کی آمد و رفت جاری و قایم رہی۔

انہین واقعات کے اثنا مین مابین جعفر اور یحییٰ پسران علی بن حمدون تنازع ان بن ہو گئی یحییٰ نے اپنے بھائی جعفر سے علیحدگی اختیار کر کے شہر بصرہ کو دبا لیا اور معہ اکثر امرا و سرداران لشکر کے بصرہ چلا گیا بعد اسکے بنو غواطہ کی بدولت جعفر کا جہاز تباہی مین پڑ گیا۔ ڈوبنے کے قریب پہونچگیا تہا کہ محمد بن ابی عامر نے عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لیتے ہی جعفر کو اسکی مستعدی اور کارگزاری کی وجہ سے دار الخلافت

مین طلب کیا ... چونکہ جعفر کو خلیفہ حکم تاجدار اندلس کی بدولت اس سے پیشتر اکثر مصائب کا سامنا کرنا پڑا تھا اس وجہ سے محمد بن ابی عامر کے حکم کی تعمیل مین ذرا تاخیر سے کام لیا لیکن پھر کچھہ سمجھہ بوجھکر ملک مغرب کی حکومت اپنے بھائی کے لئے چھوڑ کے براہ دریا محمد بن ابی عامر کی جانب روانہ ہوا جس وقت یہ دار الخلافت مین پہونچا اسکی بیحد آؤبھگت کی گئی۔ عزت واحترام سے شاہی محل مین ٹھیرایا گیا۔ بعد چندے جب بلکین نے ۳۶۹ھ مغرب پر فوج کشی کی تو محمد بن ابی عامر نے قرطبہ سے فوجین آراستہ کرکے بلکین کی مدافعت کی غرض سے جزیرہ کی جانب کوچ کیا اور جعفر بن علی نے سبتہ کی حفاظت پر کمرہمت باندہی تاجدار اندلس نے ایک سو اونٹ اسباب جنگ سے لدے ہوئے اسکی کمک کو روانہ کیا ملوک زناتہ بھی مستعد وآمادہ ہوکر اس سے آملے جس سے بلکین بے نیل مرام واپس ہوا جیسا کہ آئندہ ہم تحریر کرینگے۔

جعفر کے واپس آنے پر محمد ابی عامر کسی معاملہ مین جعفر سے مشکوک ہوگیا رفتہ رفتہ یہ شک اس حد تک بڑھا کہ محمد بن ابی عامر نے چند لوگون کو جعفر کے قتل پر مامور کردیا جنھون نے اُسکو اسکے گھر مین گھس کے سنہ ...... مین قتل کر ڈالا۔

ان واقعات کے بعد یحیے ابن علی مصر چلا گیا عزیز باللہ کے محل مین اُترا۔ عزیز باللہ نے کمال احترام سے ٹھیرایا چنانچہ ایک مدت تک اسی عزت وتوقیر سے مصر مین مقیم رہا۔ پس جس وقت فلفول بن خرزدن نے عہد حکومت حاکم بامر اللہ مین طرابلس کو صنہاجہ کے قبضہ سے نکالنے کی تحریک کی تو اس وقت خلیفہ حاکم نے جو فوجین مرتب وآراستہ کے طرابلس کیجانب روانہ کی تھین اسکی سرداری کا علم یحیے بن علی ہی کو عطا کیا تھا۔ مقام برقہ مین پہونچ کے ہلالیون مین سے بنو قرہ

نوٹ سطر ۱۲ ان دونون مقامات مین جگہ خالی ہے۔ مترجم ۱۲

نے مزاحمت کی جس سے یحییٰ کی جمعیت متفرق و منتشر ہو گئی بمجبوری مصر واپس آیا اور وہین ٹہیرا رہا تا آنکہ مصر ہی مین مرگیا و اللہ وارث الارض و من علیہا وھو خیر الوارثین ط

قرامطہ کے حالات جنہون نے بحرین مین حکومت قایم کی تہی تا زمانہ انقراض

اس دعوت کا اظہار نہ تو علویہ مین سے کسی نے کیا اور نہ طالبیین مین سے کوئی شخص اسکا حامی و مددگار رہوا - اس حکومت کے بانی مبانی اہل بیت مین سے مہدی کے ایلچی ہوئے ہین باوجودیکہ وہ دربارۂ تعیین مہدی باہم مختلف تھے جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جائے گا -

قرامطہ کی دعوت کا دارومدار دو شخصون پر تہا ایک کا نام فرج بن یحییٰ ابن عثمان قاشانی تہا یہ شخص مہدی کے ایلچیون مین تہا یہ ذکرویہ بن مہرویہ کے لقب سے بہی ملقب کیا جاتا ہے یہ وہی شخص ہے جو سواد کوفہ مین بعد ازان عراق و شام مین اس مذہب کا پہلانے والا اور حکومت قرامطہ کا بانی مبانی تہا مگر باوجود اسکی سعی و کوشش حکومت و دولت کی بنا نہ قایم ہوئی - دوسرے کا نام ابو سعید حسن بن بہرام جنابی تہا - اسنے بحرین مین قرامطہ کے مذہب پہلانے اور حکومت و ریاست کی بناء قایم کرنے کی کوشش کی چنانچہ یہ اس ارادہ مین کامیاب ہوا یہان پہ اسکی اور اسکی آئندہ نسلون کی حکومت قایم و جاری ہوئی - بعض لوگون نے اسکو فرقہ اسماعیلیہ کے ایلچیون مین شمار کیا ہے جنکی حکومت و سلطنت قیروان مین تہی جیسا کہ آئندہ تم پڑہو گے -

ان قرامطہ کے اعتقادیات اور مذہبی مسائل نہایت مضطرب و مختل اور شریعت حقہ اسلامیہ کے منافی و مخالف ہین - سب کے پہلے ۲۷۸ھ مین ایک

شخص سواد کوفہ مین ظاہر ہوا۔ بظاہر زہد ورع اور طہارت وعبادت کا بہت پابند تھا۔ اسکا یہ زعم تھا کہ مین مہدی موعود کی حکومت کا ایلچی ہون ایک گروہ کثیر اسکا متبع ہوگیا یہ اپنے کو قرمطہ کے لقب سے ملقب کرتا تھا۔ جو شخص اسکی جماعت مین شریک ہوتا تھا اس سے ایک دینار امام موعود کے لئے لیتا تھا اس جماعت پر بہت سے نقیب مقرر کئے تھے جنکو حواریون کے نام سے موسوم کرتا تھا۔ ہزارہا بندگان اللہ جل ذکرہ اس فتنہ مین مبتلا ہوگئے۔ گورنر کوفہ نے اسکو گرفتار کرکے جیل مین ڈالدیا۔ بعد چندے محافظین کی غفلت سے بھاگ گیا جسکی بعد کو پھر کوئی خبر نہ ملی کہ کیا ہوا۔ اس سے اسکے تبعین اور فتنہ مین پڑگئے۔ بعضون نے اپنین سے یہ خیال جمالیا کہ یہہ وہی شخص ہے جسکی بشارت احمد بن محمد بن حنفیہ نے دی تھی اور یہ کہ احمد نبی تھے۔ اس مذہب نے سواد مین بیحد ترقی کی ان لوگون مین ایک کتاب کی تلاوت کیجاتی ہے جسکی نسبت انکا یہ زعم ہے کہ اسکو مہدی کا ایلچی لایا تھا اس کتاب مین نماز کی ترکیب یون لکھی تھی کہ بعد بسم اللہ کے ہر رکعت مین ان فقرون کو پڑھے۔

"الحمد للہ بکلمتہ وتعالی باسمہ المتخذ لاولیایہ باولیائہ قل الاھلۃ"
"مواقیت للناس ظاہرہا لیعلم عدد السنین والحساب والشہور"
"والایام وباطنہا اولیای الذین عرفوا عبادی سبیلی اتقونی یا اولی"
"الالباب وانا اللذی لا اسال عما افعل وانا العلیم الحکیم وانا الذی"
"ابلو عبادی واستخبر خلقی فمن صبر علی بلای ومحنتی واختیاری"
"القیتہ فی جنتی واخلدتہ فی نعمتی ومن زال عن امری وکذب"
"رسلی اخلدتہ مہانا فی عذابی واتممت اجلی واظہرت علی السنۃ"

رسلی فانا اللذی لایتکبر علی جبار الا وضعته ولا عزیز الا ذللة اللبس
فلیس اللذی اصر علی امرہ ودام علی جھالته وقال لن نبرح علیه
عاکفین وبه مومنین اولئک ھم الکافرون

بعد ازان رکوع کرے رکوع مین دو بار سبحان ربی ورب العزۃ تعالی عما یصف الظالمون" پڑھے پھر سجدہ کرے سجدہ مین "اللہ اعلیٰ" دو بار اور ایک بار "اللہ اعظم" کہے سال مین دو روز روزہ رکھے ایک یوم مہرجان مین دوسرا یوم نیروز مین - نبیذ کا پینا حرام تہا - شراب حلال تھی - جنابت (زنا پاکی) مین بجائے غسل کے وضو کرلینا کافی تہا - کل دُم دار اور پنجہ دار جانورون کا کہانا حرام تہا جو شخص اس مذہب کا مخالف ہوا اور بر سر جنگ آئے اسکا قتل واجب اور جو شخص بر سر جنگ نہ آئے اس سے جزیہ لیا جائے اُس کتاب مین اسی قسم کے مسائل اور دعاوی شنیعہ متعارضہ بایکدگر جس سے انکا کذب محض ہونا روز روشن کی طرح معلوم ہوتا ہے تحریر تھے

اس گروہ کو جس امر نے ایسے خرافات خیالات مذہبی قایم کرنے پر ابہارا ہے وہ شیعہ کی روایات مشہورہ ہین جو دربارہ مہدی احادیث کی صورت مین بیان کیجاتی ہین جسکے تخریج کے اسباب وعلل ہمنے مقدمہ تاریخ باب الفاطمی مین تحریر کئے ہین پس یہ گروہ مہدی اور اسکی دعوت کی طرف کچھ ایسے گرویدہ ہوئے کہ جس نے مہدویت کا دعوے کیا اسکے یہ دل وجان سے سچائی کے ساتھ معین ومددگار ہوگئے اگرچہ وہ اپنے استحقاق ودعوے مین جھوٹا رہا ہو اور بعضون نے اس امر کی بنا محض کذب اور افترا پر دنیا کمانے کی غرض سے قایم کی ۔[1] . . . .

---

[1] اصل کتاب مین اس قدر جگہ خالی ہے - مترجم

کہا جاتا ہے کہ اس شخص (یحیے بن فرج) کا ظہور قبل واقعہ قتل صاحب زنج کے ہوا تھا اور وہ اسکے پاس امان حاصل کرکے گیا تھا اور اس امر کا اظہار کیا تھا کہ میرے قبضہ مین اس وقت ایک لاکھہ تلوارین ہین آو ہم اور تم مناظرہ کرین عجب نہین کہ ہم اور تم ایک مذہب کی پابند ہوجاوین اور ایک دوسرے کا معین و مددگار ہو جائے۔ مگر اتفاق کچہہ پیش آیا کہ دونون مین مخالفت ہوگئے قرمط (یحیے بن فرج) لوٹ آیا یہ اپنے کو "قایم بالحق" کے لقب سے ملقب کرتا تھا اور بعضون کا یہ خیال ہے کہ یہہ ازارقہ خوارج کا مذہب رکہتا تھا غرض جب اس مذہب کا شیوع اور اسکے متبعین کی کثرت ہوئی تو احمد بن محمد طائی والی کوفہ نے اس طوفان کے روک تہام کرنے کی غرض سے پیش قدمی کی اور فوجین آراستہ کرکے قرامطہ پر حملہ کر دیا جس سے یہ جماعت منتشر ہوگئی اور متواتر حملون و پیہم تعاقب کے وجہ سے اکثر نیست و نابود ہو گئے۔ سردار قرامطہ نے بہاگ کر قبائل عرب مین جا کے دم لیا اور ان لوگون کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے لگا۔ مگر کسی نے اس عجوبہ مذہب کو قبول نہ کیا اس وقت یہ ایک چٹیل میدان کے باولی مین چہپ رہا جسکو اسنے خود اسی غرض کے لیئے بنایا تہا اس باولی کا دروازہ لوہے کا تہا اور دروازہ کے پہلو مین تنور تہا تاکہ ڈہونڈہنے والے کو یہ گمان بہی نہ ہو کہ کوئی شخص اس باولی مین ہے۔ اس باولی مین چہپ جانے کے بعد اسنے اپنے بیٹون کو قبیلہ کلب بن وبرہ کی طرف بہیجا اور یہ ہدایت کی کہ تم لوگ اپنے کو اسماعیل امام کی اولاد سے ظاہر کرنا اور یہ بہی ظاہر کرنا کہ ہم لوگ تمہارے پاس پناہ گزین ہوکر آئے ہین۔ چنانچہ اسکے بیٹے کلب بن وبرہ کے قبیلہ مین گیئے اور آہستہ آہستہ اپنے مذہب کو پہیلانے اور اسکی تعلیم دینے لگے۔ یہہ لوگ تین نفر تہے

یحیےؒ، حسین اور علے ۔ قبیلہ کلب بن وبرہ مین سے کسی بطن نے اس مذہب کو قبول نہ کیا مگر بنو قلیص بن ضمضم بن علی بن جناب انکے دام تزویر مین آگئے اور یحیےؒ کے ہاتھہ پر اس خیال سے بیعت کر لی کہ یہ یحیے بن عبداللہ بن محمد بن اسماعیل امام ہے۔ "ابو القاسم" اسکی کنیت رکھی گئی اور شیخ کا لقب دیا گیا۔ تھوڑے دنون کے بعد اسنے اپنا نام تبدیل کر دیا اور یہہ ظاہر کیا کہ مین محمد بن عبداللہ ہون اور مصلحتاً اس نام کو چھپاتا تہا اور میری ناقہ من جانب اللہ مامور ہے جو شخص اسکی اتباع کرے گا وہ فتحمند ہوگا سبک (یا شبل) خلیفہ معتضد کے غلام نے قرامطہ پر فوج کشی کی اور پہلے ہی حملہ مین ناکام ہوکر پسپا ہوا اثنا دار و گیر مین مارا گیا۔ تب محمد بن احمد طائی نے چڑہائی کی اس معرکہ مین قرامطہ کو ہزیمت ہوئی بعض قرامطہ گرفتار کرلئے گئے۔ جو خاتمہ جنگ کے بعد دربار خلافت مین پیش کئے گئے خلافت مآب نے قیدیان قرامطہ سے خطاب کرکے ارشاد کیا "کیا تمہارا یہ زعم ہے کہ اللہ تعالی کی روح اور اسکے انبیاء کرام کی روحین تم مین حلول کر گئی ہین جسکی وجہ سے تم لوگ خطا و لغزش سے معصوم رہتے ہو اور اعمال صالح کے کرنے کی توفیق ہوتی ہے" قرامطہ کے سردار نے جواب دیا "مجھے تعجب ہے کہ آپ کو اس تذکرہ سے کیا حاصل اگر مجہہ مین روح ابلیس حلول کر گئی ہے تو اس سے آپکو کیا فائدہ ہے جسکے تذکرہ سے کوئی فائدہ نہو اسکو ترک کیجئے اور اس طرف توجہ کیجئے جس سے کچھہ منفعت ہو" خلافت مآب نے ارشاد فرمایا "اچھا تم ہی مطلب کی بات کہو" سردار قرامطہ بولا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی در انحالیکہ تمہارے مورث اعلے عباس بن عبدالمطلب زندہ تھے مگر انہون نے حکومت و خلافت کی تمنا نہ کی اور نہ کسی نے انکے ہاتھہ پر امارت و حکمرانی

کی بیعت کی بعد ازان ابو بکر کا انتقال ہوا انہون نے عمر کو اپنا جانشین کیا اور عمر نے حالانکہ عباس بن عبد المطلب اس وقت موجود اور انکی آنکھوں کے سامنے تھے نہ تو ان کو اپنا ولیعہد بنایا اور نہ ارباب شورے مین داخل کیا ارباب شورے صرف چھہ بزرگ تھے جسمین قریب و دور کے رشتہ دار تھے ان لوگون نے بہی بہ اجماع تمہارے دادا کو منتخب نہ کیا پہر فرمائے کہ کس ذریعہ سے آپ خلافت و امارت کے مستحق ہوئے خلیفہ معتضد نے اسکا کچھہ جواب نہ دیا۔ سرہنگون کو اشارہ کردیا وہ لوگ سردار و قیدیان قرامطہ پر لوٹ پڑے۔ بند بند علیحدہ و جدا کرکے گردن اوتارلی۔

اس واقعہ کے بعد قرامطہ نے دمشق کیجانب ۲۹۰ھ مین پیشقدمی شروع کی ان دنون دمشق کی عنان حکومت طغج (احمد بن طولون کے غلام) کے قبضہ مین تہی۔ طغج نے اپنے آقا کے بیٹے والی مصر سے امداد طلب کی چنانچہ مصری سپاہ اسکی کمک پر آگئی قرامطہ سے متعدد لڑائیان ہوئین۔ انہین لڑائیان مین یحیٰی ابن ذکرویہ موسوم بہ شیخ معہ ایک گروہ کثیر کے مارا گیا۔ قرامطہ کے بقیتہ السیف نے اسکے بہائی حسین موسوم بہ احمد کے پاس جاکے پناہ لی اسکی کنیت ابو العباس تھی چونکہ اسکے منہ پر ایک تل تھا جسکے نسبت اسکا یہہ گمان تہا کہ (یہ اللہ تعالی کی ایک نشانی ہے) ؎۱ .... یہ اپنے کو مہدی امیر المومنین“ کے لقب سے ملقب کرتا تہا تہوڑے دنون بعد اسکا چچازاد بہائی عیسے ابن مہدی (عبد اللہ) ابن احمد بن محمد بن اسمعیل امام اسکے پاس آگیا۔ چنانچہ اس نے عیسے کو اپنا ولیعہد بنایا اور المدثر کا خطاب دیا۔ گمان یہ تہا کہ یہ وہی مدثر ہے جسکا ذکر قرآن مجید مین آیا ہے اسنے اپنے خاندان مین سے

؎۱ اصل کتاب مین یہ جگہ خالی ہے تاریخ ابو الفدا جلد ثانی صفحہ ۶۳ مطبوعہ قسطنطنیہ مین نے عبارت ملاحظہ کی جس سے ترجمہ کیا تھا ہم

ایک لونڈے کو مطوق کا لقب دیا تہا - چپکے چپکے اپنے مذہب کی تلقین اور تعلیم دینے لگا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک زمانہ کے بعد بادیہ نشینون کے اکثر قبائل نے اسکے مذہب کو قبول کر لیا - تب اسنے ان لوگون کو مرتب و مسلح کر کے دمشق پر چڑہائی کر دی - عرصہ دراز تک محاصرہ کئے رہا تا آنکہ اہل دمشق نے کچہہ زر نقد دیکر مصالحت کر لی بعد ازان اس نے حمص، حماۃ، معرہ اور بعلبک پر فوج کشی کی - بہت بڑی خونریزی کا مرتکب ہوا - عورتون اور بچون تک کو قتل سے نہ چہوڑا آخر کار ان شہرون کو پامال اور تخت و تاراج کر کے سلیمہ کے جانب بڑہا سلیمہ مین ایک گروہ بنی ہاشم کا مقیم تہا ان لوگون کو بہی اس نے تہ تیغ کیا - مکتب کے چہوٹے چہوٹے بچے اور چوپائے تک اسکے تیغ ستم سے جانبر نہوئے - رفتہ رفتہ دربار خلافت مین اسکی خبر پہونچی خلیفہ مکتفی نے بہ نفس نفیس لشکر آراستہ کر کے اسکی سرکوبی پر کمر باندہی اور اپنی فوج کے تیز دل کو بڑہنے کا حکم دیا چنانچہ شاہی فوج نے اسکی فوج پر حماۃ کے باہر ایک میدان مین حملہ کیا - سخت اور خونریز جنگ کے بعد اسکو ہزیمت ہوئی بقیۃ السیف نے حلب مین جا کے دم لیا (یہ واقعہ ۲۹۱ھ کا ہے)

خاتمہ جنگ کے بعد خلیفہ مکتفی نے برقہ کی جانب کوچ کیا اور ابن طولون کا آزاد غلام بدر نامی قرامطہ کے تعاقب مین روانہ ہوا - منزل بہ منزل قرامطہ کو بدر شکست دیتا جاتا تہا اور قرامطہ کمال بے سروسامانی سے بہاگے جاتے تہے - اسی اثنا مین خلافت مآب نے ایک دوسری فوج قرامطہ کے تعاقب اور سرکوبی کو روانہ فرمایا یحییٰ بن سلیمان کاتب اس فوج کا سردار تہا حسین بن حمدان تغلبی اور بنو شیبان کے نامی نامی جنگ آور اس فوج مین شامل تہے ۲۹۱ھ مین اس فوج سے اور قرامطہ سے مڈبہیڑ ہوئی - قرمطی کے نامی نامی ہمراہی مارے

گئے اسکا بیٹا ابو القاسم کسیقدر سامان و اسباب لیکر بہاگ گیا اور یہ خود اطراف کوفہ مین بخوف جان روپوش ہوگیا۔ مدثر اور مطوق بہی اسکے ہمراہ تہا چھپے چھپے بہ تبدیل لباس رحبہ پہنچا کسی نے والی رحبہ سے اسکی آمد کی خبر کردی اسنے ان لوگون کو گرفتار کرکے خلافت مآب کی خدمت مین مقام برقہ مین بہیجدیا۔ خلافت مآب نے سردار قرامطہ یعنی حسین صاحب شامہ کو پہلے دوسو دُرّے پٹوائے بعد ازان ہاتہہ اور پانون کاٹ کر صلیب پر چڑہا دیا۔ یہی برتاؤ اسکے باقی ہمراہیون کے ساتہہ بہی کیا گیا بعد اسکے خلافت مآب نے معہ اپنی لشکر ظفر پیکر کے بغداد کی جانب مراجعت کی۔

علی بن ذکرویہ اپنے بہائی بیحیٰے کے مارے جانے کے بعد فرات کیجانب بہاگ گیا تہا قرامطہ کی منتشر جماعت آہستہ آہستہ اسکے پاس مجتمع ہو رہی تھی جب ایک کافی مقدار یہ قرامطہ مجتمع ہوگئے تو علی نے طبریہ کی طرف پیشقدمی شروع کی اور پہونچتے ہی اسکو لوٹ لیا۔ حسین بن حمدان نے یہ خبر پاکے علی کی گوشمالی پر کمر باندہی۔ علی معہ اپنے ہمراہیون کے یمن بہاگ گیا اور وہین اپنے دعاۃ (ایلچیون) اور ہواخواہون کو مجتمع کرنے لگا رفتہ رفتہ یمن کے اکثر شہرون پر قبضہ کرلیا صنعار کی جانب بڑہا یعفر والی صنعار شہر چہوڑ کر نکل بہاگا۔ پس علی نے جی کہولکر صنعار کو تخت و تاراج کیا. انہین واقعات کے اثنار مین علی کے باپ ذکرویہ نے بنی قلیص کے پاس جنہون نے سماوہ مین ایک مدت سے قیام اختیار کرلیا تہا عبد اللہ بن سعید موسوم بہ ابو غانم کو خط لیکر ۲۹۳ھ مین روانہ کیا اس خط مین یہ ظاہر کیا تہا کہ مجہے بذریعہ وحی معلوم ہوا ہے کہ صاحب الشامہ (حسین موسوم بہ احمد) اور اسکا

بہائی یحیےٰ موسوم بہ شیخ عنقریب پہر آنے والا ہے اور بعد ان کے امام زمان ظاہر ہونگے اور تمام روئے زمین کو عدل و انصاف سے معمور کر دینگے چنانچہ ابو غانم نے قبیلہ کلب مین پہونچکے ان خیالات کو پہیلایا اور ان لوگون کو مذہبی سپاہی بنا کے شام کا رخ کیا پہلے بصری کو لوٹا بعد ازان اذرعات کی پامالی کیجانب بڑہا اور اسکو بہی پامال کرکے دمشق پر جا اوترا ان دنون دمشق کی عنان حکومت احمد بن کیغلغ کے قبضہ اقتدار مین تہی گو اتفاق وقت سے یہ دمشق مین موجود نہ تہا۔ جلیجی کی بغاوت و سرکشی کی وجہ سے جوکہ بنی طولون کے ہوا خواہون سے تہا شاہی لشکر کی کمک کو مصر گیا ہوا تہا مگر اس کے نائبون نے نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے ابو غانم کا مقابلہ کیا اور اسکو مار بہگایا۔ اکثر ہمراہی اسکے مارے گئے باقی ماندگان معہ ابو غانم کے اردن کیطرف بہاگے۔ والی اردن کو انکی یورش کی خبر نہ تہی ابو غانم نے دفعتہ حملہ کر دیا والی اردن مقابلہ نکرسکا مارا گیا۔ اس سے ابو غانم کے حوصلے بڑہ گئے طبریہ کی طرف بڑہا اور اسکو بہی لوٹ لیا۔ دربار خلافت مین ان واقعات کی خبر پہونچی خلیفہ مکتفی نے ایک عظیم لشکر بسرافسری حسین بن حمدان ان باغیون کی سرکوبی کو روانہ کیا۔ ابو غانم یہ خبر پا کر سماوہ کی جانب بہاگا۔ شاہی سپاہ نے تعاقب کیا ہزارہا قرمطی شدت تشنگی سے مر گئے بالآخر حسین ان لوگون کو گرفتار کرکے رحبہ کیجانب لوٹا بیان کیا جاتا ہے کہ شاہی لشکر نے ابو غانم کو گرفتار کر لیا تہا اور قتل کرڈالا تہا۔ جس سے اسکی جمعیت منتشر ہوگئی یہ واقعہ ۲۹۳ھ کا ہے۔

ذکرویہ کا ظہور و قتل

بعد ان واقعات کے قرامطہ مجتمع ہوکر اُس بادیہ کی طرف گئے جہانکہ ذکرویہ مدت بیس سال سے چھپا

ہوا تہا اور اسکو باولی سے نکالکر باہر لائے۔ اطراف وجوانب سے کے ایلچی جو اسکے مذہب کی تعلیم اور تلقین کرتے پہرتے تہے وہ سب بہی آآکے اسکے پاس مجتمع ہوئے پس ذکرویہ نے اون پر اپنی جانب سے احمد بن قاسم بن احمد کو بطور اپنے نائب کے مقرر کیا اور ان لوگون کو ان کے وہ فرائض وحقوق تبلائے جوان پر واجب تہے اور نیز یہ بہی ہدایت کی کہ ان کی دینی اور دنیوی فلاح اسی مین ہے کہ یہ لوگ اپنے امیر کے دائرۂ اطاعت سے ذرا بہی قدم باہر نہ نکالین ان دعاوی کے ثبوت مین ذکرویہ نے آیات قرآنی پیش کین جنکے معانی ومطالب مین حسب خواہش تاویل وتحریف کی تہی۔ اس قدر تعلیم وتلقین کرکے ذکرویہ پہر روپوش ہوگیا یہ لوگ اسکو سید کے نام سے موسوم کرتے تہے اور کل کاروبار کا انجام دینے والا اور منصرم احمد بن قاسم تہا۔ خلیفہ مکتفی نے ان کی سرکوبی کو فوجین[1] روانہ کین۔ قرامطہ نے ان کوسواد مین پسپا کردیا ان کے لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔ اسکے بعد قرامطہ نے حاجیون کے قافلہ کے لوٹنے کو بڑہے حلوان کو تخت وتاراج کرتے ہوئے واقصہ کو جاکے گہیر لیا۔ اہل واقصہ نے قلعہ بندی کرالی قرامطہ نے اسکے مضافات کے چشمون اور چاہات کے پانی کو خراب کردیا۔ دربار خلافت مین اس کی خبر پہونچی تو خلیفہ مکتفی نے ایک فوج بسرافسری محمد ابن اسحاق بن کنداج قرامطہ کی گوشمالی کو روانہ کی اتفاق یہ کہ اس فوج سے

---

[1] یہ فوجین وصیف بن صوارتکین ترکی، فضل بن موسے بن بغا، بشر خادم افشینی اور رایق جزری کے روانہ کی گئی تہین شاہی لشکر کا ایک گروہ کثیر اس معرکہ مین کام آگیا تہا۔ سنہ ۲۹۳ھ کا یہ واقعہ ہے۔ تاریخ ابو الفداء جلد ۲ صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ قسطنطنیہ۔

اور قرامطہ سے مڈبھیڑ ہوئی بے نیل مرام واپس آئے۔ قرامطہ نے حاجیون سے چھیڑ چھاڑ کی حاجیون نے باوجودیکہ تین دن کے بے آب و دانہ تھے جی توڑ کر مقابلہ کیا لیکن قرامطہ کی بڑھی ہوئی قوت کا مقابلہ نکر سکے امن کے خواستگار ہوئے قرامطہ نے انکو امن دیکے انکے مال واسباب کو لوٹ لیا اور جہان تک ان لوگون کی قوت نے یاری دی حاجیون کو تہ تیغ کیا ان حاجیون کے مال واسباب کے ساتھہ سوداگرون اور بنی طولون کے قیمتی قیمتی اسباب بھی تھے جنکو بنی طولون نے مصر سے مکہ روانہ کیا تھا اور پھر مکہ سے بغداد بھیج رہے تھے۔ بعد اسکے قرامطہ نے بقیۃ السیف حجاج کا محاصرہ کیا ہزارون بیگناہ حاجی مارے گئے مال واسباب لوٹ لیا گیا۔ خلیفہ مکتفی نے ایک عظیم فوج بسرافسری وصیف بن صوارتکین کے روانہ کی اس فوج مین نامی نامی سپہ سالار بھیجے گئے تھے۔ براہ خفان یہہ فوج روانہ ہوئی۔ کوچ وقیام کرتی ہوئی قرامطہ تک پہونچگئی ایک دوسرے سے گتھہ گیا دو یوم کے جنگ کے بعد شاہی فوج نے قرامطہ کو شکست دیدی ذکرویہ سردار قرامطہ کے سر پر زخم کاری لگا جسکی وجہ سے بھاگ نہ سکا گرفتار ہو کر شاہی لشکرگاہ مین لایا گیا۔ اسکے ساتھہ اسکا نائب احمد بن قاسم اسکا بیٹیا۔ اسکی بیوی اور اسکا سکریٹری بھی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ پانچ روز زندہ رہکر چھٹی شب مین مرگیا۔ وصیف نے نامہ بشارت فتح کے ساتھہ اسکی نعش کو دارالخلافت بغداد کو بھیجدیا خلافت مآب کے حکم سے نعش کو تو صلیب پر چڑہا دیا اور سر کاٹ کر خراسان مین ان حاجیون کے دیکھنے کو روانہ کیا جنکو اس نے قتل کیا تھا اور لوٹا تھا۔ اس واقعہ سے قرامطہ کا گروہ کثیر صفحہ ہستی سے نیست ونابود ہوگیا جو

کچھہ باقی رہ گئے تھے انہون نے تمام کاراستہ لیا۔ حسین بن حمدان کو اسکی خبر لگ گئی۔ اس نے ان جان باختون پہ حملہ کر دیا تمام ملک شام اور عراق مین انکے قتل و خونریزی کا بازار گرم ہو گیا زمین باوجود فراخی کے ان پہ تنگ ہو گئی تا آنکہ سب کے سب پامال کر ڈالے گئے یہ واقعہ ۲۹۴ھ کا ہے۔

دولت بنی جنابی

۲۸۱ھ مین یحیےٰ ابن مہدی نامی ایک شخص قطیف مضافات بحرین مین آیا اور یہ ظاہر کیا کہ مین امام زمان مہدی کا فرستادہ ہون اور عنقریب وہ خروج کیا چاہتے ہین۔ علی بن معلی بن حمدان وبادی نے جو نہایت غالی شیعہ تھا شیعان قطیف کو ایک جلسہ مین مجتمع کر کے مہدی کے اس خط کو پڑھ کے سنایا جسکو یحیےٰ اسنے پیش کیا تھا۔ تھوڑے دنون مین یہ خبر تمام مضافات بحرین مین پھیل گئی سبھون نے کمال خلوص و اطاعت شعاری سے اس خبر کو سنا اور امام زمان مہدی کے ساتھہ خروج کو طیار ہو گئے۔ انہین لوگون مین ابو سعید جنابی بھی تھا نام اسکا حسن بن بہرام تھا یہ ان لوگون مین ایک سر برآوردہ اور ممتاز شخص تھا۔

بعد اسکے یحیےٰ ان لوگون سے غائب ہو گیا بعد ایک مدت کے ایک دوسرا خط مہدی کا لئے ہوئے آیا جسمین مہدی نے ان لوگون کا شکریہ ادا کیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ ہر شخص چھتیس ۳۶ چھتیس ۳۶ دینار یحیےٰ کو ادا کرے پس ان لوگون نے نہایت خوشی سے اس حکم کی تعمیل کی۔ دینار وصول کر کے یحیےٰ پھر چلتا پھرتا نظر آیا بعد ایک مدت کے ایک تیسرا خط لئے ہوئے پہونچا جس مین لکھا تھا کہ ہر شخص اپنے مال کا پانچوان حصہ امام زمان کے لئے یحیےٰ کے حوالہ کر دے سبھون نے اس حکم کی بھی تعمیل کی اب یحیےٰ

ان مین لوگون مین رہنے لگا اور قبائل قبس مین آمد و رفت شروع کی۔

۲۸۳ھ یا ۲۸۶ھ مین ابوسعید جنابی نے بحرین مین اس دعوت کا اظہار واعلان کیا گرد و نواح کے قرامطہ اور بادیہ نشینان عرب کا گروہ اسکے پاس آکے مجتمع ہوگیا۔ ابوسعید نے ان سب کو فوجی صورت مین مرتب کرکے قطیف سے بصرہ کی طرف کوچ کیا اندنون بصرہ کی زمام حکومت احمد بن محمد بن یحییٰ واثقی کے قبضہ اقتدار مین تھی۔ احمد نے ابوسعید کی نقل و حرکت سے مطلع ہوکے بحکم خلافت مآب بصرہ کا شہرپناہ از سرنو تعمیر کرایا۔ دربار خلافت سے عباس بن عمر غنوی والی فارس دو ہزار سوارون کی جمعیت سے بصرہ کے بچانے کو روانہ کیا گیا یمامہ اور بحرین اسکو بطور جاگیر اس مہم کے سر کرنے کے صلہ مین عنایت ہوا تھا۔ چنانچہ عباس اور ابوسعید سے مڈبھیڑ ہوئی۔ میدان ابوسعید کے ہاتھ رہا عباس شکست کھا کے بھاگا اثنا دار وگیر مین گرفتار کرلیا گیا ابوسعید نے اسکے لشکرگاہ کو لوٹ لیا اور قیدیون کو آگ مین جلا دیا بعد چندے عباس کو رہا کردیا عباس رہا ہوکر رملہ پہونچا اور وہان سے بغداد کو روانہ ہوگیا۔

اس کامیابی کے بعد ابوسعید نے ہجر کا قصد کیا اور اسپر بھی کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کرلیا اس سے اور نیز عباس کی ہزمیت سے اہل بصرہ مین سخت اضطراب پیدا ہوگیا۔ بصرہ چھوڑ کر نکل جانے پر آمادہ ہوگئے مگر واثقی (امیر بصرہ) کے روکنے سے رک گئے۔

ابن سعید نے اپنی تاریخ مین قرامطہ بحرین کے حالات کلام طبری سے خلاصہ کرکے جیسا کہ اس نے لکھا ہے یہ ہے کہ قرامطہ کا ابتدأ ظہور ۲۸۱ھ مین ہوا واللہ اعلم۔

ابو سعید نے اپنے بڑے بیٹے سعید کو اپنا ولیعہد بنایا تھا پس یہین
[۱]...... اسپر اسکے چھوٹے بھائی ابوطاہر سلیمان نے یورش
کی اور اسکو قتل کر کے قرامطہ پر حکومت کرنے لگا عقدونیہ نے بھی
اسکی حکومت کی اسکے ہاتھہ پر بیعت کر لی اتنے مین عبید اللہ المہدی کا خط
مشعر حکومت ابوطاہر آپہونچا جس سے ہر طرح کا اطمینان اسکو حاصل ہوگیا۔

۲۸۶ھ مین ابو القاسم قایم مصر پہونچا اور ابوطاہر قرمطی کو بلا بھیجا
ہنوز ابوطاہر نہین آنے پایا تھا کہ مونس خادم نے علم خلافت کیجانب سے
حملہ کردیا کھیت مونس کے ہاتھہ رہا ابوطاہر شکست کھا کے مہدیہ کی
طرف لوٹ گیا اگلے سال ۲۸۷ھ مین اس نے بصرہ پر دہاوا کیا اور اسکو
خاطر خواہ پامال و تخت و تاراج کر کے واپس ہوا اس سے دار الخلافت بغداد
مین بیحد تشویش پیدا ہوئی خلیفہ مقتدر نے شہر پناہ کے درست کئے
جانے کا حکم صادر فرمایا جونہی شہر پناہ کی مرمت تمام ہوئی کہ
۳۱۱ھ مین ابوطاہر نے پھر بصرہ پر چڑھائی کردی بازارون کو لوٹ لیا قتل
وغارتگری سے بصرہ کو بھر دیا۔ جامع مسجد ویران ہوگئی اور ایک مدت تک منہدم
ومسمار پڑی رہی۔ پھر ۳۱۲ھ مین حاجیون کے قافلے لوٹنے کو ابوطاہر نکلا
اور بحالت غفلت اون پر حملہ آور ہوا شاہی سپہ سالارون کو جو قافلے کے
ہمراہ تھے ہزیمت ہوئی ابوطاہر نے امیر قافلہ یعنی سردار لشکر
ابو الہیجا ابن حمدون کو گرفتار کر لیا عورتون اور بچون کو قید کر لیا۔ مال واسباب
لوٹ کے بقیہ حجاج کو اسی کف دست میدان مین چھوڑ کے ہجر کیجانب
مراجعت کردی۔ حاجیون مین سے اکثر شدت تشنگی سے اسی میدان مین

[۱] اصل کتاب مین اس مقام پر کچہہ نہین ہے۔ مترجم

مر گئے باقی ماندگان بہزار خرابی و دقت بسیار بغداد پہونچے - پہر ۳۱۴ھ
مین ابو طاہر نے عراق کی طرف خروج کیا سواد کو لوٹتا ہوا کوفہ مین داخل
ہوا اور بصرہ سے زیادہ اسکو پامال اور تخت و تاراج کیا - اسی سنہ مین
مابین عقدانیہ اور اہل بحرین مخالفت ہو گئی - ابو طاہر نے بحرین سے
نکلکے شہر احسا تعمیر کرایا اور اسکو "مومینہ" کے نام سے موسوم کیا مگر اس
نام سے سوائے اسکے اور کسی نے موسوم نہ کیا اس شہر مین اس نے
اپنے لئے اور اپنے ہمراہیون کے لئے محلسرائین بنوائین ۳۱۵ھ مین
اس نے عمان پہ قبضہ کر لیا والی عمان براہ دریا فارس بہاگ گیا ۳۱۶ھ
مین فرات کیجانب اس نے پیشقدمی شروع کی اور اسکے شہرون
کو تخت و تاراج کرنے لگا خلیفہ مقتدر نے آذربیجان سے یوسف بن ابی
الساج کو طلب فرما کے واسط کی عنان حکومت عطا کی اور ابو طاہر سے
جنگ کرنے کو روانہ فرمایا - کوفہ کے باہر ابو طاہر اور یوسف نے
صف آرائی کی کامیابی کا سہرہ ابو طاہر کے سر رہا یوسف کے رکاب
کی فوج میدان جنگ سے گہونگہٹ کہا گئی اثنا دار و گیر مین یوسف
گرفتار کر لیا گیا اس سے دار الخلافت مین بے اطمنانی سے پہیل گئی -
ابو طاہر اس واقعہ کے بعد کوفہ سے انبار کی طرف روانہ ہوا - دربار
خلافت سے فوجین اسکے روک تہام کو روانہ ہوئین مونس مظفر اور ہارون
بن غریب الحال اس مہم کے سردار تہے - ہرچند ان لوگون نے ابو طاہر
کی مدافعت کی کوشش کی مگر کامیاب نہوئے مجبورانہ مونس وغیرہ نے
بغداد کیجانب مراجعت کی اور ابو طاہر رحبہ کی طرف بڑہا - رحبہ کو بہی اس نے
پامال کیا اور بلاد جزیرہ کو بہیم اور متواتر شبخون مارنے سے ویران و خراب

کر ڈالا بعد ازان کوفہ ہوتا ہوا برقہ پہونچا اہل برقہ نے شہر پناہ کے دروازہ بند کر لئے اور قلعہ نشین ہو کر مدتون لڑتے رہے۔ جزیرہ کے بادیہ نشینان عرب پر سالانہ خراج قایم کیا گیا جسکو وہ لوگ ہجر بہیجا کرتے تھے رفتہ رفتہ اسکے مذہب مین ایک گروہ بنی سلیم بن منصور اور بنی عامر بن صعصعہ داخل ہو گیا۔ اسکے بعد ہارون بن غریب الخال نے دار الخلافت بغداد سے ایک عظیم فوج کیساتھ ابو طاہر کی مدافعت کی غرض سے خروج کیا ابو طاہر نے یہ خبر پا کے میدانون اور جنگلون کا راستہ لیا ہارون کا قرامطہ کے ایک گروہ سے مڈبہیڑ ہو گیا جسکو ہارون نے تہ تیغ کر کے دار الخلافت بغداد کی جانب مراجعت کی۔

۳۱۷ھ مین ابو طاہر نے مکہ معظمہ پر فوج کشی کی۔ بیشمار حاجیون کو قتل کیا کل اہل مکہ کے گہربار اور مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ خانہ کعبہ کے دروازہ اور میزاب کو اوکہاڑ ڈالا۔ غلاف کعبہ کو اپنے ہمراہیون مین تقسیم کر دیا اور حجر اسود کو اوکہاڑ کے لوٹ کہڑا ہوا روانگی کے وقت اعلان کرتا گیا کہ آئندہ حج میرے یہان ہوا کرے گا۔

اس سانحہ قیامت خیز کی اطلاع عبید اللہ المہدی کو پہونچی تو اسنے قیروان سے ڈانٹ کا ایک خط تحریر کیا اور بصورت مال و اسباب واپس نکرنے اور حجر اسود نہ لوٹانے کے دہمکی دی۔ ابو طاہر نے معذرت کی کہ مال و اسباب تو میرے قبضہ مین نہین ہے لشکریون کے تصرف مین ہے اور اسکا واپس ہونا دشوار ہے باقی رہا حجر اسود۔ مین اسکو مکہ معظمہ مین پہر بہیجدونگا۔ چنانچہ ۳۳۹ھ مین جبکہ منصور اسمعیل نے قیروان سے اسکے واپس کرنے کی بابت بکرات و مرات خط و کتابت کی واپس

کردیا حالانکہ وہ امرا دولت جو زمانہ خلافت مستکفی مین امور سلطنت پر متصرف اور سیاہ وسفید کرنے کے مالک ومختار تھے پچاس ہزار دینار سرخ حجراسود کے واپس کرنے کے عوض مین قرامطہ کو دے رہے تھے قرامطہ نے واپس کرنے سے انکار کیا اور یہہ خیال فاسد قایم کیا کہ حجراسود کو وہ لوگ اپنے امام عبید اللہ المہدی والی افریقیہ کے حکم سے اوٹھا لائے ہین اور اسیکے یا اسکے نایب کے حکم سے اسکو واپس کرینگے

الغرض ابوطاہر بحرین مین ٹہیرا ہوا عراق وشام کو روزانہ حملون سے تخت وتاراج کرتا رہا تا آنکہ بغداد اور دمشق مین بنی طغج پر اسکے لئے سالانہ ٹکس مقرر کیا گیا۔

ان واقعات کے بعد ۳۳۲ھ مین اکتیس برس حکومت کرکے ابوطاہر مرگیا۔ بوقت وفات دس لڑکے چہوڑ گیا سب سے بڑا سابور تہا بعد ابوطاہر کے اسکا بڑا بہائی احمد بن حسن قرامطہ کی سرداری کرنے لگا۔ بعض عقدانیہ نے اس سے مخالفت کی اور سابور بن ابوطاہر کی حکومت وسرداری کی طرف مائل ہوئے چنانچہ اس بابت قایم (والی افریقیہ) کو لکہا۔ اس نے ابوطاہر کے بہائی احمد کی حکومت تسلیم کی اور یہہ تحریر کیا کہ بعد اسکے سابور کو ہی حکومت پر متمکن کیا جائے گا۔ اس تحریر کے مطابق زمام حکومت احمد کے قبضہ مین رہی قرامطہ اسکو ابومنصور کی کنیت سے یاد کرتے تھے اسی نے حجراسود کو مکہ معظمہ واپس کیا تہا جیسا کہ ابہی ہم اوپر تحریر کر آئے ہین۔

بعد اسکے سابور نے اپنے چچا ابومنصور کو اپنے بہائیون کی موافقت

سے گرفتار کر کے جیل مین ڈالدیا یہ واقعہ ۳۵۸ھ کا ہے۔ پہر اسکے
بہائیون نے اسپر یورش کی اور ابو منصور کو جیل سے نکال لائے۔
ابو منصور نے جیل سے نکلکے پہلے سابور کو قتل کیا بعد ازان اس کے
بہائیون اور کل ہواخواہون کو ایک ایک کر کے جزیرہ اوال کی طرف
جلاوطن کر دیا اس اثنا مین ۳۵۹ھ کا دور آگیا اور ابو منصور نے جان بحق
تسلیم کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ سابور کے ہواخواہون نے اسکو زہر دیدیا تہا
ابو منصور کے مرنے پر اسکا بیٹا ابو علی حسن بن احمد ملقب بہ اعصم یا بروایت
بعض اعنم نے سریر حکومت پر قدم رکہا۔ اسکا دور حکومت زیادہ دنون
تک رہا۔ اسکے بڑے بڑے وقایع ہین۔ اسنے ابو طاہر کے لڑکون کے
ایک گروہ کو جلاوطن و شہر بدر کیا تہا بیان کیا جاتا ہے کہ جزیرہ اوال مین
اولاد ابو طاہر اور اسکے ہواخواہ تقریباً تین سو مجتمع ہو گئے تہے اعصم
نے بنفسہ حج بہی کیا تہا اور حاجیون کے قافلون سے کسی قسم کی چہیڑ
چہاڑ نہین کی تہی اور خلیفہ مطیع کے خطبہ پڑہے جانے پر ناک بہون نہین
چڑہایا تہا۔

جنگ قرامطہ ومعز علوی

جس وقت جوہر سپہ سالار خلیفہ معز لدین اللہ علوی
مصر پر اور جعفر بن فلاح کتامی دمشق پر قابض و متصرف
ہو گیا۔ حسن ملقب بہ اعصم نے وہ خراج یا سالانہ ٹکس طلب کیا جو اسکو والی
دمشق ادا کیا کرتا تہا اہل دمشق اور نیز جدید والی دمشق نے دینے سے
انکار کیا۔ کشیدگی اور منافرت سے نوبت صف آرائی کی پہونچی خلیفہ
معز نے حسن کو تہدید آمیز خط تحریر کیا اور ساتہ ہی اسکے ہواخواہان
ابو طاہر قرمطی کو خط و کتابت کر کے یہ دم دے کے ملا لیا کہ سریر حکومت

پر ابوطاہر کی اولاد کو مین متمکن کرادونگا۔ کسی ذریعہ سے حسن کو اسکی خبر
لگ گئی۔ چنانچہ حسن نے سنہ ۳۶۰ھ مین علم خلافت علویہ سے انحراف واعراض
کرکے خلیفہ مطیع عباسی کے نام کا خطبہ اپنے مقبوضہ بلاد مین پڑہنا شروع کیا
اور علم خلافت عباسیہ کی اتباع مین سیاہ کپڑے پہنے بعد ازان
فوجین آراستہ کرکے دمشق پر یلغار کیا۔ جعفر بن فلاح والی دمشق مقابلہ
پر آیا گھمسان لڑائی ہوئی کھیت حسن کے ہاتھہ رہا جعفر کی سپاہ کو ہزمیت
ہوئی اثناء دار وگیر مین جعفر مارا گیا اور حسن کامیابی کا پھریرہ لئیے ہوئے
دمشق مین داخل ہوا اہل دمشق کو امان دی۔ مالی اور فوجی انتظام کرکے مصر
کی طرف بڑہا اندنون مصر مین جوہر سپہ سالار معز حکمرانی کر رہا تہا۔ ایک مدت
تک حسن کا محاصرہ کئیے رہا۔ اثناء محاصرہ مین عرب کی سپاہ اس سے
بگڑ گئی اور اپنی ہمت کا محاصرہ اُٹھا لیا مجبورانہ حسن بہی محاصرہ اوٹہا کے شام
کی جانب چلتا پہرتا نظر آیا۔ کوچ وقیام کرتا ہوا رملہ پہونچا۔ خلیفہ معز نے دہمکی
اور زجر و توبیخ کا خط حسن کے نام تحریر کیا اور اسکو قرامطہ کی سرداری
سے معزول کرکے بنی طاہر کو مامور فرمایا پس بنی طاہر نے جزیرہ اوال
سے نکلکے حسن کے زمانہ غیر حاضری مین احسار کو تخت وتاراج کیا۔ جون ہی
دربار خلافت بغداد مین یہہ خبر پہونچی۔ خلیفہ طائع عباسی نے بنی طاہر کو
تحریر کیا کہ دایرہ اطاعت سے قدم باہر نہ نکالو اور اپنے چچازاد بہائیون
کے ساتھہ مخاصمانہ برتاؤ کرنے سے باز آؤ۔ اس فرمان کے روانہ کرنے
کے بعد خلیفہ طائع نے ایک اپنے معتمد علیہ کو بہی اون لوگون مین مصالحت
کرانے کی غرض سے بہیجا مگر نتیجہ کچھہ نہوا۔

ان واقعات کے بعد حسن نے پھر شام پر فوج کشی کی مدتون قرامطہ اور

منغربی سپاہ سے لڑائیان ہوتی رہین آخرکار جوہر نے حسن کے رکاب کی عربی فوج کو بہت سا نقد و مال دیکے ملالیا۔ عربی فوج نے حسن کو میدان جنگ مین حریف کے مقابلہ چہوڑ دیا جس سے حسن کو ہزیمت ہوئی جوہر نے اسکے لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔

بعد اسکے خلیفہ معز افریقیہ سے ۳۶۳ھ مین قاہرہ چلا آیا اور اپنی سپاہ کو تمام ملک شام مین دایرہ حکومت کے توسیع کرنے کو پہیلا دیا پس معز کی سپاہ نے نہایت تہوڑی مدت مین ملک شام پر قبضہ حاصل کرلیا۔ حسن قرمطی اس سیلاب کے روکنے کو اٹہا اور کمال مردانگی سے خلیفہ معز کی فوج سے جنگ کرتا رہا بالآخر کل ملک شام کو علم خلافت علویہ کی حکومت سے نکال لیا اور فوجون کو ازسرنو مرتب و مسلح کرکے مصر کی طرف بڑہا۔ خلیفہ معز نے اسکے روک تہام پر اپنے بیٹے عبداللہ کو مامور کیا۔ مقام بلبیس مین مڈبہیڑ ہوئی ایک سخت و خونریز جنگ کے بعد حسن کو ہزیمت ہوئی ہزارہا ہمراہی اسکے مارے اور قید کرلئے گئے جنکی تعداد تین ہزار ظاہر کی جاتی ہے۔ حسن شکست کہاکے احسا کیجانب واپس ہوا اور خلیفہ معز نے بنی جراح امرا شام کو جو کہ قبیلہ طے سے تہے اون کل ممالک پر جنپر کہ قرامطہ مستولی ہورہے تہے متعدد لڑائیون اور محاصرون کے بعد اپنی طرف سے مامور کیا۔

بعدہ ۳۶۵ھ مین خلیفہ معز کا زمانہ وفات آگیا حسن کو اس اتفاقی تغیر سے فائدہ اوٹہانے کا موقع ملگیا۔ فوجین مرتب کرکے ملک شام پر قبضہ کرنے کو اُٹہہ کہڑا ہوا۔

افتکین ترکی معزالدولہ بن بویہ کا خادم تہا اسکو بختیار بن معزالدولہ سے عضدالدولہ کے بغداد مین آنے کے وقت بغداد مین ہزیمت ہوئی

اور یہہ (افتگین) شکست کہا کے دمشق پہونچا - اہل دمشق نے اس وقت ریان خادم کو جو معز علوی کی طرف سے حکمرانی کر رہا تہا حکومت دمشق سے معزول کر دیا تہا - اس وجہ سے افتگین کو بوجہ معرفت سابقہ حکومت کی کرسی بیٹھا دیا - خلیفہ معز نے یہ خبر پاکے دمشق پر فوج کشی کی طیاری کی اتفاق یہ ہوا کہ معز کی موت آگئی اور اسکا بیٹا عزیز سریر حکومت پر جلوہ آرا ہوا اس نے اپنی طرف سے جوہر کو اس مہم کے سر کرنے پر مقرر کیا - جوہر نے دمشق پر پہونچکے محاصرہ ڈالدیا - افتگین نے حسن قرمطی کو یہ حالات لکہہ بہیجے اور اسکو شام پر قبضہ کر لینے کی غرض سے بلا بہیجا - اس بنا پر حسن نے ۳۶۶ھ مین بعد وفات معز شام کا قصد کیا جیسا کہ تم ابہی اوپر پڑہ آئے ہو - اس مہم مین حسن کے رکاب مین افتگین بہی تہا - پہلے ان دونون نے رملہ کا محاصرہ کیا اور اسکو بزور تیغ جوہر کے قبضہ سے نکال لیا - بعد اسکے عزیز نے خود ان لوگون پر چڑہائی کی اور اپنے پر زور حملون سے ان کو پسپا کر دیا - اثنا رد و کد مین افتگین گرفتار کر لیا گیا اور اعصم (حسن) نے بہاگ کر طبریہ مین دم لیا - پہر طبریہ سے احسا، چلا گیا - اہل احسا، اور نیز قرامطہ کو اسکا یہ فعل کہ اسنے علم خلافت عباسیہ کی اطاعت قبول کر لی تہی ناگوار و نامطبوع گذرا سبہون نے متفق ہو کے عنان حکومت ابو سعید جنابی کے قبضہ اقتدار سے نکال لی اور اپنی گروہ مین سے دو شخصون جعفر و اسحاق کو حکومت کی کرسی پر متمکن کیا - ابو سعید جنابی کی اولاد جلاوطن ہو کر جزیرہ اوال پہونچی جزیرہ اوال مین ابو طاہر قرمطی کی اولاد اس سے پہلے سے مقیم تہی - ان لوگون کو احمد (ابو منصور) بن حسن اور اسکی اولاد سے منافرت اور کشیدگی تو

پہلے ہی سے تھی پس جو شخص انمین کا یا انکے ہواخواہون کا جزیرہ اوال مین گیا اسکو ان لوگون نے بے تامل مار ڈالا۔

الغرض جعفر اور اسحاق بالمشارکت قرامطہ پر حکمرانی کرنے لگے اور عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لیتے ہی علم خلافت علویہ کے مطیع ہو گئے اور جنگ نہی ہے[1] . . . . ۱۰ اور ۳۷۵ھ مین جعفر اور اسحاق نے کوفہ پر قبضہ کر لیا صمصام الدولہ بن بویہ نے انکی سرکوبی کو ایک سپاہ بہیجی جسکو جعفر اور اسحاق نے لب فرات ہزیمت دے دی ایک گروہ کثیر اس فوج کا کام آگیا۔ قادسیہ تک فتحمند گروہ ہزیمت یافتون کا تعاقب کرتا چلا گیا۔ بعد اسکے جعفر اور اسحاق مین مخالفت پیدا ہو گئی ہر ایک ریاست و حکومت کا بحرومی اپنے رفیق کے خواستگار اور دعوے دار رہوا۔ جس سے انمین نفاق مادہ پیدا ہو گیا شیرازہ حکومت منتشر ہو گیا۔ استحادی صورت جاتی رہی تا آنکہ اصغر بن ابو الحسن ثعلبی کا دور حکومت آگیا اور اسنے احسار کو انکے قبضہ و تصرف سے نکال کے انکی دولت و حکومت کو کان لم یکن کر دیا۔ اسوقت سے پہر احسار مین خلیفہ مطیع تاجدار خلافت عباسیہ کے نام کا خطبہ پڑہا جانے لگا اور یہان پر اسکی اور نیز اسکے آیندہ نسلون کی حکومت و دولت قایم ہو گئی۔

اخبار حکمرانان عرب جنہون نے بعد قرامطہ کے بحرین مین حکومت کی

صوبہ بحرین مین عرب کا ایک عظیم گروہ رہتا تھا۔ جن سے قرامطہ وقتاً

[1] اصل کتاب مین اس جگہ پر کچھہ نہین لکھا ہے۔ مترجم

نوقتاً بوقت ضرورت بمقابلہ اپنے دشمنون کے امداد طلب کیا کرتے تھے
اور اکثر لڑائیون مین انکی اعانت سے کامیابی حاصل کرتے تھے۔گاہے
گاہے قرامطہ ان سے لڑبھی جاتے تھے اور انکے رشتہ مراسم و
اتحاد کو منقطع کردیتے تھے۔عرب کے بڑے بڑے قبائل جو اس وقت بحرین
مین مقیم تھے بنو تغلب، بنو عقیل اور بنو سلیم تھے اوران مین بلحاظ کثرت
وعزت بنو تغلب سب سے بڑے چڑھے تھے۔پس جسوقت قرامطہ کی
حکومت کو بحرین مین تنزل ہوچلا اور بعد انقراض حکومت جنابی ہا مین
ان کے اور بنی بویہ کی عداوت مستحکم ہوگئی اور یہ عداوت و مخالفت
جن دنون خلافت عباسیہ کی دعوت بحرین مین کی گئی بیحد ترقی پذیر
ہوئی اسوقت بعض قرامطہ اور انکے اکثر ایلچیون نے اپنی حکومت وریاست کو
زوال پذیر دیکھہ کے علم خلافت عباسیہ کی اطاعت قبول کرلی۔بنی مکرم نے
اکثر روسا رعمان کو ان خیالات مین اپنا ہم خیال بنا لیا۔اسی زمانہ مین اصغر
بحرین پر مستولی و متصرف ہوگیا چنانچہ اسکی ایندہ نسلون نے بذریعہ
وراثت اس صوبہ کے حکمرانی کی اور بنی مکرم عمان پر قابض ہوگئے بعد اسکے
بنو تغلب اور بنو سلیم مین چل گئی بنو تغلب نے بنی عقیل کی اعانت و امداد
سے بنو سلیم کو بحرین سے نکالدیا۔بنو سلیم بحرین سے جلا روطن ہوکر مصر چلے
گئے پھر مصر سے افریقیہ کا راستہ لیا جیسا کہ آئندہ تم پڑھوگے۔

پھر بعد ایک مدت بنی تغلب اور بنی عقیل مین مخالفت پیدا ہوگئی۔بنی
تغلب نے بنی عقیل کو بھی بحرین سے نکالدیا۔عراق چلے گئے کوفہ اور اکثر
بلاد عراقیہ کے مالک بن بیٹھے۔بحرین مین زمانہ دراز تک اصغر کی حکومت کا
سکہ چلتا رہا۔جزیرہ اور موصل کو بھی اپنے دایرہ حکومت مین داخل و شامل

کرلیا تھا۔ ۴۳۸ھ مین راس عین مضافات جزیرہ مین بنی عقیل سے اور اصغر سے پہر معرکہ آرائی کی نوبت آئی۔ نصیر الدولہ بن مروان والی میافارقین عمدیار بکر کو اس پر افسردگی پیدا ہوئی۔ ہر چہار طرف کے امراء ملک کو جمع اور سپاہ کو فراہم کرکے اصغر پر چڑہائی کی کہیت اصغر کے ہاتہہ رہا۔ اصغر نے نصیر الدولہ کو گرفتار کرلیا پہر بعد چندے آزاد کردیا۔ مرگیا حکومت بحرین اسکی آئندہ نسلون کے قبضہ مین رہی تا آنکہ یہ سب ضعیف ہوگئے اور ان کی حکومت کا شیرازہ درہم برہم ہوگیا انہین ایام مین بنی عقیل کی حکومت بہی بلاد جزیرہ مین مضمحل اور کمزور ہوگئی تہی۔ ارکین دولت سلجوقیہ نے ان کو بلاد جزیرہ سے نکال کے ان کے اصلی وطن بحرین کی طرف ان کو واپس کیا یہہ وہ زمانہ تہا کہ بنی تغلب پر ضعف طاری ہوگیا تہا اور ان کی حکمرانی کے مشین کے پرزے ڈہیلے ہوچلے تہے پس بنی عقیل نے ان کو دبالیا اور مغلوب کردیا۔

ابن سعید نے لکہا ہے کہ مینے اہل بحرین سے ۶۵۱ھ مین مدینہ منورہ مین بوقت ملاقات استفسار کیا تہا کہ بحرین مین اب کسکی حکومت ہے؟ جواب دیا بنی عامر بن عوف بن عامر بن عقیل حکمرانی کررہے ہین اور بنی تغلب ان کے رعایا ہین۔ اور بنی عصفور جو انہین مین سے ہین۔ احسار کے مالک و حکمران ہین۔

اب ہم اس مقام پر قرامطہ کے کاتبون اور بحرین و عمان کے شہرونکے حدود بیان کیا چاہتے ہین کیونکہ یہ بہی اخبار قرامطہ کے متعلقات سے ہے۔

کاتب دسکرہ(یری) ان قرامطہ کا ابوالفتح حسین بن محمود معروف بہ کشاجم تہا یہ نامی شعراء سے تہا۔ ثعالبی نے یتیمہ مین اور حصیفری نے زہر الاداب

(۱) ۹۰۰ ء

مین لکھا ہے کہ یہ بغدادی المولد ہے۔ قرامطہ کی ملازمت کیوجہ سے یہ مشہور ہوا تہا جیسا کہ بیہقی نے ذکر کیا ہے بعد اسکے اسکا بیٹا ابو الفتح نصر قرامطہ کا کاتب ہوا اسکو بہی اسکے باپ کی طرح کشاجم کے لقب سے سب یاد کرتے تھے یہ اعصم قرمطی کا کاتب تہا۔

بحرین ایک ملک ہے جو اپنے شہر کے نام سے موسوم ہے اور کا ہے یہ ہجر کے نام سے بہی موسوم کیا جاتا ہے جو اس ملک کا ایک دوسرا شہر ہے۔ اسی ملک کا حضریہ نامی ایک شہر تہا جسکو قرامطہ نے ویران کردیا تہا اور بجاے اسکے احسار کو آباد کیا۔ اس ملک کی مسافت ایک مہینہ کی ہے بحر فارس کے کنارے درمیان بصرہ اور عمان کے واقع ہے۔ اسکے مشرق مین بحر فارس ہے۔ غربی جانب اسکا یمامہ سے متصل اور ملحق ہے اسکے شمال مین بصرہ ہے جنوب مین عمان۔ سرسبز وشاداب ملک ہے ہر طرح کے میوے اور ترکاریان پیدا ہوتی ہین۔ گرمی زیادہ پڑتی ہے جابجا ریگ کے ٹیلے بہی ہین تیز ہوا چلنے سے مکانات مین ریگ بہر جاتی ہے۔ یہ ملک اقلیم ثانی سے ہے اور بعض حصہ اسکا اقلیم ثالث مین ہے۔

زمانہ جاہلیت مین یہ ملک عبد القیس اور بکر بن وائل قبیلہ ربیعہ کے قبضہ مین تہا پہر شاہان فارس نے اسپر قبضہ کر کے اپنی جانب سے منذر بن ساوی تمیمی کو بطور گورنر کے مقرر کیا بعد ازان شروع زمانہ اسلام مین بنی جارودی اسکے حکمران ہوئے۔ گورنران خلافت عباسیہ کے کبہی ہجر مین نہین رہتے تھے تا آنکہ ابو سعید قرمطی نے تین برس کے محاصرہ وجنگ و آتش زنی وقتل وغارت کے بعد اسپر قبضہ حاصل کیا۔

بعد اسکے بنو طاہر نے شہر احسار کی تعمیر کی اور قرامطہ کی حکومت ایک مدت تک مسلسل قایم رہی - بعدہ بنی ابوالحسن بن ثعلب کے قبضہ مین اسکی عنان حکومت گئی بعد اسکے بنو عامر بن عقیل حکمرانی کی کرسی پر متمکن ہوئے ابن سعید کہتا ہے کہ ان دنون ان لوگون مین سے اسکی زمام حکومت بنو عصفور کے ہاتھہ مین ہے -

احسار - اسکی تعمیر ابوطاہر قرمطی نے تیسری صدی مین کی تہی - چونکہ اس ملک مین اونٹون کی چراگاہین اور ریگستان مین پانی کے چشمے بکثرت ہین اسوجہ سے اسکو احسار کے نام سے موسوم کیا - یہان پر قرامطہ کی حکومت و دولت تہی اسی مقام سے قرامطہ نکلکے اطراف شام ، عراق ، مصر اور حجاز مین پہیلے تہے اور شام و عمان پر قابض و متصرف ہوئے تہے -

دارین ملک بحرین کے متعلقات اور مضافات سے ہے اسی مقام کی طرف خوشبو منسوب کیجاتی ہے جیساکہ نیزہ خطیہ کیجانب منسوب کیا جاتا ہے کہا جاتا ہے مشک دارین اور نیزہ خطیہ -

عمان جزیرہ نما رعرب کا ایک حصہ ہے جو یمن ، حجاز ، شحر ، حضرموت اور عمان پر مشتمل ہے - عمان بحر فارس پر آباد ہے اسکی غربی جانب سے ایک ماہ کی مسافت ہے - اسکے شرق مین بحر فارس واقع ہے جنوب مین بحر ہند ، غرب مین بلاد حضرموت اور شمال مین بحرین - اسمین بکثرت میوے اور نخلستان ہین - یہان پر موتیان بہی پیدا ہوتے ہین - اس شہر کو عمان اس مناسبت سے کہتے ہین کہ سب کے پہلے عمان بن قحطان اپنے بہائی یعرب کی طرف سے حاکم ہوکر یہان پر آکر مقیم ہوا تہا - بعد سیل عرم

کے ازد اسکے حاکم ہوئے - پھر جب دور اسلام آیا تو اس وقت بنو جلندی
اسکے مالک و حاکم تھے - یہان پر خوارج بکثرت ہین - بنو بویہ سے اور ان سے
اکثر لڑائیان ہوئین - اس ملک کا دار السلطنت تروی مین تھا - بدفعات
ملوک فارس نے براہ دریا اسپر فوجکشی کی اور فتحیاب ہو کر اسکی حکمرانی
کرتے رہے - یہ اقلیم ثانی مین ہے - اسمین پانی کے چشمے ، باغات ،
بازرات ، اور نخلستان بکثرت ہین - عہد اسلام مین اسکے حکمران
بنی شامہ بن لوی بن غالب ہوئے - مگر اکثر نسابہ قریش انکے اس
نسب سے انکار کرتے ہین - بہرکیف سب کے پہلے محمد بن قاسم
شامی نے حسب ہدایت خلیفہ معتضد اس ملک پر فوج کشی کی اور بزور
تیغ فتح کر کے قابض و متصرف ہوا خوارج جلا وطن ہو کر تروی کے
پہاڑون کے چوٹی پہ چلے گئے - اس وقت سے یہان پر علم خلافت
عباسیہ کا خطبہ پڑھا جانے لگا - بعد اسکے بوراثت اسکے بیٹون نے
اس ملک پر حکمرانی کی اور سنت کے شعایر ظاہر کئے بعد ازان ۳۰۵ھ
مین ان لوگون مین مخالفت پیدا ہوئی - باہم لڑے - انمین سے بعض قرامطہ
سے جا ملے - باقی ماندگان اسی فتنہ و فساد مین پڑے رہے تا آنکہ ابوطاہر
قرمطی ان پر ۳۱۷ھ مین جب کہ یہ حجر اسود کو مکہ سے اکھاڑ لایا تھا غالب
ہو گیا اور عبید اللہ مہدی کے نام کا خطبہ پڑھا - اس زمانہ سے قرامطہ کے
حکمران ۳۷۵ھ تک آتے جاتے رہے پھر ان پر خوارج اہل تروی
غالب آئے اور جس قدر یہان پر روافض اور قرامطہ تھے سبھون کو
قتل کر ڈالا اس وقت سے یہان کی ریاست انہین کے قبضہ مین رہی اور
بنی ازد اسکی حکمرانی کرتے رہے بعد ازان روسا عمان سے بنو مکرم دار الخلافت

بغداد گئے - اور بنی بویہ کی ملازمت اختیار کی اور بہران کی امداد و اعانت
سے بنو مکرم نے عمان پر چڑہائی کردی - بہت بڑی خونریزی ہوئی آخرکار
خوارج جلا وطن ہو کر پہاڑون پر چلے گئے اور بنی مکرم عمان پر قابض
ہو گئے - خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑہا جانے لگا - بعد اسکے جب بغداد
مین بنو بویہ کی حکومت مین ضعف آگیا تو بنی مکرم نے عمان مین خودسری
و خودمختاری کی حکومت قایم کرلی اور اسکی کرسی حکومت پر اسکی آئندہ نسلین
متمکن ہوئین انہین مین سے موید الدولہ ابو القاسم علی بن ناصر الدولہ
حسین بن مکرم تہا - یہ سخی ممدوح اور بادشاہ تہا ایساہی بیہقی نے لکہا ہے
اور مہیار دیلمی وغیرہ نے اسکی مدح کی ہے ۴۲۸ھ مین ایک
زمانہ دراز حکومت کرنے کے بعد اس نے وفات پائی - پہر ۴۴۲ھ
مین بنی مکرم مین ضعف آگیا - عورتین اور غلام امور سلطنت مین پیش پیش ہو
گئے - خوارج نے اس امر کا احساس کرکے حملہ کردیا - بنی مکرم تاب
و مقاومت نہ لاسکے کمال ابتری کے ساتہہ لپ پا ہوے خوارج کو
کامیابی حاصل ہوئی - عمان پر قبضہ حاصل کرکے بقیۃ السیف کو بہی تہ تیغ
کیا شاہی کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ گیا وہان کے باشندے
حجاز کے دیہاتون مین جا بسے - یہ ملک بالکل بنجر اور شور ہے یہ بہی
عمان کا ایک حصہ ہے جو اقلیم ثانی سے بحر فارس پر آباد ہے اور جہان
کہ صحرا و حجاز ملتے ہین اسکے شمال مین بحرین تک منزلون کی مسافت ہے
قدرتی طور سے وہ بڑے بڑے پہاڑون کے درمیان واقع ہے
اسی وجہ سے کسی شہر پناہ کے بنانے کی ضرورت محسوس نہین
ہوئی - اسپر خاندان شاہی سے زکریا بن عبد الملک ازدی نے

سنہ ۴۴۹ھ مین قبضہ کیا تھا خوارج تروی شہر تسراۃ مین انلوگون کو مذہبی تعلیم دیتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ یہہ لوگ جلندی کی اولاد سے ہین۔

اخبار اسماعیلیہ والی قلعات

عراق، فارس، وشام

یہ مذہب قرامطہ کا مذہب ہے یہ حد سے گذرا ہوا رافضیون کا ایک گروہ ہے۔ جیسا کہ تم اوپر پڑھ آئے ہو اسکے مذہب مین سخت اضطراب اور اختلاف ہے۔ اس مذہب والے ہمیشہ اطراف عراق، خراسان فارس اور شام مین ایک مقام سے دوسرے مقام پر نقل وحرکت کرتے رہتے تھے۔ بعضون مین بوجہ اختلاف زمانہ اور شہرون کے اختلاف بھی پیدا ہوگیا تھا پہلے اس مذہب والے قرامطہ کے نام سے موسوم کئے جاتے تھے بعد ازان عراق مین باطنیہ کے نام سے پکارے جانے لگے پھر اسماعیلیہ کہلائے چونکہ عہد خلافت مستنصر علوی مین اسکے بیٹے نزار نے بعیت نہ کرنے پر اسماعیلیہ کے ہواخواہون کو قتل وتہ تیغ کیا تھا اور حسن بن صباح نامی ایک شخص نے جو اسی فرقہ کا اسکے پاس رہتا تھا اسکے بعد کے ائمہ کی امامت سے مصر مین انکار کیا تھا اسیوجہ سے اسکے گروہ والون کو لوگون نے نزاریہ کے نام سے موسوم کیا۔

بعد قتل نزار یہ اور افتراق جماعت اس مذہب والے تمام ممالک اسلامیہ مین پھیل گئے اور درپردہ وخفیہ طور سے اپنے مذہب کی تعلیم

وتلقین کرنے لگے۔ اسی مناسبت سے یہہ لوگ فرقہ باطنیہ کے نام
سے موسوم کئے گئے۔ پہر انکی ایذیت وتکلیف وہی تمام ممالک اسلامیہ
مین عام ہوگئی کیونکہ انکا اعتقاد یہ تہا کہ غیر مذہب کا خواہ مسلم ہی کیون
نہو قتل کرنا مباح ہے۔ پس اس وجہ سے فرقہ باطنیہ والے نامی نامی
آدمیون کو قتل کرتے پہرتے تہے اور اپنے اس مقصد کے حاصل
کرنے کو ایک گروہ باطنیہ کا مجتمع ہوتا اور مکانات کے دہلیزون مین چہپ
رہتا اور جب موقع ملجاتا تو اپنے شرمناک مقصد کو حاصل کرلیتا۔ رفتہ
رفتہ انکا یہ فتنہ وفساد زمانہ سلطان ملکشاہ مین جبکہ دیلم اور سلجوقیہ ممالک
اسلامیہ پر حکمرانی کر رہے تہے بہت زیادہ بڑہ گیا۔ خلفاء وقت
انکی گوشمالی اور سرکوبی سے مجبور ہوگئے اوہ اسکے آتش فساد ومضرت
کو بجہا نسکے تہوڑے ہی دنون مین تمام ممالک اسلامیہ مین پہیل
گئے۔ اسی زمانہ مین ایک گروہ باطنیہ کا ساوہ اطراف ہمدان مین مجتمع
ہوا اور نماز عید پڑہی شحنہ ہمدان نے ان کو گرفتار کرکے جیل مین ڈالدیا
مگر چند ہی دنون بعد رہا کردیا بعد اسکے اس فرقہ والے مضبوط مضبوط
قلعات اور شہرون پر مستولی ومتصرف ہوگئے۔ سب سے
پہلے جس قلعہ پر فرقہ باطنیہ مستولی ومتصرف ہوا وہ فارس کے قریب
ایک قلعہ تہا جسکا والی اسی مذہب کا پابند ومقلد تہا چنانچہ اس فرقہ والے
اسکے پاس جاکے پناہ گزین ہوئے اور رفتہ رفتہ وہین سب کے سب
مجتمع ہوئے۔ آنے جانے والے قافلہ کو لوٹنے لگے نہایت قلیل
مدت مین انکا ضرر اس اطراف وجوانب مین عام طور سے پہیل گیا پہر فرقہ
باطنیہ نے قلعہ اصفہان کو دبالیا اس قلعہ کا نام شاہ در تہا سلطان ملکشاہ

سنے اسکو تعمیر کرایا تھا اور اپنی طرف سے ایک شخص کو اسکا والی مقرر کیا تھا - احمد بن غطاش نامی ایک شخص فرقہ باطنیہ کا حاکم قلعہ کے خدمت مین جاکے رہنے لگا - احمد کا باپ فرقہ باطنیہ کا پیشوا تھا اسی سے حسن بن صباح وغیرہ سے تعلیم پائی تہی - فرقہ باطنیہ احمد کی اسکے باپ کے وجہ سے اور نیز اسکے ذی علم ہونے کے سبب سے بہت عزت کرتا تہا حتے کہ اس فرقہ والون نے بہت سا مال و زر جمع کرکے احمد کے پیش نظر کیا اور نہایت تپاک سے اپنا پیشوا بنایا احمد ان لوگون سے رخصت ہوکر والی قلعہ کے پاس گیا اور اپنے نمایان خدمات کے وجہ سے والی قلعہ کے آنکھون مین اس قدر عزیز و محترم ہوگیا کہ اسنے کل امور کے سیاہ و سفید کرنے کا احمد کو اختیار دے دیا پہر جب والی قلعہ مر گیا تو احمد بن غطاش قلعہ شاہ درکا والی ہوگیا - اسنے اپنے کل ہم مذہب کو جو اس قلعہ کے مضافات مین مقید تھے رہا کر دیا - ان لوگون کے رہا ہوتے ہی ہر چہار طرف سے امن و امان کا سایہ عاطفت اٹھہ گیا دن دہاڑے قافلے لٹنے لگے - بعد اسکے فرقہ باطنیہ اطراف قزوین مین قلعہ موت پر قابض ہوگیا - اس اطراف کو طالقان بھی کہتے تہے - یہ ممالک جعفری کے زیر حکومت تھے جعفری سنے ایک علوی کو اپنے نیابت کا اعزاز دے رکھا تھا اور رے کا حاکم ابو مسلم تھا جو نظام الملک طوسی کا سسرالی رشتہ دار تھا حسن بن صباح جوڑ توڑ لگاکے ابو مسلم کے پاس آکے رہنے لگا چونکہ علوم نجوم و سحر مین حسن کو ید طولے تھا اور عطاش والی قلعہ اصفہان کے نامی شاگردوں سے تھا اس وجہ سے اس سنے ابو مسلم کے دلمین نہایت قلیل مدت مین

اپنی جگہہ کرلی لیکن تھوڑے دنون بعد ابومسلم نے حسن پر یہ الزام لگایا کہ یہہ مصریون کے ایلچیون سے جو اس وقت وہان تھے سازش کئے ہوئے ہے حسن یہ سنکر بہاگ نکلا۔ مختلف شہرون مین ہوتا ہوا مصر پہونچا خلیفہ مستنصر علوی بڑی آؤبھگت سے پیش آیا اور اسکو یہ ہدایت کی کہ لوگون کو میری امامت کی تعلیم دو حسن نے عرض کیا آپ کے بعد میرا کون امام ہوگا مستنصر نے جواب دیا "میرا بیٹا نزار" حسن مصر سے واپس ہوکر شام، جزیرہ، دیاربکر اور بلاد روم کی سیر کرتا ہوا قلعہ موت واقع خراسان مین پہونچا اور علوی کے پاس مقیم ہوا جسکو جعفری نے اپنا نائب بنایا تہا۔ علوی نے اسکی بیحد عزت کی اور اسکے قیام کو باعث نزول برکت و رحمت الٰہی تصور کیا۔ حسن ایک مدت تک قلعہ موت مین ٹھیرا ہوا قلعہ مذکور پر قبضہ کرلینے کی درپردہ تدبیرین کرتا رہا پس جب حسب مرضی تدبیرین ہوگئین تو حسن نے علوی کو قلعہ موت سے نکال کے قبضہ کرلیا۔ اس کی خبر نظام الملک تک پہونچی فوراً ایک سپاہ حسن کے محاصرہ پر روانہ کی۔ محاصرہ نہایت سرگرمی اور مستعدی سے کیا گیا لڑائیان شروع ہوئین اثنا رجنگ مین حسن نے فرقہ باطنیہ کے ایک گروہ کو نظام الملک کے قتل کرنے پر مامور کردیا چنانچہ اس گروہ نے نظام الملک کی زندگی کا خاتمہ کردیا۔ جو فوجین محاصرہ پر تہین نظام الملک کے شہادت کے وجہ سے واپس آئین۔ پہر کیا تہا فرقہ باطنیہ کی بن آئی۔ قلعہ طبس اور نیز قوہستان کے قلعات ازدون وقاید پر جو اسکے جوار و قرب مین تہے قبضہ کرلیا۔

قوہستان کا رئیس منور نامی ایک شخص تہا جو بنی سیجور امراء خراسان

ملوک سامانیہ کی نسل سے تھا گورنر قوہستان نے منور کو اپنے
یہان بُلایا اور اسکی بہن کو جبراً لے لینے کا قصد کیا منور نے اسماعیلیہ
کو اپنی امداد پر بلا بھیجا چنانچہ فرقہ اسماعیلیہ باطنیہ نے پہونچکر قوہستان
کے قلعات پر بھی اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا۔ اسی زمانہ مین قلعہ خالنجان
پر بھی فرقہ باطنیہ قابض ہو گیا تھا یہ قلعہ اصفہان سے نو کوس کے فاصلہ
پر تھا۔ پہلے یہ مویدالملک بن نظام الملک کے قبضہ مین تھا بعدازان
جاولی سقاوہ کے قبضہ مین چلا گیا جو ترکون کا ایک نامور امیر تھا
اور اسکی جانب سے کوئی ترکی امیر اس قلعہ کا حاکم ہوا۔ فرقہ
باطنیہ مین دو ایک شخص حاکم قلعہ کی خدمت مین گئے اور مستعدی سے
اسکی خدمت کرتے رہے رفتہ رفتہ اس قدر رسوخ بڑھا لیا کہ حاکم
قلعہ کے ناک کے بال ہو گئے حاکم قلعہ نے قلعہ کی کنجیان حوالہ کر دین
ان لوگون نے احمد بن عطاش والی قلعہ شاہ در کو لکھ بھیجا۔ پس احمد معہ اپنی
فوج کے بحالت غفلت اس قلعہ پر آ پہونچا۔ حاکم قلعہ گھبرا کر بھاگ
کھڑا ہوا احمد بن عطاش نے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور جس قدر فوج وہان تھی سب
کو تہ تیغ کیا۔ اس قلعہ پر قبضہ کر لینے سے فرقہ باطنیہ کی قوت بڑھ گئی اہل
اصفہان ان سے دبنے لگے تاآنکہ ان لوگون نے اہل اصفہان پر
خراج قایم کیا۔

۱۰ اس فرقہ (باطنیہ) کے مقبوضہ قلعات سے اسویاوند بین الرل اور
قلعہ آمد تھا جسپر فرقہ باطنیہ نے بعد ملکشاہ سلجوقی کے براہ مکر و غداری
قبضہ حاصل کیا تھا۔ قلعہ ازدہر بھی انکے مقبوضات مین شمار کیا جاتا تھا
اس قلعہ کو ابوالفتوح ہمشیرہ زادہ حسن بن صباح نے سر کیا تھا۔ منجملہ

انکے قلعات سے کرو کوہ، قلعہ ناظر واقع خوزستان اور قلعہ طنبور متصل ارجان تہا اس قلعہ کو ابوحمزہ اسکاف نے اہل ارجان کے قبضہ سے حاصل کیا تہا۔

ابو حمزہ اسکاف کسی ضرورت سے مصر گیا ہوا تہا۔ وہین اس نے اس مذہب کی تعلیم پائی اور اس فرقہ کا ایلچی ہو کر عوام الناس کی تلقین کو واپس آیا۔

قلعہ ملاذخان بہی انہین کے قلعات سے تہا جو مابین فارس و خوزستان کے واقع تہا۔ رہزنون اور مفسدون نے تقریباً دوسو سال سے اس قلعہ کو اپنا گھر رکھا تھا اور آنے جانے والون پر شبخون مارا کرتے تہے تا آنکہ عضد الدولہ بن بویہ نے اس قلعہ کو سر کیا اور جس قدر ڈاکو یہان تہے ان سب کو تہ تیغ کیا پس جب ملکشاہ نے اسپر قبضہ حاصل کیا تو میر انز کو بطور جاگیر یہ قلعہ مرحمت فرمایا امیر انز نے اپنی طرف سے ایک شخص کو اس قلعہ کا حاکم مقرر کیا۔ فرقہ باطنیہ نے جو ارجان مین تہے حاکم قلعہ سے راہ و رسم پیدا کی۔ پہلے تو اس قلعہ کے فروخت کر ڈالنے کی تحریک کی جب والی قلعہ نے اس سے انکار کیا تو فرقہ باطنیہ نے مذہبی پیرایہ اختیار کیا کہلا بہیجا کہ ہم ایک شخص کو تمہارے پاس مناظرہ کرنے کو بہیجتے ہین تا کہ تمپر ہمارے مذہب کی حقانیت ظاہر ہو۔ والی قلعہ نے یہ درخواست منظور کر لی۔ فرقہ باطنیہ نے چند سپاہیون کو جو اسی فرقہ کے ممبر تہے روانہ کیا انلوگون نے پہونچتے ہی والی قلعہ کے خادم کو گرفتار کر لیا اس نے قلعہ کی کنجیان ان کے حوالہ کر دین ان لوگون نے قلعہ مین گہس کے والی قلعہ کو بہی پکڑ

لیا۔اس سے انکی شوکت وقوت بڑھ گئی۔
فرقہ باطنیہ کے آئے دن ترقیات اور عنادات سے لوگون کے
کان کھڑے ہوئے۔ ہرچہار طرف سے انکے قتل پر آمادہ وطیار ہوگئے
اوران کے قتل کرنے کو ثواب اوران سے جنگ کرنے کو جہاد سمجھکر
ہرسمت سے عامہ مسلمین ان پر ٹوٹ پڑے۔ اصفہان مین بھی عوام الناس
نے ان کو خوب قتل کیا۔ یہ فرقہ والے اصفہان مین اُن دنون ظاہر ہوئے
تھے جبکہ سلطان برکیارق نے اصفہان پر محاصرہ ڈالاتھا اوراصفہان مین
اسکا بھائی محمد اوراسکی مان خاتون جلالیہ موجود تھی رفتہ رفتہ اس فرقہ
کی دعوت اصفہان مین پھیل گئی اورانکا مکروفریب اوراُنکے تبعین کی
فتنہ انگیز چالین عام ہوگئین پس اصفہان کے عام باشندون نے
ان پر یورش کی اوران کو قتل کرنے لگے۔بڑی بڑی خندق کھودکے
اسمین آگ روشن کی۔جہان پر فرقہ باطنیہ مین سے کسیکو پاتے تھے
پکڑلاتے اوراسی خندق مین انکو ڈالدیتے تھے۔ جاولی سقاوہ والی
فارس نے ان پر جہاد کرنے کی غرض سے کمرہمت باندھی فوجین آراستہ
کرکے ہمدان کا راستہ لیا اور ایک مدت تک فرقہ باطنیہ پر جہاد کرتارہا
بعداسکے باطنیہ نے امراء سلجوقیہ کو براہ مکروفریب قتل کرنے کی
غرض سے ہمدان کیطرف کوچ کیا۔چنانچہ اس فرقہ نے ہمدان پہونچکے
یہ طریقہ اختیار کرلیا کہ ایک شخص اس گروہ کا امراء سلجوقیہ مین سے ایک
امیر کے قتل کرنے کو تبدیل لباس جاتا اور موقع پاکر اسکو قتل کرکے
اپنے آپ کو بھی لقمہ نہنگ اجل بنادیتا۔ اصل یہ ہے کہ اس امر پر سلطان
برکیارق نے اس فرقہ کو آمادہ کیا تھا اور اپنے بھائی کے معاملہ مین اس

فرقہ سے اعانت طلب کی تہی۔ پس فرقہ یہ چال چلنے لگا کہ ایک شخص اپنین سے
ایک امیر کی خدمت مین جاکر ملازمت اختیار کرتا اور جب اسکو
موقع ملجاتا تو یہ اس امیر پر وار کر دیتا اکثر یہ ہوتا تہا کہ وہ امیر
مرجاتا اور اس جرم کے یاداش مین وہ باطنی بہی مار ڈالاجاتا تہا
غرض اس طریقہ سے امرار سلجوقیہ سے ایک گروہ کو اس فرقہ نے
زیر خاک پہنچا دیا۔

ہرگاہ سلطان برکیاروق کو اپنے بہائی محمد کے مقابلہ مین کامیابی
حاصل ہوئی تو اس وقت یہ فرقہ اسکے تمام لشکر مین ملاجلا ہوا تہا
اس گروہ نے آہستہ آہستہ گروہ بندی بہی کرلی تہی امرار لشکر کو ان
سے خطرہ پیدا ہوا وقتاً فوقتاً خود بہی ان لوگون نے امرار لشکر کو قتل کرنے
کی دہمکیان دین امرار لشکر ہر وقت مسلح رہنے لگے اور اس امر کی شکایت
سلطان برکیاروق سے کی اور نیز یہ جڑ دیا کہ اس فرقہ والون سے اور
آپ کے بہائی کی فوج سے مراسم اتحاد ہین۔ سلطان برکیاروق یہ سنکے
آگ بگولا ہوگیا۔ عام طور سے ان لوگون کے قتل کی اجازت دے دی
خود بہی مسلح ہو کے سوار ہوا اسکی فوج بہی مرتب ہو کر اسکے ہمراہ ہوئی
فرقہ باطنیہ پر زمین باوجود وسعت وفراخی کے تنگ ہوگئی۔ جس طرف جاتے
تہے قتل کیئے جاتے تہے۔ امیر محمد جو علار الدولہ بن کاکویہ کی نسل
سے تہا اور اس مذہب وسلسلہ کا ایک ممبر تہا بخوف جان بہاگا مگر اس
جان باختہ کو اجل نے نہ چہوڑا۔ بغداد مین ابو ابراہیم استرابادی سلطان
کی سفارت مین گیا ہوا تہا سلطان برکیاروق نے لکہہ بہیجا وہین گرفتار
ہو کر مار ڈالا گیا۔ یہ وہ زمانہ تہا کہ فرقہ باطنیہ پر ہر چہار طرف سے قتل

کی بوچھار پڑ رہی تھی جس طرف آنکھین اوٹھتی تھین فرقہ باطنیہ ہی کے مقتول نظر آتے تھے ہر شخص انکے قتل و خونریزی پہ تلا ہوا تھا - یہ واقعات ۴۸۶ھ کے ہین -

پھر جب بعد سلطان برکیاروق کے سلطان محمد کا دور آیا اور اسکی حکومت وسلطنت کو پورے طور سے استحکام و استقلال حاصل ہوگیا تو سلطان محمد نے قلعہ شاہ دز پر جسکا والی احمد بن غطاش تھا فوج کشی کی یہ قلعہ اصفہان کے قریب تھا اور فرقہ باطنیہ کا گویا یہی قلعہ دار السلطنت تھا ماہ رجب وائل چھٹی صدی مین اس قلعہ کا محاصرہ کیا گیا - چھ کوس کا اس قلعہ اور پہاڑ کا دور تھا سلطان محمد نے اپنے امرا لشکر کو باری باری جنگ کرنے پر مامور کیا اور نہایت حزم و احتیاط اور کمال مستعدی سے اس قلعہ پر مدت دراز تک حملہ کرتا رہا تا آنکہ فرقہ باطنیہ شدت جنگ اور طول محاصرہ سے گھبرا گیا - فقہا اہل سنت وجماعت سے اپنے معاملہ مین استفتا کیا جسکا مضمون یہ تھا " کیا فرماتے ہین سادات فقہا ائمہ دین اس گروہ کی بابت جو کہ اللہ تعالےٰ پہ اور قیامت پر اور اسکی کتابون اور رسولون پر ایمان رکھتا ہے اور ما جاء بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حق جانتا ہے اور اسکی تصدیق کرتا ہے لیکن محض امامت مین اختلاف کرتا ہے کیا سلطان وقت کو اسکی موافقت اور رعایت جایز ہے اور انکی اطاعت قبول کرنا روا ہے اور ہر اذیت سے انکو بچانا مناسب ہے یا نہین ؟ اکثر فقہا نے اسکے جواز کا فتوے دیا بعضون نے توقف اختیار کیا بحث و مناظرہ کرنے کو علما و فقہا جمع ہوئے سمنجانی جو شافعیہ کا نامی و سر بر آوردہ عالم تھا اس گروہ کے قتل کے

وجوب کا قائل ہوا اور صاف صاف کہدیا کہ اس فرقہ کا محض اقرار باللسان
اور تلفظ بالشہادتین کافی نہوگا جب تک وہ احکام شرع کی مخالفت سے
نہ باز آئین اسوجہ سے اجماعاً ان کی خونریزی مباح ہے۔ بہت دیر تک
مناظرہ ہوتا رہا مگر کوئی امر طے نہوا تب علماء اہل سنت وجماعت نے
مناظرہ کرنے کی غرض سے فرقہ باطنیہ کے علماء کو طلب کیا اور روسار
اصفہان کو بھی اس جلسہ مین بلایا۔ مگر فرقہ باطنیہ نے حیلہ وحوالہ کرکے
ٹالدیا اور سفارت بے نیل مرام واپس آئے سلطان محمد حبلا کے
محاصرہ مین شدت کرنے لگا بالآخر فرقہ باطنیہ امن کا خواستگار
ہوا اور یہ درخواست کی کہ بعوض اس قلعہ کے ہمکو قلعہ خالنجان مرحمت ہو
جو اصفہان سے دس کوس کے فاصلہ پر ہے اور اس قلعہ سے نکلکر قلعہ
خالنجان مین جانے کو ایک مہینہ کی مہلت دیجائے۔ سلطان محمد نے
اس درخواست کو منظور کرلیا فرقہ باطنیہ مال واسباب فراہم کرنے مین مصروف ہوا ہنوز مدت مقررہ
تمام نہوئی تھی کہ فرقہ باطنیہ مین سے چند لوگون نے سلطان محمد کے ایک امیر پر حملہ کردیا۔ اتفاق یہ کہ
یہ امیر ان کے حملہ سے بچگیا سلطان محمد کو اسکی خبر لگی تو اس نے از سرنو پھر محاصرہ کرلیا۔
فرقہ باطنیہ نے خود گروہ پریشان ہوکر امان طلب کی اور قلعہ ناظر وطبس چلے جانے
کی اجازت چاہی اسطور سے کہ سلطان محمد اپنے چند دستہ فوج کے
ساتھ ہمارے ایک حصہ فوج کو قلعہ ناظر پہنچانے پر مامور
فرمائے اور باقی ماندگان کو قلعہ کے ایک گوشہ مین نظر بند ومحبوس رکھے
جب یہ حصہ قلعہ ناظر مین پہونچ جائے تو دوسرے حصہ کو جو قلعہ مین محبوس
ہے حسن بن صباح کے پاس قلعہ موت مین بھیجدے۔ سلطان محمد نے
انکی یہ درخواست بھی منظور فرمائی چنانچہ پہلا حصہ فرقہ باطنیہ کا بہمراہی سلطانی

فوج قلعہ ناظر وطبس کو روانہ ہوا سلطان نے قلعہ کے ویران کرنے کا حکم دیا جسکی تعمیل نہایت مستعدی سے شاہی فوج کرنے لگی۔ احمد بن عطاش قلعہ کے ایک برج مین چھپ رہا۔ سپاہیون نے اس پر حملہ کیا اور بعض سپاہی دوڑکر سلطان کے پاس آئے اور اس مکان محفوظ کا جہانکہ احمد بن عطاش روپوش و متمکن ہوگیا تھا پتہ بتایا سلطان نے اشارہ کردیا ایک امیر چند سپاہیون کو لیکے اس برج پر چڑھ گیا اور جس قدر فرقہ باطنیہ وہان پائے گئے سبھون کو قتل کرڈالا۔ ان مقتولون کی تعداد اسّی بیان کیجاتی ہے۔ احمد بن عطاش زندہ گرفتار کرلیا گیا۔ کھال کھینچکے بھوسہ بھرا گیا۔ اسکے ساتھہ اسکا لڑکا بھی مارا گیا دونون کے سر اوتار کے بغداد بھیجے گئے اسکی بیوی نے یہ عنوان دیکھہ کے اپنے کو ایک بلند مقام سے نیچے گرادیا۔ ہلاک ہوگئی۔

اسماعیلیہ شام جس وقت ابو ابراہیم استرآبادی بغداد مین حسب تحریر سلطان برکیاروق قتل کردیا گیا جیساکہ اوپر بیان کیا گیا تو اسکا برادرزادہ بہرام دارالخلافت بغداد سے شام کی طرف بھاگ گیا اور وہین دربردہ اپنے مذہب کی تعلیم وتلقین کرتا رہا۔ رفتہ رفتہ اہل شام کے ایک گروہ نے اس مذہب کو قبول کرلیا۔ زیادہ تر لوگون کو اس مذہب کی طرف میلان اس وجہ سے ہوا کہ فرقہ باطنیہ اسماعیلیہ براہ مکر و فریب قتل کرنے مین خوب مشہور ہوچکا تھا۔

ابو الغازی بن ارتق والی حلب اپنے دشمنون کے مقابلہ مین کامیابی حاصل کرنے کی غرض سے بسا اوقات فرقہ باطنیہ سے رسم اتحاد رکھتا تھا۔ اسی نے طغتکین اتابک والی دمشق کو بھی اس فرقہ سے مراسم اتحاد

قایم کرنے کی ہدایت وتحریک کی تہی چنانچہ علی نے اس رلے کو قبول کیا
اور بہرام اسکے پاس چلا گیا اسی زمانہ سے اسکی شہرت ہو چلی اور علانیہ
اپنے مذہب کی دعوت دینا شروع کردی اور ابو علی طاہر بن سعد
مزدغانی وزیر مصلحت وقت کیوجہ سے بہرام کی اعانت کرنے لگا تہوڑے
ہی دنون مین بہرام کی حکومت مین استقلال واستحکام کی کیفیت پیدا
ہو گئی اور اسکے مقلدون اور متبعین کی جماعت بڑہگئی مگر باین ہمہ دمشق
کے عوام الناس کی مخالفت سے بہرام کو خطرہ تہا۔ علی والی دمشق اوراسکے
وزیر ابو علی سے درخواست کی کہ ہم لوگون کے رہنے اور بوقت ضرورت
وہان پناہ گزین ہونے کے لئے ایک قلعہ عنایت کیا جاے۔ علی نے
۵۲۰ھ مین قلعہ بانیاس دے دیا۔ پس بہرام نے دمشق مین اپنا ایک نائب
مذہبی تعلیم اور تلقین کی غرض سے چہوڑکر قلعہ بانیاس کا راستہ لیا۔
قلعہ بانیاس مین بہرام کے متمکن ہونے سے اسکے مذہب نے بہت
بڑی ترقی کی تمام اطراف وجوانب مین یہہ مذہب پہیل گیا اور متعدد
قلعات پر جو کہ اس طرف کے پہاڑون مین تہے قابض ومتصرف ہو گیا
ازانجملہ قلعہ قدموس وغیرہ تہے۔
وادی تیم صوبہ بعلبک مین بہت بڑا گروہ مجوس، نصرانی اور درزیہ کا رہتا
تہا ضحاک نامی ایک امیر ان سب کا سردار تہا ۵۲۲ھ مین بہرام نے
ان پر فوجکشی کی اور قلعہ بانیاس پر اپنی طرف سے اسماعیل کو بطور
نائب کے مقرر کیا ضحاک نے ایک ہزار کی جمعیت سے بہرام کا مقابلہ کیا
گہمسان لڑائی ہوئی ضحاک نے بہرام کو ہزیمت دیکے اسکے لشکرگاہ کو
لوٹ لیا بہرام کے سیکڑون ہمراہی کہیت رہے اور خود بہی اتنا ردار گیر

مین مارا گیا - بقیۃ السیف بحال پریشان قلعہ بانیاس پہنچے اسماعیل نے ان سبھون کی اشک شوئی کی اور ان پر حکومت کرنے لگا -

اسماعیل نے اپنے مذہب والون کے منتشر شیرازہ کو اکٹھا کیا اور اپنے ایلچیون کو اشاعت و تعلیم مذہب کی غرض سے دور و دراز ملکون مین بھیجا - ابو علی وزیر نے اس معاملہ مین اسکا ہاتھ بٹایا اور اس گروہ کی مالی و فوجی امداد کی دمشق مین بہرام کا خلیفہ ابوالوفا ر تعلیم و تلقین کر رہا تھا - ان وجوہات و اسباب سے ادھر فرقہ باطنیہ کی قوت و شوکت بڑھ گئی گئی ہوئی قوت پھر عود کر آئی متبعین کی تعداد مین معقول اضافہ ہوگیا ادھر تاج الملوک بن طغتکین والی دمشق کے قوائے حکمرانی مضمحل ہو چلی - تب ابو علی وزیر نے عیسائیون کو یہہ پیام دیا کہ ہم تمکو دمشق پر قبضہ اس شرط سے دے دینگے کہ تم ہمکو صور پر قابض کر دو عیسائیون نے اس درخواست کو منظور کر لیا اور اس امر کے تکمیل کو ایک خاص دن مقرر کیا بعد اسکے ابو علی وزیر نے اسماعیلیہ سے سازش کر لی اور ان کو عیسائیون کے مقابلہ پر آمادہ و طیار کر دیا - کسی ذریعہ سے اسماعیل کو اسکی خبر لگ گئی اس خوف سے کہ مبادا عوام الناس ہماری مخالفت پر کمربستہ ہو جائین قلعہ بانیاس عیسائیون کے سپرد کر کے انہین کے ہان چلا گیا - اور وہین ۵۲۴ھ مین مر گیا -

اس اطراف مین فرقہ باطنیہ اسماعیلیہ کے بہت سے قلعات تھے جو ایک دوسرے سے متصل تھے - سب سے بڑا قلعہ مصیات تھا جس وقت سلطان صلاح الدین نے ۵۷۰ھ مین ملک شام پر قبضہ حاصل کیا اس وقت اس قلعہ پر بھی محاصرہ ڈالا اور نہایت سختی سے جنگ شروع کی - سنان سردار فرقہ اسماعیلیہ نے صلاح الدین کے ماموں شہاب الدین حارمی کو

حماۃ مین لکہا کہ صلاح الدین سے مصالحت کرادو اور بصورت مصالحت نکرنے کے قتل کرا ڈالنے کی دہمکی دی۔ پس شہاب الدین حماۃ سے صلاح الدین کے پاس گیا اور انکی طرف سے صلاح الدین کے خیالات کی اصلاح کردی صلاح الدین نے محاصرہ اٹھالیا۔

بقیہ حالات قلاع عراق مقبوضہ اسماعیلیہ اسماعیلیہ کے یہہ قلعات جو عراق مین تھے جس زمانہ سے احمد بن غطاش اور حسن بن صباح نے اپنر بحکمت عملی قبضہ حاصل کیا تہا برابر انہین گمراہیوں کے معدن اور انہین خبائث کے مخزن بنے ہوئے تھے حسن بن صباح کے بہت سے مقالات مذہبی ہین جو از سرتاپا خیالات رافضہ مین ڈوبے ہوئے، حداعتدال سے بڑہے ہوئے اور حد کفر تک پہونچے ہوئے ہین روافض ان کو مقالات جدیدہ سے موسوم کرتے ہین اور سوائے ان روافض کے جو حد اعتدال سے بڑہے ہوئے اور تعصب مین ڈوبے ہوئے ہین اور کوئی ان مقالات کو اپنا مذہب و دین نہین قرار دیتا۔ ان مقالات کو شہرستانی نے کتاب الملل والنحل مین ذکر کیا ہے۔ اگر تم اس سے واقف ہوا چاہتا ہو تو کتاب مذکور کا مطالعہ کرو۔

چونکہ اس فرقہ کی مضرت اور بیجد خونریزیان مشہور ہوگئی تہین اس وجہ سے ملوک اسلام ہرچہار طرف سے ان پر بہ نیت جہاد فوجکشی کرنے لگے اس اثنا مین ملوک سلجوقیہ کے نظام حکومت مین خلل پیدا ہوگیا اور اتیغمش نے رے اور ہمدان کو دبالیا۔ پس اسنے ۶۰۳ھ مین فرقہ باطنیہ کے ان قلاع پر جو قزوین کے قرب و مجاورت مین تھے فوجکشی کی اور نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے محاصرہ کیا۔ چنانچہ انمین سے پانچ قلعات کو بزور تیغ مفتوح کرکے قلعہ موت کا قصد کیا۔ مگر اتفاق کچھہ ایسا پیش آگیا اور چند موانع

ایسے حائل ہوگئے کہ جنکی وجہ سے قلعہ مذکور التمش کے دستبرد سے بچ رہا۔
بعد اسکے جلال الدین منکبرتی بن علاء الدین خوارزم شاہ جسوقت ہندوستان
سے واپس آرہا تہا اور بلاد آذربیجان اور ارمینیہ پر قبضہ و تصرف حاصل کیا تہا فرقہ
اسماعیلیہ باطنیہ پر فوجکشی کی اور جیساکہ اس فرقہ والون نے امرار اسلام کو
قتل کیا تہا اسی طرح اسنے بھی اس فرقہ کے سرداروں کو تہ تیغ اور انکے
آباد شہرون اور قلعون کو تخت و تاراج کیا قلعہ موت کے قرب
وجوار اور نیز وہ قلاع جو خراسان مین تھے جلال الدین کے حملون
سے ویران اور خراب ہوگئے۔ اس فرقہ نے جس وقت سے تاتاریون
نے خروج کیا تہا بلاد اسلامیہ کی طرف پاؤن بڑہائے تھے۔ پردہ
غیب سے جلال الدین انکی سرکوبی کو اٹھہ کھڑا ہوا اور ۶۲۴ھ مین
ان پر فوجکشی کردی جیساکہ تم ابھی اوپر پڑہ آئے ہو۔ اس واقعہ سے فرقہ
باطنیہ کی کماحقہٗ گوشمالی ہوگئی اور انکی بیماری کا معقول علاج کردیا گیا
بعد ازان جب تاتاریون کے قبضہ اقتدار مین عنان حکومت آگئی تو ہلاکو
نے ۶۵۴ھ مین بغداد سے انکے قلاع پر چڑہائی کی بعد اس کے
ظاہر نے اُن قلعات پر حملہ کیا جو شام مین تھے۔ اکثر قلعات ان حملون کے
نذر ہوگئے باقی ماندگان نے اطاعت قبول کرلی۔ قلعہ مصیات وغیرہا
علم حکومت کے مطیع ہوگئے اور انکا زمانہ حکومت اس طرح سے منقضی
ہوگیا کہ گویا صفحہ ہستی پر نہ تہا۔ خلل خال جو باقی رہ گئے انکے ذریعہ سے
ملوک باطنیہ اپنے دشمنون کو دہوکا و فریب دے کر قتل کراتے
تھے۔ یہ لوگ اپنے کو فداویہ کے لقب سے ملقب کرتے تھے
یعنی اپنی نفس کو موت کے بدلہ مین دے کر اپنا مقصد حاصل کرتے

ستھے واللہ وارث الارض ومن علیھا۔

اخبار حکومت بنی اخیضر حسنی حکمرانان یمامہ

جسوقت موسےٰ جون بن عبداللہ بن حسن سبط کے دونون بھائی محمد و
ابراہیم روپوش ہوگئے اسوقت خلیفہ ابوجعفر منصور نے ان دونونکے حاضر لانے پر موسیٰ جون کو
مجبور کیا چنانچہ موسیٰ جون نے انکے حاضر لانیکی ذمہ داری کرلی بعدازان خودبھی روپوش ہوگیا
مگر اتفاق سے خلیفہ منصور نے پتہ لگاکر موسیٰ جون کو گرفتار کرلیا اور
ایک ہزار درے پٹوائے پھر جب اسکا بھائی محمد المہدی مدینہ مین قتل کیا
گیا تو بخوف جان موسیٰ جون دوبارہ چھپ رہے تاآنکہ جان بحق تسلیم کردی
اسی کی نسل سے اسماعیل اور اسکا بھائی محمد اخیضر پسران یوسف بن ابراہیم
بن موسےٰ تھا ۲۵۱ھ مین اس اسماعیل موسوم بہ سفاک نے سرزمین حجاز
مین خروج کیا بعدازان مکہ کی طرف بڑھا جعفر والی مکہ سباسات بھاگ گیا اسماعیل
نے اسکے اور شاہی امرا کے مکانات کو لوٹ لیا اہل مکہ اور شاہی
لشکر کے جماعت کثیر کو تہ تیغ کیا جس قدر اٹھالے جانے کے قابل
تھا کعبہ اور اسکے خزانہ سے سونے چاندی کا مال اٹھالیگیا خانہ کعبہ کا غلاف اوتارلیا
دولاکھ دینار اہل مکہ کے لوٹ لیے مکانات مین آگ لگادی۔ پچاس دنون
تک ٹھہرا رہا بعدازان مدینہ منورہ کیجانب کوچ کیا۔ والی مدینہ یہہ خبر پاکے
روپوش ہوگیا اسماعیل نے پہونچتے ہی مدینہ منورہ پر محاصرہ ڈالدیا تاآنکہ
اہل مدینہ رسد و غلہ کے بند ہوجانے سے بھوکون مرگئے مسجد نبوی
مین کئی روز تک نماز نہ پڑھی گئی۔ دارالخلافت مین اسکی خبر لگی تو شاہی
لشکر طیار ہوکر مدافعت کی غرض سے آپہونچا۔ اسماعیل محاصرہ اٹھا کے

مکہ معظمہ لوٹ آیا اور مکہ معظمہ کا دوبارہ محاصرہ کرلیا۔ دو مہینے تک محاصرہ کئے رہا بعدازان جدہ کا رخ کیا۔ سوداگروں کے مال لوٹ لیئے کشتیون مین جسقدر تجارتی اسباب لدا تھا سب کا سب لوٹ کے مکہ معظمہ کے جانب مراجعت کی مگر اسکے پہنچنے سے پہلے محمد بن عیسی بن منصور اور عیسی بن محمد مخزومی مکہ معظمہ پہونچگئے تھے۔ خلافت مآب نے ان لوگونکو دربار خلافت سے اسماعیل سے جنگ کرنے کو روانہ کیا تھا۔ مقام عرفات مین معرکہ آرائی کی نوبت آئی۔ سخت بڑی خونریزی ہوئی تقریبًا ایک ہزار حاجی شہید کئے گئے سیکڑ دن کی کمائین کہو الی گیئین باقی ماندگان نے مکہ معظمہ مین جا کے پناہ لی۔ موقف مین سوائے اسماعیل اور اسکے ہمراہیون کے اور کوئی متنفس نہ تھا چنانچہ اسماعیل نے اپنے نام کا خطبہ پڑھا۔ پھر لوٹ کر جدہ آیا اور دوبارہ اسکو تخت و تاراج کیا بالآخر اپنے خروج کے ایک سال بعد بعارضہ چیچک آخری ۲۵۲ھ مین زمانہ جنگ مستعین و معتز مین مرگیا۔ اسماعیل سرزمین حجاز مین عرصہ بیس سال سے دوڑ دہوپ کررہا تھا۔ بوقت وفات اس نے کوئی اولاد نہین چھوڑی بجائے اسکے اسکا بھائی محمد اخیضر متمکن ہوا۔ یہ اُس سے بیس برس بڑا تھا۔ اسنے یمامہ کی طرف خروج کیا اور بزور تیغ اسپر قابض ہوگیا اور قلعہ خضر یکو لے لیا۔ اسکے چار لڑکے تھے محمد، ابراہیم، عبداللہ اور یوسف۔ بعد وفات محمد اخیضر اسکا بیٹا یوسف حکومت کرنے لگا اور اپنے بیٹے اسماعیل کو حکومت و ریاست مین شریک کرلیا۔ پھر جب یوسف مرگیا تو اسماعیل تنہا زمام حکومت کا مالک ہوا۔ اسکے تین بھائی اور تھے حسن، صالح اور محمد (پسران یوسف) اسکے بعد اسکا بھائی حسن بعدہ اسکا بیٹا احمد بن حسن یکے

بعد دیگرے حکمران ہوئے اور اس وقت سے بنو ابی یمامہ کی حکومت انہین کے خاندان مین رہی تا آنکہ ان پر قرامطہ غالب آگئے اور انکی حکومت و سلطنت جاتی رہی والبقاء للہ وحدہ

ملک مغرب بلاد سودان کے شہر غانہ مین جہان پر بحر محیط ہے بنی صالح کی حکومت تھی مولف کتاب ذجار نے جغرافیہ مین بنی صالح کا ذکر تحریر کیا ہے مگر ہمکو صالح کی نسب سے ایسی واقفیت نہین ہوئی جس پر کہ ہمکو اعتماد ہوتا بعض مورخین نے لکھا ہے کہ یہ صالح عبد اللہ بن موسے بن عبد اللہ ملقب بہ ابو الکرام بن موسے جون کا بیٹا ہے اور اس نے خلافت مامون مین خراسان مین خروج کیا تھا مگر ارکین خلافت کی حسن تدبیر سے پہلے صالح بعد ازان اسکا بیٹا محمد گرفتار کر لیا گیا تھا - باقی ماندہ اسکی اولاد مغرب کی طرف چلی گئی اور شہر غانہ مین اپنی حکومت و ریاست کی بنا ر قایم کی ابن حزم نے صالح کو اس نسب سے موسی جون کے اعقاب مین نہین ذکر کیا شاید یہ وہی صالح ہو جسکو ہم نے ابھی یوسف بن محمد اخیضر کی اولاد مین ذکر کیا ہے واللہ اعلم -

اخبار دولت سلیمانین از
بنی حسن حکمرانان مکہ و یمن

مکہ معظمہ اس سے کہین زیادہ مشہور و معروف ہے کہ جن الفاظ سے ہم اسکی صفت لکھینگے یا اسکو ہم متعارف کرینگے بہرکیف دہری صدی کے بعد اسکے اصلی باشندے قریش علویون کے پے در پے فتنے

وفسادات سے جو آئے دن سرزمین حجاز مین واقع ہوتے تھے زاویہ عدم وگمنامی مین روپوش ہوگئے اور یہہ سرزمین مبارک ان کے نام و نشان سے خالی ہوگئی۔ سواے معدودے چند متبعین بنی حسن کے کہ جسکے نامی امراء حبشہ اور دیلم کے آزاد غلام تھے اور کوئی باقی نرہا

اس متبرک شہر کا حاکم ہمیشہ دربار خلافت بغداد سے مقرر ہوکر آیا کرتا تھا اور یہان پر برابر خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑہا جاتا تھا تا آنکہ عہد حکومت مستعین اور معتزمین اور نیز انکے بعد بھی آتش فساد مشتعل ہوی جس سے ایک جدید ریاست اس شہر مین سلیمان بن داود بن حسن مثنی بن حسن سبط کی اولاد کی قایم ہوگئی۔ دوسری صدی کے آخر مین اس خاندان کا بزرگ اور قابل فخر ممبر محمد بن سلیمان نامی ایک شخص تھا۔ یہ سلیمان سلیمان ابن داود نہین ہے کیونکہ اسکو ابن حزم نے لکھا ہے کہ یہ مدینہ منورہ مین زمانہ خلافت مامون مین دعوے دار حکومت و ریاست ہوا تھا اور ان دونون زمانون مین تقریباً ایک سو برس کا فرق ہے۔

غرض ۳۰۱ھ عہد خلافت مقتدر مین محمد بن سلیمان نے علم خلافت عباسیہ کی اطاعت سے انحراف کیا اور موسم حج مین یہ خطبہ دیا۔

"الحمد لله الذی اعاد الحق الی نظامه وابرز الایمان من اکامه"

"وکمل دعوة خیر الرسل باسباطه لا بنی اعمامه صلی الله علیه وعلی آله الطاہرین"

"وکف عنا ببرکته اسباب المعتدین وجعلها کلمة باقیة فی عقبه الی یوم الدین"

؎ ترجمہ جمیع ستایش اللہ کیلیئے ہے جسنے حق کو اسکے نظام پر لوٹایا اور شگوفہ ایمان کو اسکی آستینوں سے ظاہر کیا اور دعوت خیر الرسل کو اسکے اسباط سے کامل کیا جو کہ اسکے بنی اعمام سے نہین ہین رحمت اللہ کی اسپر ہو اور انکے آل پاک پر۔ اور انکی برکت سے دشمنوں کی عداوت ہم سے روک دیگیئی اور اسکو انکے آیندہ نسلون مین کلمہ باقیہ تا قیامت تک کے لئے بنایا۔

بعد خطبہ کے یہ اشعار پڑھے

لاطلبن بسیفی ما کان للحق دینا — ہم بزور تیغ راہ حق طلب کرینگے۔

واسطون بقوم بغوا وجار علینا — اور جس قوم نے ہم سے عداوت و مخالفت کی ہے انپر سطوت دکھائینگے

یعدون کل بلاد من العراق علینا — یہ لوگ عراق کے شہرونکو ہمارے مخالفت پر اوبھارتے تھے۔

یہ اپنے کو زبیدی کے لقب سے بہ لحاظ اپنے مذہب کے کہ وہ مذہب امامیہ کا ایک شعبہ ملقب کرتا تھا۔

اس زمانہ مین عراق کے قافلے برابر مکہ معظمہ آیا کرتے تھے تا آنکہ ابوطاہر قرمطی نے ۳۱۲ھ مین چھیڑ چھاڑ کی اور ابوالہیجا بن حمدان والد سیف الدولہ کو معہ ایک گروہ کے قید کرلیا۔ حاجیون کو تہ تیغ کر کے عورتون اور بچون کو کف دست میدان مین چھوڑ دیا جو بغیر مارے ہوئے مر گئے۔ قرامطہ کی اس حرکت سے حاجیون کی آمد عراق سے منقطع ہوگئی بعد اسکے خلیفہ مقتدر نے ۳۱۷ھ مین اپنے خدام مین سے منصور دیلمی کو قرامطہ کی سرکوبی پر مامور کیا۔ چنانچہ یوم الترویہ کو مکہ مین ابوطاہر قرمطی سے مڈبھیڑ ہوئی ابوطاہر نے حاجیون کے مال واسباب کو لوٹ لیا اور ان کو کعبہ و حرم مین بھی قتل کیا۔ چاہ زمزم مقتولون کی نعش سے پُر ہوگئی۔ غریب حجاج چلا رہے تھے کیف یقتل جیران اللہ (اللہ کے ہمسایہ کیون قتل کئے جاتے ہین) ابوطاہر قرمطی جواب دے رہا تھا لیس بجار من خالف اوامر اللہ و نواھیہ (جو شخص اللہ کے اوامر اور ممنوعات کی مخالفت کرتا ہو وہ اللہ کا ہمسایہ نہین ہے) اور آیہ کریمہ انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ ویسعون فی الارض

یہی سزا ہے انکی جو لڑائی کرتے ہین اللہ سے اور اسکے رسول سے اور دوڑتے ہین ملک مین فساد کرنیکو کہ انکو قتل کیجئے یا سولی چڑھائیے یا کاٹئے انکے ہاتھ پاؤن مقابل کا یا دور کیجئے اس ملک سے۔ یہ انکی رسوائی ہے دنیا مین اور انکو آخرت مین بڑی مار ہے مگر جنھون نے توبہ کی تمہارے ہاتھ پڑنے سے پہلے تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض ذالک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیھم فاعلموا ان اللہ غفور الرحیم ہ

ابوطاہر قرمطی عبیداللہ المہدی والی افریقیہ کے نام کا خطبہ پڑہا کرتا تہا۔ اس قتل وخونریزی عام سے فارغ ہوکر ابوطاہر قرمطی حجراسود کو اکہاڑ کر احسار اوٹہا لے گیا۔ خانہ کعبہ کا دروازہ کہود کر پہینک دیا۔ ایک شخص میزاب کے اوکہاڑنے کو خانہ کعبہ کی چہت پر چڑہا گرا مر گیا۔ ابوطاہر نے کہا "جانے دو یہ ابہی محفوظ رہے گا تا آنکہ اسکا مالک یعنے مہدی آئے" عبیداللہ مہدی کو ان واقعات کی خبر لگی تو اس نے تہدید کا خط لکہا جسکا ترجمہ یہ ہے

مجہے تیرے خط کے دیکہنے سے تعجب پیدا ہوا کہ تو نے ایسے حرکات ناشایستہ کا ارتکاب کیون کیا اور کیون تجہے ایسے افعال شنیعہ کے کرنے پر جرات ہولی تو نے اس مکان کی بے توقیری کی جہانکہ زمانہ جاہلیت مین خونریزی اور اسکے اہل کی اہانت حرام وممنوع سمجہی جاتی تہی۔ تو نے بہت بڑی یہ زیادتی کی کہ حجراسود کو کہود لایا جو اللہ تعالے کا یمین سمجہا جاتا تہا اور جس سے اللہ تعالی کے بندے مصافحہ کرتے ستے تجہکو اس ناشایستہ اور قبیح حرکت پر یہ خیال پیدا ہوا کہ مین تیرا شکر گذار ہونگا۔ لعنت اللہ تعالی کی تجہپر اور تیرے اس فعل شنیع پر سلام اسپر جسکے ہاتہ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہین اور جس نے آج کے دن وہ کام کیا جسکا حساب کل اللہ تعالی کو دے سکیگا۔

اس خط کے پہونچنے سے قرامطہ علم حکومت عبیدین سے منحرف ہو گئے بعد اسکے ۳۲۰ھ مین خلیفہ مقتدر مونس کی سازش سے قتل کیا گیا اور بجاے اسکے اسکے بہائی قاہر نے سریر حکومت پر قدم رکہا اس سال

جدید خلیفہ کا امیر حج کرنے کو مکہ معظمہ آیا مگر آئندہ سال سے حجاج کی آمد عراق سے بند اور منقطع ہوگئی تا آنکہ ابو علی یحییٰ فاطمی نے ۳۲۷ھ مین عراق سے ابوطاہر قرمطی کو اس بابت تحریر کیا کہ حاجیون کو حج و زیارت سے مانع نہو زیادہ برین نیست ان لوگون سے کچھہ بطور ٹیکس نے لیا کرد۔ ابوطاہر چونکہ ابو علی کی بوجہ دین داری کے عزت زیادہ کرتا تہا اسوجہ بموجب اس تحریک کے حاجیون پر ٹکس لینے لگا اور حج کرنے کی اجازت عام ویدی یہ ایک ایسا واقعہ گذرا ہے جسکی نظیر اسلام مین ڈہونڈہنے سے نہ ملیگی۔ اس سال مکہ معظمہ مین خلیفہ راضی بن مقتدر کے نام کا خطبہ پڑہا گیا۔ بعد ازان ۳۲۹ھ مین اسکے بہائی متقی کا نام خطبہ مین پڑہا گیا۔ ان سنین مین حاجیون کا قافلہ عراق سے نہین آیا بعدہ ۳۳۳ھ مین توزون امیر الامراء کی عاملانہ تدابیر سے مستکفی بن مکتفی دار الخلافت بغداد مین سریر خلافت پہ متمکن ہوا۔ ایس اس سال بوجہ مصالحت حاجیون کا قافلہ حج کرنے کو بعد ابوطاہر کے مکہ معظمہ مین آیا۔ پہر ۳۳۴ھ مین جبکہ معز الدولہ دار الخلافت بغداد مین مستولی اور متصرف ہوگیا اور خلیفہ مستکفی کی آنکہین نکلوا کے جیل مین ڈالدیا تہا خلیفہ مطیع بن مقتدر کے نام کا خطبہ مکہ معظمہ مین پڑہا گیا اس خطبہ مین خلیفہ مطیع کے نام کے ساتھہ معز الدولہ کا نام بہی خطبہ مین داخل وشامل تہا۔ بعد اسکے بوجہ قرامطہ کے حاجیون کی آمد پہر بند ہوگئی اور ۳۳۹ھ مین خلیفہ منصور علوی والی افریقیہ کے حکم و تحریک سے احمد بن ابوسعید سردار قرامطہ نے حجر اسود کو مکہ معظمہ مین واپس کردیا ۳۴۲ھ سے پہر حج کا سلسلہ شروع ہوا چنانچہ عراق اور مصر سے اپنے اپنے امیرون کے ساتھہ حجاج کا ایک جم غفیر حج کرنے کو آیا۔ اتفاق سے دونون گروہون مین جل گئی نزاع یہ تہی کہ

عراق کے حجاج اور اسکے امیر کا منشا یہ تھا کہ خطبہ ابن بویہ کے نام کا پڑھا جاے اور امیر حجاج مصر یہ چاہتا تھا کہ ابن اخشید والی مصر کا نام خطبہ مین داخل کیا جاے - اس واقعہ مین مصریون کو ہزیمت ہوئی خطبہ ابن بویہ کے نام کا پڑھا گیا - اس زمانہ سے حاجیون کی آمد و رفت پہر شروع ہوئی تا آنکہ ۳۴۲ھ مین بغداد اور مصر سے حاجیون کا بہت بڑا قافلہ آیا - عراقی قافلہ کا امیر محمد بن عبید اللہ تھا[۱] . . . . . پس امیر قافلہ مصری نے اس درخواست کو منظور کر لیا چنانچہ محمد بن عبید اللہ منبر کے پاس آیا اور ابن بویہ کے نام کا خطبہ پڑہے جانے کا حکم دیا - مصریون کو یہ امر ناگوار گذرا مگر اپنے امیر کے خلاف کوئی کارروائی نکر سکتے تھے مجبورانہ خاموش رہے مگر نتیجہ یہ ہوا کہ ادہر مصری قافلہ کے امیر کو کافور اخشیدی نے جو اسکا سردار تھا زجر و توبیخ کی اور گرفتار کر کے جیل مین ڈالدیا کہا جاتا ہے کہ کافور نے اسکو قتل کر ڈالا - ادہر ابن بویہ نے محمد بن عبید اللہ سے اس مصالحت پر مواخذہ کیا - ۳۵۶ھ مین عراق کا قافلہ پہر حج کرنے کو آیا اس قافلہ کا سردار ابو احمد موسوی پدر شریف رضی تہا جو طالبیون کا نقیب تہا - اس سال بنو سلیم نے مصری قافلہ کو لوٹ لیا اور اسکے امیر کو مار ڈالا - ۳۵۷ھ مین پہر ابو احمد مذکور امیر حجاج ہو کر مکہ معظمہ آیا اور مکہ معظمہ مین بختیار بن معز الدولہ کے نام کا خطبہ پڑہا ان دنون سریر خلافت پر مطیع عباسی جلوہ افروز تہا - پہر ۳۶۳ھ مین قرامطہ کے سردار کے نام کا خطبہ مکہ معظمہ مین پڑہا گیا پس جب احمد قرمطی مر گیا ابو الحسن قرمطی اور تاجدار دولت عبیدیہ سے باہم جہگڑا ہو گیا - ابو الحسن علم حکومت عبیدیہ کی مخالفت کا اعلان کر کے خلیفہ مطیع عباسی کا مطیع ہو گیا

[۱] اصل کتاب مین یہ جگہ خالی ہے - مترجم

اور اسکے نام کا خطبہ پڑہنے لگا۔ خلیفہ مطیع نے یہہ خبر پاکے سیاہ
پھریرے روانہ کئے اور خوشنودی کا اظہار کیا بعد اسکے ابوالحسن نے
فوجین آراستہ کرکے دمشق پر چڑہائی کی جعفر بن فلاح سپہ سالار علویین
اور ابوالحسن سے معرکہ ہوئی آخرکار ابوالحسن نے جعفر کو قتل کرکے دمشق پر
قبضہ کرلیا اور خلیفہ مطیع کے نام کا خطبہ پڑہنے لگا بعد ازان مابین ابوالحسن اور
جعفر مخالفت پیدا ہوگئی خونریزی اور قتل و غارت کے دروازے کہل گئے
معز علوی نے ایک شخص کو صلح کرانے کی غرض سے روانہ کیا اور مقتولون
کی دیت (خونبہا) اپنے خزانہ سے ادا کیے جانے کا حکم دیا۔ بعد ان واقعات
کے ابوالحسن نے مصر مین وفات پائی اسکا بھائی عیسے بجاے اس کے
متمکن ہوا بعدہ ابوالفتوح حسن بن جعفر ۳۸۴ھ مین اسکا جانشین ہوا پھر جب
عضد الدولہ کی فوجین آئین تو حسن بن جعفر مدینہ منورہ بھاگ گیا اور جب عزیز کا رملہ
مین انتقال ہوا اور بنو ابی طاہر اور بنو احمد بن ابی سعید مین مخالفت کی پھر گرم
بازاری ہوئی تو خلیفہ طایع کی جانب سے ایک امیر علوی مکہ معظمہ مین آیا
اور وہان پر اسکے نام کا خطبہ پڑہنے لگا۔ ۳۶۰ھ مین عزیز نے مصر سے
بادیس بن زیری صنہاجی برادر بلکین والی افریقیہ کو امیر حجاج مقرر
کرکے روانہ کیا اس نے حرمین پر قبضہ کرلیا اور خطبہ و سکہ اسکے نام کا جاری
و قایم کیا۔ ان دنون عضد الدولہ عراق مین اپنے ابن عم بختیار کے جہگڑون
مین مصروف تہا اس وجہ سے عراق کا قافلہ نہین آیا۔ بعد اسکے سال آیندہ
آیا اور ابو احمد موسوی نے عضد الدولہ کے نام کا خطبہ پڑہا بعد ازان علم خلافت
عباسیہ کا خطبہ مکہ معظمہ سے منقطع ہوگیا اور خلفاء مصر عبیدیہ کا ایک زمانہ
تک خطبہ قایم رہا ابوالفتوح کی شان و شوکت یوماً فیوماً بڑہتی گئی اور اسکی امارت

وحکومت کو مکہ معظمہ مین استحکام ہوتا گیا- ۳۹۶ھ مین خلیفہ قادر نے عراق کے حاجیون کو حج کرنے کی اجازت دینے کی تحریک کی ابو الفتوح نے اس تحریک کو باین شرط منظور کیا کہ خطبہ حاکم والی مصر کے نام کا پڑہا جاے -
حاکم نے یہ سنکے ابن جراح امیر طی کو حاجیون سے چہیڑ چہاڑ کرنے کو لکہہ بہیجا اس مرتبہ قافلہ حجاج کا امیر شریف رضی اور اسکا بہائی مرتضی تہا پس ابن جراح ان لوگون سے بملاطفت پیش آیا کسی قسم کی چہیڑ چہاڑ نہ کی اس شرط سے کہ پہر دوبارہ نہ آئین- بعد اسکے ۳۹۸ھ مین حجاج عراق سے اصیغر ثعلبی نے جسوقت کہ جزیرہ پر قبضہ حاصل کیا تعرض کیا- اتفاق سے اس قافلہ مین دو قاری تہے انہون نے اسکو سمجہایا بوجہایا- پہر آئندہ سال خفاجہ کے دیہاتیون نے حجاج کے قافلہ پر تخت وتاراج کا ہاتہ بڑہایا اور ان غریبون کو لوٹ لیا علی بن یزید امیر بنی اسد انکی تعاقب مین روانہ ہوا چنانچہ ۴۰۲ھ مین ان لوگون سے مڈبہیڑ ہوئی پہر سال آئندہ ان لوگون نے یہی حرکت کی- علی بن یزید نے دوبارہ انکا تعاقب کیا اور انکی اس جرات کی گوشمالی دی جس سے علی بن یزید کی بہت بڑی شہرت ہوئی اور اسکی قوم پر اسکی سرداری کا یہی قوی سبب ہوا- ۴۰۲ھ مین حاکم نے اپنے عمال کو ابو بکر وعمر سے تبرا کرنے کو لکہا- ابو الفتوح امیر مکہ نے اس سے انکار کیا اور اسیوجہ سے حاکم سے باغی ہوگیا اسکے وزیر ابو القاسم مغربی نے خود مختاری حکومت کی ترغیب دی حاکم نے اسکے باپ اور اعمام (چچاؤن) کو قتل کرڈالا چنانچہ ابو الفتوح نے اپنے نام کا خطبہ دیا الراشد باللہ کا لقب اختیار کیا اور سامان سفر درست کرکے شہر رملہ کی طرف بہ استدعا ابن جراح امیر طی بوجہ اس رنجش کے کہ مابین اسکے اور حاکم کے تہی کوچ کردیا- حاکم

حاکم نے یہہ خبر پاکے بنی جراح کو بہت سا مال دے کے مالامال کر دیا ان لوگون نے ابوالفتوح کے ساتھہ بدعہدی کی اور اسکو حاکم کے حوالہ کر دیا اسکا وزیر مغربی معہ ابن سبابہ کے دیار بکر سرزمین موصل بہاگ گیا اور تہامی رے چلا گیا حاکم نے حرمین شریفین کی رسد بند کر دی - بعد چندے ابوالفتوح نے حاکم کی اطاعت قبول کر لی حاکم نے اسکی تقصیر معاف کر دی اور امارت مکہ پہر بہیجدیا ان سنین مین عراق سے کوئی شخص حج کرنے نہین آیا تہا - ۴۱۲ھ مین اہل عراق کے ساتھہ ابوالحسن محمد بن حسن افناسی فقیہ طالبین حج کرنے کو آیا - قبیلہ طی سے بنونبہان نے جنکا امیر حسان بن عدی تہا حاجیون کے قافلے سے چہیڑ چہاڑ کی - اہل قافلہ نے سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا اور کمال مردانگی سے بنونبہان کو ہزیمت دے کے اسکے امیر حسان کو مار ڈالا - اس سال مکہ مین ظاہر بن حاکم کا خطبہ پڑہا گیا - ۴۱۳ھ کے موسم حج مین اہل مصر مین سے ایک شخص نے حجر اسود پر ایک پتہر کا ٹکڑا کہینچ مارا جس سے حجر اسود مین گڑہا پڑ گیا یہ شخص اس وقت کہتا جاتا تہا تو کب تک معبود بنا رہیگا اور کب تک تیرا بوسہ دیا جایگا لوگ اسپر ٹوٹ پڑے اور مار ڈالا اس واقعہ سے اہل عراق کو جوش پیدا ہوا اہل مصر پر حملہ آور ہوئے اور انکے مال و اسباب کو لوٹ لیا اور انکی خوب مرمت کی - بعد ازان ۴۱۴ھ مین عراقی قافلہ کے ساتھہ نقیب بن افناسی امیر حج ہو کر آیا - لیکن عرب کی لوٹ مار سے ڈر کر دمشق شام واپس گیا پہر آئندہ سال حج کو آیا بعد ازان عراق کے حاجیون کا قافلہ حج کو نہ آیا تا آنکہ خلیفہ قایم عباسی نے ۴۲۲ھ مین بیعت خلافت لی اور یہ قصد کیا کہ حاجیون کا قافلہ روانہ کرنا چاہیے مگر بوجہ غلبہ عرب و انقراض حکومت بنی بویہ اسپر قادر نہوا - بعد اسکے مستنصر

بن ظاہر کا خطبہ مکہ معظمہ مین پڑہا گیا بعدہ امیر ابو الفتوح حسن بن جعفر بن محمد
بن سلیمان سردار مکہ و بنی سلیمان ۴۳۰ھ مین اپنی حکومت کے چالیسوین برس
انتقال کر گیا بعد اسکے امارت مکہ پر اسکا بیٹا شکر متمکن ہوا - اس سے اور اہل
مدینہ سے چند وقائع پیش آئے جسکے اثنا رمین اس نے مدینہ منورہ پر بہی قبضہ
کر لیا اور حرمین شریفین کی زمام حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لے لی
اسکے عہد حکومت پر بنی سلیمان کی امارت ۴۳۰ھ مین مکہ معظمہ سے جاتی رہتی
ہے اور ہواشم کا دور حکومت آجاتا ہے جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جائیگا -
اسی شکر کے نسبت بنو ہلال بن عامر کا یہ خیال ہے کہ اس نے جاریہ بنت
سرجان جو امرار ثیبج سے تہا نکاح کیا تہا - یہ خبر ان لوگون مین دور
دور تک مشہور ہے اور چند حکایتین بہی نقل کی جاتی ہین جنکو وہ لوگ اپنے
زبان کے اشعار سے مرصع کرتے ہین یہ لوگ اسکو شریف ابن ہاشم
کے نام سے موسوم کرتے ہین -
ابن حزم کہتا ہے - کہ جعفر بن ابی ہاشم نے زمانہ اخشیدین مین مکہ پر
قبضہ کیا تہا بعد اسکے اسکے بیٹے عیسے بن جعفر اور ابو الفتوح اسکے بیٹے شکر بن ابو الفتوح
نے حکمرانی کی بعد اسکی حکومت کا سلسلہ منقطع ہو گیا کیونکہ شکر کی کوئی اولاد نہ تہی
اسوجہ سے حکومت مکہ پر اسکا ایک غلام مستولی ہو گیا تہا - انتہے کلام ابن حزم -
یہ ابو ہاشم جسکی طرف جعفر منسوب کیا گیا وہ ابو الہواشم نہین ہے
جسکا ذکر آیندہ آنے والا ہے کیونکہ یہ زمانہ اخشیدین مین تہا اور وہ
عہد خلافت مستنصی مین اور ان دونون زمانون مین تقریباً ایک سو
سال کا فرق ہے -

اخبار دولت ہواشم بنی حسن امراء مکہ تا زمانہ انقراض

یہ ہواشم اولاد سے ابو ہاشم محمد بن حسن بن محمد بن موسیٰ بن عبد اللہ
ابی الکرام بن موسیٰ جون کے ہین - انکا نسب مشہور و معروف ہے جسکا ذکر اوپر
بیان کیا گیا - ان ہواشم اور سلیمانیون مین بعد نزاعات اور فتنہ ہوئے جس
وقت شکر نے وفات پائی اس وقت بنی سلیمان کی حکومت کا سلسلہ منقطع
ہوگیا اس وجہ سے کہ اس نے کوئی یادگار سلسلہ نسل نہین چھوڑا تھا اسکے
مرنے پر طبراد بن احمد پیش پیش ہوگیا حالانکہ یہ خاندان امارت سے نہ تھا
اسکی شجاعت و مردانگی کیوجہ سے لوگون نے اسکو اپنا سردار بنالیا
ان دنون ہواشم کا سردار محمد بن جعفر بن ابو ہاشم محمد تھا - اس نے
ہواشم پر نہایت نیک نامی کے ساتھہ حکومت کی اسکی ذاتی خوبیون کے
وجہ سے اسکا بہت بڑا شہرہ ہوا - ۴۵۴ھ مین بعد انتقال شکر ہواشم
اور بنی سلیمان مین لڑائی ہوئی ہواشم نے بنی سلیمان کو ہزیمت دیکے
سرزمین حجاز سے نکال باہر کیا پس یہ لوگ یمن چلے گئے وہان پر انکی
حکومت و ریاست تہی جیسا کہ آیندہ ذکر کیا جائے گا - اس واقعہ کے
بعد محمد بن جعفر استقلال و استحکام کے ساتھہ مکہ معظمہ کی امارت کرنے
لگا اور مستنصر عبیدی کے نام کا خطبہ پڑہنا شروع کیا -

بعد ان واقعات کے ۴۵۶ھ سے پہر حاجیون کی آمد عراق سے بوجہ
سلطان الپ ارسلان بن داؤد تا جدار سلجوقیہ شروع ہوگئی جس وقت کہ
سلطان الپ ارسلان بغداد اور خلافت پر مستولی ہوگیا اور خلیفہ قایم نے
سلطان الپ ارسلان سے اسکی درخواست کی پس اس نے بہت سا مال

اور اس معاملہ مین صرف کیا اور عرب سے ضمانت لی چنانچہ ابو الغنایم نور الدین مہدی زینبی نقیب الطالبین لوگون کے ساتھہ حج کرنے مکہ معظمہ آیا - اور اسکے اگلے سال بیت اللہ الحرام سے واپس ہوکر گیا۔

۴۵۸ھ مین امیر محمد بن جعفر نے عبیدیون کی اطاعت سے منحرف ہوکر علم خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑہنا شروع کیا اس وجہ سے مکہ معظمہ کی رسد جو مصر سے آیا کرتی تہی بند ہوگئی اسپر اہل مکہ نے امیر محمد کو ملامت و نصیحت کی تب امیر محمد پہر خلفاء عبیدیین کے نام کا خطبہ پڑہنے لگا خلیفہ قایم نے اس تبدیلی پر عتاب آمیز خط تحریر کیا اور بہت سا مال بنظر تالیف قلوب بہیجا چنانچہ امیر محمد نے ۴۶۲ھ کے موسم حج مین دوبارہ خلیفہ قایم کے نام کا خطبہ پڑہا اور خلیفہ مستنصر علوی کو مصر مین معذرت کا خط روانہ کیا بعد اسکے خلیفہ قایم نے ابو الغنایم زینبی کو ۴۶۳ھ مین عراقی قافلہ کا امیر مقرر کرکے حج کرنے کو بہیجا - اس مرتبہ اسکے ساتہہ بہت بڑا لشکر تہا اور نیز سلطان الپ ارسلان نے امیر مکہ کے لئے دس ہزار دینار اور ایک قیمتی خلعت بہی تہی - ابو الغنائم اور امیر محمد بن جعفر والی مکہ موسم مین مجتمع ہوئے اور حسب تحریک دربار خلافت امیر محمد نے یہ خطبہ دیا اور یہ کہا۔

"الحمد للہ الذی ہدانا الی اہل بیتہ بالراشد الخطیب وعوض"
"بنیہ بلبسة الشباب بعد لبسة المشیب وامال قلوبنا الی"
"الطاعة ومتابعة امام الجماعة"

خلیفہ مستنصر یہ خبر پاکر جوش خشم سے بگڑ گیا اور سلیمانیون کی جانب مائل ہوگیا - علی بن محمد صلیحی کو جو اسکی دعوت خلافت کا یمن مین افسر اعلی تہا لکہہ بہیجا کہ سلیمانیون کو جس طرح ہو پہر حکومت دیجائے - اور اس کام کے انجام

دینے کو اسکے ہمراہ مکہ روانہ ہو چنانچہ صلیحی فوجین مرتب و طیار کر کے سلیمانیون کو
حکومت مکہ دلانے کو روانہ ہوا سفر و قیام کرتا ہوا ہجم پہنچا - سعید بن نجاح اور
جو بنی صلیحی سے کسی زمانہ مین مغلوب ہو گیا تہا ہند سے آگیا اور صنعا رمین وارد
ہو کر لوٹ مار شروع کر دی - صلیحی نے یہ خبر پا کے ستر آدمیون
سے اسکا پیچھا کیا اس وقت سعید کے ہمراہ پانچہزار سپاہی ہمہ مین سے تہے سعید نے
اس سے مطلع ہو کر صلیحی پر حملہ کر دیا اور مار ڈالا - اس واقعہ کے بعد امیر
محمد بن جعفر نے ترکی فوجون کو فراہم کر کے مدینہ منورہ پر دہاوا کیا اور بنی حسن
کو وہان سے نکال کے خود قابض اور متصرف ہو گیا - مدینہ منورہ پر قبضہ کر لینے
سے امیر محمد حرمین شریفین کا والی بن بیٹہا - اس اثنا رمین خلیفہ قایم
عباسی نے انتقال کیا اسکے مرنے سے جو کچھ دربار خلافت بغداد سے
مکہ معظمہ آتا تہا بند ہو گیا پس امیر محمد بن جعفر نے خلافت عباسیہ کا
خطبہ پڑہنا بند کر دیا - اگلے سال ابو الغنائم زینبی پہر حج کرنے کو آیا اور جسقدر
مال و زر دربار خلافت کی جانب سے امیر محمد کو دیا جاتا تہا کل کا کل ادا بیباق
کیا تب امیر محمد نے پہر عباسیہ کا خطبہ پڑہنا شروع کیا - بعد ازان
سنہ ۴۶۸ھ مین خلیفہ مقتدی نے ایک ممبر بطرز جدید مکہ معظمہ روانہ کیا یہ ممبر لکڑی
کا تہا نقش و نگار ون کا بنایا تہا اور سونے ہی سے اسپر خلیفہ مقتدی کا نام لکہا
ہوا تہا - اس مرتبہ امیر قافلہ حجاج ختلع ترکی تہا یہ پہلا شخص ہے جو ترکون سے
امیر حج ہو کر مکہ معظمہ آیا تہا یہ کوفہ کا والی تہا - اس نے عرب کو بہت ستایا اور
انپر طرح طرح کے ظلم و ستم کئے - اتفاق سے مابین شیعہ اور اہل سنت
و جماعت کے جہگڑا ہو گیا - ممبر توڑ کر جلا دیا گیا مگر جون تون حج کے مناسک پورے
کئے گئے پہر سنہ ۴۸۴ھ مین مابین شیعہ اور اہل سنت و جماعت آتش فتنہ و

منا دوبارہ مشتعل ہوئی اور خلیفہ مستنصر کے نام کا خطبہ موقوف ہوکر خلیفہ مقتدی کے نام کا خطبہ پڑہا جانے لگا - اس وقت سے حجاج کی امارت پر برابر ختلع مامور رہا بعد اسکے خمارتکین مقرر کیا گیا تا آنکہ سلطان ملک شاہ اور اس کے وزیر نظام الملک نے وفات پائی پس خلفا رعباسیہ کا خطبہ مکہ معظمہ سے منقطع ہوگیا اور بوجہ اختلاف و نزاعات سلجوقیہ و غلبۂ عرب حجاج بہی عراق سے نہ آنے لگے استنے مین خلیفہ مقتدی تاجدار عباسیہ نے بغداد مین وفات پائی بجاے اسکے اسکا بیٹا مستظہر سریر خلافت پر متمکن ہوا اور خلیفہ مستنصر علوی والی مصر کا مصر مین پیام اجل پہونچا بجائے اسکے اسکے بیٹے مستعلی کی خلافت کی بیعت لی گئی [1] . . . . . . انپی امارت سے - اور یہہ وہی شخص ہے جس نے مکہ معظمہ مین علم خلافت عباسیہ کی اطاعت کا اظہار کیا تہا اور اسکا خطبہ پڑہا تہا اور اسیوجہ سے اسکی حکومت کی بنا پڑی تہی - گاہے گاہے خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑہنا موقوف ہی کر دیتا تہا - بعد اسکے اسکا بیٹا قاسم والی مکہ ہوا - اسکے زمانہ حکومت مین بیحد اضطرار پیدا ہوا مگر سیو مزید والی حلہ نے عراق سے حاجیون کا راستہ درست کر دیا جس سے اہل عراق ہر سال حج کو آنے لگے ۵۱۲ھ مین نظر خادم منجانب خلیفہ مسترشد عراق کے قافلہ کے ساتہہ حج کرنے کو آیا اور خلعت و مال و زر مرسلہ خلیفہ امیر مکہ تک پہونچایا بعدہ قاسم بن محمد اپنی امارت کے تیس برس بعد ۵۱۸ھ مین انتقال کر گیا اسکا زمانہ حکومت نہایت اضطراب اور مغلوبیت مین منقضی ہوا - اسکے مرنے پر اسکا بیٹا ابو فلیتہ امارت مکہ پر متمکن ہوا - اس نے زمام حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لیتے ہی خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑہنا شروع کر دیا

[1] اصل کتاب مین جگہ خالی ہے - مترجم

اور اسکے محاسن اور معدلت کی تعریف کرنے لگا۔ نظر خادم امیر حجاج قافلہ عراق کے ساتھہ حج کو آیا خلعت اور مال وزرا امیر مکہ کے دینے کو ہمراہ لایا بعد ازان ۵۲۷ھ مین ابو قلیبہ نے اپنی حکومت کے دس سال پورے کرکے وفات پائی اس وقت تک خلافت عباسیہ کا خطبہ مکہ معظمہ مین پڑھا جاتا تھا اور قافلہ حجاج کی امارت پر نظر خادم تھا۔

بعد چندے خلیفہ مسترشد اور سلطان محمود کے جھگڑے پیش آئے اور اسکا واقعہ قتل وقوع پذیر ہوا جس سے حاجیون کے قافلہ کی آمد بند ہوگئی۔ اسکے اگلے سال نظر خادم پھر امیر حجاج ہوکر قافلہ کے ساتھہ آیا اسمار صلیحیہ والیہ یمین نے قاسم بن ابو قلیبہ کے پاس سفارت بھیجی اور اس سے خلیفہ حافظ کے خطبہ موقوف کرنے کا وعدہ کیا اتفاق یہ کہ اسکی موت آگئی جس سے اللہ تعالے نے اسکے شر سے اسکو بچا لیا۔ چونکہ ان سنین مین فتنہ اور فسادات آے دن وقوع مین آتے رہے اور گرانی بھی شدید تھی اس وجہ سے حاجیون کی عراق سے آمد بند ہوگئی۔ پھر ۵۴۴ھ مین نظر خادم امیر حج ہوکر عراق سے مکہ معظمہ کو روانہ ہوا۔ اثنا راہ مین راہی ملک عدم ہوگیا بجاے اسکے اسکا آزاد غلام قیماز امیر قافلہ ہوا۔ بادیہ نشینان عرب نے یہ خبر پاکے قافلہ کو لوٹ لیا مگر سال آیندہ سے قیماز ہی امیر حج ہوکر قافلہ کے ساتھہ آیا کیا اور مکہ معظمہ مین ۵۵۵ھ تک خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑھا جاتا رہا بعد اسکے خلیفہ مستنجد کی خلافت کی بیعت لی گئی۔ اسکے نام کا بھی خطبہ مکہ معظمہ مین پڑھا گیا جیسا کہ اس کے باپ مقتفی کا خطبہ پڑھا جاتا تھا ۵۵۶ھ مین قاسم بن ابو قلیبہ مارڈالا گیا۔ خلیفہ مستضی نے قافلہ حجاج عراق کے ساتھہ طاشتکین ترکی کو امیر مقرر کرکے روانہ کیا۔ اس اثنا مین دولت عبیدیہ مین دور

حکومت مصر مین منقضی ہوگیا اور سلطان صلاح الدین بن نجم الدین ایوب مصر کی حکومت پر مستولی ہوگیا پس اس نے مکہ اور یمن کو بھی اپنے دایرہ حکومت مین داخل کرلیا اور حرمین مین خلافت عباسیہ کا خطبہ پڑہا جانے لگا ۵۷۵ھ مین خلیفہ مستضئی نے وفات پائی اسکا بیٹا ناصر سریر خلافت پر متمکن ہوا اسکے نام کا بھی خطبہ حرمین مین پڑہا گیا اسکی مان ۵۸۰ھ مین حج کرنے کو آئی۔ جب واپس ہوکر دار الخلافت بغداد پہونچی تو خلیفہ ناصر سے وہ سب حالات تبلاے جو اسکو زمانہ حج مین عیسے بن قاسم والی مکہ کے معلوم ہوئے تھے خلیفہ ناصر نے اسکو امارت مکہ سے معزول کرکے اسکے بھائی مکثر بن قاسم کو سند امارت عطا کی یہ جلیل القدر شخص تھا۔ اس نے ۵۸۹ھ مین وفات پائی جس سنہ مین کہ سلطان صلاح الدین کا انتقال ہوا تھا۔ اسکے بعد سے ہواشم کی حکومت مین ضعف پیدا ہوگیا۔ ابو عزیز بن قتادہ عورتون کیطرف سے اس سے نسباً منسوب ہوتا تھا ان کے بعد انکا جانشین ہوا اور انکے ہاتھون سے حکومت مکہ کو نکال لیا اور انکا دورحکومت منقضی ہوگیا والبقاء للہ۔

اخبار حکومت بنی قتادہ

بنو قتادہ نے ہواشم کے بعد جنکا تذکرہ اوپر لکھا گیا ہے مکہ معظمہ پر حکومت کی موسے جون کی اولاد سے جسکا ذکر بنی حسن کے ضمن مین ہوچکا ہے عبد اللہ ابو الکرام نامی ایک شخص تھا جیسا کہ علماء نسب بیان کرتے ہین اسکے تین بیٹے تھے سلیمان، زید اور احمد۔ انہین سے اسکی اولاد کا سلسلہ چلا۔ زید کی اولاد آج کل صحرا مین نہر حسنیہ پر ہین اور احمد کی اولاد دہنا مین۔ باقی رہا سلیمان اسکے نسل سے مطاعن بن عبد الکریم بن یوسف بن عیسے بن سلیمان تھا۔

مطاعن کے دو بیٹے ادریس اور ثعلب ثعالبہ حجاز مین تھے - ادریس سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک قتادہ نابغہ دوسرا صرخہ صرخہ سے ایک گروہ کا سلسلہ چلا جو شکرہ کے نام سے معروف و مشہور ہین - قتادہ نابغہ کی کنیت ابو عزیز تھی اسکے لڑکون سے علی اکبر اور اسکا حقیقی بھائی حسن تھا - حسن کے چار لڑکے تھے ادریس، احمد، محمد اور رجان - امارت ینبع کی اسکے اعقاب مین تھی - انہین مین سے اس وقت دو امیر اسکی امارت کرتے ہین جو ادریس بن حسن بن ادریس کی اولاد سے ہین - اور ابو عزیز قتادہ نابغہ کی اولاد ان دنون امرا ر مکہ معظمہ ہین بنو حسن اُن دنون جبکہ مکہ مین ہواشم کی حکومت کا دور تھا نہر علقمیہ وادی ینبع مین سکونت پذیر تھے اور یہ سب کے سب خانہ بدوش بادیہ نشین تھے پس جس وقت قتادہ اپنے خاندان مین نشو و نما پاکر سن شعور کو پہونچا تو اپنی قوم کو جو کہ مطاعن کی اولاد سے تھی جمع کیا اور اُن کو مرتب و مسلح کرکے حملہ کر دیا - وادی ینبع مین اس وقت بنو خراب جو کہ عبد اللہ بن حسن بن حسن کی اولاد سے تھے اور بنو عیسے بن سلیمان بن موسی جون حکومت کر رہے تھے پس ان سے اور بنو مطاعن مذکور سے معرکہ آرائی ہوئی اس وقت بنو مطاعن کا امیر ابو عزیز قتادہ تھا چنانچہ ابو عزیز قتادہ نے امرا ینبع کو ینبع سے نکال باہر کرکے ینبع اور صفرا پر قبضہ کر لیا - اور آہستہ آہستہ اپنی فوج اور غلامون کو ضرورت کے موافق بڑھا لیا -

ابو عزیز قتادہ عہد خلافت خلیفہ مستنصر عباسی چھٹی صدی ہجری کے وسط مین تھا اس وقت مکہ معظمہ کی زمام حکومت جعفر بن ہاشم بن حسن بن محمد بن موسی بن ابی الکرام عبد اللہ کی اولاد کے قبضہ مین تھی جو کہ ہواشم سے تھا اور مکثر بن عیسے بن قاسم انکا جانشین ہو گیا تھا جس نے کہ

کوہ ابوقبیس پر قلعہ تعمیر کرایا تہا اس نے ۵۸۹ھ مین وفات پائی۔ پس قتادہ نے فوجین آراستہ کرکے مکہ معظمہ پر چڑہائی کی اور اسکو اُنکے قبضہ سے نکال لیا۔ قبضہ حاصل کرنے کے بعد خلیفہ ناصر عباسی کے نام کا خطبہ پڑہا اور تقریباً چالیس سال تک اس مقدس شہر پر حکومت کرتا رہا۔ اسکی حکومت کو حد درجہ کا استحکام و استقلال حاصل ہوا تمام اطراف یمن مین اسکی حکومت پہیل گئی ۶۰۳ھ مین وجہ السبع ترکی (خلیفہ ناصر کا غلام) امیر قافلہ ہوکر حج کرنے کو آیا مگر بخوف عرب اثناء راہ سے بہاگ گیا قافلہ کو عرب نے لوٹ لیا۔ ۶۰۸ھ مین ایک شخص حاجیان عراق سے شریف مکہ پر جو کہ قتادہ کے اعزہ سے تہا حملہ کرکے قتل کرڈالا اشرار مکہ نے امراء قافلہ پر اسکا الزام لگایا اور سبہون نے مجتمع ہوکر قافلہ پر حملہ کر دیا اور انمین سے ایک گروہ کثیر کو قتل کرڈالا۔ بعد اسکے شرفاء مکہ کے تالیف قلوب کی نظر سے دارالخلافت بغداد سے بہت سا مال و زر مکہ معظمہ روانہ کیا گیا قتادہ نے بہی اپنے لڑکون مین سے ایک لڑکے کو خلافت مآب کے راضی کرنے کو بغداد بہیجا چنانچہ فریقین کے قلوب صاف ہوگئے۔

۶۱۵ھ مین بعد خلیفہ ناصر تاجدار دولت عباسیہ عادل بن ایوب اور بعد ان دونون کے کامل بن عادل کے نام کا خطبہ مکہ معظمہ مین پڑہا گیا تہا اور ۶۱۶ھ مین تاتاریون نے خروج کیا۔

قتادہ عادل تہا اسکے زمانہ مین نہایت امن و امان رہا اس نے خلفاء اور ملوک مین سے کسی کے ساتہہ زیادتی اور سرکشی نہین کی۔ یہ کہا کرتا تہا کہ مین خلافت و امارت کا مستحق ہون۔ دارالخلافت بغداد سے مال و زر اور خلعت ہمیشہ اسکے لئے آیا کرتی تہی ایک بار خلیفہ ناصر نے اسکو بلا بہیجا

تها۔ اس نے جواباً یہ چند اشعار لکھ بھیجے۔

ولی کف ضرغام اذل ببسطها	واشری بها عز الوری وابیع
تظل ملوك الارض تلثم ظهرها	وفی بطنها للمجدبین ربیع
ااجعلها تحت الرحی ثم ابتغی	خلاصاً لها انی اذاً لوضیع
وما انا الا المسك فی كل بقعة	یضوع واما عندكم فیضیع

اسکا دائرہ حکومت بہت وسیع ہوا مکہ معظمہ، ینبع، اطراف یمن۔ بلاد نجد اور بعض اعمال مدینہ منورہ پر اسکی حکومت کا پھریرہ کامیابی کی ہوا مین لہلہا رہا تها۔ ۶۱۷ھ مین اس نے وفات پائی کہا جاتا ہے کہ اسکے بیٹے حسن نے اسکو زہر دے دیا تها۔ بعضے کہتے ہین کہ حسن نے زہر نہین دیا تها بلکہ ایک لونڈی کو روپیہ دے کے ملا لیا تها پس اسنے حسن کو رات کے وقت جبکہ قتادہ سو گیا تها محلسرا مین بلا لیا حسن نے پہونچکے اپنے باپ قتادہ کا گلا گهونٹ کر مار ڈالا اور بجاے اسکے خود مکہ معظمہ پر حکمرانی کرنے لگا راجح بن ابو عزیز قتادہ کو کسی ذریعہ سے اسکی خبر لگ گئی۔ امیر حج اقباش ترکی سے اس واقعہ کی شکایت کی اقباش ترکی نے انصاف اور تفتیش واقعہ کا وعدہ کیا حسن نے اس سے مطلع ہو کے مکہ معظمہ کے دروازے بند کر لیے اور اسکے چند امرا نے شہر سے نکلکے باب معلے کے قریب امیر اقباش سے جنگ کی چہیڑ چہاڑ کی۔ ایک دوسرے سے گتهہ گیا نتیجہ یہ ہوا کہ

سلہ ترجمہ۔ میرا پنجہ شیر کا ہے کہ اسکے کهولنے سے مین لوگونکو ذلیل کرتا ہون اور اسکے عوض عزت دنیا کو خرید کرتا اور بیچتا ہون۔

سلہ بادشاہان جہان اسکے (پنجہ کے) پشت پر بوسہ دیتے ہین اور اسکا (پنجہ کا) باطن قحط زدون کیلئے ربیع ہے

سلہ کیا مین اسکو چکی کے نیچے دبا دون پہر اسکی خلاصی کی کوشش کرون اگر ایسا کرون تو مین کمینہ ہون۔

سلہ مین ہر جگہ پر مشک کی طرح خوشبو کرتا ہون مگر تمہارے نزدیک ذلیل ہون۔

امیر اقباش مارا گیا ان لوگون نے اسکے نعش کو مابین صفا و مروہ لے جا کے آویزان کر دیا۔ بعد اسکے ۶۲۰ھ مین مسعود بن کامل یمن سے مکہ آیا اور حج کیا بعد فراغ حج حسن سے صفا و مروہ کے میدان مین معرکہ آرائی کی اس واقعہ مین حسن کو ہزیمت ہوئی مسعود نے مکہ پر قبضہ کر کے اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا۔ دربار خلافت تک یہہ خبر پہونچی تو خلافت مآب نے مسعود سے اسکے بیجا اطوار نیز ان حرکات پر جو اس نے مکہ معظمہ مین کیے تھے ناراضگی ظاہر فرمائی اور بعد غصہ کیا مسعود کے باپ نے بہی مسعود کو بیزاری اور نفرین خط لکھہ بہیجا جسکا مضمون یہ تہا۔

"مین تجہ سے بری الذمہ ہون اے سخت دل تو نے بڑا غضب ڈہایا مجہے"

"قسم ہے کہ مجہے موقع ملگیا تو مین تیرا اے سعید ہاتہہ کاٹونگا تو نے بیشک"

"دین اور دنیا دونون کو پس پشت ڈال دیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"

اس سے مسعود کی گرمی دماغ ذرا فرو نہوئی شرفاء مکہ کے خون بہا دیت ادا کیے۔ اس معرکہ مین اسکا ایک ہاتہہ بیکار ہو گیا تہا۔

حسن بن قتادہ بغرض دادخواہی بغداد کی طرف روانہ ہوا تن تنہا شام جزیرہ اور عراق کی خاک چہانتا ہوا دار الخلافت بغداد مین داخل ہوا ترکون نے اسکی آمد کی خبر پا کے بعوض امیر اقباش اسکے قتل کی فکر کی لیکن اہل بغداد نے ترکون کو اس فعل سے روکدیا۔ تا آنکہ ۶۲۲ھ مین اس نے بغداد ہی مین وفات پائی اور مشہد کاظم مین مدفون ہوا بعد ازان ۶۲۶ھ مین مسعود بن کامل مکہ معظمہ مین مر گیا اور معلی مین دفن کیا گیا۔ مکہ کی زمام حکومت اسکے سپہ سالار فخر الدین بن شیخ کے قبضہ مین رہی اور یمن کی امارت پر امیر الجیوش عمر بن علی بن رسول رہا۔

سنہ ۶۲۹ھ مین راجح بن قتادہ نے عمر بن علی بن رسول کی فوجین لے کے مکہ معظمہ کا قصد کیا چنانچہ سنہ ۶۳۰ھ مین اس مقدس شہر کو فخرالدین بن شیخ کے قبضہ سے نکال لیا فخرالدین نے مصر مین جا کے دم لیا۔ بعدہ سنہ ۶۳۲ھ مین مصری فوجین بسرکردگی امیر جبریل مکہ معظمہ کی طرف بڑہین اور بزور تیغ اُس پر قبضہ کر لیا۔ راجح یمن بہاگ گیا پہر عمر بن علی معہ اپنی فوج کے راجح کے ہمراہ اسکی کمک کو آیا۔ مصری فوجین مکہ معظمہ خالی کر کے بہاگ گئین راجح نے مکہ معظمہ پر کامیابی کے ساتہہ قبضہ حاصل کر لیا اور خطبہ مین بعد خلیفہ مستنصر عباسی کے عمر بن علی کا نام پڑہا۔ اور جب تاتاریون نے عراق کو سنہ ۶۳۴ھ مین دبا لیا اور ان لوگون کی حکومت مستحکم ہو گئی اور یہ رفتہ رفتہ اربل تک پہونچ گئے تو خلیفہ مستنصر نے بوجہ جہاد حج بند کر دیا۔ اس بابت مستنصر نے علمار سے استفسار کیا تہا بعد اسکے سنہ ۶۴۳ھ مین خلیفہ مستعصم نے حاجیون کا قافلہ اپنی مان کے ساتہہ روانہ کیا اور کوفہ تک اسکی مشایعت کی۔ اس مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک ترکی نے شریف مکہ کو مارا راجح نے خلافت مآب کی خدمت مین اسکی شکایت کی۔ اس جرم کے پاداش مین اس ترکی کے ہاتہہ کاٹ ڈالے گئے اسکے بعد پہر حاجیونکی آمد بند ہو گئی اور ایک زمانہ تک حج موقوف رہا۔ پہر موطی امام زیدیہ کی حکومت کا سکہ یمن مین چلنے لگا اس نے خلافت عباسیہ کے خطبہ موقوف کر دینے کا ارادہ کیا یہ امر مظفر بن عمر بن علی بن رسول کو ناگوار گزرا خلیفہ مستعصم نے اس سے مطلع کر کے حاجیون کے قافلہ روانہ کرنے کی ترغیب دی لیکن کچہہ کاربراری نہوی اور موطی امام زیدیہ اپنے ارادہ مین کامیاب ہو گیا

سنہ ۶۵۱ھ مین جماز بن حسین بن قتادہ دمشق مین ناصر بن عزیز بن ظاہر بن ایوب کی خدمت مین ابو سعید کے خلاف فوجی امداد حاصل کرنے کو اس بنا پر گیا

کہ والی یمن کا ذکر مکہ معظمہ سے موقوف کر دیا جاے - چنانچہ ناصر نے جماز کو فوجی مدد دی اور جماز مکہ معظمہ آیا ابو سعید نے مقابلہ کیا بالآخر ابو سعید حرم مین مارا گیا ساتھہ ہی اسکے جماز نے ناصر کے ساتھہ یہ عہد شکنی کی کہ بعد کامیابی والی یمن ہی کے نام کا خطبہ پڑہا -

ابن سعید روایت کرتا ہے کہ سنہ ۶۵۳ھ مین مجھے جس وقت کہ مین سرزمین مغرب مین تھا یہ خبر پہونچی کہ راجح بن قتادہ مکہ آیا ہوا تھا یہ ایک معمر اور مسن شخص تھا اطراف یمن مقام سدین مین رہتا تھا پس اس نے مکہ مین پہنچکے جماز بن حسن بن قتادہ کو مکہ سے نکال دیا جماز ینبع چلا گیا - پہر ابن سعید نے لکھا ہے کہ سنہ ۶۶۲ھ مین یہ خبر ملک مغرب مین پہونچی کہ حکومت مکہ کی مابین ابو نمی بن ابو سعید جسکو جماز نے امارت مکہ حاصل کرنے کی غرض سے مار ڈالا تھا اور غالب بن راجح جس نے جماز کو ینبع کی طرف نکال دیا تھا دائر و سایر ہے بعد ازان ابو نمی کے قدم حکومت مکہ پر جم گئے اور اس نے اپنے باپ ابو سعید کے قاتلون کو ینبع کی جانب شہر بدر کر دیا جنکے نام ادریس ، جماز اور محمد تھا - انمین سے ادریس نے تھوڑے دنون تک مکہ کی امارت کی تھی ان لوگون نے ینبع مین پہونچکے پہر اپنی حکومت کی بنا ڈالی چنانچہ اس وقت تک انکی پچھلی نسلین ینبع کی حکمران ہین -

ابو نمی نے تقریباً پچاس برس تک مکہ معظمہ مین امارت کی آخری ساتوین صدی ہجری یا اسکے قریب بعد مر گیا اور بوقت وفات تیس لڑکے چھوڑ گیا -

امارت بنی نمی

ابو نمی کے مرنے پر مکہ معظمہ کی زمام حکومت اسکے بیٹون رمیثہ اور

حمیضہ کے قبضہ اقتدار مین گئی اور یہ دونون بالاشتراک حکومت کرنے
لگے۔ عطیفہ اور ابوالغیث نے رمثیہ اور حمیضہ سے دربارہ امارت مکہ معظمہ
جہگڑا کیا، رمثیہ اور حمیضہ نے ان دونون عطیفہ اور ابوالغیث کو گرفتار کرا کے
جیل مین ڈالدیا اتفاق سے انہین دنون ہیبرس جاشنکیر جو الملک الناصر
کے ممالک محروسہ کا مصر مین شروع زمانہ حکومت سے منتظم و مدبر تہا مکہ آپہونچا اور اُس نے
عطیفہ اور ابوالغیث کو قید سے رہا کرکے کرسی حکومت پر بٹہادیا اور رمثیہ اور
حمیضہ کو مصر بہیجدیا۔ سلطان نے ان دونون کو بہمراہی اپنی فوج کے پہر امارت
مکہ پر واپس کیا۔ عطیفہ اور ابوالغیث تو مکہ ہی مین ستہے بعد چند کے اپسمین پہر
لڑنے لگے۔ یہ لڑائیان جو بغرض حصول امارت مکہ مابین ان لوگون کے ہونا
شروع ہوئی تہین ایک مدت تک ہوتی رہین اور اسکے بعد دیگرے
برابر ہوتی گئین انہین لڑائیون کے اثنا مین ابوالغیث میدان مین مرگیا۔
بعد اسکے حمیضہ اور رمثیہ مین دربارہ امارت منازعت و مخالفت پیدا
ہوئی رمثیہ سنہ ۷۱۵ھ مین الملک الناصر کی خدمت مین امراء شاہی اور عساکر سلطانی
سے امداد طلب کرنے کو گیا حمیضہ یہ خبر پاکے کہ میری مخالفت پر شاہی
امراء اور سلطانی فوجین آرہی ہین اہل مکہ کے مال و اسباب کو لوٹ کر بہاگ
گیا مگر بعد واپسی عساکر سلطانی پہر مکہ آیا۔ دونون بہائیون نے باہم مصالحت
کرلی اور بالاتفاق حکومت کرنے لگے۔ پہر عطیفہ سنہ ۷۱۸ھ مین رمثیہ اور حمیضہ
کی مخالفت کی اور بغرض استمداد سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا چنانچہ شاہی
امداد حاصل کرکے مکہ معظمہ پہونچا اور قبضہ کرلیا رمثیہ کو گرفتار کرکے جیل مین ڈالدیا
مگر بعد چندے سنہ ۷۲۰ھ مین جس وقت کہ سلطان حج سے آرہا تہا رہا کردیا۔ رمثیہ
تو سلطان کے ساتہہ مصر چلا آیا اور حمیضہ فرار کرگیا۔ تا آنکہ سلطان سے امن کی درخواست

کی سلطان نے امن دے دی۔ سلطان کے ساتھہ ایک گروہ حمیضہ کے
خدام کا تہا وہ لوگ اسکے زمانہ بغاوت و مخالفت مین مصر سے اسکے پاس
بہاگ آئے تہے حمیضہ کے پاس پہونچے تو یہ معلوم ہوا کہ حمیضہ نے سلطان
کے علم حکومت کی اطاعت قبول کرلی ہے۔ خوف غالب ہوا کہ اگر حمیضہ
کے ہمراہ سلطانی دربار مین ہم حاضر ہوئے تو سلطان ہم لوگون کو سزاے
موت دیگا۔ سبہون نے متفق ہوکے حمیضہ کو مار ڈالا اور سر
اوتار کر سلطان کی خدمت مین لائے یہ خیال کرکے کہ سلطان ہم سے
خوش ہوجائے گا۔ رمیثہ کو اس سے تنبہ ہوا۔ اپنے بہائیون کے قاتلون
کو قتل کیا اور باقی جو شریک تہے ان سے درگزر کیا۔ بعدازان سلطان
نے رمیثہ کو آزادی عنایت فرماکے اسکے بہائی عطیفہ کے ساتہ
امارت و حکومت مکہ معظمہ مین شریک کردیا۔ تہوڑے دنون بعد مین عطیفہ مرگیا
اور رمیثہ استقلال کے ساتہہ مکہ معظمہ پر حکومت کرنے لگا تاآنکہ بڑا ہوا
بڈہا ہوا اور مرگیا

رمیثہ کے حالت حیات مین اسکے دو بیٹون ثقبہ اور عجلان نے برضامندی
اس کے امارت مکہ باہم تقسیم کرلی تہی مگر پہر رمیثہ نے اس تقسیم کو الٹ پہیر
کرنا چاہا ان دونون بہائیون نے اسکو منظور نہ کیا اور اپنی اپنی حکومتون
پر اسکے ساتہہ قایم رہے۔ بعد چندے دونون بہائیون مین جہگڑا شروع
ہوا ثقبہ مکہ چہوڑ کر نکل گیا اور عجلان بدستور مکہ مین حکومت کرتا رہا پہر ثقبہ نے
اپنی گزری ہوئی حالت درست کرکے عجلان کو مکہ معظمہ مین مغلوب کردیا۔
عجلان باوجود مغلوب ہونے کے ثقبہ کی مقاومت اور مقابلہ کرتا رہا تاآنکہ
دونون بہائی ۷۵۶ھ مین لڑتے جہگڑتے مصر پہونچے حکمران مصر نے ثقبہ

سے عجلان کو مکہ کی سند حکومت عطا کی۔ ثقبہ ناراض ہو کر سرزمین حجاز چلا گیا اور وہین قیام کر دیا۔ زمانہ قیام حجاز مین کئی بار مکہ پر حملہ آور ہوا۔ عجلان آئے دن لڑائیون سے تنگ ہو کر ۷۶۲ھ مین بغرض استمداد مصر گیا اور وہان سے شاہی فوج لے کر ثقبہ کے مقابلہ پر آیا دونون بہائیون مین گھسان لڑائی ہوئی نتیجہ یہ ہوا کہ ثقبہ مارا گیا اور اسکی فوج کا کچھہ حصہ بہی اس معرکہ مین کام آگیا۔

عجلان اپنے زمانہ امارت مین عدل وانصاف کے راستہ پر نہایت سلامت روی سے چلا جا رہا تہا اُس ظلم اور زیادتی سے متزلون دور تہا جو اس کی قوم تجارت پیشہ اصحاب اور مجاورین بیت اللہ الحرام کے ساتھ کیا کرتی تہی اس نے اپنے زمانہ امارت مین غلامون کا ٹکس جو حجاج پر تہا موقوف کر کے شاہی خزانہ سے انکی تنخواہین اور وظائف مقرر کرائے جو ایام حج مین ان کو ادا کئے جاتے تہے یہ امر سلطان مصر کی زندہ یادگارون اور حسنات سے تہا جسکی کوشش امیر عجلان نے کی تہی جزاہ اللہ خیراً اسی عدل ووداد اور رفاہ مسلمین پر عجلان قایم رہا یہانتک کہ ۷۷۷ھ مین انتقال کیا۔

عجلان کی وفات پر اسکا بیٹا احمد بجاے اسکے متمکن ہوا۔ احمد اپنے باپ عجلان ہی کے حالت حیات سے امور سیاست کا انصرام وانتظام کر رہا تہا اور حکومت مین اسکا شریک تہا عجلان کے مرنے پر وہی مراسم عدل وانصاف احمد نے قایم وجاری رکھے جو اسکے باپ کے عہد حکومت مین تہے تمام عالم مین اسکے عدل ووداد اور حق پسندی کا شہرہ ہو گیا حجاج اور مجاورین بیت اللہ الحرام اس کی تعریف وتوصیف کرنے لگے الملک الظاہر ابو سعید برقوق والی مصر نے اسکے محاسن کے تذکرہ سنکے اپنی طرف

سے اسکو سند حکومت عطا کی جیسا کہ اسکے باپ کو دربار شاہی سے عطا
ہوئی تھی اور حسب دستور قدیم خلعت بھی بھیجی۔
امیر احمد کے قیدخانہ مین اسکے اعزہ و اقارب کا ایک گروہ مقید
تھا از انجملہ اسکا بھائی محمد اور محمد بن ثقبہ اور عنان بن مغامس (یہ احمد کا چچا تھا)
وغیرہم تھے احمد کے انتقال ہو جانے پر یہ لوگ قیدخانہ سے نکل
بھاگے محمد بن عجلان نے اس تغیر کا احساس کر کے اسیوقت زمام
حکومت اپنے ہاتھہ مین لے لی اور بحکمت عملی ان سبھون کو واپس بلا لیا
صرف عنان بن مغامس سرگردان وحیران مصر پہنچا اور سلطان مصر سے بمقابلہ
محمد وکبیش امداد طلب کی چنانچہ سلطان مصر نے اس کی کمک پر ایک فوج
متعین کی اور امیر قافلہ حجاج کے ساتھہ حالات اصلی اور واقعات
حقیقی دریافت کرنے کو اسکو روانہ کیا اتفاق یہ کہ فرقہ باطنیہ کا ایک گروہ
انکے ساتھہ ہولیا تھا۔ پس جس وقت محمل جس پر غلاف کعبہ تھا مکہ معظمہ سے
قریب پہونچا اور محمد اسکے لینے کو مکہ معظمہ سے باہر آیا اور حسب عادت
قدیمہ اسکے بوسہ دینے کو محمد بڑھا باطنیون نے دفعتہ وار کردیا محمد زخمی ہوکر
زمین پر آرہا اور محمل معہ قافلہ حجاج مکہ معظمہ مین داخل ہوا امیر حج نے
عنان بن مغامس کو امارت مکہ پر مامور کیا۔ کبیش اور اسکے ہواخواہ بھاگ کر جدہ
پہونچے۔ پھر جب زمانہ حج منقضی ہوگیا اور قافلہ حاجیون کا واپس ہوکر چلا تو
کبیش نے لشکر آراستہ کر کے معہ اپنے ہمراہیون کے مکہ معظمہ پر حملہ کر دیا
اور چارون طرف سے اسپر محاصرہ ڈالدیا۔ عنان بن مغامس اور کبیش مین
متعدد لڑائیان ہوئین۔ انہین لڑائیون مین سے کسی لڑائی مین کبیش مارا گیا

علی بن عجلان اور اسکا بھائی حسن فریادی صورت بناکے ہوئے الملک الظاہر

والی مصر کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ الملک الظاہر نے یہ خیال کر کے کہ مادہ فتنہ و فساد اس وقت تک منقطع نہوگا جب تک ان کو بھی حکومت مکہ مین حصہ ندیا جائے ۷۹۰ھ مین ان کو بھی سند حکومت عطا کی اور عنان بن مغامس کے ساتھہ امارت مین شریک رہنے کا حکم دیا چنانچہ علی و حسن امیر قافلہ حج کے ساتھہ مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے۔ جس وقت مکہ معظمہ کے قریب قافلہ پہونچا عنان حسب دستور امیر حج کے استقبال کو آیا لیکن یہہ خبر پاکے کہ اسی قافلہ مین علی و حسن بھی ہین اثناء راہ سے بھاگ گیا علی نے مکہ مین داخل ہو کر زمام حکومت مکہ اپنے قبضہ اقتدار مین لے لی اور استقلال و استحکام کے ساتھہ حکومت کرنے لگا۔ پھر جب ایام حج منقضی ہو گئے اور حاجیون کا قافلہ لوٹ کھڑا ہوا تو عنان معہ اپنے بنو عم مبارک اور ایک گروہ شرفاء عرب کے مکہ پر حملہ آور ہوا اور پہونچتے ہی علی کا مکہ معظمہ مین محاصرہ کرلیا امارت و ریاست کی بابت جھگڑے ہونے لگے پھر خود بخود یہہ جھگڑے موقوف ہوگئے بعد چندے پھر وہی لیل و نہار آگئے اور لڑائی کی چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی۔ اسی حالت سے اس وقت تک یہہ لوگ چلے آئے ۷۹۱ھ مین ان لوگون کا ایک وفد (ڈیپوٹیشن) سلطان کی خدمت مین مصر پہونچا۔ سلطان نے علی کو بالانفراد سند حکومت عطا کی خلعت اور جائزے دئے۔ فوجین اور خدام عنایت فرمائے اور عنان بن مغامس کو اپنے دربار مین رکھہ لیا حسب رتبہ اسکی تنخواہ مقرر کی اور اپنے ارکین دولت مین شامل کرلیا اسکے چند دنون بعد سلطان تک یہہ خبر پہنچی کہ عنان بن مغامس کے دماغ مین پھر امارت مکہ کی ہوا سمائی ہے اور امیر مکہ علی بن عجلان سے دربارہ امارت لڑنے کی غرض سے حجاز کی طرف

جون ۱۹۰۷ء (۳)

چھپکر چلے جانے کا ارادہ رکھتا ہے سلطان نے اسکو گرفتار کر کے
جیل مین ڈالدیا - علی بن عجلان کو اس واقعہ کی خبر لگی تو اس نے بھی اُن
شرفاء مکہ کو جو عنان کے ہواخواہ اور ہمدرد تھے گرفتار کر لیا پھر انکو
براہ احسان رہا کردیا - اُن احسان فراموشون اور محسن کشون نے امارت
کی بابت پھر جھگڑا شروع کردیا اور علی بن عجلان کے ساتھہ اسوقت
تک لڑجھگڑ رہے ہین واللہ متولی الامور لاہاب غنایرہ

اخبار حکومت بنی مہنی امراء مدینہ نبویہ از بنی حسین

مدینہ منورہ مین انصار اوس و خزرج کا شہر ہے جیسا کہ مشہور و معروف
بعد ازان تمام عالم مین جس وقت کہ اسلامی فتوحات کی موجین بڑے
بڑے سلاطین کی مستحکم سلطنتون کو ٹکرا رہی تھین پھیل گئے اور مدینہ منورہ
سے انکی حکومت و سرداری جاتی رہی کوئی شخص انمین کا باقی نرہا
سوائے معدودے چند طالبیون کے -

ابن جہین نے اپنے ذیل مین جو اس نے طبری پر لکھا ہے تحریر کیا ہے
کہ مین چوتھی صدی مین مدینہ منورہ گیا تھا اس وقت مدینہ منورہ مین خلیفہ مقتدر
عباسی کے نام کا خطبہ پڑہا جاتا تھا پھر لکھتا ہے کہ اس شہر پر خلفاء
عباسیہ کے گورنر برابر حکمرانی کرنے کو آتے جاتے رہے اور
اور اصل مین زمام حکومت بنی حسین اور بنی جعفر کے قبضہ اقتدار مین
تھی تا آنکہ بنی جعفر کو بنی حسین نے نکال دیا پس ان لوگون نے مابین
مکہ و مدینہ منورہ سکونت اختیار کی پھر ان کو بنوحرب نے زبید سے
قری اور حصون کی جانب جلاوطن کر کے صعید تک پہنچا دیا چنانچہ

اس وقت تک یہ وہان پر موجود ہین بنی حسین مدینہ ہی مین رہ گئے یہان تک کہ طاہر بن مسلم مصر سے مدینہ منورہ آیا اور اس نے ان کے قبضہ سے مدینہ منورہ کو نکال لیا۔

کتب تواریخ مین ہے کہ طاہر بن مسلم کے باپ کا نام محمد بن عبید اللہ بن طاہر بن یحییٰ محدث بن حسن بن جعفر تھا۔ شیعہ کے نزدیک یہہ حجۃ اللہ بن عبید اللہ بن حسین اصغر بن زین العابدین کے نام سے موسوم تھا اور یہہ مسلم جسکا ذکر اوپر ہوچکا کافور کا دوست تھا جو اخشیدیہ مصر پر متغلب تھا اور اس کی سلطنت کا انتظام و انصرام کرتا تھا اس زمانہ مین اس سے زیادہ بیہ کوئی شخص نہ تھا پس جس وقت عبیدیون کا پرچم اقبال مصر پر لہرانے لگا اور معز لدین اللہ علوی نے افریقیہ سے مصر مین آکر قاہرہ مین قیام کیا یہہ واقعہ ۳۶۵ھ کا ہے اور معز نے اس مسلم کے کسی بیٹے کی لڑکی سے عقد کرنے کی درخواست کی مسلم نے انکاری جواب دیا اسپر معز نے ناراض ہوکر مسلم کا مال و اسباب ضبط کرلیا اور گرفتار کرکے جیل مین ڈالدیا تاآنکہ مسلم بحالت قید مرگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلم قید خانہ سے بھاگ گیا تھا اور زمانہ فراری مین اس نے وفات پائی بعد اسکے اسکا بیٹا طاہر مدینہ منورہ گیا۔ بنو حسین نے اسکو اپنا سردار بنا لیا چنانچہ دو برس تک استقلال و استحکام کے ساتھ حکومت کرکے ۳۸۱ھ مین مرگیا بجائے اسکے اسکا بیٹا حسن حکومت کی کرسی پر متمکن ہوا۔

عتبی مورخ دولت بنی سبکتگین کی کتاب مین ہے کہ طاہر کے بعد جو شخص مدینہ منورہ کا حکمران ہوا تھا وہ اسکا داماد اور اسکے چچا کا بیٹا داود بن قاسم

بن عبید اللہ بن ظاہر تہا۔ اسکی کینت ابو علی تہی۔ اس نے استقلال اور استحکام کے ساتہہ بعد ظاہر کے حکمرانی کی تہی نہ کہ ظاہر کے بیٹے حسن نے۔ تا آنکہ ابو علی نے وفات پائی تب بجاے اسکے ہانی اسکا بیٹا پہر اسکا بیٹا مہنی یکے بعد دیگرے حکومت کرتے رہے حسن بن ظاہر سلطان محمود بن سبکتگین کے پاس خراسان چلا گیا تہا اور وہین ٹہیرا رہا۔

میرے نزدیک یہہ روایت غلط ہے کیونکہ مسیحی مورخ دولت عبیدیین نے ظاہر بن مسلم کی وفات اور اسکے بیٹے حسن کی حکومت کو اسی سنہ مین تحریر کیا ہے جس سنہ مین کہ ابہی ہم نے بیان کیا عتبی نے لکہا ہے کہ سنہ ۴۰۳ مین مدینہ منورہ کا حکمران حسن ابن ظاہر تہا جو مہنی کے لقب سے ملقب کیا گیا تہا

مسیحی بہ نسبت عتبی کے حالات مدینہ منورہ اور مصر سے زیادہ واقف تہا اس وقت امراء مدینہ منورہ اپنے کو داود کی طرف نسبًا منسوب کرتے ہین کہتے ہین کہ داود عراق سے آیا تہا غالبًا اسکی تعلیم ان کو اس شخص سے ہوئی ہوگی جسکو تاریخ سے مس نہوگا۔ مورخ حماۃ جہانیران کے مورثون کو منسوب کرتا ہے تو ان کو ابو داود کیجانب نسبًا منسوب کرتا ہے واللہ اعلم

ابو سعید نے لکہا ہے کہ سنہ ۳۹۰ھ مین ابو الفتوح حسن بن جعفر امیر مکہ نے جو بنی سلیمان سے تہا بحکم حاکم عبیدی مدینہ منورہ پر قبضہ حاصل کر لیا تہا اور امارت بنی مہنی کی جو کہ بنی حسین سے تہے مدینہ منورہ سے زائل اور معدوم کر دی تہی اس نے جسد نبوی کو مدینہ منورہ سے رات کیوقت مصر لے جانے کا قصد کیا تہا۔ اس رات کو اس قدر تیز ہوا چلی کہ جس سے فضاء آسمان تاریک ہوگیا قریب تہا کہ بڑے بڑے مکانات اور تناور درخت جڑ سے اکہڑ جاتے ابو الفتوح گہبرا کر اس ارادہ سے باز آیا اور بعجلت تمام مکہ معظمہ کیجانب

مراجعت کردی - بنو مہنی بھی مدینہ منورہ واپس آئے -

مورخ حماۃ نے ان کے امرا مین سے منصور بن عمار کو ذکر کیا ہے مگر کیسکی جانب نسبًا منسوب نہین کیا - لکھتا ہے کہ ۴۹۷ھ مین اس نے وفات پائی تھی بعد اس کے اسکا بیٹا حکمران ہوا اور یہہ سب مہنی کی اولاد سے تھے - نیز انھین مین سے قاسم بن مہنی بن حسین بن مہنی بن داود کا تذکرہ لکھا ہے و اسکی کینت ابو فلیتہ تھی کہ یہ سلطان صلاح الدین بن ایوب کے ہمراہ جہاد انطاکیہ مین گیا تھا اور ۵۸۵ھ مین اسکو مفتوح کیا تھا -

زنجاری مورخ حجاز نے لکھا ہے جیسا کہ اس سے ابن سعید نے بوقت تذکرہ ملوک مدینہ جو اولاد سے حسین ابن علی کے تھے روایت کی ہے لکھتا ہے کہ بوجہ جلیل القدر عظیم الشان ہونے کے ان لوگون مین سے قابل ذکر قاسم بن جماز بن قاسم بن مہنی ہے اسکو خلیفہ مستضی نے مدینہ منورہ کی سند حکومت عطا کی تھی پچیس برس تک حکمرانی کرتا رہا ۵۸۳ھ مین وفات پائی بجائے اسکے سالم ابن قاسم اسکا بیٹا حکمران ہوا یہہ شاعر تھا اس سے اور ابو عزیز قتادہ والی مکہ سے ۶۰۱ھ مقام بدر مین لڑائی ہوئی تھی - ابو عزیز نے مکہ سے مدینہ منورہ پر فوج کشی کی تھی اور مدینہ منورہ کا محاصرہ کر لیا تھا ایک مدت تک نہایت سختی سے حصار کئے رہا پھر محاصرہ اٹھا کے چلا آیا اس اثنار مین سالم کی کمک پر بنی لام جو کہ بطون ہمدان سے ہین آ گئے پھر کیا تھا سالم نے ابو عزیز کا تعاقب کیا اور مقام بدر مین جا کے ابو عزیز کو گھیر لیا - فریقین مین گھمسان لڑائی ہوئی جانبین کے ہزارہا آدمی کام آگئے ابو عزیز شکست کھا کے مکہ کیجانب بھاگا - پھر اسی ۶۰۱ھ مین معظم عیسے بن عادل آگیا اس نے پھر قلعہ بندی شروع کی لڑائی کے مورچے قایم کئے

ومدمے اور ڈمس بند ہوا ئے سالم بن قاسم امیر مدینہ بھی اسکے ہمراہ تھا
کسی وجہ سے ان لوگون نے مراجعت کی اثنا ر راہ مین مدینہ منورہ پہنچنے سے
پہلے سالم انتقال کر گیا - تب اسکا بیٹا شیحہ حکومت کی کرسی پر متمکن ہوا - سالم نے
اپنے زمانہ حکمرانی مین ترکمانون کی ایک فوج تیار کی تہی - جماز بن شیحہ نے اسکو
مرتب کرکے قتادہ پر چڑہائی کردی اور بزور تیغ مکہ پر قبضہ کرلیا - ابوعزیز قتادہ
ینبع بہاگ گیا اور وہان پر جاکے قلعہ نشین ہوگیا - ۶۴۷ھ مین شیحہ والی مدینہ مارا
گیا بجاے اسکے اسکا بیٹا عیسے متمکن ہوا بعدازان اسکے بہائی جماز نے
اسکو ۶۴۹ھ مین گرفتار کرکے جیل مین ڈالدیا اور بجاے اسکے خود حکمرانی کرنے
لگا - ابن سعید لکہتا ہے کہ ۶۵۰ھ مین ابوالحسن بن شیحہ بن سالم مدینہ منورہ
کا حکمران تہا علاوہ اسکے اور مورخین لکہتے ہین کہ ۶۵۳ھ مین ابو مالک منیف
بن شیحہ مدینہ منورہ کی حکومت پر تہا - ۶۵۷ھ مین اس نے وفات پائی بجاے
اسکے جماز اسکا بہائی حکمران ہوا - اس نے بہت بڑی عمر پائی - ۷۰۴ھ مین
اسکا انتقال ہوا - بعد اسکے منصور اسکا بیٹا حکمرانی کرنے لگا اسکا دوسرا
بیٹا مقبل نامی شام چلا گیا اور بطور وفد مصر مین بیبرس کیخدمت مین حاضر ہوا بیبرس
نے منصور کے نصف مقبوضہ بلاد کی حکومت مقبل کو عطا کی - مقبل بحالت غفلت
مدینہ منورہ مین داخل ہوا اس وقت مدینہ منورہ مین منصور کا بیٹا ابوکبیشہ تہا ابوکبیشہ
اور منصور سے کچہہ بن نہ پڑی شہر چہوڑ کر بہاگ کہڑے ہوے - مقبل نے کامیابی
کے ساتہہ شہر پر قبضہ کرلیا - ابوکبیشہ بحال پریشان قبائل عرب مین چلا گیا اور
ان لوگون سے ایک فوج مرتب کرکے ۷۰۹ھ مین مدینہ منورہ کیجانب مراجعت
کی مقبل سے اور ابوکبیشہ سے لڑائی ہوئی نتیجہ یہ ہوا کہ مقبل مارا گیا اور منصور مظفر
و منصور اپنے دارالامارت مین داخل ہوا - مقبل کا ایک لڑکا ماجد نامی تہا اسکو بعض

مقبوضات جو اسکے باپ کے تھے مرحمت کئے گئے پس یہ عرب کے ساتھہ وہان جا کے قیام پذیر ہوا اور در پردہ اپنے چچا منصور کی مخالفت کرتا رہا۔ اتنے مین مابین منصور اور ابو عزیز قتادہ والی ینبع ۶۱۱ھ مین اسی ماجد کی وجہ سے لڑائی ہوئی بعد ازان ماجد بن مقبل ۶۱۷ھ مین اپنے چچا منصور سے جنگ کرنے کو مدینہ منورہ آیا منصور نے سلطان سے امداد طلب کی چنانچہ شاہی لشکر اسکی کمک پر آیا اس وقت ماجد بن مقبل مدینہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا بہت بڑی خونریز لڑائی ہوئی آخرکار ماجد شکست کھا کے بھاگ کھڑا ہوا اور منصور بدستور اپنی امارت پر قایم رہا تا آنکہ ۶۲۵ھ مین مرگیا اور اسکا بیٹا کبیش بن منصور امارت کرنے لگا۔ اسکا زمانہ حکومت بھی طول طویل ہوا ودی بن جماز سے اور اس سے درباره امارت جھگڑا ہوا ودی ایک مدت تک اسکا محاصرہ کئے رہا بعد ازان طفیل حکمران ہوا۔ ۶۵۱ھ مین طاہر نے گرفتار کرلیا اور عطیہ کو حکومت عنایت کی ۶۸۳ھ مین عطیہ مرگیا تو طفیل کو سند حکومت مرحمت ہوئی بعد چندے قید کرلیا گیا اور جماز بن ہبتہ الدین جماز بن منصور کو امارت دی گئی غرض سلاطین ترک جو مصر مین حکمرانی کر رہے تھے مدینہ منورہ کی حکومت کو انہین دو خاندانون مین سے کسی کو منتخب کرکے سونپتے تھے بجز ان دو خاندانون کے مدینہ منورہ کی امارت کے لیے کسی دوسرے خاندان سے کسی کو منتخب نہین کرتے تھے۔ اندنون مدینہ منورہ کی زمام حکومت جماز بن ہبتہ اللہ بن جماز کے ہاتھہ مین تھی اور اسکا ابن عم[۱]..... ابن محمد بن عطیہ امارت کی بابت جھگڑ رہا تھا کیونکہ ان دونون مین ایک مدت دراز سے جھگڑا چلا آرہا تھا یہ سب مذہب امامیہ رکھتے تھے جو ایک

[۱] اصل کتاب مین اس مقام پر کچھہ نہین لکھا۔ مترجم

شاخ رافضیونکی ہے یہ لوگ ایمہ اثنا عشر کے قایل تھے اور اُن کل اعتقادات کے معتقد تھے جو امامیہ کے ہین واللہ یخلق مایشاء ویختار۔

یہہ آخری حالات امراء مدینہ کے ہین اس سے زیادہ مجھے واقفیت کا موقع نہین الا وللہ المقدر بجمیع الامور سبحانہ لا الہ الا ہو

اخبار دولت بنی رسی ایمہ زیدیہ حکمرانان صعدہ

محمد بن ابراہیم ملقب بہ طباطبا بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن داعی کے حالات اور زمانہ خلافت مامون مین اسکے ظہور کے واقعات اور ابوالسرایا کا اسکی بیعت کرنی اور تبلیغ کی کیفیات تم اوپر پڑھ آئے ہو۔ پس جب یہہ اور نیز ابو السرایا مر گیا تو انکا کارخانہ درہم برہم ہوگیا۔ خلیفہ مامون نے اسکے بہائی قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا کی گرفتاری کا حکم صادر فرمایا قاسم بخوف جان سندہ کی طرف بہاگ گیا اور اسی حالت روپوشی مین ۲۴۵ھ مین مر گیا۔ اس کے مرنے پر اسکا بیٹا حسن یمن واپس آیا۔ مقام صعدہ بلاد یمن کے ایمہ اسی کے نسل سے تھے اسی کی آیندہ نسلون نے زیدیہ کی ایک حکومت مقام مذکور مین قایم کی جو آخر زمانہ تک باقی رہی۔

صعدہ ایک پہاڑ ہے جو صنعاء کے مشرق مین واقع ہے اس مین متعدد قلعات تھے جسمین صعدہ، قلعہ تلا اور جبل مطابہ زیادہ مشہور و معروف تھے یہ سب بنی رسی کے مقبوضات سے شمار کئے جاتے تھے۔

سب کے پہلے جس نے ائمین سے صعدہ مین خروج کیا تہا وہ یحیٰے بن حسین بن قاسم رسی تہا اس نے صعدہ مین اپنی خود مختاری حکومت کا اعلان کیا اور "ہادی" کے لقب سے مخاطب ہوا ۲۸۸ھ زمانہ حیات اسکے باپ حسین

مین اسکی حکومت وسلطنت کی بیعت لیگئی تہی - اید بیعت لینے کے اس نے
اپنے ہوا خواہون کی فوجین فراہم کین اور ابراہیم بن یعفر سے معرکہ آرا ہوا
چنانچہ صنعا اور بحرین کو اسکے قبضہ سے نکال لیا اپنے نام کا سکہ مشکوک کرایا
پھر بعد چندے بنو یعفر نے صنعا وغیرہ کو یحیےٰ سے چھین لیا یحیےٰ شکست کہا
کے صعدہ واپس آیا اور ۲۹۸ھ مین اپنی حکومت کے دس سال پورے کرکے
رہگرائے ملک جاودانی ہوا - ایسا ہی ابن جارر نے لکھا ہے اور یہہ بہی لکھا ہی
کہ دربارہ حلال وحرام اس نے ایک کتاب تصنیف کی ہے اسکے سوا اور مورخین
لکھتے ہین کہ یہہ بہت بڑا مجتہد احکام شرعیہ کا تہا - علم فقہ مین اسکی عجیب
وغریب اجتہادین اسکی تصانیف شیعہ مین معروف ہے -

صولی کہتا ہے کہ بعد اسکے اسکا بیٹا مرتضےٰ حکمرانی کرنے لگا - اس کا زمانہ
نہایت پر آشوب گزرا بہ این ہمہ چبیس برس حکومت کی - ۳۲۰ھ مین وفات پائی
بجائے اسکے اسکا بہائی الناصر احمد حکومت کی کرسی پر متمکن ہوا - فتنہ وبغاوت
کا بازار سرد ہوگیا - ملک مین امن وامان کی منادی پہر گئی - اسکے بعد
اسکے بیٹے حسین منتخب نے عبائے حکمرانی کو زیب تن کیا ۳۲۴ھ مین اسنے
انتقال کیا تب بجائے اسکے قاسم مختار اسکا بہائی حکمران ہوا تاآنکہ
ابو القاسم ضحاک ہمدانی نے ۳۴۴ھ مین اسکی زندگانی کا اپنے تیغ آبدار
سے خاتمہ کردیا -

صولی کہتا ہے کہ بنی ناصر سے رشید اور منتخب تہا اس نے ۳۲۴ھ
مین وفات پائی ابن حزم جہان پر ابو القاسم رسی کی اولاد کا تذکرہ لکھتا ہے
تحریر کرتا ہے کہ انہین مین سے وہ لوگ ہین جو صعدہ سرزمین یمن مین حکمرانی
کررہے تھے - انکا پہلا حکمران یحیےٰ ہادی گزرا ہے علم فقہ مین اسکو

پڑھو ہے حاصل تہا مین نے دیکھا ہے کہ اہل سنت وجماعت سے یہہ بہت
دور نہین گیا۔ اسکے بیٹے احمد ناصر کے چند بیٹے تھے۔ انہین مین سے
بعد اسکے جعفر رشید بعدہ اسکا بہائی قاسم مختار پہر حسن منتخب اور محمد
مہدی حسب ترتیب مذکور حکمران ہوئے پہر لکھتا ہے کہ یمانی جس نے ۳۴۳ھ
مین ماروہ کی حکومت کی بنا ڈالی تھی وہ عبد اللہ بن احمد ناصر ہے اور رشید و
مختار و منتخب اور مہدی تہا۔ ابن حباب تحریر کرتا ہے کہ ان لوگون کی امامت
اور حکومت کا سلسلہ برابر صعدہ مین ایک مدت تک جاری وقایم رہا تا آنکہ
ان لوگون مین باہم مخالفت پیدا ہوئی اور سلیمانیون نے جبکہ ان کو ہواشم
نے مکہ سے نکال باہر کیا صعدہ مین پہونچکر ان لوگون کو مغلوب کیا اور ان کی
حکومت و دولت کے سلسلہ کو چہٹی صدی ہجری مین منقطع کر دیا۔

ابن سعید نے لکہا ہے کہ بنی سلیمان مین سے جس وقت کہ یہہ مکہ
معظمہ سے یمن کیجانب نکالے گئے تہے احمد بن حمزہ بن سلیمان ایک سر
برآوردہ شخص تہا اسکو اہل زبید نے جس زمانہ مین علی بن مہدی خارجی
انکا محاصرہ کئے ہوئے تہا اپنی امداد کو بلایا۔ ان دنون زبید مین فاتک بن محمد
نجاحی حکمرانی کر رہا تہا احمد بن حمزہ نے کہلا بہیجا کہ مین تمہاری امداد کو موجود ہون
بشرطیکہ تم لوگ فاتک کو مار ڈالو۔ چنانچہ اہل زبید نے غریب فاتک کو ۵۰۳ھ
مین مار کر اپنی حکومت کی زمام احمد بن حمزہ کے قبضہ مین دیدی لیکن احمد
بن حمزہ سے کچہہ بن نہ پڑی علی بن مہدی کا مقابلہ نہ کر سکا۔ زبید سے بہاگ کہڑا
ہوا۔ علی بن مہدی نے زبید پر قبضہ کر لیا ابن سعید ہی کا بیان ہے کہ عیسٰے بن حمزہ
برادر احمد بن حمزہ معہ اپنے خاندان کے یمن مین تہا[1] . . . .

[1] نوٹ اصل کتاب مین جگہہ خالی ہے۔ مترجم

اور انہین مین سے خاتم بن یحیےٰ تہا۔ بعد اسکے بنی سلیمان کی حکومت تہامہ،
جبال اور یمن سے بنی مہدی کی بدولت جاتی رہی بعدہ بنی ایوب سے ان ممالک
پر قبضہ حاصل کرکے بنی مہدی کو مغلوب کر دیا۔ مگر آخرکار اسکی حکومت پر منصور عبد اللہ
ابن احمد بن حمزہ متمکن ہوا۔ ابن عدیم نے لکہا ہے کہ اس نے صعدہ کی حکومت
اپنے باپ سے حاصل کی تہی خلیفہ ناصر عباسی تاجدار خلافت بغداد کے ساتہہ
یہ اکثر بحث و مباحثہ کیا کرتا تہا اور اپنے ایلچیون کو دیلم اور جیلان (گیلان)
کیجانب بہیجتا تہا یہانتک کے ان بلاد کے رہنے والون نے اسکی امامت و ریاست
کو تسلیم کیا اور اسکے نام کا خطبہ پڑہنے لگے اور اسیکے طرف سے ان بلاد
پر عمال مقرر کئے جانے لگے۔ خلیفہ ناصر نے اہل عرب اور یمن کو بیحد روپے
دیئے اور ان کے ملانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہوا۔ ابن اثیر لکہتا
ہے کہ ۸۱۱ھ مین منصور عبد اللہ بن احمد بن حمزہ نے جن دنون صعدہ مین زیدیہ
کی حکومت کا سکہ چل رہا تہا ایک عظیم فوج مرتب کی اور یمن پر حملہ آور ہوا معز
بن سیف الاسلام طغتکین بن ایوب کو اس سے خطرہ پیدا ہوا مگر سوائے
مقابلہ کے چارہ کار ہی کیا تہا فوجین آراستہ کرکے منصور عبد اللہ کے مقابلہ
کرنے کو بڑہا۔ دونون فریق مین گہمسان لڑائی ہوئی۔ کہیت معز کے ہاتہ
رہا منصور عبد اللہ شکست کہاکے بہاگا بعد ازان دوبارہ ۶۱۲ھ مین ہمدان
اور خولان کی فوجین مجتمع کرکے یمن کی طرف بڑہا۔ تمام ملک یمن مین زلزلہ سا پڑگیا
مسعود بن کامل جو اسوقت والی یمن تہا بیحد خائف ہوا کردون اور ترکون کی
فوج اسکے رکاب مین تہی امیر الجیوش عمر بن رسول نے رائے دی کہ قبل
اسکے منصور عبد اللہ کسی قلعہ پر قابض ہو جائے جنگ چہیڑ دینا چاہئے
مسعود نے اس رائے کے مطابق لڑائی چہیڑ دی۔ چونکہ لڑائی شروع

ہونے سے پیشتر منصور کے ہمراہیون مین باہم نزاع شروع ہوگئی تہی منصور کو ہزیمت ہوئی۔

منصور نے بہت بڑی عمر پاکے ۶۳۰ھ مین وفات پائی۔ ایک بیٹا احمد نامی یادگار چہوڑا۔ زیدیہ نے اسکو اپنا امیر بنایا مگر اسکی امامت کا خطبہ سن ہونے اور شرایط امامت پورے ہونے کے انتظار مین نہ پڑہا ۶۴۵ھ مین زیدیہ کے ایک گروہ نے احمد موطی (جو یادگار اسلاف رسی تہا) کے ہاتہ پر بیعت کی یہ احمد بیٹا تہا حسین کا نسل سے تہا ہادی کے جسوقت بنو سلیمان نے بنو ہادی کو صعدہ کی کرسی امامت سے اوتار کر نکال باہر کیا اس وقت یہ لوگ کوہ قطابہ مین جا کر پناہ گزین ہوے جو صعدہ کے شرق مین واقع ہے۔ اس زمانہ سے یہہ برابر اسی پہاڑ مین مقیم رہے اور ہر زمانہ مین انکا امام اعلان کرتا آتا تہا کہ اصل مین حکومت ہماری ہی ہے یہان تک کہ زیدیہ نے احمد موطی کے ہاتہ پر امامت وامارت کی بیعت کی۔ یہہ فقیہ ادیب، اپنے مذہب کا عالم اور پابند صوم وصلواۃ تہا۔ ۶۴۵ھ مین اسکی امامت کی بیعت کیگئی۔ نورالدین عمر بن رسول کو اس سے خطرہ پیدا ہوا فوجین مرتب کرکے احمد موطی پر چڑہائی کردی اور تلا سنہ مین اسپر محاصرہ ڈالدیا۔ احمد موطی نے قلعہ بندی کرلی عمر بن رسول نے محاصرہ اٹہا لیا اور دوبارہ محاصرہ کرنے کی غرض سے محصور قلعہ کے گرد ونواح کے قلعات سے فوجین طلب کین لیکن ان فوجون کے پہونچنے سے پہلے عمر بن رسول مارڈالا گیا اسکا بیٹا مظفر قلعہ دملوہ کے سر کرنے مین مصروف تہا اسکو وقت نے اس قدر موقع نہ دیا کہ وہ احمد موطی کے مقابلہ پر آتا احمد موطی نے نہایت اطمینان کے ساتہ قلعات کو سر کرنا شروع کردیا۔ بیس قلعے بزور تیغ

مفتوح کرلئے صعدہ پر فوجکشی کی اور سلیمانیون کو شکست فاش دیکے صعدہ مین اپنی کامیابی کا جہنڈا گاڑدیا سلیمانیون نے اپنے امام منصور عبداللہ کے بیٹے احمد کی ریاست کی بیعت اسی زمانہ مین کرلی تہی اور متوکل کا خطاب دیا تہا جبکہ موطی کی امامت کی بیعت کیگئی تہی کیونکہ سلیمانی اسکی کبرسنی اور استکمال شرائط امامت کا انتظار کررہے تہے پس جب احمد موطی کی بیعت کی خبر مشہور ہوئی توان لوگون بہی بیعت کرلی پہر جسوقت احمد موطی نے صعدہ کو مفتوح کرلیا تو سلیمانیون کے امام احمد متوکل نے امن حاصل کرکے اپنے کو احمد موطی کے حوالہ کردیا اور اسکی امارت و امامت کی بیعت کرلی یہہ واقعہ ۶۴۹ھ کا ہے ۶۵۰ھ مین احمد موطی نے حج کا فرض ادا کیا - اس زمانہ سے زیدیہ صعدہ کی حکومت اسی احمد موطی کے آئندہ نسلون مین رہی -

مین نے صعدہ مین سنا ہے کہ امام صعدہ قبل ۷۰۰ھ کے علی بن محمد تہا جو کہ احمد موطی کے اعقاب سے تہا اور اس نے قبل ۷۰۰ھ کے وفات پائی - بعد ازان اسکا بیٹا صلاح حکمران ہوا زیدیہ نے اس کی بیعت کی - بعض زیدیہ کہتے ہین کہ وہ بوجہ عدم شرائط امامت امام نہین ہے بہرکیف صلاح نے آخری ۷۹۲ھ مین انتقال کیا بجاے اسکے اسکا بیٹا نجاح حکمران ہوا زیدیہ نے اسکی بیعت سے انکار کیا نجاح نے کہا کچہہ مضایقہ نہین ہے مین اللہ تعالی کا محتسب ہون -

یہہ وہ واقعات ہین جو مجہکو زمانہ قیام مصر مین ان لوگون کے معلوم ہوے اللہ تعالی زمین اور کل ان چیزون کا جو اسپر ہین وارث و مالک ہے -

طالبیون کے انساب اور انکے مشاہیر کے تذکرے

اکثر ان طالبیون کا سلسلہ نسب حسن وحسین پسران علی بن ابی طالب تک منتہی ہوتا ہے جو بطن سے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے تھے اور یہہ دونون نواسے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ اور ان دونون کے بہائی محمد بن حنفیہ تک بھی بعض طالبیون کا سلسلہ نسب جا ملتا ہے اگرچہ علی رضی اللہ عنہ کی اور اولاد بہی سوا اے ان لوگون کی تھی مگر جن لوگون نے خلافت و امارت کو اپنا حق تصور کر کے طلب کیا اور شیعون نے ان کی جنبہ داری کی اور اطراف بلاد مین انکی امارت وحکومت کی ترغیب دی وہ یہی تین (حسن اور حسین اور محمد) تھے نہ کہ اور اولاد

حسن کی اولاد سے حسن مثنی اور زید ہین انہین دونون سے حسن سبط کی نسل مدعی امامت وحکومت ہوئی۔ حسن مثنی کے لڑکون سے عبد اللہ کامل، حسن مثلث، ابراہیم عمر، عباس اور داود ہین عبد اللہ کامل اور اسکے لڑکون کے حالات اور انساب اوپر بیان کئے گئے جہانبر کا اسکے بیٹے محمد مہدی کے تذکرہ اور حالات جو ابو جعفر منصور کے ساتھہ پیش آئے تھے احاطہ تحریر مین لائے گئے۔ انہین مین سے ملوک ادارسہ مغرب اقصے بنو ادریس بن ادریس ابن عبد اللہ کامل سے تھے وران کے اعقاب سے بنو حمود ملوک اندلس تھے جو بنو امیہ کے آخری عہد حکومت مین بنوامیہ کیجانب سے حکمران تھے۔ نہین مین سے بنو حمود بن احمد بن علی بن عبید اللہ بن عمر بن ادریس گزرے ہین جنکا ذکر ہم آیندہ تحریر کرینگے۔ انہین مین سے بنو سلیمان بن عبد اللہ کامل تھے جنکی نسل

سے ملوک یمامہ بنو محمد اخیضر بن یوسف بن ابراہیم بن موسےٰ جون گزرے ہین۔ انہین مین سے بنو صالح بن موسےٰ ابن عبد اللہ ساقی ملقب بہ ابوالکرام بن موسےٰ جون تھے یہ وہی لوگ ہین جنھون نے بعنانہ مضافات سوڈان ملک مغرب اقصےٰ مین حکمرانی کی تھی اوران کی پچھلی نسلین اس وقت تک وہان پہ معروف وموجود ہین۔ اسکی نسل سے ہواشم بنو ابی ہاشم محمد بن حسن بن محمد اکبر بن موسیٰ ثانی بن عبد اللہ ابوالکرام تھے جو عہد حکومت عبیدیین مین امرار مکہ تھے ان کے تذکرے ہم اوپر تحریر کر آئے ہین اور انہین کے اعقاب سے بنو قتادہ بن ادریس ابن مطاعن بن عبد الکریم بن موسےٰ بن عیسےٰ بن سلیمان بن موسےٰ جون بھی تھے جو بعد ہواشم کے حکمران مکہ معظمہ ہوئے یہ لوگ اپنے باپ قتادہ کی بدولت حکومت کی کرسی پر رونق افزا ہوئے تھے۔

انہین مین سے بنو نمی بن سعد بن علی بن قتادہ ہین جو اس وقت امرار مکہ ہین۔

داود بن حسن مثنی سے سلیمانیون کا سلسلہ نسب ملتا ہے جو حکمران مکہ معظمہ تھے یہ لوگ سلیمان بن داود کی نسل سے تھے ان پہ آخر زمانہ مین ہواشم غالب آ گئے تھے اور یہ لوگ مکہ معظمہ سے یمن کیجانب چلے گئے تھے پس زیدیہ نے انکی امامت وامارت تسلیم کی جیساکہ انکے حالات کے ضمن مین بیان کیا گیا۔

حسن مثلث بن حسن مثنی سے حسین بن علی بن حسن مثلث تھے جس نے ہادی پر خروج کیا تھا اسکا ذکر بھی اوپر پڑھ آئے ہو۔

ابراہیم عمر بن حسن مثنی کے اعقاب سے ابن طباطبا ہے اسکا نام ابراہیم

بن اسماعیل بن ابراہیم تہا انہین مین سے محمد بن طباطبا ابوالائمہ صعدہ تہا جنپر بنو سلیمان بن داود بن حسن مثنی غالب آئے تہے جبکہ مکہ سے صعدہ مین آئے تہے پہر ان پر بنو رسی مسلط ہوئے چنانچہ یہہ لوگ اپنے امام کے پاس صعدہ چلے گئے اور اس وقت تک وہان پر موجود ہین۔ انہین مین سے بنو سلیمان بن داود بن حسن مثنی اور اسکا بیٹا محمد بن سلیمان حکمران مدینہ عہد حکومت مامون مین تہا۔ اسیکے عقب سے محمد بن حسن بن محمد بن ابراہیم بن حسن بن زید تہا جو زمانہ معتمد مین مدینہ منورہ کا والی اور حاکم گزرا ہے اس نے منہیات شرعیہ اور خونریزی کو مباح کر رکہا تہا فتنہ اور فساد کی اس درجہ گرم بازاری ہوگئی تھی کہ جماعت کے ساتہہ نماز کا ہونا موقوف ہوگیا تہا اور انہین کی پچہلی نسل سے حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید اور اسکا بہائی محمد تہا جنہون نے یکے بعد دیگرے طبرستان مین حکومت و امارت کی بنا قائم کی تہی۔ ان دونون کے حالات اوپر بیان کئے گئے انہین مین سے ہرسے اور طبرستان کا داعی صغیر یعنی حسین بن قاسم بن علی بن عبدالرحمن بن قاسم بن محمد بطحانی بن قاسم بن حسین بن زید تہا۔ اس داعی صغیر اور اطروش مین لڑائیان بہی ہوئین تہین۔ چنانچہ سنہ ۳۱۹ھ مین یہہ داعی صغیر مارا گیا۔ اسکی پچہلی نسل سے قاسم بن علی بن بن اسماعیل تہا جو حسن بن زید کا ایک سپہ سالار تہا۔

ان لوگون نے اس اطراف کے رہنے والون کے ساتہہ محبت اور اخلاق کے برتاؤ کئے تہے جس سے اس اطراف کے رہنے والونکے دلون مین انکی محبت جانشین اور متمکن ہوگئی اور یہی سبب تہا کہ دیلم آئے دن بلاد اسلام پر حملہ آور ہوتے تہے کیونکہ ان حسینون کی فوج انہین

دیلمیون سے مرتب کیجاتی تہی - جو ان لوگون کے ساتہہ خروج کیا کرتی تہی
اطروش حسنی کے ساتہہ ماکان بن کالی بادشاہ دیلم نے خروج کیا
تہا - مرداویج اور بنو بویہ اسی کے ہواخواہون سے تہے - انہین دیلمیون
کے اعزہ و اقارب انکی فوج کے سپہ سالار اور سپاہی ہوتے تہے
جو بلحاظ اپنے قوم کی دیلم کے نام سے موسوم کئے جاتے تہے واللہ
یخلق ما یشاء

حسین بن علی جو زمانہ حکومت یزید بن معاویہ مین (مقام کربلا مین) شہید
کئے گئے - انکے بیٹے علی زین العابدین تہے علی زین العابدین سے
محمد ملقب بہ باقر عبد اللہ ارقط، عمر، اور حسین اعرج تہے -

عبد اللہ ارقط کی نسل سے حسین کوکبی بن احمد بن محمد بن اسمعیل بن احمد
بن عبد اللہ ارقط تہا حسین کوکبی حسن اطروش بن علی قایم بن حسن بن علی
بن عمر کے سپہ سالاروں سے تہا اس نے سرزمین طالقان
مین عہد خلافت معتصم مین حکومت و سلطنت کی بنا ڈالی تہی پہر خونریزی
کے خوف سے روپوش ہوگیا تاآنکہ اُسی حالت روپوشی مین وفات
پائی یہہ معتزلی مذہب رکہتا تہا - اور انہین مین سے اطروش تہا جسکے
ہاتہہ پر دیلم اسلام لائے تہے اطروش کا نام حسن تہا علی بن حسن
بن علی بن عمر کا بیٹا تہا - یہہ ادیب اور فاضل تہا اس نے اپنے
مذہب کو خوب سنوارا - طبرستان پر حکمرانی کی سنہ [illegible]ھ مین رگہرائے
ملک بقا ہوا اسکے بعد اسکا بہائی محمد حکمرانی کرنے لگا جب یہ بہی مرگیا
تو حسین بن محمد بن علی جو اسکے بہائی کا بیٹا تہا کرسی حکومت پر جلوہ افروز
ہوا اور سنہ [illegible]ھ مین نصر بن احمد بن اسماعیل بن احمد بن نوح بن اسد سامانی

(۱) ۹۰۶ء [illegible]

والی خراسان کی فوج کے ہاتہہ مارا گیا۔

حسین اعرج کی اولاد سے حسین اصغر بن زین العابدین بن عبد اللہ عقیقی بن حسین اعرج تہا اور عبد اللہ عقیقی کی نسل سے حسین بن محمد بن جعفر بن عبد اللہ عقیقی گذرا ہے جسکی زندگانی کا خاتمہ حسن بن زید والی طبرستان کے ہاتھون ہوا۔ اسی خاندان سے جعفر بن عبید اللہ بن حسین اعرج تہا جسکو اسکے گروہ والے "حجۃ اللہ" سے موسوم کرتے تھے اسکی آئندہ نسل سے ملقب بہ مسلم ایک شخص تہا جو زمانہ حکومت کافور مین مصر کے امور سیاسی کا ناظم و منصرم گزرا ہے۔ مسلم کا نام محمد بن عبید اللہ بن طاہر بن یحییٰ محدث بن حسین بن جعفر حجۃ اللہ تہا مسلم کے بیٹے طاہر کی نسل سے اس زمانہ کے امرار مدینہ منورہ بنو جماز بن ہبتہ اللہ بن جماز بن منصور بن جماز بن شیحہ بن ہاشم بن قاسم بن مہنی اور مہنی بن داود بن قاسم برادر مسلم اور عمر و طاہر تھے۔

ابن سعید کا یہہ خیال ہے کہ بنی جماز بن شیحہ امرار مدینہ منورہ عیسیٰ بن زید شہید کی اولاد سے ہین اور اسمین اعتراض ہے۔

حسین اعرج کی اولاد سے زید بھی تھے جنھون نے کوفہ مین ہشام بن عبد الملک کے خلاف ۱۲۱ھ مین خروج کیا تہا اور وہین مارے گئے تھے بعد ازان ۱۲۵ھ مین انکے بیٹے یحییٰ نے خراسان مین علم مخالفت بلند کیا اورانکی بھی زندگانی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ بعض اوقات صاحب الزنج اپنے کو نسباً اسکی طرف منسوب کرتا ہے اور اوسکا بہائی عیسیٰ بن زید جس نے اول زمانہ خلافت منصور مین منصور سے معرکہ آرائی کی حسین ہی کی اولاد سے ہے جسکی پچہلی نسل سے یحییٰ بن عمر بن یحییٰ تہا جس نے عہد حکومت

مستعین مین کوفہ مین امارت کی بنا رقایم کی تھی اسکے خیالات صحابہ کے بابت اچھے اور قابل تحسین تھے - اسکی طرف وہ عمری منسوب کیے جاتے ہین جوکہ بغداد مین سلطان کیجانب سے دیلم کے مستولی ہونے کے زمانہ مین کوفہ پر متغلب و متصرف ہوے تھے - اور علی بن زید بن حسین بن زید نے کوفہ مین بنا رحکومت قایم کی تھی پھر صاحب الزنج کے پاس بصرہ بھاگ گئے پس اس نے اُسکو قتل کرکے اس لونڈی کو گھر مین ڈال لیا جسکو اس نے بصرہ سے قید کیا تھا -

محمد ملقب بہ باقر بن زین العابدین کی اولاد سے عبداللہ افطح اور جعفر صادق تھے عبداللہ افطح کے گروہ والے عبداللہ افطح کی امامت کے قائل ہین اسکی گروہ سے زرارہ بن اعین کوفی تھا - کوفہ سے نکلکر اس نے مدینہ منورہ مین جاکے قیام کیا تھا اہل مدینہ نے اس سے چند مسائل فقہیہ کا سوال کیا جسکا جواب اس سے نہ بن پڑا مجبوراً عبداللہ افطح کی امامت کے اعتقاد سے رجوع کرلیا اس وجہ سے افطحیہ کی امامت کا سلسلہ منقطع ہوگیا -

ابن حزم کا خیال ہے کہ عبیدیین ملوک مصر اسکی طرف نسباً منسوب کیے جاتے ہین حالانکہ یہ صحیح نہین ہے -

جعفر صادق کے لڑکون سے اسمٰعیل امام، موسےٰ کاظم اور محمد دیباجہ تھا محمد دیباجہ نے زمانہ خلافت مامون مین مکہ معظمہ مین خروج کیا اہل حجاز نے اسکی خلافت وامارت کی بیعت کی - پھر جسوقت معتصم حج کو آیا تو اسکو گرفتار کرکے مامون کی خدمت مین بغداد لایا تھا - مامون نے اسکی خطا معاف کردی تھی - اس نے ۲۰۳ھ مین وفات پائی - باقی رہے اسمٰعیل اور موسےٰ کاظم - انہین پر اور انہین سے شیعہ

مین اختلاف پیدا ہوتا ہے - موسے کاظم کا حلیہ بدویون سے زیادہ
ملتا جلتا اور رنگ مائل بہ سیاہی تھا - رشید انکی بہت عزت کرتا تھا
اور ان کے حالات مین لوگون کے کہنے سننے پر کان نہ رکھتا تھا جیسا کہ
تم اوپر پڑہ آئے ہو انہین کی آئندہ نسل سے بقیہ ائمہ اثنا عشر ہین
جنکی امامت کے فرقہ امامیہ زمانہ علی ابن ابی طالب وصی سے قائل
ہے - ان کی زندگانی کا زمانہ ۴۰ھ مین پورا ہوا بعد انکے انکے بیٹے
حسن[1] امامت کی کرسی پر متمکن ہوئے انکی وفات ۴۹ھ مین ہوئی پھر
انکے بھائی حسین امام ہوئے انکی شہادت ۶۱ھ مین ہوئی بعدہ انکے
بیٹے علی زین العابدین امامت کے عہدہ سے سرفراز کئے گئے انہون نے
(۹۴ھ) مین وفات پائی پھر انکے بیٹے محمد ملقب بہ باقر امام ہوئے
انہون نے ۱۱۶ھ مین انتقال کیا بعدہ انکے بیٹے جعفر صادق نے امامت
کی - ۱۴۳ھ مین یہ جان بحق تسلیم ہوئے بعد ازان انکے بیٹے موسے[1]
کاظم کو امامت دیگئی - انکی وفات ۱۸۳ھ مین ہوئی - شیعون کے نزدیک
یہہ ساتوین امام ہین - بعد ان کے انکے بیٹے علی رضا منصب امامت
سے ممتاز ہوئے اور ۲۰۳ھ مین وفات پائی پھر ان کے بیٹے محمد ملقب
بہ جواد امام ہوئے انہون نے ۲۲۰ھ مین انتقال کیا پھر ان کے بیٹے
علی معروف بہ ہادی نے امامت کی انکا انتقال ۲۵۴ھ مین ہوا بعد انکے

[1] مورخ ابن خلدون نے اس مقام پر صرف ائمہ اثنا عشر کی ترتیب اور انکے زمانہ وفات کو تحریر کیا ہے ولادت کے زمانہ سے کچھ تعرض نہین کیا جس سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ ان ائمہ نے کتنی عمر پائی - مین اس کمی کو اور کتب تواریخ سے پورا کرتا ہون - ہو ہو امام حسن کی ولادت مدینہ منورہ مین نصف رمضان ۳ھ کو ہوئی تقریباً بیالیس برس کی عمر پائی - حسین بھی مدینہ منورہ مین ہجرت کے - باقی نوٹ صفحہ ۱۹ مین دیکھو

ان کے بیٹے حسن عسکری کو امامت ملی انہون نے ۲۶۰ھ مین وفات پائی۔ پہر ان کے بیٹے محمد ملقب بہ مہدی عہدہ امامت سے سرفراز کئے گئے۔ یہ شیعون کے بارہوین امام ہین۔ یہہ اُنکے نزدیک زندہ ہین اور یہہ لوگ انکی آمد کا انتظار کر رہے ہین۔ انکے حالات تم اوپر پڑہ آئے ہو۔

موسےٰ کاظم کی اولاد سے سوا اسکے ابراہیم مرتضیٰ نامی ایک شخص گذرا ہے جسکو محمد بن طباطبا اور ابو السرایا نے یمن کی سند حکومت دی تہی پس ابراہیم یمن گیا اور وہین پر زمانہ خلافت مامون مین ٹہیرا ہوا خونریزی کرتا رہا تا آنکہ کثرت خونریزی سے لوگون نے اسکو جزار کا لقب دیا

چوتھے سال شعبان کی پانچوین تاریخ کو پیدا ہوئے تقریباً ستاون مرحلے عمر کے طے کئے۔ علی زین العابدین بہی مدینہ منورہ مین علی ابن ابی طالب کے زمانہ حیات مین شہادت کے دو برس پہلے ۳۸ھ مین پیدا ہوے تقریباً ستاون برس کی عمر پائی۔ محمد باقر تین برس قبل شہادت حسین بن علی مدینہ منورہ مین ۵۸ھ مین پیدا ہوے تقریباً اٹہاون سال کی عمر پائی جعفر صادق کی ولادت ۸۳ھ مدینہ منورہ مین ہوئی انکی مان کا نام ام فروہ بنت قاسم بن محمد ابن ابی بکر صدیق تہا ترسٹہ مرحلے عمر کے طے کئے۔ موسیٰ کاظم مقام ابوا ۱۲۸ھ مین پیدا ہوے انکی مان کا نام حمیدہ بربریہ تہا انہون نے پچپن برس کی عمر پائی۔ انکے سینتیس لڑکے اور لڑکیان تہین۔ علی رضا کی ۱۴۸ھ مین ولادت بمقام مدینہ منورہ مین ہوئی پچپن برس کی عمر پائی طوس مین مدفون ہوے محمد ملقب بہ جواد مدینہ منورہ مین ماہ رمضان ۱۹۵ھ مین پیدا ہوئے پچیس برس زندہ رہے بغداد مین مدفون ہوے۔ علی ہادی ۲۱۴ھ مین مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے چالیس مرحلے عمر کے طے کئے حسن عسکری ۲۳۲ھ مقام مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے اٹہائیس برس کی عمر پائی اور سر من رای مین مدفون ہوے بارہوین امام محمد ملقب بہ مہدی ہین کہا جاتا ہے کہ انکی عمر بوقت وفات انکے باپ حسن عسکری کے پانچ برس کی تہی اپنی مان کے ساتھ سرداب مین داخل ہوئے اور غائب ہو گئے نزد شیعہ انتہی ملخصاً من تاریخ ابی الفدا و مسا الذہب و المعارف ابن قتیبہ۔

اس نے اپنی امامت کا اظہار اور حکومت وسلطنت کا دعوے کیا تھا جبکہ خلیفہ مامون نے اسکے بھائی علی رضا کی ولیعہدی کا اعلان کیا تھا بعدازان خلیفہ مامون ان کے قتل سے متہم کیا گیا جزار نے علم مخالفت بلند کیا اور حکومت وسلطنت کا دعوے دار ہوا پس مامون نے جنگ فاطمین پر یمین مین محمد بن زیاد بن ابی سفیان کو مامور کیا چونکہ ان لوگون مین باہم عداوت وبغض تھا اسوجہ سے محمد بن زیاد نے نہایت مستعدی سے اس مہم کو سر کیا فاطمیون پر متعدد حملے کئے انکے ہواخواہون اور گروہ والون کو قتل کیا اور انکی جماعت کو تتر بتر کر دیا۔

ابراہیم مرتضٰے کی اولاد سے موسے بن ابراہیم شریف رضی اور مرتضٰے کا دادا تھا اسمین سے ہر واحد کا نام علی بن حسین بن محمد بن موسے بن ابراہیم تھا۔

نیز موسے کاظم کی اولاد سے انکا بیٹا زید تھا اسکو ابو السرایا نے اہواز کی حکومت پر مامور کیا تھا پس یہ بصرہ گیا اور اسپر حکمرانی کرتا رہا۔ عباسیون کے مکانات کو جو وہان تھے جلوا کے خاک وسیاہ کر دیا اسی مناسبت سے یہ "زید النار" کے نام سے موسوم ہوا۔ اسکی نسل سے زید الجنیۃ بن محمد بن زید بن حسن بن زید النار تھا یہ اس خاندان کا نامور فاضل اور صالح ترشخص تھا یہ نہانہ حکومت متوکل مین بغداد بھیجا گیا متوکل نے اسکو ابن ابی داود کے سپرد کر دیا۔ ابن ابی داود نے اسکی آزمایش کی امتحان مین کامل نکلا تب ابن ابی داود کی شہادت پر متوکل نے اسکو رہا کر دیا۔ موسے کاظم ہی کی اولاد سے اسکا بیٹا اسماعیل بھی تھا اسکو بھی ابو السرایا نے فارس کی حکومت دی تھی۔

جعفر صادق کی نسل سے علاوہ ایمہ کے محمد و علی پسران حسین بن جعفر تھے جنھون نے ۲۷۱ھ مین حکومت و سلطنت کی بنا مدینہ منورہ مین ڈالی بہت بڑی خونریزی کی لوگون کے مال و اسباب لوٹ لئے جعفر بن ابی طالب کی اولاد کو جی کہولکر پامال کیا مہینون مدینہ منورہ مین نہ جمعہ ہوا نہ جماعت کی نماز ہوئی۔

اسماعیل امام کی نسل سے عبیدیین خلفاء قیروان و مصر یعنے بنو عبید اللہ مہدی بن محمد بن جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن اسمعیل تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا اور جو لوگ ان کی نسب مین رد و قدح یا اختلاف کرتے ہین وہ از سر تا پا قابل التفات نہین ہے یہہ نہایت صحیح ہے جو ہمنے تحریر کیا ہے۔

ابن حزم نے لکھا ہے کہ یہہ لوگ حسن بن بعض عم عبید اللہ مہدی کی اولاد سے ہین ابن حزم کے نزدیک یہہ ہے کہ یہ عبیدیون کا دعوے ہے۔

محمد بن حنفیہ کے لڑکون سے عبد اللہ بن عباس اور اسکا بہائی علی بن محمد اور اسکا بیٹا حسن بن علی بن محمد تہا۔ شیعہ نے انکی امامت کا بہی دعوی کیا ہے۔ خلیفہ مامون کے عہد خلافت مین اولاد علی بن محمد کے سوا عبد الرحمن بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب نے بہی خروج کیا تہا۔

جعفر بن ابی طالب کی نسل سے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب تہا جسکی فارس مین حکومت تہی اور کوفہ مین اسکی خلافت و امارت کی بیعت لیگئی بعض ہوا خواہان عباسیہ نے یہہ چاہا تہا کہ زمام حکومت و سلطنت اسکے قبضہ مین دے دی جائے لیکن ابو مسلم نے اس سے مخالفت کی۔ اسکے گروہ والے اسکے آنے کا انتظار کرتے ہین

اور بذریعہ وصیت ابو ہاشم بن محمد بن حنفیہ اسکو خلافت و امارت کا مستحق سمجھتے ہین۔ یہہ فاسق تھا اور معاویہ اسکا بیٹا شہر دمشق مین اپنے باپ کا نظیر تھا طالبیون کے انساب اور حالات تمام ہوئے اب ہم بنی امیہ کے حالات کی طرف متوجہ ہوتے ہین جو اندلس مین علم خلافت عباسیہ سے منازعت کر رہے تھے بعد ازان ہم ان دولتون عرب ترک مین، جزیرہ، شام، عراق، مغرب کے حالات کے لکھنے کی طرف اپنی توجہ مبذول کرینگے جو علم خلافت عباسیہ کی ماتحت اور نام لیوا تھین مگر اس سے علیحدہ اور جدا ہو گئی تھین واللہ المستعان۔

(مترجم) ایک زمانہ دراز سے تم ان اوراق کو نہایت صبر و استقلال سے پڑھتے چلے آتے ہو اور بظاہر روکھے سوکھے مضامین کے سوا چٹپٹے پھڑکتے ہوئے جملے تم نے نہ دیکھے اور نہ سنے ہونگے تم نے انہین اوراق مین اسلام اور اسلامیون کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی تصویرین دیکھی ہین اور پھر انہین صفحات مین تم نے انکی انحطاط کی صورتون کو بھی تنزلی کے گوشہ مین سر بگریبان بیٹھی ہوئی یا حیران و سرگردان ملاحظہ کیا ہوگا۔ اس سے تمہارے دماغ مین یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ آخر یہ کیون ہوا؟ مگر ذرا تم سوچو گے تو تمہارا ذہن تمہارا دل خود یہہ جواب فوراً دے دیگا کہ اسلامیون کی بربادی اسوجہ سے ہوئی کہ ان لوگون نے احکام قرآنی پر نظر نہ رکھا اور آپس کی خانہ جنگیون باہمی نزاعات، بیجا خواہشات حکمرانی اور تکبر و بیجا فخر انساب و ہجوم من دیگرے نیست مبتلا ہو گئے تھے۔

خلافت راشدہ اسلامیہ کے تیسرے دور کے آخر مین امیر المومنین
عثمان بن عفان کی شہادت کا واقعہ اگرچہ سوا سے بلوایان مصر کبار صحابہ سے
کوئی اس مین شریک نہین ہوا تھا تاہم اسلام اور اسلامیون کے نقصان
عظیم پہونچانے کے لیے کم نہ تھا مگر اس زخم کا فوری علاج یون ہو گیا
کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب بمشورہ ارباب حل وعقد و کبار صحابہ سریر
خلافت پر جلوہ آرا ہو گئے۔ نظام حکومت درست ہونے پایا تھا
کہ اسی غیر متوقع واقعہ شہادت خلیفہ مظلوم نے اپنے کو جنگ جمل کے
سانچے مین ڈھال لیا۔ طلحہ، زبیر اور ام المومنین عایشہ ایک فریق
ہو گئین اور امیر المومنین علی ایک فریق ہوئے۔ لگانے بجھانے
والون اور قاتلین عثمان نے دونون فریق کو لڑا کے اپنے کو قصاص
خون خلیفہ مقتول سے بچا لیا۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ فریق اول کی شکست
ہوئی اور امیر المومنین علی نے ام المومنین عایشہ کو بعزت واحترام
میدان جنگ سے واپس کیا اور خود کوفہ مین پہونچکے نظم ونسق مین
مصروف ہوئے۔ خواہان قصاص خون عثمان کے دل واقعہ شہادت
متذکرہ بالا سے بھرائے ہوئے تو پہلے سے تھے امیر المومنین
علی کے عزل ونصب نے ان کے حق مین سونے مین سہاگہ
کا کام دے دیا اور جنگ صفین کی بنیاد پڑ گئی۔ اسمین ایک فریق
امیر معاویہ والی شام تھے اور دوسرے فریق وہی امیر المومنین
علی فریقین کی قوتین اس لڑائی کی نذر ہو گئین آخر کار قدرتی طور پر یہہ
طے پایا کہ عرب اور عراق کی زمام حکومت امیر المومنین علی کے
قبضہ اقتدار مین رہی اور شام پر امیر معاویہ حکمران رہے۔

جولائی ۱۹۰۶ء (۲)

اس سے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ آخری دور چارین خلافت مین
متحدہ قوت اسلام کی دو قوتون مین منقسم ہو جانے سے
مسلمانون کی قوت کو کسقدر نقصان پہونچا ہوگا اور وہ باتین جوان کو
خلافت کے دور سابقہ مین حاصل تھین کہان تک زائل ہوگئی ہونگی
اسی جنگ کے اختتام ہوتے ہوتے جنگ نہروان کی بنا پڑتی
ہے اور امیر المومنین علی کو اسمین مصروف و مشغول ہونا پڑتا ہے
اس سے خلافت کی رہی سہی قوت ٹوٹ جاتی ہے۔ یہی واقعات
تھے جنکی وجہ سے آخری دور خلافت چارین مین اسلامی فتوحات
کے دائرہ وسیع کرنے کا موقع نہین ملا اور ساری قوت اپسکے
جھگڑون، باہمی نزاعات اور رافع بغاوت مین صرف ہوگئی۔ تا آنکہ امیر
المومنین علی کا زمانہ شہادت قریب آگیا اور بعد شہادت جناب موصوف
لوگون نے آپ کے بیٹے حسن کے ہاتھہ پر خلافت و امارت کی
بیعت کی یہہ بھی ایک صورت اجماع اور شورے کی تھی۔ حسن نے
سریر خلافت پر متمکن ہوتے ہی اس امر کا احساس کرکے کہ ممالک
اسلامیہ مین دو حکومتون کے قایم ہونے یا رہنے سے اسلام
کو بجائے فائدہ کے نقصان اور بعوض ترقی کے تنزلی ہوتی
رہےگی نہایت نکتہ سنجی اور انجام بینی سے
حکومت و امارت امیر معاویہ والی شام کے
سپرد کردی اور آپ مدینہ منورہ ہی جا کے
عزلت گزین ہوگئے کسی ہوا پرست کا یہہ خیال کرنا
کہ انھون نے بزدلی یا سستی و کاہلی سے امارت چھوڑدی تھی

حماقت و بے دینی ہے اس امر سے ادہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی اس بشارت پیشنگوئی کو جو کہ آپ نے عہد طفلی حسن بن علیے
مین کی تھی سچ کر دکہایا اُدہر شیعان علی نے ہمیشہ کے لئے
اسی وجہ سے ان کے خاندان کو منصب امامت سے محروم کر دیا
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔

امیر معاویہ اس عام الجماعت کے بعد کل ممالک اسلامیہ پر
بلا مشارکت غیرے و مساہمت احدے حکمرانی کرنے لگے یہ وہ زمانہ
تہا کہ لوگون نے نبوت اور فیوض و برکات صحبت رسالت مآب
کو بہولا دیا تہا قومی حمیت، عصبیت اور جنبہ داری مین مبتلا ہوگئے
تھے - ایک مدت دراز حکومت کرکے انتقال کر گئے - انہون
نے انتقال سے چند دنون پیشتر اپنے بیٹے یزید کو ولیعہد بنایا
اسلام مین یہہ پہلی نظیر تھی جس سے انتخابی اور جمہوری حکومت ختم
ہوتی ہے اور شخصی حکومت کی بنا رقایم ہوتی ہے ورنہ اس سے
پیشتر انتخاب اور اجماع اہل شورے سے منصب امارت و خلافت
دیا جاتا تہا - اگرچہ امیر معاویہ خود بھی انتخاباً و اجماعاً خلیفہ و امیر
نہین بنائے گئے تھے مگر انہون نے بہ تقاضائے فطرت و جبلت

۱؎ عن ابی بکرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہ وہو یقبل علی الناس مرۃ وعلیہ اخری ویقول ان ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین رواہ البخاری ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے کہا انہون نے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکہا اور حسن بن علی آپکے پہلو مین بیٹھے تھے آدمیونکی طرف متوجہ ہوتے تھے اور کبھی حسن کیطرف اور یہ فرماتے جاتے تھے مرا یہ بیٹا سردار ہے اور یہ امید ہے کہ اللہ تعالی اسکے ذریعہ سے مسلمانونکے دو گروہ عظیم مین مصالحت کرا دے گا - روایت کی اسکی بخاری نے مشکوۃ شریف صفحہ ۵۶۹ مطبوعہ اصح المطابع لکہنو۔

جبکہ مسلمانون مین تفرقہ پیدا ہو چلا تھا بوجہ عصبیت اپنی قوم اور نیز کل عرب اور کل مسلمانون کو اپنی طرف مائل کر لیا جیسا کہ ہر بادشاہ اپنی قوم کو بوجہ عصبیت اپنی جانب مائل کر لیتا ہے

اس وقت تک جسقدر لڑائیان ہوئیں وہ محدود اور شخصی تھین اسکا اثر اسی وقت تک رہا جب تک کہ وہ قایم رہین یزید کے زمانہ سلطنت مین ایک ایسا واقعہ پیش آجاتا ہے کہ جس سے اسلام مین گروہ بندیان شروع ہو جاتی ہین اگرچہ گروہ بندیون کا سلسلہ آخری دور خلافت خلیفہ ثالث سے شروع ہو جاتا ہے لیکن وہ ایسا وقیع نہین ہے کہ جسکی طرف توجہ کیجاسے۔

یزید کے زمانہ حکومت مین کوفیون کی تحریک و اصرار پر جو اپنے کو شیعان علی سے تعبیر کرتے تھے حسین بن علی نے پہلے مسلم بن عقیل کو کوفہ روانہ کیا اور جب اہل کوفہ شیعان علی نے ان کے ہاتھ پر حسین بن علی کی بیعت کر لی تو آپ نے بھی بہہ جنسہ پاکے کوفہ کی طرف کوچ کیا یزید نے ملکی مصلحت کے خیال سے اپنے امرا لشکر اور نیز گورنر کوفہ کو اس امر کے روک تھام پر مامور کیا۔ اس جد وجہد مین لشکر شام کو کامیابی حاصل ہوئی اور کوفہ والے جنہون نے خطوط لکھہ کر بیعت کرنے کو بلوایا تھا اور مسلم کے ہاتھ پر آپ کی بیعت بھی کر لی تھی اپنے مطلوب امام کو لشکر شام کے حوالہ کرکے تماشائے جنگ دیکھتے رہگئے اس موقع پر مین اس امر کو ظاہر کیا چاہتا ہون کہ کل اہل کوفہ جنہون نے خطوط لکھے تھے شیعان علی سے تھے اور ان کے متبع تھے۔ شام والے شاہی ملازم اور انکا

مذہب میرے نزدیک نہ شیعہ تھا نہ سنی بلکہ وہ حکومت کا مذہب رکھتے تھے۔ حکومت کا مذہب کیا تھا؟ مصالح ملکی انتظام سلطنت و اور حکمرانی۔ اس واقعہ کے ختم ہونے پر واقعہ حرہ پیش آیا۔ یہ بھی منجملہ اور واقعات جانخراش کے ایک واقعہ تھا بعد اس کے یزید مر گیا۔ اسکا بیٹا معاویہ بن یزید بن معاویہ تخت نشین ہوا چالیس روز یا کچھ کم و زیادہ حکومت کرکے امارت سے دستکش ہوگیا۔ اہل حجاز یمن، عراق اور خراسان نے بلا جد و جہد عبد اللہ بن زبیر کی امارت کی بیعت کر لی۔ ملک شام اور مصر والے تقرر امیر مین پس و پیش کر رہے تھے کہ مروان بن الحکم جو ایک مدت سے ایسے موقع کا منتظر اور حکومت و سلطنت کا خواہش مند تھا بحکمت عملی ان لوگون کو اپنی طرف مایل اور حریفانہ کوشش امارت حاصل کرنے کی کرنے لگا اسکو اور اسکے آیندہ نسلون کو اپنی کوششون مین کامیابی ہوئی اور عبد اللہ بن زبیر کی زندگانی کا ناکامی کے ساتھ خاتمہ ہوگیا۔ عبد اللہ بن زبیر کی بیعت امارت۔ اگر بغور دیکھا جائے تو باطلاع و شورے ہو سکتی نہ کہ مروان بن الحکم کی۔

بہرکیف اب وہ زمانہ آگیا تھا کہ مروانیون کی جوش اقبالی کا پھریرہ کامیابی کی ہوائین لہرا رہا تھا۔ ادھر دعویداران امارت و حکومت درپردہ ریشہ دوانیان کر رہے تھے ادھر گاہے خوارج خروج کرتے نظر آتے تھے اور گاہے شیعان و متبعان علی خون حسین کے

---

[1] بعد وفات یزید و بیعت مروان بن الحکم سلیمان بن صرد و مختار بن ابی عبید وغیرہم نے بطلب خون حسین خروج کیا تھا دیکھو تاریخ ابن خلدون جلد ۳ صفحہ ا

قصاص لینے کو اوٹھہ کھڑے ہوئے تھے تاہم کچھہ نہ کچھہ جہاد کا
سلسلہ قایم وجاری رہا۔ سندہ، کاشغر، چین اور اندلوسیہ عظمیٰ
وغیرہا ممالک مفتوح ہوئے۔

سنہ۱۱ھ سے دعوے داران سلطنت اور خواہشمندان
حکومت کا ایک جدید گروہ پیدا ہوجاتا ہے۔ جیسے عباسی اور علوی
حکومت وسرداری کا جھنڈا لیے ہوئے نظر آتے ہین اور ان
لوگون کو جنہون نے بزور وغلبہ یا بہ حکمت عملی حکومت حاصل کر لی
تھی حکومت کی کرسی سے اوتارا چاہتے ہین عباسیون کو اس ریشہ
دوانی مین رفتہ رفتہ سنہ ۱۳۲ھ مین کامیابی حاصل ہوجاتی ہے اور
علویہ جو قافلہ سالار تھے پیچھے رہجاتے ہین۔ مروان بن محمد
آخری تاجدار بنوامیہ مارا جاتا ہے اور ابوالعباس سفاح حکومت
وسلطنت کی عبا پہنے ہوئے کرسی امارت پر متمکن نظر آتا ہے
کاش یہ دعوے داران سلطنت وخواہش مندان حکومت
اپنی ذاتی منفعت یا حصول ثروت و دولت کی قوت کو ممالک
اجنبیہ پر قبضہ وتصرف حاصل کرنے مین صرف کرنے اور ان ممالک
مین آتش جنگ مشتعل کرنے سے محفوظ رکھتے جہانکہ اسلام
کے نام لیوا حکومت کررہے تھے تو آج دنیا مین اسلام
ہی اسلام نظر آتا۔

اس وقت سے دوبارہ اسلام کی زمام حکومت
دو مختلف خاندانون کے قبضہ اقتدار مین چلے جاتے ہے
ایک عباسیہ جو بنوامیہ کو کرسی حکومت سے اوتار کے خود متمکن ہو

جاتے ہین دوسرے بنوامیہ کے وہ پچھلی نسلین جو عباسیہ کے ظلم کے ہاتھون سے بچکر اندلس بھاگ جاتی ہین اور وہان پہنچکر اپنی حکومت و امارت کی جدید بناء قایم کرتی ہے۔

بنوامیہ کی حکومت ان ممالک سے منقرض ہونے پران کے گورنران صوبجات نکرات و مرات سر اوٹہاتے ہین مگر حکومت و سلطنت انکا سر کچل دیتی ہے۔ غرض اسطرح سے آہستہ آہستہ بنوعباس کی حکومت کا سکہ ان ممالک مین چلنے لگتا ہے اسکے تھوڑے دنون بعد اہل بیت علویہ نے خلفاء عباسیہ سے منازعت و مخاصمت پیدا کی۔ اور یہہ خیال جما کر کہ ہم مستحق خلافت و امارت ہین اپنی امارت وحکومت کی بناء قایم کرنے لگے۔ گھر کی بلا کو کون ٹال سکتا ہے انہون نے بھی چند دنون مین لسبعی و کوشش ممالک بعیدہ اسلامیہ پر قبضہ و تصرف حاصل کر لیا اور المغرب الاقصے۔ قیروان مصر وغیرہ وغیرہ ملکون مین اپنی اپنی حکومتین قایم کر لی۔ یہہ ممالک کس کے تھے؟ مسلمانون کے تھے! کس نے قبضہ کیا؟ وہی اسلام کے دعوے دارون نے! یہہ کیون؟ محض اس دعوے سے کہ ہم امارت وخلافت کے مستحق ہین ہم ہاشمی ہین ہم علوی ہین۔ ہمارے جد امجد کے حق مین امامت و امارت کی وصیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرما گئے تھے حالانکہ ارباب نقل و روایات اس سے انکار کرتے ہین۔

افسوس ہے کہ ان لوگون نے احکام وارشادات قرآنی کو بالائے طاق رکھہ دیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو نسیاً منسیاً کر رکھا تھا۔ مسلمانون کی خونریزی کو بائین ہاتھہ کا کھیل سمجھہ لیا تھا۔ مذہب وملت کو حکومت وسلطنت سے جدا کر دیا تھا۔ بیجا خواہشات حکمرانی اور تفاخر بالانساب سے اسلام اور اسلامیون کی یکجہتی اور اپنے ہوا وہوس کے بودھون کے نشو ونمائش اپنی قوتون کو صرف کر رہے تھے یہی اسباب تھے جن سے علم خلافت اسلامیہ آخر کار سرنگون ہو گیا اور اسکا نام ونشان صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔

حکومت اسلامیہ کے تنزل کے اسباب مین سے ایک بڑا اور قوی سبب کی یہی ہوا کہ تاجدار خلافت کی سستی وکاہلی یا عدم خبرت کی وجہ سے حکومت وسلطنت کے بہت سے ٹکڑے ہو گئے تھے اور چھوٹی چھوٹی متعدد سلطنتین قایم ہو گئین تھین آئے دن دعوے داران حکومت وسلطنت علم حکومت کے خلاف اوٹھہ کھڑے ہوتے تھے۔ بسا اوقات وزرا اور امرا اور کبھی کبھی محلسرا کے خواجہ سرا اور لونڈی غلام خلافت مآب پر مستولی ہو جاتے تھے اور وہی امور سلطنت کے سیاہ وسفید کرنے کے مالک ہوتے تھے اجنبیون اور عجمیون کا دخل اسدرجہ بڑھ گیا تھا کہ ہر صیغہ کے مالک یہی تھے سرزمین عرب کے پرزے بالکل نکمے اور ناکارہ تسلیم کر لئے گئے تھے

ہمارے اس دعوے کی علاوہ اور ماسبق واقعات کے ابن علقمی وزیر السلطنت اور خلیفہ مستعصم کا واقعہ کافی طور سے شہادت دے رہا ہے - اگر مسلمانونکا ہر فرد اپنے کو اسلام کا جان باز سپاہی اور ہر جان باز سپاہی اپنے کو امیر و خلیفہ سمجھتا اور اُن اصول کے مسلمان پابند رہتے جنکو شارع اور ان کے متبعین خلفا نے جاری و قایم کیا تہا یعنے مجلس شورے - انتخابی امارت جیسا کہ دور خلافت راشدہ مین عمل درآمد تہا اور لوگون کے خیالات تھے تو اسلام کو اس روز بد کے دیکھنے کی نوبت نہ آتی - اور نہ اسلامیون کی حکومت زوال پذیر ہوتی یہی اصول تھے جنکے ترک کرنے سے اسلام اور اسلامیون کو ضعف اور کمزوری طاری ہوئی اور غیر اقوام نے انکی پابندی سے کامیابی حاصل کی -
اسقدر تحریر کرنے کے بعد ہم اُن لوگون کی اجمالی فہرست درج ذیل کرتے ہین جنھون نے عہد خلافت عباسیہ مین بدعویداری امارت نداہمت علم مخالفت بلند کیا تہا اور حکومت و سلطنت اسلامیہ کی بربادی کے باعث ہوئے -

زمانہ خروج	مقام خروج	نام	کیفیت
سنہ ۱۳۶ھ عہد خلافت منصور	حران	عبد اللہ بن علی عباسی	نوبت امارت نہین آئی سنہ ۱۴۹ھ مین مارے گئے
سنہ ۱۴۵ھ عہد خلافت منصور عباسی	مدینہ منورہ	محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسین بن علی ابن ابی طالب الملقب بہ مہدی و نفس زکیہ	سنہ ۱۴۵ھ مین مارے گئے
ایضاً	بصرہ	ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن بن حسین ابن علی بن ابی طالب	بصرہ اور اہواز مین چند حکومت کی

سنہ ۱۶۹ھ عہد خلافت ہادی	مدینہ منورہ	حسین بن علی بن حسن مثلث بن حسن مثنی بن حسن سبط	قتل کیے گئے نوبت امارت نہیں آئی
سنہ ۱۷۶ھ عہد خلافت ہارون الرشید	دیلم	یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن سبط	فضل برمکی کی عاملانہ تدبیر سے مصالحت ہوگئی تھی
سنہ ۱۹۵ھ عہد خلافت مامون	دمشق	علی بن عبداللہ بن خالد بن یزید بن معاویہ سفیانی اموی	
سنہ ۱۹۹ھ عہد خلافت مامون	کوفہ	محمد بن ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن علوی معروف بہ طباطبا۔	اسکے مرجانے پر اسکا غلام ابوالسرایا شاہی لشکر سے لڑتا رہا متعدد لڑائیاں ہوئیں
سنہ ۲۰۰ھ	مکہ	محمد بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین	
سنہ ۲۱۹ھ یا اس سے کچھ پہلے عہد خلافت معتصم	طالقان	محمد بن قاسم بن علی بن عمر بن زین العابدین	گرفتار ہو کر بغداد بھیجے گئے پھر جیل سے نکل بھاگے تھے
عہد خلافت معتصم	بغداد	عباس بن مامون	نوبت خروج نہیں آئی صرف تدبیر سوچی گئی تھی۔
سنہ ۲۲۷ھ عہد خلافت واثق	اطراف فلسطین	ابو حرب یمانی ملقب بہ مبرقع اموی ہونیکا مدعی تھا	
سنہ ۲۵۰ھ عہد خلافت مستعین	کوفہ	یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید شہید علوی	سنہ ۲۵۰ھ میں مارے گئے
سنہ ۲۵۵ھ عہد خلافت مہتدی	مصر	ابراہیم بن محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن حنفیہ علوی معروف بہ ابن صوفی	بالائی صعید کے چند قصبات پر قبضہ حاصل کرلیا تھا
ایضاً	کوفہ	علی بن زید علوی	کوفہ پر قبضہ کرلیا تھا

ایضاً	رے	حسین بن زید علوی	سنہ مین مارا گیا رے پر قابض ہوگیا تھا موسیٰ بن بلغا سے اور اس سے لڑائی ہوئی
سنہ یا اس سے کچھ دنون پیشتر عہد خلافت مقتدر	طبرستان و دیلم	حسن بن علی بن حسین بن علی عمر بن زین العابدین معروف بہ اطروش	صوبہ طبرستان وغیرہ پر قابض ہوگیا تھا۔

یہ اجمالی فہرست ان لوگون کی تھی جنھون نے وقتاً فوقتاً امارت وحکومت حاصل کرنے کی غرض سے خروج کیا تھا مگر بہت ہی جلد حکومت کی طرف سے انکا استیصال ہوگیا تھا اگر التقاط و انتخاب مین میری نظر نے غلطی کی ہو اور کچھ لوگ اس فہرست مین شامل کرنے سے باقی رہ گئے ہون تو مجھے امید ہے کہ تم معاف کروگے۔ باقی رہ گئے وہ لوگ جنھون نے خلافت عباسیہ سے علحدہ اپنی اپنی حکومت قایم کرلی تھی انکو مین نے فہرست مین داخل نہین کیا۔ علامہ مورخ نے ان لوگون کے حالات کو جدا جدا تحریر کیا ہے انتہی کلام المترجم۔

اخبار حکومت بنو امیہ حکمرانان اندلس

اسی طبقہ سے تھے اور علم حکومت عباسیہ کے جو معاصر اور اس سے منازعت کرتے رہتے تھے

انکی حکومت کی ابتدا اور انکے بعد ملوک الطوائف کے حالات

بیت المقدس ... روم کے شمالی کنارہ پہ مغرب کیجانب واقع ہے اسکو

عرب اندلوسیہ عظمیٰ کے نام سے موسوم کرتا ہے - یہان پر فرانسیس کا ایک گروہ رہتا تہا انہین سے زیادہ ترسخت اور کثیر التعداد جبلا اقوام تہے لیکن قوط (گاتہہ) نے اسلام سے دوسو برس پہلے لاطینیون سے متعدد لڑائیان لڑکر اس خطہ پر قبضہ حاصل کرلیا تہا انہین لڑائیون مین قوط (گاتہہ) نے رومہ پر بہی دہاوا ڈالدیا تہا اہل رومہ نے صلح کا پیام دیا اور آخر کار اس امر پر مصالحت ہوگئی کہ گاتہہ اندلس کو واپس چلے جائین چنانچہ ان لوگون نے اس ملک کی طرف رخ کیا اور قابض ہوگئے پہر جب رومیون اور لاطینیون نے لیلہ نصرانیہ کو لے لیا تو دوسری طرف سے مغرب مین فرانسیسی بہادر بہی گہس پڑے اس وقت گاتہہ کے قبضہ اقتدار مین یہانکی زمام حکومت تہی لی پس گاتہہ نے ان تعلقات سے عیسائی مذہب اختیار کرلیا -

شاہان گاتہہ کا دار السلطنت طلیطلہ (ٹولیڈو) مین تہا اور اکثر بڑے . . . مابین اسکے قرطبہ، ماردہ اور اشبیلیہ کے تہا - اسی حالت سے گاتہہ نے تقریباً چارسو برس حکمرانی کی تا آنکہ آفتاب اسلام کی روشنی سے تمام عالم منور ہوگیا اور اسکی فتح کی فوجین بحر ظلمات اور سواحل افریقیہ مین لہراتی نظر آنے لگین - اس وقت یہان کا بادشاہ لزریق (راڈرک) تہا یہ لقب یہان کے بادشاہون کا تہا جیسا کہ جرجیر ملوک صقلیہ کا خطاب تہا - گاتہہ کا نسب اور انکی حکومت کے واقعات ہم اوپر بیان کر آئے ہین بحیرہ روم کے جنوبی ساحل کے اس پار بہی گاتہہ ہی کا قبضہ تہا جسکے حدود ادہر طنجہ سے اُدہر بلاد بربر سے ملے ہوے تہے -

بربریون کا بادشاہ جو اس صوبہ پر ان دنون حکمرانی کر رہا تہا جسکو عرب جیال غمارہ سے تعبیر کرتا ہے بلیان نامی ایک شخص تہا - یہ شخص انہین کے

نوٹ بلیان کا نام جولین تھا جو سبطہ کا گورنر تھا

مذہب سے متمذہب اور انہین کا ماتحت تہا اور موسے ابن نصیر سردار عرب خلیفہ ولید بن عبد الملک اموی کی جانب سے افریقیہ کی گورنری پر تہا اور اسکا دار الحکومت قیروان مین تہا۔ عساکر اسلامیہ نے اس نامور گورنر کی ماتحتی مین المغرب الاقصے کے اکثر بلاد کو مفتوح کر لیا تہا انکے فتوحات کا سیلاب بڑہتے بڑہتے جبال طنجہ سے گزر کر بحیرہ زقاق تک پہونچگیا تہا صرف ایک قلعہ جبال غمارہ کا جسپر بلیان حکمرانی کر رہا تہا مسلمانون کے مقابلہ پر اڑا ہوا لڑ رہا تہا۔ گورنر افریقیہ موسے ابن نصیر بلیان سے علم حکومت اسلامیہ کی اطاعت قبول کر لینے کا نامہ پیام کر رہا تہا اور اپنے آزاد غلام طارق بن زیاد لیثی کو طنجہ کی حکومت پر مامور کر دیا تہا۔ اتفاق سے انہین ایام مین بلیان اور لرزیق بادشاہ گاتھہ مین چشمک سی پیدا ہو گئی تہی۔ سبب یہ ہوا تہا کہ لرزیق نے بلیان کی بیٹی (فلورنڈا) کی عصمت پر اپنے محلسرا مین حملہ کرکے اسکی پاکدامنی کو اپنے ہوا و ہوس اور شہوت پرست و عیش پسند طبیعت کا شکار کر ڈالا تہا اس وقت اسپین کی چہوٹی چہوٹی ریاستون کا یہ دستور تہا کہ اپنے بچون کو دربار شاہی مین ادب بزم و تہذیب سیکہنے کی غرض سے بہیجدیا کرتے تہے چنانچہ بلیان نے اسی دستور کے مطابق اپنی بیٹی (فلورنڈا) کو طلیطلہ (ٹولیڈو) بہیجدیا تہا۔ بلیان کو اس شرمناک خبر کے سننے سے سخت برہمی پیدا ہوئی فوراً سامان سفر درست کرکے دربار شاہی کی روانہ ہوا اور وہان پہنچکر لرزیق سے ملاقات کی اور معہ اپنی مظلومہ بیٹی کے اپنے دار الحکومت واپس آیا واپس ہوتے ہی طارق سے ملاقات کی جسکے ساتہہ بار ہا

تیغ و سپر ہو چکا تھا۔ اور اسکو گاتھہ کے سر سبز و شاداب ملک
کے راہون سے واقف کر کے اس قدر شوق دلایا کہ عربی جرنیل
کے منہ مین پانی بھر آیا۔ طارق نے فرصت اور موقع پاکر ۹۲ھ
مین اپنے امیر موسےٰ ابن نصیر سے اجازت حاصل کی اور تین سو
عربی سپاہ کی جمعیت سے دریا کو عبور کر کے سواحل اندلس پر حملہ آور
ہوا۔ طارق کے ہمراہ علاوہ تین سو عربی فوج کے تقریبًا دس ہزار
بربری بھی تھے طارق نے ان کو بھی فوجی لباس پہنا کر ایک خاصہ لشکر
بنا لیا تھا اور فتحمندی کا جھنڈا لئے ہوئے جبل الفتح (لاتیرا کہا یا قلعۃ الاسد)
موسوم بہ جبل الطارق (جبرالٹر) تک پہونچگیا۔ دوسری طرف سے
طریف بن مالک نخعی ممالک اندلس مین گھسکر تخت و تاراج اور لوٹ مار کرتا
ہوا اس مقام تک پہنچا جسکو اسکے نام کی مناسبت سے شہر طاریفا
کہتے ہین ان مقامات کے مفتوح ہونے کے بعد اندلس کے اندرونی
حصون کی طرف عساکر اسلامیہ نے رخ کیا۔ لزریق کو اسکی خبر
لگی تو اس نے عجم کے مختلف گروہون اور عیسائیون کو مجتمع کر کے چالیس
ہزار کی جمعیت سے عساکر اسلامیہ سے لڑنے کو خروج کیا دونون
فوجون کا ایک وادی مین جسکو عربی مورخ وادی بیکا کہتے ہین مقابلہ ہوا مسلمانون
کو اس معرکہ مین کامیابی ہوئی بہت بڑی غنیمت ہاتھہ آئی بیشمار لونڈی
غلام کے مالک ہوئے۔ طارق نے نامہ بشارت فتح معہ مال غنیمت
اپنے گورنر موسےٰ ابن نصیر کی خدمت مین روانہ کیا موسےٰ ابن نصیر کو طارق
کی اس غیر متوقع فتحیابی اور ناموری سے رشک پیدا ہوا ایک باضابطہ فرمان لکھہ بھیجا کہ

۱۔ وادی بیکا [illegible] سے متصل ہوتا ہے اور پہلا [illegible] اسی طریفا نگر کے پاس ہو کر شہر [illegible] کہلاتا ہے تاریخ اسپین [illegible]

چونکہ تم بغیر میری اجازت کے ملک غیر مین گھسے جاتے ہو لہذا جہان تک تم پہونچ گئے ہو رک جاؤ اور جب تک مین نہ پہونچ لون آگے نہ بڑھو" اور بجائے اپنے قیروان میں اپنے بیٹے عبد اللہ کو مامور کرکے سنہ ۹۳ھ مین ایک عظیم لشکر کے ساتھ ممالک ہسپانیہ کے سر کرنے کو کوچ کیا اس مہم مین حسین بن ابی عبد اللہ المہدی فہری اور عرب کے نامی نامی دلاور آزاد غلام اور بربر کے مشہور مشہور نبرد آزما شریک تھے۔ چنانچہ موسے بن نصیر نے خلیج زقاق کو بابین طنجہ اور جزیرہ خضرا عبور کرکے اندلوسیہ عظمی مین قدم رکھا۔ طارق نے اپنے گورنر سے ملاقات کی اور مطیع و منقاد ہو کر اسکی ماتحتی مین ممالک ہسپانیہ کو سر کرتا رہا تا آنکہ موسے بن نصیر نے فتح کی تکمیل کی اور اندلس کو شرقاً بہ شلونہ تک وسطاً اربونہ تک غرباً صنم قادس تک فتح کرلیا۔ تمام ممالک ہسپانیہ کو زیر و زبر کرکے بہت سا مال غنیمت جمع کیا اور مشرق کیطرف سے قسطنطنیہ کو سر کرتا ہوا ملک شام مین داخل ہونے اور ان ممالک کے درمیان مین جسقدر رعیسائیون اور نصرانیون کے ممالک تھے ان کو تخت و تاراج اور فتح کرکے دار الخلافت مین حاضری کا ارادہ کیا تھا۔ رفتہ رفتہ دربار خلافت تک یہ خبر پہونچی خلیفہ ولید کو مسلمانون کا دار الاسلام سے اسقدر دور دراز نکل جانا اور دار الکفر مین جا کر اسدرجہ توغل و انہماک کرنا شاق گزرا موسے بن نصیر کو تہدید آمیز فرمان لکھا اور واپس آنے کی سخت تاکید کی اس سے موسے بن نصیر نے عزیمت فسخ کردی اور ملک ہسپانیہ کا نظم و نسق اور سرحدی مقامات کی حفاظت پر

فوجین مامور کر کے لوٹ کھڑا ہوا۔ روانگی کے وقت اپنے بیٹے عبدالعزیز کو بلاد ہسپانیہ مین دشمنان اسلام سے جہاد کرنے اور اسکی حکومت و انتظام پر مامور و متعین کیا اور قرطبہ مین قیام کرنے کا حکم دیا پس عبدالعزیز نے قرطبہ کو اپنا دارالامارت قرار دیا اور سنہ ۹۵ھ مین موسےٰ بن نصیر قیروان مین داخل ہوا بعد ازان سنہ ۹۶ھ مین معہ مال غنیمت اور خزاین وغیرہ کے دارالخلافت دمشق کیجانب روانہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ منجملہ مال غنیمت کے جو ملک اندلس سے ہاتھہ آیا تھا تیس ہزار سوار غلامی کے حلقہ مین تھے۔ افریقیہ مین اسنے بجائے اپنے بیٹے عبداللہ کو متعین کیا تھا۔

جس وقت موسےٰ بن نصیر دربار خلافت مین حاضر ہوا خلیفہ سلیمان نے اسکی جرات اور مسلمانون کو خطرہ مین ڈالنے پر ڈانٹ ڈپٹ کی اور اسکی اس کارگزاری کا ذرہ برابر پاس نہ کیا۔

اس واقعہ کے دو برس بعد عساکر اسلامیہ اندلس نے سلیمان کی پشت گرمی سے عبدالعزیز بن موسےٰ بن نصیر کو قتل کر ڈالا ایوب بن حبیب لخمی ہمشیرہ زادہ موسےٰ بن نصیر حکومت اندلس پر مامور کیا گیا۔ عبدالعزیز نیک مزاج افاضل اور جواہر دہتا اسکے زمانہ حکومت مین بہت سے بلاد مفتوح ہوے۔ ایوب نے چند ماہ حکومت کی بعد ازان گورنران عرب اندلس مین حکمرانی کرنے کو آتے رہے گاہے دربار خلافت کیجانب سے اور گاہے انکے گورنر قیروان کی جانب سے ان اسلامی گورنرون نے اوقات مختلفہ مین ملک اندلس کو اس سرے سے اس سرے تک فتح کر لیا اور تمام جزیرہ نما اندلس کو چھان ڈالا۔

مشرق مین برشلونہ اور قلعات بشتالہ پر بھی قابض ہوگئے تھے اور وسط مین
بسایط کو دبالیا تھا۔ غرض رفتہ رفتہ قوم گاتھہ اور جلالقہ کا گروہ معدوم ہوگیا ان کی
حکومت صفحہ دنیا سے مٹ گئی۔ کچھہ لوگ جو اسلامی دلاورون کے تلوارون
سے بچگئے تھے وہ جبال فشتالہ اربونہ اور سرحدی پہاڑون کے درون
مین جاکے پناہ گزین ہوگئے تھے ہزبران لشکر اسلام برشلونہ کی
پرلی جانب بھی جزیرہ نما اندلس کے سرحد سے نکلکر فرانس کے
مقبوضات مین داخل ہورہے تھے اور اپنی فتحیابی کی موجون سے کفار
کی دیوارون کو ہلائے ڈالتے تھے انہین واقعات کے اثنا مین کبھی کبھی
عربی سپاہ مقیم اندلس مین اختلاف دھگڑا بھی پیدا ہوجاتا تھا اس سے
دشمنان اسلام کو موقع مل جاتا تھا۔ پس اہل فرانس اُن ممالک کو مسلمانون
کے قبضہ سے نکال لیتے تھے جنکو لشکر اسلام بزور تیغ ان سے چھین لیتا تھا
سلیمان بن عبد الملک کے گورنر افریقیہ محمد بن یزید کو جب عبد العزیز بن موسے
بن نصیر کے مارے جانے کی خبر ہوئی تو اس نے حرب بن عبد الرحمن
بن عثمان کو سند حکومت اندلس عنایت کرکے روانہ کیا . . . . . چنانچہ
حرب اندلس مین پہونچکے ایوب بن حبیب کو حکومت سے معزول کرکے خود
حکمرانی کرنے لگا دو برس آٹھہ ماہ اس نے حکمرانی کی بعد ازان خلیفہ عمر
بن عبد العزیز نے اندلس کی حکومت پر سمح بن مالک خولانی کو سنہ صدی ہجری مین
مامور کیا اور مالیہ اندلس سے پانچوان حصہ لینے کا حکم دیا چنانچہ سمح نے اسکی
تعمیل کی اور قرطبہ کا پل تعمیر کرایا بعد ازان سنہ ۱۰۲ھ مین ممالک فرانس
پر جہاد کی غرض سے فوجین مرتب کین اور نہایت مردانگی سے حملہ آور
ہوا اتفاق یہ کہ سمح اس معرکہ مین شہید ہوگیا پس اہل اندلس نے سوائے

(۸) ۱۹۰۷ / جولائی ۱۵

اسکے عبدالرحمن بن عبداللہ غافقی کو اپنا امیر بنا لیا تا آنکہ عنبسہ بن شحیم کلبی یزید بن مسلم
گورنر افریقیہ کی جانب سے امیر اندلس ہوکر آیا پھر بعد قتل عنبسہ اہل اندلس
کی درخواست پر یحییٰ بن سلمہ کلبی کو حنظلہ بن صفوان کلبی والی افریقیہ نے
روانہ کیا۔ ۱۰۷ھ مین یحییٰ بن سلمہ اندلس مین داخل ہوا ڈھائی برس حکمرانی
کی۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت مین کوئی جہاد نہین کیا بعد ازان عثمان بن
ابی . . . . عبیدہ ابن عبدالرحمن سلمی گورنر افریقیہ کی طرف سے
والی اندلس ہوکر آیا۔ پھر پانچ مہینے بعد اسکو حذیفہ بن احوص عبتی کو بھیجکر معزول
کیا۔ اس نے ۱۱۰ھ کو پورا کیا بعد ازان تھوڑے ہی دنون بعد کہا
جاتا ہے کہ حکومت سے دو برس بعد اسکو بھی معزول کر دیا۔ مورخین اس
مین اختلاف کرتے ہین کہ آیا عثمان سے پہلے حذیفہ یا حذیفہ سے پہلے عثمان آیا تھا۔ بہرکیف
بعد اسکے ہیثم بن عبید کلابی محرم ۱۱۱ھ مین عبیدہ بن عبدالرحمن گورنر افریقیہ
کی طرف سے والی اندلس ہوکر آیا اس نے سرزمین مقرشہ پر جہاد کیا اور
بزور تیغ اسکو فتح کرکے دس مہینہ تک وہین ٹھہرا رہا۔ اپنی حکومت کے دو برس
بعد ۱۱۳ھ میں اسنے وفات پائی بعدہ عبیداللہ بن حباب گورنر افریقیہ کی طرف سے
عبدالرحمن اندلس مین داخل ہوا ۱۱۳ھ مین فرانس پر جہاد کیا بڑے بڑے
نمایان کام اسکے ... دو برس حکومت کی۔ ذاقدی نے لکھا ہے کہ چار برس
حکومت اندلس پر رہا۔ یہ ظالم سخت گیر اور رعب وداب والا شخص تھا
... سرزمین شکلنش پر جہاد کیا اور کمال مردانگی سے ان پر حملہ
آور ... اس لڑائی مین بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ پھر ۱۱۶ھ مین یہ معزول
... کیا بجائے اسکے عبیداللہ بن حباب گورنر افریقیہ کیجانب سے
... حجاج سلولی حکومت اندلس پر مامور ہوا۔ پس ۱۱۶ھ مین یہ اندلس

پہونچا پانچ برس تک نہایت نیک سیرتی، فہمندی اور کافرون پر جہاد کرنے کے ساتھ حکمرانی کرتا رہا۔ اسلامی فتوحات کا سیلاب اسکے زمانہ حکمرانی مین ارمونہ تک پہونچگیا تھا اور اسلامیون کی بود وباش نہرودونہ تک پہیلی ہوئی تہی بعدازان عبدالملک بن قطن فہری نے ۱۲۱ھ مین امارت اندلس کا دعوے کیا اور عتبہ کو کرسی امارت سے اوتار کر مار ڈالا بیان کیا جاتا ہے کہ عبدالملک نے عتبہ کو اندلس سے نکال کرکے عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لیلی تہی تا آنکہ ۱۲۳ھ مین بلج بن بشر معہ لشکر شام سرزمین اندلس مین داخل ہوا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اور اس نے عبدالملک کی حکومت کا استیصال کرکے تقریبًا ایک برس حکمرانی کی۔ رازی کہتا ہے کہ اہل اندلس نے ماہ صفر ۱۲۳ھ عہد خلافت ہشام بن عبدالملک مین اپنے امیر عقبہ بن حجاج سے بغاوت وسرکشی کی تہی اور بجاے اسکے عبدالملک بن قطن کو اپنا امیر بنایا تہا اس حساب سے عتبہ کی حکومت کا دور چہہ برس چار مہینے رہا۔ بہرکیف مقام سرقوسہ ماہ صفر ۱۲۳ھ مین اس نے وفات پائی۔ اسکے مرنے سے عبدالملک کے قدم استقلال واستحکام کے ساتھہ حکومت اندلس پر جم گئے بعدازان بلج بن بشر معہ اہل شام کے بعد واقعہ کلثوم بن عیاض وبربر اندلس پہونچا اور عبدالملک پر دفعۃً حملہ کرکے مار ڈالا۔ اس سے فہریون کا جتھہ دب دبا کر ایک طرف ہوگیا مگر درپردہ اپنی قوتون کو فراہم اور اپنی گزری ہوئی حالتون کو درست کرتے رہے تا آنکہ سب کے سب مجتمع ہوکے بلج بن بشر سے لڑنے کو اوٹھہ کہڑے ہوے اور عبدالملک بن قطن کے خون کا بدلہ لینے کو میدان جنگ مین آگئے اس وقت فہریون پر عبدالملک بن قطن کے دونون بیٹے قطن

یہ حکمرانی کر رہے تھے - اس معرکہ مین اتفاق سے فہریون کو ہزیمت
ہوئی مگر بلج بن بشر بھی انھین لڑائیون کے نذر ہو گیا یہہ واقعہ ۱۲۴ھ کا ہے
جبکہ بلج کی حکومت کو تقریباً ایک برس گزر چکے تھے - بعد بلج کے حکومت اندلس
پر ثعلبہ بن سلامہ جذامی متولی و غالب ہو گیا - فہریون نے اس سے
بھی کنارہ کشی کی اور اسکے علم حکومت سے منحرف ہوئے - دو برس
اس نے نہایت عدل و انصاف کے ساتھہ امارت کی آخر کار یمانی
قبائل والون نے اسکی مخالفت شروع کی جس سے اسکی
حکومت کی مشین کے پرزے ڈھیلے پڑ گئے - فتنہ و فساد کی گرم بازاری
ہو گئی - اسی اثنا مین حنظلہ بن صفوان گورنر افریقیہ کی طرف سے ابو الخطاب حسام
بن ضرار کلبی والی اندلس ہو کر براہ دریا تونس سے ۱۲۵ھ مین اندلس
آیا - اہل اندلس نے اسکی اطاعت قبول کر لی ثعلبہ، ابن سعد اور پسران
عبد الملک اس سے ملنے کو ابو الخطاب ان لوگون سے بعزت و احترام
پیش آیا - استقلال کے ساتھہ حکمرانی کرنے لگا - یہ نہایت شجاع، کریم
صائب الرائی اور عالی حوصلہ تھا اسکے عہد حکمرانی مین اہل شام اس کثرت
سے آئے کہ قرطبہ جیسا وسیع شہر ان کو کافی نہوا پس ابو الخطاب نے ان لوگون
کو مختلف شہرون مین آباد ہونے کو بھیجدیا اہل دمشق کو بوجہ مناسبت
کے بیرہ و غرناطہ مین ٹھیرایا اور دمشق کے نام سے اسکو
موسوم کیا، اہل حمص کو اشبیلیہ مین آباد کیا اور آب و ہوا کی مناسبت سے
اسکا نام حمص رکھا اہل قنسرین کو حیان مین قیام کرنے کا حکم دیا اور قنسرین
کے نام سے اسکو موسوم کیا، اہل اردن کو ریہ یعنی مالقہ مین ٹھیرایا
اور اردن کے نام سے پکارے جانے کا حکم دیا، اہل فلسطین کو شدونہ

دستیڈو میا یا شریش) مین فروکش کرایا اور اسکو فلسطین کا خطاب دیا
اور اہل مصر کے مکانات تدمیر (مرشیا) مین بنوائے بلحاظ سرسری
وشادابی مصر کے نام سے موسوم کیا - بعد اسکے ثعلبہ مشرق چلا آیا
اور مروان بن محمد کیخدمت مین حاضر ہوکر اسکے ساتھ لڑائیون مین
شریک ہوا -

ابو الخطاب عرب کے ایک دیہات کا رہنے والا تھا مزاج مین قومی عصبیت
اور جنبہ داری زیادہ تھی اس نے اپنے زمانہ حکمرانی مین اپنی قوم یمانیہ
کی خوب خوب طرفداری کی مضریہ کو ہر کام مین دباتا گیا - قبیلہ قیس کو
بھی برہم کیا - ایک روز ضمیل بن حاکم بن شمر بن ذی الجوشن سردار قیسیہ
کو جو کہ بلخ کے ہوا خواہون سے تھا کسی کام خاص پر مامور کیا چاہا
ضمیل منہ پر رومال ڈالے ہوئے اٹھا ایک حاجب نے جو قصر امارت
کے باہر کھڑا ہوا تھا بول اٹھا " اے ابو الجوشن اپنے عمامہ
کو درست کر لو ضمیل یہہ جواب دیتا ہوا کہ اگر میری قوم چاہیگی تو اسکو
درست کریگی - چلا گیا بعد چندے اسکی قوم نے ایکا کرکے اسکے
کہنے کے مطابق ایک ہنگامہ سا برپا کر دیا اور مخالفین یمانیہ سے
یمانیہ کے مقابلہ پر امداد طلب کرکے لڑنے لگے - پس
ابو الخطاب نے اپنے آپ کو ۱۲۸ھ مین اپنی حکومت کے چار
برس نو ماہ بعد حکومت اندلس سے علیحدہ کر لیا - تب بجائے
اسکے ثعلبہ بن سلامہ جذامی والی اندلس ہو کر آیا - اسکے زمانہ
حکمرانی مین مشہور جنگ کی آگ مشتعل ہوئی اہل اندلس نے اس معاملہ
مین عبد الرحمن بن حبیب والی افریقیہ سے خط و کتابت کی

عبدالرحمن نے آخری ماہ رجب ۱۲۹ھ مین ثعلبہ کو سند حکومت اندلس مرحمت فرما کے روانہ کیا ثعلبہ نے اندلس پہونچتے ہی عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لی اور صمیل اسکی امارت وحکومت کے کام کو انجام دینے لگا۔ اس نے بحکمت عملی دونون فریق مین مصالحت کرادی دو برس حکومت کرکے مرگیا بعد اس کے اہل افریقیہ مین مخالفت پیدا ہوگئی اور مشرق مین بنی امیہ کی حکومت مضمحل اور کمزور ہو چلی تاجداران خلافت امویہ آئے دن کے جھگڑون اور بانیان دولت عباسیہ کی ریشہ دوانیون کے وجہ سے اقصائے مغرب کے انتظام سے غافل ہوگئے۔ چنانچہ اہل اندلس ایک خودمختاری وخودسری کیحالت سے اپنا آپ انتظام کرنے لگے اور مصالح ملکی ومذہبی کے انجام دینے کو عبدالرحمن بن کثیر کو امارت کی کرسی بٹھایا بعد اسکے عساکر اسلامیہ مقیم اندلس نے یہہ رائے قایم کی کہ امارت اندلس مضریہ اور یمنیہ مین نصف نصف تقسیم کردی جائے اور ایک ایک برس دونون لشکرون کو حکمرانی کرنے کا موقع دیا جائے۔ مضریہ نے اپنی امارت کے لئے یوسف بن عبدالرحمن فہری کو ۱۲۹ھ مین منتخب کیا۔ ایک برس تک یہہ دارالامارت قرطبہ مین حسب قرارداد شرط حکومت کرتا رہا بعد ازان یمنیہ انقضائے میعاد پر حکمرانی کی عبا پہنکر دارالامارت مین داخل ہوئے یوسف نے یمنیہ پر موضع شقندہ مضافات قرطبہ پر جہانکہ یمنیہ اتری ہوئے تھے شبخون مارا ابـ[1] . . . . . .

[1] اصل کتاب مین یہہ جگہہ خالی ہے (مترجم)

صمیل بن حاتم، قیسیہ اور مضریہ باہم گتھہ گئے بہت بڑی خونریزی ہوئی یوسف کی حکومت سرزمین اندلس سے جاتی رہی اور یمنیہ نے حکومت وامارت پر قبضہ کرلیا۔ مگر ایک مدت تک فریقین اسی طریقہ سے رہے کہ کبھی یہہ مغلوب ہو جاتے تھے اور گاہے غالب تا آنکہ عبدالرحمان الملقب بہ داخل سرزمین اندلس مین آیا آخری دورمین یوسف بن عبدالرحمان نے صمیل بن حاتم کو سرقسطہ کی حکومت پر مامور کیا تھا۔ پس جب مشرق مین سیاہ پھریرے والے (عباسیہ) ظاہر ہوے تو حباب بن رواحہ زہری نے اندلس کیجانب کوچ کیا اور انکی حکومت وامارت کی دعوت دینے لگا۔ صمیل کا سرقسطہ مین محاصرہ کیا صمیل نے یوسف سے مدد طلب کی یوسف نے بوجہ عداوت سابقہ کمک نہ بھیجی قیسیہ نے امدادی فوجین بھیجین لیکن وقت گزر گیا تھا مجبورانہ صمیل نے سرقسطہ کو خالی کردیا پس حباب نے سرقسطہ پر قبضہ کرلیا اور صمیل طلیطلہ مین پہونچکر حکومت کرنے لگا تا آنکہ عبدالرحمان داخل وارد اندلس ہوا جیسا کہ ہم آئندہ تحریر کرینگے۔

(مترجم) فتح اندلس کی کیفیت علامہ مورخ نے جس پیرایہ اور طرز سے تحریر کیا ہے اسکو تم پڑھ آئے ہو اور میرے نزدیک واقفیت کے لئے کافی ہے۔ علامہ مورخ نے فتح اندلس کے کسی اہم واقعہ کو نظر انداز نہین کیا جسکے لکھنے کی زحمت مترجم کا قلم گوارا کرتا مگر چونکہ آج کل لوگون مین ناول بینی کا مذاق حد سے زیادہ پیدا ہو گیا ہے اس وجہ سے جب تک کسی واقعہ کو گھٹا بڑھا کر نہ لکھو ان کو لطف نہین آتا۔ یہہ نہین سمجھتے کہ تاریخ کو چلبلے جملون اور پھڑکتے ہوے

نفقروں سے کوئی تعلق نہین ہے نظر برین مین تمہاری دلچسپی کے
خیال سے انہین واقعات کو جنکو تم ابھی پڑھ چکے ہو ذرا
تفصیل سے باضافہ والحاق لکھا چاہتا ہون سنو! یہہ جزیرہ
نما جسکی سرسبزی وشادابی بے نظیر تھی ایک مدت سے
رومن امپایر کے قبضہ اقتدار مین تھا لیکن اسلام سے
تقریباً دوسو برس پیشتر قوم گاتھ نے روما کی متنزل گورنمنٹ کو
اس صوبہ سے بیدخل کردیا تھا اور انکی حکومت وسلطنت
کے نام ونشان کو مٹاکر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ رکہا تھا
گاتھ ایک وحشی ایشیای قوم تھی اسکی بہت سی شاخین
ہین ازانجملہ ایک وزی گاتھ ہے جس نے پانچوین صدی مسیحی
(یعنے اسلام سے تقریباً دوسو برس پیشتر) مین سلطنت
روما کی تہذیب اور شایستگی اپنے وحشیانہ جلوں سے تہ خاک
کرکے صوبہ آئی بیریا (اسپین یا اندلس) پر قبضہ حاصل کرلیا تھا یاد رکھو
کہ جس قوم مین تہذیب اور شایستگی حد سے زیادہ آجاتی ہے اسکی دلاوری
بہادری، مردانگی اور شجاعت مین فوراً فرق آجاتا ہے رومن ہین
جس وقت شایستگی اور تہذیب کا نام نہ تھا انہین دنون یہ اپنے
تیغ بیدریغ سے خلائق کو مسخر اور مطیع کررہے تھے جون ہی
ان لوگون مین تہذیب اور شایستگی آئی بہادری نے رخصتی
کا سلام کیا۔ اسلام مین بھی اسکی نظیر موجود ہے جب تک اہل
اسلام سیدہی سادی زندگی بسر کرتے تھے اور نیزوں اور شمشیرون
کے سوا دوسری چیزون سے نہین کہیلتے تھے اس وقت تک

ان مین مذہبی جوش بھی تھا یہ بہادر بھی تھے فاتح بھی تھے جب
سے علوم و فنونکی آمد شروع ہوئی تہذیب اور شایستگی سے مانوس
ہوئے دلجمعی کے ساتھہ عیش و عشرت مین مصروف اور زمانہ
کی حالت سے غافل ہوگئے۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ ملک گیا، دولت گئی
مذہبی جوش کا خاتمہ ہوگیا۔ صرف شیخی ہی شیخی باقی رہ گئے۔

جس زمانہ مین اندلس پر اسلامی لشکر نے قبضہ حاصل کیا تھا ان
دنون اسپین مین راڈرک (لذریق) نامی ایک بادشاہ حکمرانی کر رہا تھا
جس نے شاہ ڈنزا کو تخت حکومت سے اوتار کر بزور جبر حکومت
حاصل کی تھی۔ اسکا دارالسلطنت طلیطلہ (ٹولیڈو) مین تھا۔ اسلامی
فتوحات کی موجین ان دنون شمالی افریقیہ مین ممالک بربر کی دیوارون
سے ٹکرا رہی تھین اور اس نے قریب قریب اسکے کل شہرون
کو مفتوح کر لیا تھا صرف ایک قلعہ سبطہ (سیوٹا) اسکے مقابلہ پر اڑا
ہوا لڑ رہا تھا۔ یہہ قلعہ درحقیقت شاہ یونان والی قسطنطنیہ کے زیر
حکومت تھا مگر بوجہ دور و دراز ہونے کے بلحاظ مذہب و ہمدردی
ملت اسکی حفاظت اور امداد کا ذمہ دار شاہ اسپین تھا۔ قلعہ سبطہ کے
والی کا نام جولین تھا جسکو عربی مورخ یالیان سے موسوم کرتے ہین
اس سے اور شاہ اسپین راڈرک سے کچھہ ان بن ہوگئی تھی چشمک
کا یہہ سبب ہوا کہ جولین گورنر سبطہ نے حسب دستور ملک اسپین اپنی
بیٹی فلورنڈا کو آداب شاہی تہذیب اور تربیت حاصل کرنے کی غرض
سے شاہ اسپین کے دربار مین بھیجدیا تھا شاہ اسپین (راڈرک) نے
بجائے اسکے کہ فلورنڈا کی عصمت کو اپنی بیٹیون کی طرح محفوظ رکھتا

اسکی پاکدامنی کو اپنے ہوا وہوس، عیش پرستی اور شہوت رانی کے نذر کردیا - یہہ ایک بہت بڑا شرمناک واقعہ تھا - جولین کو اس خبر کے استماع سے بیحد برہمی پیدا ہوئی اول تو اسکا دل اس وجہ سے پہلے ہی سے صاف نہ تہا کہ راڈرک نے شاہ ڈنزا کو معزول کر کے خود عنان حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لی تھی اور شاہ ڈنزا کی بیٹی جولین کی بیوی تھی دوسرے اس واقعہ شرمناک نے بارودخانہ مین چنگاری کا کام دے دیا - سامان سفر درست کر کے طلیطلہ پہنچا راڈرک سے ملاقات کی لیکن اپنے جوش انتقام اور غیض وغضب کو اس طرح چھپائے رہا کہ راڈرک کو اسکی بددلی کا حس تک نہوا - راڈرک سے رخصت ہوکر معہ اپنے بیٹی کے سبطہ واپس آیا - اور یہہ ٹھان لی کہ اب مین مسلمانون سے تیغ وسپر ہرگز نہونگا - چنانچہ واپس آتے ہی موسے بن نصیر گورنر شمالی افریقیہ سے ملاقات کی - یہہ ولید بن عبدالملک تاجدار خلافت امویہ کیجانب سے اس صوبہ کا والی تھا - قیروان مین اسکا دارالامارت تہا - جولین نے موسے بن نصیر سے اسپین کی سرسبزی، زرخیزی اور شادابی کی حکاتین بیان کر کے یہہ ظاہر کیا کہ تمہارے جانے کی دیر ہے - تمہارا لشکر پہنچا نہین کہ یہ ملک فتح ہوا نہین پہلے تو موسے کو اس معاملہ مین پس وپیش ہوا مگر مگر اسکے لبریز خزانون اور شاداب زمینون کے حالات سننے سے منہ مین پانی بھر آیا - انگریزی مورخین لکھتے ہین کہ خلیفہ دمشق سے اجازت حاصل کر کے یا اوسکا استمزاج لے کے پانچ سو آدمیونکی جمعیت سے طارف کو ۱۹ھ مین جولین کے چار جہازون

پیدا کرکے سولہل اندلس پر لوٹ مار کرنے کو روانہ کیا مگر عربی مورخین کی
تحریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ موسےٰ بن نصیر نے بلا استمزاج خلیفہ دمشق
اپنی فوج کو بسرداری طارق بلاد ہسپانیہ کی طرف روانہ کیا تھا۔ اگر
انگریزی مورخین کا بیان صحیح ہوتا تو خلیفہ ولید بن عبد الملک کو
ملک اندلس کی فتحیابی کا حال سننے سے بجاے خوشی کے قلق اور
مسلمانون پر افسوس نہوتا۔ اور موسے کو ڈانٹ کا فرمان نہ بھیجتا اور نہ
اسکو گورنری شمالی افریقیہ سے معزول کرکے دمشق مین طلب کرتا
بہرکیف عربون کو یہ پہلا موقع بحر روم مین جہازرانی کا ملا طارف
نے الجیراس کو تخت وتاراج کرکے اور گاتھہ کی سلطنت کے
حالات کو براے العین مشاہدہ کرکے تھوڑے دنون بعد مراجعت
کی طارف پہلے جس مقام پر اوترا تھا وہ ابتک اسیکے نام سے طارلیفا
مشہور ہے۔ موسےٰ بن نصیر کے خیالات طریف کے بیان سے
بہت زیادہ فتح اندلس کے بابت مستحکم ہوگئے اور جولین کے قول
کی اس سے تصدیق بھی ہوگئی ۹۲ھ مین موسے نے دو فوجین
طیار کین ایک کو بسرداری طارق گاتھہ کی سلطنت کے سر کرنے
کو روانہ کیا اور دوسرے کو بسرکردگی طریف۔ ان دونون جرنیلون
نے ممالک ہسپانیہ مین قدم رکھتے ہی آتش جنگ مشتعل کردی
طارق کے رکاب مین تین سو عرب اور تقریباً دس ہزار بربری تھے
اور طریف بن مالک نخعی کے ساتھہ دوسو عرب اور تقریباً سات ہزار
باشندگان بربر۔ راڈرک اسکے مقابلہ پر چالیس ہزار فوج لیکے
لڑنے کو آیا ہوا تھا۔ طارق اول لائنز راک قلعۃ الاسپرا اتراجو

اس وقت تک اس فاتح کے نام سے جبل الطارق (جبرالٹر) مشہور ہے اس مقام سے قرطبہ کو فتح کرکے ممالک ہسپانیہ کے اندرونی حصون کی طرف قدم بڑہائے - زیادہ مسافت طے نہ کرنے پایا تہا کہ راڈرک شاہ اسپین چالیس ہزار کی جمعیت سے آپہنچا دونون فوجون کا ایک چھوٹے سے دریا کے کنارے مقام وادی بیکا مین مقابلہ ہوا -

اس موقع پر مغربی اور مشرقی مورخین عجیب و غریب افسانے تحریر کرتے ہین ازانجملہ طلسمی گنبد ہے جسکو بادشاہ ہرقل نے سمندر کے کنارہ پر بنوایا تہا اور اسمین ایک طلسم رکہا تہا اور اس کے قبل از وقت افشا راز نکرنیکی بیحد ممانعت کی تھی چنانچہ ہر بادشاہ جو سریر آرای مملکت ہسپانیہ ہوتا تہا اپنے نام کا علحدہ قفل دروازے پر لگا دیتا تہا پس جب راڈرک نے عنان حکومت اندلس اپنے ہاتہ مین لی تو دو بوڑہے دربار شاہی مین حاضر ہوئے اور بعد ادا ے مراسم شاہانہ دروازہ گنبد پر قفل لگانے کی استدعا کی راڈرک کو تحقیقات کے دریافت کرنے کا شوق پیدا ہوا ایک روز باوجود مشیرون اور لشیبون کی ممانعت کے بہت سے سوار اور پیادون کو ہمراہ لیکے گنبد کیجانب گیا - قفلون کو توڑ کے اندر داخل ہوا ایک وسیع کمرہ سے گذرتا ہوا دوسرے کمرہ مین گیا اس کمرہ کے دروازے کے سامنے پیتل کی ایک عجیب تصویر مرد کی کہڑی تھی - ہاتہ مین ایک بہاری گرز تہا - دمبدم یہ تصویر گرز کو زمین مارتی تھی - اس تصویر کے سینہ پر لکہا ہوا تہا مین اپنا منصبی فرض ادا

ادا کر رہا ہون اس حیرت انگیز تصویر کو دیکھکر راڈرک کا حوصلہ اور بڑھا کسی نکسی طرح کمرہ کے اندر داخل ہوا وسط کمرہ مین ایک میز بچھی تھی جس پر صندوقچہ رکھا ہوا تھا اور صندوقچہ پر یہہ عبارت لکھی ہوئی تھی گنبد کے کل راز اس بکس مین ہین بجز ایک بادشاہ کے اسکے کھولنے کی اور کسی کو جرات نہو گی لیکن اسکو ذرا باخبر رہنا چاہیے کیونکہ مرنے سے پہلے بہت سے عجیب وغریب واقعات دیکھائی دینگے" راڈرک نے صندوقچہ کو کھولا تو اسمین ایک چرمی وصلی پائی جو تانبے کی دو تختیونکے بیچ مین محفوظ تھی وصلی پر گھوڑے سوارون کی تصویرین بنی تھین۔ صفحہ کے پیشانی پر یہ عبارت لکھی تھی "دیکھہ اے بد اندیش اُن لوگون کو جو تجھے سریر سلطنت سے اوتار کر خاک مذلت پر بٹھاسینگے اور تیرے ملک پر قبضہ کرینگے" وصلی پر نظر پڑتے ہی اُن تصویرون مین یک بیک حرکت پیدا ہوئی اور میدان جنگ کا حقیقی فوٹو پیش نظر ہو گیا جسمین مسیحی اور اسلامی دلاور لڑتے ہوئے نظر آئے اسلامی عساکر نے مسیحیون کو پسپا کر کے اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا۔ ہزیمت خوردہ گروہ جو ادہر اُدہر بھاگتا نظر آتا تھا اسمین ایک جوانمرد سپاہی نظر آیا جو سر پر تاج شاہی رکھے ہوئے سفید گھوڑے پر سوار تھا۔ عین دار وگیر کے وقت گھوڑے سے یہ شخص نیچے گرا اور پھر کہین اسکا پتہ نہ چلا یہ شخص اسلحہ اور لباس سے ہوبہو شاہ راڈرک معلوم ہوتا تھا راڈرک اور اس کے ہمراہی اس حیرت انگیز سین کو دیکھکر گھبرا گئے۔ سراسیمہ حواس باختہ کمرہ سے باہر آئے تو نہ وہ تصویر تھی اور نہ اسکے محافظ زندہ تھے علاوہ اسکے اور بہت سے بیشمار عجائبات نظر آئے جس سے سلطنت

اسپین کی تباہی کی خبر ملتی تھی۔ عرب کے بعض مورخین نے بھی اس عجیب وغریب واقعہ کو تحریر کیا ہے اسپین کے متوسط زمانہ کے مورخین کی تصنیفات مین اس قسم کے تعجب خیز حالات نہایت خوشی سے قلبند کئے گئے ہین۔

فریقین جو وادی بیکا مین ایک دوسرے کے مقابلہ وجنگ پر تل رہے تھے نہایت مردانگی سے میدان مین آئے اور اپنے حریف مقابل سے ہم نبرد ہوئے۔ شاہ راڈرک کے رکاب مین ٹڈی دل فوج تھی جسکے مقابلہ مین اسلامی عساکر کو وہی نسبت تھی جو ایک کو دس سے ہوتی ہے تاہم اسلامی نبردآزماؤن نے آٹھ روز مسلسل لڑائی لڑکر اپنے جوش دل اور جانبازیون کو ثابت کردیا اور شاہ راڈرک کی متواتر کوششون کو ہزیمت دے دی۔

اس تائید الہی اور غیبی کامیابی سے طارق کے حوصلے بڑھ گئے نہایت اولوالعزمی اور ثابت قدمی سے تمام ملک اسپین کے سر کرنے کو مستعد ہوگیا اور ضرورت کے مطابق سامان جنگ فراہم کرکے آگے بڑھا۔ موسے ابن نصیر گورنر افریقیہ کو جسکا طارق ماتحت تھا اس غیر متوقع کامیابی پر رشک پیدا ہوا باضابطہ فرمان بھیجکر طارق کو آگے بڑھنے کی سخت ممانعت کی مگر عالی حوصلہ طارق کو اسکی ممانعت کی ذرا بھی پروا نہوئی اپنے رکاب کے فوج کو تین حصون پر تقسیم کرکے تمام جزیرہ نما اسپین کو اس سرے سے اُس سرے تک چھان ڈالا اور یکے بعد دیگرے کل صوبون اور قلعہ جات کو مفتوح کرلیا۔

قرطبہ کے محاصرہ اور فتح کرنے کو مغیث (طارق کا سکریٹری)

سات سو آدمیون کی جمعیت سے گیا ہوا تھا۔قریب قرطبہ پہنچکر شام تک
اِدھر اُدھر اپنی چھوٹی سی فوج لئے ہوئے چھپا رہا۔جون ہی رات ہوئی
شہر کیطرف بڑہا۔اتفاق وقت سے اس وقت بارش اور اولون کا طوفان
شروع ہوگیا اس نے اسلامی دلاورون کے گھوڑون کے
سمون کی آواز دور تک نہ پہونچنے دیا جس سے اہل قرطبہ کو انکی آمد کی
اطلاع تک نہوئی۔شہرپناہ کے قریب پہونچکے دہا وا کرنے کا موقع
تلاش کرنے لگے۔فصیل کے ایک مقام مین شگاف نظر آیا مسلمانون
کا ارادہ ہوا کہ اسی مقام سے حملہ کرنا چاہیئے۔فصیل سے ملا ہوا انجیر کا
درخت تھا ایک مسلمان سپاہی دوڑکر چڑھ گیا اور اس پر سے اچھلکر فصیل پر
کود گیا جھٹ پٹ اپنا عمامہ اتار کر نیچے لٹکا دیا۔کئی مسلمان سپاہی اس
عجیب وغریب کمند کے ذریعہ سے اوپر چڑھ گئے بعد ازان ان لوگون
نے نہایت ہوشیاری سے دربانون کی مشکین باندھ لین اور شہرپناہ
کا دروازہ کھول دیا۔پھر کیا تھا اسلامی رسالہ شہر مین گھس پڑا اور بات
کی بات مین شہر کو مفتوح کرلیا۔گورنر اور کل باشندگان شہر نے ایک
گرجا مین جا کے پناہ لی۔تین ماہ تک سواران اسلام انکا محاصرہ کئے
ہوئے لڑتے رہے بالآخر ان محصورون نے بھی گردن اطاعت
جھکا دی۔

فتح قرطبہ نے عیسائیون کی ہمت اور توڑ دی طارق فتحمندی کا جھنڈا
لئے ہوئے جسطرف رخ کرتا تھا کامیابی اور نصرت دوڑ کر رکاب چوم
لیتی تھی۔آرکی ڈونا بلاجد وجہد مفتوح ہوگیا کل باشندے بھاگ کر
پہاڑون مین جا چھپے۔مالاگا اور الویرا کو حملہ کرکے عیسائیون سے چھین

لیا۔ اب صرف مرشیا کے پہاڑی درے باقی رہ گئے تھے جو تدمیر
کی واقفکاری اور ہوشیاری کے وجہ سے حملہ آور کے حملون سے
محفوظ تھے۔ آخر کا عساکر اسلامیہ اور تدمیر سے کھلے میدان ہم
نبرد ہونے کی نوبت آئی۔ کیمت مسلمانون کے ہاتھ رہا تدمیر معہ اپنے
ایک نوعمر غلام کے بھاگ کر شہر اوری ہیولا مین جا کے پناہ گزین ہوا
اسلامی لشکر بھی تعاقب کرتا ہوا اس شہر تک پہونچگیا اس وقت
مرشیا مین بجز عورتون اور بوڑھون یا بچون کے کوئی جوان باقی نہ رہا
تھا تدمیر کو اس موقع پر غضب کی پوچھی اس نے کل عورتون کو مردانہ
لباس پہنایا۔ سر پر خود رکھا۔ نیزہ کے بجائے ڈنڈون اور
دیگر ضروری نمایشی اسلحہ جنگ سے آراستہ کیا۔ سر کے بالون کو پیچ
دے کر ٹھڈان کے نیچے اس طرح لٹکایا کہ دور سے دیکھنے والون
کو ڈاڑہی معلوم ہوتی تھی۔ اس مصنوعی فوج کو تدمیر نے فصیل شہر کے
حفاظت پر مامور کیا۔ اسلامی لشکر کو اس کا شعور نہوا کہ یہ کس قسم
کی فوج ہے حملہ کی تدبیرین سوچنے لگا۔ تدمیر نے یہ احساس کر کے کہ
میری تدبیر کارگر ہوگئی فوراً اپنے نوعمر غلام کو ایلچیون کا لباس پہنایا
اور خود صلح کا جھنڈا لئے ہوے مصالحت کرنے کو شہر سے باہر آیا
رفتہ رفتہ لشکر اسلام تک پہونچا۔ عربی سپہ سالار نے اسکو ایلچی سمجھکر
نہایت تپاک اور احترام سے اسکا استقبال کیا ملاطفت اور نرمی
سے باہم گفتگو ہونے لگی۔ تدمیر بولا مین اپنے حکمران کی طرف سے
آپ سے شرائط صلح طے کرنے کو آیا ہون جنکا قبول و منظور کرنا
آپ کی عالی حوصلگی اور مردانگی سے بعید نہین ہے ہمارے رحم دل

صلح پسند حاکم کو خونریزی منظور نہین ہے اگر آپ وعدہ فرمائین کہ اہل شہر کو معہ ان کے مال و اسباب کے نکل جانے دین تو کل صبح شہر آپکے حوالہ کر دیا جائے ورنہ فصیل شہر کی حفاظت اور تاکہ بندیان کو آپ خود ملاحظہ فرما رہے ہین اس شہر پر آپ کا اُس وقت تک قبضہ نہو گا جبتک ہم مین کا ایک بھی زندہ رہے گا" مغیث کو یہ شرط بہت پسند آئے صلح پر راضی ہو گیا۔ عہدنامہ لکھے جانے کے بعد پہلے مغیث نے دستخط کیا بعد ازان تدمیر نے عہدنامہ پر دستخط کر کے مغیث کے حوالہ کر کے کہا یہجئے حضرت یہہ عہدنامہ مین ہی اس شہر کا حاکم ہون"۔ بعد اسکے تدمیر معہ اپنے غلام کے شہر واپس گیا اگلے دن صبح ہوتے ہی شہر پناہ کا دروازہ کہلا۔ سب سے پہلے تدمیر مع اپنے چند غلامون کے نکلا اسکے پیچھے بڈہون اور عورتون اور بچون کا جھنڈ برآمد ہوا۔ مغیث کو بیحد استعجاب ہوا متحیر ہو کر تدمیر سے دریافت کیا آپ کے وہ سپاہی کہان ہین جو فصیل کی حفاظت پر ستھے" تدمیر نے جواب دیا میرے پاس سپاہی کہان باقی رہگئے تھے۔ البتہ جنکے ذریعہ سے مین نے شہر کی حفاظت کی تہی وہ یہی عورتین اور بوڑہے مرد ہین" مغیث کو تدمیر کی اس ہوشیاری اور دلیرانہ کارروائی سے بیحد تعجب ہوا اور اسدرجہ اسکو مسرت ہوئی کہ اس نے اپنے مغلوب دشمن کو مرسیا کا گورنر مقرر کر دیا چنانچہ آج تک یہہ صوبہ اسیکے نام کی مناسبت سے "تہوڈمیر لینڈ" کہا جاتا ہے۔

اس وقت طارق سرزمین اندلس کو تخت و تاراج کرتا ہوا سرداران گاتھہ کی تعاقب و جستجو مین ٹولیڈو (طلیطلہ) تک پہونچ گیا تھا

مگر ٹولیڈ و مین صرف وہی لوگ باقی رہ گئے تھے جنکو مسلمانون سے تعلق اور ارتباط پیدا ہو گیا تھا مثلاً کونٹ جولین (بالیان) گورنر سبطہ اور شاہ وٹیزا سابق حکمران ہسپانیہ کے رشتہ دار۔ طارق نے ان لوگون کو عہدہاے جلیلہ عنایت کیے سرداران گاتھ جنکی جستجو مین طارق خاک چھان رہا تھا وہ لوگ اسٹریا کے پہاڑون مین جا کے پناہ گزین ہو گئے تھے اس وجہ سے ہاتھ نہ آئے۔

طارق نے ممالک ہسپانیہ کے تقریباً کل بلاد کو سر کر لیا تھا اور جو اِدھر اُدھر دو چار صوبے باقی رہ گئے تھے وہ بھی فتح ہونے کے لئے طیار ہو رہے تھے کہ اس اثنا مین موسے بن نصیر گورنر افریقیہ نے جسکو طارق کی یہ غیر متوقع کامیابیان پسند نہ آئی تھین اس ناموری اور فتحیابی مین حصہ لینے کی غرض سے اٹھارہ ہزار عربی سپاہ کی جمعیت سے اسٹریٹ کو ۷۱۲ء کے موسم گرما مین عبور کیا اور کارمونا اسیوائل اور میریڈا کے میدانون کو بزور تیغ جنگ کر کے سر کر لیا جس سے اسپین کا سارا ملک اس سرے سے اس سرے تک مسلمانون کے قبضہ مین آگیا اور اس خلیفہ اسلام کی وسیع اور بسیط سلطنت کا یہ ایک صوبہ بن گیا جسکا مرکز حکومت دمشق مین تھا۔

موسے بن نصیر گورنر افریقیہ کے دل مین فتح اسپین کے بعد فتح یورپ کی آرزو پیدا ہوئی مگر افسوس ہے کہ خلیفہ دمشق کی طلبی پر وہ اپنی اس آرزو کو پوری نکر سکا۔ تاہم اسکے چلے جانے پر عساکر اسلامیہ نے یورپ کیطرف قدم بڑہاے۔ چنانچہ ۷۱۹ء کے

اوایل مین گال کے جنوبی حصے پر جو سپٹی مونیا کے نام سے مشہور
تہا قبضہ کر کے کر کا سون اور تیر بون کو بہی اپنے دایرہ حکومت مین
داخل کرلیا بعد ازان برگنڈی اور ایکوی ٹینا پر حملہ کیا ایو دیز ڈیوک آف
ایکوی ٹینا مقابلہ پر آیا اتفاق سے اس معرکہ مین مسلمانون کو شکست ہوئی
مگر اس ہزیمت سے انکی جوانمردی مین ذرہ برابر فرق نہ آیا۔ سامان
جنگ درست اور سپاہ کو مرتب کر کے مسلمانون نے پہر ملک مغرب
پر چڑہائی کی ہیون کو لوٹ لیا قوم سن پر خراج قایم کیا ۷۳۲ء مین
ایوگنن پر قابض ہوئے ناریون کے جدید حکمران عبد الرحمن نے
فوجین فراہم کر کے پہر ایکوئی ٹینا پر چڑہائی کی دریاے گارون پر
اس سے اور ایوڈیز سے مقابلہ ہوا۔ عساکر اسلامیہ نے ایوڈیز
کو شکست فاش دے کے ٹوورز کی جانب قدم بڑہایا چارلس پکن
شاہ فرانس بادشاہ لوتہایر کی حمایت پر کمر بستہ ہوکر میدان مین آیا
دونون فریق کا پواکٹرز اور ٹوورز کے درمیان مقابلہ ہوا۔ یہہ بہت
بڑی لڑائی تہی اس سے بڑے بڑے نتائج پیدا ہونے والے تہے
اگر عساکر اسلامیہ کو اس معرکہ مین کامیابی ہوگئی ہوتی تو تمام یورپ
مین بجاے آوازجرس کے آذان کی آواز گونجتی ہوتی۔ چارلس
اور اسکی فرانسیسی فوج نے مسلمانون کی ترقی کو اسی معرکہ سے
روکدیا چہہ دن تک معمولی اور چہوٹی چہوٹی لڑائیان ہوتی رہین ساتوین
دن چارلس خود حملہ آور ہوا مسلمانون کے پاون میدان جنگ سے ڈگ
گئے اور اسلامی فوج کا حصہ کثیر کام آگیا اس واقعہ سے پہر
مسلمانون کو ممالک فرانس کی طرف قدم بڑہانے کا شوق

پیدا نہوا واللہ یفعل ما یشاء - انتہی کلام المترجم ملخصا من الطبری
وتاریخ ابوالفداء والکامل لابن الاثیر وکتاب نفح الطیب وغیرہا من کتب
تواریخ الانگلشیہ

عبدالرحمن ملقب بہ داخل کا اندلس جانا اور حکومت کی بنا ڈالنا

جس وقت خاندان خلافت امویہ پر مشرق مین وہ مصائب جوان پر نازل
ہونے والے تھے نازل ہوئے اور دعوے داران خلافت یعنی بنو عباس
نے بہ حکمت عملی ان کو مغلوب کرکے کرسی خلافت سے اوتار دیا اوراس خاندان
کے آخری خلیفہ مروان بن محمد بن مروان بن حکم کو ۱۳۲ھ مین قتل کرکے سریر
حکومت پر خود جلوہ افروز ہوئے - ڈہونڈہ ڈہونڈ کر اس خاندان کے
ممبرون کو قتل کرنے لگے خاندان امیہ کے باقی ماندہ دو چار ممبر جو اس
عام خونریزی سے بچ گئے تھے وہ بخوف جان ادہر ادہر اور دور و دراز ملکون
کی طرف بہاگ کہڑے ہوئے منجملہ ان لوگون کے جو اس طوفان بے امتیازی
سے جانبر ہوکر نکل بہاگے تھے عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک نامی
ایک شخص اسے معزول شدہ خاندان امارت کا ایک ممبر تہا قبل اس واقعہ
کے اسکی قوم ملک مغرب مین اسکی بادشاہت کی منتظر تہی اور اسمین حکومت کرنے
کی ایسی علامات محسوس کرتی تہی جنکو مسلمہ بن عبدالملک نے بیان کیا تہا خود عبدالرحمن
نے بہی بالمشافہہ مسلمہ بن عبدالملک سے یہ سن رکہا تہا اس سے اسکے دل مین
حکومت مغرب کا ولولہ وشوق پیدا ہو رہا تہا یہی امور تھے جس سے کہ عبدالرحمن

بن معاویہ نے ملک شام سے بیدخل ہوکر ملک مغرب کا راستہ لیا اور اپنے
ماموون نفرہ برابرہ طرابلس کے یہان پہونچکے مقیم ہوا کسی ذریعہ سے عبدالرحمن
بن حبیب کو اسکی خبر ہوگئی - عبدالرحمن بن حبیب اس سے پیشتر ولید بن
عبدالملک کے دو لڑکون کو جبکہ وہ افریقیہ مین شام سے بھاگ کر پہونچے
تھے قتل کر چکا تھا - عبدالرحمن بن معاویہ بخوف جان نفرہ برابرہ سے نکلکر مغیلہ
مین جاکے پناہ گزین ہوا بعضون نے کہا ہے کہ مکناسہ مین اور بعضون نے لکھا
ہے کہ قوم زناتہ مین جاکر دم لیا تھا ان لوگون نے نہایت احترام سے اسکی
آوبھگت کی اور یہ ان مین چندے بہ اطمینان مقیم رہا بعد ازان ملیلہ مین جا
ٹھیرا اور اپنے غلام بدر کو اندلس مین ان لوگون کے پاس روانہ کیا
جو مروانیون کے خدام اور گروہ والے تھے - چنانچہ بدر نے اندلس
مین پہونچکے ان سبھون کو مجتمع کیا اور عبدالرحمن بن معاویہ کی بادشاہت
وحکومت کی دعوت دی - ان سب لوگون نے نہایت تپاک اور خوشی
سے اسکو قبول کیا اور باہم اس تذکرہ کو خوب پھیلایا - اتفاق سے اسی
زمانہ مین جیسا کہ ہم اوپر لکھہ آئے ہین مابین یمنیہ اور مضریہ کے جنگ چل گئی
تھی اس وجہ سے یمنیہ نے عبدالرحمن بن معاویہ کی حکومت وبادشاہت پر اتفاق
واجماع کر لیا - بدر نے اندلس سے واپس ہوکر اپنے آقا عبدالرحمن کو
اس سے مطلع کیا - عبدالرحمن نے ۱۳۸ھ عہد خلافت ابوجعفر المنصور عباسی
مین دریا کو عبور کیا اور ساحل سندیر جا اوترا - اہل اشبیلیہ کے ایک گروہ
نے حاضر ہوکر امارت وحکومت کی عبدالرحمن کے ہاتھہ پر بیعت کی بعد اسکے
عبدالرحمن نے کورراحب کا رخ کیا - اسکے عامل عیسے ابن مسور نے بھی
بیعت کر لی تب عبدالرحمن شدونہ گیا تب واپس آیا - عتاب بن علقمہ لخمی والی

ست . و نہ نے گردن اطاعت جہکا دی اور امارت وحکومت کی اسکے ہاتھہ پر بعیت کرلی - بعدہ مور ور پہونچا اور ابن صباح اسکے والی سے بعیت لی پہر قرطبہ کیجانب روانہ ہوا - یہ مدینہ سے حاضر ہوکر اسکی امارت کو تسلیم کیا رفتہ رفتہ اسکی خبر والی اندلس یوسف بن عبد الرحمن فہری تک پہونچی یہہ اس وقت جلیقہ پر جہاد کر رہا تہا - اس خبر کے مشہور ہونے سے اسکے لشکر مین پہوٹ پڑگئی مجبورانہ اسکو قرطبہ کی طرف واپس ہونا پڑا اسکے وزیر صمیل بن حاتم سے نے راے دی تہی کہ بنظر مصلحت وقت عبد الرحمن کے ساتھہ نرمی وملاطفت کا برتاؤ کرنا اور مکر وحکمت عملی سے کام لینا لیکن اسکی مراد حاصل نہوئی - اس اثنا مین عبد الرحمن منکب سے مالقہ مین چلا آیا اور لشکر مالقہ سے سیاسی تدابیر سے بعیت لے لی بعد ازان بربندہ پہونچا اور لشکر بربندہ سے بہی اپنی امارت کی بعیت لی - پہر سریش پہونچا - لشکر سریش نے بہی بعیت کرلی بعد اسکے اشبیلیہ مین جاکے قیام کیا - ہر چہار طرف سے ہوا خواہون اور امدادی فوجون کی آمد شروع ہو گئی آہستہ آہستہ مضریہ بہی اسکے پاس آکر مجتمع ہوگئے رہتے کہ یوسف بن عبد الرحمن والی اندلس کے رکاب مین سواے فہریہ اور قیسیہ کے کوئی عربی نژاد شخص باقی نرہ گیا - پس اسوقت عبد الرحمن نے یوسف پر فوجکشی کی - قرطبہ کے باہر ایک میدان مین ہنگامہ کارزار گرم ہوا - یوسف کو اس معرکہ مین ہزیمت ہوئی شکست کہاکے غرناطہ واپس آیا اور قلعہ نشین ہوگیا امیر عبد الرحمن نے اسکا تعاقب کیا اور غرناطہ مین پہونچکے محاصرہ ڈالدیا بالآخر یوسف صلح کرنے پر مائل ہوا عبد الرحمن نے اس شرط پر مصالحت کی کہ یوسف اسکے ساتھہ غرناطہ سے نکلکے قرطبہ مین جاکے قیام کرے -

بعد اس مصالحت کے یوسف نے بد عہدی کی ۱۴۱ھ مین بقصد خروج قرطبہ سے نکلکر طلیطلہ چلا گیا۔ تقریباً بیس ہزار بربر اسکے پاس مجتمع ہو گئے۔ امیر عبد الرحمن نے اسکے مقابلہ پر عبد الملک بن عمر مروانی کو مامور کیا۔

عبد الملک بن عمر عبد الرحمن کے پاس مشرق سے آیا تھا اسکا باپ عمر بن مروان بن حکم اپنے بھائی عبد العزیز کی کفالت مین مصر مین رہتا تھا جب ۱۱۵ھ مین اسکا انتقال ہو گیا تو عبد الملک بدستور مصر ہی مین رہا تا آنکہ سیاہ پھریرے والے (عباسیہ) سرزمین مصر مین داخل ہوے تو عبد الملک نے مصر کو خیر آباد کہہ کے اپنے خاندان کے دس نامی دلاورون اور جنگ آورون کے ساتھ اندلس کا راستہ لیا اور کوچ و قیام کرتا ہوا ۱۴۰ھ مین امیر عبد الرحمن کی خدمت مین حاضر ہوا عبد الرحمن نے اسکو اشبیلیہ کی سند حکومت عطا کی اور اسکے بیٹے عمر بن عبد الملک کو مورور کی۔

یوسف معزول والی اندلس نے ان دونون کی طرف بقصد جنگ کوچ کیا اور یہ دونون بھی فوجین آراستہ کر کے یوسف کی طرف بڑھے۔ دونون فریق کا ایک میدان مین مقابلہ ہوا۔ بہت بڑی اور گھمسان لڑائی ہوئی۔ ہزارہا آدمی کام آگئے آخر کار یوسف کی شکست ہوئی۔ کمال بے سر و سامانی سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اطراف طلیطلہ مین خود اسکے کسی ہمراہی نے اسکو مکر و فریب سے قتل کر ڈالا اور سر اوتار کر امیر عبد الرحمن کی خدمت مین لا کے پیش کر دیا۔

یوسف کے مارے جانے پر امیر عبد الرحمن کی حکومت کو استحکام اور استقلال حاصل ہو گیا۔ تمام ملک اندلس نے اسکی اطاعت قبول کر لی کوئی مخالف نام کو بھی باقی نہ رہا چنانچہ امیر عبد الرحمن نے قرطبہ کو اپنی حکومت کا

مرکز بنایا۔ محلسرا اور جامع مسجد بنوائی اور صرف اسکی تعمیر مین اسی ہزار دینار
صرف کئے۔ ہنوز تعمیر پوری نہونے پائی تھی کہ مرگیا۔ علاوہ اسکے اور مسجدین
بھی بنوائین۔ ایک گروہ اسکے خاندان کا مشرق سے اسکے پاس چلا آیا
پہلے یہ خلیفہ ابوجعفر المنصور کے نام کا خطبہ پڑہتا تھا پھر جب اسکی حکومت کا
سکہ مملکت ہسپانیہ مین چلنے لگا اور پورے طور سے زمام حکومت اندلس اسکے
قبضہ اقتدار مین آگئی اور بنی مروان کی سلطنت کی بنا استحکام کے ساتھہ
پڑگئی اور جس قدر انکے معالم و مآثر خلافت کو مشرق مین نقصان پہونچا تھا
اسکو از سر نو حاصل کرلیا اور اطراف ممالک اندلس کے باغیون اور
سرکشون کو زیر و زبر کرچکا تب اس نے خلافت عباسیہ کے تاجدار کا
نام خطبہ سے موقوف کیا اور یکقلم اس سے قطع تعلق کرلیا۔

اس نے ۱۹۲ھ مین وفات پائی یہہ عبدالرحمن داخل کے لقب سے
معروف تھا کیونکہ ملوک مروانیہ مین سے سب کے پہلے یہی اندلس مین داخل
ہوا تھا۔ چونکہ اس نے اندلس مین پہونچکے بغیر کسی معاون و مددگار کے بڑے
بڑے نمایان کام کئے۔ مشرق سے کیسی بے سر و سامانی سے بھاگا نہ تو
اسمین قوت تھی اور نہ کوئی شخص اسکا معین و مددگار تھا مگر سرزمین اندلس
پہونچکے اندلس جیسے وسیع ملک پر بے غل وغش قبضہ کرلیا اور اسکے والی
کو معزول کردیا۔ اسکی عزمیت اور مردانگی اور استقلال کی قوی دلیل ہے
اس وجہ سے خلیفہ ابوجعفر المنصور عباسی اسکو صقر بنی امیہ کے نام سے
موسوم کرتا تھا۔ بعد اسکے اسکی آئندہ نسلین بوراثت اسکے اس وسیع
ملک کی حکمرانی کرتی رہین۔

عبدالرحمن اپنے کو امیر کے لقب سے ملقب کرتا تھا۔ اسی طریقہ پر اسکے

لڑکون نے بھی اپنا رویہ رکھا انمین سے کسی شخص نے اپنے کو "امیر المومنین" کے معزز خطاب سے مخاطب نہین رکھا کیونکہ بعیت خلافت مرکز اسلام اور منبع عرب مین لی جاتی تھی تاآنکہ عبد الرحمن ناصر کا دور حکومت آیا یہ عبد الرحمن داخل کے خاندان کا آٹھوان ممبر تھا جیسا کہ ہم آئندہ تحریر کرینگے پس اس نے اپنے کو "امیر المومنین" کے لقب سے ملقب کیا بعد اسکے اسکی آیندہ نسلون نے یکے بعد دیگرے اس خطاب کو اختیار کیا۔

عبد الرحمن[1] داخل کی اس خطہ اندلس مین بہت بڑی وسیع حکومت اور

[1] نوٹ۔ عبد الرحمن داخل کے جسوقت تمام اعزہ واقارب تقریباً ایک سو برس تک حکومت کرکے کرسی حکومت سے اوتار دیئے گئے اور دعوے داران خلافت یعنی عباسیون کے ہاتھون تہ تیغ کیے گئے اس وقت عبد الرحمن بھی انہین چند جانبرون کے ساتھہ اپنی جان بچا کے بھاگا اسکے ساتھہ بدر نامی اسکا ایک غلام اور اسکا نوعمر بیٹا ہشام تھا دریائے فرات تک بہزار خرابی و دقت بسیار عباسیون کے ہاتھہ سے صحیح وسالم بچکر پہونچگیا اور ایک گانون مین یہہ خیال کرکے کہ یہان پر میرے رہنے کا حریفون کو گمان تک نہ ہوگا بود وباش اختیار کی ایک روز یہہ اپنے خیمہ مین بیٹھا ہوا قدرت کی نیرنگیون پر غور کر رہا تھا اور اسکا بیٹا خیمہ کے باہر کھیل کود مین معروف تھا کہ یکایک یہ نوعمر بچہ چیختا چلاتا حیران و پریشان خیمہ مین گھس آیا۔ عبد الرحمن نے اسکو تسلی دی اور خوف کا سبب دریافت کرنے کو باہر آیا۔ دیکھا کہ گانون پر سیاہ پھریرے والے یعنی عباسیہ محاصرہ کیا چاہتے ہین۔ پہلے تو سخت پریشان ہوا لیکن پھر اپنے خیالات کو مجتمع کیا اور کچھہ سوچ سمجھکر اپنے بچہ کو گود مین لیکر دریا مین کود پڑا۔ بھاگتے وقت بدر کو ہدایت کر گیا کہ اس ہنگامہ کے فرو ہو جانے پر میرے بقیہ اہل وعیال کو میرے پاس لے آیا۔ عباسیون نے پہونچتے ہی خیمہ کی تلاشی لی۔ بنی امیہ کے خاندان کا ایک متنفس نظر نہ آیا۔ دریا کی طرف نظر اگئی تو دو شخص تیرتے

بیحد زرخیز مملکت تھی جو اسکے بعد کئی صدی تک قایم رہی جیسا کہ آئندہ ہم تحریر کرینگے۔ مسلمانان اندلس عبد الرحمن کی خوش سیرتی اور عاملانہ تدابیر سے گرویدہ ہوکر اسکی حکومت کے دایرہ کے وسیع کرنے مین مصروف و مشغول ہوگئے اس سے اسکو بہت بڑی مدد ملی۔ اسکی حکومت کو استحکام ہوگیا اسکا سکہ حکومت تمام مملکت ہسپانیہ مین چلنے لگا۔ عبد الرحمن ایسی وسیع مملکت کے حاصل ہو جانے پر اطمینان سے کے ساتھ شاہی شان و شوکت بڑہانے کی طرف متوجہ ہوا۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۱ - نظر آئے۔ چلا چلا کر تشفی دینے لگے اور امان دینے کی قسمین کہانے لگے لڑکا بین سے ایک شخص نے جسکی کمین لو عمر بچہ تہا ایک نہ سنی۔ مگر اسکا دوسرا ساتھی جو اسکے پیچھے تیرتا جلاتا تہا اور کسیقدر تہک گیا تہا امان دینے کی آواز سن کے لوٹ آیا کنارہ پر پہونچا تہا کہ سر تن سے جدا کر دیا گیا پہلا شخص جو تیر کر دریا عبور کر گیا وہ عبد الرحمن تہا اور پچہلا شخص جس نے اپنے کمعرض خیص ڈالا اور مارا گیا عبد الرحمن کا بہائی اور انیس سفر تہا۔ دریاے فرات عبور کرکے شبانہ روز سفر کرتا اور طرح طرحکی مصیبتین جہیلتا ہوا افریقیہ پہونچا جہان اسکے پہونچنے کے چندروز بعد اسکے باقیماندہ اہل و عیال اور خاندان والے معہ بدر کے آملے۔

عبد الرحمن کی عمر اس وقت ۲۰ برس کی تہی۔ جری، دلاور، معاملہ فہم اور ذہین تہا قدرت نے صورت و سیرت کا حصہ کافی اسکو مرحمت کیا تہا۔ اس وقت شمالی افریقیہ مین عبد الرحمن بن حبیب نامی گورنری کر رہا تہا۔ اسکو خاندان امیہ سے دلی عناد تہا اس نے ولید بن عبد الملک کے دو لڑکون کو اس سے پیشتر قتل کر ڈالا تہا۔ عبد الرحمن نے یہ خیال کرکے کہ اسکا استیصال کارے دارد کا مضمون ہے علاوہ برین ایسے مقام پر قیام کرنا خالی از خطرہ نہین ہے جہان پر کہ اپنے خاندان کا دشمن موجود ہو۔ انتہا

اسی اثنار مین فرویلہ بن افونش نے سرحدی بلاد اسلامیہ پر فوجکشی کردی اور مسلمانون کو وہان سے نکالدیا چنانچہ اسکے قبضہ سے برتغال، سمورہ، سلمنقہ، قشتالہ، اور سقونیہ کو نکال لیا اور یہ ممالک جلالقہ کے قبضہ مین چلے گئے۔ اور ایک مدت تک انہین کے قبضہ مین رہے یہانتک کہ منصور بن ابی عامر سپالار دولت امویہ نے ان شہرون کو پھر فتح کیا جیسا کہ اسکے حالات کے تذکرہ مین بیان کیا جاے گا۔ بعدازان پھر ان لوگون نے بلاد اندلس کو ان سے واپس لے لیا اور تمام مملکت پر قابض و متصرف ہو گئے۔

عبدالرحمن نے اندلس پر قبضہ حاصل کرنے کے زمانہ مین خلیفہ سفاح کے نام کا خطبہ پڑہا تہا بعدازان اسکا نام خطبہ سے نکالکر خود سر حکمران بن بیٹھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین۔

اسی بنا پر ۱۴۶ھ مین علار بن مغیث یحصبی نے افریقیہ سے فوجین فراہم کر کے بلاد اندلس کا رخ کیا اور باجہ مین پہونچکے لڑائی کا نیزہ گاڑدیا۔ یہ شخص خلیفہ ابو جعفر المنصور عباسی کے ہوا خواہون سے تہا ایک گروہ کثیر اسکے پاس

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۲۔ کاراستہ لیا۔ پانچ برس تک سواحل بربر پہ بحال پریشان خستہ و خراب مارا مارا پہرا آخر کار اپنے غلام بدر کو ہواخواہان خاندان امیہ کے پاس اندلس روانہ کیا۔ تمام سرداران لشکر جنکو خاندان امیہ سے کچہہ بہی تعلق تہا عبدالرحمن کی امداد پر کمربستہ ہو گئے اور یمنی قبائل کو بہی کسیقدر بحث و مباحثہ کے بعد ہر طرح کی امداد و رعایت پر راضی و مستعد کر لیا الغرض بدر کل مراحل طے کر کے عبدالرحمن کے پاس واپس آیا عبدالرحمن اسوقت نماز پڑہ رہا تہا۔ سلام پہیرا تو اندلس کے سب سے پہلے ایلچی کو کامیابی کی خوشخبری لئے ہوے اپنے پاس موجود پایا فرط مسرت سے "ابو غالب" کا خطاب عنایت کیا اور معہ اپنے معدودے چند رفقا اور اہل خاندان کے بلا توقف جہاز پر سوار ہو کر اندلس کیطرف روانہ ہو گیا تاریخ کامل جلد ۵ صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ مصر۔

آ کے مجتمع ہوگیا۔ امیر عبدالرحمن کو اسکی خبر لگی تو اس نے بھی سامان جنگ درست کرکے علاء کو ہوش مین لانے کی غرض سے کوچ کیا اطراف اشبیلیہ مین دونون حریف کا مقابلہ ہوا چند دنون تک لڑائیان ہوا کین آخرکار علاء کو ہزیمت ہوئی سات ہزار آدمی مارے گئے۔ خود علاء بھی اسی معرکہ مین کام آگیا امیر عبدالرحمن نے مقتولون کے سرون کو جمع کراکے کچھ قیروان روانہ کئے اور کچھ مکہ معظمہ بھیجدیئے جو خفیہ طور سے انکے بازارون مین پھنکدیئے گئے۔ ان سرون کے ساتھ سیاہ پھریرے بھی تھا اور وہ خطوط بھی تھے جو خلیفہ منصور نے علاء کے پاس اثناء جنگ مین بھیجے تھے

ہشام بن عبدربہ فہری طلیطلہ مین ایک بااثر شخص تھا اور ان واقعات کے پہلے سے اسکے دلمین عبدالرحمن کی عداوت اور مخالفت پیدا ہوچکی تھی اور وہ اسی حالت سے باقی چلی آتی تھی تا آنکہ ۱۴۷ھ مین امیر عبدالرحمن اموی نے اپنے خادم قدیم بدر اور تمام بن علقمہ کو طلیطلہ کے سر کرنے کو روانہ کیا پس ان دونون نے طلیطلہ پر پہونچکے محاصرہ ڈالا اور ایک خونریز جنگ کے بعد اسکو فتح کرکے ہشام کو معہ حیوۃ بن ولید یحصبی اور عثمان بن حمزہ بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب کے گرفتار کرلیا اور پابزنجیر قرطبہ لائے امیر عبدالرحمن نے انکو سزائے صلیب دی۔

پھر اسی ۱۴۷ھ مین سعید یحصبی معروف بہ مطری نے ان لوگون کے خون کا بدلہ لینے کو خروج کیا جو قبائل یمن کے علاء کے ہمراہ مارے گئے تھے پہلے اس نے شہر لبلہ مین فوجین فراہم کین بعد ازان جب ایک عظیم گروہ مجتمع ہوگیا تو اشبیلیہ پر پہونچکے قبضہ کرلیا۔ امیر عبدالرحمن یہ خبر پاکے اٹھ کھڑا ہوا فوجین فراہم کین سامان جنگ درست کیا اور سعید سے جنگ کرنے کو کوچ کردیا سعید اسکی آمد سے مطلع ہوکے اشبیلیہ کے ایک قلعہ مین جاکے پناہ گزین ہوگیا

امیر عبدالرحمن نے پہونچتے ہی محاصرہ کرلیا۔ رسد و غلہ کی آمد و رفت بند کردی۔ عتاب بن علقمہ لخمی اس وقت شہر شدونہ مین تہا مطری کے محصور ہونے کی خبر پاکے امدادی فوجین مجتمع کرکے مطری کیجانب روانہ کین۔ عبدالرحمن نے اپنے غلام بدر کو بسرافسری ایک دستہ فوج اس کمک کے روک تہام پر مامور کیا چنانچہ بدر نے نہایت دانائی سے اس امداد کو مطری تک یون نہ پہونچنے دیا کہ مابین مطری اور امدادی فوج کے خود حائل ہوگیا۔ ایک مدت تک محاصرہ و جنگ کا سلسلہ قایم و جاری رہا۔ آخر الامر سعید انہین لڑائیون مین مارا گیا۔ تب اہل قلعہ نے بجائے اسکے خلیفہ بن مروان کو اپنا امیر بنالیا اور امن کی درخواست کی امیر عبدالرحمن نے انکی درخواست منظور کرلی اہل قلعہ نے قلعہ کے دروازے کہولدئے عبدالرحمن نے قلعہ کو ویران کردیا اور خلیفہ[۱] کو معہ ان لوگون کے جو اسکے ہمراہ تھے مارڈالا۔

اس مہم سے فارغ ہوکر عتاب کی سرکوبی کو روانہ ہوا اور شدونہ پہونچکر حصار کرلیا۔ اہل شدونہ نے مجبور ہوکر امن کی درخواست پیش کی عبدالرحمن نے ان کو امن دی اور کامیابی کے ساتھہ قرطبہ واپس آیا۔

بعد واپسی عبداللہ بن خراشہ اسدی نے کورہ جیان مین علم مخالفت بلند کیا اور گروہ کثیر کو مجتمع کرکے قرطبہ پر حملہ کرنے کی طیاری کی عبدالرحمن نے ایک فوج اس مجمع کے منتشر کرنے کو روانہ کیا۔ عوام الناس نے یہ جنبہ

[۱] خلیفہ کے مارڈالنے کی یہ وجہ تہی کہ اہل قلعہ نے خلیفہ کے حوالہ کردینے کی شرط پہ امان طلب کی تہی پس جب عبدالرحمن نے انکی درخواست منظور کرلی اور اہل قلعہ نے قلعہ اور خلیفہ کو عبدالرحمن کے حوالہ کیا تو عبدالرحمن نے خلیفہ کو مارڈالا معصالحت اہل قلعہ سے ہوئی تہی نہ کہ خلیفہ سے دیکہو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۵ مطبوعہ مصر صفحہ ۲۸۔

پاکے کہ عبد الرحمن کا لشکر آرہا ہے عبد اللہ کا ساتھہ چھوڑ دیا جمعیت منتشر ہوگئی
عبد اللہ نے عفو تقصیر کرائی اور امن طلب کی چنانچہ عبد الرحمن نے امن دیدی۔
۱۵۰ھ میں غیاث بن میر اسدی نے سر اوٹھایا اور عبد الرحمن کی مخالفت
پر کمر بستہ ہو کر خروج کیا گورنر باجہ نے جو عبد الرحمن کی طرف سے مامور تھا فوجین
فراہم کین اور سینہ سپر ہو کر لڑا آخر کار غیاث کی شکست ہوئی اثنار دار وگیر مین
مارا گیا بعد فتحیابی کے گورنر باجہ نے نامہ بشارت فتح کے ساتھہ غیاث باغی کا سر
بھی عبد الرحمن کے پاس قرطبہ روانہ کیا۔
اسی سنہ مین عبد الرحمن نے قرطبہ کے شہر پناہ بنانے کی بنا ڈالی۔
ان واقعات کے بعد مشرقی اندلس مین ایک شخص نے بربر مکناسہ سے سر
اوٹھایا۔ یہ شخص شقنا بن عبد الواحد کے نام سے موسوم تھا۔ معلمی کا پیشہ کرتا تھا۔ اس نے
یہ دعوے کیا کہ مین حسین بن علی شہید کربلا کی اولاد سے ہون اور میرا نام عبد اللہ بن
محمد ہے بربریون کا انبوہ کثیر مجتمع ہوگیا۔ اس سے اسکی شان و شوکت بڑہ گئی۔
حوصلے بلند ہوگئے شنت بریہ مین جاکے مقیم ہوا عبد الرحمن اسکی سرکوبی پر طیار
ہوگیا۔ شقنا عبد الرحمن کی آمد کی خبر پاکے بلا جدال و قتال پہاڑون پہ بہاگ گیا اور
وہین جاکے پناہ گزین ہوگیا عبد الرحمن نے بے نیل مرام مراجعت کی اور طلیطلہ حبیب
بن عبد الملک کو مامور کیا حبیب نے اپنی طرف سے شنت بریہ پر سلیمان بن عثمان
بن مروان بن عثمان بن ابان بن عثمان ابن عفان کو متعین کیا اور شقنا کی گرفتاری
کی سخت تاکید کی۔ سلیمان نے سامان جنگ طیار و مہیا کرکے شقنا کا تعاقب کیا
اتفاق یہ کہ شقنا نے سلیمان کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا اور اطراف قوریہ پر
قابض و متصرف ہوگیا پس عبد الرحمن نے ۱۵۲ھ مین بذات خود شقنا کی سرکوبی
پہ کمر باندہی شقنا یہ خبر پاکے پہر بہاگ گیا ہاتھہ نہ آیا۔ عبد الرحمن کو سخت پریشانی

دامنگیر ہوئی شقنا کے روزانہ خروج اور فرار سے عبد الرحمن تنگ آگیا جب یہ لشکر بھیجتا تھا تو اسکو بمکر و فریب ہزیمت دے دیتا تھا اور برابر ایک شہر سے دوسرے شہر میں جا پہونچتا اور وہان کے لشکر کو ہزیمت دیتا رہتا تھا۔ مگر اسکا اصل قیام گاہ جبال بلنسیہ کے قلعہ شیطران میں تھا سنہ ۱۵۹ھ میں عبد الرحمن نے قرطبہ پر اپنے بیٹے سلیمان کو بطور اپنے نائب کے متعین کر کے شیطران کا قصد کیا جون ہی شیطران کے قریب پہونچا اہل اشبیلیہ و یمنیہ قبیلہ کی بغاوت اور عبد الغفار و حیوۃ بن فلاقش کی مخالفت کی خبر لگی۔ ناچار شقنا کو بحالہ چھوڑ کے اشبیلیہ کیجانب مراجعت کی۔ اور عبد الملک بن عمر کو اہل اشبیلیہ سے جنگ کرنے کی غرض سے بڑھنے کا حکم دیا۔ عبد الملک ۱ اپنے رکاب کی فوج لئے ہوئے اشبیلیہ کی جانب

۱ سنہ ۱۵۳ھ میں بدر خادم روانہ کیا گیا شقنا قلعہ شیطران خالی چھوڑ کر بھاگ گیا پھر سنہ ۱۵۴ھ میں خود عبد الرحمن شقنا کی جنگ پر گیا شقنا پھر بھاگ گیا۔ عبد الرحمن مجبوری واپس آیا۔ بعد ازان سنہ ۱۵۵ھ میں ابو عثمان عبید اللہ بن عثمان کو لبسہ افسری عظیم فوج کے روانہ کیا شقنا نے بحکمت عملی اسکی فوج کو بگاڑ دیا جس سے ابو عثمان کو ہزیمت ہوئی شقنا نے اسکے لشکر گاہ کو لوٹ لیا اور بنی امیہ کی ایک جماعت کو قتل کر ڈالا۔ بعد اسکے شقنا نے اسی سنہ میں قلعہ ہوارین معروف بمدائن پر چڑہائی کی یہان پر عبد الرحمن کا گورنر رہتا تھا شقنا نے براہ فریب دم پٹی دیکے بلایا جب وہ باہر آیا تو شقنا نے اسکو قتل کر کے اسکے گھوڑے ہتیار اور کل اسباب کو لے لیا۔ مجبور ہو کر پھر عبد الرحمن بذاتہ اس مہم پر روانہ ہوا یہ واقعہ سنہ ۱۵۶ھ کا ہے جیسا کہ تم ترجمہ تاریخ میں پڑھ ہو گے انتہے ملخصاً من کامل لابن اثیر جلد ۵ صفحہ ۲۰۷ مطبوعہ مصر۔

۲ عبد الملک نے اشبیلیہ کے قریب پہونچکے اپنے بیٹے امیہ کو اہل اشبیلیہ پر شبخون مارنے کو روانہ کیا امیہ نے اہل اشبیلیہ کو ہوشیار پا کے حملہ نہ کیا اور اپنے باپ کے پاس واپس آیا عبد الملک نے حملہ نہ کرنے کی وجہ دریافت کی امیہ نے جواب دیا اہل اشبیلیہ ہوشیار تھے حملہ کرنے کا موقع نہ تھا عبد الملک لا در تو نے موت

بڑہا اور مرنے پر کمربستہ ہوکر اہل اشبیلیہ سے لڑا اہل اشبیلیہ بہاگ کہڑے ہوئے عبدالملک نے نہایت سختی سے انکا تعاقب کیا اور چن چن کر انکو پامال کرکے مظفر ومنصور عبدالرحمن کی خدمت مین واپس آیا۔ عبدالرحمن نے بعد شکریہ ادا کیا معقول صلہ دیا (اپنے بیٹے کا جو ولیعہد تہا) عقد عبدالملک کی لڑکی سے کرکے اپنا سمدہی بنالیا اور عہدہ وزارت سے سرفراز فرمایا۔

عبدالغفار اور حیوۃ بن فلاقش اس واقعہ سے جانبر ہوکر اشبیلیہ بہاگ گئے تہے ۱۵۷ھ مین عبدالرحمن نے ان پر حملہ کیا اور انکو معہ ایک گروہ کثیر کے جو ان کے ہواخواہ تہے قتل کر ڈالا۔ یہی اسباب تہے جنکی وجہ سے عبدالرحمن کو عرب کی جانب سے مشکوک اور مشتبہ ہونا پڑا اور اسنے اسی تاریخ سے باستثنا عرب عجمی قبائل اور غلامون کو اپنی فوج مین بہرتی اور حکومتون پر مامور کرنا شروع کیا۔

بعد اسکے ۱۶۱ھ مین شقنا کے ہمراہیون مین سے دو شخصون نے شقنا کو دہوکہا دیکے

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۷۔ سے ڈر کر حملہ نہین کیا تو خدا جہ کا بزدل ہے مین ایسے بزدل شخص کو دوست نہین رکہتا یہ کہکے عبدالملک نے امیہ کی گردن ماردی اور اپنے امراء لشکر کو جمع کر کے کہا "بہائیو اتم جانتے ہو کہ ہم لوگ مشرق سے اسقدر دور ودراز ملک کی طرف نکالے گئے اور اب یہ ٹکڑا اتفاق سے ہاتہ آگیا ہے جو قوت لایموت کے حکم مین ہے تو اسکو بہی ہم بزدلی سے ضایع کیا چاہتے ہین بہتر یہ ہے کہ ایسی زندگی پر ہم موت کو فوقیت دین۔ سبہون نے ایک زبان ہوکر مرنے یا فتحیاب ہوکر واپس ہونے کی قسمین کہائین اور مجموعی قوت سے حملہ آور ہوئے۔ یمانیہ اور اہل اشبیلیہ کو ایسی ہزیمت ہوئی کہ پہر اسکے بعد یمانیہ نہ ابہر سکے۔ عبدالملک کے کئی زخم اس جنگ مین آئے تہے ہاتہ سے قبضہ شمشیر نہین چہوٹتا تہا۔ ایسی حالت سے یہ عبدالرحمن کی خدمت مین آیا کہ تلوار سے خون ٹپک رہا تہا اور زخمون سے خون کے فوارے جاری تہے تاریخ ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۴۳ مطبوعہ مصر۔

ملہ ۱۶۱ھ مین عبدالرحمن نے پہر ایک لشکر شقنا کی جنگ پر بہیجا تہا ایک ماہ تک قلعہ شیطران مین محاصرہ کئے

مارڈالا اور سر اوتار کر امیر عبدالرحمن کے پاس لائے۔

ان واقعات کے ختم ہونے پر دولت عباسیہ کے اراکین کو عبدالرحمن کے مطیع کرنے کا خیال پیدا ہوا چنانچہ ۱۶۱ھ مین عبدالرحمن بن حبیب فہری معروف بہ صقلبی افریقیہ سے فوجین آراستہ کر کے اندلس کی طرف خلافت عباسیہ کا سیاہ جھنڈا لئے ہوے اہل اندلس کے زیر اور مطیع کرنے کی غرض سے روانہ ہوا اور تدمیر کے میدان مین پہونچکے پڑاو کیا۔ بربریون کا ایک گروہ اسکے پاس آکے مجتمع ہو گیا عبدالرحمن بن حبیب نے سلیمان بن یقظان والی برشلونہ کو لکھہ بہیجا کہ تم خلافت عباسیہ کی اطاعت قبول کر لو ورنہ مجھے تم اپنے سر پہ پہونچا ہوا یقین کرو سلیمان نے اسکو منظور نہ کیا تب عبدالرحمن بن حبیب نے بربریون کی فوج آراستہ کر کے سلیمان پر چڑہائی کی سلیمان بہی سینہ سپر ہو کر میدان مین آ گیا اور بکمال مردانگی سے اسکو شکست دے دی عبدالرحمن بن حبیب ناکامی کے ساتہہ تدمیر واپس آیا۔ اس واقعہ کی عبدالرحمن کو خبر لگی تو اس نے قرطبہ سے تدمیر کا رخ کیا عبدالرحمن بن حبیب اسکی آمد کی خبر پاکے کوہ بلنسیہ مین جا کر پناہ گزین ہو گیا۔ عبدالرحمن نے اشتہار دے دیا کہ جو شخص عبدالرحمن بن حبیب کا سر اوتار کر میرے سامنے لائیگا اسکو مین اس قدر مال و زر دونگا چنانچہ عبدالرحمن بن حبیب ہی کے بربری ہمراہیون مین سے ایک شخص نے دہوکا دیکر عبدالرحمن کو مارڈالا اور سر اوتار کر عبدالرحمن کے پاس لے آیا۔ یہ واقعہ ۱۶۲ھ کا ہے۔ عبدالرحمن بن حبیب کے مارے جانے کے بعد عبدالرحمن اپنے دارالحکومت قرطبہ مین واپس آیا

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۸ - رہا آخر کار مجبور ہو کر بے نیل مرام واپس آیا بعد واپسی لشکر شقنا قلعہ سے نکلکر شنت بریہ کے ایک گاؤن مین آیا ابو معین اور ابو حریم نے جو اسکے ہمراہیون سے تھے اسکو قتل کر ڈالا اور عبدالرحمن کے پاس چلے آئے۔ تاریخ کامل جلد ۶ صفحہ ۱۱ مطبوعہ مصر۔

اسی سنہ مین وجیہ غسانی نے قلعات بیرہ مین سے ایک قلعہ مین جاگزین ہوکر بغاوت کی عبدالرحمن نے شہید بن عیسے کو اسکی سرکوبی پر مامور کیا۔ شہید نے نہایت مردانگی سے لڑکر وجیہ کو شکست دی اور مار ڈالا۔ بعد اسکے بربریون نے سر اوٹھایا ابراہیم بن شجرہ انکا سردار تہا عبدالرحمن نے بدر کو اس ہنگامہ کے فرو کرنے کا اشارہ کیا۔ بدر نے بھی بربری باغیون کے سردار ابراہیم کو قتل کر ڈالا اور انکی جماعت کو تتر بتر کر دیا۔ انہین دنون سلمیٰ[1] نامی ایک سپہ سالار باغی ہوکر قرطبہ سے طلیطلہ بھاگ گیا اور مخالفت شروع کر دی عبدالرحمن نے حبیب بن عبدالملک کو سلمیٰ کے زیر کرنے پر متعین کیا۔ ایک مدت تک حبیب اسکا محاصرہ کئے رہا تا آنکہ زمانہ محاصرہ مین سلمیٰ کا انتقال ہوگیا باغیون کی جماعت منتشر ہوگئی۔

سنہ ۱۶۴ھ مین عبدالرحمن کو سرقسطہ کی بغاوت فرو کرنے کی ضرورت پیش آئی ان دنون سرقسطہ مین سلیمان بن یقظان اور حسین بن عاصی حکمرانی کر رہے تھے ان دونون ناعاقبت اندیشون نے مل جل کر عبدالرحمن کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا عبدالرحمن نے پہلے اپنے سپہ سالارون مین سے ثعلبہ بن عبید کو اس مہم پر روانہ کیا ثعلبہ نے پہونچتے ہی ان دونون کا سرقسطہ مین محاصرہ کر لیا ایک مدت تک سلسلہ جنگ اور محاصرہ قایم وجاری رہا ہنوز کوئی نتیجہ نہین ظاہر ہونے پایا تہا کہ ایک روز سلیمان نے براہ فریب و مکر ثعلبہ کو گرفتار کر لیا۔ اور شاہ فرانس کو بلا بھیجا پس جسوقت شاہ فرانس سرقسطہ مین آیا اسوقت شاہی لشکر نے ثعلبہ کی گرفتاری

---

[1] سلمیٰ کی بغاوت کی یہ وجہ بیان کیجاتی ہے کہ سلمیٰ نے ایک روز شب کیوقت شراب پی اور حالت نشہ مین دروازہ قنطرہ کی طرف گیا اور کہولنے کا قصد کیا محافظین محلسرا نے ممانعت کی لوٹ آیا صبح کو جب نشہ اوترا تو اس خوف سے کہ مبادا عبدالرحمن کسی قسم کا مجہ سے مواخذہ نہ کرے قرطبہ سے طلیطلہ چلا آیا۔ اسکے آتے ہی جن جن لوگونکے دلون مین عبدالرحمن کے جانب سے غبار تہا طلیطلہ چلا آیا اور بغاوت کر دی۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۴۳ مطبوعہ مصر

کیوجہ سے محاصرہ اوٹھا لیا تھا۔ سلیمان نے ثعلبہ کو شاہ فرانس کے حوالہ کر دیا شاہ فرانس اس امید مین کہ مین عبدالرحمن والی اندلس سے اسکے معاوضہ مین زر کثیر لونگا واپس گیا بعد اسکے حسین نے سلیمان کو قتل کر کے بالانفراد حکمرانی شروع کر دی عبدالرحمن نے ان واقعات سے مطلع ہوکر فوجین مرتب کین اور بذاتہ حسین سے جنگ کرنے کو سرقسطہ پر پہونچکے محاصرہ ڈالدیا تاآنکہ حسین نے طول محاصرہ سے تنگ آکر مصالحت کر لی۔

اس مہم سے فارغ ہوکر امیر عبدالرحمن بلاد فرانس وبشکنس پر جہاد[1] کرنے مین مصروف ہوا انکے علاوہ اور ملوک پر بہی جو انکے قرب وجوار مین تھے حملہ کر کے اپنے وطن قرطبہ مین واپس آیا بعد اسکے ۱۶۵ھ مین حسین نے مقام سرقسطہ مین پہر سر مخالفت بلند کیا عبدالرحمن کا ایک گورنر غالب بن تمامہ بن علقمہ نامی اس ہنگامہ کے فرو کرنے کو روانہ ہوا۔ متعدد اور چہوٹی چہوٹی لڑائیون کے بعد حسین کے ہمراہیون مین سے ایک گروہ کو گرفتار کر لیا اور حصار کیے ہوئے لڑتا رہا تاآنکہ ۱۶۶ھ مین عبدالرحمن بنفس نفیس فوجین آراستہ کر کے اس مہم[2] کے سر کرنے کو روانہ ہوا اور بزور تیغ اسکو مفتوح کر کے حسین کو قتل کر ڈالا اور نیز اہل سرقسطہ مین سے بہی کچہہ لوگون کو تہ تیغ

---

[1] اس جہاد مین عبدالرحمن لڑتے لڑتے قلہرہ تک پہونچگیا تہا۔ شہر قلہرہ کو فتح کیا اور ان قلعات کو جو اس اطراف مین تہے ان کو ویران و منہدم کر دیا بعد ازان بلاد بشکنش کی طرف روانہ ہوا قلعہ مثمین الاقرع کو فتح کر کے بلاد نون مین الحلال کیجانب بڑہا اور اسکے قلعہ کو بزور تیغ فتح کر کے منہدم کرا دیا۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۲۶ مطبوعہ مصر۔

[2] سرقسطہ کی مہم سر کرنے مین عبدالرحمن نے اس مرتبہ بہت بڑا اہتمام کیا۔ چتیس منجنیقین نصب کرائین جو رات دن چلا کرتی تہین۔ دیکہو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۲۷و۲۸ مطبوعہ مصر

کیا۔ ۱۶۹ھ مین ابو الاسود محمد بن یوسف بن عبد الرحمن فہری نے بغاوت کی وادی احمر مقام قسطلونہ مین عبد الرحمن اس سے معرکہ آرا ہوا اور اسکو شکست دے کے اسکے ہمراہیون اور فوج کو جی کھولکر پامال کیا بعدازان دربارہ ۱۶۹ھ بہی پہر ابو الاسود کے دماغ مین ہوا ے بغاوت سمائی اور عبد الرحمن سے لڑنے کو نکلا عبد الرحمن نے اس واقعہ مین اسکو ہزیمت دے دی۔ اس واقعہ کے دوسرے برس ۱۷۰ھ مین ابو الاسود صوبہ طلیطلہ مین مرگیا بجاے اسکے اسکا بہائی قاسم جانشین ہوا اور ایک بہت بڑی فوج مرتب کرلی عبد الرحمن نے یہ خبر پاکر قاسم پر چڑہائی کی

[1] ابو الاسود اس زمانہ سے جیل قرطبہ مین تہا جب سے کہ اسکا باپ یوسف بہاگ گیا تہا اور اسکا بہائی عبد الرحمن بن یوسف مارا گیا تہا۔ برس دو برس قید رہنے کے بعد اس نے اپنے کو نابینا ظاہر کرنا شروع کیا ہولکو ہی کسی طرف آنکھین نہین اٹھاتا تہا ایک زمانہ دراز تک اسی حالت سے رہا۔ امیر عبد الرحمن کو بہی اسکے نابینا ہونے کا یقین ہوگیا۔ انتہا ے جیل کے مکانات مین رہتا تہا جنکے دروازے نہر اعظم کی طرف تہے کل قیدی اسی جانب جوائج ضروری رفع کرنے کے لئے جاتے تہے محافظین جیل ابو الاسود کو نابینا تصور کرکے چھوڑ دیتے تھے اور مطلق نگرانی و محافظت نکرتے تہے جبوقت نہر سے اپنی ضرورت رفع کرکے ابو الاسود واپس ہوتا تہا تو آواز بلند سے کہتا تہا "کون شخص اندہے کو اسکی جگہ پر لیجا دیگا" تہوڑے دنون بعد ابو الاسود کا ایک خادم کنارے نہر پر آنے لگا اور اس سے سرگوشیان کرنے لگا۔ محافظین جیل ابو الاسود کے نابینا ہونے کی وجہ سے کچھ متعرض نہوتے تھے ایکروز ابو الاسود نے اپنے اسی خادم سے سواری منگوائی اور دریا تیر کر گھوڑے پر سوار ہو کر نکل بہاگا محافظین کو خبر تک نہوئی۔ طلیطلہ پہونچکے آہستہ آہستہ لوگون کو فراہم کرنا شروع کیا جب بہت بڑی جماعت مجتمع ہوگئی تو ان کو فوج کی صورت مین مرتب کرکے عبد الرحمن اموی سے لڑنے کو نکل کہڑا ہوا۔ پہلا معرکہ وادی احمر مقام قسطلونہ مین ہوا اسمین اسکے چار ہزار آدمی علاوہ ان لوگون کے جو نہر مین بوقت دار وگیر ڈوب کر مرگئے کام آئے تہے تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۳۱ و ۳۲ مطبوعہ مصر۔

ایک مدت سے کے محاصرہ و جنگ کے بعد قاسم بغیر امان کے گرفتار ہو آیا عبد الرحمن نے اسکو موت کے سزا تجویز کی جو نہایت تیزی سے تعمیل کی گئی -

انہین واقعات کے ختم ہونے پر ۱۷۱ھ اور بعد اسکے ۱۷۲ھ کا دور شروع ہوجاتا ہے اور امیر عبد الرحمن[۱] ملک اندلس مین تینتیس[۳۳] سال حکومت کر کے سفر آخرت اختیار کرتا ہے -

[۱] امیر عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک والی اندلس نے ماہ ربیع الآخر ۱۷۲ھ عہد خلافت خلیفہ رشید مین وفات پائی تینتیس[۳۳] سال چار مہینے اندلس پر حکمرانی کی - سرزمین دمشق مقام ویرحنا ۱۱۳ھ مین پیدا ہوا تھا ام ولد راح نامی بربریہ کے بطن سے تھا اسکا باپ معاویہ اسکے دادا ہشام کے زمانہ مین مرگیا تھا - شروع عہد شباب مین اسپر اور اسکے خاندان پر بہت بڑی مصیبت طاری ہوئی ۱۳۲ھ مین شام سے جس کیفیت سے بھاگا ہے تم اوپر پڑھ آئے ہو اللہ تعالی نے اسی کے دماغ اور اسی کے قواے عقلیہ مین یہ قوت ودیعت رکھی تھی کہ اندلس جیسے ملک پر پہونچتے ہی قبضہ کرلیا اور بعد قبضہ حاصل کرنیکے آئے دن خانہ جنگیون سے برابر مقابلہ کرتا رہا - حکمرانان اسلام اور حکومت اسلامیہ کی بربادی کے قوی اسباب سے یہ ایک امر بھی ہے غور کرو کہ عبد الرحمن نے جبوقت اندلس کی سرزمین پر قدم رکھا تھا اس وقت اندلس دو بڑے قبایل یمنیہ اور مضریہ کی مخالفت کا دنگل بنا ہوا تھا علاوہ ان دونون قبایل کی باہمی مخالفت کے بہت سے چھوٹے چھوٹے امیر خود سر حکمران بنے ہوئے تھے ایسی حالت مین عبد الرحمن ہی جیسے شخص کی ضرورت تھی اس نے شام سے بیدخل ہو کر اندلس پر پہونچکے قبضہ جمایا - قابض ہونے کی کیفیت سے تم مطلع ہو چکے ہو کہ اس وقت اسکو چندان مخالفت اور بغاوت کا سامنا نہین کرنا پڑا مگر بعد قبضہ حاصل کرنے کے ایک دن بھی نچلا بیٹھنے نہ پایا - ایک نہ ایک کی سرکوبی پر کمر باندھنا پڑتی تھی - یہ خودسریان اور بغاوت کیون ہوئی نہین ؟ اسکی بنا محض اسی پر تھی کہ کبھی تو ہوا خواہان دولت عباسیہ کو اس کے مطیع کرنے کی خواہش پیدا ہوتی تھی جیسا کہ علا کا واقعہ اسپر کافی طور سے روشنی ڈالتی

ہشام کی حکومت

جس وقت عبد الرحمن نے سفر آخرت اختیار کیا اس وقت اسکا بڑا بیٹا سلیمان طلیطلہ مین حکمرانی کر رہا تھا اور اسکا دوسرا بیٹا ہشام ماردہ کی کرسی حکومت پر تھا اور عبد الرحمن نے اسی کو اپنا ولیعہد بنایا تھا۔ اسکا تیسرا بیٹا عبد اللہ مسکین بوقت وفات قرطبہ مین موجود تھا اسپنے نامور باپ کے مرنے پر اپنے بھائی ہشام کی حکومت کی بیعت لی اور اس حادثہ جانکاہ کی خبر پہونچائی۔ چنانچہ ہشام ماردہ سے قرطبہ مین آیا اور حکمرانی کی عبا پہنکے کرسی حکومت پر بیٹھکر حکمرانی کرنے لگا۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۳۔ اور کاہے تو اہشمندان حکومت اوٹھہ کھڑے ہوتے تھے۔ افسوس کہ انلوگون نے نقض عہد وبیعت اور فتنہ وفساد کو بائین ہاتھہ کا کھیل مقرر کر لیا تھا حالانکہ اسلام اسکی سخت مخالفت کرتا ہے مگر عبد الرحمن کی ہمت ومردانگی کو صد آفرین کہ وہ کبھی ہمت نہ ہارا جب اسکو یہہ خبر ملتی کہ فلان شخص فلان مقام پر باغی ہوگیا ہے فوراً اوٹھہ کھڑا ہوتا اور جب تک اسکا قلع وقمع نکر لیتا آرام نکرتا تھا اسکی سوانح مین کوئی ایسا واقع نہین ملتا کہ جس سے یہ تھک گیا ہوا۔ بہت بڑا عالی حوصلہ سخی، شجاع، حلیم، عالم اور صاحب عزیمت تھا۔ کبھی کبھی کچھہ شعر بھی کہہ لیتا تھا نہایت درجہ کا فصیح اور بلیغ تھا ابن حیان لکھتا ہے کہ عبد الرحمن خود دربار عام مین بیٹھا تھا اور رعایا کی فریادین اور استغاثے سُنتا تھا۔ ضعیف سا ضعیف شخص بے روک ٹوک وبلا جد وجہد پہونچکر اپنا حال عرض کر سکتا تھا۔ اسکی عادات سے یہ تھا کہ اسکے دسترخوان پر علاوہ اسکے مصاحبون اور ہمراہیون کے جو شخص کھانے کے وقت موجود ہوتا تھا شریک کر لیا جاتا تھا۔ حاجتمند اپنے حاجات کو اس وقت بھی کہہ سکتے تھے۔ قرطبہ مین اس نے بہ تقلید اپنے دادا ہشام کے رصافہ تعمیر کرایا تھا بوقت وفات گیارہ لڑکے اور نو لڑکیان چھوڑ گیا تھا۔ سفید کپڑے اکثر پہنا کرتا تھا۔ ابن زیدون نے لکھا ہے اسکے رخسارے ہلکے تھے۔ قد بڑا تھا اور نحیف الجسم تھا۔ چہرہ پر بڑا سا تل تھا
مترجم ملخص از تاریخ کامل ابن اثیر جلد ششم صفحہ ۵۸ مطبوعہ مصر وکتاب نفح الطیب من غصن الاندلس الرطیب جلد ۱ صفحہ ۲۱۴ مطبوعہ لیدن۔

چونکہ سلیمان اس سے سن مین بڑا تھا اسوجہ سے اسکو کشیدگی پیدا ہوئی اور رفتہ رفتہ اس کشیدگی نے مخالفت کی صورت اختیار کر لی۔ طلیطلہ مین علم مخالفت بلند کر دیا۔ اسکا بھائی عبد اللہ بھی اس سے آملا۔ ہشام نے اسکے واپس لانے کی غرض سے چند لوگونکو روانہ کیا مگر یہ اسکو نہ پا سکے بعد اسکے ہشام نے فوجین آراستہ کر کے طلیطلہ کیجانب کوچ کیا اور پہونچتے ہی ان دونون کا طلیطلہ مین محاصرہ کر لیا سلیمان نے اپنے بھائی عبد اللہ اور اپنے بیٹے کو محافظت شہر پر چھوڑ کر قرطبہ کا راستہ لیا مگر کچھہ حاصل نہوا۔ ہشام نے اسکے تعاقب پر اپنے بیٹے عبد الملک کو متعین کیا اور خود طلیطلہ کے محاصرہ پر رہا سلیمان نے یہ خبر پاکے مارده کا رخ کیا والی مارده نے مقابلہ کیا دونون حریف جی توڑ کر لڑے آخر کار اللہ تعالی نے سلیمان کو ہزیمت دی۔ ہشام اس وقت طلیطلہ ہی کے محاصرہ پر اڑا ہو تھا دو ماہ سے زائد کچھہ روز گزر چکے تھے کہ ایک روز اسکا بھائی عبد اللہ بغیر امن حاصل کئے ہوئے ہشام کیخدمت مین آکر حاضر ہو گیا اور گردن اطاعت جھکا دی۔ ہشام نے اسکی تقصیر معاف کر دی اور عزت افزائی سے صلے عنایت کئے۔

پھر ۱۷۰ھ مین ہشام نے اپنے بیٹے معاویہ کو سلیمان سے جنگ کرنے کو تدمیر روانہ کیا چنانچہ معاویہ نے اپنے پر زور حملون سے اطراف تدمیر کو ویران اور پامال کر دیا۔ سلیمان روزانہ جنگ سے تنگ آکے جبال بلنسیہ کی طرف بھاگ گیا اور وہین جا کے پناہ گزین ہو گیا۔ اور معاویہ اپنے باپ کے پاس قرطبہ واپس آیا۔ بعد اسکے سلیمان نے معہ اپنے اہل و عیال کے بلاد اندلس چھوڑ کر ملک بربر چلے جانے کی درخواست کی ہشام نے اسکو منظور کر لیا اور اپنے باپ کے متروکہ سے دست کش ہونے پر اسکو ساٹھہ ہزار دینار مرحمت کئے سلیمان کے ساتھہ اسکا بھائی عبد اللہ بھی اندلس سے چلا آیا تھا اور ہشام سرزمین

اندلس مین ٹہیرا ہوا حکم انی کرتا رہا۔

انہین واقعات کے اثنا مین شرقی اندلس مقام طرسوسہ مین سعید بن حسین بن یحیے انصاری نے ہشام کی مخالفت پر کمر باندہی سعید اس زمانہ سے طرسوسہ مین ٹہیرا ہوا ریشہ دوانی کر رہا تہا جس زمانہ مین اسکا باپ حسین مارا گیا تہا۔ پس جب اسکے پاس یمانیہ کا گروہ کثیر مجتمع ہوگیا تو اس نے طرسوسہ پر قبضہ کرکے اسکے گورنر یوسف بن عیسی کو نکال دیا۔ موسے ابن فرقوق کو یہ امر ناگوار گزرا مضریہ کو ایکجا کرکے سعید سے متعرض ہوا۔ اسی اثنا مین مطروح بن سلیمان بن یقظان نے شہر برشلونہ مین بغاوت کردی اور شہر سرقسطہ اشقہ پر قبضہ کرلیا۔ جون ہی ہشام نے اپنے بہائیون کے مہم سے فراغت حاصل کی فوراً ابو عثمان عبید اللہ بن عثمان کو بسرافسری فوج مطروح کی سرکوبی پر متعین کیا۔ ابو عثمان نے پہونچتے ہی مطروح کا سرقسطہ مین محاصرہ کرلیا ایک زمانہ تک حصار کئے ہوئے لڑتا رہا بعدازان محاصرہ اٹھا کر طرسوسہ کے قریب آکے پڑاو کیا اور اہل سرقسطہ پر آئے دن شبخون مارنے لگا انہین دنون مطروح کے بعض ہمراہون نے دہوکہا دیکر مطروح کو مار ڈالا اور سر اوتار کر ابو عثمان کے پاس لائے ابو عثمان نے ہشام کی خدمت مین بہیجدیا اور سرقسطہ مین داخل ہوکے قابض و متصرف ہوگیا۔

ابو عثمان اس مہم کے سر کرنے کے بعد ملک فرانس پر جہاد کرنے کو روانہ ہو شہر البتہ اور اسکے گرد و نواح کے قلعات پر حملہ کیا فرانسیسی دلاورون نے بہی میدان جنگ کا راستہ لیا فریقین مین گہمسان لڑائی ہوئی آخر کار عساکر اسلامیہ کو فتح نصیب ہوئی فرانسیسیون کی فوج کی بہت بڑی جماعت کہیت رہی اور ابو عثمان نے اس مقامات کو مفتوح کرلیا۔ یہ واقعہ ۱۷۵ھ کا ہے۔

اسی سنہ مین ہشام نے اسلامی افواج کو بسر گروہی یوسف بن بخبہ جلیقیہ کے سر کرنے کو بھیجا اسوقت اسکا بادشاہ برمند کبیر تہا۔ یہ بھی خم ٹھونک کر میدان مین آیا سخت اور خونریز لڑائی ہوئی۔ نقصان کثیر اٹھا کے برمند کو پسپا ہونا پڑا اور یوسف نے کامیابی کے ساتھ اسکے لشکرگاہ پر قبضہ کرلیا۔ بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔

اسی سنہ مین بعدر وانگی برادران ہشام اہل طلیطلہ نے اپنے امیر ہشام کے علم حکومت کی اطاعت قبول کرنے کی درخواست پیش کی ہشام نے منظور کرکے کل اہل طلیطلہ کو امن دی اور اپنے بیٹے حکم کو طلیطلہ کا والی مقرر کرکے روانہ کیا۔ پس حکم نے وہان پہونچکے زمام حکومت طلیطلہ اپنے ہاتھ مین لی اور انتظام و انصرام مین مصروف ہوا۔

پھر ۱۷۶ھ مین ہشام نے اپنے وزیر السلطنت عبدالملک بن عبدالواحد بن مغیث کو دشمنان اسلام پر جہاد کرنے کو روانہ کیا۔ عبدالملک نے نہایت تیزی سے حدود و بلاد اسلامیہ سے نکلکر غارتگری اور لڑائی شروع کردی چنانچہ لڑتا بھڑتا اور فرانسیسیون کے بلاد کو تخت و تاراج کرتا ہوا البتہ اور قلاع تک پہونچگیا اور اسکے گرد ونواح کو اپنی فوج کا جولانگاہ بنایا بعد ازان ایک عظیم الشان فوج کے ساتھ اربونہ اور جرندہ کیجانب بھیجا گیا۔ پہلے عبدالملک نے جرندہ پر حملہ کیا جرندہ مین فرانس کی نامی فوج سرحدی بلاد کی حفاظت کو رہتی تہی عبدالملک نے اسکو خاک وخون مین ملاکے جرندہ کے برجون اور شہر پناہ کی فصیلون کو منہدم کرادیا بعدہ سرزمین سرطانیہ کو پامال کرتا ہوا فرانس کے ملک مین گھس پڑا۔ شہر گانون اور قصبے ویران کرتا ہوا اربونہ پہونچا اربونہ کے ساتھ بھی یہی واقعات گزرے۔ اہل فرانس مسلمانون کے نام سے بید کی طرح تھرانے لگے۔ کوئی شخص مقابلہ پر نہ آتا تہا کئی قلعے ویران ومسمار کردئے اور کئی قلعون کو جلا کر خاک وسیاہ کردیا۔ اس جہاد مین اس قدر مال غنیمت ہاتھ آیا

(۱) ۷۹۲ء

کہ جسکا شمار نہین ہوسکتا۔ عبدالملک کی مراجعت پر کافرون نے بشکنش اور اپنے ہمسایہ ملوک سے مسلمانون کے خلاف امداد طلب کی اور جب امدادی فوجین آگئین تو عبدالملک سے چھیڑ چھاڑ شروع کی عبدالملک نے اس معرکہ مین بھی ان اجل رسیدون کو شکست دی اور ان کے حصہ کثیر کو قتل کرکے خاک وخون مین ملادیا۔

بعدہ ۱۹۰ھ مین ہشام نے اسلامی فوجین بسرگروہی عبدالکریم بن عبدالواحد بن مغیث بلاد جلیقہ پر جہاد کرنے کو روانہ کین۔ عساکر اسلامیہ نے دشمنان دین کے ملک کو خوب خوب تخت وتاراج کیا اور بہت سا مال غنیمت لیکے واپس آیا

اسی سنہ مین تاکرتا (یا تاکرنا) مین بغاوت پہوٹ نکلی۔ یہ مقام بلاد زندہ ملک اندلس سے شمار کیا جاتا تھا یہان جس قدر بربری تھے انہون نے امیر ہشام کی اطاعت سے انحراف کرکے خودسری کا دعوے کیا تہا۔ ہشام نے ان کی سرکوبی کے لئے عبدالقادر بن ابان بن عبداللہ خادم امیر معاویہ بن ابوسفیان کو روانہ کیا عبدالقادر نے پہونچتے ہی ہنگامہ کارزار گرم کردیا۔ ہزارہا باغی مارے گئے جو باقی رہ گئے وہ جلاوطن ہوکر نکل بہاگے سات برس تک تاکرتا ویران پڑا رہا۔ ایک متنفس نظر نہ آتا تہا۔

۱۷۹ھ مین ہشام نے پھر جہاد کی طیاری کی اور عبدالملک بن عبدالواحد بن مغیث کو امیر لشکر مقرر کرکے جلیقہ پر حملہ کرنے کو روانہ کیا رفتہ رفتہ عبدالملک استرقہ تک پہونچا۔ شاہ جلالقہ (ادفونش) نے اپنی فوجین فراہم کین اور اپنے اطراف وجوانب کے بادشاہون سے امدادی فوجین منگوائین۔ بہت بڑی طیاری سے مقابلہ پر آیا لیکن عبدالملک کی ہیبت کچھہ ایسی غالب ہوئی کہ بلا جدال وقتال لوٹ کہڑا ہوا عبدالملک نے تعاقب کیا ادفونش بے سروسامانی سے آگے آگے بہاگا جاتا تہا اور عبدالملک اسکے پیچھے پیچھے سراغ لگاتا جسکو

پوتا اونکو قتل کرتا اور شہروں، گانون، قصبات کو لوٹتا ہوا چلا جا رہا تھا تا آنکہ اوفونش اپنے پایہ تخت کے قریب پہونچگیا اس وقت عبدالملک نے مراجعت کی۔

اسی زمانہ مین ہشام نے ایک دوسری فوج دوسرے سمت سے بلاد فرانس کی طرف روانہ کی تھی۔ یہ فوج بھی عبدالملک کی فوج سے جا ملی تھی اور متفق ہوکر دشمنان اسلام کے بلاد کوجی کھولکر تخت و تاراج کیا تھا۔ واپسی کے وقت فرانس کی فوج نے چھیڑ چھاڑ کی اور کسیقدر کامیاب ہوئی مگر باین ہمہ عساکر اسلام مظفر و منصور واپس آیا۔

حکم کی حکومت ۱۸۰ھ مین ہشام[1] بن عبدالرحمن نے اپنی حکومت و امارت

[1] ہشام بن عبدالرحمن بن معاویہ بن عبدالملک بن مروان والی اندلس کا انتقال ماہ صفر ۱۸۰ھ مین ہوا تقریبًا چالیس مرحلے عمر کے طے کئے ام ولد کے بطن سے ماہ شوال ۱۳۹ھ مین پیدا ہوا تھا۔ علاوہ جامع مسجد قرطبہ کی تکمیل تعمیر کے اور بہت سی مسجدین بنوائین۔ اسکے عہد حکومت مین اسلامی شان و شوکت کو بیحد ترقی ہوئی کفر اور کفار ذلیل و خوار ہوئے اہل اندلس اسکو نہایت نیکی سے یاد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ سیرۃً خلیفہ عمر بن عبدالعزیز سے مشابہ تھا۔ اندرونی بغاوتون اور خانہ جنگیون سے اسکو نہایت کم سامنا کرنا پڑا صرف اوائل عہد حکومت مین اس کے دونون بھائیون عبداللہ و سلیمان نے مخالفت کا سر اوٹھایا تھا بعد ازان پھر کسی نے دم نہین مارا اس نے اپنا سارا زمانہ کفار کے ساتھ جہاد کرنے مین صرف کیا۔ کبھی جلالقہ سے ہم نبرد نظر آتا تھا اور گاہے شاہ فرانس پر حملہ آور ہوتا تھا۔ اس سے عیسائیون کا دم ناک مین آگیا تھا۔ اربونہ اسیکے زمانہ مین مفتوح ہوا تھا۔ جلالقہ سے اس نے خراج وصول کیا فرانس کو مارتے مارتے اسکی پایہ تخت تک پہونچایا۔ اسکے زمانہ امارت مین اسلام کو اسدرجہ عزت و غلبہ حاصل ہوا تھا کہ اسکے زمانہ مین ایک شخص نے بوقت وفات وصیت کی تھی کہ میرے متروکہ سے ایک مسلمان قیدی فدیہ دیکر رہا کرایا جائے۔ اس شخص کے مرنے

کے سات سال پورے کر کے وفات پائی بعضون نے لکھا ہے کہ اس نے آٹھ سال حکومت کی۔

ہشام نہایت نیک مزاج، صلاحیت پسند، سخی، دلیر، شجاع، صاحب صائب الرائے اور کثرت سے غزا و جہاد کرنے والا شخص تھا اسی نے جامع مسجد قرطبہ کی تعمیر تکمیل کو پہنچائی جسکی بنا اسکے باپ عبد الرحمن نے ڈالی تھی۔ اسنے صدقات اور زکوۃ کو مطابق کتاب و سنت کے وصول کیا تھا۔

اسکے انتقال کر نے پر اسکا بیٹا حکم حکمران ہوا۔ اسکے عہد حکومت مین خادمون کی کثرت ہوئی بہت سے گھوڑے اصطبل شاہی مین باندہے گئے اور اسکی حکومت کو معقول طور سے استحکام و استقلال حاصل ہوا۔ یہ بذاتہ ہر کام کی نگرانی کرتا اور لڑائیون پر جاتا تھا۔

حکم کے اوائل زمانہ حکومت مین عبد اللہ بلنسی ابن عبد الرحمن داخل نے مغربی اندلس کے سرحد سے خروج کر کے بلنسیہ پر قبضہ حاصل کر لیا بعد اسکے طنجہ سے اسکے بھائی سلیمان نے بھی سر اوٹھایا۔ حکم کو ایک برس تک ان دونون کی لڑائی مین مصروف رہنا پڑا آخر الامر حکم کو فتح نصیب ہوئی اور ۱۸۴ھ مین سلیمان مارڈالا گیا باقی رہا عبد اللہ وہ بلنسیہ مین مقیم رہا در بخوف جان کسی قسم کی شورش اور فساد نہین اوٹھایا۔ حکم نے یحیے ابن یحیے فقیہ کو پیام صلح لیکے روانہ کیا چنانچہ ۱۸۶ھ مین باہم بھتیجہ او رچچا مین مصالحت ہوگئی۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۹۔ پر تمام دار الکفار چھان ڈالا گیا مسلمان قیدی ایک بھی نہ ملا اس سے زیادہ قوی دلیل دشمنان اسلام کی ضعیف اور اسلام کی قوت کی کیا ہوسکتی ہے قرطبہ کے پل کو جو خوبی و مضبوطی میں بے مثل زمانہ تھا از سر نو بنوایا۔ اس پل کو سمح خولانی گورنر اندلس نے بحکم خلیفہ عمر بن عبد العزیز بنوایا تھا۔ ملخص از تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ مطبوعہ مصر صفحہ ۶ و کتاب نفح الطیب مطبوعہ لیدن جلد اول صفحہ ۲۱۹ لغایتہ ۲۲۶

انہین خانہ جنگیون کے اثنا مین فرانس نے موقع مناسب تصور کرکے فوجین فراہم کین اور حکم کو اپنے چچاؤن کے ساتھہ مصروف جدال وقتال دیکھہ کے برشلونہ کا قصد کیا۔ اسلامی فوجین برشلونہ کی حمایت کو نہ پہونچ سکین۔ فرانس نے نبے تنگ و دو برشلونہ پر قبضہ کرلیا۔ حکم نے اپنے چچاؤن کی مہم سے فراغت حاصل کرکے فرانس کی سرکوبی کیجانب توجہ کی۔ اپنے حاجب عبد الکریم بن عبد الواحد بن مغیث کو امیر لشکر مقرر کرکے برشلونہ اور بلاد جلالقہ کیجانب روانہ کیا عبد الکریم نے دشمنان اسلام سے سختی کے ساتھہ لڑائی چھیڑ دی حریف نے ایک تنگ و دشوار راستہ کو اختیار کیا۔ عبد الکریم نے میدان جنگ سے مراجعت کرکے راستہ کی دوسرے سرے کی ناکہ بندی کرلی اور اس سرے پر بھی اپنی فوج کے چند دستہ کو مامور کردیا۔ حریف اس وقت نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن مین گرفتار ہوگیا۔ سب کے سب کہیت رہے ایک بھی جانبر نہوا اور عبد الکریم نے فتحیابی کے ساتھہ بلاد اسلامیہ کیطرف مراجعت کی۔

۱۸۱ھ مین اندرونی بغاوتون اور جھگڑون کا زور وشور ہوا اندلس کے سرحدی بلاد مین آتش فساد مشتعل ہو رہی تہی۔ بہلول بن مرزوق معروف بہ ابو الحجاج نے علم مخالفت بلند کرکے سرقسطہ کو دبا لیا۔ عبد اللہ بلنسی عم امیر حکم نے بھی اسی سنہ مین سر اوٹھایا تھا جیسا کہ تم اوپر پڑہ آئے ہو۔ اسی سنہ مین عبیدہ بن عمیرہ نے طلیطلہ مین مخالفت شروع کی حکم نے اپنے گورنر و سپہ سالار عمروس بن یوسف کو جو کہ طلبیرہ مین رہتا تہا اس ہنگامہ کے فرو کرنے کو لکھہ بہیجا۔ عمروس نے طلیطلہ پر پہونچکے محاصرہ ڈالدیا اور لڑائی شروع کردی ایک مدت تک محاصرہ کئے ہوئے لڑتا رہا اثنا جنگ مین عمروس نے اہل طلیطلہ مین سے بنی مخشی کو خط وکتابت کرکے ملالیا بنی مخشی نے موقع پاکے عبیدہ کو قتل کرکے سر اوتار لیا اور عمروس کے پاس بہیجدیا

عمروس نے عبیدہ کے سر کو حکم کی خدمت مین روانہ کیا اور طلیطلہ مین داخل ہو کے قبضہ کرلیا بنی مخشی کو اس خدمت کے صلہ مین انعامات دیئے جاگیرین دین اور اعلے اعلے درجہ کے مناصب عطا کئے بعد اسکے بربریون نے جو طلبیرہ مین تھے عبیدہ کے معاوضہ مین بنی مخشی کی خونریزی پر کمر باندہی عمروس نے ان شورہ پشتون کو بہی گرفتار کراکے قتل کیا اور انکے سرون کو بھی اور باغیون کے سرون کو ساتھ حکم کی خدمتمین بہیجدیا۔ سارا فتنہ وفساد فرو ہوگیا۔ امن وامان کی اس اطراف مین منادی پہرگئی۔ عمروس اس فتحیابی کے بعد اپنے بیٹے یوسف کو طلیطلہ پر مامور کراکے سرقسطہ کیجانب واپس آیا اور اسکو بہی سرکش باغیون کے پنجہ سے نکال کے قابض ومتصرف ہوگیا۔

سنہ ۱۸۹ھ مین مسلمانان اندلس کے سرون پر پہہ شامت سوار ہوئی کہ اسمین سے بعض سردارون اور لشکریون کے خاندان امیر حکم سے کشیدہ خاطر ہوکر شاہ فرانس سے جا ملے اور اس کو طلیطلہ کے قبضہ پر ابہارنا شروع کیا عیسائیون کو بھی اپنے قدیم حریف سے بدلہ لینے اور ملک پر قبضہ کرنے کی طمع دامنگیر ہوئی فوجین آراستہ اور سامان جنگ فراہم کرکے طلیطلہ کی طرف فرانسیسی عیسائیون نے قدم بڑہائے یوسف والی طلیطلہ مقابلہ پر آیا مدتون لڑائی اور محاصرہ کا سلسلہ جاری وقایم رہا چونکہ اس مہم مین دشمنان اسلام کے ساتھ اسلام کے نام لیوا بہی شریک تھے اور وہ طلیطلہ کے حالات سے بخوبی واقف تھے اسوجہ سے اہل طلیطلہ کو ہزیمت ہوئی عیسائیون نے طلیطلہ پر قبضہ کرلیا اور یوسف والی طلیطلہ کو گرفتار کرکے صخرہ قیس مین لیجاکے قید کردیا۔ عمروس اسوقت سرقسطہ کی حفاظت مین مصروف تہا جب اس واقعہ کی اسکو خبر لگی تو اس نے عساکر اسلامیہ کو اپنے چچازاد بہائی کے ساتھ طلیطلہ سے فرانسیسیون کو نکال باہر کرنے کی غرض سے روانہ کیا چنانچہ طلیطلہ

کے باہر عساکر اسلامیہ نے اپنا مورچہ قایم کیا باہم فریقین لڑنے لگے بہت بڑی اور سخت لڑائی کے بعد فرانسیسیون کو ہزیمت ہوئی۔ نہایت بے سروسامانی سے طلیطلہ چھوڑ کر بھاگے۔ مسلمانون نے طلیطلہ پر پھر قبضہ کرلیا۔ عمروس نے اپنے ایک نائب کو صخرہ قیس کیطرف روانہ کیا اس نے پہونچتے ہی یوسف بن عمروس کو قید کی تکلیف سے نجات دے دی۔ اس واقعہ سے عمروس کے رعب وداب اور مردانگی کا سکہ فرانسیسی دلاورون کے دلونپر بیٹھ گیا۔

جنگ ربض حکم اپنے شروع عہد امارت مین لذات دنیاوی اور عیش وعشرت مین منہمک مستغرق ہورہا تھا۔ قرطبہ کے اہل علم وورع کو حکم کا یہ فعل ناگوار گذرا یحییٰ بن یحییٰ الیثی اور فقیہ طالوت جیسے فقہا اور علما نے ایک جلسہ مین مجتمع ہوکے حکم کے معزولی کا مشورہ کیا اہل قرطبہ ان علمار کے اشارہ سے حکم پر ٹوٹ پڑے حکم کے دستہ فوج جان نثاران نے ان کو اس فعل سے روکا۔ پس انلوگون نے حکم کی معزولی کا اعلان کرکے غربی قرطبہ کے شہرپناہ کے ایک محلہ مین جو قصر شاہی سے متصل تھا۔ محمد بن قاسم قرشی مروانی عم ہشام کی امارت کی بیعت کرلی اور ۱۸۹ھ مین ان لوگون نے خلیفہ حکم کا اسکے محلسراین محاصرہ کرلیا۔ حکم نے نہایت مردانگی سے ان لوگون کا مقابلہ کیا اور بزور تیغ ان کو مغلوب کرکے ان مین سے بہتون کو ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سولادیا۔ باقی ماندگان ادہر ادہر منتشر و متفرق ہوگئے ان لوگون کے مکانات اور مسجدین ویران اور منہدم ہوگئین۔ بقیۃ السیف[1]

[1] بقیۃ السیف جو جلا وطن ہوکر فاس چلے آئے تھے انکی تعداد آٹھ ہزار تھی اور اسکندریہ مین جو گروہ جلا وطنون کا آیا تھا وہ علاوہ بچون اور عورتون کے پندرہ ہزار تھے۔ عربی مورخون نے انکی کوئی تعداد نہین بیان کی یہہ بیان انگریزی مورخون کا ہے واللہ اعلم۔ مترجم۔

سے نے بھاگ کر فاس سرزمین افریقیہ مین جا کے دم لیا اور کچھ لوگون نے اسکندریہ مین پناہ لی۔یہان پر بھی ان خانہ بدوشون کو چین سے بیٹھنا نصیب تھوا جب ان لوگونکا ایک خاصہ جتھا اسکندریہ مین مجتمع ہوگیا تو ان لوگون نے بغاوت کردی عبداللہ بن طاہر والی مصر انکی سرکوبی کو آیا اور کمال مردانگی سے ان لوگون کو زیر کرکے اسکندریہ کو انکے غاصبانہ قبضہ سے نکال لیا اور ان لوگون کو جہازون پر سوار کراکے جزیرہ اقریطش (کریٹ) کی طرف روانہ کردیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔انلوگون کا سردار ابوحفص عمر بلوطی نامی ایک شخص تہا یہی انکی سرداری کرتا رہا جب یہ مرگیا تو بوراثت اسکے اسکی اولاد ان پر حکمرانی کرتی رہی تا آنکہ عیسائیون نے جزیرہ مذکور کو انکے قبضہ سے نکال لیا۔

یوم الخندق اہل طلیطلہ مین فساد اور مخالفت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا ان کے قلوب اور دماغون مین اپنے ملک کی حفاظت آپ خود کرنے کی ہوا سمائی ہوئی تھی اور آئے دن امرار کی معزولی و تقرری سے یہ شیر ہو رہے تھے امیر حکم انکی روزانہ بغاوت اور خودسری سے تنگ آگیا تھا۔مجبور ہوکر سرحدی بلاد سے اپنے نامور سپہ سالار عمروس بن یوسف کو اس آئے دن بغاوتون کے فرو کرنے کی غرض سے بلا بھیجا۔

عمروس بن یوسف عربی النسل نہ تھا بلکہ شہر وشقہ کا رہنے والا اور مولدین سے تھا۔حکم کیجانب سے سرحدی بلاد کا گورنر تھا تمام قرب وجوار کے سرکش و متمرد امراء اسکے نام سے کانپتے تھے۔

حکم نے عمروس سے اہل طلیطلہ کے مطیع کرنے کے معاملہ مین اعانت طلب کی اور اسکو تہ یک مشورہ کرکے طلیطلہ کی سند حکومت عنایت فرمائی چونکہ عمروس اہل طلیطلہ کے جنس سے تھا اسوجہ سے اہل طلیطلہ اس سے مانوس

وطیئن ہوگئے تہوڑے دنون بعد عمروس براہ فریب اہل طلیطلہ کو اس مشورہ مین کرنی
امیہ کو کرسی امارت سے اوتار دینا چاہیے شریک کرنا شروع کیا اور اس غرض کے
لئے کہ وہ معشاہی ارکین سے اسمین گوشہ نشین ہوجاے گا ایک جداگانہ مکان تعمیر
کرنے کی رائے دی اہل طلیطلہ اس دم پٹی مین آگئے۔ عمروس نے ان لوگون کی
موافقت اور امانت سے حسب مرضی ایک مکان تعمیر کرایا۔ بعد اسکے سرحدی با فلرعلے
نے دار الحکومت سے امداد طلب کی امیر حکم نے ایک بہت بڑا لشکر بسر افسری
اپنے بیٹے عبد الرحمن کے روانہ کیا جسمین وزیرون کی بھی ایک جماعت تھی کوچ
وقیام کرتا ہوا یہ لشکر طلیطلہ ہوکر گذرا مگر طلیطلہ مین نہ تو جانے کا ارادہ کیا اور نہ اہل
طلیطلہ سے متعرض ہوا۔ اتفاق کچھ ایسا پیش آیا کہ دشمنان اسلام لوٹ گئے اور
اللہ تعالے نے انکے شر سے بلاد اسلامیہ کو بچالیا۔ عبد الرحمن نے قرطبہ
کیجانب مراجعت کرنے کا قصد کیا عمروس نے اہل طلیطلہ کو عبد الرحمن کے پاس
جانے اور اس سے ملنے کی رائے دی۔ چنانچہ سرداران طلیطلہ اس سے ملنے
کو آئے عبد الرحمن نے ان لوگون کی تعظیم وتکریم کی عزت سے اپنے قریب بیٹھنے کا حکم
دیا۔ حکم کے خادم نے اہل طلیطلہ کی آنکھین بچاکے عمروس کو حکم کا فرمان دیا جس مین
لکھا تھا کہ جس طرح ممکن ہو بمکر وفریب مفسدہ پردازان طلیطلہ کو زیر کرنا چاہیے عمروس
نے اہل طلیطلہ سے کہا "اسوقت اتفاق سے عبد الرحمن تمہارے شہر مین آگیا ہے اسکو
اپنے شہر مین لیچلو تاکہ تمہارے قوت وشوکت دیکھکر دل مین متاثر ہو اور آئندہ تمہارے
مطیع کرنے کا خیال نکرے" اہل طلیطلہ اس فقرہ مین آگئے اور عبد الرحمن کو کہہ سنکے
اپنے شہر مین لے گئے اور اسی قصر مین ٹہیرایا جو انہیں لوگون کی مخالفت سے
وسط شہر مین حسب مرضی عمروس تعمیر کیا گیا تھا۔ ایک روز دعوت کے بہانہ سے
عمروس نے کل سرداران مفسدہ پردازان کو قصر امارت مین مدعو کیا اور یہ

ظاہر کیا کہ کثرت مجمع واژدحام کے خیال سے امیر نے حکم دیا ہے کہ لوگ ایک دروازہ سے مکان مین داخل ہون اور جاتے وقت دوسرے دروازہ سے جائین اہل طلیطلہ اس رائے وانتظام کے مطابق گردہ کے گردہ قصر امارت مین داخل ہونے لگے جون ہی یہہ لوگ قصر مین داخل ہوتے سرداران لشکر ان کو کشان کشان اس گڑہے پر لے جاتے جو پہلے سے ان لوگون کے قتل کے لئے کہدوایا گیا تھا اور سبھون کی گردنین مار دیتے۔ رفتہ رفتہ اسی تدبیر وحکمت عملی سے کل سرغناؤن کو قتل کر ڈالا۔ باقی ماندگان معمولی حیثیت والے اس امر کو تاڑ گئے اور بخوف جان بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس خوفناک نمونہ قیامت واقعہ نے کل اہل طلیطلہ کے مزاج ٹھنڈے کردیئے سمعًا وطاعۃً بطیب خاطر ایام فتنہ تک مطیع ومنقاد رہے جیسا کہ آئندہ ہم تحریر کرینگے۔

پھر ۱۹۱ھ[۱] مین اصبغ بن عبداللہ نے ماردہ مین علم بغاوت بلند کیا اور حکم کے گورنر کو مار کر نکالدیا۔ حکم کو اسکی اطلاع ہوئی تو اس نے فوجین مرتب کر کے ماردہ کو جا کے گھیر لیا اثناء محاصرہ مین یہ خبر لگی کہ اہل قرطبہ مین بغاوت پھوٹ نکلی ہے محاصرہ اوٹھا کے قرطبہ کی جانب لوٹ آیا اور نہایت تیزی سے آتش فساد فرو کر کے کل مفسدین اور سرغناؤن کو مار ڈالا بعد اسکے اصبغ نے بھی علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی حکم نے اسکو قرطبہ مین بلا کر ٹھیرالیا۔

---

(۱) حکم کے لوٹ آنے پر اہل ماردہ کبھی مطیع ہوجاتے تھے اور کبھی پھر باغی ہوجاتے۔ حکم ان کی سرکوبی کو ہمیشہ لشکر بھیجتا تھا تاآنکہ اصبغ کی قوت سلب ہوگئی۔ اسی عرصہ مین حکم نے اہل ماردہ کے سردارون کو ملالیا سبھون نے اسکی رفاقت ترک کردی حتے اصبغ کا بھائی بھی شاہی لشکر مین چلا آیا مجبور ہوکر اصبغ نے امان طلب کی اور مصالحت کر لی۔ کامل ابن اثیر جلد ۶ مطبوعہ مصر صفحہ ۸۰۔

لہٰذا آئے دن خانہ جنگیوں اور اندرونی بغاوتوں کا شاہ فرانس نے احساس کر کے فوجیں فراہم کیں اور سامان جنگ وحصار مہیا کر کے طرسونہ کے محاصرہ کی غرض سے کوچ کر دیا۔ حکم کو اسکی اطلاع ہوئی اس نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو فوج عظیم کے ساتھ شاہ فرانس کی جلوگیری پر مامور کیا ہنوز شاہ فرانس اپنے حدود مملکت سے متجاوز ہونے نہ پایا تھا کہ عبدالرحمٰن نے پہونچکے لڑائی کا نیزہ گاڑ دیا دونوں حریف جی توڑ کر لڑنے لگے۔ نہایت سخت اور خونریز جنگ کے بعد شاہ فرانس کو ہزیمت ہوئی کھیت عساکر اسلامیہ کے ہاتھ رہا اور عبدالرحمٰن معہ اپنی فوج ظفر موج کے مظفر ومنصور مال غنیمت لئے ہوئے واپس ہوا سنہ ۱۹۴ھ میں جب اہل ماردہ نے گزشتہ قتل وخونریزی کو بھولا دیا تو پھر باغی ہو گئے حکم انکی سرکوبی پر مستعد وآمادہ ہو کر ماردہ پہونچا تین سال مسلسل ان کی لڑائیوں میں مصروف رہا فرانسیسی عیسائیوں کو موقع ملگیا سرحدی بلاد پہ لوٹ مار شروع کر دی پس حکم نے سنہ ۱۹۶ھ میں ان کو ہوش میں لانے کی غرض سے مملکت فرانس کیجانب کوچ کیا متعدد قلعے مفتوح کئے اکثر شہروں کو ویران وخراب کر ڈالا۔ قتل وخونریزی اور قیدیوں کی کوئی انتہا نہ تھی۔ فرانسیسی مقابلہ سے جی چرانے لگے اُس وقت حکم نے قرطبہ کیجانب معاودت کی۔

گذشتہ پیشقدمیوں کیوجہ سے سنہ ۲۰۰ھ میں حکم نے اپنی فوج کو مملکت فرانس

ؔ یہ واقعہ سنہ ۱۹۱ھ کا ہے۔ اسی سنہ میں حزم بن وہب نے اطراف باجہ میں بغاوت کی تھی علاوہ اہل باجہ کے اور لوگوں نے بھی اسکا ساتھ دیا۔ حزم نے اشبونہ کا رخ کیا اتنے میں حکم کو اسکی خبر لگ گئی اپنے بیٹے ہشام کو فوج کثیر کے ساتھ حزم کے عزم کے توڑنے کو روانہ کیا ہشام نے پہونچتے ہی حزم کو ایسی بُری طور سے شکست دی کہ حزم خود گروہ پریشان ہو کر امان کا خواستگار ہوا اور مطیع ہو گیا۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ مطبوعہ مصر۔

پر جہاد کی طیاری کا حکم دیا۔ سپاہیون نے کمال شوق و ذوق سے طیاریان کین حکم سے ان لوگون کو بسرافسری اپنے حاجب عبدالکریم بن عبدالواحد بن مغیث کے شاہ فرانس کے ملک پر جہاد کرنے کو روانہ کیا۔ عبدالکریم نے حدود مملکت اسلامیہ سے نکلکے ملک فرانس پر حملے شروع کرو ئے۔ شہر کے شہر گانون کے گانون قصبے کے قصبے ویران ہو گئے متعدد قلعات منہدم کرڈالے۔ شاہ جلالقہ عظیم فوج لے کے مقابلہ پر آیا۔ کنارہ نہر پر دونون حریف کا مقابلہ ہوا۔ مدتون چھوٹی چھوٹی لڑائیان ہوتی رہین۔ عساکر اسلامیہ کو فرانسیسی عیسائیون سے ان لڑائیون مین بہت بڑا فائدہ پہونچا بعدازان مسلسل تیرہ شبانہ روز لڑائی ہوتی رہی۔ اتنے مین بکثرت مینہہ برسا۔ نہر مین طغیانی پیدا ہوئی۔ عساکر اسلامیہ نے مظفر و منصور مال غنیمت لئے ہوسے معاودت کی۔

عبدالرحمن اوسط کی جانشینی	اخری ۲۰۶ھ مین امیر حکم بن ہشام نے اپنی حکومت کے ستائیس سال پورے کرکے وفات پائی۔ یہہ پہلا شخص ہے

۱؎ حکم بن ہشام ایک جلیل القدر عظیم الشان اندلس کا فرمانروا تھا۔ اپنے خیالات اور ارادون پر استقلال کے ساتھہ عمل کرتا تھا۔ سخت سی سخت مصیبت مین گھبراتا نہ تھا۔ اسکے شروع زمانہ حکومت مین اسکے چچاؤن نے اسپر خروج کیا تھا۔ بمجبوری اسکو انکے سر کرنے مین مصروف ہونا پڑا۔ اس اثنار مین فرانسیسی عیسائی اس موقع کو مغتنمات سے شمار کرکے بلاد اسلامیہ پر دوڑ پڑے حکم نے جیون تیون اپنے چچاؤن کی بغاوت سے فراغت حاصل کرکے شاہ فرانس کو خوب خوب زیر کیا اگرچہ اپنے اوائل زمانہ حکومت مین کسیقدر لہو ولعب مین مصروف ہوگیا تھا اور یہی موقع علمار قرطبہ کو اس سے مخالفت کا حاصل ہوا تھا مگر میرا گمان ہے کہ بعد کو اس نے ان افعال و حرکات سے جو باعث ناراضی علمار و فقہار قرطبہ ہوئے تھے توبہ کرلی تھی اسکی دینداری اور تقویٰ اور رکی اوسے نظیر یہ ہے کہ ایک روز اپنے کسی خادم پر حکم نے ناراض ہوکر اس کے

جس نے اندلس مین فوج نظام رکھی، انکی تنخواہین مقرر کین، طرح طرح کے آلات حرب کافی مقدار پر مہیا کئے، حشم اور حواشی بڑہائے، دروازہ پر سواران دستہ فوج جان نثاران کا پہرہ مقرر ہوا، اور مملوکون خادمون کو خدمات کے لئے رکھا۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۶۸ - قطع ید کا حکم دیا اتفاق سے اس وقت فقیہ زیاد بن عبد الرحمن آپہونچا - امیر حکم کو مخاطب کرکے بولا اللہ تعالی امیر کو توفیق خیر عطا فرمائے مالک ابن انس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو شخص اپنے غیظ و غضب کو ضبط کرے جسکے نفاذ پر قادر ہو تو اللہ تعالی اسکے دل کو روز قیامت امن و ایمان سے پُر کردے گا" اس فقرہ کے ختم ہوتے ہی حکم کا غضب و غیظ فرو ہوگیا اور خادم کی تقصیر معاف کردے۔ اسکے خاتم پر "باللہ یثق الحکم" منقش تہا - بیس لڑکے اور اسیقدر لڑکیان چہوڑ کر مرا اسکی مان ام الولد تہی زخرف نام تہا ۱۵۴ھ مین پیدا ہوا تہا۔ اسکے حالات سے جس سے اسکی ہمدردی اور اسلام کا ثبوت ملتا ہو ایک یہ حال ہے کہ عباس شاعر سرحدی بلاد کی طرف جا رہا تہا اتفاق سے اسکا گذر وادی حجارہ مین ہوا سنا کہ ایک عورت چلا چلا کر کہہ رہی تھی وا غوثاہ بک یا حکم وا غوثاہ بک یا حکم،، عباس نے قریب جاکے دریافت کیا عورت نے کہا امیر حکم ہمارے حال سے اس قدر بے خبر ہے کہ عیسائی کتون نے ہمکو بیوہ کردیا ہے اور ہمارے بچون کو یتیم بنا دیا ہم لوگ معہ اپنے چند رفقا کے اس بادیہ سے آرہے تھے کہ سواران دشمن اسلام نے آکر ہمکو گہیر کر پامال کرڈالا،، عباس نے فی البدیہہ ایک قصیدہ کہا جسکی اول کی یہ بیتین ہین - تململت فی وادی الحجارۃ مسھراً * اراعی نجوماً لا یرون تغیراً * الیک ابا العاصی نضیت مطیتی * تسیر بھم ساریاً و مھجراً * تدارک نساء العالمین بنصرۃ * فانک احری ان تغیث و تنصراً * جس وقت عباس نے حکم کے دربار مین حاضر ہوکر یہ قصیدہ پڑہا اور سرحدی بلاد کے خطرناک حالات کا فوٹو کھینچکر دکھلایا اور اس عورت کا نام و نشان بتلایا جسکے خاندان کو دشمنان اسلام نے پامال کیا تہا حکم نے اسیوقت جہاد کی طیاری اور لشکر کی آراستگی کا حکم دیا۔ چنانچہ اس واقعہ کے تیسرے دن معہ عباس شاعر کے وادی الحجارہ کی طرف کوچ کیا - وادی حجارہ مین پہونچکے دریافت کیا

اور ان لوگون کی عجمیت کی وجہ سے "خرس" کے نام سے موسوم کیا۔ ان لوگون کی تعداد پانچہزار تک پہونچگئی تھی۔ یہ بذاتہ ہر کام کی نگرانی کرتا اور ہر جنگ پر اکثر بنفسہ جاتا تھا اسکے بہت سے مخبر اور جاسوس تھے جو روزانہ اسکو رعایا کے حالات اور تمام ملک کے واقعات سے مطلع کیا کرتے تھے۔ اسکی صحبت علمار، فقہار اور صالحین سے گرم رہا کرتی تھی اسی نے ملک اندلس کے خار و خس کو صاف کیا اور اپنے آئندہ جانشینون کے لئے چھوڑ گیا اسکے مرنے پر اسکا بیٹا عبد الرحمن سریر حکومت پر متمکن ہوا۔

عبد الرحمن کے شروع زمانہ حکومت مین عبد اللہ بلنسی (حکم کا چچا) پھر باغی ہوگیا اور فوجین آراستہ کرکے بقصد قرطبہ تدمیر کیجانب روانہ ہوا عبد الرحمن نے اسکی شورش و بغاوت فرو کرنے کی غرض سے لشکر مرتب کرکے کوچ کیا۔ عبد اللہ پر کچھ ایسا خوف غالب ہوکہ بلاجدال و قتال لوٹ کھڑا ہوا اور بلنسیہ مین پہونچکے

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۶۹ کہ کس جانب سے دشمنون نے حملہ کیا تھا بتلایا گیا کہ اس سمت سے (اشارہ کرکے) بس حکم نے اسی سمت پر دہاوا کیا۔ کئی قلعے فتح کئے۔ متعدد شہرون کو ویران و خراب کردیا۔ ہزارون عیسائیون کو مار ڈالا اور بیشمار قیدی اور مال غنیمت لیکے پھر وادی الحجارہ واپس آیا حکم دیا کہ اس مظلومہ عورت کو پیش کرو جب وہ عورت آئی تو اسکے روبرو جس قدر عیسائی قیدی اس جنگ مین گرفتار ہو آئے تھے سبھون کو قتل کرادیا بعد ازان عباس سے مخاطب ہوکر کہا اُس عورت سے دریافت کرو کہ اب تو حکم نے تمہاری فریاد رسی کی؟ عورت بولی "واللہ اب میرا دل ٹھنڈا ہوا دشمنان اسلام نے اپنے کئے کی سزا پائے، مظلوم کو داد ملی اللہ تعالی امیر کی فریادرسی کرے اور نصرت و فتح عطا فرمائے۔ حکم کے چہرہ پاس فقرہ کے سننے سے خوشی کے آثار پیدا ہوے عباس کو مخاطب کرکے یہ دو شعر پڑھے ؎ الم تر یا عباس انی . ہا + علی البعد اقتاد الخمیس الظفرا + فادرکت اوطارا و بروت غلہ + ونفست مکروبا اغثت معسرا۔ عباس نے

تہوڑے سے ہی دنون بعد مرگیا عبدالرحمن اسکے اہل وعیال کو قرطبہ سے لے آیا۔

بعد اسکے عبدالرحمن نے بلاد جلیقہ پر جہاد کیا اور دور تک تخت وتاراج کرتا ہوا نکل گیا ایک مدت دراز تک قرطبہ سے غائب رہا۔ عیسائیون کے مختلف گروہون کو تہ تیغ اور پامال کرکے واپس آیا۔

اسی سنہ ۲۰۶ھ مین علی بن نافع معروف بہ زاب مغنی خلیفہ مہدی کا خادم ابراہیم موصلی کا شاگرد عراق سے اندلس مین آیا عبدالرحمن سوار ہوکر اسکے استقبال کو گیا بعد عزت و احترام سے پیش آیا چنانچہ علی نے کمال عزت سے اسکے پاس قیام کیا اور اندلس مین علم موسیقی کو بطور اپنی وراثت کے چھوڑ گیا اسکے کئی لڑکے تھے عبدالرحمن سب سے بڑا تھا علم موسیقی مین یہی اسکا جانشین تصور کیا گیا۔

سنہ ۲۰۷ھ مین بلاد اسلامیہ کے سرحد سے عظیم الشان طوفان اٹھا عبدالرحمن کو اسکے فرو کرنے مین بذاتہ مشغول ہونا پڑا۔ مدت ہوئی کہ مرحوم امیر حکم نے گورنر سرحد کو اسکے ظلم و بیجا تعدی کیوجہ سے گرفتار کرکے زندہ صلیب پر چڑہا دیا تھا اتفاق سے اسکے بعد ہی خود حکم بھی راہگرائے ملک جاودانی ہوا اور امیر عبدالرحمن سریر حکومت پر جلوہ افروز ہوا۔ گورنر نے جن لوگون پر ظلم کیا تھا اور ان سے مال واسباب کو ضبط کرلیا تھا وہ سب کے سب مجتمع ہوکر قرطبہ مین آئے اور اپنے مال واسباب کی واپسی کے خواہان ہوئے۔ اس واقعہ مین لشکر یہ رہ پیش پیش زیادہ تہا۔ ان غوغایون نے قصر امارت کے دروازہ کو جا کے گہیر لیا اور شور وغل مچانے لگے۔ عبدالرحمن نے چند لوگون کو اسکے شور غل فرد اور اس مجمع

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۷۰۔ جزاک اللہ عن المسلمین خیرا کہہ کر بڑہا ابیہ کے ہاتہ کو بوسہ دیا۔ دیکھو تاریخ المقاری جلد اول از صفحہ ۱۶ تا صفحہ ۲۲۲ مطبوعہ لیندن و تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ مطبوعہ مصر از صفحہ ۶۰ لغایت ۱۵۵۔

کو منتشر کرنے کو بھیجا۔ ان غوغائیون اور شوریدہ سرون سے کچھہ نہ سنی عبدالرحمن نے جھلاکر فوج کو حملہ کرنے کا حکم دیا۔ حکم کرنے کی دیر تھی قرطبہ کا سارا لشکر اونپر ٹوٹ پڑا معدودے چند جانبر ہوکر بیرہ کی طرف واپس ہوئے۔ عبدالرحمن نے تعاقب کا اشارہ کیا۔ شاہی فوج قتل وغارت کرتی ہوئی آگے بڑہی۔ باقی ماندگان مین سے بھی گروہ کثیر کام آگیا۔

اسی سنہ مین مابین قبائل مضریہ اور یمانیہ شہر تدمیر مین جھگڑا ہوگیا۔ بہت بڑی خونریزی ہوئی۔ دونون فریق سے تقریباً تین ہزار آدمی کام آگئے عبدالرحمن نے عظیم فوج کے ساتھہ یحییٰ ابن عبداللہ بن خالد کو آتش فساد کے فرو کرنے پر متعین کیا یحییٰ کے پہونچتے ہی ہر دو فریق ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگیا جون ہی یحییٰ[1] نے معاودت کی پھر گتھہ گئے اسی طرح سے پورے سات برس تک مضریہ اور یمانیہ مین لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔

سنہ ۲۰۸ھ مین عبدالرحمن نے اپنے حاجب عبدالکریم بن عبدالواحد بن مغیث کو بسر افسری عساکر اسلامیہ البتہ اور فلاع کی جانب جہاد کرنے کو روانہ کیا۔ عبدالکریم نے دشمنان اسلام کے اکثر شہرون کو ویران اور تخت وتاراج کیا۔ بعض قلعات پر اپنی فتحیابی کا جھنڈا گاڑا اور بعضون سے جزیہ لیکر مصالحت کرلی۔ اور مسلمان قیدیون کو بھی اسی ضمن مین قید کی تکلیف سے نجات دلوائی۔ (یہہ واقعات ماہ جمادی الآخرہ سنہ ۲۰۸ھ کے ہین)

سنہ ۲۱۳ھ مین اہل مارودہ نے علم بغاوت بلند کیا اور سبھون نے متفق ہوکر گورنر کو نکالدیا عبدالرحمن نے اس ہنگامہ کے فرو کرنے کی غرض سے فوجین روانہ کین۔ اہل مارودہ مقابلہ پر آئے لڑائیان ہوئین آخرکار اہل مارودہ نے علم حکومت کے آگے گردن

---

[1] دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ مصر۔

جھکادی اور مطیع ہو گئے۔ سپہ سالار شاہی افواج نے مارده کی شہرپناه منہدم کرادی اور ان لوگون کے چند آدمیون کو بطور ضمانت کے لے کر دار الحکومت قرطبہ کیجانب معاودت کی۔ بعد اسکے عبد الرحمن نے شہرپناه کے پتھرون کو نہر مین پھینکنے کا حکم صادر فرمایا اسسے اہل مارده کو ناراضگی پیدا ہوئی اور پھر مخالف بن بیٹھے گورنر مارده کو گرفتار کرلیا اور مارده کی شہرپناه از سر نو درست کرلی۔ اتنے مین سنہ ۲۱۴ھ کا دور آگیا عبد الرحمن نے بنفس نفیس ان لوگون کی سرکوبی پر کمر باندہی۔ اہل شہر نے شہرپناه کے دروازے بند کرلئے امادہ بجنگ ہو کر لڑنے لگے۔ عبد الرحمن بہ چندوجوه زیاده دنون تک نہ ٹھیر سکا واپس آیا۔ پھر سنہ ۲۱۷ھ مین فوجین اہل مارده کے محاصره پر روانہ کین مگر کامیابی نہوئی بعد ازان سنہ ۲۲۰ھ مین مارده کا پھر محاصره کیا گیا۔ اس مرتبہ شاہی فوج کو کامیابی ہوئی مارده پر شاہی پھریرا اوڑنے لگا۔ کچھ لوگ محمود بن عبد الجبار کے ساتھ بھاگ کر منت شلوط پہونچے اور سنہ ۲۲۰ھ مین وہان پہونچکر پناه گزین ہوگئے عبد الرحمن نے ان پناه گزینون کے سر کرنے کو شاہی لشکر روانہ کیا محمود یہ خبر پاکر دشمنان اسلام کے ملک مین بھاگ گیا اور وہان پہونچکر اسکے قلعات مین سے ایک قلعہ کو دبا بیٹھا۔ پانچ برس تک اس قلعہ پر قابض رہا تا آنکہ ادفونش بادشاه جلالقہ (گالی) نے اس قلعہ کا محاصره کیا اور لڑکر بزور تیغ مفتوح کرلیا محمود معہ اپنے کل ہمراہیون کے مارا گیا۔ یہہ واقعہ سنہ ۲۲۵ھ کا ہے۔

سنہ ۲۱۵ھ مین اہل طلیطلہ مین بغاوت پھوٹ نکلی۔ ہاشم ضراب نامی ایک شخص اس بغاوت کا محرک تہا یہ شخص جنگ ربض مین موجود تہا اس نے آہستہ آہستہ اپنی شان و شوکت بڑہائی۔ انبوه کثیر خلائق کا اسکے پاس آکے مجتمع ہوگیا۔ ہاشم ان سب کو فوجی اور جنگی لباس پہنا کے اہل شنتت بریہ پر آپڑا عبد الرحمن نے شاہی فوجین ہاشم سے جنگ کرنیکو روانہ کین مطلق کامیابی نہوئی۔ دوباره دوسرا لشکر روانہ

کیا اطراف دورقہ مین شاہی لشکر اور ہاشم نے صف آرائی کی شاہی لشکر نے اس معرکہ مین باغیون کو ہزیمت دے دی اثنار دار وگیر مین ہاشم کو معہ اسکے بہت سے ہمراہیون کے مار ڈالا مگر اہل طلیطلہ مخالفت وبغاوت پر برابر اڑے رہے تب عبدالرحمن نے اپنے بیٹے امیہ کو اہل طلیطلہ کے محاصرہ اور جنگ پر مامور کیا امیہ ایک زمانہ دراز تک اہل طلیطلہ کا محاصرہ کئے رہا۔ بعدازان محاصرہ اٹھا کے قلعہ ریاح مین آاترا اور ایک دستہ فوج کو اہل طلیطلہ پر شبخون مارنے کی غرض سے روانہ کیا اس سے پہلے جسوقت امیہ محاصرہ اٹھا کے قلعہ ریاح کو واپس آرہا تھا تعاقب کے خیال سے اہل طلیطلہ بھی نکل پڑے تھے شاہی فوج اس امر کا احساس کرکے کمینگاہ مین چھپ رہی۔ جون ہی اہل طلیطلہ کمینگاہ سے آگے بڑھے شاہی فوج نے حملہ کر دیا طلیطلہ کے بہت سے آدمی کام آگئے معدودے چند جان بچا کے طلیطلہ واپس آئے امیہ کو اس خونریزی کا بیحد صدمہ ہوا تھوڑے سے دنون بعد اسی صدمہ و رنج سے مرگیا۔ عبدالرحمن نے پھر اہل طلیطلہ کے محاصرہ پر شاہی لشکر روانہ کیا لیکن کچھہ کامیابی نہوئی۔ البتہ قلعہ ریاح کا لشکر برابر اہل طلیطلہ پر حملہ کرنے کو جاتا تھا اور چندے محاصرہ کرکے واپس آجاتا تھا۔ تاآنکہ ۲۲۲ھ مین عبدالرحمن نے اپنے بھائی ولید کو اہل طلیطلہ کے سر کرنے کو مامور کیا۔ ولید نے نہایت حزم واحتیاط سے طلیطلہ کا محاصرہ کیا ہر چہار طرف سے آمد ورفت بند کردی اہل طلیطلہ قریب بمرگ پہونچگئے محاصرین کی مدافعت بھی نہ کرسکے ولید نے بزور تیغ طلیطلہ کو فتح کرلیا اہل طلیطلہ کا سارا جوش فرو ہوگیا۔ ولید اس کامیابی کے بعد ۲۲۳ھ تک ٹھیرا رہا۔ بعدازان قرطبہ واپس آیا۔

اندرونی بغاوتون کے فرو کرنے سے فارغ ہوکر ۲۲۴ھ مین عبدالرحمن نے اپنے ایک عزیز عبیداللہ بن عیسیٰ کو بسرافسری عساکر اسلامیہ بلاد البتہ اور

قلاع کیجانب روانہ کیا دشمنان اسلام مجتمع ہوکر مقابلہ پر آئے بہت بڑی
لڑائی ہوئی عبید اللہ نے نہایت مردانگی سے دشمنان اسلام کو ہزیمت دی
حریف کے ہزارہا آدمی قتل اور قید کئے گئے۔ بعد ازان اسی سنہ مین لرزیق شاہ
فرانس نے بلاد اسلامیہ کی طرف خروج کیا اور سرحدی شہر سالم پر حملہ آور
ہوا فرتون بن موسے نے اس سے مطلع ہوکر سالم کے بچانے کو کوچ کیا۔ ایک
دوسرے سے گتہ گیا۔ نہایت سخت اور خونریز جنگ کے بعد شاہ فرانس کو
ہزیمت ہوئی۔ بہت سے عیسائی قتل کئے گئے اور ہزارہا قید کر لئے گئے۔
فرتون اس مہم سے فارغ ہوکر اس قلعہ کی طرف متوجہ ہوا جسکو دشمنان اسلام
اہل البتہ نے بمقابلہ اسلامی سرحد کے اہل اسلام کو پریشان اور زیر کرنے کی
غرض سے تعمیر کیا تھا۔ اہل قلعہ نے فرتون کے حملہ سے قلعہ کو ہر چند بچایا مگر کامیاب
نہوے فرتون نے اس قلعہ کو فتح کر کے منہدم کرا دیا۔

۲۲۵ھ مین عبد الرحمن نے فوجین مرتب کر کے بنفس نفیس بلاد جلیقہ پر چڑہائی
کی متعدد قلعات مفتوح کئے۔ ایک مدت تک ٹھیرا ہوا سرزمین فرانس کو پامال
کرتا رہا بعد ازان بہت سا مال غنیمت اور قیدی لے کے واپس آیا۔ پھر ۲۲۶ھ
مین افواج اسلامیہ مملکت فرانس کو تخت و تاراج کرتی ہوئین سرزمین سرطانیہ
تک پہونچین۔ عساکر اسلامیہ کے مقدمۃ الجیش پر موسے بن موسے گورنر
تطیلہ تھا۔ دشمنان اسلام سے مڈبھیڑ ہوئی۔ مسلمانون نے نہایت استقلال سے
کفار کا مقابلہ کیا تا آنکہ عیسائی پسپا ہو کے بھاگے۔ موسے نے اس معرکہ مین
دلیری مردانگی اور نیکنامی کا بہت بڑا حصہ لیا

بعدہ اتفاق سے اس سے اور عبد الرحمن کے ایک سپہ سالار سے باتون بات
چل گئی سپہ سالار نے سخت کلامی کی۔ موسے کو سپہ سالار کی یہہ حرکت ناگوار

گزری - چونکہ عبد الرحمن نے اس معاملہ مین دخل نہین دیا تھا - موسے یہہ سمجہ کے کہ
اس سپہ سالار نے امیر عبد الرحمن ہی کے اشارہ سے مجہہ سے سخت کلامی کی ہے
باغی ہوگیا - عبد الرحمن نے چند دستہ فوج بسر افسری حرث بن بزیع کو موسے کی
گوشمالی پر متعین کیا - موسے بھی مقابلہ پر آیا لڑائی ہوئی آخر کار موسے شکست کہا کے
بہاگا اسکا چچا زاد بھائی مارا گیا حرث کامیابی کے ساتھہ میدان جنگ سے سرقسطہ
واپس آیا بعد ازان تطیلہ پر چڑہائی کی اسوقت موسے وہین تہا اور اسکا محاصرہ
کرلیا - مدتون محاصرہ اور جنگ کا سلسلہ جاری وقایم رہا تا آنکہ موسے نے تنگ
آکے بہ مصالحت تطیلہ چھوڑ کر اربط چلا گیا اور حرث تطیلہ مین ٹھیرا ہوا انتظام کرتا
رہا - موسے کے دماغ مین پھر بغاوت وسرکشی کی ہوا سمائی - حرث نے موسے
کے حصار کی غرض اربط کیجانب کوچ کیا موسے نے گھبرا کر غرسیہ بادشاہ
کفار سے امداد طلب کی پس غرسیہ اپنی فوجین لیکے موسے کی کمک پر آیا
حرث نے استقلال کو ہاتھہ سے ندیا فوجون کو آراستہ کرکے حریف کے لشکر
پر حملہ کیا نہر بلبہ پر دونون حریف کا مقابلہ ہوا - حریف نے پہلے سے چند دستہ
فوج کو کمینگاہ مین بیٹھا دیا تھا - جسوقت حرث کا لشکر نہر بلبہ سے متجاوز ہوا - حریف
کے فوج نے کمینگاہ سے نکلکر حملہ کردیا بیچارہ حرث اس غیر متوقع حملہ کا جواب ندے
سکا دشمنون کے ہاتھہ گرفتار ہوگیا - آنکھین اسی معرکے مین نذر ہوگئین - عبد الرحمن
کو اس ناگہانی واقعہ سے سخت صدمہ ہوا ۲۲۹ھ مین اس نے اپنے بیٹے منذر کو
بسر افسری عساکر اسلامیہ موسے کے محاصرہ کو تطیلہ روانہ کیا موسے نے ڈر کر
مصالحت کرلی - تب منذر نے بنبلونہ کی طرف قدم بڑہایا اور دشمنان اسلام پر بھی توڑ
توڑ کر حملے شروع کردیے - یہان پر مشرکین سے متعدد لڑائیان ہوئین غرسیہ
والی بنبلونہ مارا گیا جو حرث کے مقابلہ پر موسے کی کمک پر آیا تھا - بعد اسکے موسے

سنے پھر سرکشی و مخالفت پر کمر باندہی - شاہی لشکر نے اسکو ہوش مین لانے کی غرض سے حملہ کیا موسی نے دوبارہ پھر مصالحت کر لی اور اپنے بیٹے کو بطور ضامن کے عبدالرحمن والی اندلس کیخدمت مین بہیجدیا - عبدالرحمن نے اسکی درخواست کو قبول فرماکے تطیلہ کی سند حکومت عطا کی چنانچہ موسے نے تطیلہ مین داخل ہوکے اطراف و جوانب تطیلہ کے انتظام و سیاست پر اپنے عمال مقرر کئے اور آرام کے ساتھہ تطیلہ مین حکومت کرنے لگا -

اسی سنہ ۲۲۹ھ مین مجوسیون نے اطراف بلاد اندلس پر خروج کیا اور ساحل اشبونہ مین اپنی کشتیون اور جہازون سے خشکی پر اوتر پڑے اہل اشبونہ سے اور ان دشمنون سے تیرہ دن تک مسلسل لڑائی ہوتی رہی بعد ازان قادس کیطرف بڑھے پھر قادس سے اشدونہ جا پہونچے اشدونہ مین انسے اور مسلمانون سے لڑائی ہوئی تب ان لوگون نے اشبیلیہ کا قصد کیا اور قریب اشبیلیہ پہونچکے اوتر پڑے اہل

لہ ان مجوسیون کی سرکوبی اور گوشمالی کو امیر عبدالرحمن نے قرطبہ سے بسر افسری اپنے ایک نامور سپہ سالار کے عساکر اسلامیہ کو روانہ کیا تھا مجوسیون سے اور اس لشکر سے خشکی پر اوترنے کے بعد بہت بڑی لڑائی ہوئی مسلمانون نے سخت اور بیحد مصائب اوٹھاکے مجوسیون کو ہزیمت دی بعد اسکے قرطبہ سے ایک تازہ دم فوج دوسری اس اسلامی لشکر کی کمک پر آگئی مجوسیون اور مسلمانون سے پھر لڑائی چھڑ گئی اس معرکہ مین بھی مسلمانون نے مجوسیون کو شکست دی اور انکی دو ایک کشتیان چھین لین مال و اسباب جو کچھہ اسمین تھا سیلکے جلادیا تب مجوسی قادس ہوتے ہوئے شذونہ پہونچے - اہل اشدونہ سے دو دن تک لڑائی ہوتی رہی - یہان کی لڑائی مین کسیقدر مجوسیون کو کامیابی ہوئی کچھہ مال و اسباب بھی ہاتھہ لگ گیا اتنے مین عبدالرحمن کا جنگی کشتیون کا بیڑہ ساحل اشبیلیہ پر آلگا - افواج اسلامی نے خشکی پر اوترکر مجوسیون کو لبلہ کی طرف بھگا دیا مجوسی لوٹ مار کرتے ہوئے باجہ کی طرف بڑھے اور جب باجہ مین بھی دم نہ لینے پائے تو اشبونہ کیجانب لوٹے - اشبونہ سے نکلنے کے بعد پھر انکا حال معلوم

اشبیلیہ نصف محرم ۲۲۵ھ مین ان دشمنان اسلام سے لڑنے کو نکلے۔ بہت بڑی لڑائی ہوئی نتیجہ یہ ہوا کہ کھیت مسلمانون کے ہاتھہ رہا بہت سا مال واسباب لوٹ لیا مجوسیون نے میدان جنگ سے بھاگ کر باجہ کا راستہ لیا پھر باجہ سے اشبونہ کی جانب لوٹے مسلمانون نے ان کو اس مقام پر بھی دم نہ لینے دیا اکھاڑ پچھاڑ کر نکالدیا۔ اس واقعہ کے بعد ان کے حالات کا سلسلہ منقطع ہوگیا اور ممالک محروسہ اسلامیہ کے ان اطراف مین امن وامان کی منادی پھر گئی یہ واقعات ۲۳۰ھ کے ہین مجوسیون کے چلے جانے کے بعد عبدالرحمٰن اوسط نے ان شہرونکی اصلاح اور آبادی کیجانب عنان توجہ منعطف کی جنکو مجوسی خراب اور ویران کر گئے تھے اور افواج اسلامیہ کی کافی تعداد کو انکی حفاظت ونگرانی پر مامور کیا۔

بعض مورخین نے مجوسیون کی لڑائیون کو ۲۴۶ھ مین تحریر کیا ہے شاید وہ دوسری لڑائی ہوگی واللہ اعلم۔

سنہ ۲۳۱ھ مین عبدالرحمٰن نے عساکر اسلامیہ کو ممالک جلیقہ کی طرف روانہ کیا۔ افواج اسلامی دریا کی موجون کی طرح بڑہتے بڑہتے عیسائیون کے مشہور شہر لیون تک پہونچگئین۔ قلعہ شکن منجنیقین نصب کر کے لڑائی شروع کردی اہل لیون تاب مقاومت نہ لاسکے لیون کو اپنے حریف کے حوالہ کر کے بھاگ کھڑے ہوئے مسلمانون نے شہر لیون مین گھسکے جو کچھہ پایا لوٹ لیا۔ مکانات کو جلا کر خاک وسیاہ کردیا۔ شہر پناہ کے منہدم کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہوئے اس وجہ سے کہ دیوار شہر پناہ کی چوڑائی پچیس ہاتھہ کی تھی۔ ناچار ہو کو دیوار شہر پناہ مین بہت بڑا سوراخ کر کے مراجعت کردی۔ بعد اسکے پھر عبدالرحمٰن نے اپنی حاجب

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۷۷۔ نہوا۔ یہ ہے تفصیل اس واقعہ کی جسکو مورخ ابن خلدون نے بیان کیا ہے ملخص از کتاب نفح الطیب مطبوعہ لیدن جلد اصفحہ ۲۲۲ و ۲۲۳۔

عبدالکریم بن عبدالواحد بن مغیث کو بسر افسری افواج اسلامیہ بلاد برشلونہ کی
جانب جہاد کرنے کو روانہ کیا۔ عبدالکریم طرف برشلونہ کو تخت و تاراج کرتا ہوا فرانس
کی اس سرحد تک پہنچگیا جو سرب (یا بربت) کے نام سے موسوم تھا۔ عیسائیون اور
عساکر اسلامیہ سے اس مقام پر سخت اور خونریز جنگ ہوئی۔ مسلمانون نے عیسائیون
کو ہزیمت دے کے انکے گروہ کثیر کو قید اور قتل کیا عیسائیون نے بھاگ کر جرندہ
مین دم لیا۔ جرندہ ملک فرانس کا بہت بڑا اور نامی شہر تھا۔ عساکر اسلامیہ نے
منہزم گروہ کا تعاقب کیا۔ چونکہ عیسائیون نے جرندہ مین پہلے سے پہونچکے پورے
طور سے قلعہ بندی کر لی تہی اسوجہ سے مسلمانون کو کامل کامیابی نہوئی تاہم انلوگون
نے اسکے گرد و نواح کو ویران اور اپنے قتل و غارتگری سے پامال کر کے
مراجعت کی۔

انہین دنون بادشاہ قسطنطنیہ توفلس بن نوفیل نے ۲۲۵ھ کے دورین امیر
عبدالرحمن کیخدمت مین ہدایا اور تحایف بہیجے مراسم اتحاد اور دوستی کے قایم
کرنے کی درخواست کی۔ امیر عبدالرحمن نے بھی اسکے معاوضہ مین یحییٰ غزال
کی معرفت بہت سے تحفے اور ہدیے روانہ کئے۔ یحییٰ غزال امیر عبدالرحمن
کی دولت و حکومت کا داماں بازو تھا۔ شاعری اور فن حکمت مین یگانہ روزگار
تھا۔ یحییٰ نے شاہ قسطنطنیہ کے دربار مین پہونچکے دونون سلاطین کے مابین
رشتہ اتحاد و مواصلت کو مستحکم کیا اور لوٹ آیا۔ رفتہ رفتہ اسکی خبر اس دولت
کے رقیب خلفاء بنی عباسیہ کو بغداد تک پہونچی۔

۲۳۶ھ مین نصر نے وفات پائی جبکا عبدالرحمن کے عہد حکومت مین بڑا
دور دورہ تھا اپنے آقا کو جس کام مین چاہتا دبالیتا تھا عبدالرحمن نے اپنے
بیٹے محمد کو اپنا ولیعہد بنایا مگر نصر بسازش مادر عبداللہ عبداللہ کی ولیعہدی کی تحریک

کر رہا تہا۔ جب نصر کو اس ارادے مین کامیابی کی صورت نظر نہ آئی تو طبیب شاہی پر
محمد ولیعہد کو زہر دینے کا دباؤ ڈالا طبیب نے بذریعہ قہرمانہ محلسرائے عبدالرحمن
کو اس واقعہ سے مطلع کر دیا اور یہ بھی گذارش کر دی کہ نصر نے مجھے زہر دینے
پر مجبور کیا ہے۔ کل صبح کو جو پیالہ دوا کا آئیگا اسمین زہر ہوگا۔ اگلے دن صبح کو نصر
جب قصر شاہی مین حاضر ہوا تو محمد ولیعہد کو امیر عبدالرحمن کے روبرو بیٹھا ہوا پایا
دوا کا پیالہ سامنے رکھا ہوا تھا امیر عبدالرحمن نے نصر کو مخاطب کر کے ارشاد
کیا "نصر مجھے یہ دوا بدمزہ اور کسیلی معلوم ہوتی ہے تم اسکو پی لو" نصر تو جانتا ہی تہا کہ
اسمین زہر ملا ہوا ہے جواب کچھہ ندیسکا بھونچک ہوگیا امیر عبدالرحمن نے قسمین دلائی
اور دوا کے پلینے پر مجبور کیا نصر انکار نکر سکا پیالہ اٹھا کے غٹ غٹ پی گیا اور
بہ کمال عجلت اجازت حاصل کر کے گھوڑے پر سوار ہوا گھر پہونچتے ہی مرگیا۔
غرض امیر عبدالرحمن نے اس آسان طریقہ سے اپنے بیٹے عبداللہ کے مرض کا
علاج کر دیا اور اسکے بعد ہی خود بھی مرگیا

محمد کی تخت نشینی واقعہ متذکرہ بالا کے بعد امیر عبدالرحمن[1] اوسط بن حکم بن
ہشام بن عبدالرحمن معروف بہ داخل نے بھی ماہ ربیع الآخر ۲۳۸ھ مین وفات
پائی اکیس سال حکومت کی۔

---

[1] امیر عبدالرحمن اوسط کے لقب سے ممتاز کیا جاتا تہا کیونکہ عبدالرحمن اول داخل کے خطاب
سے معروف تہا اور تیسرا عبدالرحمن الناصر کے لقب سے مشہور تہا۔ اس عبدالرحمن اوسط کی
پیدایش شعبان ۱۷۶ھ مقام طلیطلہ مین ہوئی۔ علوم شریعہ اور فلسفہ سے ماہر تہا۔ اسکا زمانہ
بھی بغاوت وسرکشی سے خالی نہین رہا جو ترقی دولت کے موانع وعوائق کے بڑی اسباب سے
ہے تاہم وقتاً فوقتاً اپنے مسیحی دشمنون پر بھی حملے کرتا اور کامیابی حاصل کرتا رہتا تہا۔ اسکے
زمانہ حکومت مین مال و دولت کی بہی افزایش ہوئی۔ بہت محلسرائین اور حمامات تعمیر کرائے۔

امیر عبد الرحمن اوسط علوم شریعہ اور فلسفہ کا عالم تھا اسکا زمانہ حکومت نہایت امن اور آسایش کا تھا دولت کی بیحد زیادتی ہوئی متعدد محلسرائین اور حمامات تعمیر کرائے پہاڑ سے بذریعہ نل کے پانی لے آیا جس سے سارا شہر سیراب ہوا۔ جامع مسجد قرطبہ مین دو سائبان بڑھوائے مگر انکے تمام وکمال تعمیر ہونے سے پیشتر راہی ملک عدم ہو گیا۔ جسکو اسکے بیٹے محمد نے تکمیل کو پہنچایا۔ اندلس مین اور بہت سی مسجدین اور جامع مساجد تعمیر کرائی۔ اداب شاہی اور دفاتر مقرر کئے۔ عوام الناس سے میل جول اور ارتباط ترک کیا۔ پس جب اسنے وفات پائی تو اسکا بیٹا محمد بجاے اسکے سریر حکومت پر متمکن ہوا۔

امیر محمد نے سریر حکومت پر متمکن ہوتے ہی قلعہ رباح کی فصیلون کی درستی کی غرض سے عساکر اسلامیہ کو بسرافسری اپنے بھائی حکم کے روانہ کیا۔ اس قلعہ کی فصیلون کو اہل طلیطلہ نے خراب اور زمین دوش کر دیا تھا چنانچہ حکم نے پہلے قلعہ رباح کو درست کرایا بعد ازان طلیطلہ کیطرف گیا اور اسکے قرب وجوار کے دیہاتون اور گانون پر لوٹ مار شروع کر دی۔

بعد اسکے افواج شاہی کو بسرگروہی موسیٰ بن موسیٰ والی تطیلہ اطراف البتہ و قلاع کیجانب جہاد کرنے کو روانہ کیا۔ موسیٰ نے اسکے بعض قلعات کو بزور تیغ مفتوح کیا اور بہت سامال غنیمت لیکے واپس آیا۔ پھر دوبارہ اسلامی فوجین اطراف برشلونہ کیطرف

ادیب اور شاعر تھا۔ طروب نامی ایک کنیز پر فریفتہ تھا۔ ایک مرتبہ امیر عبد الرحمن اوسط نے اسکو ایک زیور عنایت کیا جسکی قیمت ایک لاکھ دینار تھی وزرائے گذارش کی "شاہی خزانہ سے ایسی قیمتی چیزونکو علیحدہ کرنا نازیبا ہے" امیر عبد الرحمن نے جواب دیا "اسکا پہننے والا تو اس زیور کے پہننے کے لایق ہے اور اس سے کہین زیادہ قدر ومنزلت ہے" اسکا رنگ گندمی، آنکھین گہرین، دراز ریش لحیم وشحیم شخص تھا ڈاڑھی مین حنا کا خضاب کرتا تھا پینتالیس لڑکے وقت وفات اسکے موجود تھے۔ تاریخ کامل جلد ۷ صفحہ ۲ مطبوعہ مصر۔ نفح الطیب جلد اول صفحہ ۱۶۴ لغایۃ ۵ ۱۶ مطبوعہ لیدن

روانہ کین عساکر اسلامیہ نے اس اطراف مین بھی لوٹ مار شروع کردی اور قلعات
بر شلونہ کو سر کرکے واپس آئین۔
پھر ۲۴۲ھ مین امیر محمد نے عساکر اسلامیہ کو مرتب کیا اور آلات حرب سے اسکو
آراستہ کرکے والی طلیطلہ کی سرکوبی کو روانہ ہوا اہل طلیطلہ نے بادشاہ جلیقہ (گالیز)
اور شاہ نبکلس سے امداد کی درخواست کی چنانچہ شاہان جلیقہ و نبکلس اہل طلیطلہ کی
کمک پر آئے اور انکے ساتھ ہوکر امیر محمد سے میدان مین لڑنے کو نکلے۔ مقام وادی
سلیط مین دونون حریف کا مقابلہ ہوا۔ امیر محمد نے معرکہ کارزار گرم ہونے سے پیشتر
چند دستہ فوج کو کمینگاہ مین بٹھا دیا جس سے حریف کے پاون اُکھڑ گئے۔ کامیابی کا
سہرا امیر محمد کے سر رہا اہل طلیطلہ اور مشرکین کے بیس ہزار آدمی کھیت رہے۔ بعدہ ۲۴۳ھ
مین امیر محمد نے اہل طلیطلہ پر دوبارہ فوج کشی کی نہایت سختی سے انکو پامال کیا۔
اور انکے مال و اسباب کو نقصان پہنچایا اہل طلیطلہ نے دبکر مصالحت کرلی مگر امیر محمد
کے واپس ہوتے ہی پھر باغی اور شاہی حکومت سے منحرف ہو گئے۔
۲۴۵ھ مین مجوسیون کا بیڑہ جہازات بلاد اندلس مین داخل ہوا مجوسی جہازون پر
سے اشبیلیہ اور جزیرہ مین اُتر پڑے اور اسکی مسجد کو جلا کے تدمیر کیجانب لوٹ پڑے
پھر تدمیر سے قمراریونہ چلے گئے اور قمراریونہ سے سواحل فرانس کیطرف روانہ
ہوئے اور ان ساحلی مقامات کو تخت و تاراج کرتے ہوئے واپس ہوئے اتنے مین
امیر محمد کی جنگی کشتیون سے مقابلہ ہوگیا۔ فریقین مین بحری لڑائی ہوئی انجام یہہ ہوا
کہ مسلمانون نے مجوسیون کی دو کشتیان پکڑلین مجوسی باقی کشتیون کو لیکے بنبلونہ
کیطرف چلتے پھرتے نظر آئے۔ مسلمانون کی ایک جماعت اس معرکہ مین شہید ہوگئی
مجوسیون ستے نبلونہ مین پہنچکے دُھوند مچائی اور اسکے گورنر غرسیہ فرنگی کو گرفتار کرلیا غرسیہ
نے ستر ہزار دینار زر فدیہ دیکے اپنے کو انکے پنجہ غضب سے رہا کرایا۔

۲۴۴ھ مین امیر محمد نے باغیان طلیطلہ کی سرکوبی کیجانب پھر توجہ کی شاہی فوجون کو آراستہ کرکے طلیطلہ کیطرف روانہ کیا ایک ماہ کامل محاصرہ رہا۔

پھر ۲۵۱ھ [۵۱] مین امیر محمد نے اپنے بیٹے منذر کو بسر کردگی افواج اسلامی اطراف البتہ و قلاع پر جہاد کرنے کو روانہ کیا۔ عساکر اسلامی نے بلاد مشرکین مین داخل ہوکر لوٹ مار شروع کردی شاہ لزریق فوجین آراستہ کرکے مقابلہ پر آیا گھمسان لڑائی ہوئی کھیت مسلمانون کے ہاتھہ رہا لزریق شکست کھاکے بھاگا عساکر اسلامی نے تعاقب کیا تلوارین نیام سے کھینچ گئین ہزارہا مشرک قتل و قید کئے گئے۔ اس معرکہ مین مسلمانون کو بہت بڑی فتح حاصل ہوئی جسکی کوئی نظیر نہین۔

اسی سنہ مین امیر محمد نے بذاتہ بلاد جلالقہ پر جہاد کیا۔ نہایت سختی سے اسکے شہرون کو پامال کیا۔ بہت سے گانون اور قصبات ویران کرڈالے۔

اسی اثنا مین عبدالرحمن بن مروان جلیقی مع ان نومسلمون کے جو اسکے ہمراہ تھے باغی ہوگیا اور عمل حکومت سے منحرف ہوکر اقصائے بلاد مین چلا گیا اور شاہ اذفونش سے مراسم اتحاد پیدا کرلئے۔ وزیر السلطنت ہاشم بن عبدالرحمن بسر افسری افواج اندلس عبدالرحمن کی بغاوت فرو کرنے کو ۲۶۳ھ مین روانہ ہوا۔ عبدالرحمن نے پہلے ہی حملہ مین ہاشم کو ہزیمت دیکے گرفتار کرلیا۔ بعد چندے مابین امیر محمد اور عبدالرحمن مصالحت کی خط و کتابت ہونے لگی شرط مصالحت یہ قرار پائی کہ عبدالرحمن مقام بطلیوس مین جاکے قیام کرے اور وزیر السلطنت ہاشم کو رہا کردے ۲۶۵ھ مین مصالحت کی تکمیل ہوئی۔ عبدالرحمن نے بموجب شرائط صلح بطلیوس مین جاکے قیام کیا اور اسکی درستی و تعمیر کیجانب خاص توجہ کی اسوقت تک یہ ویران پڑا ہوا تھا۔ وزیر السلطنت

---

[۵۱] بارھوین رجب ۲۵۱ھ کو یہ لڑائی مقام فج مرکوین مین ہوئی تھی حریف کے مقتولون کی تعداد دو ہزار چارسو بانوے تھی۔ زخمیون کا کوئی شمار نہین۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۷ صفحہ ۴۳ مطبوعہ مصر

ہاشم بھی رہا کیا گیا۔ یہ رہائی عبدالرحمن کی خودسری کے ڈھائی برس بعد ہوئی۔

بعد مصالحت اڈفونش نے عبدالرحمن سے بدعہدی کی عبدالرحمن اسکی ترک رفاقت کرکے دارالحرب سے چلا آیا روانگی کے وقت دونون مین لڑائیان بھی ہوئین عبدالرحمن نے اطراف ماردہ شہر انطانیہ مین پہنچکے قیام اختیار کیا۔ ان دنون یہ شہر ویران اور کس مپرسی کیحالت مین پڑا ہوا تھا عبدالرحمن نے اسکی شہرپناہ کی فصلین درست کرائین۔ قلعہ بنوایا بعدازان اسکے گردونواح مین جسقدر بلاد جلالقہ کے تھے اُنپر قبضہ کرکے اپنے مقبوضات مین شامل کرلیا غرض رفتہ رفتہ انطانیہ سے بطلیوس تک اسکے مقبوضات کا دائرہ وسیع ہوگیا۔

موسیٰ بن ذی النون ہواری گورنر شنت بریہ نے اسی زمانہ مین علم بغاوت بلند کیا اور نقض عہد کرکے اہل طلیطلہ پر حملہ کردیا۔ اہل طلیطلہ بیس ہزار فوج کی جمعیت سے مقابلہ پر آئے سخت اور خونریز لڑائی ہوئی آخر کار اہل طلیطلہ شکست کھاکے بھاگے ان لوگون کے ساتھ مطرف بن عبدالرحمن بھی تھا یہ بھی ہزیمت اُٹھاکے بھاگا باوجودیکہ شجاعت مین فردنسب مین اعلیٰ درجہ کا شخص تھا۔

اس واقعہ سے موسیٰ کے حوصلے بڑھگئے فوجین آراستہ کرکے شنجہ والی ببلونہ پر چڑھائی کردی شنجہ نے موسیٰ کو ہزیمت دیکے گرفتار کرلیا۔ ایک مدت کے بعد بحکمت عملی جیل سے نکل کے شنت بریہ بھاگ آیا اور اس زمانہ سے برابر علم حکومت کا مطیع رہا تاآنکہ آخری عہد حکومت امیر محمد مین مرگیا۔

۲۶۱ھ مین اسد بن حرث بن بدیع نے تاکرتا (رندہ) مین بغاوت کا جھنڈا بلند کیا امیر محمد نے اسکی سرکوبی کو فوجین روانہ کین۔ محاصرہ وجنگ کے بعد اسد نے علم حکومت کے آگے گردن اطاعت جھکادی۔ ۲۶۳ھ مین امیر محمد نے اپنے بیٹے منذر کو جہاد کی غرض سے دارالحرب کی جانب روانہ کیا منذر نے ماردہ کا راستہ اختیار کیا

اطراف مارده مین اسوقت عبدالرحمن بن مروان جلیقی موجود تھا۔ شاہی لشکر کا ایک گروہ اسی سمت سے ہوکر گذرا عبدالرحمن مع اُن کفار کے جسکو اسنے اپنی کمک پر بلا رکھا تھا شاہی لشکر کے اس گروہ پر آپڑا اور ان سبھون کو مار ڈالا۔ پھر ۲۶۴ھ مین جہاد کی غرض سے نیلونہ کیجانب روانہ کیا گیا۔ اس مرتبہ منذر نے براہ سرقسطہ کوچ کیا اہل سرقسطہ نے مزاحمت کی باہم لڑائی ہوئی تب اسنے سرقسطہ سے اعراض کرکے تطیلہ کیجانب قدم بڑھائے اور اسکے کل اطراف کو تخت و تاراج کرکے بلاد مقبوضہ موسیٰ بن ذی النون کا رخ کیا اور اس سرزمین کو بھی اپنے گھوڑون سے روندتا ہوا نیلونہ پر جا پہنچا۔ اکثر قلعات کو اسکے ویران اور خراب کرکے بہت سا مال غنیمت لیکے قرطبہ کیطرف مراجعت کی۔

۲۶۶ھ مین امیر محمد نے دریاے قرطبہ مین جنگی کشتیون کی طیاری کا حکم دیا غرض یہ تھی کہ افواج اسلامی براہ بحر محیط جلیقہ کے ملک مین دوسری جانب سے اوتار دیجائین۔ پس جب جنگی کشتیون کا بیڑہ تیکر طیار ہوا اور دریاے قرطبہ سے بحر محیط مین داخل ہوا اتفاق سے ہواے مخالف ایسی تیز اور تند چلی کہ کل کشتیان باہم ٹکرا ٹکرا کر ٹوٹ گئین ان مین سے دو ہی چار سالم بچین ورنہ سب کی سب طوفان کے نذر ہوگئین۔

۲۶۷ھ مین عمر[1] بن حفصون نے قلعہ بشتر جبال مالقہ مین بغاوت کا مادہ پھیلایا اس نے قلعہ مذکور کو اپنا مرکز حکومت بناکر ارد گرد کے قصبات اور شہرون پر قبضہ کرلیا۔ افواج اسلامیہ نے جو اس صوبہ مین تعین بدفعات اسپر یلغار کی عمر بن حفصون نے ان کو ہر بار شکست دی جس سے اسکے قواے حکمرانی مین مضبوطی پیدا ہوگئی اتنے مین خاص دارالحکومت قرطبہ سے

نوٹ [1] عمر بن حفصون عیسائی امیر تھا۔ تاریخ اسپین صفحہ ۱۸۔

شاہی لشکر عمر بن حفصون کی سرکوبی کو آیا عمر بن حفصون نے براہ چالاکی اس سے مصالحت کر لی امن واماں قایم ہو گیا۔

سنہ ۲۶۹ھ مین امیر محمد نے طوایف الملوکی اور باغیان دولت امویہ کے استیصال پر اپنے بیٹے منذر کو مامور کیا۔ منذر نے سب کے پہلے سرقسطہ کا پہونچکے محاصرہ کر لیا اور اسکے اطراف وجوانب اور گرد و پیش کے مقامات پر لوٹ مار شروع کر دی۔ تھوڑے دنون بعد قلعہ رلیطہ کو مفتوح کیا بعدازان دیر بروجہ کیجانب بڑھا محمد بن لب بن موسیٰ یہین موجود تھا اس سے بھی دو دو ہاتھ چل گئی بعد اسکے منذر نے شہر لاردہ و قرطاجیہ کا رخ کیا اور اس کے مہم سے فارغ ہو کر بلاد کفار مین گھس کے لوٹ کھسوٹ شروع کر دی اطراف البتہ وقلاع کو غارتگری اور قتل سے تہ وبالا کر دیا چند قلعات کو کامیابی کے ساتھ مفتوح کر کے مراجعت کی۔

سنہ ۲۷۰ھ مین ہاشم بن عبد العزیز شاہی لشکر کو لیکے عمر بن حفصون کے محاصرہ اور جنگ پر قلعہ بشتر کیطرف روانہ ہوا چنانچہ ابن حفصون باغی و سرکش کو سمجھا بوجھا کے قرطبہ لے آیا اس نے وہین قیام اختیار کیا۔

اسی سنہ مین اسماعیل بن موسیٰ نے شہر لاردہ کی تعمیر شروع کی والی برشلونہ مزاحم ہوا اور فوجین آراستہ کر کے اسماعیل کے زیر کرنے کو آپہنچا اسماعیل نے کمال مردانگی سے ہزیمت دی اور اس کے بہت سے پیادون کو مار ڈالا۔

سنہ ۲۷۱ھ مین ہاشم بن عبد العزیز بسرافسری افواج شاہی سرقسطہ کے محاصرہ اور مفتوح کرنے کو دوبارہ گیا ایک مدت کے محاصرہ و جنگ کے بعد سرقسطہ مفتوح ہوا اہل سرقسطہ نے ہاشم کے فیصلہ و حکم سے شہر پناہ کے دروازے کھول دئے

اس مہم مین عمر بن حفصون بھی گیا ہوا تھا اور شریک جنگ ہوا تھا۔ لیکن بوقت معاودت چھپکر اسلامی لشکرگاہ سے بھاگ کر ببشتر مین جا کے دم لیا اور قلعہ نشین ہوگیا۔ بعد اسکے ہاشم نے عبدالرحمن بن مروان جلیقی کا قلعہ منت مولن مین محاصرہ کیا مگر کچھ سوچ سمجھ کے بغیر کامیابی کے واپس آیا۔ عبدالرحمن نے اسکی مراجعت کے بعد اشبیلیہ اور لقبت پر چھاپا مارا بعدہ منت شلوط مین جا کے قیام پذیر ہوکر قلعہ بندی کرلی امیر محمد نے مصلحتاً اسی قلعہ پر اس سے مصالحت کرلی عبدالرحمن بھی علم حکومت کا مطیع ہوگیا اور برابر مطیع رہا تا آنکہ امیر محمد نے وفات پائی۔ اندلون رومہ اور فرانس کا بادشاہ فرلبیب بن لوزنیق تھا۔

منذر کی امارت

ان واقعات کے تمام ہوتے ہوتے امیر محمد بن عبدالرحمن اوسط بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن معروف بہ داخل ماہ صفر ۲۷۳ھ مین پینتیس سال حکومت کرکے گوشہ قبر مین جا چھپا بعد اسکے اسکے بیٹے منذر نے سریر حکومت پر قدم رکھا۔

منذر نے اپنے شروع زمانہ حکومت مین ہاشم بن عبدالعزیز وزیر السلطنت کو

سلہ امیر محمد کی ولادت ۲۰۷ھ مین ہوئی تقریباً چھاچھٹہ سال کی عمر پائی سفید رنگ مائل بسرخی ڈاڑھی کو حنا وکسم سے رنگتا تھا۔ ذکی، ہوشیار، اور سخی تھا۔ اسکا زمانہ حکومت بھی طوائف الملوکی مین تمام ہوا اندرونی بغاوتین اور بیرونی سازشون سے کبھی اسکو فرصت نہین ملی۔ سارے ملک پر بدعملی کا سیاہ بادل چھایا ہوا تھا۔ عیسائیون کی ریشہ دانیان نومسلمون کی شورشین اسپر طرہ یہ کہ عربی سردارون کی خودسریون نے ایکدن بھی اسکو چین سے بیٹھنے ندیا تا آنکہ اسی حالت سے دولت امویہ کو چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوگیا۔ مترجم ملخص از تاریخ کامل جلد ۷ صفحہ ۱۷۰ مطبوعہ مصر و کتاب نفح الطیب جلد اول صفحہ ۲۲۵ و ۲۲۶ مطبوعہ لیدن۔

سزائے قتل دی اور فوجین آراستہ کر کے عمر بن حفصون باغی وسرکش کی سرکوبی کو روانہ ہوا۔

۲۷۴ھ مین اسکا قلعہ بشتر مین محاصرہ کیا گیا خونریز اور سخت جنگ کے بعد عمر بن حفصون کے کل قلعات اور شہرون کو فتح کر لیا ازانجملہ قلعہ ریہ یعنی مالقہ تھا منذر نے اسکے والی عیشون کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا بعدہ عمر بن حفصون نے شدت محاصرہ سے تنگ آ کے مصالحت کی درخواست کی منذر نے عمر بن حفصون کی درخواست پر مصالحت کر لی اور محاصرہ اٹھا کے مراجعت کی عمر بن حفصون نے منذر کے مراجعت کرتے ہی خلاف مصالحت عہد توڑ ڈالا منذر نے یہ خبر پا کر لوٹ کے محاصرہ کر لیا عمر بن حفصون نے پھر صلح کر لی مگر جون ہی منذر واپس ہوا عمر بن حفصون نے پھر عہد شکنی کی غرض عمر بن حفصون عہد شکنی پر عہد شکنی برابر کرتا جاتا تھا منذر نے جھلا کے اس مرتبہ نہایت سختی سے محاصرہ کیا اس محاصرہ کے تھوڑے ہی دنون بعد منذر نے جان بحق تسلیم کر دی اور عمر بن حفصون کو ہمیشہ کیلئے اسکے محاصرہ سے نجات مل گئی۔

امیر عبداللہ کی امارت

۲۷۵ھ مین بحالت محاصرہ عمر ابن حفصون قلعہ بشتر مین منذر[1] کا پیام موت آ پہنچا دو برس اسنے حکمرانی کی بجائے اسکے اسکا بھائی امیر عبداللہ بن امیر محمد سریر حکومت پر متمکن ہوا اور زمام حکومت

---

[1] امیر منذر بوقت وفات چھیالیس برس کا تھا۔ چہرہ پر چیچک کے داغ تھے ڈاڑھی گھنی اور بڑی تھی شعر و شاعری کا شایق اور شاعرون کا قدردان تھا۔ اسکا زمانہ حکمرانی نہایت کوتاہ ہوا تاہم اسکو بھی بغاوتون اور خودسریون نے ایک دم کو مہلت ندیا۔ مترجم از تاریخ کامل جلد ۷ صفحہ ۱۰۴ مطبوعہ مصر۔

اپنے قبضہ اقتدار مین لی - تمام بلاد اندلس مین آتش بغاوت و فساد مشتعل ہو رہی تھی محاصرہ اُٹھا کے قرطبہ چلا آیا آئے دن کی بغاوتون اور امرار مملکت کی مخالفتون کیوجہ سے اندلس کی مالیہ مین بیحد کمی آگئی - اس سے پیشتر اس ملک کا خراج تین لاکھ دینار تھا ایمین سے ایک لاکھ دینار ترتیب لشکر اور مصارف فوج مین صرف کئے جاتے تھے اور ایک لاکھ دینار مختلف ضرورتون مین خرچ ہوتے تھے باقی ایک لاکھ خزانہ شاہی مین بطور توفیر داخل کئے جاتے تھے ان سنین مین توفیر جسقدر تھی وہ صرف ہو گئی علاوہ اسپر یہ ہوا کہ خراج مین بھی کمی آگئی -

عام بغاوتین ابن مروان کی بطلیوس مین بغاوت

ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ عبد الرحمن بن مروان نے امیر محمد بن عبد الرحمن والی اندلس کے مقابلہ مین بوقت جہاد جلالقہ (گالز) ۲۵۵ھ مین علم مخالفت بلند کیا تھا - چنانچہ نومسلمون اور مولدون کا جم غفیر اسکے پاس مجتمع ہو گیا اور اسنے اقصائے بلاد کی جانب قدم بڑھائے رفتہ رفتہ ادفونش بادشاہ جلالقہ تک اسکی رسائی ہو گئی - اسی مناسبت سے یہہ جلیقی کے نام سے موسوم و معروف ہوا - اوپر ہم یہہ بھی بیان کر آئے ہین کہ ہاشم بن عبد الرحمن وزیر سلطنت ۲۶۳ھ مین سپر افسری افواج اندلس ابن مروان کی سرکوبی کو گیا تھا اور ابن مروان نے اسکو ہزیمت دیکے گرفتار کر لیا تھا - بعد ازان ۲۶۵ھ مین ہاشم کی رہائی اور ابن مروان کے بطلیوس سے چلے جانے پر باہم مصالحت ہو گئی اس مصالحت کی بنا پر ابن مروان بطلیوس چلا آیا اور اسکو از سر نو آباد کر کے اپنی حکومت اور دولت کی بنا قایم کی - بعد چندے ادفونش بدعہدی اور مخالفت کرنے لگا نوبت جدال و قتال کی پہنچی ابن مروان دار الحرب چھوڑ کر شہر انطانیہ (متعلقات ماردہ) چلا آیا اور اسکی قلعہ بندی کر کے وہین قیام پذیر ہو گیا - یہہ شہر اسوقت ویران پڑا ہوا تھا - ابن مروان نے قیام انطانیہ کے بعد بلاد الیون کے شہرون پر آہستہ آہستہ قبضہ کر لیا اور اپنے

مقبوضات کو بطلیوس تک بڑھا کر اسکو بھی شامل کر لیا بلاد الیون جبل اللہ کے مقبوضات سے تھے۔

ابن مروان کے ساتھ دار الحرب مین سعدون سرساقی نامی مشہور نبرد آزما بھی تھا فنون جنگ سے اسکو کما حقہ آگاہی تھی یہ بھی ابن مروان کے ساتھ امیر عبد اللہ سے باغی ہو گیا تھا پس جب ابن مروان نے بطلیوس مین اقامت اختیار کی تو سعدون نے اس سے علیحدگی اختیار کر کے مابین قلنبرہ اور باجہ کے ایک قلعہ مین قیام کیا بعد چندے قلنبرہ پر قابض و متصرف ہو کر دو نون دولتون یعنی دولت اسلامیہ و دولت مسیحیہ کے درمیان مین حایل ہو گیا تا آنکہ کسی لڑائی مین اذفونش کے ہاتھ مارا گیا۔

ابن تاکیت کی بغاوت محمد بن تاکیت مصمودہ سے تھا اسنے زمانہ حکومت امیر محمد مین سرحدی بلاد مین علم بغاوت بلند کیا تھا اور سب کے پہلے ماردہ پر فوجکشی کی تھی اسوقت ماردہ مین عرب اور کتامہ کی فوجین مقیم تھین محمد بن تاکیت نے بحکمت عملی شاہی افواج کو ماردہ سے نکال کے ماردہ مین مع اپنی قوم مصمودہ کے قیام کر دیا۔

بقیہ حوال ابن مروان جسوقت محمد بن تاکیت نے ماردہ پر قبضہ کر لیا شاہی فوجین قرطبہ سے اسکو ہوش مین لانے کو ماردہ کیطرف بڑھین عبد الرحمن بن مروان یہ خبر پا کے بطلیوس سے اسکی کمک کو آیا مدتون محاصرہ اور جنگ کا سلسلہ جاری رہا بالآخر محاصرہ مین کامیابی نہوئی مزید بران یہہ ہوا کہ محمد بن تاکیت نے بحکمت عملی دم پٹی دیکے ان لوگون کو ماردہ سے نکالدیا جو اسوقت ماردہ مین عرب مصمودہ اور کتامہ کے لوگ رہتے اور موجود تھے۔ ان لوگون کے نکالدینے کے بعد محمد بن تاکیت مع اپنی قوم کے نہایت اطمینان کے ساتھ ماردہ مین رہنے لگا۔ بعد اسکے مابین محمد اور ابن مروان کے تنازع اور مخالفت پیدا ہو گئی ایکدوسرے

سے گنتہ گیا ابن مروان سے نے بکرات ومرات محمد کو شکست دی - منجملہ ان ہزیمتون کے
ایک ہزیمت مقام لقنت مین دیگئی تھی اس واقعہ مین محمد کے لشکر کے ایک بازو مین
مصمودہ کی فوج تھی - جو عین مقابلہ کے وقت بھاگ کھڑی ہوئی جس سے محمد کو ناکامی
کے ساتھہ میدان جنگ سے پسپا ہونا پڑا - شکست کھانے کے بعد محمد نے
سعدون سرساقی والی قلینزہ کی فوج طلب کر کے معرکہ آرائی کی مگر اس تدبیر نے بھی
بھی اسکے زخم دل پر کسی قسم کا مرہم تسکین نرکھا اور ابن مروان کی قوت وشوکت بڑھتی ہی
گئی اور اسکی حکومت کو استحکام ہوتا ہی گیا - اسی اثنا مین ابن حفصون سے اور اس سے
ان بن ہو گئی چونکہ ابن مروان کا دماغ ان کامیابیون سے بڑھا چڑھا ہوا تھا ابن حفصون
کو آگے بڑھنے سے روک دیا مگر اسکے بعد ہی عہد حکومت امیر عبداللہ مین
مرگیا بجاے اسکے اسکا بیٹا عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن مروان حکمرانی کرنے لگا بربریون
کو جو اسکے قرب وجوار مین تھے بیحد تنگ اور مجبور کیا - دو ہی مہینے حکومت کرنے
پایا تھا کہ پیام موت آگیا - پس امیر عبداللہ نے بطلیوس پر اپنی جانب سے عرب کے
دو سردارون کو مامور کیا -

عبدالرحمن کے پس ماندگان خاندان جسمین عبدالرحمن کے دو لڑکے مروان اور
عبداللہ اور ان دونوں کا چچا مروان تھا قلعہ شونہ چلے گئے بعد چندے عبدالرحمن کے
دونون لڑکے شونہ سے نکلکر اپنے دادا عبدالرحمن کے ہمراہیون اور مصاحبون
کے پاس جا کے مقیم ہوئے -

پھر ان دو سرداران عرب مین جو امیر عبداللہ کی جانب سے بطلیوس کی امارت
پر مامور ہوئے تھے منازعت پیدا ہوگئی - ایک نے دوسرے کو قتل کر کے بطلیوس پر بالانفراد قبضہ کرلیا
امیر عبداللہ کو اسکی خبر لگی تو اسنے ۲۸۶ھ میں امیر بطلیوس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور بطلیوس پر
قبضہ کرلیا - قبضہ بطلیوس کے بعد امیر عبداللہ نے برابرہ کے قلعات کی طرف

قدم بڑھایا تاآنکہ ان لوگون سے گردن اطاعت جھکا دی۔ اسی سلسلہ مین محمد بن تاکیت والی ماردہ سے معرکہ آرا ہوا۔ محمد بن تاکیت نے تنگ آ کے مصالحت کر لی مگر بعد چندے پھر باغی ہو گیا۔ امیر عبداللہ سے اور اس سے دوبارہ لڑائی شروع ہو گئی جو امیر عبداللہ کے آخری عہد حکومت تک جاری اور قایم رہی۔

لب بن محمد کی بغاوت

۲۸۵ھ عہد حکومت امیر محمد مین لب بن محمد بن لب بن موسیٰ نے سرقسطہ مین بغاوت کی۔ امیر محمد نے متواتر حملے کئے نتیجہ یہ ہوا کہ لب بن محمد نے گردن اطاعت جھکا دی۔ آتش بغاوت فرو ہو گئی۔ امیر محمد نے اپنی جانب سے لب بن محمد کو سرقسطہ، تطیلہ اور طرسونہ کی سند حکومت عطا کی۔ لب بن محمد نے نہایت دانائی اور دیانت داری سے ان مقامات کی حفاظت وحمایت کی تھوڑے ہی دنوں مین اسکی حکومت وامارت کو استحکام حاصل ہو گیا۔ انہین دنون ادفونش بادشاہ جلالقہ نے طرسونہ پر فوجکشی کی لب بن محمد نے نہایت مردانگی سے اسکو ہزیمت دیکے اُلٹے پاؤن لوٹا دیا تقریبا تین ہزار جلالقہ اس معرکہ مین کھیت رہے بعد اسکے لب بن محمد نے امیر عبداللہ کے خلاف پھر علم مخالفت بلند کیا چنانچہ امیر عبداللہ نے تطیلہ مین اسکا محاصرہ کیا۔

مطرف بن موسیٰ کی بغاوت

مطرف بن موسیٰ شجاعت، عالی نسبی اور عصبیت قومی مین مشہور روزگار ہو رہا تھا۔ اسنے مقام شنت بریہ مین علم مخالفت وبغاوت بلند کیا۔ اس سے اور والی پنبلونہ بادشاہ بشکنس سے جو کہ جلالقہ کے گروہ سے تھا لڑائیان ہوئین جسمین فریق مخالف نے مطرف کو اتفاق سے گرفتار کر لیا مطرف موقع پا کے بھاگ آیا اور شنت بریہ مین پھر واپس آیا اور تا آخری زمانہ حکومت امیر محمد کے علم حکومت کا مطیع ومنقاد رہا۔

ابن حفصون کی بغاوت

ابن حفصون کا نام عمر بن حفصون بن عمر بن جعفر بن دمیانہ

قرغلوش بن ادفونش القس تہا۔ ابن حیان نے اسکا نسب یون ہی بیان کیا ہے سب
کے پہلے اندلس مین اسی نے بغاوت شروع کی اسی نے مخالفت اور نزاع کے
دروازے کھولے اور ۲۶۷ھ عہد حکومت محمد بن عبد الرحمن والی اندلس مین تفرقہ اندازی
کی اور عساکر مسلمین سے علحدہ ہوکر کوہ بشتر اطراف ریہ و مالقہ مین خروج کیا۔ عساکر اسلامیہ
اندلس کے بہت سے لوگ جنکے قلوب نافرمانی اور بغاوت کے مرض مین گرفتار
و مبتلا تھے ابن حفصون سے آملے۔ ابن حفصون نے اس مقام پر اپنا مشہور قلعہ
تعمیر کیا اور غربی اندلس پر رندہ تک سواحل پر تُجہ سے بیرہ تک قابض و متصرف ہوگیا۔
ہاشم بن عبد العزیز وزیر السلطنت نے اسکی سرکوبی پر کمر ہمت باندھی اور اسکے
سر پر پہنچکے اسکا محاصرہ کرلیا بالآخر ۲۷۰ھ مین اسکو سمجھا بوجھا کے قرطبہ لے آیا بعد
چندے ابن حفصون قرطبہ سے بھاگ کر قلعہ بشتر جا پہنچا اتنے مین امیر محمد اس دارفانی
سے رحلت کرگیا ابن حفصون کو اپنے مقبوضات کے وسیع کرنیکا موقع ملگیا قلعہ جات
ریہ، رندہ، اور تُجہ پر قبضہ کرلیا امیر منذر نے ۲۷۳ھ مین ابن حفصون پر فوجکشی کی
اور اسکے کل قلعات کو بزور تیغ مفتوح کرلیا اور اسکے گورنر ریہ کو قتل کر ڈالا ابن
حفصون نے مجبور ہو کر مصالحت کی درخواست پیش کی امیر منذر نے مصالحت
کرلی مگر تھوڑے ہی دنون بعد ابن حفصون نے پھر عہد شکنی کی اور علم مخالفت و بغاوت
بلند کردیا۔ منذر نے اسکا دوبارہ محاصرہ کیا اتفاق یہ کہ اسی محاصرہ کے اثنا مین امیر منذر
راہی ملک بقا ہوگیا اور امیر عبد اللہ محاصرہ اُٹھا کے قرطبہ چلا آیا اس سے ابن حفصون
اور نیز کل باغیون کے کامون مین استقلال و استحکام کی کیفیت پیدا ہوگئی شاہی
فوجین اور ارکین دولت متواتر اسپر حملہ آور ہوتے رہے اور برابر اسکا محاصرہ
کئے رہے۔ انہین لڑائیون کے اثنا مین اسنے ابن اغلب گورنر افریقیہ سے
خط و کتابت شروع کی اور اس سے میل جول و مراسم اتحاد پیدا کرکے

دعوت عباسیہ کا اندلس مین جا بجا پر کہ وہ قابض و متصرف تھا اعلان و اظہار کیا مگر ابن غلب
افریقیہ کے نظام حکومت درہم و برہم اور مضطرب ہونیکی وجہ سے اس کام کو دشوار
خیال کر کے رک رہا ابن حفصون نے قرطبہ سے آمد و رفت پیدا کر کے اسکے قریب ایک قلعہ
بلایہ نامی تعمیر کرایا۔ امیر عبداللہ نے فوجکشی کی چنانچہ بلایہ اور تخبہ کو فتح کر کے ابن حفصون
کے خاص قلعہ کا قصد کیا اور ایک مدت تک محاصرہ کئے رہا جون ہی مراجعت کی
ابن حفصون نے تعاقب کیا امیر عبداللہ نے پلٹ کر اس شدت کا حملہ کیا کہ ابن حفصون
تاب مقاومت نہ لا سکا کمال بے سر و سامانی سے بھاگ کھڑا ہوا امیر عبداللہ نے
نہایت بیرحمی سے اسکے لشکر کو پامال کیا۔ اسی مہم کے ضمن مین اسکے صوبجات
مین سے بیرہ کو مفتوح کر لیا۔ اور ہر سال اسکے حصار اور اس سے جنگ کرنے کو
فوجین بھیجتا رہا پس جبکہ[۱] .... اور اسی .... عمر بن حفصون اور بادشاہ
جلالقہ سے باہم عہد و پیمان ہوا اسکے امرا کو یہہ امر ناگوار گزرا عہد نامہ کو بادشاہ جلالقہ
کے پاس بھجوا دیا۔ وزیر السلطنت احمد بن ابی عبیدہ فوجین مرتب و آراستہ کر کے عمر بن
حفصون کے محاصرہ کرنے کو بڑھا عمر بن حفصون نے ابراہیم بن حجاج باغی اشبیلیہ
سے فوجی امداد طلب کی چنانچہ ابراہیم فوجین طیار کر کے عمر بن حفصون کی کمک پر آگیا
وزیر السلطنت سے اور ان دونون باغیون سے مڈبھیڑ ہوئی وزیر السلطنت نے
ان دونون سرکشون کو فاش ہزیمت دی ابراہیم بن حجاج نے اس واقعہ کے بعد
گردن اطاعت جھکا دی اور امیر عبداللہ نے اسکو اشبیلیہ کی سند حکومت مرحمت فرمائی
باقی رہا ابن حفصون۔ اسنے اظہار اطاعت کی غرض سے دولت شیعہ سے خط و کتابت
شروع کی یہ وہ زمانہ تھا کہ بانیان دولت شیعہ نے قیروان کو اغالبہ کے قبضہ سے
نکال لیا تھا پس عمر بن حفصون نے اندلس مین عبیداللہ شیعی کی دعوت کا اظہار و اعلان

---

[۱] اصل کتاب مین اسی صورت سے جگہہ خالی ہے مترجم۔

کیا انگر بعد چندے جسوقت کے اللہ جل شانہ نے خلیفہ الناصر الدین اللہ اموی کی حکومت
و سلطنت کو استحکام و استقلال عنایت فرمایا اور باغیون کا خاطر خواہ استیصال ہوگیا۔
اسوقت عمر بن حفصون بھی علم حکومت کا پھر مطیع و منقاد ہو گیا تا آنکہ اسی حالت مین
۳۰۵ھ مین اپنی بغاوت و سرکشی کے سینتیسوین سال مرگیا بجاے اسکے اسکا بیٹا جعفر متمکن
ہوا اور خلیفہ ناصر نے اس جانشینی کو بحال و قایم رکھا۔ جعفر دو یا تین برس حکومت کرنے
پایا تھا کہ اسکے بھائی سلیمان بن عمر کی سازش سے خود اسکے ایک سپاہی نے اسکو مار ڈالا۔
سلیمان اسوقت ناصر کی خدمت مین تھا یہہ خبر پاکر قلعہ بشتر کیطرف گیا اور بجاے اپنے
بھائی کے اہل بشتر پر حکومت کرنے لگا۔ یہہ واقعہ ۳۰۸ھ کا ہے سلیمان نے بشتر
پر قبضہ کرنے کے بعد خلیفہ ناصر کو اس واقعہ سے مطلع کیا خلیفہ ناصر نے اسکو بھی
بشتر کی سند حکومت عطا کی جیسا کہ اسکے بھائی جعفر کو مرحمت فرمایا تھا۔ چند دنون بعد
سلیمان نے مخالفت و بغاوت کا اظہار کیا ناصر نے گوشمالی کی غرض سے فوجین بھیجین
مطیع ہوگیا پھر بد عہدی کی دوبارہ فوجین گیئن پھر عفو تقصیر کرا کے مطیع ہوگیا۔ مگر ناصر کو
اس اظہار اطاعت پر قلبی جمعیت حاصل نہوئی اپنے وزیر السلطنت عبد الحمید بن بسیل کو سرافسری
افواج شاہی سلیمان کے سر کرنے کو بھیجا وزیر السلطنت نے سلیمان کو شکست دیکے
اسکو قتل کر ڈالا اور سر او تار کے قرطبہ سے آیا مولدون اور نو مسلمون نے بجاے
سلیمان کے اسکے دوسرے بھائی حفص بن عمر کو اپنا امیر بنایا اسنے بھی بغاوت کی اور اپنی
بد عہدی و مخالفت پر اڑا رہا۔ ناصر نے اسکی سرکوبی کے لیئے فوجین روانہ کین۔ مدتون
محاصرہ اور جنگ کا سلسلہ جاری و قایم رہا تا آنکہ حفص نے امن کی درخواست کی ناصر
نے اسکو امن دی چنانچہ حفص نے اپنی حکومت کے ایک سال بعد قرطبہ مین آکے قیام
کیا۔ اور ناصر موکب ہمایون کے ساتھ بشتر کیطرف گیا۔ سرزمین بشتر کو ایک طرف سے
چھان ڈالا۔ عمر بن حفصون اور اسکے بیٹون جعفر و سلیمان کے نعشون کو نکلوا کے قرطبہ

مین لا کے صلیب پر چڑھایا۔ اور کل کنائس[1] کو اور قلعات کو جو اطراف ریہ مین تھے منہدم و مسمار کرا دیا۔ صوبہ مالقہ مین تیس یا کچھ زیادہ قلعات تھے یہ سب بھی زمین دوش کرا دئے گئے۔ اسی واقعہ سے بنی حفصون کی حکومت منقرض ہو جاتی ہے اور صفحہ ہستی سے انکی حکمرانی کا نام و نشان مٹ جاتا ہے یہ واقعہ ۳۱۵ھ کا ہے والبقاء للّٰہ وحدہ۔

باغیان اشبیلیہ صوبہ اشبیلیہ کے باغیون کے سرغنا ابن عبیدہ (ابن خلدون) ابن حجاج اور ابن مسلمہ تھے سب سے پہلے اشبیلیہ مین امیہ بن عبدالغافر بن ابی عبیدہ نے علم بغاوت بلند کیا تھا۔ امیہ کا دادا ابو عبیدہ عبدالرحمن داخل کیطرف سے اشبیلیہ کا گورنر تھا ابن سعید بروایت مورخین اندلس حجازی و محمد بن اشعث و ابن حیان تحریر کرتا ہے کہ جسوقت اندلس مین بوجہ فتنہ و بغاوت نظام حکومت و امور سیاست مین عہد حکومت امیر عبداللہ مین اضطراب و اختلال پیدا ہوا اور امراء و روساء بلاد خود سری و خود مختاری کیجانب مائل ہوے اسوقت اشبیلیہ کے نامی سردارون سے امیہ بن عبدالغافر، کریب ابن خلدون حضرمی اور اسکا بھائی خالد، اور عبداللہ بن حجاج تھا امیر عبداللہ نے اپنے بیٹے محمد کو جو کہ ناصر کا باپ تھا اشبیلیہ کا امیر مقرر کرکے روانہ کیا چونکہ اشخاص مذکورون صدر دولت و حکومت کے نام و نشان مٹانے کے درپے تھے اسوجہ سے ان لوگون نے محمد بن امیر عبداللہ پر حملہ کر دیا اور قصر امارت مین اسکا مع اسکے مان کے محاصرہ کر لیا محمد بن امیر عبداللہ بہزار دقت و خرابی بسیار اپنی جان بچا کے اپنے باپ امیر عبداللہ کے پاس بھاگ آیا اور امیہ بن عبدالغافر بموافقت اشخاص مذکورین اشبیلیہ پر حکمرانی کرنے لگا۔ تھوڑے دنون بعد امیہ نے سازش کرکے عبداللہ بن حجاج کو قتل کرا دیا۔ ابراہیم بن حجاج (برادر عبداللہ) اپنے مقتول بھائی کی جگہہ پر اُٹھ کھڑا ہوا اور امیہ کا قصر امارت مین محاصرہ کر لیا امیہ اس امر کا

---

[1] کنائس جمع کنیسہ کی ہے۔ کنیسہ معرب کلیسہ ہے یعنی عبادت گاہ یہود یا نصاری یا کفار۔ مترجم۔

احساس کرکے کہ ابراہیم نے مجھے ہر چار طرف سے گھیر لیا ہے مرنے پر کمربستہ ہوکر اسطو رپر نکلا کہ اولاً اسنے اپنے اہل و عیال کو قتل کیا بعدازان جو کچھ اسباب موجود تھا اسکو تلف کیا اور شمشیر بکف ہوکر میدان مین آگیا آخرکار ابراہیم لڑتے لڑتے مارا گیا عوام الناس نے سراوتار کر پھینک دیا۔ یہ واقعات ۲۸۳ھ کے ہین۔

ابن خلدون اور اسکے رفقا نے ان واقعات سے امیر عبداللہ کو مطلع کیا اور یہ بھی لکھہ بھیجا کہ "امیہ کرسی حکومت سے اوتار دیا اور مار ڈالا گیا ہے اپنی جانب سے کسیکو امیر مقرر کرکے روانہ کیجئے"۔ امیر عبداللہ نے مصلحت وقت کے لحاظ سے ابن خلدون کی اس گذارش کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا اور اپنی جانب سے اشبلیہ کی امارت پر اپنے چچا ہشام بن عبدالرحمن کو بھیجا۔ ہشام کے پہنچتے ہی انلوگون نے پھر سرکشی کی اور اسکو نکال دیا اس مخالفت کا بانی مبانی کریب بن خلدون تھا چنانچہ یہی اہل اشبلیہ پر حکمران ہوا۔

ابن حبان نے لکھا ہے کہ ابن خلدون کا خاندان حضرموت کا ہے اور یہ لوگ اشبلیہ مین نہایت شرف و عزت سے ریاست سلطانیہ اور علمیہ کے بازو اور قسیم شمار کئے جاتے ہین۔ ابن حزم لکھتا ہے کہ ابن خلدون وائل ابن حجر کی اولاد سے ہے اور انکا نسب کتاب الجمہرہ مین لکھا ہوا ہے۔ ایسا ہی ابن حبان نے بنی حجاج کی بابت لکھا ہے۔

حجازی تحریر کرتا ہے کہ جسوقت عبداللہ بن حجاج مارا گیا اسکا بھائی ابراہیم بجائے اسکے متمکن ہوا اور بنی خلدون نے امیہ کے قتل کی تحریک شروع کی چنانچہ امیہ پر گذرا جو کچھ گذرنیوالا تھا اور کریب ابن خلدون حکومت پر بحکمت عملی مستولی ہوا اہل اشبلیہ پر جبر و تعدی کرنے لگا اس سے اہل اشبلیہ کو نفرت پیدا ہوئی نتیجہ یہہ ہوا کہ ابراہیم کو اپنی غرض حاصل کرنیکا موقع ہاتھہ آگیا جسوقت کریب اہل اشبلیہ سے بہ جبر و تعدی

پیش آتا ابراہیم نرمی و ملاطفت اور دلجوئی کرتا اور سفارشی بنکر اپنی نیک سیرتی کا انمیرا ثر ڈالتا۔ بعد اسکے ابراہیم نے کریب ابن خلدون پر سختی کرنے کی غرض سے امیر عبد اللہ سے سند حکومت طلب کی۔ امیر عبد اللہ نے ابراہیم کے نام کی سند حکومت لکھ کے بھیجدی جسوقت ابراہیم نے سند حکومت پاکے عوام الناس پر اس امر کو ظاہر کردیا عوام تو کریب کے ظلم ناقابل برداشتنی تعدی سے اکتائے ہوئے تھے ہی سب کے سب کریب پر ٹوٹ پڑے اور اسکو قتل کر ڈالا۔ کریب کے مارے جانے سے ابراہیم بن حجاج کی حکومت کرنے کے راستے کھل گئے اسکی حکومت و امارت کا سکہ لوگون کے دلون پر بیٹھ گیا۔ امیر عبد اللہ کی ماتحتی مین حکمرانی کرنے لگا شہر قرمونہ کی قلعہ بندی کی اور اسمین گھوڑون کے اصطبل بنوائے۔ قرمونہ اور اشبیلیہ کے مابین اسکی آمد و شد لگی رہتی تھی۔ بعدہ ابراہیم ابن حجاج نے وفات پائی بجائے اسکے حجاج ابن مسلمہ متمکن ہوا اگرچہ چند سے اشبیلیہ کی حکومت حجاج ابن مسلمہ کے قبضہ اقتدار مین رہگئی اور قرمونہ پر محمد بن ابراہیم بن حجاج حکمرانی کرنے لگا ناصر نے اپنی جانب سے اسکو سند حکومت عطا فرمائی پھر اسنے بدعہدی کی ناصر نے اسکی سرکوبی کو فوجین روانہ کین ابن حفصون حجاج بن مسلمہ کی کمک پر آیا شاہی فوج نے ان باغیونکو ہزیمت دی حجاج بن مسلمہ نے اپنے بیٹے کو اپنا شفیع کرکے شاہی دربار مین بھیجا۔ سفارش مقبول نہوئی۔ تب ابن مسلمہ نے خفیہ طور پر اپنے ایک رفیق کو روانہ کیا اس رفیق نے دار الامارت مین پہنچکے ناصر سے سازش کی اور اپنے نام کی سند حکومت حاصل کرکے شاہی فوج لئے ہوئے اشبیلیہ آیا۔ ابن مسلمہ اپنے رفیق سے باتین کرنے اور اسکو لینے کو شہر سے باہر آیا۔ لشکریون نے اسکے ساتھہ بدعہدی کی اور اسکو اشبیلیہ سے بیدخل کرکے قرطبہ لے آئے۔ شاہی گورنر نے بلا مزاحمت اشبیلیہ مین جاکے قیام کیا۔

ان بغاوتون کا محرک امیر عبد اللہ کا ایک قریبی رشتہ دار تھا اس تحریک فتنہ پردازی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکے رفقا نے براہ فریب اسکو مار ڈالا۔

قتل امیر محمد و مطرف

مطرف نے اپنے بھائی محمد کی شکایات سے اپنے باپ امیر عبد اللہ کے کان بھرنا شروع کیا کہتے کہتے امیر عبد اللہ کے دل مین اپنے بیٹے محمد کیجانب سے غبار پیدا ہو گیا۔ غضب آلودہ نگاہون سے دیکھنے لگا۔ محمد کو جب اس امر کا احساس ہوا تو وہ بخوف جان ابن حفصون کے ملک بھاگ گیا بعد چندے قیام کے امن حاصل کر کے پھر واپس آیا۔ مطرف نے پھر چغلی اور شکایتین شروع کردین تا آنکہ امیر عبد اللہ نے محمد کو گوشۂ محلسرا مین قید کردیا اتفاق سے انہین دنون امیر عبد اللہ کو کسی لڑائی مین جانا پڑا چنانچہ مطرف کو بجائے اپنے مامور کر کے چلا گیا مطرف کو اپنی دلی کاوش پوری کرنیکا موقع مل گیا بیچارے محمد کو جان پر کہ وہ قید تھا سخت سخت ایذائین دے کے مارڈالا امیر عبد اللہ کو اپنے بیٹے محمد کے مارے جانیکا دلی ملال ہوا۔ اسکے بیٹے عبد الرحمن کو شاہی محل مین داخل کرلیا اور خاص اہتمام سے پرورش کرنے لگا اسوقت اس کی عمر صرف بیس دن کی تھی۔

بعد اسکے امیر عبد اللہ نے اپنے بیٹے مطرف کو لشکر صائفہ کے ساتھ سنہ ۲۸۲ھ مین جہاد کرنے کو روانہ کیا عبد الملک بن امیہ وزیر السلطنت بھی اس مہم مین مطرف کے ہمراہ تھا۔ پس مطرف نے ایک روز موقع پا کے بحالت غفلت وزیر السلطنت کو بوجہ عداوت سابقہ مار ڈالا۔ امیر عبد اللہ کو اس سے بیحد برہمی پیدا ہوئی اسیوقت مطرف کو گرفتار کرا کے محمد اور وزیر السلطنت کے خون کے معاوضہ مین بہت بری طور سے قتل کرادیا۔ اور بجائے وزیر السلطنت عبد الملک کے اسکے بیٹے امیہ بن عبد الملک کو قلمدان وزارت سپرد کیا۔ امیہ نے عہدۂ وزارت سے سرفراز ہو کر متکبرانہ روش اختیار کی۔ اپنے ہمچشمون اور وزیرون سے دونی کی لینے لگا ان لوگون نے امیر عبد اللہ سے اسکی چغلی کردی کہ اس نے دربردہ ایک گروہ سے آپ کے بھائی

ہشام بن محمد کی امارت کی بیعت لی ہے۔ اس بیان کے تائید مین چند شہادتین ہی پیش
کین جنپر قاضی نے اعتماد کرلیا . . . . . . چغلی کرنے والون نے وزیر السلطنت
کے بعض دشمنوں کو پیش کر کے ان سے یہ کہلا دیا کہ ہمارے روبرو ہشام کی بیعت
وزیر السلطنت نے لی ہے اس سے رہی سہی کسر جاتی رہی امیر عبداللہ نے اسیوقت
وزیر موصوف کو گرفتار کرا کے قتل کرڈالا یہ واقعہ ۲۸۵ھ کا ہے۔

عبدالرحمن ناصر کی تخت نشینی

آخر تیسری صدی ماہ ربیع الاول مین امیر عبداللہ نے اس
دار فانی سے اپنی حکومت کے چھبیسوین سال رحلت کی۔
بجائے اسکے اسکا پوتا عبدالرحمن بن محمد سریر حکومت پر متمکن ہوا یہ محمد وہی ہے
جسکو مطرف نے اپنے باپ امیر عبداللہ کے زمانہ غیر موجودگی مین
قتل کرڈالا تھا

عبدالرحمن ناصر کی تخت نشینی بھی عجائبات روزگار سے ہے یہہ ایک نوعمر اور
نوجوان شخص تھا اسکے اور نیز اسکے باپ کے متعدد چچا موجود تھے بااین ہمہ اس نے
امارت حاصل کرنے کی کوشش کی اور کسیکے کان پر مخالفت کی جون تک نہ رینگی۔
بلکہ سبھون نے اسکے جلوس کو اپنے لئے مبارک و محمود تصور کیا اسوقت اندلس مین
آئے دن کی بغاوتون کیوجہ سے تہلکہ پڑا ہوا تھا۔ عبدالرحمن ناصر نے سریر حکومت پر

[1] امیر عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن داخل کی عمر بوقت وفات بیالیس
برس کی تھی۔ گیارہ لڑکے چھوڑ کر مرا۔ اسکے زمانہ حکومت مین بسبب بغاوتین ہوئین امراء بلاد نے
خودمختاری و سرکشی شروع کردی۔ تمام سرزمین اندلس مین فتنہ و فساد کی آگ مشتعل ہورہی تھی
خراج کی کمی خرچ کی زیادتی سے خزانہ خالی ہوگیا تھا۔ یہی امور تھے جس سے اسلام اور اسلامیون کو
اس درجہ نقصان پہنچا کہ ڈوبنے کے بعد پھر نہ ابھر سکے۔ مترجم ملخص از تاریخ ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۲۰۶ و
نفح الطیب جلد اول صفحہ ۲۲۶

متمکن ہوتے ہی کل نزاعات کا خاتمہ اور سارے مخالفین کو ٹھنڈا کردیا تا آنکہ ان باغیون اور
مخالفون کو اپنی ناکامی کا یقین ہوگیا اور انلوگون نے مجبورًا اطاعت قبول کرلی
بنی حفصون کا نام و نشان صفحہ ہستی سے اسی نے محو اور نیست و نابود کیا جو باغیونکا
سردار اور سرغنا رتہا۔ اہل طلیطلہ کو اسی نے اپنے علم حکومت کا مطیع بنایا حالانکہ
اس سے پیشتر وہ لوگ بدعہدی اور مخالفت پر مدت دراز سے آنڈے ہوئے تھے۔
اندلس اور اوسکے کل صوبجات کا نظام حکومت اسی کے زمانہ حکومت کے پہلے
بیس برس مین درست ہوا تقریبًا پچاس سال اس نے حکمرانی کی اسیلئے زمانہ مین بنی امیہ
کی حکومت کو اس اطراف مین استحکام و استقلال حاصل ہوا۔ یہہ پہلا شخص ہے
جس نے اپنے کو "امیر المومنین" کے لقب سے ملقب کیا یہہ وہ زمانہ تہا کہ مشرق
مین قوائے خلافت مضمحل اور کمزور ہو چلے تھے اور ترکی غلام خلفائے عباسیہ پر
غالب و مستولی ہوگئے تھے۔ اسی زمانہ مین یہہ خبر بہی گوش گذار ہوئی تہی کہ مونس
مظفر نے اپنے آقائے نامدار خلیفہ مقتدر کو ۳۲۰ھ مین قتل کرڈالا ہے بس
ان اسباب اور وجوہات سے عبدالرحمن ثالث نے خلیفہ کا لقب اختیار کیا۔
بہ نفس نفیس لڑائیون مین دشمنون کے مقابلہ پر جاتا تہا۔ جہاد اور کفار کے ملک پر
چڑہائی کرنے کا بیحد شایق تہا تا آنکہ ۳۲۷ھ عام الخندق مین اسکو کفار کے مقابلہ مین
ہزیمت ہوئی۔ اس واقعہ سے اسکی کمرہمت ٹوٹ گئی بنفسہ لڑائیون پر نہ جاتا تہا
بلکہ ہر سال صوائف کو جہاد کی غرض سے روانہ کرتا تہا چنانچہ عساکر اسلامیہ نے
ملک فرانس کو اس قدر پامال کیا تہا کہ اس سے پیشتر اسطرح کبہی اسکو تخت و
تاراج نہین کیا تہا۔ سرحدی مسیحی امرا اور حکمرانون کو اپنے زوال حکومت کا یقین
ہوگیا تہا۔ اظہار محبت اور مراسم اتحاد قائم کرنے کے لئے انکے وفود (ڈیپوٹیشن)
بتحائف و ہدایا لیکے اسکے دربار مین حاضر ہوتے تہے۔ اسکے خوش کرنے کو رومہ اور

قسطنطنیہ کے سلاطین بڑے بڑے تحائف بھیجتے تھے۔ ملوک جلالقہ کے شاہزادے دور و دراز مسافت طے کر کے اس کی دست بوسی کو آتے تھے اور اس مین اپنی وہ عزت افزائی سمجھتے تھے۔ سرحدی بلاد کے شہرو نمین سے سبتہ کو اس نے ۳۱۹ھ مین اہل سبتہ سے چھین لیا امرار بلاد بالائی بنوادریس اور ملوک زناتہ بربر نے اسکا غاشیہ اطاعت اپنی گردن پر رکھا اور ان مین سے بہت سے اسکے دربار خلافت مین چلے آئے جیسا کہ ہم ان کے حالات مین بیان کرینگے۔

عبدالرحمن ناصر کے رعب و داب کا سکہ شروع شروع یون بیٹھا تھا کہ اسنے رعایا کے بہت سے ٹکسون مین کمی کردی تھی۔ موسیٰ بن محمد بن یحییٰ کو حجابت کا عہدہ عنایت کیا تھا قلمدان وزارت عبدالملک بن جہور بن عبدالملک بن جہور اور احمد بن عبدالملک بن سعد کو مرحمت فرمایا تھا اسنے ایک قیمتی نذرانہ دربار شاہی مین پیش کیا تھا جسمین متعدد اقسام کی چیزین تھین ابن حیان وغیرہ نے اس نذرانہ کو ذکر کیا ہے اس نذرانہ سے دولت امویہ کی دولتمندی اور اتساع احوال کا کافی ثبوت ملتا ہے۔

وہو ہذا۔

سونا خالص عمدہ پانچ لاکھ مثقال[1] (اٹھاون من ۳۲ سیر) چاندی خالص چارسو رطل[2] (چارمن ۵ سیر) چاندی کے سکہ رائج کے دوسو توڑے[3] (دولاکھ چالیس ہزار) عود ہندی جو مجالس و محافل مین شمع کی طرح جلایا جاتا تھا بارہ رطل (ساڑھے چودہ سیر)

---

[1] مثقال ساڑھے چار ماشہ رائج الوقت کے برابر ہوتا ہے۔ مترجم

[2] رطل تقریباً ۳۲ تولہ کا ہوتا ہے۔ مترجم۔

[3] ایک توڑا بارہ سو کا ہوتا ہے۔ مترجم

عود غرقی[1] کے ٹکڑے ایک سو اسی رطل (تقریباً دو من) برادہ عود ایک سو رطل (تقریباً ایک من ۶ سیر) مشک[2] خالص اپنے جنس مین نہایت اعلی درجہ کا ایکسو اوقیہ (تقریباً چھہ سیر) عنبر اشہب اصلی بلا امیزش جیسا کہ پیدا ہوتا ہے پانچ سو اوقیہ (تقریباً تیس سیر) منجملہ اسکے عنبر کا ایک ٹکڑا عجیبۃ الشکل تہا جسکا وزن سو اوقیہ (چھہ سیر) تہا کافور عمدہ تیزبو کا تین سو اوقیہ (۱۸ سیر) از قسم لباس تیس تہان ریشمی مختلف رنگ و بناوٹ کے جنپر سونیکا کام بنا ہوا تہا خلفاء کے لباس کے لائق دس پوستین فنک[3] خراسانیہ کی قیمتی و نفیس کہالون کی، چھہ پردے عراقی، اڑتالیس بغدادی جہولین ریشمی طلائی بنظر ارایش و زینت گہوڑون پر ڈالنے کیلئے تیس بڑی جہولین اونٹون کے لئے، دس قناطیر سمور[4] جسمین سو کہالین تہین ریشم بٹا ہوا چار ہزار رطل (سوا اکتالیس من) ریشم صاف کے لچھے جسکو بٹ سکتے تہے ایک ہزار رطل (دس من سوا چھہ سیر) فرش ریشمی تیس عدد، مختلف اقسام کے قیمتی و نفیس فروش ایک ہزار، جانماز مختلف اقسام کی ایک سو قطعہ،

---

[1] ابن فرضی نے بحوالہ اس خط کے جسکو وزیر السلطنت نے اس تحفہ کے ساتہہ روانہ کیا تہا تحریر کیا ہے کہ عود غرقی جو نہایت قیمتی تہا چار سو رطل بہیجا تہا جسمین سے ایک ٹکڑا ایکسو اسی رطل کا تہا دیکہو المقاری جلد اول صفحہ ۲۲۹ مطبوعہ لیدن۔

[2] ابن فرضی بسند اس خط کے جو اس تحفہ کے ساتہہ بہیجا گیا تہا تحریر کرتا ہے کہ مشک خالص نفیس دوسو بارہ اوقیہ تہا دیکہو المقاری جلد اول صفحہ ۲۲۹ مطبوعہ لیدن۔

[3] فنک بہ تحریک و فتح نون ایک جانور کا نام ہے جسکے کہال کی پوستین بنائی جاتی ہے اور یہ جانور خراسان مین زیادہ و بکثرت ہوتا ہے۔ اقرب الموارد جلد ۲ صفحہ ۹۴۶ مطبوعہ بیروت

[4] سمور ایک جانور بری کا نام ہے جو بلی سے مشابہت رکہتا ہے اسکی کہال کی پوستین بنائی جاتی ہے اقرب جلد ۱ صفحہ ۵۳۹

جانمازین ریشم کی پندرہ قطعہ از قسم آرایش و جلو جو چیزین بوقت سواری استعمال کیجاتی ہین سلطانیہ ڈھالین ایک ہزار عمدہ ونفیس تیرون کے پہل ایک لاکھ شاہی[1] سواری کے لئے عربی اصیل گھوڑے پندرہ راس، خچر سواری کے باساز ویراق بیس راس علاوہ اسکے بہت سے خچر جنکی زینین جعفری ریشم کی تہین اور ایک سو راس گھوڑے وہ تہے جنسے لڑائیون اور معرکون مین کام لیا جاسکتا تہا خدام کے قسم سے چالیس سلیقہ شعار خادم بیس خادمہ معہ لباس وزیورات۔ دوسری اقسام کی اشیا، جو تعمیرات مین کارآمد تہے عمدہ ونفیس پتہر کے ستون جنکی طیاری مین ایک سال مین اسی ہزار دینار[2] (سات لاکھ بیس ہزار روپیہ) خرچ ہوئے تہے بیس ہزار کمان بنانیکی لکڑیان جو نہایت سخت اور پورانی تہین جنکی قیمت پچاس ہزار دینار چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ تہی۔

اس ہدیہ کے بہیجنے مین پینتالیس ہزار دینار (چار لاکھ پانچ ہزار روپیہ) صرف ہوئے تہے ماہ جمادی الاولی ۳۲۷ھ کی آٹہوین تاریخ کو یہ ہدیہ خلیفہ ناصر کی خدمت مین پیش کیا گیا تہا خلیفہ ناصر نے وزیر السلطنت کا شکریہ ادا کیا اور اسکی قدرافزائی فرمائی۔

---

[1] ابن الفرضی لکہتاہے کہ ایک سو راس گھوڑے بہیجے گئے جسمین سے پندرہ راس گھوڑے خاص ناصر کے سواری کے لئے عربی النسل اصیل تہے اور پانچ راس باساز ویراق، شاہی جلوس کے لئے جنکی زین اور اسکی مینا کی عراقی وریشمی کپڑے کی تہی باقی رہے اسی راس گھوڑے وہ انطار تزک واحتشام کے لئے تہے۔ نفح الطیب جلد اول صفحہ ۲۳۱ مطبوعہ لیدن۔

[2] دینار سونیکا سکہ ہے ۴۰ ماشہ کا ہوتا تہا جسکی قیمت تقریبًا نو روپیہ ہوگی مترجم

قاضی اور محمد کا مارا جانا

محمد بن عبدالجبار بن امیر محمد اور خود عبدالجبار نے جو کہ خلیفہ ناصر کے باپ کا چچا تھا اپنے بھائی قاضی بن محمد کی دربار خلافت مین یہہ شکایت کی کہ قاضی بن محمد خلافت مآب کی مخالفت پر کمربستہ و آمادہ ہے اور اپنی خلافت و امارت کی بیعت لینے کا قصد رکھتا ہے قاضی نے بھی محمد بن عبدالجبار کی اسی قسم کی شکایت خلافت مآب کی خدمت مین جڑ دی۔ خلیفہ ناصر نے دونون کی شکایتون کی خفیہ تفتیش شروع کردی رفتہ رفتہ اصل واقعہ کا پتہ چل گیا اور اوسکے نزدیک دونون کی مخالفت اور بغاوت کی قلعی کھل گئی پس اسنے ان دونونکو ۳۰۵ھ مین قتل کر ڈالا۔

بنی اسحاق مروانین کی سرگذشت

اسحاق بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن ولید بن ابراہیم بن عبدالملک بن مروان کا دادا شروع زمانہ حکومت بنی امیہ مین اس ملک مین آیا تھا اور اس زمانہ سے برابر عزت و احترام کے ساتھ رہا تاآنکہ حکومت و ریاست اسحاق کے خاندان مین ٹھہر گئی۔ جن دنون سرزمین اندلس مین آتش فساد و فتنہ مشتعل ہو رہی تھی اس نے ابن حجاج کے پاس اشبیلیہ مین جاکے قیام کیا تھا پھر جب ابن حجاج مرگیا اور ابن مسلمہ بجائے اسکے حکمران ہوا تو ابن مسلمہ نے اسکو متہم اور ملزم قرار دے کے گرفتار کر لیا اس گرفتاری و مصیبت مین اسکا بیٹا اور اسکا داماد یحیی بن حکم بن ہشام بن خالد بن ابان بن خالد بن عبداللہ بن عبدالملک بن حرث بن مروان بھی شریک تھا۔ ابن مسلمہ نے ان دونون کو تو مار ڈالا باقی رہا اسحاق اور اسکا ایک دوسرا بیٹا احمد ثانی۔ یہہ دونون باپ اور بیٹے ابن حفصون کے سفیر کی سفارش کیوجہہ سے بچ گئے بعد اسکے خلیفہ ناصر نے اشبیلیہ کو ابن مسلمہ کے قبضہ سے نکال لیا اسوقت اسحاق دارالخلافت قرطبہ مین آرہا خلیفہ ناصر نے اسکو عہدہ وزارت سے سرفراز فرمایا اور اسکے بیٹے احمد اور اسکے بیٹون محمد و عبداللہ کو بھی اس

جلیل القدر عہدہ سے محروم نہ کہا پس انلوگون نے بڑے بڑے نمایان کام کئے۔ ذمہ داری اور مہتم بالشان امور کو انجام دیا۔ فتوحات کے دائرہ کو وسیع کیا۔ جس سے حکومت سلطنت کے وامین باز وشمار کئے جانے لگے یہان تک کہ انلوگون کا باپ اسحاق راہی ملک عدم ہوا۔ چنانچہ یہ لوگ بجاے اسکے اسی رتبہ ومنزلت پر متمکن ہوے بعدہٗ اس خاندان کے بڑے وبزرگ شخص عبداللہ کا انتقال ہوا۔ خلیفہ ناصر کیخدمت مین یہی اپنی خاندان مین سے پیش پیش تہا خلیفہ ناصر نے اسکے پس ماندگان خاندان کو رتبہ وزارت سے ممتاز کیا چند دنون بعد بغاوت کاالزام ناصر نے اسکے سر تہو پا۔ لوگون کی بن آئی چغلی اور شکایتین کرنے لگے۔ اس سے ناصر کے دل مین بہی غبار آگیا پس انلوگون کو ناصر نے قرطبہ سے نکالکر ادہر اُدہر جلاوطن کر دیا۔ چنانچہ ان مین سے امیہ نے تسترین مین جاکے قیام کیا اور ۳۲۳ھ مین خلیفہ ناصر کی اطاعت سے منحرف ہوکر باغی ہوگیا خلیفہ ناصر کو اسکی خبر لگی تو اس نے فوجین آراستہ کرکے امیہ پر چڑہائی کردی امیہ اسکی آمد سے مطلع ہوکر دارالحرب مین چلا گیا اور ردمیر بادشاہ جلالقہ کے پاس جاکے پناہ گزین ہوگیا۔ تہوڑے دنون بعد ردمیر نے اس سے کج ادائی شروع کی اسکو یہ امر ناگوار گزرا بلاکسی عہد وپیمان کے خلیفہ ناصر کے پاس چلا آیا خلیفہ ناصر نے اسکی تقصیر معاف کردی اور اپنی خدمت مین رکھ لیا یہانتک اس نے وفات پائی۔

احمد پر یہ گذری کہ جس زمانہ مین اسکے خاندان پر ادبار آیا اسی زمانہ مین اسکو سرقسطہ کی حکومت سے معزول کردیا۔ نوبت بحال ہونے کی نہ آئی روز بروز شاہی عتاب اسپر بڑہتا گیا لگانے بجہانے والے لگاتے بجہاتے رہے بالاخر شاہی حکم سے مار ڈالا گیا باقی رہا محمد یہ خلیفہ ناصر ہی کی خدمت مین یہانتک کہ جب خلیفہ ناصر کے موکب ہمایون نے سرقسطہ کی جانب کوچ کیا لوگون نے اسکی بہی شکایت جڑ دی۔ محمد بخوف جان

بھاگ کھڑا ہوا۔ اسی زمانہ فراری مین اہل سرقسطہ کے چند لوگون سے ملاقات ہوگئی
انلوگون نے اسکو مارڈالا۔

بغاۃ اور ناصر خلیفہ ناصر کے عہد خلافت مین سب سے پہلے جو قلعہ
مفتوح ہوا وہ قلعہ اپیج تھا اسکے سر کرنے پر بدر (خلیفہ ناصر کا خادم) اور خلیفہ ناصر
کا حاجب مامور کیا گیا تھا پس ان دونون نے جان پر کھیل کے اس قلعہ کو ابن حفصون
سے سنہ ۳۰۰ھ مین نکال لیا اسکے بعد ہی خلیفہ ناصر نے بنفس نفیس جہاد کی غرض سے
کوچ کیا۔ تیس قلعات سے زیادہ ابن حفصون سے بزور تیغ فتح کئے منجملہ اسکے قلعہ
ہبیرہ تھا۔ ابن حفصون کے بلاد مقبوضہ ناصر کے موکب ہمایون کا جولانگاہ بنا ہوا تھا
آئے دن کی لڑائی اور محاصرہ سے ابن حفصون کا ناک مین دم آگیا تھا
تاآنکہ سعید بن مزیل نے اسکو قلعہ منتلون و قلعہ عستان سے بہی نکال کر باہر کیا اور پہاڑون کے نیچے جلا
کر دیا پہر سنہ ۳۰۱ھ مین ناصر نے اشبیلیہ کو احمد بن مسلمہ کے قبضہ سے نکال لیا جیسا کہ
اوپر ہم تحریر کر آئے ہین۔ پہر سنہ ۳۰۳ھ مین فوجین آراستہ کرکے ابن حفصون کے
قلعات کیطرف بڑہا سر کرتا ہوا جزیرہ خضرا تک پہنچا۔ ساحلی مقامات پر قبضہ کر لیا
جنگی کشتیون کے بیڑون پر متصرف ہوا اور ان مین جس چیز کی کمی تھی اسکو
پورا کیا۔ ابن حفصون نے براے نام مزاحمت کی۔ ناصر نے ڈانٹ بتلائی۔
ابن حفصون نے یحیی بن اسحاق مروانی کے زبانی مصالحت کا پیام دیا ناصر نے قبول
کرکے صلحنامہ پر دستخط کر دیا۔

ان واقعات کے بعد اسحاق بن محمد قرشی باغیان مرسیہ اور لنسیہ پر فوجکشی کی
نہایت سختی سے اسکے اطراف و جوانب کو تخت و تاراج کرکے آریولہ کو فتح کر لیا۔

اسی زمانہ مین بدر (ناصر کے آزاد غلام) نے شہر لبلہ پر چڑہائی کی اور عثمان بن نصر
باغی کو گرفتار کرکے قرطبہ کیطرف بہیجدیا۔ بعد ازان سنہ [illegible] مین اسحاق نے شہر

قرمونہ پر جنگ کرنے کو اوترا اور حبیب بن سوارہ کے قبضہ سے نکال لیا حبیب بن سوارہ نے بھی بغاوت کی تہی اور اس شہر کو اپنا ملجا و ماوا بنا رکہا تہا بعد اسکے قلعہ سمبرنہ کو سنہ ۳۰۸ھ مین اور سنہ ۳۰۹ھ مین قلعہ طرسوس کو سر کیا اسی زمانہ مین احمد بن اضحی ہمدانی باغی قلعہ جامہ نے علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی اور آیندہ اطاعت کی ضمانت وطمانیت کی غرض سے اپنے بیٹے کو شاہی عمال کے حوالہ کر دیا،

سنہ ۳۱۴ھ مین ابن حفصون پر علم بغاوت بلند کیا شاہی افواج معتصم مجبرہ نے اس کی سرکوبی پر کمر باندھی اور نہایت مستعدی سے اسکا محاصرہ کر لیا ابن حفصون نے خود کردہ پر پشیمان ہوکر حفص کو امن حاصل کرنے کو ناصر کے دربار مین بھیجا چنانچہ ناصر نے اس کو امن دی پس ابن حفصون قلعہ کو حوالہ کر کے قرطبہ چلا آیا اور ناصر نے بشتر پر قبضہ حاصل کر لیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔

بعد اس واقعہ کے سنہ ۳۲۵ھ مین امیہ بن اسحاق نے شنترین مین بغاوت کی اسکی بغاوت کی ابتدا کرنے کی کیفیت اوپر بیان ہو چکی ہے اور محمد بن ہشام تجیبی نے سرقسطہ اور مطرف بن منذر تجیبی نے قلعہ ایوب مین بغاوت کا مادہ پہیلایا۔ خلیفہ ناصر نے اس سے مطلع ہوکر بذاتہ انلوگون کی گوشمالی کو کوچ کیا سب کے پہلے قلعہ ایوب پر چڑہائی کی اور پہلے ہی حملہ مین مطرف کو قید حیات سے سبکدوش کر دیا اسکے ساتھہ یونس بن عبد العزیز بہی مارا گیا اسکا بہائی ایک قصبہ مین جا کے پناہ گزین ہوا جب نجات کی صورت نظر نہ آئی تو خلیفہ ناصر سے امن کی درخواست کی معافی کا خواستگار ہوا خلیفہ ناصر نے اسکی تقصیر معاف کر دی۔ اس واقعہ مین مطرف کے ہمراہ جسقدر عیسائیان البتہ تہے وہ بہی تہ تیغ کئے گئے۔ اسی سلسلہ مین صوبہ البتہ سے کے

تیس قلعات جو انمین عیسائیون کے مقبوضات سے تہے مفتوح کر لئے گئے۔ اس اثنا مین طلوطلہ (ٹولیڈو) علاقہ شکنش کی بدعہدی کی خبر لگی خلیفہ ناصر نے اس سے جنگ کرنیکو نبلونہ پر فوج کشی کی اور اوسکے سرزمین کو تخت وتاراج اور اپنے غارتگری اور قتل سے وہان کے رہنے والون کو پامال کرکے واپس آیا۔ بعدازان ۳۲۷ھ مین جلیقہ پر جہاد کرنے کی غرض سے جنگ خندق مین شریک ہوا اس جنگ مین خلیفہ ناصر کو ہزیمت ہوئی مسلمانون کو نقصان اوٹہانا پڑا محمد بن ہاشم تجیبی کفار کے ہاتہ مین گرفتار ہوگیا۔ خلیفہ ناصر نے اسکی رہائی مین بڑی جد وجہد کی چنانچہ دو برس تین ماہ بعد قید فرنگ سے اس نے نجات پائی۔ اس غیر متوقع حادثہ سے ناصر بذاتہ جہاد مین شریک نہ ہونے لگا لیکن فوجین اور صوائف بہیجتا رہا۔ ۳۳۶ھ مین ایک باغی نے اطراف ماردہ مین علم بغاوت بلند کیا شاہی لشکر اسکی گوشمالی پر مایل ہوا اور اس باغی کو معہ اسکے ہمراہیون کے گرفتار کر لایا قرطبہ پہنچتے ہی کل باغیان ماردہ کو مثلہ کرکے قتل کر ڈالے گئے۔

طلیطلہ کے حالات اور اطاعت

ابن حبان تحریر کرتا ہے کہ ویزیقیوش جبار نے جو کہ رومہ کا سپہ سالار تہا طلیطلہ کو آباد کیا تہا اور اوسکو رومہ کا مقر حکومت بنانا چاہتا تہا بعد چندے نجدانیہ سے بر باط نے یہان پر بغاوت کی اور اسپر قابض ومتصرف ہوگیا سپہ سالاران رومہ اسکے محاصرہ اور جنگ کو برابر آیا کئے مگر کسیکو کامیابی نہوئی اس اثنا مین بر باط کے ہمراہیون مین سے ایک شخص نے بر باط پر حملہ کر دیا اور پہلے ہی حملہ مین قتل کرکے اس مقام پر قبضہ کر لیا زیادہ زمانہ گزرنے نہ پایا تہا کہ یہہ بہی مار ڈالا گیا۔ اسکے مارے جانے سے اسکی زمام حکومت پہر رومہ کے سپہ سالار کے قبضہ اقتدار مین چلی گئی بعدازان یہان کے رہنے والون نے بغاوت کی اور اپنے مین سے ایک شخص

انیتس نامی کو اپنا امیر بنا لیا پھر یہہ بھی مار ڈالا گیا اور اسکی حکومت پر پھر رومہ کے سپہ سالار قابض و متصرف ہو گئے سب کے پہلے جس نے اس کی زمام حکومت اپنے ہین لی وہ شنتیلہ تھا رفتہ رفتہ اہل اندلس بھی اسکے مطیع ہو گئے اسوقت اسنے ملوک رومہ سے قطع تعلق کر لیا، انپر فوج کشی کی، اردمہ کا محاصرہ کیا اور رومہ کے بہت سے بلاد کو مفتوح کر کے طلیطلہ کیجانب مراجعت کی۔ بشکنس نے اس سے بغاوت کی پس اس نے اپنے زور تیغ سے بشکنس کو دبا لیا اور نہایت بیرحمی سے انکو تہ تیغ کیا وہ لوگ بھاگ کر پہاڑون مین جا چھپے بعدازان شنتیلہ اپنی حکومت کے نو سال بعد مرگیا بجاے اسکے قوط (گاتھہ) بریسیلہ چہہ سال تک حکمرانی کرتا رہا اس نے کوئی نمایان کام نہین کیا اسکے بعد انھین مین سے خندس نامی ایک شخص حکمران ہوا اسنے افریقیہ پر فوج کشی کی تھی خندس کے بعد قنتبان سریر حکومت پر متمکن ہوا اس نے متعدد کنائس تعمیر کرائے۔ اسکو نبی صلعم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تھی بلیان نے جو کہ قوم قوط کا ایک معزز و محترم فرد تھا اس سے کہتا تھا کہ مین نے مطریوس عالم کی کتاب مین بروایت دانیال نبی یہہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ یہ دان نبی (جسکے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی) اندلس پر ایک روز قابض ہو جاینگے۔ تھوڑے دنون حکومت کرکے یہہ بھی دنیا سے کوچ کر گیا تب بجاے اسکے اسکا بیٹا [1] . . . . . . سولہ سال تک حکمران رہا یہہ نہایت بدخلق اور ظالم تھا اسکے بعد لزریق تخت نشین ہوا۔ غرض اس زمانہ سے طلیطلہ برابر فتنہ و فساد اور جنبہ داری کا مخزن بنا رہا۔ عبدالرحمن داخل بھی اسکے پیچھے سات سال تک حیران و پریشان رہا۔ ہشام، حکم، اور عبدالرحمن اوسط کے عہد حکومت مین بھی یہان بغاوت ہوئی تا آنکہ خلیفہ ناصر کا دور حکومت آیا پس اسنے اسکو بجبر و اکراہ اپنے عظیم حکومت کا

---

[1] نوٹ :- اصل کتاب مین اس مقام پر جگہ خالی ہے۔

مطیع بنالیا۔ فتح ماردہ وبطلیوس وشنترین کے بعد ناصر نے اسپر فوج کشی کی اور اسکا محاصرہ کیا باغیان دولت ہر چہار طرف سے اسکی حمایت کو آئے خلیفہ ناصر نے انلوگون کی معقول طور سے مدافعت کی اور انپر غالب آیا۔ لاچار ہوکر اسکا امیر تعلبہ بن محمد بن عبد الوارث مصالحت کی گفتگو اور امن کی درخواست دینے کو دربار ناصرین حاضر ہوا خلیفہ ناصر نے اسکو امن دی اور تقصیرات کو عفو فرما کے مظفر ومنصور صوبہ طلیطلہ مین داخل ہوا اور ایک سرے سے اسکو چال ڈالا کوئی چپہ زمین ایسا باقی نہ رہا کہ جس جگہہ کو اسنے اپنے گھوڑے کے سمون سے نہ روندا ہو۔ اُس وقت سے علم حکومت کے مطیع ہوئے اور بعد کو بھی مطیع ہوے۔

ناصر اور سرحدی امراء اندلس کی اندرونی بغاوتون اور اسکے امراء کے خود سریون کے دور کرنیکے بعد ناصر کو سرحد بربر بلاد مغرب کے سر کرنے کا خیال پیدا ہوا پس اسنے امرہ کو جوکہ ملک سبتہ مین بھی عصام کے زیر حکومت تھا مفتوح کیا۔ بربر کے سرحدی امراء اسکو قبضہ کی غرض سے طلبی کے خطوط لکھے۔ اتفاق کہ ابراہیم بن محمد امیر بنی ادریس کو اسکی اطلاع ہوگئی۔ چنانچہ ابراہیم نے خلیفہ ناصر کے آنیسے پیشتر سے بڑھکر سبتہ پر محاصرہ ڈالدیا بعد ازان اس سے اور ناصر سے قبضہ سبتہ کے معاملہ مین خط وکتابت شروع ہوئی۔ انجام یہہ ہوا کہ ابراہیم نے سبتہ مین ناصر کی حکومت تسلیم کی اور ناصر نے اپنی طرف سے اسکو سبتہ کی سند حکومت عطا کی۔ اسکے دیکھا دیکھی ادارسہ سے ادریس بن ابراہیم والی ارشکول نے بھی ہدایا، وتحایف بھیجکے خلیفہ ناصر سے سند حکومت حاصل کرلی محمد بن خزر امیر مغراوہ اور موسیٰ بن ابی العافیہ امیر مکناسہ نے اس معاملہ مین ادریس بن ابراہیم کی پیروی کی۔ اندنون مغرب کی زمام حکومت امیر مکناسہ کے قبضہ مین تھی المغرب الاوسط کے بلاد تنس، وہران، شرشال اور بطحا بھی اسکے زیر حکومت تھے انلوگون نے بھی ہدایا، اور تحائف خلیفہ ناصر کے دربار مین بھیجے خلیفہ ناصر نے اسکو قبول کیا

اور انکو گونکو جایزے اور معقول صلے مرحمت کئے اور انکی حکومتون کی بنیاد کو مستحکم
اور مضبوط کردیا- اسی طرح ملوک اوراسہ کی ایک جماعت نے بہی خلیفہ ناصر کے
دربار مین اسی قسم کا رسوخ پیدا کیا ازانجملہ قاسم بن ابراہیم اور حسن بن عیسیٰ وغیرہما تہے
والی فارس نے بہی بہت بڑا تحفہ ایوان خلافت ناصر مین بہیجا تہا- ناصر نے اسکو بہی
اپنی جانب سے سند حکومت عطا کی- الغرض جسوقت المغرب الاقصیٰ مین خلیفہ
ناصر کی حکومت کا یون زور شور ہوا تو عبید اللہ المہدی نے عظیم فوج کے ساتہہ اپنے
نامور سپہ سالار ابن بصل گورنر تاہرت کو سنہ ۳۲۱ھ مین ملک مغرب کے سرکرنیکو بہیجا
موسیٰ بن ابی العافیہ نے ناصر کو اس واقعہ سے مطلع کرکے امداد کی درخواست کی-
ناصر نے قاسم بن طملس کو بسرافسری افواج شاہی اندلس موسیٰ کی کمک پر متعین کیا
اور جنگی کشتیون کا بیڑہ بہی اسکے ہمراہ روانہ فرمایا- قاسم کوچ وقیام کرتا ہوا سبتہ
پہنچا یہان پر یہہ خبر مسموع ہوئی کہ موسیٰ بن ابی العافیہ نے غنیم کی فوج
کو شکست دیدی پس قاسم آگے نہ بڑہا قرطبہ کیجانب لوٹ کہڑا ہوا جیسا کہ ان کے
حالات مین مذکور ہے-

خلیفہ ناصر اور فرانس وگالز

اوائل چوتہی صدی ہجری مین قوم جلالقہ پر اردون بن ردمیر بن
برمند بن قرلولہ بن وفونش بن بیطر حکمران ہوا اس نے
سنہ ۳۰۱ھ مین بلاد اندلوسیہ کے ثغر جوفی کیطرف ابتدا زمانہ حکومت خلیفہ ناصر مین
پیشقدمی کی- اطراف باردہ مین قتل وغارتگری کا بازار گرم کردیا قلعہ حنش پر قابض
ومتصرف ہوگیا خلیفہ ناصر نے اپنے وزیر السلطنت احمد بن عبدہ کو بسرافسری افواج
اسلامیہ اردون کے بلاد مقبوضہ کیطرف معاوضہ لینے کی غرض سے روانہ کیا-
احمد نے نہایت دلیری ومردانگی سے اردون کے مقبوضات پر تخت وتاراج پر
ہاتہہ بڑہایا بعد اسکے دوبارہ سنہ ۳۰۵ھ مین اردون کے ملک پہ پہر چڑہائی کی اس معرکہ مین

چونکہ اسکا جام حیات پہلے سے لبریز ہو گیا تھا شہید ہو گیا تب خلیفہ ناصر نے اپنے
سوبی بدر نامی کو اردون کے مقبوضات پر جہاد کرنے کو مامور کیا بدر نے ہوشیاری اور
مردانگی سے اس مہم کو انجام دے کے مراجعت کی۔ بعد اسکے خلیفہ ناصر بذاتہ ۳۲۲ھ
مین جلیقہ کے ملک پر جہاد کرنے کی غرض سے چڑھ گیا اردون نے شانجہ بن غرسیہ بادشاہ
بشکنش و والی بنبلونہ سے امداد طلب کی چنانچہ یہہ سب مجموعی قوت سے مقابلہ پر آئے
مگر ناصر کی مردانگی اور جرات کے آگے ایک کی بہی نہ پیش گئی سب کے سب بہت
بُری طور سے ہزیمت اوٹھا کے بہاگے خلیفہ ناصر نے جی کہول کر انکے شہرون
اور مقبوضات کو تاخت و تاراج اور پامال کیا اور انکے بہت سے قلعات کو مفتوح
کر لیا اور کئی ایک کو منہدم کرا دیا۔ بعد اسکے مقبوضات غرسیہ پر متواتر اور مسلسل جہاد
کرتا رہا تا آنکہ ادفونش نے وفات پائی اور اسکا بیٹا فرویلہ سریر آراے حکومت ہوا۔

ابن حیان تحریر کرتا ہے کہ جسوقت فرویلہ بن اردون بن رذمیر بادشاہ جلالقہ
۳۱۳ھ مین حکمران ہوا اسکا بہائی ادفونش بہی دعوی دار سلطنت ہوا اور اسکے بہائی
شانجہ نے اس بابت اس سے منازعت کی۔ غرسیہ کو موقع ملگیا اسنے انکے دار الحکومت
پر قبضہ کر لیا اور ادفونش نے اپنے برادرزادہ کو مار کر نکال دیا
اور شانجہ کا داماد تہا انلوگونمین باہم اتفاق پیدا ہو جانے سے مجموعی قوت مسلوب
ہو گئی بعد چندے پہر متفق الکلمہ ہوے اور شانجہ کو حکومت و سلطنت کے بارسے
سبکدوش کر کے شہر لیون سے نکال دیا۔ شانجہ نے اندرونی جلیقہ مین جا کے پناہ لی
اسکا بہائی رذمیر بن اردون اسکے مقبوضات پر جو کہ غربی جلیقہ مین تلنسریہ تک تہے
حکمران ہوا اس واقعہ کے بعد ہی شانجہ مر گیا اسنے کوئی اولاد نہ چہوڑی —
اب ادفونش مستقل طور پر حکمران ہو گیا تہا اسکے حکومت کا سکہ رعایا برایا کے
دلون پر بیٹھ گیا تہا فوجین آراستہ کر کے اپنے بہائی رذمیر پر چڑہائی کر دی اور

اور شہر سینٹ باذکش پر قابض و متصرف ہوگیا بعد ازان ادفونش پر لوگ بوجہ ترک رہبانیت (درویشی) آفرین کرنے لگے ادفونش نے مجبور ہوکر رہبانیت اختیار کرلی۔ بعد اسکے دوبارہ خروج کیا اور شہر لیون پر قابض ہوگیا اندنون اسکا بھائی رذمیر بسمورہ کیطرف جنگ کرنے کو گیا ہوا تھا یہہ خبر پاکے واپس آیا اور ادفونش کا لیون مین محاصرہ کرلیا تا آنکہ بزور تیغ ۳۲۰ھ مین اس شہر کو فتح کرکے ادفونش کو جیل مین ڈالدیا بعدہ اسکو اپنے باپ کی اولاد کیطرف سے مخالفت اور دعویداری حکومت کا خطرہ پیدا ہوا ایک جماعت کو گرفتار کراکے ان کی آنکھون مین نیل کی سلائیان پھروادین۔

غرسیہ بن شانجہ بادشاہ لشکنس کے مرنے پر زمام حکومت اسکی بہن طوطہ کے سپرد کی گئی یہہ اپنے بیٹے کی پرورش و پرداخت کرنے لگی بعد ازان ۳۲۵ھ مین ملکہ طوطہ نے بدعہدی کی خلیفہ ناصر نے یہہ خبر پاکر اسپر فوج کشی کردی۔ اطراف بنبلونہ کو خوب خوب پامال کیا بدفعات اسپر حملہ اور ہوا انہین غزوات کے اثنا مین محمد بن ہشام نے سرقسطہ مین علم بغاوت بلند کیا مگر محاصرہ و جنگ سے گھبراکر گردن اطاعت جھکادی جیساکہ اوپر بیان کیا گیا ایسا ہی امیہ بن اسحاق نے مقام لشترین مین سر اوٹھایا تھا۔

محمد بن ہشام کی بغاوت و سرکشی کا یہہ واقعہ پیش آیا کہ ۳۲۲ھ مین خلیفہ ناصر نے وشقہ پر چڑھائی کی اور محمد بن ہشام کو سرقسطہ سے اس مہم مین شریک ہونیکو بلا بھیجا۔ محمد بن ہشام نے اس حکم کی تعمیل نہ کی اسپر خلیفہ ناصر کو طیش آگیا لوٹکر سرقسطہ کیطرف آیا اور محمد بن ہشام کے مقبوضہ قلعات کو بزور تیغ مفتوح کرلیا اور اسکے بھائی یحییٰ کو قلعہ روطہ سے گرفتار کرلیا بعد ازان بنبلونہ کیجانب کوچ کیا ملکہ طوطہ بنت انشیر نے نذرانہ اطاعت پیش کرکے اسکو اپنا حاکم بالادست تسلیم کرلیا۔ اور اپنے بیٹے غرسیہ بن شانجہ کو حکومت بنبلونہ پر مامور کیا خلیفہ ناصر نے ملکہ طوطہ کے مقبوضات سے اعراض کرکے البتہ اور اسکے

مصافات کیطرف قدم بڑہایا چنانچہ اس سرزمین کو بہی جی کہولکر پامال کیا اور متعدد قلعات کو مسمار و منہدم کرادیا بعدہ جلیقیہ نے پہر پیشقدمی شروع کی اسوقت رذمیر ن اردون اسپر حکمرانی کر رہا تہا۔ رذمیر نے اس پیشقدمی مین اپنے ساتہہ وخشمہ کو شریک کرلیا تہا خلیفہ ناصر کو اس کی خبر لگ گئی قلعہ برحمث پر پہنچ کے ان دونون کا محاصرہ کرلیا آخر کار رذمیر کو ہزمیت ہوئی بہزار خرابی اپنی جان بچا کے بہاگا خلیفہ ناصر نے اس قلعہ کو اور نیز اور بہت سے قلعات کو ویران و خراب کر ڈالا۔ رذمیر اور خلیفہ ناصر سے متعدد لڑائیان ہوئین ان لڑائیون مین کامیابی کا سہرا خلیفہ ناصر ہی کے سر رہا ان پیہم کامیابیون کے بعد خلیفہ ناصر بنفسہ جنگ خندق مین شریک ہوا۔ اور اس لڑائی کے بعد پہر اور کسی جنگ پر بذاتہ نہین گیا۔ صوائف ہمیشہ بہیجتا تہا۔ اسکے رعب و داب کا سکہ عباسی امرار کے دلون پر بیٹہا ہوا تہا۔

۳۳۶ھ مین قسطنطین بن الیون بن شل بادشاہ قسطنطنیہ نے اظہار محبت و خلاصمندی کی غرض سے سفیر بہیجے اور ان کی معرفت ہدایا و تحائف روانہ کئے۔ خلیفہ ناصر نے اس سفارت کے پیش کئے جانیکو ایک خاص دن مقرر کیا اور کل افسران فوجی اور ملکی کے نام فرامین جاری کردیئے کہ اس مقررہ وقت پر مناسب ساز و سامان اور آلات حرب سے مسلح ہوکر آئین۔ قصر خلافت شاہانہ شان وشوکت سے آراستہ کیا گیا۔ دروازون پر اور محرابون پر عمدہ عمدہ پردے لٹکائے گئے۔ وسط مین سریر خلافت بچہایا گیا جسپر بہت سے آبدار ہیرے اور جواہرات جڑے ہوئے تہے تخت شاہی کے اردگرد شاہزادے خلافت مآب کے بہائی، اعمام (چچا)، اقربا، وزرار اور خدام علے قدر مراتب ودرجات استادہ ہوئے بادشاہ قسطنطنیہ کے سفیر دربار مین داخل ہوے تو دربار کی شان اور خلافت مآب کی جبروت اور سطوت سے حیرت زدہ ہوگئے مگر پہر ذرا سنبہلے اور شاہی تخت کے قریب جاکر

اسپنے بادشاہ قسطنطین کا پیام پہنچایا اور خط پیش کیا۔ خلیفہ ناصر نے حاضرین جلسہ کو اشارہ کیا کہ اس جلسہ مین حسب موقع مناسب خطبہ (اسپیچ) دیا جائے جس مین اسلام وخلافت اسلامیہ کی عظمت بیان کیجائے اور ظہور اعزاز ملت اسلامیہ اور ذلت و خواری اعداء دین پر اللہ تعالے کا شکریہ ادا کیا جائے چنانچہ حاضرین جلسہ جسمین بڑے بڑے نامی خطیب (اسپیکر) تہے تعمیل حکم پر طیار ہوئے لیکن جلسہ کے رعب (یا سلطان کی سطوت م) سے اسپنے پورے مافی الضمیر کو ادا نہ کرسکے۔ دو چار فقرے یا چند کلمے کہنے پائے تہے کہ زبان مین لکنت اور پانون مین لغزش پیدا ہوگئی لڑکہڑا کر زمین پر گر پڑے۔ انہین لوگون مین ابو علی القالی وافد عراق تہا جو کہ حکم ولیعہد کے حاشیہ نشینون اور مصاحبون سے تہا اس خدمت کے انجام دینے کو فخریہ کہڑا ہوا۔ جب کل خطیبون کو جو کہ مشہور اسپیکر اور پہلے سے اس خدمت کے انجام دینے کو آمادہ ہو رہے تہے اس حکم کے تعمیل مین ناکامی ہوئی تو منذر بن سعید بلوطی نامی ایک شخص جو پہلے سے اس خدمت کے لئے طیار بہی ہوا تہا اور نہ اس نے اس سے پہلے ایسی شان وشوکت کی محفل دیکہی تہی اُٹہا اور نہایت متانت وسنجیدگی سے حسب حال وموقع تقریر کی اور اس خدمت کو پوری طور سے انجام دیا۔ ختم تقریر پر فی البدیہہ چند اشعار بہی پڑہے جس سے حاضرین جلسہ اس کی ظاہری حالت سے بیحد متعجب ہوئے اور اسکو اس خدمت کی بجاآوری کا فخر ومباہات حاصل ہوا۔ خلیفہ ناصر نے اسکی برجستہ تقریر اور فصاحت وبلاغت پر متحیر اور خوش ہوکر قاضی القضاۃ کا معزز عہدہ عطا فرمایا۔ اس واقعہ سے منذر عزت اور سربرآوردگی مین مشہور ہوا۔ اسکے حالات مشہور ہین اور اسکا خطبہ بہی جو اس جلسہ مین اس نے دیا تہا ابن حیان کی تصانیف مین مذکور ہے۔

ان سفیرون کی واپسی پر خلیفہ ناصر نے بہی ہشام بن کلیب جاثلیق کو مراسم

اتحاد مضبوط و رشتہ محبت مستحکم کرنے کی غرض سے کچھہ ہدایا اور تحائف لے کے
قسطنطنیہ بھیجا۔ دو برس بعد ہشام قسطنطنیہ سے اندلس واپس آیا بادشاہ قسطنطنیہ نے پھر
اسکے ساتھہ اپنے سفیر بھیجے۔ بعد اسکے ہوتو بادشاہ صقالبہ، بادشاہ جرمن،
افود بادشاہ فرانس جو کہ سیرت کے اسطرف تھا اور کلدہ بادشاہ فرانس اقصائے
مشرق کے ایلچی آئے خلیفہ ناصر نے ان لوگون سے بھی ملاقات کی اور
بادشاہ صقالبہ کے سفیرون کے ساتھہ ربیع اسقف کو روانہ کیا دو برس بعد
واپس آیا۔

سنہ ۳۴۴ھ مین اردون بن زذمیر کا سفیر آیا یہہ رذمیر وہی ہے جسنے اپنے بھائی اذفونش
کی آنکھون مین نیل کی سلائیان پھروادی تھین جیساکہ اوپر بیان کیا گیا اردون کا سفیر
مصالحت اور مراسم اتحاد قائم کرنے کا پیام لایا تھا خلیفہ ناصر نے مصالحت
کرلی اور دوستانہ مراسم قائم اور جاری رکھنے کا عہد نامہ لکھدیا۔ پھر سنہ ۳۴۵ھ مین
اردون نے اس صلحنامہ مین فردلند بن عبد شلب سردار قشتیلیہ کو داخل کرنیکی
درخواست پیش کی خلیفہ ناصر نے اس درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت فرماکے
فردلند کو بھی عہد نامہ مین شامل کرنے کی اردون کو اجازت دیدی غرسیہ بن
شانجہ نے اپنے باپ شانجہ بن فرذیلہ کے بعد جلیقہ پر استیلا و تصرف حاصل کر لیا تھا
بعد چندے اہل جلیقہ اس سے باغی و منحرف ہوگئے فردلند سردار قشتیلیہ مذکور
کو موقع ملگیا اس نے جلیقہ کی عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لے لی اور اردون
بن رذمیر کیجانب مائل ہوگیا۔ غرسیہ بن شانجہ ملکہ طوطہ بنت انشیر والیہ بشکنش کا
پوتا تھا اسکو اپنے پوتے غرسیہ کی تباہی و بربادی سے رنج و ملال ہوا اسانے
سفر درست کرکے بطور وفد کے سنہ ۳۴۷ھ مین خلیفہ ناصر کیخدمت مین حاضر دی۔
اپنی اور اپنے بیٹے شانجہ بن رذمیر کی مصالحت اور اپنے پوتے غرسیہ کی اعانت کی

درخواست پیش کی - ملکہ طوطلہ کے ساتھہ شانجہ اور غرسیہ بھی آیا ہوا تھا - خلیفہ ناصر
ان لوگون سے بعزت و احترام پیش آیا اور ان کی درخواست کے مطابق ملکہ طوطلہ
اور شانجہ کے ساتھہ مصالحت کر لی صلحنامہ کی تکمیل کرادی اور غرسیہ بادشاہ جلیقہ
کے ہمراہ فوجین روانہ کین پس عساکر اسلامیہ نے غرسیہ کو جلیقہ کا دوبارہ بادشاہ بنایا
چنانچہ جلیقہ نے اردون کی اطاعت سے منحرف ہو جانیکا اعلان کردیا - غرسیہ نے
خلیفہ ناصر کی خدمت مین شکریہ کا خط روانہ کیا اور نیز قرب و جوار کے لوگونکو خلیفہ ناصر
کی امداد و اعانت اور فرولند سردار قشتیلیہ کی بدعہدی اور چیرہ دستی سے مطلع کیا
اس سے لوگونکو فرولند کیطرف سے نفرت پیدا ہوگئی - اس زمانہ سے خلیفہ ناصر نسبت
غرسیہ کی ہمدردی اور اعانت مین مصروف رہا -

جن دنون نکلدہ بادشاہ فرانس مشرقی کا سفیر آیا تھا اُسی زمانہ مین بادشاہ برشلونہ
اور طرکونہ کے سفیر بھی مصالحت و اتحاد قائم کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے
خلیفہ ناصر نے ان کی درخواست کے مطابق انلوگون سے بھی مصالحت کر لی
بعد ازان روم کا سفیر اظہار مودت و رسم دوستی جاری و قائم رکھنے کے
لئے حاضر ہوا خلیفہ ناصر نے اس سے بھی مراسم و اتحاد جاری و قائم رکھنے کا
عہد کر لیا -

خلیفہ ناصر کا اپنے بیٹے عبد اللہ سے انتقام لینا

خلیفہ ناصر نے اپنے بیٹے حکم کو اپنا ولیعہد بنایا تھا
اور اپنے کل لڑکون پر اسکو فضیلت دے رکھی تھی
کاروبار سلطنت مین بھی اسکو دخیل کر لیا تھا - اکثر امور سیاست کا انصرام و انتظام
اسکے سپرد تھا - حکم کا بھائی عبد اللہ عقل و فراست مین حکم کے برابر تھا اس سے عبد اللہ
کو ناراضگی اور ملال پیدا ہوا رفتہ رفتہ اس ناراضگی اور ملال نے باپ کے ساتھہ مخالفت
کرنے پر ابھار دیا - پس اسنے اُن ارکین دولت کو بھی اس مخالفت مین شریک کرنا چاہا

جنکے قلوب پہلے سے اس مرض مین مبتلا ہو چکے تھے ان لوگون نے نہایت خوشی سے عبد اللہ کی اس درخواست کو منظور و قبول کیا انہین لوگون مین سے یاسر فتی وغیرہ تھے۔ شدہ شدہ اسکی خبر خلیفہ ناصر تک پہنچی خلیفہ ناصر نے تفتیش شروع کی تھوڑی ہی کوشش سے اصلی واقعہ کا انکشاف ہوگیا فوراً اپنے بیٹے عبد اللہ اور یاسر فتی کو معہ اُن کل ارا کین دولت کے جو اس سازش و فتنہ پردازی مین شریک تھے گرفتار کر لیا اور ۳۳۹ھ مین ان سب اجل رسیدون کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔

تعمیرات خلیفہ ناصر

جسوقت خلیفہ ناصر کی حکومت و سلطنت اندرونی اور بیرونی خدشات و خطرات سے محفوظ ہوگئی اور معقول طور سے اسکی امارت و حکمرانی کو استقلال و استحکام حاصل ہوگیا اسوقت خلیفہ ناصر نے تعمیرات عمارات کی طرف توجہ فرمائی۔

خلیفہ ناصر کا دادا امیر محمد اور اسکے باپ عبد الرحمن اوسط اور اسکے دادا حکم نے یکے بعد دیگرے اپنے اپنے محلسرا صرف کثیر سے نہایت اعلیٰ درجہ کے بنوائے تھے ازانجملہ قصر الزاہر ما بہو الکامل اور قصر منیف تہا پس جب عبد الرحمن ناصر کا دور حکومت آیا تو اسنے بھی قصر الزاہر کے پہلو مین محلسرا تعمیر کرایا اور اسکا نام " دار الروضہ " رکھا۔ پہاڑ سے اس شاہی محل مین بذریعہ نل کے پانی لایا۔ مختلف ملکون اور سرزمینون سے بڑے بڑے مہندسین اور انجنیرون کو طلب کیا چنانچہ وہ لوگ دور و دراز ملکون سے قرطبہ مین آئے ۔ حتی کہ بغداد اور قسطنطنیہ کے مشہور مشہور کاریگرون نے زحمت سفر گوارا کر کے قرطبہ مین آکے دم لیا۔ محلسراؤن کے تعمیر کے بعد حمامات کی تعمیر کیجانب متوجہ ہوا۔ محلسراؤن کے باہر بینا ناعورہ حمام تعمیر کرایا اور پہاڑ کی بلند چوٹی سے باوجود بُعد مسافت کے پانی لایا۔ بعد اسکے مدینۃ الزہراء کا بنیاد کی

پتھر رکھا اور اسکے تکمیل تعمیر کے بعد اسکو اپنا دار الحکومت اور مقر سلطنت قرار دیا
اس شہر مین بہی بڑی بڑی عمارتین، عمدہ عمدہ محلسرائین، باغات جو اس سے قبل
کی تعمیرات سے اعلیٰ درجہ کی تہین تعمیر کرائے ان باغات مین وحوش اور طیور کے
رہنے کے لئے جالدار مکانات اور سائبان اسقدر وسیع بنوائے کہ وحوش اسکے
فضا مین کود و پہاند کر سکتے اور اپنی طبعی طور سے رہ سکتے تہے۔ اسی شہر مین
"دار الصناعتہ" الات حرب اور زیورات کے بنانیکا بہی ایک بڑا کارخانہ بنایا۔
صحن جامع قرطبہ مین بہت بڑا شامیانہ لوگونکو تمازت آفتاب سے بچنے کیلئے
بنوا کر نصب کرایا۔

المستنصر کی حکومت

خلیفہ ناصر جس کی ذات سے اسلام کی شان، دین کی شوکت از سر نو قائم ہوئی تہی ایسی شاندار سلطنت چہوڑ کر ۳۵۰ھ مین سفر آخرت اختیار کیا۔

خلیفہ ناصر کے چار قاضی تہے سلم بن عبد العزیز، احمد بن تقی بن مخلد.... محمد بن عبد اللہ بن ابو عیسیٰ اور منذر بن سعید بلوطی۔

ہ۔ خلیفہ عبد الرحمٰن ملقب بہ الناصر لدین اللہ اموی ان تاجدارون مین تہا جسکے رعب و داب کا سکہ تمام عالم مین چل رہا تہا۔ تخت نشینی کے وقت اسکی عمر اکیس سال کی تہی۔ زمانہ ایسا نازک تہا کہ تمام ممالک ہسپانیہ مین فتنہ و فساد کی گرم بازاری اور طوائف الملوکی پہیلے ہوئی تہی افق سیاست آئے دن کی بغاوتون اور سرحدی عیسائی امراء کے حملون سے گرد آلود ہو رہا تہا۔ عبد الرحمٰن ناصر نے عنان حکومت اپنے ہاتہ مین لینے کے بعد پہلے باغی صوبون پر یلغار کیا اور انکو بزور تیغ اپنا مطیع کیا بعد ازان سرحدی عیسائی ممالک پر جہاد کرنے مین مصروف ہوا۔

نوجوان بادشاہ اندلس اکثر لڑائیون مین سپہ سالار میدان جنگ کی حیثیت سے اپنے لشکر کے ہمراہ جاتا تہا اس سے لشکریونکے جوش دل کی عجیب کیفیت ہو جاتی تہی۔

خلیفہ ناصر کی وفات پر حکم ملقب بہ المستنصر باللہ سریر حکومت پر متمکن ہوا۔ عہدہ حجابت (لارڈ چمبرلین) جعفر مصحفی کو مرحمت فرمایا۔ اس نے مستنصر کو جس دن اسنے تخت

اور ہر سپاہی ایسے امیر لشکر کے جلو مین سرفروشی اور جانبازی کو اپنی سعادت سمجھتا تھا۔

پورے ستائیس سال کی جان توڑ کوششون اور جانکاہ محنتون سے عبدالرحمن ناصر نے اندلس کو اندرونی رقیبون اور بیرونی حریفون کی نظرون سے بچاکر ایک شایستہ اور محفوظ گورنمنٹ بنا یا اور اسی زمانہ مین جبکہ اسکو صحیح طور پر یہہ خبر پہونچی کہ مختلف مقامی گورنرون کی خودمختاری اور ارکین سلطنت کی خودسریون سے خلیفہ بغداد کا اقتدار ایوان خلافت کی چار دیواری کے اندر محدود ہوگیا ہے اور افریقیہ مین بربریون کے نونہاد خاندان حکومت کے علوی حکمران نے اپنے کو امیرالمومنین کہلانا شروع کردیا ہے اور نیز مونس مظفر نے اپنے آقاے نامدار خلیفہ مقتدر کو قتل کر ڈالا ہے تب عبدالرحمن نے اپنے موروثی لقب کو بلاتکلف اختیار کرلیا اور "خلیفہ عبدالرحمن ثالث الناصرالدین اللہ" کے مبارک لقب سے مخاطب ہوا اور حق یہہ ہے کہ عبدالرحمن نے جیسا لقب اختیار کیا تھا ویسا ہی اسکو خوب نباہا۔

قرطبہ اسکے زمانہ مین دولہن کی طرح آراستہ تھا۔ مدبرانہ نظم ونسق اور شایستہ قوانین جاری تھے۔ دنیا کے علوم اور فنون کا یہہ مرکز بنا ہوا تھا۔ طلباے علوم دور دور دراز ملکون سے تحصیل علم کو یہان آتے تھے۔ عروض، الہیات، قانون، فلسفہ، طب، تجارت، اور طبیعات غرض ہر شاخ علم کی تعلیم یہان ہوتی تھی۔ ہر فن کے یگانہ روزگار یہان موجود تھے۔ کاملین جنگ و واقفین فنون جدال کا بھی یہی دنگل تھا۔ ارباب قلم اور اصحاب شمشیر یہان کے قیام کو باعث ناموری وفخر تصور کرتے تھے خلاصہ کلام یہہ ہے کہ اندلس کو اسوقت اور بلاد یورپ سے وہی نسبت تھی جوکہ دولہن کو معمولی مستورات سے ہوتی ہے اور قرطبہ کو اندلس سے وہی مناسبت تھی جو سر کو جسم سے یا قلب کو

حکومت پر قدم رکہا تہا ایک تحفہ پیش کیا جس مین طرح طرح کی قیمتی قیمتی اشیا تہین جسکو ابن حیان نے مقتبس مین تحریر کیا ہے۔ وہو ہذا۔

اعضار آلیہ سے شہر قرطبہ کی لنبائی مین مختلف البیان ہین مگر اکثر کا اتفاق اسپر ہے کہ دس میل سے کسی طرح کم نہ تہی (جو اس زمانہ مین لندن کی لنبائی ہے) خلیفہ ناصر کے رعب و داب کی یہ کیفیت تہی کہ مسیحی سلاطین اپنے جہگڑون اور نزاعون کے فیصلہ کرانے کو خلیفہ ناصر کے دربار مین آتے تہے قسطنطنیہ، فرانس، جرمنی، اور اطالیہ کے بادشاہ مراسم اتحاد قائم کرنے اور باہم مصالحت رکہنے کی درخواست پیش کرنے کی غرض سے سفیر بہیجتے تہے۔ اس زمانہ مین کسی ملک کا ایسا کوئی خطہ نہ تہا جہان پر خلیفہ ناصر کی سطوت وجبروت اپنی مہیب وخوفناک شکل نہ دکہلاتی رہی ہو۔ خلیفہ ناصر کی عقل و دانش اور دولت وعظمت کا شہرہ تمام براعظم یوروپ اور افریقہ مین عام ہو رہا تہا ابن حیان تحریر کرتا ہے کہ جسوقت سفیران قسطنطنیہ تحائف وہدایا لئے ہوئے سرزمین اندلس مین وارد ہوئے تو خلیفہ ناصر نے سرحد پا ادر نیز سفر مین مہانداری کرنے کی غرض سے یحییٰ بن محمد بن لیث کو روانہ کیا پہر جب سفراء مذکور قریب محلات قرطبہ کے پہنچے تو سپہ سالاران لشکر نے یکے بعد دیگرے سفیرون سے ملاقات کی بعدازان خواجہ سراؤن کے سردار یاسر اور تمام جو محلات شاہی کے داروغہ اور خلیفہ ناصر کے جلیس خلوت تہے ملے اور نہایت احترام سے ولیعہد حکم کے ایوان خاص مین جوکہ شہر پناہ قرطبہ کے قریب تہا ٹہرایا۔ خواص وعوام کے آمد ورفت کی ممانعت کردی گئی اور ان سفیرون کی حجابت پر سپہنے اور منتخب ۱۶ آزاد غلام مقرر کئے خلیفہ ناصر نے ان سفیرون کے ملنے اور کاغذات سفارت پیش کئے جانے کے لئے گیارہوین ربیع الاول ۳۳۸ھ اور بقول مورخ علامہ ابن خلدون ۳۳۶ھ (مطابق سنہ ۹۴۹ع) یوم شنبہ مقرر کیا۔ قصر قرطبہ مجلس زاہر شاہی شان وشوکت سے آراستہ کیا گیا وسط مین ایک جڑاؤ تخت بچہایا گیا تخت کے دائین بائین جانب پہلے خلیفہ ناصر کے بیٹون کی کرسیان رکہی گئین سب سے پہلے ولیعہد سلطنت حکم کی بعدہ عبداللہ کی، پہر عبدالعزیز ابوالاصبغ پہر مروان کی کرسیان رکہی گئین بائین جانب منذر، عبدالجبار اور سلیمان

دو ایک سو فرانسیسی غلام عمدہ نسل کے گہوڑونپر سوار تلوارون، نیزون، زرہبن، ڈہالون
وہندی خودون سے آراستہ پیراستہ، تین سو حبشی مختلف اقسام کی زرہ، تین سو

کی کرسیان حسب ترتیب بچہائی گئین عبد الملک بن خلیفہ ناصر علالت کیوجہ سے شریک دربار نہین ہوا
ان شاہزادون کے بعد وزرا حسب مراتب دائین بائین حاضر ہوسے پہر حجاب (لارڈ چمبرلین)
بعدہ وزراء کے لڑکے خدام اور وکلا صف بصف استادہ ہوئے تمام محل مین اندر سے
صحن تک قیمتی قیمتی قالینون اور اعلے درجہ کے فروش کا فرش تہا دروازون اور محرابون پر
ریشمی زر دوزی کے پردے لٹکائے گئے۔ سفراے قسطنطنیہ جسوقت اس ایشیائی
شاہانہ دربار مین حاضر ہوئے دربار کی آراستگی دیکہکر دنگ ہوگئے اور سب سے زیادہ
حیرت تو انپر خلیفہ ناصر کی سطوت و جبروت سے چہائی جیون تیون قریب تخت شاہی کے پہنچکر
اسپنے بادشاہ قسطنطین بن لیو والی قسطنطنیہ کا خریطہ پیش کیا غلاف آسمانی رنگ کا تہا
جسپر سنہرے حرفون سے بخط اغریقی (یونانی) لکہا ہوا تہا غلاف کے اندر ایک
صندوقچہ تہا اور یہہ بہی رنگین تہا نقرئی حروف سے بخط اغریقی تحریر تہا صندوقچہ پر سونیکی
مہر لگی ہوئی تہی جسکا وزن چار مثقال تہا مہر کے ایک رخ مین مسیح کی صورت تہی دوسری
جانب خود بادشاہ قسطنطنیہ کی مع اوسکے بیٹے کے منقوش تہی اس صندوقچہ کے اندر دوسرا
چہوٹا صندوقچہ تہا یہہ صندوقچہ آبگینہ کا تہا طلائی و نقرئی میناکار کام اسپر بنا تہا اس صندوقچہ
کے اندر ایک ریشمی لفافہ تہا جسکے اندر خط رکہا ہوا تہا۔ عنوان خط کے ایک سطر مین قسطنطین
ورومانس مومنین مسیح بادشاہ عظیم سلطنت روم لکہا ہوا تہا اور دوسری سطر مین بزرگ
قابل تعظیم مفخر شریف النسب عبد الرحمن خلیفہ وحاکم عرب در ملک اندلس اللہ تعالی ان کی بقا
کو دراز کرے مکتوب تہا۔ خلیفہ عبد الرحمن نے خط سنکر اشارہ کیا کہ خطبا اسپر لکچر (یا لکہچرار)
اور شعرا حسب موقع مناسب اسپیچ دین اور قصائد پڑہین ولیعہد حکم نے فقیہہ محمد بن عبد البر
الکنیانی کو اس خدمت کے انجام دینے کو حکم دیا اگرچہ اسکو بہت کچہ دعوی اپنی قادر الکلامی کا تہا

"خود ایک سو بھینہ ہندیہ، پچاس خودخشبیہ (لکڑی والے) یہہ لکڑی فرانس کی مشہور اور اعلی درجہ کی طاشائیہ سے کہین نفیس اور قیمتی تہی، تین سو فرانسیسی حربہ، ایک سو سلطانی ڈہالین دس جوشنین طلائی، پچیس طلائی سینگہین جو بھینس کی سینگ کی"

اور فی البدیہہ خطبہ دینے پر بہ نسبت اوروں کے بیحد مشاق تہا مگر دربار کی شان و شوکت اور خلیفہ ناصر کی سطوت و جبروت سے کہڑے ہوتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑا تب ابو علی بغدادی اسماعیل بن قاسم قالی مولف امالی و نوادر کہڑا ہوا یہہ خلیفہ کے یہان وفد ہوکر عراق سے آیا ہوا تہا اور ولی عہد سلطنت کا منظور و مقبول تہا۔ حمد و نعت کے بعد یہ بہی خاموش ہورہا صورت سے معلوم ہوتا تہا کہ کسی فکر و اندیشہ مین مستغرق ہے ابن حبان وغیرہ نے ایسا ہی ذکر کیا ہے مورخ علامہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ دینے کے لیئے ابو علی القالی پہلے سے اس خدمت پر مامور کیا گیا تہا۔ مطمح مین لکہا ہوا ہے کہ جسوقت ابو علی سکوت کے عالم مین حمد و نعت پڑہکر کہڑا ہو گیا منذر بن سعید بلوطی جو زمرۂ فقہا مین حاضر دربار تہا خود بخود اوٹھہ کہڑا ہوا اور ایسی تقریر شروع کی کہ جو ابو علی کے کلام سے چسپان ہوگئی سامعین کو یہہ بہی معلوم نہوا کہ حمد و نعت کسی اور کی ہے اور تقریر کسی اور کی۔ خطبہ اور اشعار جو منذر نے اس موقع پر پڑہے تہے کتاب نفح الطیب جزء اول صفحہ ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۱ مین موجود ہے فمن شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الیہ۔

مورخین نے لکہا ہے کہ خلیفہ ناصر کے عہد حکومت مین دو کرور چون لاکہہ اسی ہزار دینار (ایک دینار نو روپیہ کا تقریباً ہوتا ہے) اندلس کے صوبجات و قصبات اور دیہات کا خراج تہا۔ بازار اور گذرون کی آمدنی سات لاکہہ پینسٹھہ ہزار دینار تہی۔ باقی رہے اخماس غنائم (مال غنیمت کا پانچوان حصہ) یہہ خارج از شمار تہے اسکا احصا کسی دفتر سے نہین ہوسکتا

"بتائی گئین تھین"

خلیفہ ناصر کی وفات کے بعد جلالقہ کو ملک گیری کی طمع دامنگیر ہوئی فوجین آراستہ کر کے سرحد پر آپڑے خلیفہ حکم نے اس سے مطلع ہو کر بذاتہ اس مہم کے سر کرنے کو کوچ کیا اور اس شدت سے جلالقہ پر حملہ کیا کہ اُنکے دانت کھٹے ہو گئے۔ بوریا بدھنا

خلیفہ ناصر اس خراج کو تین حصون پر تقسیم کرتا تھا ایک ثلث آراستگی فوج اور درستی سامان جنگ پر صرف کرتا تھا اور ایک ثلث کو تعمیرات مین لگاتا تھا باقی رہا تیسرا ثلث وہ بیت المال مین جمع کیا جاتا تھا

بیان کیا جاتا ہے کہ بعد وفات خلیفہ ناصر کاغذات مین سے ایک قلمی یادداشت بخط خاص خلیفہ ناصر نکلی جسمین مرحوم خلیفہ نے وہ دن کمال احتیاط سے لکھے تھے جو اس کے پچاس سالہ حکومت مین افکار سے خالی تھے شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ اس طویل اور دراز زمانہ مین اسکو ایسے دن صرف چودہ (۱۴) نصیب ہوے۔

وقت وفات اسکی عمر تہتر برس کی تھی۔ چہرہ کا رنگ سفید چمکدار، حسین، اور عظیم الجثہ تھا۔ پنڈلیان پتلی اور چھوٹی، پیٹھ لمبی تھی۔ اہل اندلس کا بیان ہے کہ یہ پہلا خلیفہ ہے جو بعد اپنے دادا کے سریر حکومت پر جلوہ افروز ہوا۔ ام ولد مرجانہ کے بطن سے تھا جن لوگون نے امیر المومنین کا خطاب اختیار کیا انمین سے کسی نے اسکے زمانہ خلافت کے برابر باستثنا مستنصر علوی والی مصر کے خلافت نہین کی گیارہ لڑکے وقت وفات اسکے موجود تھے ۱۱ ماہ رمضان المبارک سنہ ۳۵۰ھ مین وفات پائی افسوس ہے کہ اس کے جانشین پھر ایسی قابلیت کے نہ ہوے۔ مترجم ملخص از کتاب نفح الطیب جلد اول صفحہ ۲۲۷ لغایتہ ۲۴۷ و کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۲۱۱ و تاریخ اسپین انگریزی +

سنبھال سکے سرحد بلاد اسلامیہ سے کوچ کر گئے۔ مصالحت کا پیام دیا اور اپنے اس خیال خام سے باز آئے جسکو اونھون سنے خلیفہ ناصر کی وفات کر جانے سے اپنے دماغون مین پکانا شروع کیا تھا بعدازان اسکے آزاد غلام غالب[1] سنے بلاد جلیقہ پر جہاد کی طیاری کی اور فوجین آراستہ کرکے دارالحرب مین داخل ہونے کی غرض سے شہر سالم کیطرف روانہ ہوا جلیقیہ نے بھی اس خبر سے مطلع ہوکے فوجین فراہم کین دونون فوجون کا ایک وادی مین مقابلہ ہوا۔ سخت اور خونریز جنگ سکے بعد عساکر اسلامیہ سنے عیسائیون کو ہزیمت دی اور ان سکے لشکرگاہ کو لوٹ سکے فرولند قوس کے شہر پر چڑھ سگئے اور اسکو بھی تاخت و تاراج کر سکے مظفر و منصور مال غنیمت لئے ہوسے مراجعت کی۔

اسی زمانہ مین شانجہ بن ترد میر بادشاہ بشکنس کو بدعہدی کا خیال پیدا ہوا اور خلاف عہدنامہ سکے ممالک اسلامیہ کی جانب پیشقدمی شروع کی خلیفہ حکم سنے یحیی بن محمد تجیبی والی سرقسطہ کو بسرکردگی افواج اسلامیہ اس مہم سکے سر کرنے کو روانہ کیا بادشاہ جلالیقہ شانجہ کی کمک پر آیا گھمسان لڑائی ہوئی کمیت یحیی سکے ہاتھ رہا عیسائیونکو بہت بری طور سے شکست ہوئی بھاگ کر قوریہ مین الدگون سنے اپنی جان بچائی عساکر اسلامیہ سنے جی کھولکر شانجہ سکے مقبوضات کو تاخت و تاراج کیا اور بہت سا مال غنیمت سلے سکے مراجعت کی۔ انہین دنون ہذیل بن ہاشم اور غالب (مولائے حکم) بہ اجازت خلیفہ حکم سرحدی مسیحی مقبوضات پر جہاد کرنے کو سگئے اور کامیابی سکے ساتھ واپس آئے ان واقعات سے حکم سکے فتوحات کی تمام سرحدی ملکون مین دھوم مچگئی سرحدی اسلامی سپہ سالارون سکے حوصلے بڑھگئے ہر طرف سے فتحیابی اور کامیابی کی بشارتین آنے لگین۔ ان فتوحات مین سب سے بڑی اور نمایان فتح قلعہ مقبوضات

---

[1] بلاد اسلامیہ کے سرحد کا سپہ سالار تھا۔

بشکنس کی فتح تھی جو غالب کے ہاتھہ پر ہوئی خلیفہ حکم نے اسکو از سر نو تعمیر کرائی اور اپنی خاص توجہ اس کی جانب صرف کی بعد اسکے فتح قطلوبیہ کی ہے قطلوبیہ کے سر کرنیکا شہرہ سپہ سالار وشقہ کے سر پر باندہا گیا۔ اسکے فتح ہونے سے بہت سا مال و اسباب اور آلات حرب و محاصرہ اور غلہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھہ لگا اسکے مصافات سے گائے بکریاں، گھوڑیاں، کھانے پینے کی چیزین اور قیدی جو عدو دا حصار سے باہر تھے عساکر اسلامیہ کے ہاتھہ آئے پھر ۳۶۵ھ مین غالب سپہ سالار افواج اسلامی نے بلاد البتہ پر چڑہائی کی اس مہم مین یحییٰ بن محمد تجیبی اور قاسم بن مطرف بن ذی النون وغیرہما نامی نامی کارآزمودہ سپہ سالار بھی شریک تھے عساکر اسلامیہ نے پہلے قلعہ غرماج پر قبضہ حاصل کیا بعد ازان حریف کے بلاد مین تاخت و تاراج کرتے ہوئے گھس پڑے اور کامیابی کے ساتھہ واپس آئے۔ اسی سنہ مین مجوسیون کی کشتیون کا بیڑا بحر کبیر کے ساحل سے آلگا اور انلوگون نے خشکی پر اوترکر اشبونہ کے مصافات مین غارتگری اور لوٹ شروع کر دی۔ اہل اشبونہ مسلح ہوکر مقابلہ پر آئے اور مجوسیون سے لڑنے لگے گھبراکر مجوسیون نے اپنی کشتیون کے جانب مراجعت کی۔ خلیفہ حکم کو اسکی خبر لگی تو اس بیدار مغز بادشاہ نے سپہ سالارون کو سواحل کی محافظت کی ہدایت اوزتاکید کی اور عبد الرحمن بن رماحس امیر البحر کو حکم دیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو جنگی کشتیون کا ایک بیڑا مجوسیون سے جنگ کرنے کو بھیجے۔ واس حکم کے صادر ہوتے ہی یہ اطلاع پہنچی کہ سواحل کے ہر طرف سے عساکر اسلامیہ نے یلغار کرکے مجوسیون کو انکی پیشقدمی کا مزا چکھانے کے خائب و خاسر واپس کر دیا۔

بعد ان واقعات کے اردون بن ادفونش معزول شہزادہ جلالقہ دربار حکم مین حاضر ہوا اور بکمال عجز و الحاح یہ درخواست کی کہ مجھکو تخت حکومت پر بحال و قائم ہونے مین مدد دیجیے اردون کا چچازاد بھائی شانجہ بن رذمیر باعانت خلیفہ ناصر تخت

حکومت پر متمکن ہو گیا تھا اور عیسائیون نے اس کی اطاعت قبول کر لی تھی اسوقت اردون اپنے داماد فرولند حکمران قشتیلیہ کے پاس چلا گیا تھا بعد وفات خلیفہ ناصر اردون کو یہہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا خلیفہ حکم بھی شانجہ کا معاون نہو جاسے جیسا کہ اسکا باپ خلیفہ ناصر اسکا معین ہوا تھا اس خیال کا پیدا ہونا تھا کہ سامان سفر درست کر کے بطور وفد خلیفہ حکم کی خدمت مین حاضر ہو کر پناہ گزین ہو گیا خلیفہ حکم نے اس سے ملاقات کرنے کا ایک دن خاص مقرر کیا اور جیسا کہ اسکے پہلے سفراً سلاطین کے آنے پر دربار سجایا گیا تھا اردون کے آنے پر بھی ایوان خلافت آراستہ کیا گیا ابن حیان نے اس آراستگی واہتمام کو اسیطرح بیان کیا ہے جس طرح کہ پہلے دربار کا حال تحریر کیا ہے۔ الغرض خلیفہ حکم کی خدمتمین اردون باریاب ہوا خلیفہ حکم نے اسکو بیٹھنے کی اجازت دی اسکے دشمن کے مقابلہ مین اسکی امداد کا وعدہ کیا اور چونکہ اردون خود دربار شاہی مین حاضر ہوا تھا اسوجہہ سے خلعت عنایت کی بعدہ اسلام کے سوالات اور فردلند قومس سے قطع تعلق کر لینے کے شرط پر عہد نامہ لکھا گیا خلیفہ حکم نے توثیق عہد و قرار کی غرض سے اردون کے ہاتھہ پر ہاتھہ مارا اور اردون نے اپنے بیٹے غرسیہ کو مزید اطمینان کے لئے دربار خلافت مین محبوس کر دیا چنانچہ تکمیل عہد نامہ کے بعد صلے اور جایزے اردون کو اور اسکے ہمراہیون کو مرحمت ہوئے بوقت مراجعت ان لوگون کے ہمراہ قرطبہ کے چند ذمی مسیحی امراء اور ولید بن مغیث قاضی، اصبغ بن عبداللہ بن جاثلیق اور عبداللہ بن قاسم مطران وغیرہم بھیجے گئے تاکہ اردون کے ملک مین پہنچکر اسکے تخت نشینی کے رسم مین شریک ہون اور اسکے رہین کو قرطبہ لے آئین یہہ واقعہ سالہ ۳۵۱ھ کا ہے۔

انہین دنون اردون کے ابن عم شانجہ بن رذمیر نے پھر اہل جلیقہ وسمورہ بہکے

سرداروں اور مسیحی علماء کو بطور وفد دربار شاہی میں اظہار اطاعت اور شاہنشاہی اقتدار تسلیم کرنے کی غرض سے روانہ کیا اور یہہ امید ظاہر کی کہ جس طرح آپ کے بزرگ باپ خلیفہ ناصر نے مجھے تخت حکومت پر متمکن فرمایا تھا اسیطرح آپ بھی مجھے بحال و قائم رکھے خلیفہ حکم نے انلوگون کے عہد و اقرار کو بچند شرایط قبول و منظور فرمایا از انجملہ ان قلعات اور برجون کا منہدم کرنا تھا جو ممالک اسلامیہ کے سرحد پر بنائے گئے تھے۔ بعد اسکے پریزیڈنٹ فرانس کیطرف سے مراسم اتحاد قائم رکھنے کی سفارت آئی۔ اسی وقت ملوک برشلونہ اور طرکونہ بھی سفارتین اظہار خلوص کی غرض سے بھیجین اور یہہ درخواست کی کہ دونون سلطنتون مین جیساکہ اس سے پیشتر عہد و اقرار تھا وہی قائم و بحال رکھا جائے سفارت کے ساتھہ ان دونون بادشاہون نے کچھہ تحفہ بھی بھیجا تھا وہو ہذا " حلقالیہ کے خواجہ سرا کے لڑکے بیس نفر بیس قنطار سمور کا اون،، "پانچ قنطار قصدیر، دس صقلبی زرہین اور دوسو فرانسیسی تلوارین،،

خلیفہ حکم نے ان لوگون کے تحائف کو قبول فرمایا اور ان شرایط سے مصالحت کرلی کہ یہہ دونون ان قلعات کو منہدم و مسمار کرادین جو حدود ممالک اسلامیہ کے قریب واقع ہین اور یہہ دونون آیندہ اپنے کسی ہم مذہب کی مدد خلافت مآب کے خلاف نکرین اور آیندہ عیسائیون کو مسلمان تاجرون کی مزاحمت اور ایذا رسانی سے بروک دین۔

بعد ازان غرسیہ بن شانجہ بادشاہ لشکنش کے سفراء اور سردار و علمائے نصاریٰ کے ایک گروہ کے ساتھہ دربار حکم مین حاضر ہوئے اور مصالحت کی درخواست پیش کی اگرچہ اسنے سفارت کے بھیجنے اور مصالحت کی درخواست کرنے مین توقف کیا تھا مگر

ایک قنطار سو رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل برابر ہوتا ہے ۳۳ تولہ کے۔ قصدیر یا قزدیر ایک معدنی جسم ہے

(حاشیہ:) ...

خلیفہ حکم نے اپنی فیاضی اور عام اخلاق سے اسکو محروم نرکھا اسکی بھی درخواست منظور فرمائی۔ چنانچہ سفرار بادشاہ نشکنس نے کامیابی کے ساتھ مراجعت کی۔

سنہ ۰۰۰ مین مادرلنذریق بن بلاکش سردار مغربی جلیقہ جو سبھون مین سربراوردہ اورممتاز تھا دارالخلافت قرطبہ مین خلیفہ حکم کی خدمت مین آئی خلیفہ حکم نے اسکی بڑی خاطر و مدارات کی ارائین دولت کو اسکے استقبال کا حکم دیا اور اس سے ملنے کا ایک خاص دن مقرر کیا جسمین تمام شاہی محل اور دربار آراستہ کیا گیا چنانچہ مادرلنذریق نے حاضر ہوکر مصالحت و مراسم اتحاد قائم رکھنے کی درخواست پیش کی خلیفہ حکم نے اسکی خواہش اور استدعا کے مطابق اسکے بیٹے کیلئے عہدنامہ صلح لکھدیا اور اسکو بہت سا مال زر عطا کیا جو اسکے ہمراہی وفود مین تقسیم کردیا گیا علاوہ اسکے ایک خچر سواری کے لئے مرحمت ہوا جسکی زین اور لگام مطلا تھی اور جھول دیبا کی تھی بعد اسکے حکم کے ارائین دولت نے اس سے بازدید کی ملاقات کی مشایعت کی غرض سے قرطبہ کے باہر تک آئے اور کافی طور سے سامان سفر جائزے، خلعتین، اور صلے خلیفہ حکم کیطرف سے دئے گئے۔

ان واقعات کے بعد خلیفہ حکم کی فوجین حدود المغرب الاقصی اور المغرب الاوسط کیجانب بڑہین اور ملوک زناتہ مغراوہ اور مکناسہ کو خلیفہ حکم کے شہنشاہی اقتدار کے تسلیم کرنے کا پیام دیا ان لوگون نے بطیب خاطر اپنے کو خلیفہ حکم کے ظل حمایت مین داخل کرکے اسکے اقتدار شاہی کو تسلیم کرلیا اور اسکے نام کا خطبہ اپنے یہان کے جامع مساجد مین پڑہنے لگے۔ اسی وجہ سے دعوت حکومت شیعہ کو ان لوگون مین مزاحمت کی نوبت آئی۔

انکے ملوک مین سے بنی آل خزر اور بنی ابی العافیہ بطور وفد کے دربار حکم مین حاضر ہوے تھے چنانچہ خلیفہ حکم نے ان لوگون کو معقول صلے عنایت کئے۔ توقیر سے

ٹھہرایا اور نہایت عزت سے واپس کیا اور ان کے ملوک مین سے بنی ادریس کو سرحد پر سرسبز و شاداب مقام پر ٹھہرایا پھر براہ دریا ان کو قرطبہ سے لے آیا اور جلاء وطن کر کے اسکندریہ کیجانب روانہ کر دیا جیسا کہ آیندہ ہم اسکو تحریر کرینگے۔

خلیفہ حکم علوم اور فنون کا شیدائی، اہل علم و فضل کا قدردان اور عزت کرنے والا ہر قسم کی کتابون کا اس درجہ شایق اور جامع تھا کہ اس سے پیشتر کے ملوک اندلس نے اسقدر کتابین نہین جمع کی تھین۔

ابن حزم کہتا ہے کہ مجھے خواجہ سرا تلید نے جو کتب خانہ واقعہ مکان بنی مروان کا داروغہ تھا اطلاع دی ہے کہ حکم کے شاہی کتب خانہ مین صرف دوادین کی چوالیس جلدین فہرست کی تھین ہر فہرست مین بیس بیس اوراق تھے جسمین سوائے اسماء دوادین کے اور کتابون کے اسمارنہ تھے۔ حکم نے علم اور فضل کا دارالحکومت قرطبہ مین بازار لگا دیا تھا دور و دراز ملکون سے اہل علم و فضل اسکی کشش مقناطیسی سے کھینچے آتے تھے۔ ابو علی القالی مولف کتاب الامالی بغداد جیسے اسلامی دارالسلطنت سے قرطبہ چلا آیا۔ خلیفہ حکم نے اس کی بیحد عزت اور قدر افزائی کی اہل اندلس نے اسکی علم سے فائدہ اوٹھایا بر اد قدر افزائی خلیفہ حکم نے اسکو اپنے مخصوص مشیرون مین داخل کر لیا اور اسکے علم سے ستفادہ ہوا۔ نادر نایاب اور نئی کتابون کے بہم پہونچانے کے لئے تمام عالم مین معتبر معتبر آدمیون اور تجار کو روانہ کیا کہ جسقدر نادر کتابین دستیاب ہون زر کثیر ان کی خریداری مین صرف کر کے انکو حاصل کر لین اور قرطبہ بھیجدین۔ جہان کہین سن پاتا کہ فلان شخص نے فلان کتاب تصنیف کی ہے فوراً اس سے قبل اشاعت اس کتاب کو خرید کر کے اپنے کتب خانہ مین داخل کر لیتا تھا چنانچہ ابوالفرج اصفہانی مصنف کتاب الاغانی کے ساتھہ یہی معاملہ پیش آیا ابوالفرج خاندان بنی امیہ سے تھا

حکم نے ایکہزار دینار سرخ اسکے پاس بھیجدئے اور ایک نسخہ کتاب مذکور کا عراق
مین شایع ہونے سے پیشتر منگوا کرا اپنے کتب خانہ مین رکھ لیا - ایساہی واقعہ
قاضی ابوبکر ابہری مالکی کے ساتھہ پیش آیا تھا جبکہ اسنے مختصر ابن عبد الحکیم کی شرح
لکھی تھی - بڑے بڑے خوشنویسون اور خطاط اور عمدہ عمدہ جلد سازونکا دار الخلافت
قرطبہ مین جمگھٹا رہتا تھا - اور جو کتاب بقیمت نہ مل سکتی تھی تو اوسکی نقل کر لیجاتی تھی
غرض اندلس مین اسقدر ذخیرہ کتابون کا فراہم ہوگیا تھا کہ خلیفہ حکم سے پہلے اور نہ
اسکے بعد نہین جمع ہوا البتہ خلیفہ ناصر عباسی ابن مستضیٔ تاجدار سلطنت بغداد نے
ایساہی ذخیرہ کتابون کا جمع کیا تھا - اس زمانہ سے یہ کتابین برابر محلسرای شاہی
قرطبہ مین رہین تا آنکہ زمانہ محاصرہ بربر مین بہ اجازت وحکم واضح حاجب اکثر
کتابین فروخت کر ڈالی گئین واضح حاجب منصور بن ابی عامر کے خدام سے تھا -
باقی کتابین جسوقت بربر نے قرطبہ مین قدم رکھا اور بزور تیغ اسپر قابض ہوے
لٹ گئین جیساکہ آیندہ ہم تحریر کرینگے -

خلیفہ حکم کے عہد حکومت مین اس کی فوجین بلاد سرحدی المغرب الاقصے
اور المغرب الاوسط کو برابر پامال اور تاخت وتاراج کرتی رہین - ملوک زناتہ، مغراوہ،
اور مکناسہ نے نہایت خوشی سے اسکی حکومت اور شاہی اقتدار کو تسلیم کیا
اور اسکے نام کا خطبہ اپنے ہان کے ممبرون اور مسجدون مین پڑھا اور اسی ذریعہ
سے ان لوگون نے دعوت حکومت شیعہ سے جو کہ ان دنون ان کے
گرد ونواح مین پھیلی ہوئی تھی تزاحم کیا - ان کے ملوک وسلاطین آل خزر
اور بنی ابی العافیہ بطور وفد خلیفہ حکم کے دربار مین حاضر آئے خلیفہ حکم
نے ان لوگون کی وفد کی بے حد عزت کی اور معقول جایزے
عنایت کئے -

ہشام مویّد کی حکومت

بعد اسکے خلیفہ حکم المستنصر باللہ اموی تاجدار اندلس مرض فالج مین مبتلا ہوا رفتہ رفتہ مرض نے اسقدر ترقی کی کہ صاحب فراش ہو گیا اور سولہ برس حکومت کرکے گوشۂ قبر مین جا چھپا بعد اسکے ہشام اسکے بیٹے نے

لے خلیفہ حکم کی سوانح پر نظر ڈالنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مستنصر اگرچہ اس شان و شوکت اور رعب داب کا حکمران نہ تہا جیسا کہ اس باپ کا خلیفہ ناصر تہا مگر پہر بہی مستنصر کے جلال سے یورپ کے سلاطین مرعوب ہو رہے تہے۔ اور اس سے مراسم اتحاد قائم رکہنے کو باعث فخر و عزت سمجہتے تہے۔

خلیفہ مستنصر نے اپنے باپ کے انتقال کے دوسرے دن یوم پنجشنبہ کو سریر حکومت پر قدم رکہا اور تمام ملک مین اپنی بادشاہی و تخت نشینی کے فرامین اور خطوط روانہ کئے۔ عنان حکومت اپنے ہاتہہ مین لیتے ہی نظام حکومت کے درست کرنے شیرازہ سلطنت کو مستحکم و مضبوط بنانے، تعمیرات عامہ اور ترتیب افواج کیجانب توجہ کی۔

ناصر کی وفات اور مستنصر کی تخت نشینی سے سرحدی عیسائی سلاطین اور امرا نے ممالک اسلامیہ کیطرف پیشقدمی شروع کی اور یہہ خیال کرکے کہ خلیفہ ناصر کا تو انتقال ہو ہی چکا ہے اور اسکا جانشین محض کتابی کیڑا ہے عہد شکنی پر آمادہ ہو گئے۔ خلیفہ مستنصر نے انکے مقابلہ پر فوجین بہیجین ان فوجون کی سپہ سالاری کبہی تو وہ خود کرتا تہا اور گاہے گاہے اپنے نامور سورما اور جنگ آزما امرا و وزرا کو امیر لشکر مقرر کرکے روانہ کرتا تہا اور اس فوج کشی مین کامیاب حاصل کرتا تہا۔ انگریزی مورخین کا یہہ خیال ہے کہ خلیفہ مستنصر کتابی کیڑا تہا اور اسکو مخالفین کے مقابلہ پر خلیفہ اعظم عبد الرحمن ثالث الناصر الدین اللہ کا بیٹا ہونا فتحیاب کرتا تہا کیونکہ مخالفین کے دلون پر اسکے باپ کے رعب و داب کا سکہ بیٹہا ہوا تہا۔ اگر انکا یہہ خیال صحیح تسلیم کر لیا جاسے تو کسی طرح یہ نہین سمجہہ مین آتا کہ سرحدی عیسائیونکو عہد شکنی پر تحریک کون کرتا تہا اصل حقیقت یہ ہے کہ ان احسان فراموشونکو خلیفہ ناصر کی کفش برداری و قتل و غارتگری

سریر خلافت پر قدم رکھا یہہ اسوقت کم سن تھا قریب بلوغ پہنچ گیا تھا - خلیفہ حکم نے
اسکے وزارت پر محمد بن ابی عامر کو متعین کیا تھا - محمد بن ابی عامر پہلے دفتر قضا مین ملازم تھا

بقیہ نوٹ
بھول گئی تھی اور اس اتفاقی تبدیلی حکومت سے انہون نے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش
کی مگر ناکامیاب رہے اور اس کا ضروری نتیجہ یہہ ہوا کہ سبھون نے حاضر ہوکر پہر مصالحت
کی درخواست کی اور اس کے شاہی اقتدار کو تسلیم کیا - جیساکہ تم اصل ترجمہ تاریخ مین ابھی
پڑھ چکے ہو -

آخری ماہ صفر سنہ ۳۵۱ھ مین اردون (اوردونو ابن انفونش) مع اپنے بیس مصاحبون کے بطور وفد
ملک اندلس مین داخل ہوا - غالب ناصری اسکو اپنے ہمراہ لئے ہوئے قرطبہ کیجانب روانہ ہوا
اثنا راہ مین محمد و زیاد پسران افلح ناصری عظیم فوج سئے ہوئے ملے اگلے دن یہہ دونون مع
اردون کے قرطبہ کیطرف روانہ ہوئے خلیفہ مستنصر نے اس سے مطلع ہوکر ہشام مصحفی کو بہت
بڑی فوج باضابطہ کے ساتھ اردون کے استقبال کا حکم دیا چنانچہ غالب، محمد، زیاد اور ہشام مصحفی
اردوان کو مع اسکے بیس ہمراہیون کے قرطبہ کے شہر پناہ کے اندر داخل ہوئے اردون نے
مابین باب سدہ و باب جنان پہنچکے دریافت کیا " مرحوم خلیفہ ناصر کس جگہہ مدفون ہوئے ہین "
اشارہ سے بتلایا گیا کہ قصر خلافت کے اس حصہ مین مدفون ہین - اردون نے سنتے ہی سر سے
ٹوپی اتار لی مکان قبر کے طرف ذرا جھکا اور دعا کی بعد ازان سر پر پہر ٹوپی رکھہ لی - خلیفہ مستنصر نے
دار ناعورہ مین ٹھہرانے کا حکم دیا - اس مکان کو پہلے ہی سے فرش فروش اور فرنیچر سے آراستہ
کر رکھا تھا - چنانچہ کمال عزت و احترام سے اردون اس مکان مین ٹھہرایا گیا - پنجشنبہ اور جمعہ
دو دن بغرض استراحت مقیم رہا تیسرے روز یوم شنبہ کو خلیفہ مستنصر نے اردوان کو دربار مین حاضر ہونیکی
اجازت دی - جس طرح خلیفہ ناصر نے سفرا و سلاطین کے حاضر ہونے پر دربار کو آراستہ کیا
[illegible] اسیطرح خلیفہ مستنصر نے دربار کے آرایش مین اپنی توجہ صرف کی - قصر الزہراء
[illegible] مین تخت رکھا گیا اخوان الریاست اور انکے بیٹے بعدہ وزراء اور انکے سب بیٹے پھر

خلیفہ حکم نے اسکی ملازمت کو محکمہ وزارت مین تبدیل کر لیا رفتہ رفتہ کل امور کا انصرام و اسکے سپرد کر دیا گیا آدمی ہوشیار کفایت شعار تھا مستقل طور سے وزارت کا کام کرنے لگا اور خلیفہ حکم کی آنکھ دن مین بہی عزیز اور موقر ہو گیا - پس جب خلیفہ حکم نے

(بقیہ نوٹ) قاضی منذر بن سعید، حکام، فقہا، ترتیب وار علے قدر مراتب اپنے اپنے جگہون پر بیٹھے باڈی گارڈ کا رسالہ اور فوج نظام دو رویہ صف بستہ کھڑی ہوئی - محمد بن قاسم بن طلمس بادشاہ اردون کو لئے ہوئے قصر الزہرا مین داخل ہوا - اندلس کے ذمی عیسائی وسارکا ایک گروہ بہی اسکے ہمراہ تھا - انہین لوگون مین ولید بن خیزران قاضی نصارا سے قرطبہ اور عبید اللہ بن قاسم مطران طلیطلہ وغیرہما بہی تھے - اردون دونون صفون کے درمیان ہو کر گذرا - صفوف کی ترتیب، زرق برق وردیان، ہتہیارون کے چمک دمک اور کثرت فوج سے ایسا متحیر ہو گیا کہ آنکھین اوپر نہین اوٹھ سکتی تہین رفتہ رفتہ باب الاقباء تک پہنچا جو قصر الزہرا کا پہیلا دروازہ تھا - جو امرا و اراکین اردون کو لانے گئے تھے سواریون سے اوتر پڑے بادشاہ اردون اور اسکے خاص خاص سردار سواری ہی پر رہے تا آنکہ باب السدہ پر پہنچے اسوقت اردون کے سردارون کو پیادہ پا چلنے کا شاہی ملازمین نے اشارہ کیا پس وہ سب کے سب پیادہ پا ہو گئے صرف اردون اپنے گہوڑے پر سوار رہا محمد بن قاسم بن طلمس کے ہمراہ چلا جا رہا تھا - باڈی گارڈ کے مکان مین پہنچکے تہلیہ دالانون مین سے بیچ کے ہال مین اوتار اگیا وسط ہال مین ایک سنگی چبوترہ تھا جسپر کرسی نقرئی رکھی تھی اردون اوس کرسی پر بیٹھ گیا - اسکے ہمراہی بہی اسکے گرد و پیش بیٹھ گئے - یہہ وہی مکان تھا جہان پر اس سے پہلے اسکا رقیب سلطنت شانجہ بن ردمیر جبکہ وہ بطور وفد خلیفہ ناصر کے دربار مین حاضر ہوا تھا بٹھلایا گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد خلافت مآب کے پیش گاہ سے اردون کی حاضری کی اجازت ہوئی اردون بہ ادب تمام قاصد دربار کے کمرہ کی طرف چلا اسکے پیچھے پیچھے اسکے

اپنا سفر دنیا تمام کیا اور ہشام کی حکومت کی بیعت لی گئی اور "المؤید" کا مبارک خطاب قبول کیا
اسوقت محمد بن ابی عامر نے خلیفہ حکم کے بہائی کو جو کہ دعویدار خلافت و امارت تہا برچہی بڑی
چالون سے قتل کیا لعیدہ جعفر بن عثمان مصحفی (خلیفہ حکم کے حاجب) غالب والی مدینہ سالم (سید ناسلی)

کل ہمراہی آہستہ آہستہ چلے جون ہی اس صحن مین پہنچا جو کہ مجلس شرقی کے مقابل تہا
جہانکہ شاہی تخت رکہا ہوا تہا اور خلیفہ مستنصر رونق افروز تہا اردون کہڑا ہوگیا اور سر سے
ٹوپی اوتار لی اور گہٹنون کے بل دونون صفون کے درمیان جو کہ دورویہ صحن مین تہین چلنے لگا
یہانتک کہ صحن کو طے کرکے اس ہال کمرہ کے دروازہ پر پہنچا جسمین شاہی تخت رکہا ہوا تہا
بے تامل سجدہ مین گر پڑا پھر سر اوٹھایا اور چند قدم چلکے پہر سجدہ کیا مکرر سہ کرر سجدے کرتا ہوا
قریب سریر خلافت پہنچا خلیفہ مستنصر نے ہاتہ بڑہایا اردون دست بوسی کرکے اولٹے پاؤن
لوٹ کر اس گدیلہ پر آیا جو سریر خلافت سے دس گز کے فاصلہ پر بچہا ہوا تہا یہ گدا دیبا کا تہا
سنہرے کام سے بالکل لپا ہوا تہا اردون خلافت مآب کے اشارہ پر اس گدے پر بیٹہہ گیا
بعد ازان اسکے اور ہمراہیون نے اسیطرح خلافت مآب کی دست بوسی کی اور اولٹے پاؤن
لوٹ کر اردون کے پیچہے آکر دست بستہ کہڑے ہوگئے ولید بن خیزران قاضی نصارائے قرطبیہ
کو ترجمان کی خدمت کے انجام دینے کا اشارہ ہوا تہوڑی دیر کے بعد جب اردون کے چہرہ سے
شاہی اجلال سے مرعوب ہونے کا اثر کم ہوا تو خلیفہ مستنصر نے ارشاد کیا "ہمکو تمہارے
آنے سے بہت بڑی مسرت ہوئی تمہارے اقبالمندی کی قوی دلیل یہ ہے کہ تمہارے نسبت
ہمارے خیالات نہایت اچہے ہین اور ہم تمہاری امید سے زیادہ تمہارے مقصد بر آری مین مدد کرینگے"
اردون کا چہرہ ان فقرون کے سننے سے فرط مسرت سے چمکنے لگا جوش مین آکے فرش کو
چوم لیا جو شاہی تخت کے نیچے بچہا ہوا تہا اور بکمال عجز و الحاح سے عرض پرداز ہوا "مین
امیر المومنین کا غلام ہون اور امیر المومنین کے فضل و احسانات سے امید رکہتا ہون کہ جہان کو

خواجہ سرایان محلسرا شاہی اور اُنکے سرداروں فائق اور جوذر سے سازش کی اور اس معاملہ مین ان لوگون کو شریک کرکے مغیرہ کو قتل کیا اور کامیابی کے ساتھہ ہشام کی خلافت و امارت کی بیعت لی

بقیہ نوٹ - اور جس خدمت پر امیر المومنین اپنے احسانات و افضال سے اس بندہ درگاہ کو مامور کرین بیگے نہایت سچائی اور ارادتمندی سے اس خدمت کو انجام دیگا "

خلیفہ مستنصر نے جواب دیا " تم ہمارے خیال کے نزدیک اس مرتبہ و عزت کے لائق ہو جس پر ہماری عنایات مبذول ہو سکتی ہے عنقریب ہمارے احسانات اور افضال تمپر اس قدر ہونگے کہ تمہارے اہل ملت اور اہل خاندان تم پر رشک کرینگے اور تم دیکھہ لوگے کہ ہمارے ظل عاطفت مین آجانے سے کس قدر آرام اور آسایش پاؤگے " اردون یہ سنکر فرط مسرت سے سجدہ مین گر پڑا تھوڑی دیر کے بعد سر اوٹھاکے گذارش کی کہ شانجہ میرا چچازاد بھائی خلیفہ سابق کیخدمت فریادی بنکر حاضر ہوا تھا اسکی بڑی عزت افزائی ہوئی تھی وہ حقیقت مین مضطرانہ حاضر ہوا تھا اسکو اسکی رعیت نے بوجہ ظلم و بد اخلاقی معزول کر دیا تھا اور بجائے اسکے مجھے سرداری کے لئے منتخب کیا تھا حالانکہ مین نے اسکی کوئی کوشش نہین کی تھی چنانچہ مین نے اوسکو سریر حکومت سے اوتار دیا اور وہ مضطرانہ بحال پریشان مرحوم خلیفہ کی خدمت مین حاضر ہوا مرحوم خلیفہ نے اسکی عزت و توقیر کی اور اسکی خواہش کے مطابق اسکی مدد کی مگر اس نے اپنے منصبی فرائض نہ ادا کئے اور نہ احسانات شاہی کا شکریہ ادا کیا اور نہ اون حقوق کی نگہداشت کی جو اسپر مرحوم خلیفہ اور بعدہ امیر المومنین کے تھی - یہہ ارادتمند بلا کسی ضرورت اور حاجت کے در دولت کی آستانہ بوسی کو حاضر ہوا ہے محض شاہی عنایت کا امیدوار اور خلافت پناہی کے لطف و کرم کا خواستگار ہے - اس وقت تک میری جانب سے میری رعایا کے خیالات

(۴۷) ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء

حالات منصور بن ابی عامر

محمد بن ابی عامر کے اختیارات جو کہ ہشام کی کمسنی کیوجہ سے امور سیاسی مین پیش پیش ہو رہا تھا اور سلطنت و دولت کے سیاہ و سفید کرنے کا مختار ہو گیا تھا بعد وفات خلیفہ حکم بیحد بڑھ گئے۔ اہل دولت اراکین سلطنت کے ساتھ چالین چلنے لگا ایک کو دوسرے سے لڑا دیا۔ بعض کو بعض کے ذریعہ سے قتل کرایا۔

(بقیہ نوٹ) نیک ہین اور وہ بدل و جان میری حکومت کے خواہان ہین، "خلیفہ مستنصر نے ارشاد کیا "ہمنے تمہارے کلام کو سمجھا عنقریب تم ہمارے احسانات اور عنایات کا دوچند اس سے ثمرہ حاصل کروگے جس قدر کہ ہمارے نامور باپ سے تمہارے ہمچشم پر کئے تھے اگرچہ اسکو فضیلت سبقت کی حاصل ہے مگر یہ فضیلت ایسی نہین ہے کہ تمہارے کسی قسم کے حقوق نظر انداز کئے جائین انشا اللہ تعالے تم ہمارے حضور سے محسود اور مغبوط اپنے ملک واپس جاوگے ہم تمہارے ملک تمہاری حکومت کی بنیاد مستحکم کر دینگے جو لوگ تمہاری مخالفت کرینگے ہم انکو اس مخالفت کا مزہ چکھا دینگے ہم اپنے احسان اور فضل عام سے تمکو اسی رتبہ پر پہنچا وینگے جسپر کہ تم پہلے تھے اور جو بلاد تم سے چھین کئے گئے ہین ہم اسکو پھر تمکو واپس دلاینگے۔ بوقت مراجعت اسی مضمون کا فرمان لکھکر ہم تم کو عطا کرینگے تا کہ وہ تمہارے اور تمہارے چچا زاد بھائی کے حقوق کی نگہداشت اور تمہارے تقرری پر دلالت کرے۔ انشاء اللہ تعالے ہم تمکو تمہاری امید سے زیادہ اپنی عنایتون سے محظوظ اور مسرور کرین گے واللہ علے مانقول وکیل،، اردون نے یہ سنکر شکرانہ کا دوبارہ سجدہ کیا اور اجازت حاصل کرکے اولٹے پاؤن دربار سے لوٹا تا کہ خلافت مآب کی طرف واپسی مین پیچھا نہو۔ دو خواجہ سرا اردون کے دونون بازو پکڑکے مجلس غربی کے صحن مین لائے اب اس وقت اردون کے ہوش وحواس درست ہو گئے تھے آنکھین اٹھا کے پھر مجلس شرقی

منصور بن ابی عامر قبیلہ یمنیہ خاندان معافر سے تہا اسکا نام محمد تہا عبد اللہ بن ابی عامر بن محمد بن عبد اللہ بن عامر محمد بن ولید بن یزید بن عبد الملک معافری کا بیٹا تہا عبد الملک معافری (منصور کا جد اعلیٰ) طارق فاتح اندلس کے ہمراہ

(بقیہ نوٹ) کی طرف دیکہا تو تخت شاہی کو خالی پایا - شاہی تخت کی طرف سجدہ کیا بعد ازان وہی دونون خواجہ سرا اردون کو اس ہال کمرہ مین لائے جو مجلس غربی سے ملا ہوا تہا اور اسکو ایک مخملی گدے پر جسپر طلائی کام بنا ہوا تہا بٹہایا اتنے مین جعفر حاجب (لارڈ چمبرلین) آپہونچا اردون دیکہہ کر اوٹہہ کہڑا ہوا اور اہ عجز و الحاح دست بوسی کو بڑہا جعفر نے دست بوسی سے روک کر معانقہ کیا اور اسکے پاس بیٹہکر باتین کرنے لگا اور اسکو خلافت مآب کے ایفاء وعدہ کا اچہی طرح سے یقین دلایا اس سے اردون کی مسرت اور خوشی دوچند ہوگئی - بعد ازان حاجب نے اردون اور اس کے کل ہمراہیون کو علے قدر مراتب خلعتین دین - چنانچہ اردون کامیابی کے ساتھہ اپنے ملک واپس گیا -

اس موقع پر بہی اہل علم نے خطبہ دیئے شعرا نے قصائد پڑہے تمام دار الخلافت قرطبہ مین مسرت کا اظہار کیا گیا - (دیکہو المقاری مطبوعہ لندن جلد اول صفحات ۲۵۰ لغایت ۲۵۶)

مورخین لکہتے ہین کہ خلیفہ مستنصر کثیر الاخلاق نفیس مزاج، عالم، علم علوم و فنون کا شایق علماء اور اہل ہنر کا قدردان جو لوگ اس سے ملنے آتے تہے - ان کے کمال عزت کرتا تہا - کتابون کے جمع کرنے کا بیحد شوق تہا - اس کے کتب خانہ مین چار لاکہہ جلدین مختلف علوم و فنون کی تہین - ابن فرضی اور ابن بشکوال تحریر کرتے ہین کہ خلیفہ مستنصر کے کتب خانہ مین کم ایسی کتابین تہین جسپر اس نے حاشیہ یا نوٹ نہ لکہا ہو - کم از کم اس نے ہر کتاب پر اس قدر تو ضرور لکہہ دیا تہا کہ یہ کتاب فلان فن کی ہے فلان شخص اسکا مولف ہے مولف کا جاے ولادت اگر مر چکا ہے تو تاریخ وفات بہی لکہدیتا تہا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ مستنصر محض کتابون کے جمع کرنیکا شایق اور کتابی کیسا تہا انہا

اندلس آیا تھا۔ فتح اندلس مین اس نے بہت بڑا حصہ لیا تھا اور بڑے بڑے نمایان کام کئے تھے منصور ابن ابی عامر بھی بہت بڑا با اقبال شخص تھا ایک چھوٹے عہدہ سے وزارت کے مرتبہ تک پہونچا خلیفہ حکم جیسے شخص نے اپنے بیٹے ہشام کو قلمدان وزارت اسکے سپرد کیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین۔

خلیفہ حکم کے انتقال کر جانے پر خلیفہ ہشام نے محمد ابن ابی عامر کو حجابت کا عہدہ عنایت کیا۔ محمد نے اپنی مدبرانہ چالون اور حکمت عملیون سے خلیفہ ہشام کو ایسا کچھ دبا لیا کہ وزیرون کو بھی باریاب ہونا دشوار ہو گیا۔ شاذ و نادر ایسے ایام ان لوگون کو اتفاق سے نصیب ہوتے تھے کہ جن مین یہہ لوگ دربار شاہی مین حاضر ہو کر سلام کرتے اور پھر اولٹے پاؤن واپس آتے تھے شاہی فوج کی تنخواہون مین معقول اضافہ کیا۔ علمار کے مراتب بڑھائے اہل علم کی قدر افزائی کی۔ اہل بدعات کا قلع و قمع کیا۔ نہایت دانشمند، صائب الرائے۔ شجاع، فنون جنگ سے واقف اور مذہب کا بھید

بقیہ نوٹ۔ بلکہ اسکا وقت کتب بینی مین ہی صرف ہوتا تھا افسوس ہے کہ مستنصر کی اس قدر دانی علوم و فنون سے غیر قومین بر احسد و رشک عیب کی نگاہ ہوئے دیکھتی ہین سچ ہے سہ عیب نماید ہنرش در نظر

یہہ تھے سلاطین اندلس جنکے آگے بادشاہان یورپ زانوے ادب تہ کرتے تھے اور اپنی نزاعون اور قضایا او خصومتون کو فیصل کرنے کی غرض سے ان کے حضور مین بہ کمال ادب پیش کرتے تھے اور اسکو باعث فخر سمجھتے تھے مگر افسوس ہے کہ ان مین خلاف شریعت کا رواج چل نکلا تھا جسکا احساس ان کو نہین ہوا اور آخر مین یہی باعث زوال سلطنت ہوا والبقاء للہ وحدہ۔ مرحوم نے قصر قرطبہ مین دوسری صفر ۳۶۶ھ کو سولہ سال حکومت کرکے بعارضہ فالج انتقال کیا

پابند تھا اراکین دولت اور روسا سلطنت مین سے جن لوگون نے اسکی مخالفت اور اسکے کامون مین مزاحمت کی ان لوگون مین سے کسیکو بحکمت عملی معزول کیا کسیکا درجہ توڑ دیا اور کسیکو کسی کے ذریعے قتل کرا دیا یہہ کل امور خلیفہ ہشام کے حکم اور شاہی فرمان کے ذریعہ سے سرانجام پاتے تھے۔ رفتہ رفتہ محمد بن ابی عامر نے اپنے کل مخالفون کا استیصال کر دیا انکی جماعت کو منتشر کر دیا۔ سب کے پہلے قصر خلافت کے صقالبہ خدام خواجہ سرایان کے نکالنے کی فکر کی چنانچہ حاجب مصحفی کو ان کے نکالنے اور بارگاہ خلافت سے مردود کرنے پر اُبھار دیا حاجب مصحفی نے ان لوگون کو ذلیل کر کے قصر خلافت سے نکالدیا یہہ لوگ تعداد مین آٹھ سو یا اس سے زاید تھے۔ بعد اس کے محمد بن ابی عامر نے غالب (حکم کے مولی اور سپہ سالار افواج سرحدی) کی بیٹی سے عقد کر لیا اور حد درجہ کی اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا رہا اسکے ذریعہ سے اس نے مصحفی کے اقتدار کو گھٹایا اور اس کے اثر کو امور سلطنت سے محو و نیست و نابود کر کے معزول کرا دیا۔ بعد ازان غالب سپہ سالار افواج سرحدی کی اوکھاڑ بچھاڑ جعفر بن علی بن حمدون والی مسیلہ کے ذریعہ سے کی۔ یہہ جعفر وہی ہے جو شروع عہد حکومت حکم مین زناتہ اور بربریون کو لیکے حکم سے لڑا تھا۔ غالب کی بربادی کے بعد اس نے جعفر پر بھی اپنا ہاتھ صاف کیا عبد الودود ابن جوہر اور ابن ذی النون وغیرہما جیسے سرداران عرب سے سازش کر کے جعفر کی زندگانی کا بھی خاتمہ کر دیا۔ الغرض محمد بن ابی عامر نے اراکین سلطنت اور سرداران دولت کی اوکھاڑ پچھاڑ سے فارغ ہو کر لشکر کی آراستگی کی جانب توجہ کی

سرحدی باشندون زناتہ اور بربر سے شاہی لشکر مرتب کیا۔ صنہاجہ، مغراوہ، بنی یفرن، بنی برزال اور مکناسہ وغیرہم کو حکومت وسلطنت کے اہم اور ذمہ داری کے کام سپرد کئے اور انہین لوگون کو افواج شاہی کی سرداری عطا کی۔ محمد بن ابی عامر نے انہین چالون اور حکمت عملیون سے نوعمر خلیفہ ہشام کو شاہ شطرنج بنا کے قصر خلافت کے بساط پر بٹہا دیا اور خود حکمرانی کی عبا پہنکے حکومت کرنے لگا۔ خلیفہ ہشام اپنی شان خلافت لئے ہوے محلسراے خلافت کی چاردیواری کے اندر بیٹھا رہا اور محمد بن ابی عامر نے بالا دہسیا نیہ مین اپنی حکومت اور رعب وداب کا سکہ چلا دیا کل امور سلطنت کا نظم ونسق خود کرتا تہا سرحدی عیسائی شہزادون پر ہمیشہ فوج کشی اور جہاد کرتا تہا اہل بربر اور زناتہ کو لشکر کی سرداری اور بڑے بڑے مراتب دیتا تہا اور عربی نژادون کے اثر کو آہستہ آہستہ گھٹاتا جاتا تہا تا آنکہ کمال استقلال اور استحکام کے ساتہہ حکومت ودولت پر مستولی ہوگیا جو جو ارکان دولت اسکے سد راہ تہے ان کے نام ونشان کو مٹا دیا۔ خاص اپنی سکونت کے لئے ایک شہر موسوم بہ زاہرہ آباد کرایا۔ شاہی خزائن، میگزین اور ہر قسم کے اسباب وہین اوٹھا لے گیا۔ اور وہین تخت حکومت پر بیٹہہ کر حکمرانی کرنے لگا محمد بن ابی عامر نے اس پر فقط اکتفا نہین کیا تہا بلکہ یہ حکم بہی صادر کیا تہا کہ بادشاہون کی طرح میری تعظیم وتکریم کی جائے اور انہین کی طرح مجہے آداب والقاب لکھے جائین" باین ہمہ الحاجب المنصور کے لقب سے اپنے کو ملقب کرتا تہا۔ خطوط، فراین اور نقشہ

انہی کے نام سے جاری کئے جاتے تھے۔ ممبرون پر اسکے نام کا خطبہ پڑھا جاتا۔ سکہ بھی اپنے نام کا مسکوک کرایا اور پھریرون اور جھنڈون پر اپنے نام کو لکھوایا۔ علاوہ برین اپنا خاص دفتر علیحدہ قایم کیا بربریون اور آزاد غلامون سے فوجین مرتب کین۔ نومسلمون اور غلامون کو بڑے بڑے عہدے عطا کئے اور ان چالون اور حکمت عملیون سے جسکو چاہا دبا لیا جو چاہا کر گذرا جوامر دادو ملیتھا جہاد اور جنگ کفار پر اکثر بذاتہ جاتا تھا اپنے زمانہ حکومت مین باون جہاد کئے ایک جہاد مین بھی اس کا جھنڈا سرنگون نہین ہوا اور نہ اس کی فوج برداشتہ خاطر اور بددل ہوئی نہ تو اس کی فوج کو کوئی صدمہ پہونچا اور نہ اس کے کسی سریہ کو ہلاکت کا سامنا ہوا اسکی فوج ظفرموج سرحدی بلاد سے متجاوز ہوکر سواحل بربرتک پہونچگئی تھی۔ مدبرانہ چالون نے ملوک بربر کو باہم لڑا کر ان کی قوت کو سلب کرلیا تھا۔ یہی اسباب تھے جن سے اسکی حکومت کا سکہ تمام ملک مغرب مین کامیابی کے ساتھ چلا۔ ملوک زناتہ نے اپنی بداقبالی کا یقین کرکے اسکی اطاعت قبول کرلی تہی اور اس کے شاہی اقتدار کو بخوشی خاطر تسلیم وقبول کرلیا تھا اس کا بیٹا عبدالملک ملوک مغراوہ آل خزر کی سرکوبی کو فاس پر چڑھ گیا تھا۔ بات یہہ ہوئی تہی کہ زیری بن عطیہ بادشاہ مغراوہ نے خلیفہ ہشام کو ناتجربہ کار حکمران تصور کرکے اپنے حدود مملکت کو کسی قدر بڑھا لیا تھا پس عبدالملک نے ۳۵۶ھ مین زیری پر فوج کشی کی اور پہونچتے ہی فاس پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کرلیا بعد کامیابی اپنے طرف سے ملوک زناتہ کو ملک مغرب اور اس کے صوبجات سجلماسہ وغیرہا پر مامور کیا جیسا کہ آئندہ ہم تحریر کرین گے۔

زیری بن عطیہ نے تاہرت مین جاکے پناہ لی چنانچہ اسی زمانہ فراری مین مرگیا۔ بعد ازان عبد الملک نے واضح کو ملک مغرب کی حکومت پر مامور کرکے قرطبہ کیجانب مراجعت کی۔

محمد[1] بن ابی عامر ملقب بہ منصور اعظم جو درحقیقت اسم بامسمے تہا ایسے غلبہ اور رعب وداب کی ستائیس سال حکومت کرکے جہاد سے واپس آتے ہوئے مدینہ سالم مین پہونچکے ۲۷ رمضان ۳۹۲ھ مین رہگرائے ملک آخرت ہوا۔

---

[1] مولف کتاب نفح الطیب تحریر کرتا ہے کہ منصور اعظم کے حالات مین ابن سعید نے لکہا ہے کہ محمد بن ابی عامر ملقب بہ منصور اعظم قریہ ترکش کا رہنے والا تہا اسکا مورث اعلے عبد الملک طارق کے ساتہہ اندلس مین آیا تہا۔

ابن حبان نے اپنی کتاب مخصوص دولت عامریہ مین فتح نے مطمح مین، حجازی نے مسہب مین شقندی نے طرف مین بالاتفاق تحریر کیا ہے کہ منصور اعظم قریہ ترکش کا اصلی باشندہ تہا۔ لڑکپن ہی سے قرطبہ چلا آیا تہا اور یہین تعلیم اور تربیت حاصل کی بعد ازان محلسرائے خلافت کے قریب ایک دوکان لے کر خطوط نویسی کرنے لگا خدام قصر خلافت کے خطوط اور اہل غرض وحاجتمندون کی عرضیان لکہکر اپنی اوقات بسر کرتا تہا۔ اتفاق سے سیدہ صبح مادر موید (ہشام) نے حساب کے لکہوانے کے لئے منصور اعظم کو بلوا بہیجا۔ منصور اعظم نے دیانت داری اور مستعدی سے اس خدمت کو انجام دیا۔ بعض خواجہ سرایون نے بہی سلطانہ بیگم سے منصور اعظم کی تقریب اور توصیف کی سلطانہ بیگم اسکی خدمت سے اس درجہ خوش ہوئین کہ اُسکو بعض مواضعات کا قاضی مقرر کردیا۔ آدمی ہوشیار اور زمانہ کی رفتار سے آگاہ تہا نہایت دانائی سے اس خدمت کو انجام دیا تہوڑے دلون مین قبیلیہ

مظفر بن منصور مظفر کے انتقال کے بعد اسکا بہائی عبد الرحمن اسکا جانشین ہوا اور الناصر لدین اللہ کا بزرگ لقب اختیار کیا۔ اس نے امن و امان قایم رکہنے، ملک و حکومت پر متغلب و متصرف رہنے اور خلیفہ ہشام

(بقیہ نوٹ) کی زکواۃ اور وراثت کی خدمت بہی اسکے سپرد ہوگئی۔ اس نے اپنی خدا داد قابلیت اور نیز تحائف و ہدایا سے سلطانہ بیگم کا اپنے اوپر اس قدر مہربان بنا لیا اور اس قدر رسوخ بڑہا لیا کہ کسی غیر کو خواب مین بہی اس زمانہ مین یہہ مرتبہ نہین حاصل ہوا تہا باین ہمہ اس نے مصحفی کی اطاعت اور فرمانبرداری مین بہی ذرہ بہر بہی کوتاہی نہین کی تا آنکہ ہشام تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوا ہشام کی عمر اس وقت بارہ برس کی تہی سلطانہ بیگم کو امور سلطنت مین پوری مداخلت تہی اور محمد بن ابی عامر اپنے شریفانہ طرز عمل اور عاملانہ تدابیر سے اسکا پیش دست تہا۔ اتفاق سے اسی زمانہ مین عیسائیون نے ممالک اسلامیہ پر فوج کشی کی مصحفی نے ان کی مدافعت پر محمد بن ابی عامر کو مامور کیا محمد بن ابی عامر نے لعنایت اللہ جل شانہ عیسائیون کو ہزیمت دے دی اس سے اسکی مقبولیت اور بڑہ گئی خواص و عوام اسکو محبت کی نظرون سے دیکہنے لگے۔ داد و دہش کا مادہ بہی اس مین موجود تہا کچہہ لوگون کو گرویدگی اس سے ہوئی غرض کسیکو اپنی مردانگی اور دلاوری سے، کسیکو اپنی داد و دہش سے، کسیکو پابندی شریعت اور قانون سے، کسیکو اپنی عاملانہ تدابیر سے اپنا ہمدرد اور بہی خواہ بنا لیا اور جن لوگون نے اسکی ذرا بہی مخالفت کی یا اسکو انکی جانب سے خطرہ ہوا بہ حکمت عملی حرف غلط کی طرح سے نکال کر پہینکا۔ یا مصحفی کے ذریعہ سے صقالبہ دخلسراے خلافت کی متعلقہ فوج خواجہ سرایان متقالبہ یعنی سلبوم کو نکلوایا بعد ازان مصحفی کو جوڑ توڑ لگا کر غالب کے ذریعہ سے معزول کیا۔

کو بزور حکمت عملی و تدابیر مناسب دبائے رکہنے مین وہی رویہ اختیار کیا جو اسکے باپ اور بہائی کا تہا - بعد چندے اسکے دماغ مین رتبہ خلافت حاصل کرنے کی ہوس سمائی چنانچہ خلیفہ ہشام سے جو کہ برائے نام حکومت

(بقیہ نوٹ) پہر غالب کو جعفر کے آڑے اپنے تیر مقصود کا نشانہ بنایا بعد چندے جعفر کو عبد الرحمن بن محمد بن ہاشم تجیبی کے ہاتہون ذلیل اور خوار کیا حقیقت یہہ ہے کہ منصور اعظم اپنے ارادون مین حد درجہ کا مستقل اور اسکے پورے کرنے مین نہایت مضبوط تہا - ان اشخاص مذکورین کی معزولی و برطرفی اسوجہ سے نہین ہوئی کہ یہہ لوگ منصور اعظم کی ترقی کے سد راہ تہے بلکہ ملکی و سیاسی مصلحتون نے منصور کو ان لوگون کی معزولی اور برطرفی پر قائل اور آمادہ کیا تہا - ان لوگون نے اپنی غرضون کا ملک و دولت ہسپانیہ کو نشانہ بنا رکہا تہا اور منصور اعظم کو یہہ باتین پسند نہ آتی تہین - اسکے زمانہ کو مورخین مغرب نے اندلس کے لئے نمونہ رحمت الہی شمار کیا تہا - اس نے اندلس کے خود غرض قبائل عرب کو بربریون اور اجنبیون کے ذریعہ سے زیر و زبر کرکے اندلس کو پہر امن اور مہذب حکومت بنایا تہا - اسکے کارنامے ایسے ہین جو آب زر سے لکہے جانیکے قابل ہین اس نے اپنے زمانہ حکومت مین ۵۶ جہاد سرحدی کفار پر کئے اور کسی مین بہی ناکامی نہوئی - بنفس نفیس لڑائیون مین جاتا تہا اکثر سرحدی امرا کو ایکدوسرے سے لڑا کر کمزور کر دیا تہا - اسکے نسبت مطمح مین فتح تحریر کرتا ہے کانت ایامہ احمد ایام وسہام باسہ اسد سہام غزا الروم ستاتیا وصائفو مضی فیما بزمہ زاجرا دعائقا - باین ہمہ عروج و سطوت اس نے اپنے نام سے "حاجب" کے لقب کو متروک نہین کیا تہا - نسبا باپ کیجانب سے معافری تہا اور مان کی طرف سے تمیمی - لہذا دونون جانب سے اسکو شرافت نسبی حاصل

وسلطنت کا مالک تہا یہہ درخواست پیش کی کہ مجہے آپ اپنا ولی عہد مقرر فرمائے خلیفہ ہشام نے اس درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا اور ارباب حل وعقد واصحاب سوری کو مجتمع کرکے ابو حفص بن برد کو عہدنامہ لکہنے کا حکم دیا - یہہ دن بید چہل پہل کا تہا تمام شہر چراغان کیا گیا تہا - غرض ابو حفص نے حسب حکم ہشام ناصر کی ولیعہدی کا فرمان باین مضمون تحریر کیا

(بقیہ نوٹ) ہوئی تہی

منصور نے اپنے زمانہ حکمرانی مین رفاہ عام کے بہی بہت سے کام کئے تہے جس سے اسکی نیک نیتی ور نفع رسانی خلائق کا ثبوت ملتاہے ازانجملہ قرطبہ کے نہر اعظم کا پل ہے ابتدا سے ۳۷۸ھ مین اس پل کا بنیادی پتہر رکہا گیا ۳۷۹ھ کے نصف مین بنکر طیار ہوا - ایک لاکہہ چالیس ہزار دینار (ایک دینار تقریبًا نو روپیہ کا ہوتا تہا) صرف ہوئے تہے اسی قسم کا ایک دوسرا پل نہر استجہ پر بغرض رفاہ خلائق تعمیر کرایا تہا جامع مسجد قرطبہ کی عمارت مین بہی معقول اضافہ کیا تہا تمام ملک اندلس مین سڑکین بنوائین دشوار گزار پہاڑیون کو کاٹ کر راستے بنوائے جس پر ہر کہ دمہ بآسانی سفر کرسکتا تہا -

منصور اعظم کی واقف کاری اور ریاست وبیدار مغزی غیر معمولی تہی اسکو ذرہ ذرہ حالات ملک کے معلوم ہوتے رہتے تہے ابن حیان تحریر کرتا ہے کہ ایک روز شب کے وقت منصور اعظم اپنے محلسرا مین بیٹہا ہوا تہا شدت کی بارش ہو رہی تہی تند اور تیز ہوا ٹہنڈی ٹہنڈی چل رہی تاریکی ایسی تہی کہ اپنا ہاتہہ نظر نہ آتا تہا منصور نے دستہ فوج سواران مین سے ایک سوار کو طلب کرکے حکم دیا کہ اسیوقت طلیارش کے واستہ پر جاکر کہڑے رہو جو شخص سب کے پہلے تمہاری طرف سے ہو کر

یہہ وہ عہد ہے جسکو ہشام موید باللہ امیر المومنین نے بالعموم
کل آدمیون سے اور بالخصوص بذات خاص بڑے غور و فکر
اور مدتون استخارہ کرنیکے بعد کیا ہے کہ کسکو میرے بعد
منصب امامت و خلافت دیا جاے اور کون شخص اس جلیل القدر

(بقیہ نوٹ) گزرے اُسکو میرے پاس لے آو چنانچہ یہہ سوار گھوڑے
پر سوار ہو کر طلبارش کے راستہ پر جا کر اسی ابر و بارش و برف و
طوفان مین کھڑا ہوا تھا قریب فجر ایک ضعیف اور معمر شخص گدہے پر سوار
آتا ہوا نظر آیا اس بوڑہے کے پاس لکڑی کاٹنے کے چند اوزار
بھی تھے سوار نے دریافت کیا اُے بوڑھے! تو ایسے وقت مین
کہان جاتا ہے!! بوڑھے نے جواب دیا "لکڑیون کیلئے جاتا ہون" سوار
نے اپنے دل مین یہہ خیال کر کے کہ یہہ بوڑہا غریب لکڑیون کے
کاٹنے کو پہاڑ کی طرف جا رہا ہے اس سے منصور کی کیا غرض ہو گی کچھہ
تعرض نہ کیا بوڑہا آگے بڑہ گیا پھر یہہ سوار دل ہی دل مین سوچ
کر منصور کی سطوت اور جبروت سے ڈر گیا اور لپک کر اس بوڑھے
کو جھٹ پٹ گرفتار کر لیا بوڑھے نے منت و سماجت کی کہ مجھے چھوڑ دو
منصور کی مجھ سے کوئی غرض نہ نکلے گی مین اپنے پیٹ کے دہندے
مین جا رہا ہون سوار نے ایک بھی نہ سنی کشان کشان منصور کی خدمت
مین لایا منصور اس وقت تک بیٹھا ہوا اس سوار کے آنے کا انتظار کر
رہا تھا ایک ساعت کو آنکھین نہین جھپکائی تھین منصور نے بوڑھے کو
دیکھتے ہی خدام کو خانہ تلاشی کا اشارہ کیا۔ خدام نے تلاشی لی مگر کچھہ
برآمد نہوا منصور نے کہا اچھا اسکے گدہے کے پالان کی تلاشی لو" خدام نے

عظیم الشان رتبہ کے لائق ہے۔ امیر المومنین پر اللہ تعالےٰ کا خوف بیحد غالب ہوا ہے اور وہ اون قضا و قدر سے نہایت خائف و پریشان ہین جو یک بہ یک نازل ہو جاتی ہین اور پھر وہ کسی نوع ٹالے نہین ٹلتین ہنوز اس گروہ سے علمار کا وجود مفقود

(بقیہ نوٹ) پالان کی تلاشی لی تو اس مین سے ایک خط برآمد ہوا یہہ خط سیمی جلار وطنون نے ان عیسائیون کو تحریر کیا تہا جو منصور کے یہان فوجی خدمات پر مامور تہے۔ مضمون یہہ تہا کہ موقع پا کے منصور کا کام تمام کر دو۔ منصور نے اس سے مطلع ہو کر کل عیسائیون کے قتل کا حکم دے دیا انہین عیسائیون کے ساتھ اس بوڑھے شخص کی بہی گردن ماری گئی۔

منصور اعظم مین فروگذاشت، فیاضی اور رحمدلی کا مادہ بھی موجود تہا کتاب الازہار المنثورہ فی الاخبار الماثورہ کے زہرہ چوالیسوین مین لکہا ہوا ہے کہ ایک مرتبہ منصور اعظم نے خزانہ شاہی کی جانچ کی تو اتفاق سے افسر خزانہ کے ذمہ تین ہزار دینار کا تغلب و تصرف نکلا منصور نے افسر خزانہ کو اپنے روبرو طلب کر کے بیان لیا افسر خزانہ نے غبن کا اقرار کیا منصور بولا کیون فاسق سجہہ ایسے شخص کی کیا سزا ہے جس نے شاہی مال کو غصب کیا ہو،، افسر خزانہ نے گذارش کی "یہہ ایک ہونہار تقدیری امر تہا جو عقل پر غالب آگیا اور تہیدستی تہی جس نے امانت اور دیانت کو فاسد کر دیا" منصور نے قسم کہا کر کہا "مین تجہکو بیحد سزا دونگا تاکہ دوسرون کو عبرت ہو" منصور نے یہہ کہکر پکارا اور داروغہ جیل کو طلب کر کے حکم دیا اس خاین کے پاؤن مین بہاری بیڑیان ڈالدو اور جیل مین پہونچا دو۔ چنانچہ اسکی تعمیل کر دی گئی اور سرہنگ کشان کشان لے چلے۔ افسر

نہین ہوا کہ جنکے ناپید ہو جانے سے جہل و تاریکی کی گھنگور گھٹا
چھا جائیگی اور اللہ تعالے کے روبرو جاتے ہوئے ایسی حالت
مین کہ اداے فرائض منصبی سے قاصر رہے ہین شرم آئیگی یہین نے

(بقیہ نوٹ) خزانہ نے چلتے وقت دو شعر پڑھے جنکا ترجمہ یہہ ہے۔افسوس
صد افسوس مین نے اکثر دیکھا ہے کہ جو ہوشیار ہوتا ہے اس مین
عقل جاتی رہتی ہے ٭ اصل یہہ ہے کہ کسی شخص مین کچھہ قوت ہے اور نہ طاقت
طاقت ہے ٭ جو قوت ہے یا طاقت ہے وہ اللہ کی ہے ٭ منصور نے یہہ سنکر
ارشاد کیا لوٹا لاؤ جب وہ لوٹا لایا گیا تو اُس سے دریافت کیا تُو نے تمثیلاً
یہہ کہا ہے یا کہ اعتقاداً اور قولاً" افسر خزانہ نے عرض کیا مین نے اعتقاداً
کہا ہے تمثیلاً نہین کہا،، منصور نے سرہنگون کو حکم دیا کہ اسکی بیڑیان کٹوادو
فوراً بیڑیان کاٹ ڈالی گئین افسر خزانہ نے خوش ہو کر دو شعر اور پڑھے جسکا
مضمون یہہ تھا کیا تم نے ابن ابی عامر کی فروگذاشت نہین دیکھی ٭
بالضرور اسکا احسان سب کی گردن پر ہے ٭ ایسا ہی اللہ تعالے جب کسی بندہ
سے درگذر کرتا ہے ٭ تو اُسکو جنت مین داخل کرتا ہے۔منصور نے
خوش ہو کر حکم دیا اسکو رہا کردو اور جس قدر اس نے روپیہ غبن
کیا ہے اسکو میرے مال سے پورا کرکے داخل خزانہ کردو۔
منصور اعظم کے مزاج مین جہان اس قدر فروگذاشت تھی وہان وہ قوانین
اور احکام شرعیہ کا بیحد پابند بھی تھا ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کسی جرم مین اسکا
بیٹا ناخودہ ہو کر قاضی کے روبرو پیش کیا گیا قاضی نے حد شرع کے جاری کئے
جانے کا حکم دیا۔ منصور کا بیٹا یہ سمجھکر کہ میرا باپ حکومت و سلطنت کے سیاہ و
سفید کرنے کا مختار ہے مجلس قضا سے اپنے مکان مین بھاگ آیا منصور کو اسکی

قبایل قریش وغیرہ کی خوب خوب جانچ و پرتال کی کہ ان مین کون شخص ایسے امر عظیم الشان کے لائق ہے اور ایسے بارگران کے اٹھانے کا کون شخص متحمل ہوگا جس کی دیانت وامانت پر بھروسہ کرکے اللہ کے بندے اس کے سپرد کئے جایئن اور وہ اپنی ہوائے نفسانی اورخواہشات بیجا سے کنارہ کرکے اللہ تعالیٰ کی مرضی کا جویان اور خواہان رہے مین نے نزدیک و دور نظر دوڑائی مگر

(بقیہ نوٹ) خبر لگی تو اس نے بیحد ناراضی ظاہر کی اور اسیوقت گرفتار کرکے قاضی کے خدمت مین بھیجدیا قاضی نے شرعی حد کا نفاذ کیا چنانچہ اسی حد مین وہ مر بھی گیا۔ اور منصور نے اُف تک نہ کیا۔ منصور اعظم جس وقت فوج کے جایزہ لیتا اور قواعد پریٹ کے میدان مین ہوتا اس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ ایک غیر معمولی جنرل ہے جس سوار کی تلوار یاوردی خلاف قاعدہ ہوتی ایسی تلوار سے اسکا سر اوتار لیا جاتا ذرا بھی فروگذاشت نہ کرتا۔ غرض منصور اعظم عفو و کرم اور پابندی قوانین کا ایک مجسم پتلا تھا۔ جسمین دونو رخ نظر آتے ستھے۔

منصور اعظم اپنے ارادے مین مستقل اور مضبوط بھی تھا جس کام کو شروع کرتا اسکو بغیر تمام کئے ہوے نچھوڑتا تھا اس سے اسکی بلندی حوصلگی پر کافی طور سے روشنی پڑتی ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ وہ مجلس مشیران مین کسی مہم سلطنت پر بحث کر رہا تھا۔ اثنا بحث مین دفعۃً گوشت کے جلنے کی بو آئی رفتہ رفتہ اس قدر بڑھی کہ تمام ایوان مین پھیلکر حاضرین کو پریشان کردیا ختم بحث کے بعد دریافت سے معلوم ہوا کہ منصور کے پاوءن مین کوئی بیماری تھی اور اسپر داغ دیا جاتا تھا۔ اللہ رے

میرے نظر مین ایسا کوئی شخص نظر نہ آیا جسکے سپرد میرے بعد
خلافت و امارت مسلمین کیجائے باستثنار ایک شخص کے جو کہ باعتبار
نسب کے بہترین اشخاص سے ہے بلحاظ رتبہ کے عالی نظر منصب کے
سب سے برتر ہے۔ تقوے اللہ کا مادہ بھی اس مین ہے عفو و
گذاشت بھی اسکے مزاج مین ہے مردم شناسی اسکا خاص جوہر
ہے اپنے ارادون وہ مضبوط ہے اخلاق حسنہ سے آراستہ ہے

(بقیہ نوٹ) منصور کا استقلال اور قایم مزاجی کہ اس نے اُف تک نہ کیا
اور اُف کرنا تو درکنار پوری دلجمعی سے مسئلہ درپیش مین بحث کی اور کامل
طور سے اس پر ردو قدح کرنے مین مصروف رہا ایسے مستقل مزاج
شخص کے آگے کسی مزاحم کی مزاحمت کہان تک چل سکتی ہے اسکا تم خود
اندازہ کر سکتے ہو۔

منصور اعظم درحقیقت منصور اعظم اللہ اسی مبارک لقب سے ملقب کئے جانے کا مستحق تھا
جب تک اسکی فوج ظفر موج شتماہی یلغار پر رہتی تھی اس وقت تک
تمام سرحد اندلس کے مسیحی علاقہ جات مین تہلکہ پڑا رہتا تھا اور عیسائی امرا کے
آگے مجسم تصویر مرگ کھڑی رہتی تھی۔ لیون کو معہ اردگرد کی ریاستون کے
تحت قرطبہ کا باجگذار صوبہ بنا لیا تھا۔ کسٹائل، بارسلونا۔ نادارکو
متواتر وپیہم ہزیمتون سے جان بلب کر رکھا تھا۔ بلکہ پامپلونا اور بارسلونا
کے شہرون پر قبضہ بھی کر لیا تھا صاحب نفح لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ
اسکا ایک سفیر غرسیہ والی نبکلنس کے پاس کسی ضرورت سے گیا ہوا تھا
غرسیہ نے اسکی بیحد خاطر اور مدارات کی بڑے دھوم دھام سے دعوت
کی۔ اپنے تمام مقبوضہ علاقہ کی سیر کرائی۔ مدتون اس کے ملک مین یہ مقیم

ذمایم عادات سے کوسون بلکہ منزلون دور ہے وہ کون شخص ہے وہ

میرا دوست میرا ناصح مہربان ابو المظفر عبد الرحمٰن بن منصور بن ابی

عامر اللہ تعالےٰ اسکو توفیق خیر عطا فرمائے امیر المومنین

نے اسکو مختلف مواقع پر جانچا ہے اور متعدد حالات مین اس کا

امتحان لیا ہے اسکی حالت پر غایر نظر کی ہے اسکی اخلاق اور عادات

پر بھی غور و فکر کی ہے پس اسکو امیر المومنین نے نیک کامون مین جلدی

بقیہ نوٹ) سفر کرتا رہا - کوئی مقام ایسا نہ تھا جہان پہونچ نہ گیا ہو - اتفاق سے

ایک روز اسکا گزر ایک کلیسہ کی طرف ہوا - گوشہ کلیسہ مین ایک عورت قید

نظر آئی دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ مسلمان عورت ہے اور ایک مدت دراز

سے عیسائی راہبون نے قید کر رکھا ہے - سفیر نے بعد واپسی اس واقعہ کو منصور

سے بیان کیا منصور نے اسی وقت فوج کو طیاری کا حکم دیا اور نہایت تیزی

سے فوجین مرتب کر کے غرسیہ کے ملک پر جا پڑا غرسیہ گھبرا کر منصور کی خدمت

مین حاضر ہوا - دست بستہ ادب کے ساتھ خوشی اور ناراضی کا سبب دریافت

کیا منصور نے بگڑ کر کہا تو نے مجھ سے وعدہ و اقرار کیا تھا کہ مین اپنے ملک

مین کسی مسلمان کو قید نہ رکھونگا مگر دریافت سے معلوم ہوا کہ تو نے خلاف عہد نامہ

فلان کلیسہ مین ایک عورت کو قید کر رکھا ہے - واللہ مین اس وقت تک تیرے

ملک سے نہ جاؤنگا جب تک اس کلیسہ کو منہدم کر کے اس عورت کو رہا نہ کرلون گا

غرسیہ نے قسم کھا کر منت و سماجت سے اپنی ناواقفی ظاہر کی اور اسیوقت

منصور کی مرضی کے مطابق کلیسہ کو منہدم کرا کے اس عورت کو منصور کے لشکر

گاہ مین پہونچا دیا -

منصور اعظم کے نمایان فتوحات اور اسکی زندگانی کے عمدہ کارنامون

کرنے والا ہے، اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا بیحد
شائق ہے، اپنے مقاصد اور ارادون کے پورے کرنے پر چیرہ
دست ہے اور کل خوبیون اور محاسن کا جامع ہے وہ ایسا شخص
ہے کہ منصور جیسا اس کا باپ ہے اور مظفر جیسا اسکا بھائی ہے۔ ایسی
صورت مین کوئی ہرج نہین ہے اگر وہ کل ترقی کے زینون کو دفعتہً
طے کرجاے اور خیر و برکت کے مدارج ایکبارگی حاصل کرلے امیرالمومنین

(بقیہ نوٹ) سے اندلس کے شمالی مسیحیون کا سر کرنا ہے پہلے اس نے لیون
کو زیر و زبر کیا اور اسکی لوہا لاٹ فصیلون اور سنگین برجون کو مسمار اور
منہدم کرکے بارسلونا کی طرف بڑھا اور اسپر بھی قابض ہو کر گالیشیا
پر جا پہونچا اور اسکو بھی بزور تیغ مفتوح کرکے سینٹ یعقوب (یاگو) کے
مشہور اور عظیم الشان گرجا کو جا کر زمین دوش کردیا یہ گرجا بلاد اندلس
مین بہت بڑا اور عظیم الشان تھا دور دور دراز ملکون سے عیسائی راہب اسکی
زیارت کو آتے تھے ہزارون تارک الدنیا اور رہبانیت مسیحیون کا
یہ ملجا و ماوا اور تمام یورپ کا قبلہ بنا ہوا تھا۔ عیسائیون کا یہ خیال تھا
کہ اس کلیسہ مین یعقوب حواری مسیح کی قبر ہے مسیح علیہ وعلےٰ نبینا الصلواۃ
والسلام کی نظر توجہ اسپر خاص طور سے تھی یہ بیت المقدس کا اسقف
(مجاور) تھا۔ تلقین دین عیسائیت کی غرض سے اس مقام تک پہونچکر پھر سرزمین
شام کو واپس گیا تھا اور غالباً ۱۲۰ شمسی مین وہین مر بھی گیا تھا اس کے
ہمراہیون نے اس کلیسہ مین لاکے دفن کیا جو اس کے سفر کا منتہا تھا۔
اس وقت تک ملوک اسلامیہ مین سے کسی نے صعوبت راہ، مشکلات سفر
اور نیز دوری کی وجہ سے اس کلیسہ کا قصد تک نہین کیا تھا۔ یہ شرف

(اللہ تعالےٰ اسکی تائید کرے) اسوجہ سے کہ اس مین علم کے بڑے بڑے اسرار مخفیہ اور غیب کے بہت سے راز سربستہ کا ظہور ہوتا ہے یہہ قصد فرمالیا ہے کہ انکا ولیعہد ایک قحطانی نسل کا شخص ہو جسکی نسبت عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور ابوہریرہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے

(بقیہ نوٹ) و عزت منصور کے لئے ازل سے مخزون تھے چنانچہ یوم شنبہ ماہ جمادی الآخر ۳۸۷ھ کی چوبیسوین تاریخ کو لشکر صایفہ کے ساتھہ قرطبہ سے منصور نے کوچ کیا منصور کا اڑتالیسوان جہاد تھا کوچ و قیام کرتا ہوا شہر قوریہ مین داخل ہوا اور اسکو مفتوح کر کے غلیسیہ (گالیشیا) کی طرف بڑھا یہان پر ایک گروہ عظیم مسیحی سردارون کا بغرض اظہار اطاعت علم حکومت حاضر ہوا اور عساکر اسلامیہ کے ہمراہ شمالی مسیحیون کے سر کرنے کو روانہ ہوا منصور نے پہلے ہی سے دریائی سفر اور فوج کا انتظام کر لیا تھا کئی بڑے جنگی جہازون کے مقام قصر ابی دانس ساحل غربی اندلس مین لنگرانداز تھے جسمین بڑے بڑے ماہر بحری جنگ کے موجود تھے - آلات حرب بھی کافی تھے کمسریٹ کا انتظام بھی معقول تھا - فوج کی تعداد بھی کثیر اور معتدبہ تھی یہان سے روانہ ہو کر مقام برتقال کی طرف بڑھا اور نہر دویرہ کو عبور کر کے ایک بڑی نہر کو بذریعہ پل کے عبور کیا جو منصور کے حکم سے بیڑہ جنگی جہازات نے بیشتر سے تعمیر کر رکھا تھا - یہہ پل اس قلعہ کے مقابلہ پر بنایا گیا تھا جو اس مقام پر عیسائیون کا تھا منصور نے قلعہ سے جس قدر سامان جنگ اور رسد و غلہ کا ذخیرہ ملا لے کر دشمنان اسلام کے ملک مین قدم رکھا اور نہایت تیزی کی دشوار گزار راستون اور متعدد دریاون اور پہاڑی

آپ نے فرمایا ہے لاتقوم الساعۃ حتے یخرج رجل من قحطان یسوق الناس
بعصاہ ،، پس جبکہ انتخاب خلیفہ کی بابت اختیار حاصل ہوگیا اور آثار سے
اسکا ثبوت ملگیا اور کوئی دوسرا شخص اس کے سوا اس اہلبیت
کا نظر نہین آتا ہے تو امیر المومنین اپنے حالت حیات مین امور
(بقیہ نوٹ) درون کو طے کرکے ایک بہت بڑے کشادہ میدان مین پہونچا جو
بلاد قرطارشس مین واقع تھا پھر اس میدان سے ایک دشوار گذار پہاڑ
کے قریب پہونچا جسکا صرف ایک ہی راستہ از حد چھوٹا اور تنگ تھا منصور
نے سپہ پیرر ماہر پلٹن کو راستہ ہموار کشادہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ شاہی
پلٹن مذکور نے نہایت تیزی سے سڑک درست کردی منصور نے اس
مصیبت سے بآسانی تمام نجات پائی اور نیسفر داوی منیہ کو بھی عبور کرکے
سے کملے ہوگئے اور وسیع میدان مین پہونچا اس میدان کے طے کرنیکے بعد
ویرقشان اور ربلبیو کے میدان مین وارد ہوا یہ مقام بحر محیط کے کنارہ پر واقع
تھا - عیسائیون سے مقابلہ ہوا کامیابی کا سہرا منصور کے سر رہا شنت (سنیٹ)
بلانیہ کو فتح کرکے بحر محیط کے اس جزیرہ کیجانب بڑھا جہان پر کہ ان گردونواح
کے ہزیمت یافتہ عیسائی بھاگ کر پناہ گزین ہوئے تھے عیسائیون نے جاتے
وقت کشتیون کو ہٹوادیا تھا منصور کو اس دریا کے عبور کرنے مین بیحد پس وپیش
ہوا مگر کچھ سوچ سمجھکر گھوڑے کو دریا مین ڈالدیا اس کے ہمراہیون نے
بھی اپنے شیر دل افسر کو تیرتے ہوئے دیکھکر اپنے اپنے گھوڑون کو دریا
مین ڈالدیا رکاب سے رکاب ملائے ہوئے بات کی بات مین دریا عبور کرکے
جزیرہ مین جا پہونچے - جس قدر عیسائیون نے یہان آکر پناہ لی تھی ان سب کو
قید کرلیا مال واسباب لوٹ لیا - بعد ازان اسلامی لشکر بڑھتے بڑھتے

سلطنت کو اسکے سپرد کرتے ہین اور بعد وفات یہ حکم دیتے ہین
کہ یہی میرا جانشین تخت خلافت ہو امیر المومنین کا یہہ فعل بطیب خاطر
بلا جبر و اکراہ اور اجتہا د سے ہے امیر المومنین نے اس ولیعہدی
کو بلا کسی شرط اور اختیار کے جایز اور نافذ فرمایا ہے اور اس

(بقیہ نوٹ) کوہ مراسیہ تک پہونچا جسکو بحر محیط کی طرف سے گھیرے ہوئے تھا مسلمانون
نے اسکو بھی ایک سرے سے چھان ڈالا جس قدر عیسائی یہان تھے ان
سبکو گرفتار کرکے اپنا حلقہ بگوش بنا لیا اور جس قدر مال و اسباب پایا
سب پر قبضہ کر لیا بعد اسکے بذریعہ دو رہبرون کے اسلامی لشکر نے دو پایاب
مقام سے خلیج کو عبور کرکے نہر ایلہ کو بھی عبور کیا اور بہت بڑے مسطح قطعہ زمین مین
پہونچے جہان پر عمدہ عمدہ عمارتین بکثرت تھین۔ قدرتی چشمے، خود رو سبزہ زار اور
باغات تھے اس مقام سے یعقوب حواری کی قبر دکھائی دیتی تھی جس کی
زیارت کو عیسائی دور دور دراز ملکون سے سفر کرکے آتے تھے بلاد قبط،
نوبہ، رومہ اور تمام یوروپ کے مسیحی راہب اور تارک الدنیا یہان پر آ آکے
مجتمع ہوتے تھے اور یہان کے قیام کو باعث نزول برکت و رحمت خداوند
تصور کرتے تھے منصور نے اس مقام سے کوچ کرکے شہر سنیٹ یعقوب
پر پہونچکر پڑاو کیا یہہ دن چہارشنبہ کا تھا ماہ شعبان ۳۸۷ھ کی صرف دو راتین
گذر چکی تھین۔ عیسائیون نے اس مقام کو پہلے ہی سے خالی کر دیا تھا عساکر
اسلامیہ نے سوائے عمارتون اور کلیسون کے اور کسیکو نہ پایا عمارتون
اور گرجاون کو تو منہدم و مسمار کر دیا اور مال و اسباب جس قدر پایا لے لیا
بڑے گرجا کے قریب جسوقت منصور پہونچا ایک بوڑھا راہب یعقوب حواری
کی قبر کے پاس بیٹھا ہوا نظر آیا منصور نے دریافت کیا تم یہان کیون ٹھہرے ہو

عہدنامہ کے ایفا پر خفیہ یا علانیہ یا قولاً اور فعلاً اللہ اور اسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کو جو کہ امیر المومنین کے ابار واجداد سے ہین اور نیز اپنے آپ کو ذمہ دار کیا ہے کہ آیندہ نہ تو اس مین کچھ تبدیلی کیجائیگی اور نہ کچھ تغیر پیدا کیا

(بقیہ نوٹ) ؟ اور کیا کرتے ہو؟ بوڑھے راہب نے نہایت بے پروائی سے جواب دیا یعقوب حواری کی تنہائی کے خیال سے یہان ٹھہرا ہوا اپنے خداوند کو یاد کرتا ہون" منصور کے دل مین اس استغنائی کا بہت بڑا اثر پڑا صرف اسکی جان بخشی نہین کی بلکہ ایک گارد نذر اور مزار کی حفاظت پر مقرر کردیا تاکہ سپاہ جو شہر کو تاخت و تاراج کر رہی ہے اس مقام کے لوٹنے کی جرات نہ کرسکے اور فتحمند گروہ کی غارتگری سے یہ محفوظ رہے۔ اس مقام کے قبضہ حاصل کرنیکے بعد منصور نے اپنی فوج ظفر موج کو تمام جزیرہ مین پہیلا دیا بڑہتے بڑہتے اسکی فوج جزیرہ سینٹ مانکس تک پہونچگئی جو اس سرزمین کا منتہا تہا جس سے بحر محیط کی لہرین ٹکرارہی تہین اور جسکے آگے نہ تو سوار جاسکتے تہے اور نہ اس سے کوئی پیادہ پا سانی عبور کرسکتا تہا۔ یہہ وہ مقام ہے جہان پر منصور کے پہلے کسی مسلم کا گذر نہین ہوا۔

چونکہ منصور نے جاتے وقت بیحد دقت اٹہائی تہی اس وجہ سے مراجعت کرتے ہوئے برمندبن اردون کے ملک کا راستہ اختیار کیا اور اپنے ہمراہیون کو اس کے ملک کے تاخت و تاراج کرنے کی ممانعت کردی رفتہ رفتہ قلعہ بلیقیہ کے قریب پہونچا یہان سے منصور نے ان عیسائی امرا کو ان کے بلاد کیجانب واپس جانیکا حکم دیا جو اس جہاد مین اسکے ہمرکاب تہے اور نامہ بشارت فتح دار الحکومت قرطبہ روانہ کیا واپسی کے وقت مسیحی امرا کو انعامات

جاے گا اور نہ یہ عہدنامہ زائل کیا جاے گا اور نہ کسی امر پر محول کیا جاے گا۔ اس امر پر اللہ تعالےٰ اور ملائکہ کی گواہی کیجاتی ہے اور اللہ تعالےٰ شہادت کے لئے کافی ہے اور نیز اس پر اس کی گواہی بھی کیجاتی ہے جسکا نام اس عہد نامہ مین آگیا ہے اور وہ آج سے صاحب الامر قولاً و فعلاً مختار اور میرا ولیعہد موسوم بہ مامون ابوالمطرف عبد الرحمن بن منصور ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو توفیق خیر عطا فرماے اور جس امر کا بار اسکے گردن پر رکھا گیا ہے اسکے پورے کرنے کی اسکو قوت عطا کرے اور اسکو اسکے فرائض منصبی کے ادا کرنے پر قدرت عنایت کرے۔ تحریر ماہ ربیع الثانی ۳۹۸ھ

تحریر عہدنامہ کے بعد وزرار، قضاۃ اور کل ارکین دولت نے بدست خاص اپنا اپنا دستخط کیا اور اس روز سے یہ ولیعہد کہلایا جاے لگا۔ اس سے اہل دولت اموبہ کو جوش پیدا ہوا اور وہ سب کے سب اس سے مخالفانہ پیش آنے لگے اسی سبب سے اسکی اور اسکی قوم کی دولت منقرض ہوگئی واللہ وارث الارض ومن علیہا۔

(بقیہ نوٹ) جایزے اور صلے مرحمت فرماے جس سے منصور کی عالی حوصلگی بلند ہمتی کا ثبوت ملتا ہے۔

اسی معرکہ یا اسکے کسی اور معرکہ کے بعد محمد بن ابی عامر نے المنصور کا خطاب اختیار کیا اور در حقیقت وہ اسی خطاب کا سزاوار تھا۔

افسوس ہے کہ ایسا اولوالعزم عالی حوصلہ شخص جو انسانی حملوں سے ہمیشہ بچا اور کامیاب ہوتا رہا موت کے پنجہ سے نہ بچ سکا۔ کسٹائل پر آخری جہاد کرکے بوقت واپسی دفعتہً بیمار ہو کر ۳۹۲ھ مین مرگیا اور بمقام مدینہ سالم (میڈنیا سلی) مدفون ہوا۔ نفح الطیب جلد اول مطبوعہ لیدن صفحہ ۲۵۷ لغایتہ ۲۷۶

بنو عامر کا زوال
مہدی کی بیعت

ہرگاہ عبدالرحمن ملقب بہ ناصرلدین اللہ بن منصور اعظم کی ولیعہدی کی تقریب تکمیل کو پہونچگئی۔ امیون اور قرشیون کو اس سے بیحد ناراضگی اور برافروختگی پیدا ہوئی عبدالرحمان ناصر کے گرانے کی فکر مین کرنے لگے اور سب کے سب اس امر پر متفق ہوئے کہ عنان حکومت مضریہ کے قبضہ اقتدار سے نکال کے یمنیہ کے ہاتھ مین دیجائے چنانچہ ہر طبقہ کے لوگون مین باہم سرگوشیان ہونے لگین اتفاق سے اسی زمانہ مین عبدالرحمن ناصر لشکر صوائف کے ساتھہ جلالقہ کے جہاد پر چلا گیا۔ مخالفین کو موقع ملگیا ایک روز سب کے سب مجتمع ہوکر افسر اعلے پولیس پر قرطبہ مین قصر خلافت کے دروازہ پر جہانکہ اسکا مقر تہا سنہ ۳۹۹ھ مین ٹوٹ پڑے اور ہشام موید کو منصب خلافت سے معزول کرکے محمد بن ہشام بن عبدالجبار بن امیرالمومنین الناصرلدین اللہ کو سریر خلافت پر جلوہ افروز کیا اور اسکی خلافت و امارت کی بیعت کرلی۔ محمد بن ہشام اسی شاہی خاندان کا ایک ممبر اور خلفاء گذشتہ کا یادگار تہا۔ اراکین دولت نے محمد کو سریر خلافت پر متمکن کرنے کے بعد المہدی باللہ کا لقب دیا اس واقعہ کی خبر شنوج عبدالرحمن حاجب کو سرحد پر جہانکہ وہ تہا پہونچگئی۔ ہمراہیون مین پہوٹ پڑگئی۔ عبدالرحمن نے اس زعم سے کہ امور سلطنت کے سیاہ و سفید کرنے کا مالک تو مین ہون اور میری موجودگی مین کیسکی کچہ پیش نہ جائیگی قرطبہ کیجانب مراجعت کی جون ہی دارالخلافت کے قریب پہونچا فوج کا حصہ کثیر اور سرداران بربر عبدالرحمن کی لشکرگاہ سے علیحدہ اور جدا ہوکر قرطبہ چلے آے اور مہدی کے ہاتھہ پر بیعت کرلی جو اس وقت قرطبہ مین حکمرانی کررہا تہا۔ ان لوگون نے مہدی سے لگا بجہا کے عبدالرحمن ناصر کی مخالفت پر ابہار دیا چنانچہ مہدی کے اشارہ سے چند لوگ عبدالرحمن ناصر پر حملہ آور

ہوئے اور اسکا سر اوتار کر مہدی اور مخالفین عبدالرحمن کے پاس لے آئے
عبدالرحمن کے مارے جانے سے عامریون کی حکومت و دولت کا خاتمہ
ہوگیا گویا کہ یہ نہ تھی۔

بربر کی بغاوت اور مستعین کی بیعت

اس سے پیشتر بربریون اور زناتہ کی فوجون نے منصور کا
حکمرانی اور سیاست مین ہاتھ بٹایا تھا بعدہ اس کے
بیٹے کی بھی ہوا خواہ رہے۔ ان دنون ان لوگون کے رؤسا اور امراء
زاوی بن مناد صنہاجی، بنو ماکیر ابن زیری، محمد بن عبد اللہ برزالی، نفیل بن حمید
مکناسی (اسکا باپ عبیدیون سے عہد خلافت ناصر مین لڑا تھا) زیری بن عزانہ
منیطی، ابو یزید بن دوناس یفرنی، عبدالرحمن بن عطاف یفرنی، ابو نور بن ابی
قرہ یفرنی، ابوالفتوح بن ناصر، حزرون بن محصن مغراوی، مکناس بن
سید الناس اور محمد بن لیلی مغراوی وغیرہم معہ اپنے قبائل او خاندان
کے تھے۔ یہہ لوگ عبدالرحمن ناصر کی کج ادائی، بدخلقی اور بے انتظامی
سے ناراض ہوکر محمد بن ہشام سے جا ملے تھے باقی رہے اکثر وہ بھی
ان کے جانب مائل و ملتفت تھے کیونکہ انہین لوگون نے عامریون کی
اعانت اور مدد کی تھی۔ منصور اور اوسکے بیٹون کے تصرفات اور حکومت
و دولت پر متغلب و متصرف ہونے کی نسبت انہین کیطرف کی جاتی تھی
اہل شہر کے قلوب ان کی ان حرکات وسکنات سے بیزار تھے عام
طور سے آنکھون مین کانٹا سا کھٹکتے تھے تھوڑے دنون مین اس حد
تک یہہ قضیہ بڑھا کہ عوام الناس ان لوگون کی زیادتیون سے پریشان
ہوکر اراکین دولت سے فریادین کرنے لگے ہر کہ مہ کے زبان پر انہین
لوگون کا چرچا رہنے لگا۔ محمد بن ہشام نے ان سب واقعات سے مطلع ہوکر

حکم دے دیا کہ ان لوگون سے نہ کوئی سوار ہو کر نکلے اور نہ آلات حرب سے مسلح ہو۔ اسی زمانہ مین ان کے بعض روسا دروازہ محلسراے شاہی بلاحضوری واپس کردیئے گئے تھے اور بازاریون نے انکے مکانات کو لوٹ لیا تہا۔ زاوی اور اسکا چچازاد بھائی حباسہ اور ابوالفتوح ناصر نے دربار خلافت مین حاضر ہو کر محمد بن ہشام مہدی سے اسکی شکایت کی کہ بازاریون نے ہم لوگون کے مکانات کو لوٹ لیا ہے مہدی نے معذرت کی اور عوام الناس مین سے جن لوگون نے ان کو تکلیفین پہونچائی تہین ان کے قتل کا حکم صادر کیا حالانکہ مہدی کا سینہ ان لوگون کی عداوت سے بھرا ہوا اور ان کی ذمایم عادات سے اسکا دل بیزار تہا۔ بعد اس کے سچ یا جھوٹ کسی ذریعہ سے ان لوگون تک یہہ خبر ہو نچگئی کہ مہدی ان لوگون کے ساتھ بدعہدی کیا چاہتا ہے۔ پس یہہ لوگ باہم ملنے جلنے لگے۔ در پردہ مشورہ ہونے لگا کہ مہدی کو معزول کر کے ہشام بن سلیمان ابن امیر المومنین ناصرلدین اللہ کو عباے خلافت پہنانا چاہیئے۔ اس واقعہ سے خاص خاص ارکین دولت کے کان آشنا ہو گئے۔ بکمال استعجال اس کے روک تہام کی طرف متوجہ ہوے پہلے تو ان لوگون کو بحکمت عملی شہر قرطبہ سے نکال باہر کیا بعد ازان ہشام بن سلیمان اور اس کے بھائی ابوبکر کو مہدی کے پاس گرفتار کرلائے۔ چنانچہ مہدی کے حکم سے ان دونون ناکردہ گناہون کی گردن ماری گئی۔ اور سلیمان بن حکم بخوف جان بھاگ کر بربر اور زناتہ کے لشکر مین پہنچا اس وقت یہہ سب کے سب قرطبہ کے باہر جمع ہو رہے تھے اور شاہی خاندان مین سے کسی ایک شاہزادے کو تخت نشین کرنے کی فکر مین کر رہے تھے۔ سلیمان کو دیکھتے ہی اسکے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کر لی۔

المستعین باللہ کے مبارک خطاب سے مخاطب کیا اور اس کے ہمرکاب طلیطلہ کے حد کی طرف گئے پس ابن ادفونش کی پشت گرمی سے فوجین آراستہ کرکے قرطبہ کے محاصرہ کو کوچ کیا اس فوج مین یا تو بربری تھے یا عیسائی - مہدی بھی یہ خبر پاکے بقصد جنگ قرطبہ کے باہر آیا اہل شہر ارا کین دولت اور فوج نظام سینہ سپر ہوکر اپنے جدید خلیفہ کے ساتھ لڑنے کو نکلی گھمسان لڑائی ہوئی بالآخر قرطبہ کی فوج میدان جنگ سے گھونگھٹ کھا گئی - کیبت مستعین کے ہاتھ رہا - تقریباً بیس ہزار اہل قرطبہ اس معرکہ مین کام آئے - ایمہ مساجد دربان، موذن، اور علمار شائخین قتل کئے گئے - آخری چوتھی صدی مین مستعین فتحمندی کا جھنڈا لئے ہوئے قرطبہ مین داخل ہوا اور محمد بن ہشام ابن عبدالجبار ملقب بہ مہدی باللہ بھاگ کر طلیطلہ پہونچا -

مہدی پھر قرطبہ مین جسوقت مستعین نے بزور تیغ قرطبہ پر قبضہ حاصل کر لیا محمد بن ہشام مہدی ہزیمت اُٹھا کر طلیطلہ چلا گیا - ابن ادفونش نے اسکو بھی فوجی مدد دی پس یہہ بھی اسکی اعانت اور بھروسہ پہ فوجین آراستہ کرکے قرطبہ کی جانب بڑھا - مستعین سے اور اس سے معرکہ آرائی ہوئی چنانچہ قرطبہ کے باہر مقام عقبتہ البقر آخری دروازہ سبتہ مین مستعین کو ہزیمت ہوئی اور مہدی مظفر و منصور قرطبہ مین داخل ہوا اور کامیابی کے ساتھ قابض و متصرف ہوگیا -

ہزیمت مہدی وبیعت ہشام جون ہی مہدی مظفر و منصور قرطبہ مین داخل ہوا مستعین نے معہ فوج بربر قرطبہ سے نکلکر تمام ملک مین غارتگری کا بازار گرم کرکے مار دھاڑ شروع کردی - نیک و بد کا امتیاز چھوڑ دیا - ایک مدت تک یہی کیفیت رہی بعد ازان جزیرہ خضرا کیجانب چلا گیا پس مہدی اور

ابن ادفونش ان کے تعاقب مین روانہ ہوا مستعین اور بربری فوج لوٹ پڑی مھدی اورابن ادفونش پسپا ہوکر قرطبہ کیجانب بھاگے اور مستعین نے تعاقب کیا تا آنکہ مھدی اور ابن ادفونش نے معہ اپنے رکاب کی فوج کے قرطبہ مین داخل ہوکر شہرپناہ کا دروازہ بند کرلیا اور مستعین نے محاصرہ ڈالدیا اہل قرطبہ کو بربریون کے طول وشدت محاصرہ سے اضطراب پیدا ہوا خادمان قصر خلافت اور ہشام کے حاشیہ نشینون سے ملے اور یہہ کہا کہ یہہ سب مصیبتین محمد بن ہشام کی بدولت ہم لوگون کے سرون پر نازل ہوئی ہین اگر تم لوگ بھی ہمارے اس خیال سے متفق ہو تو آؤ محمد بن ہشام کا کام تمام کرکے ہشام کی خلافت کی دوبارہ بعیت کرلین اور بربریون کے ظلم وستم سے اپنے کو نجات دین۔ خدام خلافت اور ہواخواہان ہشام نے اس رائے سے اتفاق ظاہر کیا چنانچہ ان لوگون نے محمد بن ہشام کو قتل کرکے بالاتفاق ہشام موید کی خلافت کی دوبارہ بعیت کی۔ اس کام کا بانی مبانی واضح عامری نامی ایک شخص تھا جو ہشام موید کی بحالی کے بعد اس کا حاجب بنایا گیا تھا یہہ شخص منصور بن ابی عامر کا آزاد غلام تھا۔

حصار قرطبہ وقتل ہشام

اہل قرطبہ کو اس کارروائی سے کچھ بھی فائدہ نہ پہونچا بربری برقرار فوجین محاصرہ پر اڑی رہین اور مستعین دعوے دار خلافت انہین لوگون مین گل چھرے اوڑاتا رہا رفتہ رفتہ سارے قصبات اور دیہات خراب اور ویران ہوگئے کبھی تو ہشام قرطبہ سے نکلکر بربریون اور مستعین کا تعاقب کرتا تھا اور گاہے بربری اور مستعین ہشام اور اہل قرطبہ کو مارتے مارتے قرطبہ مین داخل کردیتے اس روزانہ جنگ اور آئے دن کی ہزیمت سے اہل قرطبہ تنگ آگئے اور رسد وغلہ کا

ذخیرہ بھی ختم ہو چلا۔ مستعین اور بربری اس وجہ سے کہ مضافات قرطبہ پہلے ہی سے ویران اور وہان کی کھتیان خراب ہو گئی تھین کمی رسد و غلہ سے پریشان ہو رہے تہے نہ تو محاصرہ اوٹھا کے واپس آتے بنتا تھا اور نہ قرطبہ فتح ہوتا تھا۔ کچھہ سوچ سمجھکے مستعین اور بربریون نے ابن ادفونش کو اپنی کمک کی غرض سے طلب کیا ہشام موید اور اسکے حاجب واضح کو اسکی خبر لگ گئی تو اُنھون نے ابن ادفونش کو صوبہ قشتالہ دے کر مستعین کی مدد کرنے سے روکدیا اس صوبہ کو منصور نے عیسائیون سے فتح کیا تھا۔ بالآخر بربریون اور مستعین نے بزور تیغ ۴۰۳ھ مین قرطبہ کو مفتوح کر لیا ہشام موید مارا گیا اور مستعین معہ اپنی بربری فوج کے قرطبہ مین داخل ہوا سب اپنی عورتون، لڑکون، اور بچون سے ملے۔ ایک مدت کے بچھڑے ہوئے اپنے اپنے مکانات مین آکر آباد ہوئے۔

اس واقعہ سے مستعین کے دماغ مین اپنی حکومت کے مستقل و مضبوط ہو جانے کا خیال جم گیا بربریون اور غلامون کو بڑے بڑے شہرون کی حکومت پر مامور کیا وسیع اور زرخیز صوبون کی حکمرانی ان کو دی مثلاً بادیس بن حبوس کو غرناطہ کی، محمد بن عبد اللہ برزالی کو قرمونہ کی، اور ابو نور بن ابی شبل کو شریش کی حکومت عطا ہوئی۔ اراکین دولت کا شیرازہ منتشر ہو گیا تمام بلاد اندلس مین پریشان ہو کر نکل گئے اور آخر کار اسی زمانہ سے طوائف الملوکی بھی شروع ہو گئی۔ ابن عباد نے اشبیلیہ مین، ابن افطس نے بطلیوس مین، ابن ذی النون نے طلیطلہ مین، ابن ابی عامر نے بلنسیہ و مرسیہ مین، ابن ہود نے سرقسطہ مین اور مجاہد عامری نے دانیہ اور جزائر مین خود مختاری کے ساتھہ حکومت شروع کر دی جیسا کہ ہم ان کے حالات کے

ضمن مین بیان کرینگے۔

ابن حمود کا قرطبہ پر قبضہ

جسوقت ارکین دولت قرطبہ منتشر اور متفرق ہو گئے اور بربریون نے حکومت وسلطنت پر قبضہ کرلیا علی بن حمود اور اسکا بہائی قاسم جوکہ ادریس کے پس ماندگان خاندان سے تھے اور بربریون کے ساتھ سرحد سے آئے ہوئے تھے دعوے دار حکومت ہوگیا اور اکثر بربریون کی حمایت اور اعانت سے ۴۰۷ھ مین قرطبہ پر قبضہ حاصل کرلیا مستعین کو قتل کرکے بنو امیہ کے بادشاہت کے آثار معدوم اور نیست و نابود کردیئے۔ سات برس تک اسی صورت سے قرطبہ کی حکومت کا سلسلہ جاری رہا بعدازان پہر بنی بنو امیہ (اولاد ناصر) حکومت وامارت کی عبا پہنکر سریر خلافت پر متمکن ہوئے پہر تہوڑے دنون بعد عنان حکومت ان کے قبضہ سے نکلگئی اور ارکین دولت عرب، غلامون اور بربریون نے اسپر قبضہ کرلیا۔ ملک اندلس چہوٹی چہوٹی ریاستون پر منقسم ہوگیا۔ ان لوگون نے علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی خودسر حکومتین قایم کرکے وہی القاب اور خطابات اختیار کئے جو خلفا کے تھے جیسا کہ ہم اسکو کامل طور سے انکے اخبار مین بیان کرینگے۔

بنو امیہ کی دوبارہ حکومت

ہرگاہ اہل قرطبہ نے بعد سات سال کے حمودیون کو کرسی امارت سے اوتار دیا اور قاسم بن حمود نے بربری فوج لے کر قرطبہ پر فوج کشی کی اور اہل قرطبہ نے متفقہ قوت سے قاسم کو ہزیمت دے دی اس وقت اہل قرطبہ پہر یہہ خیال پیدا ہوا کہ عنان حکومت اندلس پہر بنو امیہ کے قبضہ اقتدار مین دیجائے۔ چنانچہ عبدالرحمن بن ہشام بن عبدالجبار (برادر مہدی)

کو شاہی کے لئے منتخب کیا اور ماہ رمضان سنہ ۴۱۴ھ مین خلافت و امارت کی اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ "المستظہر" کا خطاب دیا۔ ابھی اسکی حکومت وخلافت کو دو ماہ بھی نہین گذرے تھے کہ محمد بن عبدالرحمن بن عبیداللہ بن بن خلیفہ ناصر بدعوے داری خلافت مستظہر کے خلاف اٹھہ کھڑا ہوا اس کے باپ کو منصور نے بوجہ مخالفت قتل کروایا تھا۔ اس وقت سے یہہ دبا دبایا موقع اور وقت کا منتظر رہا اب جبکہ مدبرون سے دولت وحکومت خالی ہوگئی تو اس نے علم مخالفت بلند کردیا عوام الناس اور بازاریون کا جم غفیر ساتھہ ہولیا۔ مستظہر کو اس کے روک تھام مین ناکامی ہوئی۔ محمد بن عبدالرحمن نے قرطبہ پر قبضہ حاصل کرکے "مستکفی" کا خطاب اختیار کیا اور بالاستقلال سریر حکومت پر بیٹھکر قرطبہ مین حکمرانی کرنے لگا۔

بنی حمود کی دوبارہ حکومت

مستکفی کی بیعت خلافت سے چھہ مہینے بعد قرطبہ کی عنان حکومت (سنہ ۴۱۶ھ مین) یحیے بن علی بن حمود یعنے معتلی کے قبضہ مین چلی گئی جیساکہ ان کے حالات مین بیان کیا جاے گا اور مستکفی بحال پریشان سرحدی بلاد کی طرف بھاگ گیا اور اسی زمانہ فراری مین سفر آخرت اختیار کیا۔

معتمد اموی کی حکومت

بعد چند دنون کے اہل قرطبہ نے معتلی بن حمود کو سنہ ۴۱۸ھ مین سریر خلافت سے اوتار دیا وزیرالسلطنت ابو محمد جہور ابن محمد بن جہور اور سرداران قرطبہ نے ہشام بن محمد برادر مرتضے کی خلافت کی بیعت کرلی۔ ہشام بن محمد ان دنون سرحد پر مقام لارده مین ابن ہود کے پاس مقیم تھا جب اسکو یہہ خبر لگی کہ میری خلافت کی بیعت لی گئی ہے تو سنہ ۴۲۰ھ مین لارده سے برنت چلا آیا اور "المعتمد باللہ" کا خطاب

اختیار کیا یہ وہ زمانہ تہا کہ محمد بن عبداللہ بن قاسم برنت پر متصرف ہوگیا تہا
پس ہشام نے یہین قیام اختیار کیا تین برس تک سرحد ہی پر مارا مارا پہرا
روسا طوائف مین باہم اختلاف پڑا ہوا تہا۔ فتنہ وفساد کی گرم بازاری تہی
بالآخر اس امر پر متفق ہوے کہ ہشام کو قرطبہ مین لا کے ٹہیرانا چاہیے چنانچہ
وزیر السلطنت ابو محمد جہور معہ ایک گروہ اراکین دولت کے ہشام کے
پاس گیا اور ۴۲۰ھ مین قرطبہ لے آیا تہوڑا ہی زمانہ منقضی ہونے پایا تہا کہ
۴۲۲ھ مین لشکریون نے اسکو معزول کر دیا غریب معتمد نے لاردہ کا راستہ
لیا اور وہین ۴۲۸ھ مین مرگیا۔ اس کے مرنے سے خلافت امویہ کا دور ختم
ہوگیا اور اسکی حکومت وسلطنت کا ٹمٹماتا ہوا چراغ گل ہوگیا واللہ غالب
علی امرہ[1]

[1] ملک اندلس جسکو طارق وطریف سپہ سالاران لشکر اسلام نے بزمانہ گورنری
موسے بن نصیر گورنر افریقیہ عہد خلافت ولید اموی ۹۲ھ مین مفتوح کیا تہا تقریباً پچاس
برس تک بطور ایک صوبہ کے خلافت دمشق کا ماتحت رہا اس زمانہ مین اکثر دربار خلافت
سے اس صوبہ کا گورنر مقرر ہو کر آتا تہا اور گاہے گورنر افریقیہ اپنی جانب سے کسی شخص کو
اس صوبہ پر مامور کر دیتا تہا۔ اس پچاس سال کے آخر مین طوایف الملوکی اور خودسری
بہی شروع ہو گئی تہی۔ قبائل عرب آپس مین لڑنے بہڑنے لگے تہے ایک دوسرے
کو پہاڑ سے کہاتا تہا۔ یہہ وہ زمانہ تہا کہ خلافت دمشق کا شیرازہ درہم برہم ہوگیا
تہا سریر خلافت پر عباسیہ کا قبضہ ہوگیا تہا۔ عبدالرحمن نامی ایک شخص شاہزادگان
بنو امیہ سے کسی نہ کسی طرح اپنی جان اس عام خونریزی سے بچا کر اندلس پہونچا اور اپنی مدبرانہ
کارروائیون اور پولیٹیکل چالون سے اندلس پر قابض ہوگیا ان سب واقعات کو تم اوپر
پڑہ آئے ہو۔ اس وجہ سے ہم اعادہ نہین کیا چاہتے

اخبار دولت بنی حمود جنھون نے بنوامیہ سے عنان حکومت لی اور سرزمین اندلس پر حکمرانی کی

بربریون اور مغاربہ کے ساتھہ جو کہ مستعین کے ہواخواہ تھے دو بھائی عمر بن اور یس کی اولاد سے تھے ان مین سے ایک کا نام قاسم تھا دوسرے

(بقیہ نوٹ) عبدالرحمن داخل بنوامیہ مین سے سب کے پہلے ۱۳۸ھ مین اندلس آیا تھا اور بنوامیہ کی مردہ شان وشوکت کو ازسر نو زندہ کیا تھا بہت بڑے حوصلہ اور دماغ کا آدمی تھا - اندلس کی متعدد اور خودسر حکومتون اور بغاوتون کو سر کرکے اسی نے ایک مہذب اور شایستہ گورنمنٹ بنایا تھا اسی نے کل خودمختار اور جنگجو امرا کو زیر وزبر کرکے اندلس کو پُرامن اور انصاف پسند حکومت کا خطاب دیا تھا اس کے بعد اسکے خاندان سے ۴۲۸ھ تک تیرہ اشخاص اور جانشین ہوئے جن کے زمانہ حکومت کے حالات علحدہ علحدہ تحریر کیے گئے - ان تیرہ اشخاص مین سے گنتی کے چند اشخاص ایسے گذرے ہین جنکو جہانداری اور حکومت کا سلیقہ تھا ورنہ سب کے سب نہین تو ان مین سے اکثر ایسے تھے جو کہ امرا دولت اور افسران فوج کے ہاتھہ کی کٹھ پتلی یا موم کی ناک تھے - مگر وہ چند اشخاص ایسے تھے کہ جس کی ذات سے اندلس کا نام روشن ہوگیا تھا تمام یوروپ نے انکا لوہا مان لیا تھا - علم وہنر اور فنون کی قدردانی مین شہرہ آفاق تھے تقریباً دو سو نوے برس بنوامیہ نے اس ملک پر حکمرانی کی اور اس قلیل مدت مین ان تاجدارون نے اندلس کو دولہن کی طرح آراستہ کردیا - قرطبہ کیا تھا تمام جہان کے علوم وفنون کا مرکز بنا ہوا تھا - دور دراز ملکون سے طلبا رعلوم یہان کی یونیورسٹی مین تعلیم حاصل کرنے کو آتے تھے - یوروپ نے اسیکی شاگردی مین زانوے

کا نام علی۔ یہہ دونون بیٹے تھے حمود بن میمون بن احمد بن علی بن عبید اللہ
بن عمر بن ادریس کے۔ یہہ لوگ بربریون کے گروہ کے ساتھہ بلاد غمارہ
مین تھے۔ اور انہین کے ذریعہ سے انہون نے ریاست و امارت حاصل کی تھی

(بقیہ نوٹ) ادب تو کیا تھا۔ ان بادیہ نشینان عرب نے ملک اندلس مین جو نمایان کام کئے
تھے وہ آج بڑے سے بڑے سائنس اور طبیعیات دان اور فرزانہ روزگار فلاسفر
سے نہین بن پڑتا۔ بزم اور رزم دونون کے وہ مالک تھے ان کے ایک ہاتھہ مین
قلم ہوتا تھا تو دوسرے ہاتھہ مین تلوار۔ تعمیرات کی طرف آنکھین اٹھتی ہین تو اس وقت
تک وہ زبان حال سے اپنے بانیون کی عظمت وجلال کا افسانہ کہہ رہی ہین
؎ ازنقش ونگار درودیوار شکستہ ✤ آثار پدیدا ست صنادید عجم (یعنی عرب را)

وجہ تسمیہ اندلس

بنو امیہ کا دور حکومت تمام ہوتا ہے اور اس کے بعد سے طوائف
الملوکی کا سلسلہ اور خود مختار ریاستون کا آغاز ہوتا ہے لہذا اس موقع پر ہم سرزمین
اندلس کے کچھہ اوصاف بیان کیا چاہتے ہین اور نیز مدینۃ الخلفاء قرطبہ کی
بعض تعمیرات پر ایک سرسری نظر ڈالا چاہتے ہین ؎ از در دوست چہ گویم بچہ عنوان
رفتم ✤ ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرمان رفتم۔ مولف کتاب نفح الطیب تحریر کرتا ہے
سرزمین اندلس کے اوصاف کسی عبارت مین کامل طور سے بیان نہین کئے جاسکتے اور
نہ اسکی خوبی ولطافت پر کسی قسم کا غبار پڑسکتا ہے۔ ابن سعید کہتا ہے کہ یہ ملک
اندلس بن طوبال بن یافث بن نوح علیہ السلام کے نام سے موسوم ہوا کیونکہ اندلس
نے اپنی سکونت کے لئے اس سرزمین کو منتخب کیا تھا جیسا کہ طوبال کے بھائی
سبت بن یافث کے نام سے اندلس کے سامنے کا سرحدا بوجہ سکونت
سبتہ کہلایا گیا۔ ابن غالب کا بیان ہے کہ اندلس یافث بن نوح علیہ السلام کا
بیٹا تھا جسنے ابتدا اس سرزمین مین سکونت اختیار کی تھی۔

جو محمد اور عمر اولاد ادریس کے پس ماندگان خاندان مین ایک زمانہ تک قایم
رہی - اسیوجہ سے بربریون کی ان لوگون کے ساتھہ اختلاط اور آمیزش
تھی اور یہی امر ان لوگون کے فخر ومباہات کا باعث ہوا پس یہہ لوگ بربریون

(بقیہ نوٹ) اوصاف اندلس ابو عامر سلمی نے اپنی کتاب بدور القلائد وعرر الفوائد مین تحریر کیا ہے
ملک اندلس بہترین ملکون سے ہے اسکی ہوا اور سرزمین نہایت معتدل، اس کا
پانی بیحد شیرین، ہوا پاکیزہ، اور حیوانات ونباتات نفیس ہین یہہ ملک اوسط الاقالیم
سے ہے اور خیر الامور اوسطہا ایک مشہور مثل ہے - ابو عبید بکری تحریر کرتا ہے کہ
ملک اندلس پاکیزگی مین شام ہے بلحاظ ہوا کے یمانی ہے مسطح اور معتدل ہونیکے
خیال سے ہندی ہے - عمدگی اور لطافت مین اہواز ہے - زرخیزی مین چین ہے
اسکے سواحل اور اسکے معادن مین طرح طرح کے قیمتی جواہر مخزون ہین - آثار قدیمہ
بھی بکثرت ہین - مسعودی نے مروج الذہب مین تحریر کیا ہے کہ بحر اندلس کے ساحل
شنترین اور شدونہ مین عنبر بکثرت پیدا ہوتا ہے - علاوہ بہین سونے چاندی اور پارہ
کی متعدد کانین ہین - زعفران بھی پیدا ہوتا ہے بعض مبصرین کا بیان ہے کہ اندلس مین کل کائنات
کے معادن ہین جو سبعہ سیارہ کے تاثیرات سے پیدا ہوتے ہین رانگ کو زحل
سے تعلق ہے اسکی بھی اندلس مین کان ہے اقز ویر سفید (ایک قیمتی پتھر ہے)
منسوب بہ مشتری ہے اس کی کان بھی اندلس مین ہے - لوہا مریخ کی طرف منسوب ہے
یہ بھی اندلس کی کان سے برآمد ہوتا ہے سونا شمس کیجانب منسوب ہے تانبا زہرہ کی
جانب، پارہ عطارد کیجانب، اور چاندی قمر کی طرف اور ان سب چیزون کی
کانین اندلس مین موجود ہین - غرضکہ اندلس کیا ہے ایک زرخیز زرریز ملک ہے جسکی
ہوا بھی معتدل اور سرزمین بھی شاداب ہے -

جزیرہ نمائے اندلس مثلثۃ الشکل ہے اور تین حصون موسطی، شرقی اور غربی پر مشتمل ہے

کے ساتھ بلاد غمارہ سے سرزمین اندلس چلے آے اور مستعین کے حاشیہ نشینون امرار سرحدی بربرین داخل ہو گئے۔ چنانچہ مستعین نے منجملہ اُن مغاربہ کے جنکو سند حکومت دی تھی ان لوگون کو بھی سرداری وحکومت عطا کی۔ ان مین سے علی کو طنجہ کی حکومت مرحمت فرمائی اور قاسم کو جزیرہ خضرار پر مامور کیا۔ قاسم علی سے بڑا تھا چونکہ مغاربہ اور بربریون کے قلوب مین

(بقیہ نوٹ) وسطی مین قرطبہ، طلیطلہ، جیان، غرناطہ، مریہ اور مالقہ وغیرہا تھے بظاہر یہ چھ شہر ہین لیکن حقیقت مین ہر ایک مستقل مملکت کے حکم مین تھے۔

قرطبہ کے متعلقات سے استجہ، بلکونہ، قبرہ، رُندہ، غافق، مدور، اسطبہ، بیانہ، بعیانہ اور قصیر وغیرہ تھے۔

طلیطلہ کے مضافات سے وادی الحجارہ، قلعہ رباح اور طلمنکہ وغیرہ تھے مضافات جیان سے ابذہ، بیاسہ اور قسطلہ وغیرہ تھے۔

متعلقات غرناطہ سے وادی آش، منکب اور لوشہ وغیرہ تھے۔ اعمال مریہ سے اندرش اور مضافات مالقہ سے بلش اور الحامہ وغیرہا تھے ملا... مین بکثرت میوہ جات پیدا ہوتے تھے۔ الحامہ مین گرم پانی کا چشمہ وا... کی صورت مین تھا۔

شرقی اندلس مین صوبجات مُرسیہ، بلنسیہ، دانیہ، سہلہ اور ثغرا... تھے مرسیہ کے متعلقات سے اربولہ، اُلقنت، لورقہ وغیرہ شمار کیے جاتے تھے بلنسیہ مین شاطبہ اور جزیرہ شقر تھا۔ دانیہ کے متعلق بھی چند شہر تھے جنکو گردش زمانہ نے ویران وخراب کر ڈالا۔

سہلہ مین بھی کئی شہر آباد تھے یہ صوبہ بلنسیہ اور سرقسطہ کے درمیان مین واقع تھا اسیوجہ سے اسکو بعضون نے ثغر اعلیٰ کے مضافات سے

اولاد ادریس کی ہوا خواہی اس وجہ سے کہ اسکی حکومت اس طرف تھی پہلے سے متمکن تھی جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین نظر بر این علی بن حمود کی حکومت مین کسی قسم کا زوال و تزلزل پیدا نہوا اور اس کے رعب و داب کا سکہ چلنے لگا - دو برس تک اس نے حکمرانی کی - تا آنکہ خود اسکے باڈی گارڈ نے

(بقیہ نوٹ) شمار کیا جاتا اس صوبہ مین متعدد قلعات اور کئی شہر آباد تھے -

ثغر اعلے کے مضافات سے سرقسطہ، کورہ لاردہ، قلعہ بیفار، کورہ تطیلہ (اسکا شہر طرسونہ تھا) کورہ وشقہ (اسکا شہر تمریط تھا) کورہ مدینہ سالم (میڈ ناسلی) کورہ قلعہ ایوب (اسکا شہر ملیانہ تھا) کورہ بربطانیہ اور کورہ باروشہ تھا -

غربی اندلس مین اشبیلیہ، ماردہ، اشبونہ اور شلب شمار کئے جاتے تھے مضافات اشبیلیہ سے سریش، خضرار اور لبلہ تھا -

ماردہ کے مضافات سے بطلیوس، یابرہ وغیرہ تھے -

اعمال اشبونہ مین شنترین سب سے بہتر اور عمدہ مقام تھا -

صوبجات شلب سے سیٹ مریہ وغیرہ تھے -

علاوہ ان کے جزیرہ نما اندلس مین بہت سے چھوٹے چھوٹے جزایر ہین جنکے ذکر سے ہم طول کلام نہین کیا چاہتے - اور نہ مقامات و بلاد مذکورہ بالا کے تفصیلی حالات لکھا چاہتے ہین - بعض مورخین نے لکھا ہے کہ طول اندلس کا تینتیس یوم کی مسافت کا تھا اور عرض نو ایام کے سفر کا تھا - جسکو چالیس بڑی نہرین چند حصون پر منقسم کرتی تہین - علاوہ نہرون کے بہت سے قدرتی چشمے تھے معادن کی کوئی حد نہ تھی اسّی شہر دار الحکومت کے تھے دیہاتون اور قصباتون کا شمار حد سے باہر تھا صرف نہر اشبیلیہ کے کنارہ بارہ سو گانون آباد تھے اندلس کے آبادی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ قدم قدم پر مسافرون کو بازار سرائین اور مسافر خانے ملتے تھے - مسافر دو کوس

اسکو حمام مین ۲۰۸ھ مین قتل کر ڈالا - تب بجائے اسکے اسکا بہائی قاسم بن حمود حکمران ہوا اس نے "المامون" کا خطاب اختیار کیا اس کی حکمرانی سے چار برس بعد یحیے ابن علے نے سبتہ مین اس سے حکومت و ریاست لیکہ

(بقیہ نوٹ) بہی جنگل، پہاڑ اور ویرانہ مین نہین چلنے پاتا تہا کہ اسکو مکانات آسایش کے مل جاتے تھے اور صاحب جغرافیہ نے تحریر کیا ہے کہ ملک اندلس کا طول چالیس یوم کی مسافت کا تہا اور عرض اٹہارہ یوم کی مسافت -

قرطبہ کی بعض عمارت اور جامع مسجد

یون تو قرطبہ اور بلاد اندلس کی کل عمارتین قابل الذکر ہین خاص کر اس وجہ سے کہ ان سے عرب کی صناعی ثبوت ملتا ہے اور ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عربون نے ایک ہی صدی کے اندر کس قدر اور کس بلا کی ترقی کی تہی مگر اس موقع پر ہم صرف جامع قرطبہ اور اسکی بعض عمارات کا تذکرہ کر کے اپنے اس نوٹ کو ختم کرتے ہین -

جامع مسجد قرطبہ کا بنیادی پتھر عبد الرحمن داخل مجدد دولت امویہ اندلس نے ۱۷۰ھ مین رکہا تہا اسّی ہزار دینار خرچ کر چکا تہا مگر تعمیر تکمیل کو نہین پہونچی تہی بعد اسکے بیٹے ہشام نے ۱۷۳ھ مین اسکی تکمیل کی - اسکے بعد ہر نئے حکمران نے کسی نہ کسی نام آوری کی غرض سے کسی نے نمازیون کی آسایش کے خیال سے کچھہ نہ کچھہ جدید عمارتین اضافہ کین رفتہ رفتہ یہ مسجد مسلمانان عرب کے ابتدائی کمالات کا ایک عمدہ نمونہ بن گئی - اس مسجد مین گنبدین سقف باڈاون دار چھتون کے درجون کی تعداد شرقاً و غرباً ۱۹ اور شمالاً و جنوباً ۳۱ تہی - اکیس دروازہ پیتل کے منقش و منبج لباس پہنے ہوئے نمازیون کا انتظار کرتے تھے - بارہ سو ترانوے مطلا ستون مسجد کی مقدس سقف کو اوٹھائے ہوئے تھے خاص درجہ مین نقری فرش تہا جا بجا پچی کاری کا نفیس اور عمدہ کام بنا ہوا تہا ستونون پر سونے اور قیمتی قیمتی

بابت منازعت کی یحیےٰ ابن علی غربی اندلس مین امیر اور اپنے باپ کا ولیعہد تھا۔ قاسم نے اسکی سرکوبی کے لئے سنہ ۴۱۴ھ مین اپنی بربری فوج کو عساکر اندلس کے ساتھ روانہ کیا یحییٰ نے مالقہ کی پشت گرمی سے اسکا مقابلہ کیا

(بقیہ نوٹ) پتھرون سے خوشنما نقش ونگار بنائے گئے تھے ممبر ہاتھی دانت اور ایک خاص قسم کی لکڑی کے ۳۰ ہزار ٹکڑون سے بنایا گیا تھا جو بوقت ضرورت علحدہ ہو سکتا تھا یہہ ٹکڑے سونے کی کیلون اور پترون سے باہم وصل کئے گئے صحن مسجد مین چار وسیع اور خوبصورت حوض پانی سے لبریز رہا کرتے تھے ان حوضون مین کلون اور نلون کے ذریعہ سے پانی قریب کی ایک پہاڑی سے لایا گیا تھا۔ مسجد کی بازو پر بے تعداد کمرے اور حجرے بنے ہوئے تھے جنمین طلبار اور مسافرین کی مہمانداری نہایت فراخ حوصلگی سے کیجاتی تھی۔ ایک سو پیتل کی لالٹینین لگی ہوئی تھین جنکے ذریعہ سے مسجد کی رات روز روشن ہو جاتی تھی۔ رمضان المبارک مین موم کی ایک بڑی بتی وزنی ۵۰ ہتار تمام رات جلا کرتی تھی۔ تین سو آدمی صرف اس غرض کے لئے ملازم تھے کہ اگر اور عود وعنبر کے بخورات لالٹینون مین جلانے کے لئے خوشبودار تیل بناتے رہین۔ الدرے مسلمانون کا عروج اور مسجد جامع کی شان وشوکت۔ جسکو ان لوگون نے خود اپنے ہاتھون خاک مین ملادیا اور اللہ تعالی کے اس وعید کو ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتے یغیروا ما بانفسہم کو بھولا کر دنیا اور جاہ پرستی مین مصروف ہو گئے تھے۔

قرطبہ کی مشہور عمارات مین قصر الازہار، قصر العاشقین، قصر السرور، اور قصر التاج، وغیرہا تھین۔ ایک محلسرا شاہی کا نام دمشق تھا اسکی چھتین سنگ مرمر کے ستونون پر کھڑی تھین اور فرشون پر نہایت کاریگری سے پچی کاری کی گئی تھی۔ دیوارون پر سرسبز باغات کے نقشے کھینچے گئے تھے دیکھنے والون کو یہہ تمیز نہین ہو سکتی تھی کہ یہہ اصلی

اور اپنے بھائی ادریس کو جو اپنے باپ کے زمانہ سے یہین تھا۔ سبتہ کی جانب بھیجدیا اس اثنا رمین یحییٰ کی کمک پر زاوی بن زیری غرناطہ سے آگیا جو کہ ان دونون بربریون کا دوسرا سردار تھا پس یحییٰ نے اسکی اعانت اور پشت گری سے قرطبہ پر یلغار کیا اور ۴۱۲ھ مین اس پر قابض و متصرف ہوگیا

(بقیہ نوٹ) باغات ہین یا ان کے نقشے ہین مصنوعی جھیل یا تالاب اور حوض متعدد اور بکثرت سنگ مرمر کے تراش تراش کر بنائے گئے تھے جو گریشیا کے پہاڑون سے منگواکر قرطبہ مین منگوائے گئے تھے اور ان مین پانی آ آکر جمع ہوتا تھا جس سے سلطانی باغات اللہ تمام شہر کی آبپاشی کیجاتی تھی۔ اس مرحوم شہر مین ۳۸۷ مسجدین اور ۹۱۱ حمام تھے جسمین ہر خاص و عوام غسل کر سکتے تھے۔ اسکو آخر کامیحیون نے جبکہ انکی دوبارہ سلطنت قایم ہوئی تو اسکو مسلمانون کی زندہ یادگار سمجھ کے مسمار کرادیا۔
مدینۃ الزہرا۔ وہ خوشنما شہر ہے جسکو خلیفہ عبد الرحمن ثالث نے بطور سواد شہر قرطبہ کے پہلو مین اپنے محبوب بی بی زہرہ کے نام سے آباد کیا تھا۔ یہہ شہر جبل العروس کے دامن مین جو شہر قرطبہ کے محاذی مین چند میل کے فاصلہ پر ہے بنا شروع ہوا۔ اسی شہر مین اسکا مشہور قصر قصر الزہرا رتھا دس ہزار معمار و بخار اس کی تعمیر مین یومیہ کام کرتے تھے اور اینٹون کے بجائے چھ ہزار سنگی سلین روزانہ تیار ہوا کرتی تھی۔ تین ہزار جانوران باربرداری عمارت کے ضروری مصالحات وغیرہ لے جانے کے لئے مقرر تھے۔ چار ہزار ستون اس مین وہ کھڑے کئے گئے تھے جنکو سلاطین قسطنطنیہ اور روما اور کارتج نے بطور تحفہ کے بھیجے تھے پندرہ ہزار دروازے تھے جن پر لوہے و چکدار پیتل کے غلاف چڑھے ہوئے تھے۔ سلطانی کمرے کی چھت اور دیوارین بالکل مطلا تھین اور اسمین ایک نہایت عمدہ فوارہ نصب تھا۔ یہہ فوارہ پورے ایک ٹکڑے پتھر سے تراش کرکے

المعتلی کا مبارک خطاب اختیار کیا ابو بکر بن ذکوان کو عہدہ وزارت عطا فرمایا۔ مامون نے جان بچانے کی غرض سے اشبیلیہ کا راستہ لیا اشبیلیہ مین پہونچکر پھر اپنی حکومت و ریاست کی بنا ڈالی قاضی محمد بن اسمٰعیل بن عباد نے بیعت کر لی بعض بربری فوجون کو بھی اپنی داد و دہش سے دوبارہ ملا لیا اوران کو فوج کی صورت مین آراستہ کر کے اپنے برادر زادہ پر چڑھائی کر دی چنانچہ ۴۱۳ھ مین قرطبہ پر دوبارہ قابض ہو گیا معتلی بھاگ کر مالقہ پہونچا۔

زمانہ حکومت مستعین سے مامون کے عمال جزیرہ خضرا پر قابض ہو گئے اور اسکا بھائی دریا کے اس پار طنجہ پر متصرف ہو گیا۔ مامون نے اسکو اپنے اور اپنے بیٹون کے لئے ملجا و ماوا بنا رکھا تھا اپنے مال و اسباب کو یہین محفوظ رکھتا تھا رفتہ رفتہ یہہ خبر قرطبہ تک پہونچی کہ اس نے اسکی دارالحکومت اور نیز اس کے قلعات پر قبضہ کر لیا ہے اور بنو امیہ کے ساتھ تشدد

(بقیہ نوٹ) بنایا گیا تھا اس فوارہ کو شاہ یونان نے ایک عدیم النظیر در یتیم کے ساتھ ہدیتہً بھیجا تھا کمرے کے عین وسط مین ایک چھوٹا سا حوض پارہ سے لبریز بنایا گیا و ہر طرف آٹھہ آٹھہ دروازے تھے جنپر دندان فیل اور آبنوس کی نہایت صنعت سے گلکاری کی گئی تھی اور طرح طرح کے قیمتی پتھرون سے ان پر گل بوٹے بنائے گئے تھے جب آفتاب کی کرنین ان دروازون سے اندر داخل ہو کر اپنی حرارت سے پارہ کو متحرک کرتی تھین تو یہہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا بجلی کوندرہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس شہر کے عجائبات اور اسکی عمارتون کی خوبیان تحریر کرنے کے لئے ایک دفتر کی ضرورت ہے ملتقط از نفح الطیب جلد اول صفحہ ۱۸ لغایتہ ۱۴۰ و ۲۹۷ لغایتہ ۳۴۷۔

اور سختی کا برتاؤ کرتا ہے اس سے مامون کے نظام حکومت مین اختلال پیدا ہوا
اہل قرطبہ نے متفق ہو کر اس پر حملہ کر دیا اور اسکی اطاعت و فرمان برداری
کے طوق کو اپنی گردن سے نکال کے بنو امیہ مین سے مستظہر کے بعد ازان
مستکفی کی خلافت کی بیعت کر لی جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین مامون اور
بربری فوج نے شہر سے نکلکر جدال و قتال کی بازار گرم کر دی پچاس دن تک
شہر کا محاصرہ کئے رہے اہل قرطبہ متفق اور مجتمع ہو کر ان کی مدافعت
کو شہر سے باہر آئے اور نہایت مردانگی سے بزور تیغ ان کے محاصرہ کو ۴۱۴ھ
مین اوٹھا دیا۔ مامون بھاگ کر اشبیلیہ پہونچا۔ اس وقت اشبیلیہ مین اسکا
بیٹا محمد اور سرداران بربر سے محمد بن زیری موجود تھا۔ قاضی محمد بن اسماعیل
بن عباد نے سوچا کہ موقع اچھا ہے شہر پر قبضہ کر لو اور مامون کو شہر
مین داخل نہونے دو چنانچہ اہل اشبیلیہ نے محمد بن زیری کے اشارہ
سے محمد بن قاسم مامون کو شہر سے نکالدیا اور مامون کو شہر کے اندر داخل
نہونے دیا اور اپنے شہر کا آپ بہ نگرانی محمد بن زیری انتظام کرنے لگے
بعد چندے قاضی محمد بن اسماعیل نے محمد بن زیری کو بھی نکال باہر کیا۔

اس واقعہ کے بعد مامون شریش کیطرف چلا گیا اور بربری فوجین اسکی
ہمراہی سے علحدہ ہو کر [illegible] (مامون کے بھتیجہ) کے پاس چلی آئین اور
۴۱۵ھ مین اسکی امارت و ریاست کی اسکے ہاتھ پر بیعت کر لی پس معتلی
نے سامان جنگ درست کر کے اپنے چچا قاسم ملقب بہ مامون پر شریش
مین چڑھائی کر دی اور کمال مردانگی سے شریش پر قبضہ کر کے مامون کو گرفتار
کر لیا اس زمانہ سے مامون اسکے پاس اور بعد اسکے اس کے بھائی
ادریس کے پاس مالقہ مین برابر قید ہی مین رہا تا آنکہ اس نے بحالت قید

سنہ ۴۱۲ھ مین قید حیات سے ہمیشہ کے لیے سبکدوشی حاصل کر لی۔ اور یحییٰ معتلی استقلال و استحکام کے ساتھہ حکمرانی کرنے لگا۔ محمد اور حسن پسران قاسم ملقب بہ مامون اپنے عم زاد بھائیون کو نظربند کر کے جزیرہ روانہ کر دیا اور مغاربہ مین سے ابوالحجاج کو ان کی نگرانی کا حکم دیا ایک مدت تک یہہ دونون اسی حالت سے رہے بعد ازان اہل قرطبہ نے مستکفی کو بار خلافت سے سبکدوش کر کے معتلی کے علم حکومت کے آگے گردن اطاعت جھکا دی۔ معتلی نے اپنی طرف سے ان لوگون پر سرداران بربر سے عبدالرحمٰن بن عطاف یفرنی کو متعین کیا۔ غریب مستکفی بحال پریشان سرحدی بلاد کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ چنانچہ اسی حالت فراری مین مقام مدینہ سالم (میڈناسلی) مین پہونچکے جان بحق تسلیم کر دی۔ پھر سنہ ۴۱۷ھ مین اہل قرطبہ نے معتلی کا غاشیہ اطاعت اپنی دوش سے اوتار کر رکھہ دیا۔ اسکے گورنر عبدالرحمٰن بن عطاف کو شہر سے نکال دیا اور معتمد برادر مرتضیٰ کی امارت و خلافت کی بعیت کر لی اور بعد چندے معزول بھی کر دیا جیسا کہ ہم اسکے حالات کے ضمن مین بیان کر آئے ہین۔ اس طوائف الملوکی اور آئے دن تبدیلی حکومت سے وزیر السلطنت ابومحمد بن جہور بن محمد بن جہور کی بن آئی قرطبہ کی حکومت و سلطنت پر بلا تردد قبضہ کر لیا جیسا کہ اخبار ملوک الطوائف مین ہم اسکو بیان کرنے والے ہین۔

معتلی اسی زمانہ سے جبکہ اہل قرطبہ نے اسکے گورنر کو نکالدیا تھا اہل قرطبہ کو اپنی غارتگری اور لڑائی کی دھمکی برابر دیتا چلا آتا اور متواتر فوجین ان کے محاصرہ کو بھیج رہا تھا آخر کار قرب و جوار کے کل حکام شہر اور قلعہ نے زمام حکومت کو معتلی کے سپرد کر دیا اس سے معتلی کا رعب و داب بڑھ گیا

اور حکومت و امارت کو ایک گو نہ استقلال حاصل ہو گیا۔ محمد بن عبد اللہ برزالی کو اسکا عروج نا مطبوع ہوا فوجین آراستہ کرکے اسکی مخالفت پر اُٹھ کھڑا ہوا اور قرمونہ مین پہونچکے پڑاؤ کر دیا۔ اسی زمانہ مین معتلی اشبیلیہ مین قاضی محمد بن اسمعیل بن عباد کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اتفاق سے ابن عباد کا ۴۲۳ھ مین انتقال ہو گیا۔ معتلی اپنے رکاب کی فوج لئے ہوئے برزالی کی مدافعت کو قرمونہ کیطرف روانہ ہوا برزالی نے متعدد گڑھے اثنار راہ مین کھدوا رکھے تھے اور ان کو گھاس پھوس سے پاٹ رکھا تھا جون ہی معتلی کا گھوڑا اس موقع پر پہونچا منہ کے بل خندق مین گر پڑا۔ معتلی کی فوج اس غیر متوقع واقعہ سے گھبرا کر بھاگ کھڑی ہوئی۔ اور بنی حمود کی دولت و حکومت شہر قرطبہ سے منقرض اور منقطع ہو گئی۔

احمد بن موسے بن بقیہ اور خادم نجی صقلی شروع سے دولت بنو حمود کے ہوا خواہ تھے بعد اس سانحہ کے یہ لوگ مالقہ چلے گئے جو کہ بنی حمود کا مستقر حکومت تھا اور معتلی کے بھائی ادریس بن علی بن حمود کو سبتہ اور طنجہ سے طلب کرکے سریر حکومت پر متمکن کیا اس شرط سے اسکے ہاتھ پر بیعت کی کہ سبتہ کی حکومت پر حسن بن یحیے مامور کیا جا[illegible] نے مالقہ مین کرسی حکومت پر اجلاس کیا اور المتاید باللہ کے لقب سے ملقب ہوا[illegible] رندہ اور جزیرہ والے بخوشی خاطر مطیع و منقاد ہو گئے۔ ا[illegible] سب قرارداد شرط بیعت حسن بن یحیے کو سبتہ کی حکومت عطا کی۔ خادم نجی اسکے ہمرکاب سبتہ گیا۔ اسکا اثر بلوک اطوائف پر بہت بڑا تھا۔ اسکے باپ قاسم بن عباد کے رعب و داب سے اس زمانہ کے امرار وحکمران تھراتے تھے بلوائیون کے قبضہ سے اس نے بہت سے بلاد چھین لئے تھے استبونہ اور استجہ کو محمد بن عبد اللہ برزالی کے قبضہ سے اسی

نکالا تھا اور چند فوجین بسرافسری اپنے ... اسمٰعیل کے ... قرمونہ کے ... محاصرہ پر روانہ کی تھین - محمد بن عبداللہ برزالی نے سپہ سالار قرمونہ اور زاوی سے امداد طلب کی - زاوی تو اپنی فوجین آراستہ کرکے برزالی کی کمک پر آیا اور سپہ سالار قرمونہ نے اپنا لشکر ابن بقیہ کی ماتحتی مین برزالی کے مدد پر روانہ کیا - دونون حریف نے قرمونہ کے باہر صف آرائی کی متعدد لڑائیان ہوئین بالآخر سخت اور خونریز جنگ کے بعد اسماعیل بن قاسم بن عباد کو ہزیمت ہوئی اثنار دار وگیر مین مارا گیا سر اوتار کے ادریس متاید باللہ کے پاس بھیجدیا گیا - اس واقعہ کے دو دن بعد ۴۳۱ھ مین ادریس متاید مر گیا - ابن بقیہ وغیرہ سردارون نے اسکے بیٹے یحیےٰ ملقب بہ جیون کو حکمرانی کی کرسی پر متمکن کرنے کا قصد کیا - نجی خادم نے اس سے مخالفت کی اور سبتہ سے حسن بن یحیےٰ معتلی کو لئے ہوئے مالقہ مین آیا پس بربریون نے اسکی امارت کی بیعت کر لی "مستنصر" کا لقب دیا اور ابن بقیہ کو بوجہ مخالفت بار حیات سے سبکدوش کر دیا -

یحیےٰ ابن ادریس بھاگ کر قمارش پہونچا اور وہین ۴۳۴ھ مین ... گیا - بعضے کہتے ہین کہ نجی نے اسے ... قتل کر ڈالا تھا بعدازان نجی سبتہ کیجانب محافظت حدود ... واپس آیا اس کے ہمراہ حسن بن یحیےٰ بھی تھا - نجی نے سطیفی کو بوجہ ... کے ثقہ ہونے کے حسن کی وزارت پر مامور کیا اہل غرناطہ اور بلاد اندلس کے ایک حصہ نے اس کی بیعت کی بعدازان ۴۳۸ھ مین اس کے چچا ادریس کی لڑکی نے حسن پر یلغار کیا ادھراس نے حسن کو زہر دے کر مار ڈالا ادھر سطیفی نے اسکے بھائی ادریس بن یحیےٰ کو گرفتار

کرلیا اور یحییٰ کو لکھہ بھیجا کہ حسن مستنصر کی جو تمھارے
پاس سبتہ مین ہے بیعت لے لو - یحییٰ نے اس غریب کو براہ مکر و فریب
مار کر مالقہ کی جانب کوچ کیا اور وہان پہونچکے خود دعوے دار حکومت
ہوگیا - بربریون اور نیز فوج نے یحییٰ کا اس ارادہ مین ساتھہ
دیا - بعدہ یحییٰ بغرض استیصال و بیخ کنی حسن و محمد پسران قاسم بن حمود
جزیرہ گیا مگر وہان سے خائب و خاسر ہوکر بے نیل مرام واپس
ہوا اثناء راہ مین قاسم کے کسی غلام نے یحییٰ کو دہوکہ دے کے
مار ڈالا - اس واقعہ کی خبر مالقہ مین پہونچی تو عوام الناس یحییٰ
پر ٹوٹ پڑی اور اسکو مار ڈالا اور ادریس بن یحییٰ المعتلی کو قید خانہ
سے نکال کے تخت حکومت پر بٹھایا یہہ واقعہ ۴۲۳ھ کا ہے
اہل غرناطہ اور قرمونہ اور کل اون شہر والون نے جو ان کے درمیان
مین آباد تھے ادریس کے مطیع اور منقاد ہوگئے ادریس نے
عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لے کر عالی کا لقب اختیار کیا -
سبتہ کی حکومت سکوت اور رزق اللہ اپنے باپ کے
غلامون کو دی بعد ازان اپنے چچا ادریس کے لڑکون محمد اور حسن
بخیال آئندہ خطرات قتل کر ڈالا اس سے سودائیون مین شورش
پیدا ہوئی اور ان لوگون نے متفق ہوکر ان دونون مقتولون کے بھائی
محمد ثانی کی حکومت کا اعلان کر دیا اگرچہ پہلے عوام الناس ادریس کا ساتھہ
دے ہوئے تھے مگر پھر ان لوگون نے اسکو محمد کے حوالہ
کر دیا - محمد نے مالقہ مین ۴۳۴ھ مین بیعت لی تھی اور مہدی کا لقب
اختیار کیا تہا اور اپنے بھائی کو اپنا ولیعہد مقرر کیا تہا اس نے سانی کے

خطاب سے اپ... طب ... ن بعد معتضد کو بعض وجوہات
سے سانی سے کشیدگی پیدا ہوئی چنانچہ اسکو سرحد کیطرف جلا وطن کردیا
سانی نے غمارہ مین جاکے قیام کیا۔ اور عالی قارشش چلا گیا اہل قارشش
نے شہر مین داخل ... نے سے روکدیا عالی نے جاکے مالقہ پر محاصرہ ڈالدیا
اتنے مین بادیس نے غرناطہ سے مهدی پر بوجہ اسکے کہ مہدی نے اپنے
بھائی کے ساتھہ بے عنوانی کی تھی چڑہائی کردی مگر مهدی کے حسن تدبیر
سے بادیس نے مهدی کی بیعت کرکے غرناطہ کی جانب مراجعت کردی
اور مهدی اپنے مقبوضہ مالقہ مین ٹہیرا رہا آہستہ آہستہ غرناطہ جیان
اور اسکے مضافات والے مهدی کے مطیع اور فرمان بردار ہوگئے
تا آنکہ مهدی نے ۴۴۹ھ مین وفات پائی ادریس مخلوع بن یحیے المعتلی
کی قارشش اور مالقہ مین بیعت لی گئی اس نے اپنے غلامون کو اس درجہ
آزاد اور مطلق العنان کردیا کہ ایک گروہ کثیر اہل قارشش اور مالقہ کا ان
غلامون سے تنگ آکر بھاگ گیا۔ ۴۵... ن نے بھی سفر آخرت
اختیار کیا تب محمد اصغر بن ادریس ... بد تخت نشین ہوا اس نے بھی
... دستور حکمرانان قدیم اپنے کو ... خطاب سے مخاطب کیا
مالقہ المریہ اور رندہ مین اس کے نام کا خطبہ ... پر بادیس دوبارہ مالقہ
کیطرف آیا اور ۴۵...ھ مین اسپر قبضہ حاصل کرکے ... حکومت و
ریاست سے بیدخل ہوکر مریہ چلا گیا۔ اہل ملیلہ نے اس ... سے مطیع ہوکر بلا بھیجا
چنانچہ محمد اصغر بحال پریشان ان لوگون کے پاس ... ون نے اسکی
امارت و حکومت کی ۴۵۶ھ مین بیعت کرلی۔ بنو ورقدی ... ع بارہ اور اسکے
قرب وجوار والون نے اسکی حکومت کے اقتدار کو تسلیم کرلیا سنہ ... مرگیا۔

باقی رہا محمد بن قاسم جو مالقہ ... تھا یہ ۴۱۴ھ مین جہان سے بھاگ کر جزیرہ
خضرا پہونچا اور قبضہ حاصل کرکے "معتصم" کا خطاب اختیار کیا تا آنکہ ۴۴۰ھ مین
اس نے وفات پائی بعدہ اسکا بیٹا قاسم ملقب ... واثق حکمران ہوا ۴۵۰ھ
مین یہہ بھی رہگرا ے ملک آخرت ہوا اس ... سے جزیرہ خضرا
کی حکومت معتضد بن عباد کے قبضہ مین چلی گئی ... سکوت برغواطی
قاسم واثق کا حاجب بعضے کہتے ہین یحیے المعتلی کا خادم انہین لوگون کے
طرف سے سبتہ کا گورنر تھا پس جب معتضد بن عباد جزیرہ پر مستولی ہوا تو ادہر
معتضد نے سکوت کو اطاعت و فرمانبرداری کا پیام دیا ادہر سکوت
جزیرہ خضرا کی حکومت اور قبضہ کا دعوے دار ہوا دونون مین کشیدگی بڑھی
مدتون لڑائی اور فساد کا سلسلہ باہم قایم رہا یہانتک کہ مرابطین کا دور حکومت
آگیا اور ان لوگون نے سبتہ اور نیز اندلس پر قبضہ حاصل کرلیا
جیسا کہ آئندہ تم پڑھو گے والبقاء للہ وحدہ سبحانہ تعالے

تم الجزء العاشر من ترجمۃ تاریخ الامام ابن خلدون
ویلیہ الجزء الحادی عشر انشاء اللہ تعالی اولہ اخبار ملوک الطوائف

بعونہ تعالیٰ

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی جلد یازدہم

اندلس مرحوم کا آخری دور اور اُن حکمرانان عرب کی معاشرت و تمدن
کی تصویرین کھینچکر دکھائی گئی ہین جنھون نے بلاد مختلفہ اسلامیہ مین بدیں اقتدار
علم خلافت عباسیہ قرون وسطی مین حکمرانی کی تھی

بترجمہ

جناب مولوی حکیم احمد حسین صاحب الہ آبادی مولف سوانح عمری سلطان
صلاح الدین یوسف فاتح بیت المقدس وحیات سلطان نور الدین محمود زنگی

سنہ ۱۳۲۷ھ
۱۹۰۹ع

باہتمام منشی محمد اسمٰعیل صاحب

مطبع انوار احمدی الہ آباد مین چھپا

باجازت منشی حامد حسین صاحب دفتر الاسلام سے شایع ہوا

الاسلام

اپنے رنگ کا ایک نرالا اچھوتا رسالہ ہے اسکو کل رسائل اور میگزینون سے جو اسوقت
ہندوستان کے مختلف شہرون اور مقامات سے شایع ہو رہے ہین یہ خاص امتیاز حاصل ہے
کہ اسمین عربی کی مشہور ومعتمد ومعتبر تاریخ معروف بہ **ابن خلدون** کا ترجمہ کتابی صورت مین
ماہ جنوری ۱۸۹۷ء سے شایع ہو رہا ہے چنانچہ بعنایت الٰہی ترجمہ کی گیارہ جلدین چھپکر شایع ہو گئی
ہین اور اب بارھوین جلد زیر اشاعت ہے جو آیندہ ماہ دسمبر مین انشاء اللہ تعالیٰ تمام و شایع ہو گی
علامہ **ابن خلدون** آٹھوین صدی ہجری مین گذرا ہے اسکی تاریخ نہایت بسیط تحقیقات
سے مالامال ہے حضرت نوح علیہ السلام سے زمانہ مبارک حضرت رسول اللہ صلعم تک کے انبیاء
کرام وسلاطین عظام اور عرب کے کل قبائل کے انساب و تذکرے اور عہد نبوی (صلعم) سے
آٹھوین صدی ہجری تک کے خلفاء وسلاطین کے حالات محققانہ مورخانہ تحریر کیے گئے ہین
اس تاریخ کے معتبر ومقبول ہونیکی نسبت صرف اسقدر لکھدینا کافی ہو گا کہ اس تاریخ کا ترجمہ مختلف
زبانون فرنچ، جرمن، ترکی، اور غالباً انگریزی مین بھی ہو گیا ہے - فارسی مین امیر کابل نے ترجمہ
کرانا شروع کیا تھا مگر اردو زبان جو اسوقت کئی کڑور مسلمانونکی مادری زبان ہو رہی ہے اس
قابل قدر تاریخ سے محروم تھی خوش قسمتی سے جناب مولوی حکیم **احمد حسین** صاحب دامت
برکاتہم اس ضرورت کا احساس فرما کے اردو زبان مین تاریخ مذکور کا ترجمہ فرما رہے ہین اللّٰھم
تممہ بالخیر

الاسلام ہر انگریزی مہینے کی پچیسوین تاریخ کو شایع ہوتا ہے اسکے ۳۲ صفحات مین ترجمہ تاریخ ہوتا ہے
اور چار صفحات مین مختلف مضامین اور چار صفحات مین اسلامی خبرین درج کیجاتی ہین قیمت سالانہ معہ
محصولڈاک عام شائقین سے عہ پیشگی مقرر ہے۔

المشتہر **حامد حسین** مالک رسالہ الاسلام الہ آباد

فہرست ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون جلد یازدہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

ناظرین والاتمکین! عربی کی مستند و معتبر تاریخ کتاب العبر و دیوان المبتداء والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر و من عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر تالیف علامہ امام عبدالرحمن ابن خلدون مغربی (رحمۃ اللہ علیہ) کے ترجمہ کی یہ گیارھوین جلد ہے۔ اس جلد مین مملکت ہسپانیہ عظمٰی کی ملوک الطوائفی اور اسکے آخری دور کی پوری کیفیت تحریر کیگئی ہے بعدہ اسی سلسلہ مین بنوزیاد، بنو صلیحی، بنونجاح، بنوزریع، بنوحمدان، بنو تغلب، بنو عقیل، بنو مقلد، بنو کلاب، اور بنو صالح وغیرہم حکمرانان عرب کی علحدہ علحدہ معاشرت اور تمدن کی ہوبہو تصویرین کھینچکر دکھائی گئین ہین یہ سب بجائے خود مختلف بلاد اسلامیہ کے چھوٹے چھوٹے خودسر حکمران تھے اور برائے نام علم خلافت عباسیہ یا دولت علویہ کے شاہی اقتدار کو تسلیم کرتے اور ان کے نام کا خطبہ اپنے جوامع مین پڑھتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہین لوگون کے باہمی اختلافات اور نفاق نے اسلام کی مضبوط اور مستحکم بنا کو متزلزل کرکے زمین دوز کردیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

الہ آباد - ۹ رجب ۱۳۲۷ھ

مطابق

۲۷ جولائی ۱۹۰۹ء

احمد حسین غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

الہ آباد

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ علیہ

کتاب ثانی - جلد یازدہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار ملوک الطوائف اندلس

ہرگاہ شیرازہ خلافت عربیہ اندلس مین منتشر ہوگیا اور جماعت مسلمین تمام بلاد اندلس مین متفرق ہوگئی اسوقت اس ملک کی عنان حکومت غلامون وزیرون ، اراکین دولت ، سرداران عرب اور بربر کے قبضہ اقتدار مین چلی گئی - ان لوگون نے اس ملک کو ٹکڑہ ٹکڑہ کر ڈالا ہر شخص نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جداگانہ بنائی - ایک دوسرے کو کھائے ڈالتا تھا اس نے ایک صوبہ پر قبضہ کرلیا تو دوسرے نے بڑھکر دو صوبون کو اپنا ورثہ سمجھ لیا - غرض چھوٹی چھوٹی خودسر حکومتون کی کوئی حد نہ رہ گئی تھی - نتیجہ ان بے اعتدالیون کا یہ ہوا کہ ان لوگون نے سرحدی عیسائی ملوک کو خراج دیکے اپنا معین و مددگار بنانا شروع کیا - مسیحی سلاطین تو ایسے ہی مواقع کے منتظر رہتے ہین کھل کھیلے کسی کو کسی کے مقابلہ پر مدد دی کسی کا ملک چھین لیا

اہل اندلس اسی حالت بدمین مبتلا تھے کہ یوسف بن تاشفین امیر مرابطین کا دور دورہ شروع ہوگیا اور ان سبہون کو اس نے دبا لیا۔ پس ہمکو اب مناسب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ان ملوک الطوائف کے جداگانہ حالات یکے بعد دیگرے احاطہ تحریر مین لائین۔

حالات بنو عباد ملوک اشبیلیہ وعربی اندلس و دیگر امراء طوائف جو ان حدود مین تھے

بنو عباد ملوک اشبیلیہ کا پہلا حکمران قاضی ابو القاسم محمد بن ذی الوزارتین ابو الولید اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن قریش بن عباد بن عمرو اسلم بن عمر بن عطاف بن نعیم لخمی تہا عطاف بن نعیم لخمی وہ شخص ہے جو حمی طلیعہ کے ساتھ بلاد اندلس مین اولًا داخل ہوا تہا۔ اصل مین یہہ لوگ لشکر حمص مین تہے عطاف اندلس مین داخل ہوکر قریہ طشانہ (اشبیلیہ کے پورب) قیام پذیر ہوا اور یہین پر اسکی نسل نے ترقی کی۔ محمد بن اسماعیل بن قریش قریہ طشانہ کا (صاحب الصلوۃ) امام تہا بعد ازان اسکا بیٹا اسماعیل سنہ ۱۴۱۳ھ مین وزارت اشبیلیہ پر مامور کیا گیا اور ۱۴۱۴ھ مین اسکا بیٹا ابو القاسم محمد عہدہ وزارت اور قضاء اشبیلیہ پر مقرر ہوا تاآنکہ سنہ ۲۳ھ مین اس نے وفات پائی۔

ابو القاسم محمد کی ریاست کی بنیاد پڑنے کا یہہ سبب ہوا کہ یہہ قاسم بن حمود ملقب بہ مامون کے مخصوص اصحاب سے تھا اسی نے اُسکو عہدہ قضاء اشبیلیہ پر مامور و متعین کیا تھا۔ ان دنون سرداران بربرہ سے محمد بن زیری اس صوبہ کا والی تھا پس جسوقت قاسم قرطبہ سے بہاگ کر اشبیلیہ کی جانب آیا اور اشبیلیہ مین داخل ہونے کا قصد کیا اُسوقت قاضی ابو القاسم محمد نے محمد بن زیری کو اشبیلیہ کی حکومت پر قابض ہو جانے کی رائے دی اور یہہ اشارہ کر دیا کہ قاسم کو شہر اشبیلیہ مین داخل ہونے دو۔ چنانچہ محمد بن زیری نے بطمع حکومت اشبیلیہ ایسا ہی کیا

بعد ازاں اہل اشبیلیہ نے باشارہ قاضی ابو القاسم محمد محمد بن زبیری کو اشبیلیہ سے نکال باہر کیا۔ محمد بن زبیری کے نکالے جانے کے بعد قاضی ابو القاسم محمد نے اشبیلیہ میں مجلس شوری قائم کی اور اسکے ذریعہ سے اشبیلیہ پر حکمرانی کرنے لگا۔ اس مجلس شوری کا ایک تو خود آپ ممبر تھا دوسرا ممبر ابو بکر زبیری معلم ہشام و مولف مختصر العین (لغت) اور تیسرا ممبر محمد بن مریم الہانی تھا۔ بعد چندے قاضی ابو القاسم محمد نے اپنی مدبرانہ چالوں حکمت عملیوں سے ابو بکر اور محمد ممبران مجلس شوری کو دبا لیا۔ فوجیں مرتب کیں اور برابر عہدہ قضا کا انچارج رہا۔ قاسم مامون جب اشبیلیہ میں نہ جانے پایا تو قرمونہ کی جانب روانہ ہوا اور قرمونہ پہنچکر محمد بن عبد اللہ برزالی کے پاس قیام اختیار کیا۔

محمد بن عبد اللہ برزالی عہد حکومت ہشام بعدہ زمانہ حکمرانی مہدی سے قرمونہ کا والی تھا سنہ ہجری زمانہ طوائف الملوکی میں خود مختاری حکومت کا دعوی کیا۔ اس دعوی کا محرک بھی وہی قاضی ابو القاسم محمد بن عباد تھا اور اسی نے محمد بن عبد اللہ برزالی کو قاسم مامون کی معزولی اور خود مختاری حکومت کی راے دی تھی۔ چنانچہ قاسم مامون قرمونہ سے بھی بیدخل ہو کر سریش چلا آیا اور محمد بن عبد اللہ برزالی قرمونہ میں حکومت کرنے لگا۔

ابو القاسم ... کے بعد اسکا بیٹا عباد حکمران ہوا اس نے المعتضد کا لقب اختیار کیا اس سے اور محمد بن عبد اللہ برزالی سے اَن بن ہو گئی۔ دونوں میں متعدد لڑائیاں ہوئیں محمد بن عبد اللہ برزالی والی قرمونہ نے عباد سے اور قاسم بن حمود سے بھی بگاڑ کرا دیا چنانچہ قاسم بن حمود نے سریش سے بقصد جنگ خروج کیا پہلے عبد اللہ بن افطس والی بطلیوس سے معرکہ آرائی ہوئی۔ قاسم نے اپنے بیٹے اسماعیل کو بسرافسری عظیم فوج عبد اللہ بن افطس کے جنگ پر بھیجا اس مہم میں اسماعیل کے ساتھ محمد

محمد بن عبد اللہ برزالی بہی تہا۔ مظفر بن افطس مقابلہ پر آیا۔ مظفر نے اسماعیل اور محمد دونون کو شکست دیکے محمد بن عبد اللہ برزالی کو گرفتار کرلیا۔ اور بعد ایک مدت کے رہا کردیا۔ بعد اسکے قاسم بن حمود اور محمد بن عبد اللہ برزالی سے چل گئی مدتون دونون مین نزاع قائم رہی فتنہ و فساد کا سلسلہ جاری رہا تاآنکہ محمد بن عبد اللہ برزالی کو اسماعیل نے مار ڈالا۔

اسماعیل ایک مرتبہ بقصد شبخون مارنے کے قرمونہ پر اپنی فوج لے کے چڑھ گیا اور موقع موقع سے چیدہ چیدہ جوانون کو کمینگاہ مین بٹھادیا۔ محمد بن عبد اللہ برزالی اسکی آمد سے مطلع ہوکر معہ اپنے فوج کے سوار ہوکر مقابلہ پر آیا۔ اسماعیل لڑتا ہوا آہستہ آہستہ پیچھے ہٹا۔ محمد بن عبد اللہ برزالی جوش کامیابی مین بڑھتا چلا آیا تاآنکہ کمینگاہ سے متجاوز ہوآیا۔ اسماعیل کے سپاہیون نے کمینگاہ سے نکلکر حملہ کردیا۔ اور محمد بن عبد اللہ برزالی کو مار ڈالا۔ یہ واقعہ ۴۳۴ھ کا ہے۔

محمد بن عبد اللہ برزالی کے مارے جانے کے بعد اسماعیل نے قرمونہ پر قبضہ کرلیا۔ غلامون اور بربریون نے حکومت و سلطنت کی اسکو طمع دی پس اس سے جس قدر مال و اسباب اور غلہ اٹھہ سکا لیکر جزیرہ کی جانب بقصد حملہ چلا گیا اسوقت اسکا باپ قلع فرج مین تھا یہ خبر پاکے چند سوارون کو اسکی جستجو مین روانہ کیا۔ کسی ذریعہ سے اسماعیل کو اسکی خبر لگ گئی قلعہ ورد کی طرف جہک پڑا۔ والی قلعہ نے موقع پاکے اسماعیل کو گرفتار کرلیا اور پا بزنجیر اسکے باپ کے پاس بہیجدیا پس اس کے باپ نے اسکو اور نیز اسکے تب اور کل ہمراہیون کو قتل کرڈالا۔ بعد اسکے ان بربریون کی سرکوبی کی جانب مائل ہوا جنہون نے سرحد پر ہنگامہ برپا کر رکہا تہا۔

ان لوگون مین سب سے پہلے ہم والی قرمونہ کا حال تحریر کیا چاہتے ہین قرمونہ مین مستظہر عزیز بن محمد بن عبد اللہ برزالی بعد اپنے باپ کے حکمران ہوا تہا۔ علاوہ قرمونہ

سے کاستجہ اور مرور بہی اسی کے تحت حکومت مین تہے۔ نموز ورداوارکش کی عنان حکومت
وزیر فوج رموی کے قبضہ اقتدار مین ہتی جوکہ سرحدی بربری اور منصور کے
ہواخواہون سے تہا ۴۱۶ھ مین وزیر فوج نے نموزا ورداوارکس کی حکومت کا دعویٰ
کیا تہا اور ۴۳۳ھ مین بار حکومت سے سبکدوش ہوکر گوشۂ قبر مین جاچہپا تہا۔
تب بجاے اسکے اسکا بیٹا عزالدولہ حاجب ابولیاد محمد بن نوح حکمران ہوا۔ اوسنے
سنہ ... مین وفات پائی۔ اور ابوثور یزید بن ابی قرہ یفرنی نے زمانہ طوائف الملوکی
۴۰۵ھ مین رندہ کو عامر بن فتوح کے قبضہ سے نکال لیا۔ عامر بن فتوح علوئین کا
ساختہ پرداختہ تہا۔ معتضد ہمیشہ اسپر دباؤ ڈالتا چلا آرہا تہا۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے
کہ کسی حیلہ سے اسکو بُلاکر قید کردیا اور براہ مکر وفریب اسکے بیٹے سے کہلا بہیجا کہ برندہ
خادمہ کے ساتہ تمہارے باپ نے فعل شنیع کیا ہے۔ تہوڑے دنون بعد عامر کو
رہا کردیا۔ چونکہ اسکے بیٹے پر معتضد کا جادو چل گیا تہا اس وجہ سے اسکے بیٹے
نے اسکو مار ڈالا بعد قتل کے معتضد کی چالاکی اور فریب دہی کی قلعی کہلی
تو صدمہ ہوا چنانچہ اسی صدمہ سے ۴۵۱ھ مین مرگیا۔ اسکا بیٹا ابونصر بجاے
اسکے متمکن ہوا تا آنکہ کسی قلعہ مین خود اس کے لشکریون نے اس سے بیوفائی کی
گبہراکر شہرپناہ کی فصیل پر چڑہ گیا اور جب وہان جانبری کی کوئی شکل نظر نہ آئی
تو شہرپناہ کی فصیل سے بحالت اضطراب گر پڑا اور مرگیا۔ یہ واقعہ ۴۵۶ھ کا ہے۔
سریش کو حرزون بن عبدون نے ۴۰۲ھ مین دبا لیا تہا۔ ابن عباد (معتضد)
نے اسکو بہی گرفتار کرلیا سریش کے خراج کا مطالبہ کیا اور کل قلعات کی جانچ
پرتال کی بعدازان ان لوگون سے مصالحت کرکے ان لوگون کو انہین بلاد کی سند
حکومت عطا کی جو انکے قبضہ میں ستے پس ابن نوح کو ارکش پر ابن حرزون
کو سریش پر اور ابن ابی قترہ کو رندہ پر مامور کیا۔ اس تقرری سے یہ لوگ ابن عباد

سے کے ہوا خواہ ہوگئے اور اسپر اعتماد کرنے لگے۔ چند دنون بعد ابن عباد نے ان لوگون کو دعوت کے بہانہ سے بلایا اور حمام مین لیجاکے دروازہ حمام بند کرلیا سب کے سب مرگئے انمین سے صرف ابن نوح اس تہلکہ عظیم سے بچ گیا وجہہ یہ تھی کہ اس نے ابن عباد سے پہلے ہی سے ساز کرلیا تھا۔ ان لوگون کے مرنے کے بعد ابن عباد نے اپنے آدمیون کو بھیجکے انکے قلعات پر قبضہ کرلیا اور انکے مقبوضات کو اپنے صوبہ سے ملالیا۔ اس واقعہ کی خبر بادیس تک پہنچی تو اس نے ان لوگون کے خون کا بدلہ لینے کے قصد سے ابن عباد پر فوج کشی کی۔ مقتولون کے قبائل اس سے مطلع ہوکے بادیس کے پاس آکے مجتمع ہوئے اور اس کے ساتھہ ابن عباد پر یلغار کرکے چڑھ آئے مدتون اسکا محاصرہ کئے رہے آخر کار بے نیل واپس ہوئے اور سرحد کو عبور کرکے سبتہ کی جانب پڑے۔ سکوت نے انلوگون کو سبتہ مین گھسنے ندیا اکثر شدت گرسنگی سے مرگئے باقی ماندگان نے مغرب کا راستہ لیا اور اسی زمانہ سے یہہ لوگ مغرب مین جاکر آباد ہوئے۔ اور ابن عباد استقلال کے ساتھہ حکومت کرنے لگا۔

اوینہ اور شلطیش پر عبد العزیز بکری قابض و متصرف ہورہا تھا۔ ابن عباد کی فوجین اسپر محاصرہ ڈالے ہوئے تھین۔ وزیر السلطنت ابن جہور نے عبد العزیز کی سفارش کی معتضد (ابن عباد) نے اسکی سفارش سے مصالحت کرلی۔ زیادہ زمانہ نہ گذرنے پایا تھا کہ ابن جہور کا انتقال ہوگیا ابن عباد نے عبد العزیز بکری سے پھر منازعت شروع کی بالآخر سنہ ۴۴۳ھ مین اونیہ اور شلطیش کو عبد العزیز سے خالی کرالیا اور اپنے بیٹے معتمد کو اسکی حکومت پر متعین کیا۔

اس مہم سے فارغ ہوکر معتضد (ابن عباد) نے شلب کا قصد کیا شلب کی
عنان حکومت ۴۱۹ھ سے مظفر ابوالاصبغ عیسیٰ ابن قاضی ابوبکر محمد بن سعید
ابن مزین کے قبضہ اقتدار مین تھی ۴۴۲ھ مین اس نے وفات پائی۔ اسی زمانہ
مین معتضد نے اسپر چڑھائی کی اور مظفر کے بیٹے کے قبضہ سے اسکو نکال لیا۔
بعدہ اپنے بیٹے معتمد کو طلب کرکے اس شہر کی حکومت بھی اسی کے متعلق کی چنانچہ
معتمد نے یہین قیام اختیار کیا اور اسکو اپنا مستقر حکومت قرار دیا۔

پھر معتضد نے شلت (سینٹ) بریہ کی جانب قدم بڑھایا۔ سینٹ بریہ مین معتصم
محمد بن سعید بن ہارون کا پرچم اقبال کامیابی کی ہوا مین لہرا رہا تھا۔ جون ہی معتضد
اسکے قریب پہنچا۔ غریب معتصم نے شہر خالی کردیا یہ واقعہ ۴۳۹ھ کا ہے معتضد نے
اس کو بھی اپنے بیٹے معتمد کے مقبوضات مین شامل کردیا۔

لبلہ مین تاج الدین ابوالعباس احمد بن یحییٰ الیحصبی کی حکومت کا دور دورہ تھا
۴۱۴ھ مین تاج الدین نے لبلہ مین اپنی حکومت کا اعلان کیا تھا اونبہ اور اشلیطش
مین اسکے نام کا خطبہ پڑھا گیا تھا ۴۳۳ھ مین اسکی وفات ہوئی۔ بوقت وفات
اپنے بھائی محمد کو حکومت و ریاست کی وصیت کرگیا تھا معتضد نے لبلہ پر پہنچکر
اسکا محاصرہ کرلیا اور روزانہ لڑائیون سے اسکو تنگ کرنے لگا۔ محمد موقع پاکر قرطبہ
بھاگ گیا۔ قرطبہ مین اسکے بھائی خلف بن یحییٰ کا بیٹا فتح قابض و متصرف ہو رہا تھا۔
معتضد نے ۴۴۵ھ مین اسکو بھی خالی کرالیا۔

غرض ان سب بلاد پر رفتہ رفتہ بنی عباد کا قبضہ ہوگیا اور اسکے دائرہ
حکومت مین داخل ہوگئے۔ معتضد نے مربہ کو بھی اپنے علم حکومت کے
تحت مین لے لیا تھا۔ اس صوبہ پر ابن رشیق نے زمانہ فتنہ مین قبضہ کرلیا تھا
اور خالصۃ الدولہ کے نام سے موسوم کیا تھا۔ آٹھ سال حکومت کی بعدہ معتضد نے

سنہ ۴۴۵ھ مین ابن رشیق سے اسکو چہین لیا۔

معتضد ہی نے مرتلہ کو ابن طیفور کے قبضہ سے سنہ ۴۴۶ھ مین نکالا تہا اور ابن طیفور نے اسپر عیسٰی بن نسب سے قبضہ حاصل کیا تہا۔ عیسٰی بن نسب لشکر شاہی کا ایک سپہ سالار تہا اول اول یہی اسپر متصرف اور متغلب ہوا تہا۔ مگر خوبی قسمت نے اسکو اور اسکے بعد اسکے جانشین کو بہی اسکی حکومت پر متصرف نرہنے دیا۔ تہوڑے دنون مین یہ سب ممالک جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے ابن عباد کے مقبوضات مین داخل ہو گئے۔

ابن عباد (معتضد) اور بادیس بن حبوس والی غرناطہ مین ناچاقی تہی۔ دونون مین متعدد لڑائیان ہوئی تہین۔ ہنوز کوئی نتیجہ نہین پیدا ہوا تہا کہ سنہ ۴۶۱ھ مین معتضد کو سفر آخرت درپیش آیا چنانچہ یہ اپنے کامون کو یون ہی ناتمام چہوڑکر دنیا سے کوچ کر گیا بعدہ اسکا بیٹا معتمد بن معتضد بن اسماعیل ابو القاسم بن عباد کرسی حکومت پر متمکن ہوا۔

معتمد نے عنان حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لینے کے بعد جہانداری مین اپنے باپ کا رویہ اختیار کیا۔ مزید بران دار الخلافت قرطبہ کو بہی وزیر السلطنت ابن جہور کے قبضہ سے نکال لیا۔ اس نے اپنے لڑکون کو ملک کے مستقر حکومتون پر مامور کیا اور وہین قیام کرنے کا انکو حکم دیا۔ عربی اندلس مین انکی حکومت کو کافی طور سے استحکام اور مضبوطی حاصل ہوئی اس اطراف کے ملوک الطوائف پر اسکا رعب و داب چہا گیا۔ ابن بادیس بن حبوس غرناطہ مین، ابن افطس بطلیوس مین اور ابن صمادح مریہ مین اسی طرح اور ملوک الطوائف اپنے اپنے مقبوضات مین معتمد (ابن عباد) کے علم حکومت کے شاہی اقتدار کو تسلیم کر رہے تہے اس سے صلح و آشتی کے خواہان تہے۔ اسکی مرضی کے مطابق عمل کرتے تہے مگر یہ وزرہ سبب

کے سب سلاطین کفار کی خاطر و مدارات پر مائل تھے اور انکو خراج دے دے کے
قوت پہنچا رہے تھے یہانتک کہ سرحد بربر سے مرابطین کی حکومت کا ظہور ہوا
یوسف بن تاشفین نے عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لی۔ مسلمانان اندلس کی امیدین
اسکی اعانت و امداد سے بر آئیں۔ اسی زمانہ مین عیسائیون نے خراج کی بابت
ملوک الطوائف کو تنگ کرنا شروع کیا۔ ابن عباد (معتمد) نے اس سفیر یہودی کو
اسکے گستاخانہ کلام کیوجہ سے قتل کر ڈالا جو خراج لینے کیلئے معتمد کے پاس آتا جاتا تھا
بعدہ دریا عبور کر کے یوسف بن تاشفین کی خدمتمین فریادی بنکر حاضر ہوا۔ معتمد کے جانے
اور یوسف بن تاشفین کی مدد کرنے کے حالات آیندہ یوسف بن تاشفین کے حالات کے ضمن
مین تحریر کئے جائینگے۔ بعد اسکے فقہاء اندلس نے یوسف بن تاشفین کی خدمتمین یہ درخواست
پیش کی کہ طرح طرح کا ٹکس اور محصول اہل اندلس پر لگا ہوا معاف کر دیا اور حکام و
امراء کے نابرداشتنی مظالم سے نجات دلائی جاوے۔ چنانچہ یوسف نے
اہل اندلس کو ان تمام ٹکسون سے سبکدوش کر دیا جو درمیان مین لگا لئے گئے تھے
اور انکو آئے دن کی طوائف الملوک کی خونریزی سے نجات بھی دیدی مگر جونہی یوسف
بن تاشفین نے اندلس سے مراجعت کی اندلس کے طوائف الملوک اپنے قدیم
رویہ پر آگئے۔ زمانہ قیام اندلس مین یوسف بن تاشفین نے اپنی فوج ظفر موج کو
جہاد پر بھی بدفعات روانہ کیا تھا اور اندلس کے اندرونی حصون کو خودسر حکومتون
کے خار و خس سے صاف و پاک کر کے طالبان حکومت کو خلعتین دی تہین اور انکو
بنظر انتظام ملک دامن سرحد بربر کیطرف منتقل کر دیا تھا غرض اس نے ایسے نازک
وقت مین جبکہ اندلس امراء و حکام کے خودغرضیون کا جولانگاہ بنا ہوا تھا بزور تیغ
اندلس پر قبضہ حاصل کیا جیسا کہ آیندہ بیان کیا جاوے گا۔ ابن عباد بھی بعد چند
لڑائیون کے جنکو تم آگے پڑھو گے یوسف بن تاشفین کا مطیع ہو گیا۔

یوسف بن تاشفین نے اسکو ۴۸۴ھ مین اغمات قریہ مراکش (مراکو) مین قید کردیا تاآنکہ ۴۸۸ھ مین مرگیا۔

اندلس مین علاوہ اسکے اور صوبے بھی تھے جنپر ابن عباد متصرف اور مستولی نہین ہوا تھا ازانجملہ سہلہ تھا اس صوبے پر اوایل پانچوین صدی مین ہذیل بن خلف ابن رزین ہشام کی دعوت کے بہانہ سے قابض ہوگیا تھا اور "موئد الدولہ" کے خطاب سے اپنے کو مخاطب کرتا تھا سنہ ۴۵۲ھ مین عیسائیون کے ہاتھ کسی لڑائی مین شہید ہوگیا تب بجاے اسکے حسام الدولہ عبدالملک بن خلف (موئدالدولہ کا بھائی) متمکن ہوا اور یہی اس صوبے پر حکمرانی کرتا رہا تاآنکہ مرابطیون نے جسوقت کہ اندلس پر قابض ہوئے تھے اس صوبہ کو بھی اسکے قبضہ سے نکال لیا۔

برنت اور ربح بھی مقبوضات ابن عباد سے خارج تھے اس پر عبداللہ بن قاسم فہری زمانہ طوائف الملوک سے قابض ہوکر نظام الدولہ کے لقب سے اپنے کو ملقب کرتا تھا یہہ وہی شخص ہے جسکے پاس معتمد مقیم تھا جس زمانہ مین ارکین دولت نے قرطبہ مین معتمد کی امارت کی بیعت کی تھی۔ اور اسکے پاس سے قرطبہ آیا تھا۔ سنہ ۴۲۱ھ مین نظام الدولہ نے انتقال کیا بجاے اسکے یمین الدولہ محمد اسکا بیٹا جانشین ہوا اس سے اور مجاہد سے متعدد لڑائیان ہوئین تھین یمین الدولہ کے بعد اسکا بیٹا عقد الدولہ احمد حکومت و امارت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوا اور سنہ ۴۴۰ھ مین وفات پائی تب اسکا بھائی جناح الدولہ عبداللہ حکمران ہوا ۴۸۴ھ مین مرابطیون نے اس سے عنان حکومت چھین لی۔

ان تذکرات مین ہم کہانسے کہان پہنچگئے لہذا اس سے اعراض کرکے اب پھر ملوک الطوائف کے اکابر کے تذکرہ کیجانب اپنی توجہہ ہم مبذول کرتے ہین واللہ سبحانہ وتعالے اعلم بالصواب

وزیر سلطنت ابن جہور کے حالات

جن دنون قرطبہ مین فتنہ وفساد کی گرم بازاری تھی اسوقت اراکین دولت اور امراء سلطنت کا سردار ابو حزم جہور بن محمد بن جہور بن عبداللہ بن محمد بن معمر بن یحیٰے بن ابی المغافر بن ابی عبیدہ کلبی تھا۔ ابن بشکوال نے اسکا نسب یون ہی تحریر کیا ہے۔ ابن جہور کا مورث اعلیٰ ابو عبیدہ کلبی اندلس مین آیا تھا اسکی پچھلی نسلون کو قرطبہ مین دولت عامریہ کی وزارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ جسوقت لشکریون نے معتمد آخری خلیفہ اموی کو ۴۲۲ھ مین معزول کیا اسوقت جہور نے قرطبہ پر قبضہ کرلیا کسی فساد وفتنہ مین مداخلت نہ کی۔ حکومت پر قابض ہوکر نظام سلطنت کو بگڑنے ندیا اور نہ اپنے مکان سے قصر خلافت مین آیا۔ اسکا رویہ نہایت عمدہ تھا اہل علم وفضل کی روش پر چلتا تھا۔ مریضون کی عیادت کرتا تھا جنازون مین شریک ہوتا، اپنے محلہ مشرقی کی مسجد مین اذان دیتا تھا، تراویح پڑھتا تھا اور کل مسلمانون سے ملتا جلتا رہتا تھا دربان وغیرہ اسکے دروازہ پر نہین مقرر تھے۔ مسلمانان قرطبہ نے بطیب خاطر اپنی عنان حکومت تا زمانہ تقرری خلیفہ اسکے سپرد کردی تا آنکہ محمد بن اسمٰعیل بن عباد نے یہہ ظاہر کیا کہ ہشام موید میرے پاس اشبیلیہ مین ہے اور اس بابت بکثرت خط وکتابت کی پس قرطبہ مین ہشام موید کا خطبہ پڑہا گیا اسی گھمنڈ پر محمد بن اسمٰعیل ہشام کو لئے ہوئے قرطبہ آیا مگر اہلی قرطبہ نے نہ معلوم کیون اسکو قرطبہ مین داخل ہونے سے روکدیا اور خطبہ مین اسکے ذکر سے اعراض کیا۔ اسوقت سے ابن جہور اہل قرطبہ پر تنہا بلا مزاحمت غیر سے حکومت کرنے لگا۔ بعدہ محرم ۴۳۵ھ مین بار حکومت سے سبکدوش ہوکر اپنے ہی مکان مین مدفون ہوا بجائے اسکے اسکا بیٹا ابو الولید محمد بن جہور باتفاق سربرآوردگان قرطبہ حکومت

کی کرسی پر بیٹھا - اسنے اپنے باپ کی روش اختیار کی - یہہ بھی اہل علم
وفضل کا قدر دان تھا مکی بن ابی طالب مکی وغیرہ اہل علم کیخدمتمین تحصیل علم کی تھی
اسنے اپنا قلمدان وزارت ابراہیم بن یحیٰی کے سپرد کیا تھا اسنے نہایت
خوبی سے اس خدمت کو انجام دیا غرض ابوالولید محمد کا زمانہ حکومت
طوائف الملوکی کے بہترین زمانہ سے تھا - اہل قرطبہ راضی اور خوش تھے
کسی کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہین ملا کہ یہہ بھی رگرای ملک آخرت ہوگیا
اور عنان حکومت اسکے بیٹے عبدالملک کے حوالہ کی گئی - اسنے کج ادائی
بداطواری شروع کردی لوگون کو اس سے نفرت اور کشیدگی پیدا ہوگئی -
ابن ذی النون نے اسکا قرطبہ مین محاصرہ کیا اسنے محمد بن عباد سے ذی النون
کے محاصرہ کی شکایت کی اور امداد کا خواستگار ہوا محمد بن عباد نے اپنی
فوجین اسکی کمک پر بہیجین مگر درپردہ یہہ ہدایت کردی تھی کہ قرطبہ مین
داخل ہوکر اسکو معزول کردینا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابن ذی النون کے محاصرہ
کو محمد بن عباد کے لشکر نے اٹھایا اور جب یہہ قرطبہ مین داخل ہوگیا تو
اہل قرطبہ نے سازش کر کے سنہ ۴۶۱ھ مین اسکو معزول کردیا اور قرطبہ
سے جلاوطن کر کے شلطیش مین لیجا کے قید کردیا - تا آنکہ بحالت قید
سنہ ۴۶۲ھ مین مرگیا -

محمد ابن عباد نے عبدالملک کی گرفتاری کے بعد اپنے بیٹے سراج الدولہ
کو بلنسیہ سے طلب کر کے قرطبہ کی حکومت پر مامور کیا - سراج الدولہ
کو قرطبہ مین جانے کے بعد کسی نے زہر دیدیا جس سے سراج الدولہ
کی موت وقوع مین آئی - نعش طلیطلہ مین اٹھالائی گئی اور وہین دفن
کردی گئی -

سراج الدولہ کے مرنے کے بعد محمد بن عباد نے قرطبہ پر فوج کشی کی
چنانچہ ۴۶۹ھ مین قرطبہ پر قابض و متصرف ہوا اور ابن عکاشہ کو قتل کرکے اپنے
بیٹے فتح بن محمد ملقب بہ مامون کو قرطبہ کی حکومت دی۔ یون ہی رفتہ رفتہ
کل غربی اندلس کے صوبجات اسکے قبضہ مین آگئے تاآنکہ مرالطبون نے
اندلس مین داخل ہوکر ۴۸۴ھ مین اس صوبہ پر بھی قبضہ حاصل کرلیا۔
اسی ہنگامہ مین فتح مارا گیا اور اسکا باپ محمد بن عباد اغمات کیطرف جلا وطن
کرکے بھیجدیا گیا جیسا کہ ہم اوپر تحریر کرآئے ہین اور آیندہ بھی لکھنے والے ہین
واللہ وارث الارض ومن علیہا وہو خیر الوارثین۔

اخبار ابن افطس والی بطلیوس غربی اندلس

زمانہ فتنہ اور عہد طوائف الملوکی مین ابو محمد عبداللہ بن
مسلمہ تجیبی معروف بہ ابن افطس نے غربی اندلس
صوبہ بطلیوس پر قبضہ کرلیا تھا اور اپنی خودسری حکومت کا اعلان کردیا تھا
اسکے مرنے کے بعد اسکا بیٹا مظفر ابو بکر بجاے اسکے متمکن ہوا اسکی حکومت
نہایت استقلال اور استحکام کے ساتھہ قائم اور جاری ہوئی۔ اکابر ملوک الطوائف
مین اسکا شمار تھا مظفر سے اور ابن ذی النون سے متعدد لڑائیان ہوئی تھین
ابن عباد سے بھی بدفعات معرکہ آرائی کی نوبت آئی تھی۔ سبب منازعت کا یہ
ہوا تھا کہ ابن عباد نے ابن تجیبی والی ملیلہ کی اعانت بمقابلہ مظفر کی تھی اس سے
مظفر کو اشتعال پیدا ہوا اور والی ملیلہ کے متعدد مقامات اور شہرون پر قبضہ کرلیا
آخر کار مظفر دو پیہم ہزیمتین اٹھا کے بطلیوس مین قلعہ بند ہوگیا ان دونچلی
لڑائیون مین ایک گروہ کثیر کام آیا۔ یہ واقعہ ۴۴۳ھ کا ہے بعدازان ابن جہور
نے ان دونون مین مصالحت کرادی۔ ۴۶۰ھ مین مظفر نے وفات پائی اسکا
بیٹا متوکل ابوحفص عمر بن محمد معروف بہ ساجہ جلوہ آرا سے سریر حکومت ہوا۔

اسی کے زمانہ حکمرانی مین اور اسیکے ہاتہ سے یوسف بن تاشفین امیر مرابطین نے ۴۷۸ھ مین بطلیوس پر قبضہ حاصل کرکے اسکو معہ اسکے اولاد کے قید حیات سے سبکدوش کیا تہا - ابن عباد نے پہلے متوکل کو یوسف بن تاشفین کیطرف سے بدظن کرکے کفار سے خط وکتابت کرنے کی راے دی اور جب متوکل اس راے پر عامل وکاربند ہوا تو یوسف بن تاشفین کو لکہہ بہیجا کہ جسقدر جلد ممکن ہو بطلیوس پر پہونچکر قبضہ حاصل کرلیا جاے ورنہ متوکل پہر ہاتہ نہ آئے گا اور نہ اس صوبہ پر کسیطرح قبضہ ہوگا کیونکہ متوکل عیسائیون سے خط وکتابت کر رہا ہے چنانچہ یوسف بن تاشفین نہایت تیزی سے قطع مسافت وطے منازل کرکے بطلیوس پر پہنچ گیا اور ۴۸۹ھ مین متوکل کو معہ اسکے لڑکون کے گرفتار کرکے عیدالاضحی کے دن قتل کرڈالا جیسا کہ ہم آیندہ تحریر کرنے والے ہین - ابن عبدون نے اسکے مرثیہ مین ایک قصیدہ کہا تہا جو نہایت مشہور اور کتب تواریخ مین مذکور ہے اسکا مطلع یہہ تہا -

الدھر یفجع بعد العین بالاثر فما البکاء علی الاشباح والصور

اس قصیدہ مین ابن عبدون نے ان مصائب کا تذکرہ کیا تہا جو اس زمانہ ادبار مین نازل ہوئے تہے جس سے جمادات تک رو پڑے تہے ہم اسکو لمتونہ کے حالات اور انکی فتح اندلس کے ضمن مین بیان کرینگے - واللہ یفعل مایشاء ویحکم مایرید -

اخبار بادیس حکمران غرناطہ وبیرہ

فتنہ بربریہ مین سردار صنہاجہ زاوی بن زیری بن مناد تہا زمانہ حکومت منصور مین زاوی اندلس مین آیا تہا پس جب بربریون نے فتنہ وفساد کا بازار گرم کردیا اور شیرازہ خلافت بکہر گیا تو زاوی اس گروہ کا سردار اور ان بلوائیون کا معتمد علیہ بنکر بیرہ کیجانب

گیا اور غرناطہ مین پہنچکر قبضہ کر لیا اور اسکو اپنا مستقر حکومت بنا لیا - اور
جب عامری غلامون نے مرتضی مروانی کی خلافت کی بیعت کی (اس امر
اہم کا متولی اور منصرم مجاہد عامری اور منذر بن یحییٰ بن ہاشم تجیبی ہوا تھا)
اور بعد بیعت انلوگون نے غرناطہ پر چڑہائی کی تو زاوی بن زیری فوج صنہاجہ
کو مرتب کر کے مقابلہ پر آیا اور سنہ ۴۰۷ھ مین ان لوگون کو ہزیمت دے کے
مرتضی کو قتل کر ڈالا - مال و اسباب اور آلات حرب پر قبضہ کر لیا جو بیحد اور
بیشمار تھے بعد ازان زاوی کے دل مین یہہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا اندلس
مین بوجہہ فتنہ و فساد کے بربر پر کسی قسم کا ادبار نہ آجائے اور میری عدم موجودگی
سونا مین سوہاگہ کا کام نہ دیدے - اس خیال کا آنا تھا کہ اپنے بیٹے کو غرناطہ
پر مستقر کر کے اپنے قومی بادشاہ قیروان کیطرف کوچ کر دیا جون ہی زاوی
نے غرناطہ سے قدم باہر نکالا اسکے بیٹے نے ابن رضین اور چند مشایخین غرناطہ
کو گرفتار کر کے جیل مین ڈالدیا - اہل غرناطہ کو یہہ امر ناگوار گذرا ماکس بن
زیری کو غرناطہ پر قبضہ کر لینے کا پیام دیا پس ماکس اس پیام کے بناء پر غرناطہ
مین آپہنچا - قبضہ کر لیا اور زیری کے لڑکے کی حکومت کو معدوم اور نیست و نابود
کر دیا - تا آنکہ سنہ ۴۲۹ھ مین اس نے وفات پائی - بادیس اسکا بیٹا حکومت وریاست
کی کرسی پر متمکن ہوا اس سے اور ابن ذی النون و ابن عباد سے متعدد
لڑائیان ہوئین - اسکے زمانہ حکمرانی مین اسکا اور اسکے باپ کا کاتب اسکریڑی
اسمٰعیل بن نغزلہ ذمی سیاہ و سفید کرنے کا مختار تہا - پھر بادیس نے اسکو
سنہ ۴۵۹ھ مین معزول اور منکوب کر کے قتل کرا دیا اسکے ساتھہ اور بہت سے
یہودی بہی مار ڈالے گئے تھے بادیس نے سنہ ۴۶۷ھ مین سفر آخرت اختیار کیا
اسکا پوتا مظفر ابو محمد عبد اللہ بن بلکین بن بادیس حکمران ہوا - اسنے اپنے

بھائی تمیم کو مالقہ کی حکومت پر حسب تقرری اپنے ذاواے کے مامور کیا۔
۴۳۸ھ مین مرابطیون نے ان دونون کو معزول کرکے جلاوطن کرکے اغمات
اور وریکہ کیطرف بھیجدیا چنانچہ ان دونون نے وہین قیام کیا جیسا کہ آیندہ یوسف
بن تاشفین کے تذکرہ مین ان کے حالات کو تم پڑھو گے۔ واللہ وارث الارض
ومن علیہا وہو خیر الوارثین۔

اخبار ذی النون ملوک طلیطلہ ثغر جوفی

ملوک طلیطلہ کا جد اعلےٰ اسماعیل بن ظافر بن عبدالرحمن بن
سلیمان بن ذی النون تھا۔ یہہ قبائل ہوارہ کا ایک نامور
ممبر تھا۔ دولت مروانیہ مین یہہ ارا کین سلطنت سے شمار کیا جاتا تھا۔
شنتریہ مین اسکی ریاست وامارت تھی پھر اسنے زمانہ فتنہ ۴۱۹ھ مین قلعہ قلنتین
پر قبضہ کرلیا۔ شروع زمانہ فتنہ سے طلیطلہ یعیش بن محمد بن یعیش کے قبضہ تصرف
مین تھا جو اسکا والی تھا پس جب یہہ ۴۲۷ھ مین مرگیا تو بعض سرداران افواج
طلیطلہ نے اسماعیل کو قلعہ قلنتین سے طلیطلہ پر قبضہ کرنیکو بلا بھیجا چنانچہ
اسماعیل قلعہ مذکور سے طلیطلہ مین آیا اور بلا مزاحمت قابض ومتصرف ہوگیا
اسماعیل نے طلیطلہ پر قبضہ کرنے کے بعد اپنے دائرہ حکومت کو جنجالہ
(مضافات مرسیہ) تک بڑھا لیا اور نہایت کامیابی کے ساتھہ اسپر امارت کرتا رہا
تا آنکہ ۴۲۹ھ مین راہی ملک عدم ہوا تب اسکے بیٹے مامون ابو الحسن یحییٰ نے
عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لی۔ اسنے بڑے زور شور سے حکومت کی
اسکی شوکت وعظمت کل ملوک الطوائف سے بڑھی چڑھی تھی۔ اس سے اور سرحدی
عیسائی امراء سے مشہور لڑائی ہوئی ۴۳۵ھ مین بلنسیہ پر فوج کشی کی اور مظفر
بنوی السابقین (منصور بن ابی عامر کے اولاد سے) بلنسیہ کو چھین لیا بعد ازان
قرطبہ کیجانب بڑھا اور اسکو بھی ابن عباد کے ہاتھہ سے نکال لیا اسی ہنگامہ مین

قرطبہ پر قبضہ کرنے کے بعد اسکے بیٹے ابوعمر کو قتل کر ڈالا۔ پھر اسکو بھی ۴۶۷ھ مین کسی نے زہر دیکر مار ڈالا اسکے بعد طلیطلہ کی عنان حکومت اسکے پوتے قادر یحییٰ بن اسماعیل بن مامون یحییٰ بن ذی النون نے اپنے ہاتھ مین لی۔ اسوقت عیسائی سلاطین مین سے ابن اذفونش کا دور حکومت تہا چونکہ حکومت ودولت اسلامیہ مدبرون سے خالی ہوگئی تہی اور خلافت کا دور تمام ہوچکا تہا عرب کی حکومت کا شیرازہ بکھر گیا تہا اسوجہ سے ابن اذفونش کا تمام ملک مین دور دورہ تہا چنانچہ ابن اذفونش نے فوجین آراستہ کرکے طلیطلہ کیجانب ۴۷۸ھ مین پیشقدمی شروع کی قادر یحییٰ نے ابن اذفونش کے خوف سے طلیطلہ کو خالی کر دیا اور اس سے یہہ شرط کر لی کہ بلنسیہ کے لینے مین تم میری مدد کرنا۔ بلنسیہ مین ان دنون عثمان قاضی بن ابوبکر بن عبد العزیز (یہہ بہی ابن ابی عامر کا ایک وزیر تہا) حکمرانی کر رہا تہا اہل بلنسیہ کو اس کی خبر لگ گئی پس انلوگون نے اس خوف سے کہ مبادا الفنش وغیرہ مسیحی ملوک اسپر قبضہ نہ کرلین عثمان قاضی کو معزول کر دیا۔ قادر یحییٰ نے جہٹ پٹ قبضہ کر لیا۔ دو برس تک یہان مقیم رہا۔ بالآخر ۴۸۱ھ مین سفر آخرت اختیار کیا۔

اخبار ابن ابی عامر والی شرقی اندلس وموالی عامرین وابن صمادح سپہ سالار مریہ

منصور عبد العزیز بن عبد الرحمن ناصر بن ابی عامر کی بابت کی مقام شاطبہ مین عامری خدام نے ۴۱۱ھ مین زمانہ فتنہ بربریہ مین بیعت کی چنانچہ منصور نے عنان حکومت اپنے ہاتہہ مین لی ابعد چندے اہل شاطبہ نے منصور کے خلاف علم بغاوت بلند کیا منصور شاطبہ کو خیرباد کہہ کے بلنسیہ چلا گیا اور اسپر قبضہ حاصل کر کے اپنا دار الحکومت بنا لیا۔ اس کے وزیرون مین ابن عبد العزیز نامی ایک شخص نہایت مدبر اور ہوشیار تہا۔ اسنے خیران عامری (جو کہ بنو عامر کا آزاد غلام تہا) کے ذریعہ سے قبل اس واقعہ کے اریولہ پر ۴۰۷ھ

مین قبضہ حاصل کر لیا تھا بعد ازان سنہ [illegible]ھ مین مرسیہ پر بعدہ حیان پر پھر مریہ پر سنہ [illegible]ھ مین قابض و متصرف ہو گیا تھا - اور منصور عبد العزیز کی امارت و حکومت کی ان مقامات کے رہنے والون سے بیعت لے لی تھی تھوڑے دنون بعد خیران نے منصور سے بد عہدی کی اور مریہ سے مرسیہ مین جاکر منصور کے برادر عم زاد محمد بن مظفر بن منصور بن ابی عامر کو حکومت کی کرسی پر بٹھا دیا -

محمد بن مظفر قرطبہ مین قاسم بن حمود کے سایہ عاطفت مین رہتا تھا جسوقت اسنے خیران سے خط و کتابت کر کے مع اپنے مال و اسباب کے مریہ جانیکا قصد کیا اسوقت قرطبہ کے رہنے والون نے مجتمع ہو کر اسکا مال و اسباب چھین لیا اور قرطبہ سے بکسی و بیکسی نکال دیا -

خیران نے محمد کو کرسی حکومت پر متمکن کر کے پہلے موتمن کے خطاب سے مخاطب کیا پھر معتصم کا لقب دیا بعد چندے ناراض ہو کر مرسیہ سے نکال دیا - بیچارہ محمد بحالت پریشانی مریہ پہنچا - خیران نے ازاد غلامون کو اشارہ کر دیا انلوگون نے اسکا مال و اسباب چھین کر مریہ سے نکال باہر کیا - محمد نے غربی اندلس کا راستہ لیا اور وہان پہنچکر سفر آخرت اختیار کیا -

اسکے بعد خیران نے بھی مریہ مین سنہ ۴۱۹ھ مین وفات پائی امیر عمید الدولہ ابو القاسم زہیر عامری نے عنان حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لی - اور فوجین آراستہ کر کے غرناطہ پر چڑھائی کر دی - بادیس بن حبوس مقابلہ پر آیا اور امیر عمید الدولہ کو ہزیمت دیکر سنہ ۴۲۹ھ مین اثنائے دار و گیر مین قتل کر ڈالا اور مریہ پر قبضہ کر لیا - بعدہ منصور عبد العزیز والی بلنسیہ نے اس صوبہ کو بادیس کے قبضہ سے سنہ [illegible]ھ مین نکال لیا - پھر جب مامون بن ذی النون نے وفات پائی اور اسکا پوتا قادر حکمران ہوا تو بلنسیہ پر وزرائے ابن ابی عامر سے ابو بکر بن عبد العزیز حکومت کرنے لگا - ابن ہود نے اس کو

قادر سے مخالفت اور بد عہدی کرنے کی رائے دی پس ابوبکر اس رائے کے مطابق قادر سے مخالفت کا اعلان کرکے ۴۶۸ھ مین خود سر ہوگیا یہ وہ زمانہ تھا کہ مقتدر نے دانیہ پر قبضہ کرلیا تھا۔ ابوبکر دس سال حکومت کرکے ۴۷۸ھ مین گوشہ قبر مین جا چھپا بجائے اسکے قاضی عثمان اسکا بیٹا حکمرانی کی عبا پہنکر ایوان حکومت مین جلوہ افروز ہوا پھر جب قادر بن ذالنون نے طلیطلہ کو عیسائیون کے حوالہ کردیا تو بلنسیہ کیطرف قبضہ کرنے کے قصد سے قدم بڑھایا اس مہم مین اسکے ہمراہ الفنش عیسائی بھی تھا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ اہل بلنسیہ نے اس خبر سے مطلع ہوکر عثمان قاضی بن ابوبکر کو معزول کردیا اور عیسائیون کے خوف سے قادر کو بخوشی خاطر اپنے شہر پر قبضہ دیدیا یہہ واقعہ ۴۷۸ھ کا ہے۔ بعد اسکے ۴۸۵ھ مین قاضی جعفر بن عبد اللہ بن جحاب نے قادر پہ فوج کشی کی اور اثنار جنگ مین قادر کو قتل کرکے بلنسیہ پر قبضہ کرلیا۔ پھر عیسائیون نے ۴۸۷ھ مین بلنسیہ پر یلغار کیا اور قاضی جعفر کو قتل کرکے قابض ہوگئے۔ بعد ہ مرابطیون نے اندلس مین واخل ہوکر اس صوبہ کو عیسائیون کے قبضہ سے نکال لیا۔ پھر ۴۹۵ھ مین ابن ذی النون نے اپنے ایک سپہ سالار کو بلنسیہ پر قبضہ کرنیکا حکم دیا چنانچہ اس سپہ سالار نے اس صوبہ کو ان لوگون کے قبضہ سے نکال لیا۔

معن بن صمادح سپہ سالار وزیر ابن ابی عامر نے جس زمانہ (۴۲۰ھ) سے منصور نے اسکو سند حکومت دی تھی مریہ مین اقامت اختیار کی تھی اور ذوالوزارتین کے لقب سے اپنے کو ملقب کیا تھا بعد چندے اسنے اپنے آپکو معزول کرکے اپنے بیٹے منصم ابو یحیی محمد بن معن بن صمادح کو حکمران بنایا۔ چنانچہ معتصم نے اس صوبہ مین چوالیس برس تک حکومت کی۔ ابن شبیب والی لورقہ فوجین آراستہ کرکے مریہ پر چڑھ آیا۔ چونکہ وہ تھا

کہ معتصم کے باپ نے حکومت سے کنارہ کشی کرلی تھی معتصم نے یہ خبر پاکر
ابن شبیب والی لورقہ مریہ پر چڑھ آیا ہے مقابلہ کرنے کی غرض سے عظیم فوج
روانہ کیا۔ ابن شبیب نے اس مہم مین منصور بن ابی عامر والی بلنسیہ و
مرسیہ سے بمقابلہ اپنے حریف کے امداد کی درخواست کی اور معتصم نے بادیس
سے مدد کا پیام دیا۔ دونون حریف مین گھسان لڑائی ہوئی اسکا چچا صمادح
بن بادیس بن صمادح دوسرے جانب سے لورقہ کے بعض قلعات پر چڑھ گیا
بزور تیغ اہل قلعہ کو زیر کرکے قبضہ کرلیا اور بعد قبضہ حاصل کرنے کے واپس آیا۔
اس زمانہ سے معتصم سنہ ۴۸۴ھ تک مریہ پر کامیابی کے ساتھ حکومت کرتا رہا تا آنکہ
اسی سنہ مین وفات پائی۔ اسکا بیٹا بجاے اسکے متمکن ہوا اسکو یوسف بن
تاشفین امیر مرابطین نے سنہ ۴۸۴ھ مین معزول کیا اور مریہ سے معہ اسکے اہل و عیال
کے سرحد کیجانب جلا وطن کرلائے۔ اسنے سرحد پہنچکر قلعہ مین آل حماد کے
پاس قیام کیا۔ یہین اسنے اور اس کے لڑکون نے وفات پائی۔ واللہ وارث الارض
ومن علیہا۔

اخبار بنو ہود ملوک سرقسطہ۔

منذر بن مطرف بن یحییٰ بن عبدالرحمن بن محمد بن ہاشم
تجیبی ثغر اعلےٰ کا گورنر تھا۔ اس سے اور منصور عبدالرحمن
سے امارت اور ریاست کی بابت ان بن چلی آتی تھی۔ اسکے دارالامارت اور
مستقر حکومت ہونے کا اعزاز سرقسطہ کو حاصل تھا جسوقت مہدی بن عبدالجبار کی
حکومت کی بیعت لیگئی اور بنو عامر کا دور دورہ ختم و منقضی ہوگیا اور بربریون کا زور و شور
اور فتنہ و فساد شروع ہوگیا اسوقت منذر مستعین کے علم حکومت کے
ساتھ تھا تا آنکہ اسی طوائف الملوکی مین ہشام مارا گیا منذر نے ان امور کے انجام
پر نظر کرکے مستعین کی رفاقت ترک کردی۔ بعد اسکے مروانیون نے مرتضیٰ کی

بشمول مجاہد اور اُن لوگون کے جو غلامون اور عامریون مین سے انکے پاس آکر مجتمع ہوگئے تھے بیعت کرلی اور غرناطہ پر حملہ آور ہوے زاوی بن زیری فوجین آراستہ کرکے مقابلہ پر آیا اور اُن سبھون کو ہزیمت دی پہر مروانیون اور اراکین دولت کو مرتضیٰ کیجانب سے شک پیدا ہوا۔ چند آدمیون کو اسکے قتل پر مامور کردیا چنانچہ مریہ مین ان لوگون نے اسکو مارڈالا۔ منذر کو اسوقت کہل کہیلنے کا موقع ملگیا چنانچہ سرقسطہ اور ثغراعلے کو دبابیٹھا اور "المنصور" کا خطاب اختیار کیا۔ مسیحی سلاطین جلیقہ اور برشلونہ سے مصالحت کا عہد وپیمان کیا۔ بالاخر سنہ ۴۱۴ھ مین وفات پائی اسکا بیٹا سریر حکومت پر متمکن ہوا اور "المظفر" کے لقب سے اسپنے کو ملقب کیا۔

اسی زمانہ مین ابوایوب سلیمان بن محمد بن ہود جذامی انہین لوگون مین سے شہر تطیلہ پر قابض ومتصرف ہورہا تہا۔ اسکو شروع زمانہ فتنہ سے اس صوبہ کی حکمرانی دی گئی تہی۔

اسکا مورث اعلیٰ ہود وہ ہے جو اندلس مین آیا تہا ازدے نے اسکے سلسلۂ نسب کو سالم مولے (آزاد غلام) ابوحذیفہ تک پہونچایا ہے۔ یہہ ہود بیٹا ہے عبداللہ کا اور عبداللہ بیٹا ہے موسیٰ کا اور موسیٰ بیٹا ہے سالم کا۔ اور بعضون نے ہود کو روح بن اتباع کی اولاد سے شمار کیا ہے۔

سلیمان نے تہوڑے دنون مین اپنی قوت بڑہا کے مظفر یحیےٰ بن منذر کو مغلوب کردیا سنہ ۴۳۱ھ مین اسکی زندگانی کا بہی خاتمہ کرکے دنیا کے کل مخمصات سے ہمیشہ کے لئے نجات دیدی۔ سرقسطہ اور ثغراعلے پر قابض ہوگیا اور اسکا بیٹا یوسف بن مظفر لاردہ پر حکمرانی کرنے لگا بعد چندے ان دونون مین منازعت اور مخاصمت پیدا ہوگئی۔ اس اثنا مین سلیمان مرگیا اور احمد مقتدر باللہ نے عنان حکومت اپنے

ہاتھ مین لی مقتدر نے یوسف کے مقابلہ مین فرانس اور بشلکنس سے امداد طلب کی چنانچہ فرانس اور بشلکنس حسب وعدہ مقتدر کے کمک پر آئے مسلمانون سے اور عیسائیون سے لڑائی جھگڑا شروع ہوگیا یوسف نے اس خبر سے مطلع ہو کر عیسائیون اور نیز مقتدر کا سرقسطہ مین محاصرہ کرلیا۔ یہ واقعہ ۴۷۳ھ کا ہے۔ یوسف کو اس محاصرہ مین ناکامی ہوئی عیسائی سلاطین اپنے اپنے بلاد کیطرف لوٹ گئے بعد ازان مقتدر باللہ نے ۴۷۴ھ مین اپنی حکومت کے سینتیس سال پورے کرکے سفر آخرت اختیار کیا۔ بجاے اسکے یوسف موتمن اسکا بیٹا سریر امارت پر جلوہ افروز ہوا۔

یوسف موتمن کو علوم ریاضیہ مین ید طولی حاصل تھا اس فن مین اسنے بہت سی کتابین تالیف کی تھین از انجملہ الاستہلال اور المناظر ہین۔ ۴۷۸ھ مین اس نے وفات پائی یہ وہی سنہ ہے جسمین عیسائیون نے طلیطلہ کو قادر بن ذی النون کے قبضہ سے نکال لیا تھا۔

یوسف موتمن کے بعد سرقسطہ مین مستعین حکمران ہوا اسکے زمانہ حکومت مین واقعہ وشقہ پیش آیا تھا وشقہ کو عیسائی حملہ آورون کے پنجہ سے بچانے کی غرض سے مستعین نے ۴۸۹ھ مین کئی ہزار مسلمانون کی جمعیت سے جو کہ شمار سے باہر تھے وشقہ پر چڑھائی کی تقریباً دس ہزار مسلمان اس معرکہ مین کام آسکے تھے مستعین کو ناکامی کے ساتھ پسپا ہونا پڑا اس زمانہ سے مستعین سرقسطہ مین برابر حکمرانی کرتا رہا تا آنکہ ۵۰۳ھ مین جن دنون مسیحیون نے سرقسطہ پر فوج کشی کی تھی سرقسطہ کے باہر جام شہادت نوش کرکے راہی عدم ہوا بجاے اسکے اسکا بیٹا عبد الملک سریر آراے حکومت ہوا عماد الدولہ کا خطاب اختیار کیا۔ مسیحی بادشاہون نے اسکو ۵۱۲ھ مین سرقسطہ سے نکال کر قبضہ کرلیا۔ اس نے سرقسطہ کے متعلقات مین سے قلعہ روطہ مین جاکر پناہ لی اور وہین قیام پذیر رہا یہان تک کہ

---

[1] دیکھو المقاری جلد اول صفحہ ۲۰۲

سنہ ۴۱۳ھ مین اسنے وفات پائی - اسکا بیٹا احمد ملقب بہ سیف الدولہ آریکہ حکومت پر رونق افروز ہوا اسکے عہد حکومت مین عیسائیون کی شورش حد سے متجاوز ہو گئی - مسلمانون کو بیحد ستانے لگے آخرکار اسنے عیسائیون سے ساز کر لیا اور قلعہ روطہ کو انکے حوالہ کرکے انلوگون کے ساتھہ معہ اپنے حشم و خدم کے طلیطلہ چلا آیا اور وہین سنہ ۵۳۶ھ مین مرگیا - انہین بنو ہود کے ممالک مقبوضہ سے شہر طرطوشہ تہا جسکو بقایا عامری نے سنہ ۴۳۳ھ مین دبا لیاتہا پہر سنہ ۴۴۵ھ مین یہ مرگیا تب یعلی عامری اسیر قابض ہوا اسکا دور حکومت دراز اور طویل نہین ہوا اسکے بعد شبیل حکمران ہوا عماد الدولہ بن احمد مستعین نے سنہ ۴۵۳ھ مین شبیل سے طرطوشہ کو چہین لیا - اسوقت سے طرطوشہ پر عماد الدولہ کا اور اسکے بعد اسکے بیٹون کا قبضہ و تصرف رہا تا آنکہ دشمنان اسلام نے اس شہر پر اور بلاد شرقی اندلس کے ساتھہ قبضہ کر لیا - واللہ وارث الارض ومن علیہا وہو خیر الوارثین

اخبار بنو مجاہد عامری حکمران دانیہ و جزائر شرقیہ

جزیرہ میورقہ سنہ ۲۹۰ھ مین عصام خولانی کے ہاتہہ سے مفتوح ہوا تہا - مورخین تحریر کرتے ہین کہ عصام خولانی بقصد حج اپنی ایک ذاتی کشتی پر سوار ہو کر اندلس سے روانہ ہوا اتفاق یہ کہ کشتی ہوائے مخالف کیوجہ سے جزیرہ میورقہ کے ساحل پر جا لگی ایکمدت تک عصام معہ اپنے ہمراہیون کے اس ساحل پر بوجہ ہوائے مخالف مقیم رہے - زمانہ قیام مین انلوگون کو اہل جزیرے کے حالات سے مطلع ہونے کا موقع ملا اور اسکے مفتوح کرنے کی ہوس انکے دلمین سمائی - چنانچہ عصام نے حج سے واپس ہوکر امیر عبداللہ والی اندلس سے جزیرہ میورقہ کی سرسبزی و شادابی کا ذکر کیا اور اسکے مفتوح کرنے کی رغبت دی پس امیر عبداللہ نے ایک بیڑہ جنگی کشتیون کا عصام کے ساتھہ روانہ کیا - علاوہ شاہی لشکر کے مجاہدین کا گروہ عظیم اس مہم مین جہاد کے قصد سے شریک ہوا عصام نے پہنچتے ہی جزیرہ میورقہ پر محاصرہ ڈالدیا اور ایک مدت کے محاصرہ و جنگ کے بعد یکے بعد دیگرے

اسکے کل قلعات کو مفتوح کر لیا تکمیل فتح کے بعد عصام نے امیر عبد اللہ کیخدمت مین نامہ بشارت فتح روانہ کیا۔ امیر عبد اللہ نے اس حسن خدمت کے صلہ مین عصام کو جزیرہ میورقہ کی گورنری عنایت فرمائی۔ دس برس تک عصام نے اس جزیرہ پر حکمرانی کی مسجدین بنوائین، حمامات تعمیر کرائے، سرائین، پل اور سڑکین درست کرائین۔

عصام کی وفات کے بعد اہل جزیرہ نے اسکے بیٹے عبد اللہ کو اپنا حکمران بنایا امیر عبد اللہ والی اندلس نے بھی اس امارت کو منظور اور تسلیم کیا بعد ازان عبد اللہ درویشی اور زہد کیطرف مائل ہوگیا سنہ ۳۵۰ھ مین ترک امارت کر کے بقصد حج کشتی پر سوار ہوکر مشرق کیجانب چلا گیا پھر اسکی خبر نہ معلوم ہوئی خلیفہ ناصر مروانی نے اپنے خدام مین سے موفق کو اس جزیرہ کی سرداری و حکومت پر متعین و مامور کیا موفق نے جزیرہ مذکور مین پہنچکے جنگی کشتیون کے متعدد بیڑے طیار کرائے فرانس کے مقبوضات پر بکرات و مرات جہاد کئے سنہ ۳۵۹ھ عہد حکومت مستنصر مین اسنے وفات پائی اسکے خادمون مین سے کوثر نامی ایک شخص اسکا جانشین ہوا۔ اسنے دشمنان اسلام پر جہاد کرنے مین وہی طریقہ اختیار کیا جو اسکے پیشرو موفق کا تھا۔ اسنے سنہ ۳۸۹ھ عہد امارت منصور مین انتقال کیا منصور نے اپنے موالی (آزاد غلامون) مین سے مقاتل کو اس جزیرہ کی حکومت دی۔ یہ بھی جہاد کا حد سے زیادہ شائق تھا مقبوضات فرانس پر ہمیشہ جہاد کرتا رہتا تھا۔ منصور اور اسکا بیٹا مویّد جہاد مین اسکی مدد کیا کرتے تھے سنہ ۴۰۳ھ زمانہ فتنہ مین رگرا سے ملک آخرت ہوا۔

مجاہد بن یوسف بن علی عامری موالیون مین ایک سرآوردہ اور دلیر شخص تھا۔ منصور نے اسکی پرورش کی تھی۔ قرآن، حدیث اور عربیت کی تعلیم دی تھی ان علوم مین مجاہد کو اعلے درجہ کا کمال حاصل تھا۔ جس دن منصور سنہ ۳۹۲ھ مین مارا گیا اس روز مجاہد قرطبہ سے چلا آیا۔ اس سے اور نیز اور عامری موالیون اور اکثر لشکریان

اندلس نے مرتضیٰ کی امارت کی بیعت کرلی جیساکہ اوپر بیان کیا گیا۔ انلوگون سے اور زاوی سے غرناطہ کے باہر مڈبھیڑ ہوئی زاوی نے انلوگون کو ہزیمت دی اور انکی جماعت کو منتشر کر کے مرتضیٰ کو بار حیات سے سبکدوش کردیا جیساکہ تم اوپر پڑھ آئے ہو اس واقعہ کے بعد مجاہد طرطوشی چلا گیا اور اسپر قابض ہوگیا پھر اسکو چھوڑکر دانیہ مین جاکے مقیم ہوا اور وہین اپنی حکومت کی بنا ڈالی۔ میورقہ، منورقہ اور یابسہ کو اپنے دائرہ حکومت مین داخل کر لیا۔ اور ۴۱۳ھ مین معیطی کو میورقہ کی حکومت پر مامور کیا مگر معیطی نے میورقہ مین پہنچتے ہی خودسر حکومت کا اعلان کردیا اہل میورقہ نے معیطی کو اس فعل سے بہت کچھ روکا۔ لیکن معیطی نے ذرا بھی توجہ نہ کی مجاہد کو اسکی خبر لگی تو اس نے اپنے برادرزادہ عبداللہ کو میورقہ کی حکومت پر مامور اور روانہ کیا۔ معیطی یہہ خبر پاکر بھاگ گیا۔ عبداللہ نے میورقہ مین پندرہ سال حکومت کی اس نے اپنے زمانہ حکومت مین سر دانیہ پر براہ دریا بقصد جہاد فوج کشی کی تھی اور بزور تیغ کمال مردانگی سے اسکو فتح کر کے عیسائیون کو وہانسے جلاوطن کردیا تھا اور والی سردانیہ کے لڑکے کو قید کرلیا تھا جو بعد ایک مدت کے زرفدیہ ادا کرکے رہا کرایا گیا۔ مجاہد نے اسکے مرنے پر اپنے مولے اغلب کو ۴۲۸ھ مین میورقہ کی حکومت عنایت کی۔

مجاہد والی دانیہ اور خیران والی مرسیہ اور ابن ابی عامر والی بلنسیہ مین باہم متعدد لڑائیان ہوئین یہان تک کہ ۴۳۶ھ مین مجاہد ان لڑائیون کو یون ہی ناتمام چھوڑکر راہی ملک بقا ہوگیا۔ بجاے اسکے اسکا بیٹا علی ایوان حکومت مین رونق افروز ہوا۔ "اقبال الدولہ" کا خطاب اختیار کیا اور مقتدر بن ہود سے سسرالی قرابت پیدا کی۔ ۴۶۸ھ مین مقتدر نے اقبال الدولہ کو دانیہ سے سرقسطہ مین بلا لیا اسکا بیٹا سراج الدولہ فرانس چلا گیا عیسائیان فرانس نے بچند شرائط جنکی پابندی کا اقرار

خود سراج الدولہ نے کیا تہا سراج الدولہ کی امداد کی چنانچہ دانیہ کے بعض قلعات پر
اسکو قبضہ ملگیا بعد چندے جیساکہ خیال کیا جاتا ہے مقتدر کی سازش سے
۴۶۹ھ مین اسکو زہر دیا گیا جس سے اسکی موت وقوع مین آئی۔ بعدہ علی
اقبال الدولہ نے بہی مقتدر کے انتقال کے بعد ہی ۴۷۴ھ مین وفات پائی
بعضے کہتے ہین کہ مقتدر کے حالت حیات مین بجایہ چلا گیا تہا اور یحییٰ
بن حماد والی بجایہ کے یہان مقیم ہوا تہا اور اسی زمانہ فرار ہی مین سفر آخرت
اختیار کیا تہا۔

اغلب (مجاہد والی میورقہ کا مولی) براہ دریا سرحدی عیسائیون پر بکثرت جہاد
کیا کرتا تہا اور آئے دن عیسائیون کو اپنے پرزور حملون سے تنگ کیا کرتا تہا۔ مجاہد
کے مرنے کے بعد اسکے بیٹے علی اقبال الدولہ سے اغلب نے حج و زیارت کی
اجازت حاصل کر کے مشرق کا رستہ لیا پس اقبال الدولہ نے آل اغلب کو
حکومت جزیرہ سے برطرف کر کے اپنے داماد ابن سلیمان بن مشکیان کو بطور نائب
اغلب جزیرہ پر مامور کیا۔ پانچ سال تک ابن سلیمان جزیرہ پر حکمرانی کر کے
بار حیات سے سبکدوش ہوا بجائے اس کے مبشر ملقب بہ ناصر الدولہ کو
زمام حکومت عطا ہوئی۔

ناصر الدولہ شرقی اندلس کا رہنے والا تہا۔ عالم طفلی مین قید ہو آیا تہا اور مجاہد
کی خدمت مین تعلیم و تربیت پائی تہی۔ سن شعور کے پہنچنے کے بعد ایک چھوٹی سی
فوج کی اسکو سرداری دی گئی۔ جوانمرد اور دلیر تہا اپنی مردانگی کیوجہ سے لوگونکی
آنکہونمین بہت جلد محبوب ہو گیا اسری اور سروانیہ پر اکثر جہاد کیا کرتا تہا۔ ابن
سلیمان کے مرنیکے بعد انہین وجوہ سے جزیرہ میورقہ کی حکومت اسکو مرحمت
کی گئی پانچ سال تک حکومت کرتا رہا۔ اسی اثنا مین اقبال الدولہ کی حکومت کا

دور تمام ہوگیا اور مقتدر بن ہود نے اسکے مقبوضات پر قبضہ و تصرف حاصل کرلیا پس مبشر نے بہی میورقہ کو اپنا موروثی ملک سمجھ لیا اور خود سر حکومت کا اعلان کردیا۔ زمانہ طوایف الملوکی کا تہا اندلس مین ہر چہار طرف فتنہ و فساد کی گھنگور گھٹا چھائی ہوئی تھی۔

ناصر الدولہ نے مستقل حکمران ہونے کے بعد چند لوگونکو اپنے آقاے نامدار کے اہل وعیال کے لینے کو دانیہ روانہ کیا اہل دانیہ نے اقبال الدولہ علی کے اہل و عیال کو مبشر کے پاس بہیجدیا مبشر نے انلوگون کی بیحد عزت کی اور یہہ حسن سلوک انلوگون سے پیش آیا۔ اسوقت سے مبشر برابر سرحدی عیسائیون پر جہاد کرتا رہا تا آنکہ عیسائی امرا پرشلونہ مجتمع ہوکر اسپر حملہ آور ہوے۔ دس ماہ کامل میورقہ کا محاصرہ کئے رہے بالاخر مبشر کو محاصرہ کے اٹہانے مین ناکامی ہوئی دشمنان اسلام نے اسکو بزور تیغ مفتوح کرکے مبشر کی حکومت کے [1]... سال جی کہولکر تاخت و تاراج کیا۔

مبشر نے زمانہ محاصرہ مین علی بن یوسف والی مغرب سے عیسایونکی زیادتیون کی شکایت کی تہی اور امداد مانگی تہی۔ اگرچہ اتفاق سے علی بن یوسف کی جنگی کشتیون کا بیڑہ جو مبشر کی کمک پر آیا تہا میورقہ پر عیسائیون کے قابض ہوجانیکے بعد پہنچا مگر پہر بہی بربران اسلام نے خشکی پر قدم رکہتے ہی عیسائیون کو اس جزیرہ سے نکال باہر کیا علی بن یوسف نے اپنی جانب سے الور بن ابی بکر لمتونی کو اسکی حکومت عنایت کی الور نے اپنے زمانہ حکمرانی مین اہل میورقہ کو بیحد ستایا دریا سے فاصلہ پر ایک جدید شہر آباد کرنیکا قصد کیا اہل میورقہ کو کشیدگی تو پہلے ہی سے تہی یہ سب مخالف بن بیٹہے اور مجتمع ہوکر اسپر ٹوٹ پڑے گرفتار کرلیا اور علی بن یوسف کے پاس امیر مقرر کرنے کا پیام بہیجا

---

[1] اصل کتاب مین اس مقام پر کچہہ نہین لکہا ہے

علی بن یوسف نے انکو محمد بن علی بن اسحاق بن غانیہ لمتونی والی غربی اندلس کے پاس بھیجدیا۔ محمد نے اپنی جانب سے اپنے بھائی احمد بن علی کو مقرر کیا محمد قرطبہ کی حکومت پر تھا پس جب یہہ میورقہ پہنچا تو اس نے انور کو پابزنجیر چند محافظین کے ساتھہ مراکش بھیجدیا اور خود میورقہ مین ٹھہرا ہوا دس برس تک حکومت کرتا رہا یہانتک کہ اسکا بھائی یحیےٰ مرگیا اور انکا بادشاہ علی بن یوسف تھا۔ اسی زمانہ سے میورقہ مین بنی غانیہ لمتونی کا پرچم اقبال کامیابی کی ہوا اوڑنے لگا۔ علی بن یوسف کے زمانہ بادشاہت مین بنو غانیہ کی میورقہ مین بہت بڑی دولت اور حکومت تھی علی اور یحیےٰ یہین سے نکلکر بجایہ کیطرف بڑھہ آئے تھے اور اسکو موحدین کے قبضہ سے نکال لیا تھا۔ موحدین سے اور انکو ن سے افریقیہ مین متعدد و بکثرت لڑائیان ہوئی تھین جسکو ہم بعد اخبار لمتونہ انکے حالات کے ضمن مین بیان کرینگے

میورقہ پر عیسائیون نے موحدین کے ہاتہہ سے انکے آخری دور حکومت مین قبضہ لیا تھا بقا اللہ تعالے کے لئے ہے اور ملک جسکو چاہتا ہے اسکو عطا کرتا ہے اور وہی غالب اور دانا ہے۔

اخبار باغیان اندلس جنہون نے آخری دور حکومت لمتونہ مین سر اُٹھایا تھا

جسوقت لمتونہ دشمنان اسلام اور موحدین کی لڑائیون مصروف ہوگئے اسوقت اندلس سے انکو ایک گونہ دوری اور بے توجہی ہوگئی پس بعض اہالیان اندلس اپنے عادت قدیمہ پر آگئے۔

۵۳۹ھ مین قاضی مروان بن عبداللہ بن مروان ابن خصاب نے بلنسیہ مین علم بغاوت بلند کیا اور خودسر حکمران بنکر حکومت کرنے لگا۔ مگر تین ہی مہینے بعد اہل بلنسیہ نے اسکو حکومت و ریاست سے معزول کردیا۔ مریہ چلا آیا۔

پھر مریہ سے ابن غانیہ کے پاس میورقہ بھیجدیا گیا ابن غانیہ نے اسکو جیل مین ڈالدیا۔

مرسیہ مین ابو جعفر احمد بن عبد الرحمن بن طاہر نے سر اٹھایا۔ بعد چندے اہل مرسیہ نے معزول کردیا بلکہ اسکے حکومت کے چوتھے مہینے اسکو بار حکومت اور حیات سے ہمیشہ کے لئے سبکدوش کرکے گوشۂ قبر مین لیجا کے آرام سے سلادیا۔ مستعین بن ہود کا پوتا دو ماہ تک حکمرانی کرتا رہا پھر ابن عیاض نے عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لی۔

اہل بلنسیہ نے بعد قاضی مروان کے امیر ابو محمد عبد اللہ بن سعید بن مردنیش جذامی کے ہاتھہ پر امارت وریاست کی بیعت کی۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت کو اعدار دین پر جہاد کرنے مین صرف کیا ہمیشہ معرکہ کارزار مین کفار کے ساتھہ تیغ و سپر رہتا تہا تا آنکہ ۵۴۰ھ مین کسی لڑائی مین عیسائیون کے ہاتھہ شہید ہوگیا۔ پس اہل بلنسیہ نے عبد اللہ بن عیاض کی امارت کو تسلیم کرلیا جو اندنون مرسیہ پر قابض و متصرف ہو رہا تہا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ عبد اللہ نے ۵۴۲ھ مین وفات پائی پس اہل بلنسیہ نے اسکے چچازاد بہائی محمد بن احمد بن سعید بن مردنیش کی امارت کی بیعت کی اس نے بیعت امارت لینے کے بعد شاطبہ۔ مدینہ شقر اور مرسیہ پر بھی قبضہ کرلیا۔ ابراہیم بن ہمسک اسکے نامور سپہ سالارون سے تہا اس نے اطراف اندلس مین غارتگری شروع کردی۔ قرطبہ پر شبخون مار کر قابض ہوگیا مگر تہوڑے ہی دنون بعد قرطبہ اسکے قبضہ سے نکلگیا تب اس نے غرناطہ پر ہاتھہ مارا اور موحدین کے قبضہ سے نکال لیا پھر اس نے اور نیز ابن مردنیش (محمد بن احمد) نے غرناطہ کے ایک قصبہ مین موحدین کا محاصرہ کرلیا۔ متعدد لڑائیون کے بعد جو کہ دونون حریف مین غرناطہ کے باہر ہوئی تہین عبد المومن نے غرناطہ کو انسے

واپس لے لیا - انہین معرکون مین ابراہیم اور ابن مردنیش نے عیسائی امرا اور
اور سلاطین سے موحدین کی مدافعت کی غرض سے امداد طلب کی تھی چنانچہ مسیحی
جوق جوق ابراہیم اور ابن مردنیش کی کمک پر آئے مگر عبدالمومن کی واقفکاری
اور نبرد آزمائی کے آگے سبھون نے منہ کی کھائی اور نہایت بری طور سے شکست
اوٹھا کے بھاگے اور عبدالمومن نے انکو بہید زبون طریقہ سے قتل کیا انہین دنون
مین یوسف نے بعد محاصرہ طویل اور جنگ شدید کے بلنسیہ کو مفتوح کر کے
خلیفہ مستنجد عباسی کے نام کا خطبہ پڑہا اور ایک عرضداشت دربار خلافت بغداد
روانہ کی خلافت پناہی نے اس صوبہ کی سند حکومت یوسف کو لکھہ کر بہیجدی
بعد اسکے سنہ ۵۶۶ھ مین موحدین کی حکومت کی بیعت ہوئی -

مظفر عیسی بن منصور بن عبدالعزیز بن ناصر بن ابی عامر شاطبہ اور مرسیہ
کیجانب مراجعت کرنے کیوقت بلنسیہ پر قابض ہوگیا تہا ایک مدت تک اسکا
قبضہ رہا سنہ ۵۵ھ مین اس نے وفات پائی اس کے مرنیسے بلنسیہ کی عنان حکومت
ابن مردنیش کے قبضہ مین چلی گئی -

احمد بن عیسی قلعہ مریایہ پر قابض ہورہا تہا اور اپنے تبعین کے ذریعہ سے
مرابطین کی مخالفت کررہا تہا - اتفاق زمانہ سے منذر ابن وزیر نے اسکو دبالیا
بس پہر سنہ ۵۴۰ھ مین عبدالمومن کے پاس چلا گیا اور ملک اندلس پر قبضہ کرلینے
کی ترغیب دی عبدالمومن نے اسکے ہمراہ چند فوجین روانہ کین جنہون نے بنو غانیہ
امرار مرابطین کو اندلس مین اپنے بہر زور حملونسے مغلوب کردیا -

میورقہ پر زمانہ اضطراب حکومت لمتونہ سے محمد بن علی بن غانیہ مستولی ہورہا تہا
سنہ ۵۲۰ھ سے اس نے اس صوبہ پر قبضہ حاصل کیا تہا سنہ ۵۴۳ھ مین اپنے بہائی
یحیلے سے ملنے کو بلنسیہ آیا تہا اور بجایے اسکے اپنے میورقہ پر عبداللہ بن یتما کو مامور

گزرا یا تہا اسکے زمانہ غیر حاضری مین بلوائیون اور باغیون نے سر اوٹھایا-
اس شورش کے رفع کرنے کیغرض سے محمد بن غانیہ ملقب بہ سے میورقہ
پھر واپس آیا اور بد نظمی کو رفع دفع کر کے امن کو قائم کیا تا آنکہ ۵۶۷ھ مین
پُرامن و عافیت چھوڑکر انتقال کر گیا- اسکا بیٹا ابراہیم ابو اسحاق متمکن ہوا
اس نے ۵۸۰ھ مین وفات پائی تب اسکا بہائی طلحہ کرسی حکومت پر دلنق
افروز ہوا اور ۵۸۱ھ مین موحدین کی بیعت کی- اہل میورقہ کے چند امرا
بطور وفد موحدین کے یہان آئے موحدین نے ان ادفود کے ہمراہ علی بن برتر
کو روانہ کیا جون ہی یہہ میورقہ مین وارد ہوا طلحہ کے برادرزادگان علی دیحیے
پسران اسحاق نے طلحہ کے خلاف بغاوت کردی اور تخت حکومت سے
اسکو اوتار دیا- اس کے بعد ان لوگون کو یوسف بن عبد المومن کے مرنیکا
حال معلوم ہوا سبھون نے میورقہ کو چھوڑکر افریقیہ کا راستہ لیا اسکو تم انکے
حکومت کے حالات مین پڑھو گے- غرض اس طور سے مرابطیونکی دولت
وحکومت ملک مغرب اور اندلس سے منقطع اور معدوم ہو گئی اور اللہ تعالے نے
عنان حکومت ان کے قبضہ سے نکال کے موحدین کو عنایت فرمائی-
ان لوگون نے انکو جہان پایا قتل کیا رفتہ رفتہ ان کی حکومت کو استقلال
اور استحکام ہو گیا اور یہہ اس سرزمین کے حکمران بن گئے- انلوگون نے
اس ملک کے انتظام اور انصرام پر بنی عبد المومن کے اعزہ کو مامور کیا
یہہ لوگ اپنے کو سادہ کے لقب سے ملقب کرتے تہے- اس
ملک کی حکومت وریاست انہین لوگون مین تقسیم ہو گئی- انہین لوگون
لوگون مین سے یعقوب منصور نے سرحدی بلاد کے سر کرنے کے
بعد بنظر جہاد ابن اوفونش بادشاہ جلالقہ پر عرب کو مجتمع کر کے چڑہائی کی-

اطراف بطلیوس مقام ارکہ ۵۹۱ھ مین صف آرائی کی نوبت آئی اسکے بعد اس کا لڑکا ناصر ۶۰۹ھ مین دریا کو مغرب کی جانب سے عبور کرکے فوج عظیم کے ساتھ اندلس پہنچا مسلمانان اندلس سے اور اس سے مقام عقاب مین مڈبھیڑ ہوئی۔ چند لوگ انکین سے اس معرکہ مین کام آگئے باقی کو اللہ تعالےٰ نے اس نقصان عظیم سے بچایا۔

بعد چندے یعقوب منصور کے بعد موحدین کی حکومت متزلزل اور مضطرب ہو چلی اور تمام بلاد اندلس مین بوجہ کمزوری انلوگون کے جو سادہ کے لقب سے موسوم تھے امور سیاست مین ضعف پیدا ہو گیا۔ ساتھہ ہی اسکے مراکش (مراکو) مین بہی ان کی حکومت معرض خطر مین پڑ گئی پس انلوگون نے مسیحی سلاطین اور عیسائی امراء سے امداد طلب کرنا شروع کیا اور بروقت ضرورت مسلمانون کے مقبوضہ قلعات دے دیکے ان کی فوجون سے اپنی سیاست وحکومت قائم رکہنے لگے اس سے رؤسا ملت اسلامیہ اور پس ماندگان عرب و دولت امویہ کو ناراضگی پیدا ہوئی چنانچہ سب کے سب مجتمع ہو کر موحدین کی مخالفت پر کہڑے ہوئے اور اندلس کے ملک سے بات کی بات مین انکو نکال باہر کیا۔

(۱) جنگ ارکہ بلحاظ ابتدائے عنوان کے نہایت خطرناک تہا مگر اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اس معرکہ مین مسلمانون کو توقع سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ تقریبًا ایک لاکہہ چھیالیس ہزار عیسائی مارے گئے تیس ہزار گرفتار کرلئے گئے۔ ڈیڑہ لاکہہ خیمے، اسی ہزار گہوڑے ایک لاکہہ خچر اور چار لاکہہ گدہے باربرداری کے ہاتہہ آئے جواہرات اور قیمتی قیمتی اسباب بے تعداد ملے۔ مال غنیمت کی ایسی کثرت ہوئی کہ ایک ایک درہم (بحساب سکہ رائج الوقت تقریبًا ۳۰۰ر) پر غلام بک گئے تلوارین نصف درہم پر اور گہوڑے پانچ پانچ دراہم پر اور گدہے ایک ایک درہم پر فروخت ہوئے۔ یعقوب منصور نے حسب شرع شریف مال غنیمت کو مجاہدین مین تقسیم کیا۔ الفنش مسیحی بادشاہ بحال پریشان طلیطلہ کیطرف بہاگا ڈاڑہی سر منڈ دا کے

اس عظیم اور عتیم بالشان امر کے انجام دہی پر محمد بن یوسف بن ہود جذامی اندلس مین کمربستہ ہوا تھا اور بلنسیہ مین زیان بن ابو الحملات مدافع بن یوسف بن سعد پسماندہ خاندان حکومت بنی مردنیش نے مستعدی کی تھی علاوہ انکے اور بہت سے سرداروں نے بغاوت اور مخالفت کا علم بلند کیا تھا۔

ان واقعات کے بعد ابن ہود پر اسکے عہد حکومت مین پس ماندگان دولت عرب اور انہین کے نسب والون مین سے محمد بن یوسف بن نصر معروف بہ احمر نے خروج کیا یہہ محمد اپنے کو شیخ کے لقب سے ملقب کرتا تھا اہل جیل سے اور اس سے لڑائیان ہوئین۔ انکان سے ہر ایک صاحب حکومت و دولت ہوا جس کی ... انکی آیندہ نسلین ہوئین۔

زید بن مردنیش معہ دس ... ان خاندان بنو مردنیش کے بلنسیہ مین حکمرانی کرتا تھا اسنے اسکی امارت حاصل کرنے مین موحدین سے اعانت و امداد لی تھی جسکے ہاتھ مین اسکی عنان حکومت سید ابو زید بن محمد بن ابو حفص بن عبد المومن نے بعد انتقال مستنصر اپنے قبضہ اقتدار مین لی جیسا کہ آیندہ انکے حالات مین بیان کیا جائیگا اور یہ واقعہ ۶۲۳ھ کا ہے اُن دنون یہی زیان اسکا معتمد علیہ اور ہر کام کا منصرم و پیشوا تھا ۶۲۶ھ مین جسوقت کہ ابن ہود کی امارت کی مرسیہ مین بیعت لی گئی تو زیان نے سید

بقیہ نوٹ۔ صلیب توڑ ڈالی فرش پر سو نے عورت سے مقاربت کرنے گھوڑے پر سوار ہونیکی قسم کھائی کہ جب تک کہ مین اسکا بدلہ مسلمانون سے نہ لونگا اسوقت تک مین آرام نہ کرونگا۔ چنانچہ تمام جزائر اور بلاد ... سے فوجین فراہم کرنے لگا یعقوب منصور نے اس سے مطلع ہو کر طلیطلہ پر چڑھائی کر دی اور محاصرہ کر کے روزانہ حملون سے تنگ کرنے لگا قریب تھا کہ شہر طلیطلہ مفتوح ہو جاتا اذفونس کی مان لڑکیان اور بیویان برہنہ سر فریادی صورتین بناسے ہوسے شاہی دربار مین حاضر ہوئین اور یہ درخواست پیش کی

ابوزید کی مخالفت کا علم بلند کر دیا اور بلنسیہ سے نکلکر دندہ چلا آیا سید ابوزید کو
اس سے خطرہ پیدا ہوا نرمی اور ملاطفت سے واپس آنیکا پیام بھیجا زیان نے
انکاری جواب دیا اسپر سید ابوزید بخوف زیان بھاگ کر مسیحی بادشاہ ارغون کے پاس
چلا گیا اور مسیحی مذہب اختیار کر لیا۔ (اعاذنا اللہ من ذلک)

سید ابوزید کے چلے جانے کے بعد زیان نے بلنسیہ پر قبضہ کر لیا اس سے
اور ابن ہود سے مدتوں لڑائی اور جھگڑے کا سلسلہ قائم و جاری رہا۔ دوران
منازعت میں زیان کے پسران عم عزیز بن یوسف بن سعد نے جزیرہ شقر پر قبضہ
کر لیا اور ابن ہود کے علم حکومت کے تحت میں داخل ہو گئے زیان نے اس سے مطلع
ہو کر عزیز سے جنگ کرنے کی غرض سے سرزمین پر فوج کشی کی اتفاق وقت
سے زیان کو ہزیمت ہوئی ابن ہود اسکا تعاقب کرتا ہوا بلنسیہ تک چلا آیا اور مدتوں
اسکا محاصرہ کیے رہا زیان نے شہر پناہ کے دروازے بند کر لئے اور شہر پناہ کی فصیلوں
سے انکی مدافعت کرتا رہا تا آنکہ ابن ہود محاصرہ اٹھا کے واپس آیا۔

عیسائی سلاطین نے مسلمانوں کو باہم تیغ و سپر دیکھ کے بلاد اسلامیہ کیطرف
پیشقدمی شروع کی چنانچہ بادشاہ ارغون نے انیشہ پہنچکر قبضہ کر لیا زیان کو اسکی خبر لگی

بقیہ نوٹ۔ کہ یہ ملک ہمارے ہی لوگوں کے قبضہ میں رکھا جائے یہ لوگ علم حکومت کے مطیع اور فرمانبردار ہیں
یعقوب منصور کو ان لوگوں کی حالت پر رحم آ گیا انکی درخواست منظور کر لی اور بہت سا مال و زر بطور انعام مرحمت
کر کے رخصت کیا اور شہر طلیطلہ پر غالب و متصرف ہو جانے کے بعد انکے حوالہ کر کے قرطبہ کی جانب مراجعت
کی ایک مہینہ تک مال غنیمت لشکریوں پر تقسیم کرتا رہا اسی اثنا میں الفنش کا سفیر پیام مصالحت لیکے
حاضر ہوا یعقوب منصور نے اسکی درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا۔ اسوجہ ایک مدت تک اندلس میں امن قائم رہا
المقری جلد اول صفحہ ۲۰۹ و ۲۹۰ مطبوعہ لیڈن۔

تو اس نے اُن کل مسلمانون کو جو اسکے ساتھ تھے مرتب و مسلح کر کے انیشہ پر عیسائیون کو بیدخل کر دینے کی غرض سے ۶۳۴ھ مین چڑھائی کی - اس جہاد مین اہل شاطبہ اور جزیرہ شقر والے بھی شریک ہوئے تھے - اس واقعہ مین مسلمانون کو ہزیمت ہوئی - ابو الربیع سلیمان اسی واقعہ مین شہید ہوا - مسلمانون نے ہزیمت اٹھانے کے بعد بلنسیہ مین آکے دم لیا - مسیحی فوجین برابر تعاقب کرتی چلی آئین اور بلنسیہ پر پہنچکے محاصرہ ڈالدیا اہل بلنسیہ نکل بھاگنے کی فکرین کرنے لگے چند لوگ بطور وفد یحیٰے بن ابوزکریا والی افریقیہ کیخدمت مین بھیجے عیسائیون کی زیادتیون اور محاصرہ کی شکایت کی یحیٰے بن ابوزکریا نے بہت سا مال و اسباب جنگ و آلات حرب اور رسد وغلہ اپنے عزیز یحیٰے نامی کے ہمراہ اہل بلنسیہ کے پاس روانہ کیا یہہ وہ زمانہ تھا کہ اندلس مین بنو عبد المومن کا دور حکومت ختم ہونیکے قریب پہنچ گیا تھا یحیٰے محاصرون کی کثرت کیوجہ سے بلنسیہ مین نجا سکا بمجبوری دانیہ کیجانب لوٹ آیا اور عیسائیون نے ۶۳۶ھ مین بزور تیغ بلنسیہ پر قبضہ حاصل کر لیا زیان بحال پریشان بلنسیہ سے نکلکر جزیرہ شقر چلا آیا اور امیر یحیٰے بن ابوزکریا کی ماتحتی مین حکومت کرنے لگا - اظہار اطاعت کی غرض سے بیعت کرنے کو اپنے کاتب (سکریٹری) حافظ ابو عبداللہ محمد انباری کو امیر یحیٰے کیخدمت مین روانہ کیا اسنے تونس پہنچکر حق سفارت ادا کیا اور فی البدیہہ ایک قصیدہ جو کہ مشہور و معروف ہے اور اسمین اسنے جودت طبع دکھلائی تھی ہر دیف سین پڑہا اسکا تذکرہ عنقریب موحدین مین سے دولت بنو حفص افریقیہ کے ضمن مین تحریر کیا جاوے گا -

ابن ہود کے مرنے کے بعد اہل مرسیہ نے ابوبکر واثق (یہ بنی ہود کا آخری فرمانروا تھا) سے بغاوت کی واثق کیطرف سے مرسیہ کا والی ابوبکر بن خطاب تھا اہل مرسیہ نے زیان کو مرسیہ پر قبضہ کرنے کو بلا بھیجا چنانچہ زیان نے مرسیہ مین داخل ہو کر

قصر امارت مرسیہ کو لوٹ لیا اور انکو مجبور کیا کہ امیر یحییٰ بن ابو زکریا کی بیعت کرنے پر بشرط قبضہ شرقی اندلس آمادہ و مستعد کیا۔ یہ واقعات ۶۳۸ھ کے ہین۔

بعد ازان ابن عصام نے اربولہ مین زیان سے بد عہدی کی اور اسکی مخالفت پر اُٹھ کھڑا اور زیان کے ایک قریبی رشتہ دار نے شہر لقنت مین جاکے اپنی حکومت کا سکہ چلا دیا اس زمانہ سے یہ دہین ٹھہرا رہا تاآنکہ مسیحی بادشاہ برشلونہ نے ۶۴۴ھ مین اسکے قبضہ سے ان ممالک کو نکال لیا۔ اور یہ مرتا کہپتا تونس چلا گیا اور وہین ۶۶۸ھ مین مرگیا۔

باقی رہا ابن ہود اسکے حالات آیندہ لکھے جائینگے۔ پھر ابن احمر کے خاندان اور آیندہ نسل مین حکومت و سلطنت کا سلسلہ قائم ہوا اور اسوقت تک موجود ہے جسکو عنقریب ہم تحریر کرنے والے ہین کیونکہ یہی لوگ دولت و حکومت عرب کے یادگار اور بقیۃ السلف ہین واللہ خیر الوارثین۔

اخبار دولت و حکومت بنی ہود جنھون نے اندلس مین موحدین کی مخالفت کی

جس وقت موحدین کی دولت و حکومت مین اضطراب اور تنزل پیدا ہو چلا اور ان سادہ مین اختلافات شروع ہوگئے جو بلنسیہ کے حکمران تھے اسوقت محمد بن یوسف بن محمد بن عبد العظیم بن احمد بن سلیمان مستعین بن محمد بن ہود نے مقام صخیرات صوبہ مرسیہ متصل تو طامین علم مخالفت و بغاوت ۶۲۵ھ مین بلند کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ مستنصر انتقال کرچکا تھا اور موحدون نے مراکش مین اسکے چچا مخلوع عبد الواحد بن امیر المومنین یوسف کی امارت کی بیعت کرلی تھی۔ اور عادل (اسکے بھائی منصور کا بیٹا) مرسیہ مین قابض و متصرف ہوکر ابو محمد عبد اللہ بن ابی حفص بن عبد المومن والی حیان کے علم حکومت کے آگے گردن اطاعت جھکا دی تھی۔ اس معاملہ مین سید ابو زید بن محمد بن ابو حفص نے ان دونون کی مخالفت کی

فتنہ و فساد کا بازار گرم ہوگیا ہر ایک نے دوسرے کے دبانیکی غرض سے مسیحی سلاطین سے امداد کی درخواست کی اور اکثر بلاد اسلامیہ کو امداد و اعانت کے صلہ مین انکے حوالہ کردیا۔ ان واقعات سے اہل اندلس کے قلوب رنج و اندوہ سے بھرگئے اور وہ انلوگون کے نکال باہر کرنیکی فکرین کرنے لگے چنانچہ ابن ہود مذکور نے اس کام کا بیرہ اٹھایا۔

یہہ شخص بنی ہود ملوک الطوائف کے اعقاب سے تہا۔ حکومت و سرداری کے حاصل کرنے کی ایک مدت سے خواہان اور امیدوار تہا۔ چونکہ موحدون کو اسکی طرف سے خطرہ تہا اسوجہ سے انلوگون نے اس معاملہ مین کئی بار آزمائش کی اور اس نے نہایت خوبصورتی سے اپنے جذبات کو چھپایا۔ بالاخر سنہ ۶۲۵ھ مین معدودے چند لشکریون کے ساتھہ خروج کردیا سید ابو العباس بن ابی عمران موسی بن امیر المومنین یوسف بن عبد المومن والی مرسیہ نے ایک فوج اسکی سرکوبی پر روانہ کیا اسنے ہزیمت دیکے مرسیہ کیجانب کوچ کیا اور پہنچتے ہی مرسیہ پر قبضہ کرکے سید ابو العباس کو گرفتار کرلیا خلیفہ مستنصر عباسی کے نام کا خطبہ پڑہا جو اندنون خلفاء عباسیہ مین سے دار الخلافت بغداد مین سریر آرائے حکومت تہا بعد ازان سید ابو زید بن محمد بن ابو حفص بن عبد المومن والی شاطبہ نے شاطبہ سے ابن ہود پر فوج کشی کی ابن ہود نے پہلے ہی میدان مین سید ابو زید کو ہزیمت دیدی سید ابو زید شاطبہ لوٹ آیا اور مامون کی پشت گرمی سے پھر فوجین مرتب کین۔ مامون اشبیلیہ کا حکمران تہا بعد اپنے بہائی عادل کے سریر حکومت پر جلوہ آرا ہوا تہا چنانچہ ابن ہود اور سید ابو زید سے معرکہ آرائی ہوئی اتفاق یہ کہ اس معرکہ مین ابن ہود کو نیچا دیکھنا پڑا سید ابو زید ابن ہود کا تعاقب کرتا ہوا مرسیہ تک چلا آیا اور مدتون مرسیہ کا محاصرہ کئے رہا مگر کامیاب نہوا آخر کار محاصرہ اٹھا کے اشبیلیہ کیجانب واپس آیا

اسکے بعد سید ابوزید سے زیان بن ابوالحملات مدافع بن حجاج بن سعد بن مردنیش نے بلنسیہ مین مخالفت اور بدعہدی کی اور بلنسیہ سے نکلکر رندہ کیطرف چلا آیا یہ وقعہ ۶۲۶ھ کا ہے۔

چونکہ بنومردنیش بڑے جتہ اور رعب و داب والے تھے اسوجہ سے ابوزید زیان کی مخالفت اور بلنسیہ سے رندہ چلے جانے پر خطرہ اور نظام حکومت کے درہم برہم ہونیکا خیال پیدا ہوا منت وسماجت واپسی کی تحریک کی زیان نے انکاری جواب دیا پس ابوزید بلنسیہ سے نکلکر عیسائی بادشاہ برشلونہ کے پاس چلا گیا اور عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔ (نعوذ باللہ)

ابوزید کے چلے جانیکے بعد اہل شاطبہ نے ابن ہود کی امارت بیعت کر لی بعد ازان اہل جزیرہ شقر نے اہل شاطبہ کی تقلید کی۔ اہل جزیرہ شقر کو انکے حکام بنوعزیز بن یوسف عم زیان بن مردنیش نے اس امر پر ابھارا تھا۔ انلوگون کے بیعت کرنیکے بعد اہل جیان اور اہل قرطبہ نے بھی ابن ہود کی امارت کو تسلیم کر لیا اور اسکے علم حکومت کے مطیع ہوگئے اور امیرالمومنین کے لقب سے یاد کرنے لگے۔ اس اثنا مین مامون اشبیلیہ سے مراکش چلا گیا اور اسکا بھائی اہل اشبیلیہ پر حکمرانی کرنے لگا۔ زیان بن مردنیش نے اس سے چھیڑ چھاڑ شروع کی حالانکہ دونون مین مراسم و اتحاد پیشتر سے تھے آخرکار ۶۲۹ھ مین زیان کو ناکامی کے ساتھ پسپا ہونا پڑا۔ ابن ہود نے اسکا بلنسیہ مین محاصرہ کر لیا پھر محاصرہ اٹھا کے عیسائیون پر حملہ کرنے کی غرض سے ماردہ پر چڑھ گیا فریقین مین گھمسان لڑائی ہوئی۔ ابن ہود کے قدم میدان جنگ سے ڈگ گئے اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے مسلمان کو بال بال بچا لیا بعد اسکے دوبارہ مقام کوس مین اسکو ناکامی ہوئی مگر اسکے چہرہ پر ذرا بھی شکن نہ آیا دشمنان اسلام سے ان کے مقبوضات مین جا کے جھگڑتا اور انپر جہاد کرتا۔ ہر سال مین نئے مدبر ہوتا

اور نہایت استقلال اور مردانگی سے ان کی مقاومت مین مصروف و مشغول رہتا تھا - باین ہمہ عیسائی سلاطین بلاد اسلامیہ کے سرحدون اور دارالحکومتون کو یوماً فیوماً ہڑپ کرتے جاتے تھے

پھر ابن ہود نے جزیرہ خضراء اور جبل الفتح پر جو کہ سبتہ کے پھاٹک تھے سید ابو عمران موسیٰ سے قبضہ لے لیا اور ان پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد سبتہ کیطرف قدم بڑھایا پس ابو عمران نے ابن ہود کی امارت و حکومت کو تسلیم کر کے اسکے ہاتھ پہ بیعت کر لی -

ان واقعات کے بعد ۶۲۶ھ مین سلطان محمد بن یوسف بن نصر کی حکومت کا مقام ارجونہ مین اعلان کیا گیا ارکین دولت نے بیعت کی اہل قرطبہ بعد ازان اہل قرمونہ نے علم حکومت کے آگے گردن جھکائی بعد چندے اہل اشبیلیہ نے بغاوت کر دی اور سالم بن ہود کو اپنے شہر کے دارالحکومت سے نکال کر ابن مروان احمد بن محمد باجی کو اپنا امیر بنا لیا ابن ہود نے اور لوچھہ ہن آپ ایک فوج مرتب کر کے ابن احمر سے جنگ کرنیکو روانہ کیا - ابن احمر نے پہلے ہی حملہ مین اس فوج کو ہزیمت دیدی اور اسکے سپہ سالار کو گرفتار کر لیا - بعد اسکے ادھر باجی اور ابن احمر نے ابن ہود کی مخالفت پر باہم عہد و پیمان کیا ادھر ابن ہود نے الفنش سے انلوگون کی حرکات سے تنگ آ کے زیر کرنیکی غرض سے ایکہزار دینار روزانہ دینے کے اقرار پر مصالحت کر لی - اس تبدیلی اور تغیرات سے اہل قرطبہ متاثر ہو کر ابن ہود کے علم حکومت کے مطیع ہو گئے ابن ہود نے فوجین درست اور سامان جنگ فراہم کر کے باجی اور ابن احمر پر فوج کشی کر دی مگر اتفاق سے خود ابن ہود کو ہزیمت ہوئی ابن احمر نے بڑھکر اشبیلیہ کے باہر پڑاؤ کر دیا اور موقع پاکر باجی کو مار ڈالا - اسکام کا بیڑہ اسکے صہر اشقیلولہ نے اوٹھایا تھا سالم ابن ہود نے یہ خبر پاکر اشبیلیہ پر فوج کشی کر دی اور پہنچتے ہی اسکا محاصرہ کر لیا - اہل اشبیلیہ نے قلعہ بندی کر لی اور اسکو شہر مین داخل نہونے دیا -

سنہ ۶۳۱ھ مین دربار خلافت بغداد سے منجانب خلیفہ مستنصر عباسی ابن ہود
کو خطاب عطا ہوا ابو علی حسن بن حسین کردی ملقب بہ کمال۔ خلعت شاہی پھریرہ
اور فرمان لے کے آیا چنانچہ ابن ہود نے غرناطہ مین ابو علی سے ملاقات کی
کی یہہ دن نہایت چہل پہل کا تھا اظہار مسرت کے لحاظ سے تمام شہر چراغان کیا گیا
ابو علی نے دربار عام مین ابن ہود کو خلعت، پھریرہ اور شاہی فرمان دیا "المتوکل" کے
لقب سے ملقب کیا۔ اسکے دیکھا دیکھی ابن احمر نے بھی تاجدار بغداد کے شاہی اقتدار
کو تسلیم کر کے ابو علی کے ہاتھہ پر خلافت مآب کی بیعت کر لی۔

جس وقت ابن احمر نے باجی کے ساتھہ غدر ولی سے فریب اور دہوکہ کی کارروائی کی تھی
اسوقت شعیب بن محمد شہر اشبیلیہ سے نکلکر مضافات اشبیلیہ مین چلا گیا تھا اور
وہان جاکر قلعہ نشین ہو کر خود سر حکومت کا اعلان کردیا تھا۔ اور "المستنصر" کے خطاب
سے اپنے کو مخاطب کرتا تھا۔ ابن ہود نے اسکا بھی محاصرہ کیا اور مضافات اشبیلیہ
کو اسکے قبضہ سے نکال لیا۔

ان خانہ جنگیون اور باہمی فسادات کا نتیجہ لازمی یہہ ہوا کہ دشمنان اسلام ہر چہار
طرف سے نکل پڑے اور بلاد اسلامیہ کے سرحدون کا محاصرہ کر لیا رفتہ رفتہ سرحدون
سے متجاوز ہو کر اندرونی حصص بلاد اسلامیہ مین گھس پڑے۔ پھر قرطبہ پر بھی حملہ آور ہوے
چنانچہ سنہ ۶۳۳ھ مین اسپر قابض اور متصرف ہو گئے۔

پھر سنہ ۶۳۵ھ مین اہل اشبیلیہ نے خاندان عبد المومن مین سے رشید کے ہاتھہ پر
حکومت و امارت کی بیعت کر لی۔ بعدہ ابن احمر نے غرناطہ پر چڑھائی کی اور رشید کے
قبضہ سے اسکو نکال لیا۔

عبدالله ابو محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبد الملک اموی مرسی وزیر السلطنت ملقب
بہ ذو الوزارتین کو ابن ہود نے اپنے ممالک مقبوضہ مین سے صوبہ مریہ کی حکومت عطا کی تھی

چنانچہ عبداللہ مرسیہ ہی مین برابر مقیم رہا۔ ۶۳۵ھ مین متوکل دار و مرسیہ ہوا۔ اسی زمانہ مین عبداللہ نے حمام مین وفات پائی۔ مرسیہ مین مدفون ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ متوکل نے اسکو قتل کرایا تھا بہرکیف اسکے مرنے پر موئید حکمران ہوا ۶۳۴ھ مین ابن احمر نے اس صوبہ کو موئید کے قبضہ سے نکال لیا۔

پھر جب متوکل نے انتقال کیا تو اسکا بیٹا ابو بکر محمد بوبعدی اپنے باپ کے سریر حکومت پر متمکن ہوا۔ "الواثق" کا خطاب اختیار کیا۔ اسکی حکومت کے چند مہینے بعد عزیز بن عبدالملک بن خطاب نے ۶۳۶ھ مرسیہ پر چڑھائی کی اور بزور تیغ اسپر قبضہ حاصل کرکے ابو بکر محمد کو جیل مین ڈالدیا۔ عزیز اپنے کو "ضیاء الدولہ" کے خطاب سے مخاطب کرتا تھا۔ بعد اسکے زیان بن مردنیش نے مرسیہ پر قبضہ حاصل کیا ضیاء الدولہ عزیز بن خطاب کو چندے ماہ حکومت کرنیکے بعد بار حیات سے سبکدوش کردیا اور واثق کو قید کی مصیبت اور تکلیف سے نجات دی۔

مرسیہ مین زیان کو زیادہ دنون حکومت کرنا نصیب نہین ہوا ۶۳۰ھ مین محمد بن ہود (متوکل کا چچا) مرسیہ پر اپنی فوجین مرتب کرکے چڑھ آیا اور زیان بن مردنیش کو بزور تیغ مرسیہ سے نکال باہر کیا۔ یہ اپنے کو بہاء الدولہ کے لقب سے ملقب کرتا تھا۔

بہاء الدولہ نے ۶۵۰ھ مین سفر آخرت اختیار کیا اسکا بیٹا امیر ابو جعفر جلوہ آرائے سریر حکومت ہوا۔ ۶۶۴ھ مین ابو بکر واثق نے جسکو عزیز بن خطاب نے معزول کیا اور تخت حکومت سے ۔۔۔ تا فوجین فراہم کرکے یلغار کیا اور ابو جعفر کے قبضہ سے مرسیہ کو نکال لیا اسوقت سے مرسیہ مین یہی حکمرانی کرتا رہا تا آنکہ الفنش اور برشلونی مسیحی سلاطین اسکو تنگ اور زچ کرنے لگے ابو بکر نے ابن احمر سے خط و کتابت کی ابن احمر نے اپنی طرف سے

عبداللہ بن علی بن اشقیلولہ کو مرسیہ روانہ کیا۔ ابو بکر نے مرسیہ کی عنان حکومت
عبداللہ کے حوالہ کر دیا چنانچہ عبداللہ نے مرسیہ مین ابن احمر کے نام کا
خطبہ پڑہا اور بعد چندے مرسیہ سے ابن احمر کیطرف مراجعت کی اثنار راہ مین
عیسائی لوٹیرو دن نے عبداللہ پر شبخون مارا عبداللہ مارا گیا اور ابو بکر واثق پہر
مرسیہ مین سہ بارہ واپس آیا اور حکومت کرتا رہا یہانتک کہ دشمنان اسلام نے
۶۶۸ھ مین مرسیہ کو ابو بکر کے قبضہ سے نکال لیا اور بجائے اسکے ابو بکر کو
اپنے مقبوضات کے قلعون مین سے ایک قلعہ موسوم بہ یس دیا۔ اسی قلعہ مین
ابو بکر نے وفات پائی۔ واللہ خیر الوارثین۔

حالات حکومت بنو احمر جو اس زمانہ مین اندلس کے حکمران ہین

بنو احمر قلعات قرطبہ مین سے ارجونہ کے رہنے والے تہے اس قلعہ مین انکے
اسلاف فوجی حیثیت سے آباد ہوے تہے یہہ لوگ بنو نصر کے لقب سے
پکارے جاتے تہے اور نسبا سعد بن عبادہ سردار خزرج کیطرف منسوب
تہے۔ آخری دور حکومت موحدین مین انا لوگون کا بزرگ اور سربرآوردہ
خاندان محمد بن یوسف بن نصر نامی ایک شخص معروف بہ شیخ ملقب بہ ابی یوس
اور اسکا بہائی اسمٰعیل تہا۔ اطراف ارجونہ مین یہ لوگ باوجاہت اور صاحب اثر
اشخاص مین شمار کے جاتے تہے۔ جسوقت موحدین کی ہوا بگڑی اور انکے
خواسے حکمرانی مضمحل اور کمزور ہوگئے اور اندلس مین بغاوت اور سرکشی کی
گرم بازاری ہوئی اور ان لوگون (موحدون) نے اپنی کمزوری کیوجہ سے اندلس
کے قلعات کو عیسائی امرار اور سلاطین کے حوالہ کر دیا اسوقت جماعت
مسلمین اور کافہ مومنین اندلس کے امور سیاست کے انجام دہی پر محمد بن یوسف
بن ہود آمادہ ہوگیا جسنے کہ مرسیہ مین موحدون کے خلاف علم حکومت بلند کیا تہا۔

اس سے تاجدار دولت عباسیہ کی حکومت کی بنا ڈالی تہی اور کل صوبجات شرقی اندلس پر قابض ومتصرف ہوگیا تہا۔ سنہ ۶۲۹ھ مین محمد بن یوسف معروف بہ شیخ نے یہہ رنگ دیکہکر ابن ہود (محمد بن یوسف بن ہود) کی مخالفت اداپنی امارت کی بیعت لی اور امیر ابوزکریا والی افریقیہ کے نام کا خطبہ پڑہا سنہ ۶۳۱ھ مین جیان اور شریش نے اس کی اطاعت قبول کی اس نے اپنی حکومت جمانے مین اپنے اعزہ واقارب بنونصر اور اپنے سسرال والون بنواشقیلولہ عبداللہ اور علی سے اعانت وامداد حاصل کی تہی۔ سنہ ۶۳۱ھ مین اس نے علم خلافت بغداد کی اطاعت کی بیعت کی یہہ وہ زمانہ تہا کہ ابن ہود کو دارالخلافت بغداد سے خلافت مآب کیجانب سے خطاب عطا ہوا تہا۔ بعد ازان ابومروان باجی نے اشبیلیہ مین جسوقتکہ ابن ہود اشبیلیہ سے نکلکر مرسیہ کیجانب واپس جارہا تہا علم مخالفت بلند کیا اس معاملہ مین محمد بن یوسف معروف بہ شیخ بہی باجی کا شریک تہا چنانچہ سنہ ۶۳۱ھ مین باجی کے ساتہہ محمد بن یوسف بہی داخل اشبیلیہ ہوا اور اشبیلیہ مین پہنچنے کے بعد باجی کے ساتہہ بدعہدی کی اور بلاہ فریب اسکو مار ڈالا اس بدعہدی اور بزدلانہ حملہ کا بانی مبانی علی بن اشقیلولہ تہا۔ اس واقعہ کے ایک ہی مہینہ بعد اہل اشبیلیہ نے ابن ہود کی علم حکومت کی اطاعت قبول کرلی اور ابن احمر (محمد بن یوسف معروف بہ شیخ) کو اشبیلیہ سے نکال باہر کیا۔

اسکے بعد ابن احمر نے سنہ ۶۳۵ھ مین غرناطہ پر باتفاق اہل غرناطہ قبضہ حاصل کرلیا۔ ابتدا اس کی طرف سے ابن ابی خالد غرناطہ مین قبضہ کی غرض سے آیا تہا جب ابن احمر کو جیان مین یہہ خبر پہنچی کہ ابن ابی خالد نے اہل غرناطہ کو میری بیعت پر راضی کرلیا ہے تو اسنے ابوالحسن علی بن اشقیلولہ کو

غرناطہ کیجانب روانہ کیا اور اسکے بعد ہی خود بھی کوچ کر کے غرناطہ پہنچ گیا اور وہین قیام اختیار کر کے اپنی سکونت کے لئے قلعہ حمرا تعمیر کرایا۔

اہل مریہ نے بعد وفات ابن ہود ۶۳۹ھ مین رشید کی بیعت کی پھر اس سے قبضہ منتقل ہوکر محمد بن رمیمی کے ہاتھ مین آیا اس سے موید نے قبضہ حاصل کیا۔ بعدہ ۶۶۳ھ مین اہل شہر نے اسکو معزول کر کے ابن احمر کے علم حکومت کی اطاعت اختیار کی۔

اس کے بعد ابو عمرو بن جد (یحیٰے بن عبد الملک بن محمد حافظ ابو بکر) نے اپنی حکومت و سرداری کا جھنڈا اکھڑا کیا اور اشبیلیہ پر قابض و متصرف ہوکر امیر ابو زکریا بن حفص والی افریقیہ کی ۶۴۳ھ مین بیعت کر لی امیر ابو زکریا نے اسکو اپنی جانب سے سند امارت دی۔ اہل اشبیلیہ کے امور ریاسی کا منصرم اور نگران سپہ سالار شنقاف تھا۔

امرار اسلام تو اس نوبت پر پہنچگئے تھے کہ انہون نے جوش حکمرانی مین اپنی خود غرضیون کا ملک اندلس کو نشانہ بنا رکھا تھا اور دشمنان اسلام ان خانہ جنگیون اور باہمی منازعت سے فائدہ پر فائدہ اٹھاتے جاتے تھے۔ سنہ ۶۲۰ھ یا اس سے پہلے۔ سے عیسائیون نے بلاد اسلامیہ کو تگے بنا بنا کے ہڑپ کرنا شروع کر دیا۔ والی برشلونہ ایک بطریق کی اولاد سے تھا جسکو شاہ فرانس نے ابتدا بلاد اندلس کو مسلمانان عرب کے قبضہ سے نکالنے کی غرض سے برشلونہ پر مامور کیا تھا پس اس نے برشلونہ پر قبضہ کر لیا مگر ساتھ ہی اسکے فرانس سے دور بھی ہو گیا اس وجہ سے اسکی حکومت متزلزل اور ضعیف ہو گئی۔ بعد ایک مدت جب اہل اندلس مین نفاق پڑ گیا اور عیسائی امرا اس موقع کو مغتنمات سے شمار کر کے آہستہ آہستہ اندرونی حصص اندلس مین گھس آئے

اندلوں ان کا بادشاہ حاتمہ تھا اس نے اکثر سرحدی بلاد اسلامیہ پر قبضہ کرنیکے
قصد سے قدم بڑہایا - چنانچہ ۶۲۶ھ مین ماردہ کو دبالیا پھر ۶۲۷ھ مین میورقہ
کو لے لیا . . . . سرقسطہ اور شاطبہ پر بھی اس سے ڈیڑہ سو
برس پیشتر سے قبضہ کئے ہوے تھے بعد ازان ۶۳۶ھ مین بعد محاصرہ طویل
اور شدید کے بلنسیہ کو بھی لے لیا غرض رفتہ رفتہ جسقدر قلعات اور شہران
مقامات کے درمیان مین تھے ان سب پر عیسائیون کا قبضہ ہوگیا یہان تک
کہ مریہ اور اسکے قلعات بہی انکے مطیع ہوگئے - ابن ادفونش بادشاہ جبلالقہ
اور قبل اسکے اسکے آبا و اجداد بہی منتظر ایسے ہی موقع کے تھے انہون نے بہی
بلاد اسلامیہ پر دانت لگایا اکثر قلعات اور شہرونکو ایک ایک کرکے دبالیا تا آنکہ
مسلمانون کے قبضہ سے بہت سے قلعے اور صوبے نکل گئے -

ابن احمر نے اپنے شروع زمانہ حکمرانی مین اسوجہ سے کہ اس سے
اور چھوٹے چھوٹے خودسر حکمرانان اندلس سے جھگڑا ہورہا تھا ان امور کیجانب
توجہ نہ کی بلکہ اپنی شوکت اور قوت بڑہانے کی غرض سے عیسائی سلاطین سے
امداد لی چنانچہ ان لوگون کی اعانت سے اسکی [illegible] بڑھ گئی اور
ایک طور سے اسکو (ابن احمر کو) استقلال اور [illegible] ہوگیا - پھر
ابن ہود نے قرطبہ پر قبضہ کرادینے اور ابن احمر [illegible] سے محفوظ رکھنے
کی شرط پر اسکو تیس قلعے دئے پس انہون [illegible] قرطبہ کو ابن ہود کے
سپرد کردیا بعد چندے ۶۳۳ھ مین پھر قرطبہ [illegible] اللہ تعالی کی مشیت نے
کلمۃ الکفر کو پھر اسکی جانب لوٹادیا) اسکے بعد ۶۴۶ھ مین اس نے اشبیلیہ پر
فوج کشی کی اس واقعہ مین ابن احمر بوجہ عداوت ابن ہود اسکے ہمرکاب تھا
دو برس تک محاصرہ کئے رہے بالاخر بمصالحت صوبہ اشبیلیہ مفتوح ہوگیا -

[1] اصل کتاب مین جگہہ خالی ہے

اور اسکے قلعات اور سرحدی شہرون کا معقول انتظام کیا گیا۔ اس سے فارغ
ہوکر عیسائیون نے طلیطلہ کو ابن کماشہ کے قبضہ سے نکال لیا۔ اور ابن محفوظ
نے شلیب اور طلبیرہ پر ۶۵۹ھ مین قبضہ کر لیا بعدہ ۶۶۵ھ مین مرسیہ بھی
مسلمانون کے قبضہ سے نکل گیا۔ یون ہی رفتہ رفتہ عیسائیون نے ممالکت
اندلس کے حصہ بخرے کر لیئے اور کل بلاد اور اسلامی حدود پر یکے بعد دیگرے
قابض ہوتے گئے یہان تک کہ مسلمانون کے قبضہ مین نہایت کم بلاد باقی رہگئے
ساحل بحر پر صرف مابین رندہ (مغرب کیجانب سے) اور بیرہ (مشرق کیطرف سے)
ان کی حکومت کا سکہ چل رہا تھا جسکی مسافت طولاً مغرب سے مشرق تک دس منزل
کی تھی اور عرضاً ساحل بحر سے اندرونی حصہ ملک تک ایک منزل یا اس سے کچھ
زیادہ کی مسافت تھی۔

محمد بن یوسف معروف بہ شیخ ملقب بہ ابن احمر کو کل جزیرہ پر قبضہ کر لینے
کا شوق دامنگیر ہوا اہل جزیرہ نے اس سے مخالفت کی مگر اسی اثنا مین
مجاہدین اور غازیان فی سبیل اللہ کا ایک جم غفیر آپہنچا جسمین قبیلہ زناتہ
بنی عبدالواد توجین، مغراوہ اور بنی مرین کے نامی نامی جنگ آور اور
سورما شریک شامل تھے ان سبھون کا سردار کعب نامی ایک شخص تھا۔
بنی مرین کے آدمی اس گروہ مین زیادہ تھے۔ سب سے پہلے ادریس بن
عبدالحق ارحو بن عبداللہ بن عبدالحق ممبران خاندان حکومت کی اولاد با جازت
اپنے چچا یعقوب بن عبدالحق سلطان مغرب تین ہزار کی جمعیت سے سرزمین
اندلس مین اوتر آئے ابن احمر نے ان لوگون کے آنے کو رحمت الہی کا ایک
کرشمہ تصور کرکے بخوشی تمام اندلس مین رہنے کی ان کو اجازت دی اور
ان لوگون کے ذریعہ سے دشمنان اسلام کا ناک مین دم کر دیا بعد ازان

مجاہدین کا یہہ گروہ واپس گیا۔ بعد چندے بنو مرین کے خاندان سے ایک گروہ عظیم پھر اندلس مین آیا ان لوگون کا سردار عبد الحق اسی خاندان کا ایک دلیر اور مردانہ شخص تھا ان لوگون نے اندلس کا قصد اسوجہہ سے کیا تھا کہ ان کا قومی سلطان انتظام وسیاست کے نظر سے ان پر سختی کرتا تھا اور مصالح ملکی کے لحاظ سے بعضون کو معتوب اور معزول کرتا تھا پس یہہ لوگ بخط مستقیم اندلس چلے آتے تھے اور مسلمانان اندلس انلوگون کی شوکت اور قوت سے خاصہ فائدہ اٹھاتے تھے حکومت و دولت کو ایک طرح کی قوت حاصل ہوگئی تھی دشمنان اسلام کی مدافعت خاطر خواہ کرسکتی تھی۔ المختصر حکومت غرناطہ اپنی شان وشکوہ سے جاری اور قایم رہی تا آنکہ محمد بن یوسف (معروف بہ شیخ ابن احمر (باقی دولت بنو نصر) نے ۱۷۶ھ مین وفات پائی اسکا بیٹا محمد معروف بہ فقیہہ سریر آراے حکومت ہوا۔

سلطان محمد کو فقیہہ کہنے کی یہہ وجہہ ہے کہ یہہ ذی علم وکتب بینی کا بیحد شایق اور اہل علم کا قدردان تھا اسکے باپ ابن احمر نے وصیت کی تھی کہ بوقت ضرورت ملوک زناتہ بنی مرین حکمرانان مغرب سے جنہون نے [illegible] و حکومت موحدین سے حاصل کی ہے عیسائیون کے مقابلہ پر امداد کی [illegible] اسکے ساتھہ مراسم اتحاد اور دوستی استحکام کے ساتھہ قا[illegible] [illegible] مین ان کی مداخلت سے فائدہ اٹھاتے رہنا اور انکو راضی رکھنا چنانچہ [illegible] فقیہہ ابن شیخ سلطان یعقوب بن عبد الحق بادشاہ مرین کیخدمت مین ایسے وقت مین بطور وفد حاضر ہوا جبکہ اسکو کل بلاد مغرب پر قبضہ ملگیا تھا اور مراکش بھی اسکے تحت حکومت مین آگیا تھا اور بجاے موحدین کے سریر حکومت پر جلوہ افروز ہوگیا تھا۔ سلطان یعقوب نے محمد فقیہہ کی درخواست اعانت کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا اور بہ کمال خندہ پیشانی

بنی مرین کے عساکر اسلامیہ اور مجاہدین کو بسرافسری اپنے بیٹے مندیل کے ملک اندلس کو روانہ کیا اور انکے روانگی کے بعد ہی خود بہی فوجین آراستہ کرکے اندلس مین آاترا اور جزیرہ خضرا کو ابن ہشام نئے دعویدار حکومت سے چہین کر محمد فقیہہ کے حوالہ کیا اور وہین ایک مدت تک مقیم رہا اس مقام کو اس سنے غازیان اسلام اور مجاہدین دین کے لشکر کا کیمپ مقرر کیا تہا -
پس جب ۶۷۲ھ مین جیسا کہ تم اوپر پڑہ آئے ہو سلطان یعقوب ملک اندلس مین بقصد جہاد داخل ہوا عیسائیون کے بڑے بڑے سورما اور جنگجو سلاطین بہاگ کہڑے ہوئے - انکی جماعت منتشر ہوگئی - ہر ایک کو اپنے اپنے مقبوضات کے بچانیکی فکر ہوگئی -

اسکے بعد محمد فقیہہ نے اس خوف سے کہ مبادا سلطان یعقوب ملک اندلس سے مجہکو بیدخل نکردے عیسائی سلاطین سے مصالحت کرلی باوجودیکہ محمد فقیہہ اُن بنی مرین کے سردارون اور لشکریون کے قبضہ مین تہا جنہون نے باشارہ سلطان مغرب اسکو اس درجہ پر پہنچایا تہا اور وہ اسوقت تک اس ملک مین موجود تہے - یہی سبب تہا جس سے کہ اسکو اپنی غلطی کا بہت جلد احساس ہوگیا اور عیسائی سلاطین کے مکر و فریب سے خائف ہوکر خود کردہ پر پشیمان ہی نہین ہوا بلکہ سلطان [illegible] کے ظل عاطفت مین جاکے پناہ لی مگر اسکے بعد ہی محمد فقیہہ ایک دوسرے مرض مین مبتلا ہوگیا اور وہ یہہ تہا کہ اس نے اپنے عزہ بنو اشقیلولہ کی اطاعت کا طوق اپنی گردن مین ڈال لیا - انمین سے عبداللہ مالقہ مین تہا علی وادی آش مین اور ابراہیم [illegible] قمارش مین - پہر انلوگون نے محمد فقیہہ سے مخالفت و منازعت شروع کی اور یعقوب بن عبدالحق سلطان بنی مرین سے سازش کرکے اسکی مخالفت اور اسکے مقابلہ امداد و اعانت کرنے پر اسکو آمادہ و طیار کرلیا

ان لوگون نے فقط اسی امر پر اکتفا نہین کیا بلکہ یعقوب بن عبدالحق کے سیاسی
اقتدار کو اپنے مقبوضہ ممالک مالقہ اور وادی آش مین خاصے طور سے بڑہا لیا۔
نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ سلطان یعقوب نے آخرکار ان ممالک کو فقیہہ محمد سے لیلیا
جیسا کہ آیندہ اخبار بنی مرین و بنی احمر مین ہم تحریر کرنیوالے ہین۔ اس کے بعد
بنو اشقیلولہ اور انکے اعزہ بنو زرقال ملک اندلس کو خیر آباد کہکر ملک مغرب چلے گئے
یعقوب بن عبدالحق سلطان بنی مرین کی خدمتمین حاضر ہوئے یعقوب نے انلوگونکی
بیحد قدر و منزلت کی۔ جاگیرین عنایت کین اپنے ملک مین انلوگونکو بڑے بڑے عہدونپر
مامور کیا۔ اسکو تم آیندہ پڑہوگے۔

الغرض سلطان محمد فقیہہ ابن احمر اسی حصہ ملک اندلس پر استقلال کے ساتہہ
حکمرانی کرتا رہا جسقدر اغیار اور اجانب کے دستبرد سے بچ گیا تہا۔ اور اسی بلاد کی
حکومت اسکے آیندہ نسلون مین بطور وراثت چلی آئی نہ تو کثرت سے انکے جنبہ دار
تہے نہ ہوا خواہون اور مددگارون کا ہجوم تہا۔ البتہ وہ معدودے چند انکے خیراندیش
تہے جو سرداران زناتہ اور اراکین ملک و دولت اپنے اپنے ملک سے جلاوطن
ہوکر یہان چلے آئے تہے انہین لوگون کے ذریعہ سے انکا رعب و داب تہا
اور وہی اسکے تغلب اور تصرف کے باعث تہے۔ کتاب اول مین ہم یہہ بیان
کر آئے ہین کہ سرزمین اندلس مین قبائل کے مفقود اور جنبہ داری کے زائل
ہوجانے سے دولت و حکومت اسلامیہ کو نقصان صریح اٹہانا پڑا اور یہی امر اسکی
تنزلی کا سبب و باعث ہوا۔

سلطان ابن احمر کے ہوا خواہ اور جنبہ دار شروع زمانہ حکومت مین اسکے خاص اعزہ
و اقارب بنو نصر اور اسکے سسرالی رشتہ دار بنو اشقیلولہ اور بنو موالی اور وہ خدام اور
موالی تہے جو اسیکے گہرانے کے ساختہ و پرداختہ تہے اور یہہ لوگ باوجود مخالفت

سلاطین مسیحی اور ابن ہود و دیگر دعویداران سلطنت اندلس ہر طرح سے کافی و وافی تھے
بسا اوقات ان کے عوام و خواص کا مجتمع ہو جانا ہی دشمنان اسلام کی مدافعت
کر دیتا تھا اور ان دشمنون کے قلوب اس امر کے تصور سے کہ ابن احمر کے جنبہ دار
اور ہوا خواہان بکثرت مین تھرا اٹھتے تھے یہی امر عصبیت اور جنبہ داری کا
کام دیتا تھا۔

سلطان یعقوب بن عبد الحق چار بار اندلس آیا تھا اس کے بعد اسکا بیٹا یوسف بھی
اسی رویہ کا پابند رہا بعد چندے بنو نعیم اس کی مخالفت اور بغاوت نے اپنی
جانب اسکو مصروف کر لیا اور سلطان محمد فقیہہ سنہ ۷۰۱ھ مین اس دار فانی سے
کوچ کر گیا۔

یہہ وہی شخص ہے جس نے دشمنان اسلام کی طریف کے قبضہ مین مدد دی تھی
اور اسکے لشکر کو زمانہ حصار طریف مین رسد و غلہ پہنچاتا تھا یہانتک کہ سنہ[1] مین انہون
نے مفتوح کر لیا یہہ مقام بوجہ قرب مسافت زقاق والی مغرب کے کیمپ ہونیکا
عزت رکھتا تھا پس جب دشمنان اسلام نے اسپر قبضہ کر لیا تو ان لوگونکی جاسوسی
اور محافظت کرنے لگا جو بقصد جہاد اس جانب سے اندلس مین آتے تھے اس سے
دشمنان اسلام کو بیحد مدد ملی۔

محمد فقیہہ کے انتقال کر جانے پر اسکا بیٹا محمد مخلوع عنان حکومت کا مالک ہوا
وزیر السلطنت محمد بن محمد بن حکم لخمی جو کہ رندہ کا رہنے والا اور یہان کے خاندان وزارت
سے تھا محمد مخلوع پر چیرہ دست ہو گیا نام کی بادشاہت محمد مخلوع کی رہی اور سیاہ و
سفید کرنے کا اختیار وزیر السلطنت کے قبضہ مین رہا بالآخر ایک مدت کے بعد محمد مخلوع
کا بھائی ابو الجیوش نصر بن محمد باغی ہو گیا فوجین مرتب کر کے محمد مخلوع پر چڑھائی کر دی
وزیر السلطنت کو قتل کر ڈالا اور اپنے بھائی محمد مخلوع کو سنہ ۷۰۸ھ مین جیل کی۔

[1] اصل کتاب مین کوئی سنہ نہین ہے

سمیر کو بھیجدیا۔

ان دونون کے باپ سلطان محمد فقیہہ نے رئیس ابو سعید بن (عمہ) اسمٰعیل بن نصر کو مالقہ کی حکومت پر مامور کیا تھا۔ مدت دراز سے یہہ یہان پر امارت کر رہا تھا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے سبتہ پر قبضہ کر لیا تھا اور عہد حکومت محمد مخلوع مین اسکے اشارہ سے بنو غرقی کے ساتھ اسی سنہ مین بد عہدی کی تھی جیسا کہ اخبار سبتہ اور دولت بنی مرین مین تحریر کیا جائیگا۔ اسنے اپنی بیٹی کا عقد اس سے (رئیس ابو سعید) کر دیا تھا چنانچہ اسکے بطن سے انکا ایک لڑکا ابو الولید اسمٰعیل نامی پیدا ہوا تھا۔ پس جب ابو الجیوش نصر نے غرناطہ پر قبضہ کر لیا اور اسکی حکومت و ریاست پر جو وہان تھی قابض و متصرف ہو گیا اسوقت اس نے برے طور اور طریقے اختیار کئے اسکے وزیر ابن حجاج نے بھی کج ادائی بد خلقی شروع کر دی۔ رعایا پر ظلم و ستم ہونے لگا ان اسباب سے سرداران بنی مرین کے دلون مین کینہ کی تخم ریزی ہو گئی اور رعایا نے بھی انکے ظلم و ستم سے واویلا اور وامصیبتاہ کا شور مچانا شروع کیا۔ اس زمانہ مین بنو ادریس بن عبد اللہ بن عبد الحق مالقہ مین مجاہدین اور غازیان اسلام کی سرداری پر تھے عثمان بن ابو العلی نامی ایک شخص انہین لوگون مین سے انکا امیر تھا ابو الولید نے اس کو سلطان ابو الجیوش نصر کے مخالفت پر ابھار دیا اور چونکہ عثمان بوجہ کمی اعزہ و اقارب ضعیف و کمزور ہو رہا تھا اسوجہ سے زمام اختیار اسکے ہاتھ سے اپنے قبضہ مین لے لی ادہر ابو الولید نے ان لوگون کو مرتب اور مسلح کر کے سلطان ابو الجیوش پر چڑہائی کر دی اُدھر ۷۱۳ھ مین رئیس ابو سعید مالقہ سے علم حکومت لئے ہوئے اٹھہ کھڑا ہوا اور فوجین لے کے غرناطہ پر چڑہ آیا اس معرکہ مین ابو الجیوش کی فوج میدان جنگ سے گھونگھٹ کھا گئی بہت بڑی خونریزی ہوئی مدتون غرناطہ کا محاصرہ رہا ہزارہا اہل غرناطہ مارے گئے آخر الامر اس امر پر مصالحت ہوئی کہ ابو الجیوش مع اہل و عیال کے وادی آش چلا جائے۔ چنانچہ ابو الجیوش

غرناطہ کو حسرت و یاس سے اپنے حریف کے قبضہ مین چھوڑکر وادی آش چلا گیا اور وہان پہونچکر اپنی جدید حکومت کی بناڈالی تاآنکہ ۶۲۲ھ مین مرگیا۔

فتحیابی کے بعد ابوالولید نے غرناطہ مین قیام کیا اور اپنی اور نیز اپنے لڑکون کے لئے حکومت و سلطنت کی بناء قائم کی۔ ۷۱۹ھ مین الفنش (الفنسو) عیسائی بادشاہ نے غرناطہ پر یلغار کیا بنوابوالعلا نے اس معرکہ مین بہت بڑا حصہ لیا اور بڑی بڑی آزمایشون مین

---

[1] علامہ ابو العباس احمد بن محمد مقری نے کتاب نفح الطیب مین تحریر کیا ہے کہ جسوقت یادگار خاندان ملوک بنو احمر کا قدم سریر حکومت پر جم گیا اور ان کل ممالک اندلوسیہ پر جو مسلمانون کے قبضہ مین ستھے قابض و متصرف ہو گئے مثلاً جزیرہ ، طریف اور رندہ۔ ملوک نصاری نے مجموعی قوت سے ۷۱۹ھ مین غرناطہ پر حملہ کیا۔ یہ ٹڈی دل فوج بطرہ کیجانب سے آئی تھی۔ اسکی تعداد کا صحیح اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ پچیس سلاطین مسیحی اس جنگ پر آئے ہوئے تھے۔ بات یہ تھی کہ عیسائیون کو مسلمانون کے دوبارہ عروج سے کینہ پیدا ہوا اور انکو اس امر کا اندیشہ ہوا کہ مبادا بڑھتے بڑھتے یہ پھر ہم پر ہتہ نہ مارین۔ اس خیال سے وہ لوگ متاثر ہوکر پوپ کے خدمت مین گئے اور سجدہ کرکے اس سے استدعا کی کہ آپ دعا کرین کہ ہملوگ بقیہ مسلمانون کی بیخ و بن اندلس سے کھود کر پھینکدین چنانچہ پوپ نے انکے سر و نیز دست شفقت پھیر کر دعائین دی اور یہ لوگ بیشمار و بے تعداد فوج لیکر غرناطہ پر چڑھ آئے مسلمانان غرناطہ کو بیحد خوف پیدا ہوا جسٹ پٹ چند لوگون کو بغرض استمداد بطور وفد (ڈیپوٹیس) سلطان ابو سعید والی فارس کی خدمت مین روانہ کیا مگر اس دوا سے انکے درد دل کا علاج نہوسکا اور عیسائیون کا لشکر آپہنچا۔ اہل غرناطہ کی رہی سہی توانائی جاتی رہی۔ اللہ تعالی پر بھروسہ کرکے ملک و ملت کی حمایت پر شمشیر بکف نکل پڑے۔ پس اس نے جسکے سوا کوئی مددگار نہین ناصر نہین ہے مسلمانون کی مدد کی اور عیسائیونکو ہزیمت دی نامی نامی مسیحی سردار مارے گئے۔ بہت بڑی فتحیابی عساکر اسلامیہ کو نصیب ہوئی۔

(باقی صفحہ آیندہ مین دیکھو)

مبتلا ہوئے بعد ازان غرناطہ کے باہر اللہ تعالے کے فضل وکرم سے یہ دشمن دین معہ اپنے رفیق کے مارا گیا عیسائی فوجین بکمال ابتری کے ساتھہ پسپا ہوئین یہہ اللہ تعالے کے معجزات سے ایک معجزہ تہا ورنہ اہل غرناطہ کی پامالی مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکہا گیا

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) یہہ دن جیسا کہ مسلمانون کے لئے مسرت اور خوشی کا تہا ویسا ہی عیسائیون کے حق مین رنج دہ اور مصیبت کا تہا۔

اس ہزیمت سے عیسائی سردارون کے چہرون پر بل نہ آیا کمال استقلال کے ساتھہ خضرا کیجانب بڑہے سلطان ابن احمر نے انکی مدافعت کیجانب توجہ فرمائی کئی جنگی کشتیان جنپر کار آزمودہ فوجین اور سامان حرب بکثرت تہا جزیرہ کیطرف روانہ کیا۔ عیسائیون کو اس کی خبر لگ گئی جزیرہ سے اعراض کر کے طلیطلہ کیطرف آئے بلاد اسلامیہ پر قبضہ کرنے اور مسلمانون کے استیصال کی قسمین کہائین اور باہم دوبارہ عہد وپیمان کر کے بہت بڑے سامان جنگ کے ساتھہ پھر غرناطہ پر آ اُترے جسطرف آنکھین اُٹھتی تھین عیسائی ہی عیسائی نظر آتے تہے سلطان غرناطہ نے شیخ الغزاۃ شیخ العالم ابو سعید عثمان بن ابو العلام رینی کو عیسائیون سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ۲۰ ربیع الاول ۷۱۹ھ کو فوجین آراستہ کر کے مقابلہ پر آیا۔ شب یکشنبہ کو دشمنان اسلام نے ایک دستہ فوج کو اسلامی لشکر گاہ پر شبخون مارنیکو بہیجا۔ عساکر اسلامیہ سے چند سوار اور تیر انداز انکی روک تہام پر نکلے اور اسقدر تیر برسائے کہ دشمنان اسلام کو لوٹنا پڑا۔ مسلمانون نے انکا تعاقب کیا صبح تک وہ بہاگتے جاتے تہے اور یہہ انپر تیر برساتے تہے اور تعاقب مین تہے۔ یہہ پہلی فتح تہی جو اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اہل غرناطہ کو حاصل ہوئی۔ روز یکشنبہ کو شیخ ابو سعید پانچہزار جنگ آور ونکو مرتب کر کے دشمنان اسلام کے لشکر کیطرف بڑہا۔ عیسائیونکو اس جماعت قلیلہ کی مردانگی اور دلاوری سے سخت حیرت ہوئی نہایت تیزی سے مسلح ہوکر مقابلہ پر آئے تین شبانہ روز تک سخت

(دیکھو صفحہ ۵۴)

اس واقعہ کے بعد ابو الولید نے بنفس نفیس عیسائی مقبوضات پر کئی بار و مرات جہاد کیا اسکی فوج زناتہ اور اندلس کے مسلمانون سے طیار کی گئی تھی - چونکہ زناتہ کا زمانہ بدویت اور تہذیب ستی سے بہت قریب تھا اسوجہ سے انلوگون نے بڑی دلیری اور بے حد مردانگی سے کام لیا - انہین لوگونکی اعانت و امداد سے ابو الولید کا جاہ و جلال اس درجہ تک پہنچگیا تھا کہ اس زمانہ مین دوسرے ملوک کو خواب مین بھی نصیب نہین ہوا تھا - بعد ازان اسی کے قرابت مندان بنو نصر سے کسی شخص نے ۷۲۵ھ مین موقع پاکے دھوکے سے جس وقت کہ دربار شاہی سے اٹھکر محلسرا مین جارہا تھا دروازہ محلسرا پر ایک نیزہ رسید کیا زخمی ہوکر گر پڑا لوگ اسکو اسکے خوابگاہ مین اٹھا لائے - ملزم نے عثمان ابی العلی کے مکان مین جاکے پناہ لی عثمان نے گرفتار کراکے اسیوقت اسکو قتل کر ڈالا اور محمد بن رئیس ابو سعید کو جیل سلوباشہ سے نکالکر غرناطہ مین لایا تاج حکومت اسکے سر پر رکھا - اسنے عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لیتے ہی اپنے وزیر السلطنت ابن محروق کو ۷۲۹ھ مین محلسرا شاہی مین طلب کر کے قتل کرا دیا قتل کرنیکا سبب یہ تھا کہ وزیر السلطنت کی شکایتین حد سے بڑھ گئین تھین اور اسکا ذاتی اقتدار شاہ غرناطہ سے بدرجہا بڑھا ہوا تھا - سریر حکومت پر متمکن ہونے کے بعد ایک روز امور سلطنت مین مشورہ لینے کے حیلہ سے شاہی محل مین طلب کیا جون ہی محلسرائے شاہی مین داخل ہوا ایک خادم کو اشارہ کر دیا اس نے

اور خونریز لڑائی ہوتی رہی بالآخر چوتھے روز دشمنان اسلام شکست کھا کر کمال ابتری سے بھاگے بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا - سات ہزار عیسائی گرفتار کئے گئے - پچاس ہزار مارے گئے - تعجب کی بات تو یہ ہے کہ عساکر اسلامیہ سے سوائے تیرہ سوارون کے اور کسی نے جام شہادت نہین نوش کیا - اس واقعہ سے عیسائیونکی کمر ہمت ٹوٹ گئی - مصالحت کی درخواست کی سلطان غرناطہ نے اسکو قبولیت کا درجہ عنایت کیا اور مصالحت کر لی - دیکھو تاریخ المقری جلد اول صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۴ -

اسقدر خنجر رسید کئے کہ وزیر السلطنت بیدم ہوکر زمین پر گر پڑا - اور مرگیا - سلطان محمد کو
اسکے مارے جانے سے اطمینان ہوا استقلال کے ساتھہ حکمرانی کرنے لگا -

بعد اسکے عثمان بن ابی العلی سرداری و امارت غزاۃ وزناتہ سے دست کش ہوکر
خانہ نشین ہوگیا اور اسی حالت عزلت گزینی مین راہی ملک آخرت ہوا - اسکا بیٹا ابو ثابت
بجائے اسکے امیر مجاہدین اسلام مقرر کیا گیا - اس تبدیلی سے عیسائیون نے پھر چھیڑ چھاڑ
شروع کی اور مسلمانون کو ایذائین پہچانے لگے - سلطان محمد سامان سفر درست کرکے
سلطان ابو الحسن کی خدمت مین مغرب پہنچا اور دشمنان اسلام کی زیادتیون کی شکایت
کی امداد کا خواستگار ہوا - باوجودیکہ سلطان ابو الحسن اندنون اپنے بھائی محمد کے
فتنہ و فساد کے فرو کرنے مین مصروف تھا مگر پھر بھی بنظر حمیت اسلام سلطان محمد کے
ہمراہ فوجین روانہ کین اور اسکو اپنی جانب سے اس لشکر کی امارت ۷۳۳ھ مین عنایت
فرمائی - بنو عثمان بن ابی العلی کو سلطان محمد کا سلطان ابو الحسن سے ملنا اور سلطان
ابو الحسن کا اس معاملہ مین مداخلت کرنا ناگوار گذرا اور اس سے انکو طرح طرح کے خیالات
پیدا ہوئے سبھون نے مجتمع ہوکر اپنی بابت اس معاملہ مین مشورہ کیا اور پھر موقع پاکر
جس روز سلطان محمد جبل سے غرناطہ کو آرہا تھا ہر چہار طرف سے گھیر کر
نیزے تان کر ٹوٹ پڑے اور مار ڈالا - بعد ازان اسکے بھائی ابو الحجاج یوسف کے
سر پر تاج شاہی رکھا اسنے عنان حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لی اور اپنے بھائی
سلطان محمد کے خون کے بدلہ لینے پر مستعد ہوا - بنو عثمان بن ابی العلی کے سر و نیز
اوبار کی گھٹا چھا گئی غرناطہ سے جلا وطن کرکے تونس بھیجدئے گئے - غزاۃ اور
مجاہدین کی سرداری پر بجائے ابو ثابت بن عثمان بن ابی العلی کے بنو رحو
بن عبد اللہ بن عبد الحق مین سے یحیی بن عمر بن رحو کو مرحمت ہوئی اسکی ریاست
و امارت زمانہ دراز تک قائم رہی -

پھر سلطان ابو الحجاج نے سلطان ابو الحسن والی مغرب کو عیسائیون کی سرکوبی اور انکو ہوش مین لانے کی غرض سے اندلس مین بلا بھیجا چنانچہ سلطان ابو الحسن نے جسوقت کہ تلمسان مفتوح ہو گیا تھا اپنے بیٹے کو عساکر اسلامیہ زناتہ اور متطوعہ (والنٹیرز) کا افسر اعلے مقرر کر کے اندلس کیجانب روانہ کیا۔ پس اسنے عیسائیون پر متعدد حملے کئے اور ایک مدت کے بعد بہت سا مال غنیمت لے کے ملک مغرب کیطرف مراجعت کی واپسی کیوقت عساکر اسلامیہ پر عیسائیون نے اپنے ملک کے سرحد پر شبخون مارا۔ بہت سے مجاہد اور غازی شہید ہو گئے اس دلیری اور بزدلانہ حملہ کے بدلہ لینے کی غرض سے سلطان ابو الحسن نے ۷۴۱ھ مین بنفس نفیس چڑہائی کی۔ زناتہ، مغراوہ، فوج نظام اور متطوعہ کی فوجین رکاب مین تھین۔ کوچ و قیام کرتا ہوا طریف تک پہنچا اور لڑائی کا نیزہ گاڑ دیا۔ عیسائیون نے یہ خبر پا کر مسیحی بلاد سے فوجین فراہم کین اور مجتمع ہو کر قوت مجموعی سے حملہ آور ہوئے۔ طریف کے باہر ایک میدان مین دونون حریف نے صف آرائی کی اتفاق یہ کہ اس معرکہ مین مسلمانون کو ہزیمت ہوئی۔ ایک گروہ کثیر شہید ہو گیا بیگمات اور حریم سلطانی ہلاک ہو گئے شاہی خیمہ لٹ گیا۔ مسلمانون کے لئے یہ دن نہایت مصیبت اور آزمایش کا تھا۔

اس واقعہ کے بعد ہی دشمنان اسلام نے قلعہ ثغر غرناطہ پر قبضہ کر لیا اور جزیرہ خضرا کیجانب بڑھے چنانچہ ۷۴۳ھ مین بصلح و آشتی اسکو بھی لے لیا۔ سلطان ابو الحجاج اسی حالت سے دبا دبایا حکومت کرتا رہا تا آنکہ ۷۵۵ھ مین عید کے دن جسوقت کہ صلوٰۃ العید ادا کر رہا تھا سجدہ کیحالت مین کسی نے نیزہ مارا جس سے اسکی موت وقوع مین آئی۔ اسکا بیٹا سریر آرائے حکومت ہوا۔ اسیر اسکے مولی (خادم) رضوان نے جو اس کے باپ اور چچا کا حاجب تھا اسکو شاہ شطرنج بنا دیا۔

اور خود امور سلطنت پر متصرف و متغلب ہوکر سیاہ و سفید کرنے کا مختار بن بیٹھا۔
اسکا بھائی اسماعیل قلعہ شاہی حمراء کے کسی محلسرا مین مقید تھا۔ اس سے اور محمد بن
عبداللہ بن اسماعیل بن محمد بن رئیس ابوسعید سے رشتہ مصاہرت کا تھا اسوجہ سے
کہ اسکے باپ (عبداللہ) نے اسماعیل کی بہن سے عقد کرلیا تھا اسکا دادا محمد
بن رئیس ابوسعید وہی ہے جسکو عثمان بن ابی العلی نے جیل سے نکالکر سریر
حکومت پر متمکن کیا تھا۔ پس اس محمد (بن عبداللہ بن اسماعیل بن محمد بن رئیس ابوسعید)
نے محلسراے قلعہ حمراء کے بعض خدام کو ملاکے حاجب رضوان کو خود اس کے
مکان مین قتل کرادیا اور اپنے سسرالی رشتہ دار اسماعیل کو قید کی مصیبت سے
نجات دیکر ستائیسوین رمضان ۷۶۰ھ کی رات مین سریر حکومت پر بٹھا دیا۔
سلطان محمد مخلوع اسوقت حمراء کے باہر ایک باغ مین مقیم تھا۔ یہہ خبر پاکر وادی
آش چلا گیا اور اس سے سرحد کیجانب عبور کرکے بادشاہ مغرب سلطان
ابوسالم بن سلطان ابوالحسن مرینی کیخدمت مین جا پہونچا۔ سلطان ابوسالم نے
اسکی بڑی آوبھگت کی اور اسکے قیام کو استحسان کی آنکھون سے دیکھا بعد اس کے
شیخ الغزاۃ یحیےٰ بن عمرو کو دولت بنواحمر کیطرف سے خطرہ پیدا ہوا غرناطہ سے
نکلکر دارالحرب ہوتا ہوا مغرب پہنچا اور سلطان ابوسالم کیخدمت مین قیام اختیار کیا
سلطان ابوسالم نے اسکی بہی قدر افزائی کی اور بجاے اسکے غرناطہ مین فوج
مجاہدین پر اپنی جانب سے ادریس بن عثمان بن ابوالعلی کو مامور کیا۔ انہون غرناطہ
مین رئیس ابویحیےٰ اپنے بھائی اسماعیل کی حکومت و ریاست کا انتظام کر رہا تھا
اور یہی امور سیاست کا نگران و منتظم تھا بعد چندے رگانے بجھانے والون نے
لگانا بجھانا شروع کردیا رئیس کو عواقب امور کا خطرہ پیدا ہوا چنانچہ ۷۶۱ھ
مین دہوکے سے اسماعیل اور اس کے کل ساتھیون کو قتل کرکے سریر

حکومت پر متمکن ہو گیا۔

رئیس نے عنان حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لیکے مسیحی سلاطین کے عہد و پیمان کو توڑ ڈالا اور جو اسکے متقدمین سلاطین غرناطہ بطور خراج عیسائیون کو دیتے تھے اسکا بھیجنا بھی بند کر دیا اس وجہہ سے عیسائیون نے فوجکشی پر کمر باندھی اور لشکر آراستہ کر کے چڑھہ آئے۔ مسلمانون نے بھی فوج و سامان جنگ درست اور آلات حرب مہیا کر کے عیسائیون کے روک تھام کرنیکو کوچ کیا۔ مقام وادی آش مین صف آرائی کی نوبت آئی۔ عساکر اسلامیہ کی سرداری پر سلطان غرناطہ کے بعض اعزہ مامور تھے۔ بہت بڑی خونریزی ہوئی۔

بعد اسکے بادشاہ مغرب نے مسیحی سلاطین سے محمد مخلوع کی سرپر حکومت پر متمکن کرنے کی سفارش کی اور کشتی پر سوار کر کے عیسائی بادشاہ کے پاس بھیجدیا۔ پس محمد مخلوع نے عیسائی بادشاہ سے ملاقات کی۔ عیسائی بادشاہ نے امداد کا وعدہ کیا باہم یہہ شرط قرار پائی کہ جتنے قلعات ممالک اسلامیہ کے مفتوح کئے جائین وہ سب محمد مخلوع کے مقبوضات مین شمار کئے جائین پھر عیسائی بادشاہ نے چند قلعات مفتوح کرنے کے بعد بدعہدی کی۔ سلطان محمد مخلوع اس سے علحدہ ہو کر ثغر مغربی کیطرف چلا گیا اور مملکت بنی مرین مین قیام اختیار کیا۔ بعد ازان ثغور رندہ سے فوجین فراہم اور مرتب کر کے ۷۶۵ھ مین مالقہ پر فوج کشی کی اور بزور تیغ مفتوح کر لیا رئیس محمد بن اسمٰعیل یہہ خبر پاکر غرناطہ سے عیسائی بادشاہ کے پاس بھاگ گیا ادریس بن عثمان شیخ الغزاۃ بھی بحالت قید اسکے ہمراہ تھا جو بعد چند دنون کے قید سے بھاگ نکلا جیسا کہ آیندہ اسکے حالات کے ضمن مین بیان کیا جائے گا۔

پھر سلطان محمد نے معہ انلوگون کے جو اسکے رکاب مین تھے غرناطہ کیجانب قدم بڑھایا۔ رئیس کا حاجب گرفتار ہو کر پیش کیا گیا سلطان محمد نے اسکو اور نیز انلوگونکو جنھون نے

اسکے ساتھہ ہوکر بازار کارزار گرم کیا تھا قتل کر ڈالا - اور فتحیابی کا جھنڈا لئے ہوئے غرناطہ مین داخل ہوکر حکومت کرنیلگا - لشکر مجاہدین پر شیخ یحیے بن عمر کو متعین کیا اور اسکے بیٹے عثمان کو اپنے مصاحبون کے زمرہ مین داخل کرلیا بعد ایک برس کے ان دونون کے سرونپر ادبار کی گھٹا چھاگئی - سلطان محمد نے ان دونونکو گرفتار کرکے مریہ کے جیل مین ڈالدیا پھر چند سالون کے بعد جلاء وطن کردیا اور ان دونون کے ایک قریبی رشتہ دار علی بن بدرالدین بن محمد بن رحو کو غزاۃ ومجاہدین پر مامور کیا تھوڑے دنون بعد اسنے وفات پائی تب بجائے اسکے عبدالرحمن بن ابو یفلوسن اس خدمت پر مامور کیا گیا سلطان ابو علی بن محمد بادشاہ مغرب کے دربار مین اسکی بڑی قدر ومنزلت تھی سلطان محمد مخلوع کی ذات سے ہی تخت حکومت حمراء جگمگا اٹھا اسکے رعب وداب کا سکہ عیسائی ملوک جلالقہ اور ملوک مغرب سرحدی کے دلونپر بیٹھا ہوا تھا کیونکہ اسوقت انلوگونکی حکومت مین ایک گونہ کمزوری پیدا ہوچلی تھی جو اکثر سلطنتونکو لاحق ہوا کرتی ہے -

جلالقہ نے ۷۶۰ھ مین اپنے بادشاہ بطرہ بن ادفونش سے بغاوت کی پھر بادشاہ بطرہ اور بادشاہ برشلونہ سے لڑائی جھگڑا شروع ہوگیا - اسوجہ سے جلالقہ نے بطرہ سے سرکشی کی اور اسکے بھائی الفنش کو بلاکے اپنا حکمران بنالیا - بطرہ نے بلاد اسلامیہ مین جاکے پناہ لی اور سلطان محمد والی غرناطہ سے بمقابلہ اپنے دشمن کے امداد کی درخواست کی چنانچہ سلطان محمد نے بلاد مقبوضہ الفنش پر یلغار کیا متعدد قلعات کو مفتوح کیا اور بعضون کو ویران وخراب کرڈالا مثلاً حیان، ابدہ اور اترہ وغیرہ زبان حال سے حملہ آور فریق کی شکایت اور اپنی بربادی وخرابی کی حکایت بیان کررہے ہین علاوہ انکے اندرونی ملک کو تخت وتاراج کیا - قرطبہ کو بھی جاکر گھیرلیا اور اسکے گرد ونواح کو ویران وبرباد کرکے مظفر ومنصور مال غنیمت لئے ہوئے مراجعت کی -

بعد اسکے بطرہ بادشاہ فرانس کے پاس چلا گیا جو کہ شمالی جزیرہ اندلس مین جزیرہ ارکسلیطرہ موسوم بہ نسر غالس پر حکمرانی کر رہا تہا اور الفنش کی زیادتیون کی شکایت کی اور اپنی بیٹی کا عقد اس سے کر دیا اسنے اپنے بیٹے کو فرانسیسی بہادرون کے گروہ عظیم کے ساتھہ بطرہ کی کمک پر مامور کیا۔ الفنش کو اسکے مقابلہ مین ہزیمت ہوئی اور بطرہ نے اپنے یزور حملون سے تہ و بالا کر دیا۔ پہر جب فرانسیسی لشکر نے اپنے ملک کیجانب مراجعت کی تو الفنش نے بطرہ پر پہر فوج کشی کی اس سے دوبارہ ملک کے امن عامہ مین خلل واقع ہوا تمام ملک مین خونریزی کی ہوا چلنے لگی بالآخر الفنش نے اپنے بھائی بطرہ کا جلیقہ کے کسی قلعہ مین محاصرہ کر لیا اور اسکو گرفتار کر کے مار ڈالا۔ اسکے مارے جانے سے الفنش جلالقہ کے ملک پر مستولی ہو گیا اور استقلال کے ساتھہ حکمرانی کرنے لگا۔

سلطان محمد والی غرناطہ الفنش اور بطرہ کی مخالفت کو غنیمت شمار کر کے اپنی قوت و فوج کے بڑہانے مین مصروف ہوا اور اسنے اس خراج کو بہیجنا موقوف کر دیا جو عیسائی سلاطین مسلمانون سے اُس زمانہ سے لے رہے تہے جب سے کہ اسکے اسلاف نے عیسائی سلاطین سے معاہدہ صلح کیا تہا ۲۶۰۰ھ سے والی غرناطہ نے خراج کے نام سے عیسائیونکو ایک حبہ ندیا اور اسی حالت پر قائم رہا۔

بادشاہ فرانس جس نے بطرہ کی کمک پر فوجین بہیجی تہین اور جسنے اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا تہا بطرہ کے قتل سے متاثر ہو کر الفنش سے بدلہ لینے کو اٹہہ کہڑا ہوا۔ اتفاق سے اس کے بطن سے ایک لڑکا بہی پیدا ہوا تہا اسکے باپ نے یہہ خیال قائم کیا کہ یہہ لڑکا حکومت و سلطنت کا الفنش سے زیادہ مستحق ہے اسوجہہ سے الفنش اور شاہ فرانس سے لڑائی اور خونریزی کا سلسلہ قائم ہو گیا اور جلالقہ کو اس سبب سے کسی طرف متوجہہ ہونیکا موقع نہ ملا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسنکے بہت سے لئے مقبوضہ بلاد انکے قبضہ و تصرف سے نکل گئے

اور ملوک ابن احمر نے بہی خراج کا دینا بند کردیا جیساکہ ابہی اوپر ہم بیان کرآئے ہین یہی
حالت اِس زمانہ تک موجود و قائم ہے۔
ملوک مغرب کا یہہ حال ہے کہ جسوقت سلطان عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن نے
استحکام و استقلال کے ساتہہ حکومت وسلطنت کے زینہ پر اپنا قدم جمادیا اور اسکے
جاہ وجلال کا سکہ لوگون کے دلون پر بیٹہہ گیا۔(اندنون غازیان اندلس کی سرداری پر
عبدالرحمن بن ابی یفلوسن مامور تہا جیساکہ ہم اوپر لکہہ آئے ہین یہہ شخص سلطان کے نسب
مین شریک اور ملک وحکومت مین مرادف تہا) اسوقت اتفاق سے کچہہ کاغذات سلطان
کے ہاتہہ لگ گئے جنکو عبدالرحمن اور اراکین دولت نے ایک دوسرے کے پاس
بہیجا تہا اس سے سلطان کو خطرہ پیدا ہوا سلطان ابن احمر کے پاس عبدالرحمن کے
قید کرلینے کو لکہہ بہیجا پس سلطان ابن احمر نے عبدالرحمن اور نیز امیر مسعود بن ماسی
کو اسوجہہ سے کہ یہہ بہی فتنہ وفساد مین معقول حصہ لیتا تہا اور اس سے اور اہل دولت
سے بہی خط وکتابت ہوا کرتی تہی گرفتار کرلیا۔ پہر جب سلطان عبدالعزیز نے ۷۷۴ھ
مین وفات پائی اور اسکا بیٹا محمد سعید نافع سریر حکومت پر متمکن ہوا اور اسکے باپ کا
وزیر ابوبکر بن غازی امور سلطنت کو انجام دینے لگا اسوقت ابن احمر نے عبدالرحمن
بن یفلوسن کو قید سے رہا کردیا وزیر السلطنت ابوبکر بن غازی کو یہہ امر ناگوار گذرا۔
چند روسا قرابت مندان ابن احمر کو مالی اور فوجی مدد دے کے ابن احمر سے لڑنے
جہگڑنے کو اندلس روانہ کیا۔کسی ذریعہ سے ابن احمر تک یہہ خبر پہنچ گئی جہٹ پٹ فوجین
فراہم اور مسلح کرکے جبل الفتح پر جا اوترا اسکے رکاب مین عبدالرحمن بن ابی یفلوسن اور
امیر مسعود بن ماسی بہی تہا ابن احمر نے ان دونون کو کشتیون پر سوار کرا کے براہ دریا
یلغار کرنیکا اشارہ کیا پس انہون نے بلاد سبتہ پر پہونچکر لڑائی کا نیزہ گاڑ دیا۔ ملک مغرب
مین ایک تلاطم پیدا ہوگیا۔ اہل جبل الفتح نے شدت حصار اور روزانہ جنگ سے گہبراکر امن کی

درخواست کی اور ابن احمر کے علم حکومت کے مطیع ہو گئے۔

سبتہ مین محمد بن عثمان بن کاس ابوبکر بن غازی وزیر السلطنت کا داماد مقیم تہا ابوبکر نے اسکو امیر مسعود کے مقابلہ پر روانہ کیا تہا جسوقت کہ ابن احمر جبل الفتح کا محاصرہ کئے ہوئے تہا اور طبخہ مین سلطان ابو الحسن کی اولاد زمانہ حکومت سلطان عبد العزیز سے بخوف دعوائے سلطنت مقید اور محبوس تہی سلطان ابن احمر نے محمد بن عثمان سے خط و کتابت شروع کی اور اسکو ہر خط مین ایک کم سن چہوکرے کی بیعت پر نفرین کرنیگا جو ہنوز سن بلوغ کے حد تک نہین پہونچا تہا اور سلطان ابو الحسن کی اولاد مین سے کسی ایک کی بیعت امارت کرنے کی ترغیب دیتا تہا جو کہ طبخہ مین محبوس اور مقید تہے تہوڑے دنون بعد جب ان تحریرات سے محمد بن عثمان کے قلب پر ایک خاص اثر پڑا تو سلطان ابن احمر نے مالی اور فوجی مدد دینے کا اقرار اور وعدہ کیا۔ چنانچہ محمد بن عثمان نے سلطان ابو الحسن کی اولاد سے ابو العباس احمد کو حکومت و سلطنت کے لئے منتخب کیا اور جیل سے نکالکر اسکے ہاتہہ پر بیعت امارت کی۔ ان نوجوانون نے زمانہ محبوسی مین باہم یہ عہد و پیمان کیا تہا کہ ہم مین سے جب جو شخص حکومت و ریاست کے زینہ تک پہنچ جائے تو اسپر لازم ہوگا کہ وہ بقیہ لوگونکو قید کی مصیبت سے رہا کردے۔ اس عہد و پیمان کے مطابق سلطان ابو العباس احمد نے اپنی امارت کی بیعت لینے کے بعد پہلا جو کام کیا وہ یہہ تہا کہ اسنے اپنے کل ہمراہیون کو قید کی مصیبت سے نجات دیکے اندلس کیجانب بہیجدیا۔ انلوگون نے رہائی پاکے سلطان ابن احمر کے پاس جاکے قیام کیا سلطان ابن احمر نے انلوگونکی بہی عزت و توقیر کی اور انلوگون کے وظائف اور تنخواہین مقرر کین اور بہت سا مال و اسباب اور نیز لشکر سلطان ابو العباس اور اسکے وزیر محمد بن عثمان کے لئے روانہ کیا اور عبد الرحمن بن ابی یفلوسن کو ان دونون کی موافقت اور انکے ہر کام مین انکی ہمدردی کرنیکو لکہہ بہیجا پس ان سبہون نے متفق ہوکر دار الحکومت فاس کو

جا کے گھیر لیا تا آنکہ ابو بکر غازی وزیر السلطنت نے سلطان ابو العباس سے امن کی درخواست کی شہر پناہ کے دروازے کھولدئے قلعہ کی کنجیان حوالہ کر دین پس سلطان ابو العباس محرم ۷۷۶ھ مین مظفر و منصور دار الحکومت مین داخل ہوا عبد الرحمن بن ابی یفلوسن اسکے ساتھہ مشایعت کی غرض سے مراکش اور اسکے مضافات تک گیا اور جیسا کہ اس سے پیشتر سے باہم عہد و پیمان تہا اسکی حکومت و سلطنت کا انتظام درست کر دیا۔ بعد اسکے سلطان ابو العباس نے سعید بن عبد العزیز کو ہدایا اور تحائف لیکے سلطان ابن احمر کیخدمت مین روانہ کیا دونون مین میل زمانہ دراز تک مراسم اتحاد اور دوستی قائم رہی۔ اسی اثنا مین اس سے اور عبد الرحمن والی مراکش سے ان بن ہوگئی بدفعات اسکے محاصرہ اور جنگ کو گیا سلطان ابن احمر کبہی تو اسکو مدد دیتا تہا اور لڑائی مین اسکا ہاتہہ بٹاتا تہا اور کبہی کبہی دونون مین صلح کرا دینے کی کوشش کرتا تہا تا آنکہ سلطان ابو العباس نے ۸۴ھ مین مراکش پھر چڑہائی کی۔ کئی مہینے محاصرہ کیے رہا بالاخر بزور تیغ قلعہ مراکش کو مفتوح کر لیا اور سلطان مراکش کو بار حیات سے سبکدوش کر کے فاس کیجانب واپس آیا۔ بعد ازان تلمسان کیطرف رخ کیا ابو احمد سلطان بنی عبد الواد والی تلمسان اسکی آمد کی خبر پاکے بہاگ گیا سلطان ابو العباس بلا جنگ و جدال باطمینان تمام تلمسان مین داخل ہوا۔

انہین واقعات کے اثنا مین چند لوگون نے جسکو فتنہ پردازی اور فساد انگیزی مین دخل تام تہا سلطان ابو العباس اور سلطان ابن احمر سے ناچاقی اور چشمک پیدا کرانے کی کوشش کی اور ایک حد تک کیا کامل طور سے کامیاب ہوگئے سلطان ابن احمر کو سلطان ابو العباس کیطرف سے اسقدر برہم اور برانگیختہ کیا کہ انہین لوگون کے تحریک و اشارہ سے سلطان ابن احمر سلطان ابو العباس سے نظام سلطنت کے درہم و برہم کر دینے پر آمادہ و مستعد ہوگیا چنانچہ انہین چیدہ و منتخب اشخاص مین سے جو طنجہ سے اسکے پاس چلے آئے

سے تھے موسیٰ بن سلطان ابوعنان کو امارت فاس کیلئے منتخب کیا اور مسعود بن ماسی کو اسکی وزارت کا عہدہ عطا فرما کے فوج عظیم کے ساتھہ براہ دریا سبتہ کیطرف روانہ کیا اہل سبتہ نے اخلاصمندی کے ساتھہ گردن اطاعت جھکا دی اور سلطان موسیٰ کے علم حکومت سے کے مطیع ہو گئے۔ سلطان موسیٰ نے سبتہ سے فاس کیجانب کوچ کیا اور سلطان ابن احمر نے سبتہ پر قبضہ کرکے اپنے علم حکومت کے ساتھہ مین لیلیا۔ سلطان موسیٰ نے دار الحکومت فاس پر پہنچکر محاصرہ ڈالدیا چند دنون کے حصار کے بعد اہل فاس نے امن کی درخواست پیش کی سلطان موسیٰ نے انلو گو نکو امن دی اور بمصالحت ۷۸۶ھ مین فاس مین داخل ہوکر سریر حکومت پر متمکن ہو گیا اس واقعہ کی خبر سلطان ابو العباس کو اسوقت پہنچی جبکہ وہ بقصد ابی حمو اور بنی عبد الواد جہان پر کہ وہ تھے تلمسان سے روانہ ہو چکا تھا مگر اس خبر کے سنتے ہی فوراً لوٹ کھڑا ہوا اور نہایت تیزی سے طے مسافت کرنے لگا۔ جسوقت تازی سے متجاوز ہوکر مابین تازی اور فاس کے پہنچا۔ بنو مرین اور اسکی کل فوجین علحدہ ہوکر معہ اپنے جھنڈون کے سلطان موسیٰ سے جاملین اور اسکے لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔ سلطان ابو العباس بحال پریشان تازی کیجانب واپس ہوا۔ عامل تازی نے اسکو دم پٹے مین ٹھہرا لیا یہانتک کہ سلطان موسیٰ کا ایلچی فاس سے تازی مین آیا اور اسنے اس کو (ابو العباس کو) گرفتار کرکے فاس کیجانب کوچ کیا۔ سلطان موسیٰ نے اسکو اسی حالت سے اندلس روانہ کردیا۔ سلطان ابن احمر والی اندلس نے اسکو جیسا کہ اس سے پہلے نظر بند تھا نظر بند رکھا۔

سلطان ابو العباس کی گرفتاری کے بعد سلطان موسیٰ کو کامل قبضہ ملک مغرب پر حاصل ہو گیا مگر اسکے وزیر مسعود نے اسکا اقتدار شاہ شطرنج سے زیادہ بڑھنے ندیا امور سلطنت و سیاست کے سیاہ و سفید کرنے کا اختیار اپنے قبضہ مین رکھا بعد چند

سلطان ابن احمر سے قبضہ ستبہ کا مطالبہ کیا گیا سلطان ابن احمر نے قبضۂ ستبہ
سے دست کش ہونے سے انکار کیا اسوجہ سے دونون مین فتنہ وفساد کی بنیاد
پڑگئی وزیر مسعود ابن ماسی نے سازش کرکے قسلطان ابن احمر کے ہواخواہون اوراسکے
خاندان والونکو بغاوت پرابہار دیا پس انلوگون نے ستبہ کے ایک قصبہ پر قبضہ کرکے
اسکو اپنا ملجاؤ ماوا سے بنا لیا اتنے مین سلطان ابن احمر کا بیڑہ جنگی کشتیون کا ساحل
سبتہ سے آلگا سبھون کا جوش بغاوت فرو ہوگیا۔ امن وامان قائم ہوگئی۔ پہر سلطان
ابن احمر کے خدمت مین ایک گروہ ارائین دولت سلطان موسیٰ بطور وفد حاضر ہوا
اور یہہ درخواست کی کہ اُن لوگون مین سے جو اندلس مین خاندان حکومت فاس کے
موجود ہین کسیکو امیر فاس مقرر فرماسے چنانچہ سلطان ابن احمر نے واثق محمد بن امیر
ابو الفضل بن سلطان ابو الحسن کو والی فاس مقرر کرکے انلوگون کے ہمراہ روانہ کیا
اور خود بہی مشایعت کے غرض سے مع جنگی کشتیون کے بیڑہ کے سبتہ تک آیا۔ واثق
نے سلطان ابن احمر سے رخصت ہوکر غمارہ کا قصد کیا شدہ شدہ اسکی خبر مسعود بن ماسی تک
پہنچی پس اسنے بہی فوجین مرتب اور مسلح کرکے واثق کے روک تہام کی غرض سے خروج
کیا اور جبال غمارہ مین اسکا محاصرہ کر لیا اس اثنا مین سلطان موسیٰ بن سلطان ابو عنان
کی فاس مین انتقال کرنے کی خبر مسموع ہوئی مسعود نے محاصرہ اُٹھاکے بہ کمال عجلت
فاس کیجانب مراجعت کی۔ اور دار الحکومت مین پہنچکر کرسی حکومت پر سلطان ابو العباس
کے ایک لڑکے کو جسکو کہ سلطان مذکور فاس مین چھوڑ گیا تہا متمکن کردیا بعد اسکے سلطان
ابو عنان بن امیر ابو الفضل نے پہنچکر فاس کے سامنے کوہ زرہون پر پڑاؤ کیا مسعود
ابن ماسی بہی فوجین لے کے سلطان ابو عنان کے رودررو آ اُترا۔ سلطان ابو عنان
کے امور سلطنت کا منصرم ومہتمم احمد بن یعقوب صبیحی تہا کسوجہ سے اسکے ہمراہیون کو
اس سے کشیدگی اور ملال پیدا ہوا ایک روز سبھون نے موقع پاکر گرفتار کر لیا اور شاہی

خیمہ کے روبرو لاکے قتل کر ڈالا اس واقعہ سے سلطان کو سخت دشواری پیش آئی بعد اسکے سلطان ابو عنان اور مسعود بن ماسی سے خط و کتابت شروع ہوئی بالاخر مسعود ابن ماسی نے اس شرط سے کہ عنان حکومت میرے قبضہ مین رہے سلطان ابو عنان کی امارت کی بیعت کر لی چنانچہ سلطان ابو عنان اپنے لشکرگاہ سے نکلکر مسعود ابن ماسی کے پاس گیا اور اسکے ساتھہ ساتھہ دارالحکومت مین داخل ہوا مسعود ابن ماسی نے پہلے خود بیعت کی بعد ازان ارا کین دولت و حکومت سے سلطان مذکور کی حکومت و سلطنت کی بیعت لی۔

سلطان ابو عنان کے رکاب مین سلطان ابن احمر کے لشکر کا بھی ایک حصہ تھا جسمین سلطان ابن احمر کے خادمون مین سے ایک نامور خادم تھا مسعود نے ان سبھون کو گرفتار کر کے جیل مین ڈالدیا۔ سلطان ابن احمر کو اسکی خبر لگی بیحد بیزار ہوا مگر پھر اپنے دل کو تسکین دیکر ابو العباس کو بسرافسری ایک فوج کے فاس کیجانب براہ دریا روانہ کیا اور سبتہ تک خود بھی پہونچانے کی غرض سے آیا ابو العباس نے جون ہی سبتہ مین قدم رکھا مسعود ابن ماسی کی کل فوج نے جو اسوقت سبتہ مین تھی بطیب خاطر سلطان ابو العباس کی بیعت کر لی سلطان ابن احمر کو اس سے بیحد مسرت ہوئی دو چار روز قیام کر کے غرناطہ کیطرف مراجعت کی اور سلطان ابو العباس نے فاس کیجانب قدم بڑہایا مسعود بن ماسی کی فوج نے دامن کوہ غمارہ مین تلوارا ور نیزون سے استقبال کیا لشکریون نے سلطان ابو العباس سے ملجانے کی بات سرگوشیان شروع کین مسعود بن ماسی کو اسکا احساس ہوگیا گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا سلطان ابو العباس نے تعاقب کیا اور ایک مقام پر پہنچکر گھیر لیا تاآنکہ سلطان ابو العباس نے اسکو گرفتار کر کے اسکو اور نیز اس کے سلطان کو قتل کر ڈالا۔ اور بقیہ خاندان ماسی کو بھی طرح طرح کی مصیبتون مین مبتلا کر دیا

کسیکو قتل اور کسیکو قید کیا۔ بنو ماسی کی تباہی کے بعد سارا ملک مغرب سلطان مذکور کا مطیع و منقاد ہو گیا اور سلطان ابو العباس جاہ و جلال کے ساتھہ حکمرانی کرنے لگا۔ سلطان ابن احمر نے سبتہ سے اپنے لشکر کو واپس بلا لیا اور اسکی عنان حکومت سلطان ابو العباس کو دوبارہ عنایت کی۔ اسکے بعد دونون مین مراسم اتحاد برابر قائم و جاری رہے۔

ان واقعات کے بعد سلطان ابن احمر بعزت اور بتوقیر حکومت و سلطنت کرتا رہا اپنے تمام زمانہ حکومت مین پھر کبھی کسی مصیبت اور دشواری مین مبتلا نہین ہوا مگر بہ استثناء اُس واقعہ کے جو کہ ہمارے کانون تک پہنچا ہے یہہ ہے کہ اس سے شکایت کی گئی تھی کہ اسکا بیٹا ابو الحجاج یوسف بطمع حکومت حملہ کرنے کی طیاری کر رہا ہے اسوقت سلطان ابن احمر اطراف اندلس مین کسی ضرورت سے سفر کر رہا تھا اس خبر کو سنتے ہی اسیوقت ابو الحجاج کو گرفتار کر لیا اور غرناطہ کیجانب واپس آیا بعدہ جب اسکو پورا پورا اور صحیح صحیح حال معلوم ہو گیا اور اسکی بیجرمی ثابت ہو گئی تو فوراً رہا کر دیا اور پہلے سے زیادہ عزت و توقیر کرنے لگا۔ اور ہمکو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جسوقت سلطان ابن احمر غرناطہ سے جبل الفتح کیطرف بغرض دریافت احوال سلطان ابو العباس گیا ہوا تھا اور یہ ان دنون جبال غمارہ کے دامن مین مسعود ابن ماسی سے تیغ و سپر ہو رہا تھا یہ خبر پہنچائی گئی کہ اس کے بعض حاشیہ نشینون نے جو کہ اولاد وزرا سے ہین یعنی ۱۔ . . . ابن مسعود بلمنی ۲۔ . . . . . . ابن وزیر ابو القاسم بن حکیم وغیرہم نے دہوکا اور دغا دینے کا قصد کر لیا ہے اور مسعود ابن ماسی نے ان لوگونکو اس امر پر ابھارا ہے اور باہم چند علامتین جنکو وہ لوگ جانتے ہین مقرر کر رکھی ہین

نوٹ ۱ و ۲ اصل کتاب مین اسیطرح جگہ خالی ہے۔

پس سلطان ابن احمر نے ان سبھون کو اسیوقت گرفتار کر لیا اور دم بھر کی مہلت انکو
ندی انکو اور نیز ان سبھونکو جنھون نے اس معاملہ مین سازش کی تھی سزاے
موت دی اور غرناطہ لوٹ آیا - بعدازان اسی جاہ و جلال سے حکمرانی کرتا رہا تاآنکہ
سنہ ۷۰۱ھ مین سفر آخرت اختیار کیا اسکا بیٹا ابو الحجاج سریر حکومت پر جلوہ افروز ہوا
اراکین دولت اور عوام الناس نے امارت و حکومت کی بیعت کی - امور سیاست
اسکے باپ کا موے (آزاد غلام) خالد انجام دینے لگا - اسکے بھائیون سعد محمد
اور نصر کو گرفتار کر کے جیل مین ڈالا - بحالت قید ان سبھون نے وفات پائی - کسیکا
کچھ حال نہین معلوم ہوا بعدازان ابو الحجاج سے خالد کی یہ شکایت کی گئی کہ اسنے
بسازش یحیے بن صانع یہودی طبیب شاہی امارت پناہ کو زہر دینے کا ارادہ کر لیا تھا ابو الحجاج
نے اپنی حکومت کے پہلے یا دوسرے سال خالد کو گرفتار کر کے اپنے روبرو قتل کرا دیا
طبیب یحیے کو بھی گرفتار کر کے جیل مین ڈالدیا اور اسی حالت مین ذبح کر ڈالنے کا حکم دیا
سنہ ۷۵۵ھ مین یہ بھی رہگراے عالم آخرت ہوا - اسکا بیٹا محمد سریرآراے حکومت و امارت ہوا
اسکی حکومت و سلطنت کے کاروبار کا انصرام محمد خصاصی سپہ سالار کرنے لگا جو اسکے
باپ کا ساختہ و پرداختہ تھا اسوقت حکومت اندلوسیہ اسی طریقہ پر جاری و قائم ہے
واللہ غالب علی امرہ -

دولت اموریہ کے حالات جو کہ دولت عباسیہ کی معاصر اور ہمچشم تھی اور نیز اُن ملوک
اندلس کے واقعات جو کہ دولت اموریہ کے بعد سریرآراے حکومت ہوئے تھے ہم تحریر کر چکے
اب ہمکو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کسیقدر اُن عیسائی سلاطین کے اخبار بھی
معرض تحریر مین لائین جو جزیرہ اندلس مین مسلمانون کے ہر طرف سے جوار
مین سے تھے لہذا ہم انکے انساب اور دولت کے حالات کو مشتے نمونہ از خروارے
مجتمع کر کے پیش کرتے ہین -

(مترجم) اندلس کا آخری دور
عیسائیون کا تسلط
مسلمانونکی جلاء وطنی

علامہ عبد الرحمن ابن خلدون مغربی مولف کتاب العبر و دیوان المبتداء و الخبر کے زمانہ تک سرزمین اندلس مین عربون کی حکومت کا نام و نشان کسیقدر باقی رہگیا تھا اسوجہ سے اسکو اندلس کی حکومت اسلامیہ کی تباہی عیسائیون کی چیرہ دستی اور مسلمانون کے جلاء وطنی کے حالات کے تحریر کرنے کی نوبت نہین آئی۔ پس اگر مترجم بھی اصل کتاب کی تقلید کرتا تو بلحاظ اس امر کے کہ مترجم اس زمانہ مین سیر دنیا کو آیا ہے جبکہ اندلس مین اسلام کا ایک بھی نام لیوا نہین باقی رہ گیا تھا اور اندلس مین حکومت اسلامیہ پر عیسائیون کے ہاتھون تباہی اور بربادی آچکی تھی ایک بہت بڑا نقص ترجمہ تاریخ مین باقی رہجاتا اور ناظرین کو اس حسرتناک منظر کے دیکھنے کی تمناہی رہجاتی لہذا مترجم اس کمی اور نقصان کو اور کتب تواریخ سے انتخاب و التقاط کر کے پورا کرتا ہے تاکہ تمہاری آنکھین اسلام اور اسلامیون کے اس مد و جزر کو بھی دیکھ لین جو سرزمین اندلس مین بحالت غربت انکین پیدا ہوا تھا۔

ملوک بنو احمر سلاطین غرناطہ کا عہد حکومت اندلس مین مسلمانان عرب کی حکمرانی کی آخری بزم تھی۔ انکے قبضہ مین ملک کا بہت کم حصہ باقی رہگیا تھا اور یہ بھی کب اور کیونکر انکے ہاتھون سے چھن گیا اسکو تم آیندہ پڑھوگے بالفعل تم ایک سرسری نظر سے پہلے اس منظر کو دیکھ لو جسمین کہ بلاد اندلس یکے بعد دیگرے مسلمانون کے قبضہ سے نکل نکل کے صلیبی علم کے تحت مین چلے جاتے ہین بعد اسکے عبرت کی نگاہون سے غرناطہ کی حکومت اسلامیہ کی بربادی اور تباہی کو ملاحظہ کرنا۔

عیسی ابن احمد رازی تحریر کرتا ہے کہ عہد گورنری عنبسہ بن سحیم کلبی مین جسوقت کہ مسلمانون نے سرزمین اندلس پر قبضہ حاصل کر لیا تھا اور عیسائیون مین انکی مدافعت کی قوت باقی نہین رہ گئی تھی اور اسلامیون کی فتحیابی کا سیلاب اربولہ سرزمین فرانس تک پہنچگیا تھا بلکہ اونہون نے جلیقہ سے بلبونہ کو بھی بزور تیغ تسخیر کر لیا تھا اور سوا سے پہاڑی تنگ و تاریک درون کے کوئی شہر ان حدود مین قبضہ اسلام سے باقی نہ رہا تھا اسوقت ایک بیدین شخص بلاے نامی قوم مفتوح کا تمہ کا تین سو آدمیون کی جمعیت سے اسی قدرتی قلعہ مین جاکر پناہ گزین ہوا لشکر اسلام اس سے برابر تیغ و سپر ہوتا رہا تاآنکہ اسکے بہت سے ہمراہی شدت گرسنگی سے مرگئے۔ صرف تیس مرد اور دس عورتین کی جمعیت اوسکے پاس باقی رہگئی عساکر اسلامیہ نے اس قلیل جماعت کو حقیر اور بے اصل تصور کر کے انکی استیصال سے ہاتھ کھینچ لیا اور یہہ لوگ اوس تنگ و تاریک غار اور قدرتی سنگین قلعہ مین شہد چاٹ چاٹ کر پلتے اور بڑھتے رہے یہانتک کہ مسلمانون کو انکی شورش اور سرکشی نے مجبور اور درماندہ کر دیا۔ اور انکی ایسی قوت بڑھی اور ایسی کثرت ہوئی کہ روز روشن کی طرح اسکو لوگون نے عیان دیکھ لیا۔ سنہ ۱۳۳ھ مین بلاے مذکور انیس سال اس قسم کی زندگی بسر کر کے مرگیا دو برس اسکے بیٹے نے بھی یونہی حکومت کی بعد اسکے ادفونش بن بطیر ان سبھی ادفونش کا دادا حکمران ہوا جس کی حکومت کا سلسلہ اسوقت تک چلا آتا ہے پس انہین مسیحیون نے رفتہ رفتہ دشوار گذار کمینگاہون سے نکل نکل کے جس قدر مقبوضات اسلامی انکے بلاد مین تھے انکو پھر واپس لے لیا۔

مسعودی بعد ذکر غزوہ سمورہ عہد خلافت ناصر کے تحریر کرتا ہے کہ ۳۲۹ھ مین عیسائیون نے مسلمانون کے قبضہ سے اُن کل بلاد کو معہ اور دیگر شہرون اور قلعات کے نکال لیا جو کہ ملک فرانس اور شہر اربونہ سے متصل اور ملے ہوئے تھے۔ سنہ ۳۳۲ھ مین مسلمانون کے قبضہ مین۔ ملک اندلس کا شرقی حصہ طرطوشہ سے ساحل بحر روم تک اور پھر طرطوشہ سے شمالاً نہر عظیم نہر لاروہ تک باقی رہ گیا تہا۔

سب کے پہلے عیسائیان فرانس نے اندلس کے بڑے شہرون مین سے جس شہر کو مسلمانون کے قبضہ سے نکالا ہے وہ طلیطلہ ہے۔ ادفونش نے اسکو سات برس کے مسلسل محاصرہ کے بعد نصف محرم ۴۷۸ھ تا ۴۸۵ھ مین قادر باللہ ابن مامون یحییٰ بن ذی النون حکمران طلیطلہ سے فتح کیا تہا۔ ادفونش نے طلیطلہ پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد اہل شہر کے ساتھہ عدل و انصاف کا برتاؤ شروع کیا علی الخصوص انلوگون کے ساتھہ فیاضی کرنے لگا جو بطمع مال وزر عیسائی مذہب قبول کرتے جاتے تھے بعض بعض کو بجبر و تعدی عیسائی بنالیا۔ اس سے مسلمانون کے قلوب کبیدہ ہوگئے۔ ماہ ربیع الاول ۴۹۶ھ مین جامع طلیطلہ کی ہیئت تبدیل کر کے کلیسہ بنائے جانے کا حکم دیا اسکے شاندار میناروں پر صلیب لگائی گئی۔ توحید کی جگہہ تثلیث قائم کی گئی اور اذان کے بجائے ناقوس کی آواز بلند ہوئی۔

واقعہ طلیطلہ سے پیشتر عیسائیون نے ۴۵۶ھ مین بطرنہ پر یلغار کیا تہا اور اسی سنہ مین بلنسیہ بہی مسلمانون کے قبضہ سے نکلگیا تہا۔ جس وقت عیسائیون نے بلنسیہ کا محاصرہ کیا اور اہل بلنسیہ اپنے ملک و دین کی

حمایت پر کمر بستہ ہوکر میدان جنگ مین آگئے عیسائیون نے باظہار اس امر کے
کہ ہمکو بلنسیہ کے محاصرہ مین سخت غلطی واقع ہوئی اور ہم مین اہل بلنسیہ
کی لڑائی کا یارا نہین ہے اہل بلنسیہ کو براہ مکر و فریب اپنے لشکرگاہ مین
ملنے جلنے کو بلایا اور جب اہل بلنسیہ معہ اپنے امیر عبدالعزیز بن ابی عامر عیسائی
لشکرگاہ کے قریب پہنچے تو عیسائیون نے کمینگاہ سے نکلکر گرفتار و قید کرکے انکو قتل کرنا
شروع کیا معدودے چند جن کی موت کا وقت نہین آیا تھا بچ رہے امیر عبدالعزیز
نے بہزار خرابی اپنی جان بچائی مگر بلنسیہ قبضہ اسلام سے نکلکر صلیبی گروہ کے
پنجہ مین جا پھنسا - بعد اس کے مسلمانون نے پھر واپس لے لیا تا آنکہ عیسائیون
نے بدفعات رد و بدل کے بعد یوم سہ شنبہ ستر ہوین جمادی سنہ ۶۳۶ھ مین بلنسیہ
پر پھر قبضہ کر لیا - اسکے بعد پھر مسلمانون کو بلنسیہ مین قدم رکھنا نصیب نہین ہوا -
ابن حیان لکھتا ہے کہ اردملیش مسیحی نے سنہ ۴۵۶ھ مین بہ تتمہ قصبہ بربطانیہ
جو کہ سرقسطہ کے قریب تھا فوج عظیم سے چڑھائی کی - یوسف بن سلیمان ابن ہود
کسی وجہ سے اس کی حمایت کیطرف مصروف و متوجہ نہو سکا - اہل شہر نے
اپنی آپ حمایت کرنے پر آمادگی ظاہر کی چالیس یوم تک عیسائی محاصرہ کئے
رہے اس اثنا مین بیرونی امداد نہ پہنچنے اور غلہ رسد کی کمی سے اہل شہر
مین نفاق پھیل چلا کسی ذریعہ سے عیسائیون کو اس کی خبر ہوگئی اور حصار
اور جنگ مین سختی سے کام لینے لگے بالاخر عیسائیون نے اہل شہر
کے باہمی نفاق و نزاع سے فائدہ اٹھا لیا اور پانچ ہزار زرہ پوش جنگی سوارون
سے بیرون بلدہ تک پہنچ گئے اہل شہر پر بے حد خوف طاری و
غالب ہوا اندرون شہر مین قلعہ بند ہوگئے دونون فریق مین
گھمسان لڑائی ہوئی پانچ سو عیسائی مارے گئے - اتفاق سے

قناۃ[1] ہین جسکے ذریعہ سے شہر مین نہر سے زمین کے اندر اندر پانی آتا تھا
ایک بڑا ٹکڑا پتھر کا گر گیا جس کی وجہ سے پانی کا آنا شہر مین بند ہو گیا
اہل شہر نے شدت تشنگی سے تنگ آکر صرف اپنی جانون کی امان طلب کی
چنانچہ عیسائیون نے امان دی پس جب اہل شہر اپنا کل اثاثہ اور مال و زر
چھوڑ کر شہر سے باہر آئے تو عیسائیون نے بدعہدی سے سبھون کو کمال
بے کسی سے تہ تیغ کیا- قائد بن طفیل اور قاضی بن عیسیٰ معہ معدودے چند
رؤسا کے اس خوفناک واقعہ سے جانبر ہوئے- بیشمار مال و اسباب عیسائیون
کے ہاتھ لگا- اس واقعہ مین تقریباً ایک لاکھ مسلمان قتل اور قید کیے گئے
عیسائیون نے کوئی دقیقہ ظلم و ستم کا فروگذاشت نہین کیا ہر طرح کے
وحشیانہ حرکات کیے جس سے تاریخی صفحات آجتک خالی نہین پھر ۶۴۱ھ
کے ماہ رمضان مین چہارشنبہ کے دن مرسطہ بھی مسلمانون کے
قبضہ سے نکل گیا-

ابن الیسع لکھتا ہے کہ دشمنان اسلام نے شہر تطیلہ اور نیز طرسونہ پر
۵۱۲ھ مین مسلمانون سے قبضہ حاصل کیا تھا پھر ۶۲۲ھ مین
عیسائیون نے ماردہ کو محمد بن ہود کے قبضہ سے نکالا- اسکے عہد مین مصائب
اور نوائب کے دروازے کھلے- بعدہٗ ۶۲۳ھ مین جزیرہ میورقہ پر عیسائیون نے

---

[1] القناۃ کظیمۃ تحفر فی الارض یجری فیہا الماء (کظیمہ کو کہتے ہین جو کہ زمین مین پانی کے اجراء کے لئے بنایا جائے) کظیمہ اور کظامہ اُس کنوین کو کہتے ہین جو دوسرے کنوین کے مقابلہ مین کھودا جاتا ہے اور ان دونون مین اُنکے اندر اندر پانی کے آنے جانے کا راستہ رہتا ہے- (اقرب الموارد صفحہ ۱۰۴۸ و ۱۰۴۷ جلد ۲)

قبضہ کرلیا ابن ابار تحریر کرتا ہے کہ یہ سانحہ افسوسناک یوم دوشنبہ چودھوین صفر
سنہ مذکور مین واقع ہوا تھا۔ یوم یکشنبہ ماہ شوال سنہ ۶۳۳ یا ۶۳۴ھ مین دشمنان
اسلام نے دارالاسلام قرطبہ کو تاخت وتاراج کیا اور یوم شنبہ دسوین شوال
سنہ ۶۲۵ یا ۶۲۶ مین مرسیہ پر قابض ہوے سنہ ۶۳۰ھ مین واقعہ قتندہ پیش آیا
بیس ہزار مسلمان کھیت رہے اور عیسائیون نے قتندہ پر قبضہ کرلیا۔ میورقہ پر قبضہ
کرکے عیسائیون نے جزیرہ میورقہ کیطرف پیشقدمی شروع کی اور تھوڑے دنون
کے جدوجہد سے سنہ ۶۳۲ھ مین قابض ہوگئے بعد ازان جزیرہ شقر کو بصلح وامان سنہ ۶۳۹ھ
مین لے لیا۔ الغرض یون ہی رفتہ رفتہ عیسائیون نے ماہ رمضان سنہ ۶۴۵ھ تک
کل بلاد شرقی اندلس پر مسلمانون سے قبضہ حاصل کرلیا کسی پر بمکروفریب
قبضہ پایا اور کسی پر بزور تیغ۔ اور کسی پر باامان وصلح امراء اسلام اسوقت
خودغرضیون مین مبتلا تھے ایک کو دوسرے کے ساتھ کوئی ہمدردی باقی
نہ رہ گئی تھی تعلیم قرآن اور ارشادات نبی صلعم کو نسیاً منسیاً کردیا تھا یہی وجہ تھی
اور یہی سبب تھا کہ یہ انہین کے ہاتھون ذلیل وخوار ہورہے تھے جس کو
انہون نے قبل اسکے سر کیا تھا۔ اسی سنہ ۶۴۵ھ یوم دوشنبہ پانچوین شعبان
مین عیسائیون نے اشبیلیہ پر فوج کشی کی اور ایک برس پانچ ماہ کامل محاصرہ
کے بعد بصلح مفتوح کرلیا۔ صلح کیا تھی حقیقت مین دھوکا تھا فریب تھا جسکو صلح
کا لباس پہنایا گیا تھا۔

الحاصل جسوقت ملک اندلس کے بڑے بڑے شہرون جو بجاے خود
ایک ایک صوبہ تھے مثلاً قرطبہ، اشبیلیہ، طلیطلہ اور مرسیہ پر عیسائیون نے قبضہ
کرلیا تو اہل اسلام ہر چہار طرف سے سمٹ کر غرناطہ، مریہ اور مالقہ مین چلے آئے۔
مملکت اسلامیہ وسیع ہوجانے کے بعد پھر چھوٹے پیمانے پر ہوگئی اور

دشمنان اسلام وقتاً فوقتاً یکے بعد دیگرے اسلامی شہرون اور قلعون کو
اسپنے حرص و آز کا لقمہ بناتے جاتے تھے - اس چھوٹے سے قطعہ ملک پر
جو عیسائیون کے دست برد سے بچ رہا تھا ملوک بنی احمر قابض و متصرف تھے
اور وہی اسوقت دشمنان اسلام سے تیغ و سپر ہو رہے تھے - ہر وقت ہر لحظہ
دشمنان اسلام کا خطرہ پیش نظر رہتا تھا - کبھی شیر و غا ہو کر عیسائیون سے
لڑنیکو میدان جنگ مین آجاتے تھے اور جب کبھی کمزور پڑتے تھے تو ملوک
فاس بنی مرین سے امداد کے خواستگار ہوتے تھے - آٹھوین صدی ہجری
مین عیسائیون نے اسپر بھی دانت لگایا اور فوجین فراہم کر کے چڑھ آئے
سلطان غرناطہ نے شیخ ابو اسحاق بن ابو العاص شیخ ابو عبد اللہ طنجانی اور
شیخ ابن الزیات بلشی کو سلطان مغرب بنو مرین کیخدمت مین استمداد کی
غرض سے روانہ کیا - انلوگون کے روانگی کے بعد عیسائیون کا ٹڈی دل لشکر
غرناطہ پر آپہونچا - تیس ہزار سوار اور ایک لاکھ پیادے تھے - اتفاق سے
سلطان مغرب نے سلطان غرناطہ کی استدعا کو قبولیت کا درجہ عنایت نکیا
مگر اللہ تعالے نے محض اپنے فضل و کرم سے عیسائیونکو ہزیمت دی
اس واقعہ کے بعد عیسائیون نے چند دنون کے لئے اپنے ہاتھ پانون سمیٹ
لئے اور اوسوقت کا انتظار کرنے لگے جو کہ عام طور سے ہر حکومت و سلطنت کو
زمانہ مدید کے بعد عارض ہوا کرتا ہے -

سلطان ابو الحسن[1] علی بن سعد نصری غالبی احمری کے عہد حکومت مین

---

[1] سلطان ابو الحسن آخری فرمانروا ے غرناطہ سلطان ابو عبد اللہ کا باپ تھا اور سلطان سعد بن امیر علی بن سلطان یوسف بن سلطان محمد الغنی باللہ مخلوع بن سلطان ابو الحجاج کا بیٹا تھا سلطان محمد بن سلطان ابو الحجاج تک کے حالات تم ترجمہ تاریخ مین پڑھ آئے ہو سلطان محمد الغنی بالامر مخلوع سے سلطان ابو الحسن تک کے سلاطین غرناطہ کچھ ایسی تغیر مبتلا تھے کہ انکا عدم و وجود دونون برابر تھا اسوجہ سے انلوگونکے ذکر سے اعراض کیا گیا - منہ

مسلمانان اندلس پر متفق الکلمہ ہو گئے اگرچہ قبل اسکے کچھ دنون کے لئے اسکے بھائی ابو عبد اللہ محمد بن سعد معروف بہ "زغل" کی امارت و حکومت کی مالقہ مین بیعت لی گئی تھی اور عیسائی سرداروں نے ان دونون بھائیون کو بہر کا کر اپنا اتو سیدھا کرنا چاہا تھا مگر زغل ان چالون کو سمجھ گیا مالقہ سے اپنے بھائی ابو الحسن کے پاس چلا گیا - اور اہل مالقہ نے سلطان ابو الحسن کی حکومت کو تسلیم کر لیا - آتش فتنہ و فساد جسکو عیسائی امرا مشتعل کر رہے تھے فرو ہو گئی - سلطان ابو الحسن نے نہایت استقلال کے ساتھ بلاد اندلس کے اسقدر حصہ ملک پر جو مسلمانون کے قبضہ مین باقی رہگیا تھا حکمرانی شروع کی - فوجین بڑھائین دائرہ حکومت وسیع کیا وقتاً فوقتاً دشمنان اسلام پر بقصد جہاد فوجکشی کی - چنانچہ قرب و جوار کے مسیحی سلاطین نے بخوف جنگ مصالحت کا پیام دیا - اور اسکے رعب و داب سے مرعوب اور خائف ہو گئے - تھوڑے دنون کے بعد اُدہر عیسائیون مین نفاق پیدا ہو گیا بعض نے خودسری کے جوش مین حکومت قرطبہ پر قبضہ کر لیا اور بعض نے اشبیلیہ کو دبا لیا اور بعض نے سرقسطہ کو اپنا دار الحکومت بنا لیا اور سلطان ابو الحسن بھی لذات دنیا اور تعیش مین منہمک ہو گیا - جہاد سے دست کش ہو گیا - فوج کیطرف توجہ کم کر دی ملک کا نظم و نسق وزیرون کے حوالہ کر دیا - نتیجہ یہ ہوا کہ بدنظمیان بڑہین ، مظالم بڑہے ، خواص اور عوام کو ناراضی پیدا ہو گئی - علاوہ برین اکثر بڑے بڑے جنگ آور سورما سپہ سالارونکو اس زعم غلط نے بنا دیا کہ اب عیسائی سلاطین بوجہ معاہدۂ مصالحت حملہ آور نہونگے اور آیندہ کسی قسم کی لڑائی نہو گی قتل کر ڈالا اتفاق سے اسی زمانہ مین والی قشتالہ بعد متعدد لڑائیون کے کل بلاد قشتالہ کو سر کر لیا اور اس نا اتفاقی اور نفاق کو اسنے دور کر کے پھر سبھون کو متحد اور متفق الکلمہ بنا دیا اس سے

عیسائیون کی قوت بڑھ گئی اور وہ پھر فتنہ انگیزی اور بلاد اسلامیہ پر قابض ہونیکی
کوشش کرنے لگے سلطان ابوالحسن کی دو بیویان تین ایک تو اسکے چچا
ابوعبداللہ الیسر کی لڑکی تہی جس کے بطن سے محمد اور یوسف دو بیٹے تہے
اور دوسری بیوی عیسائی رومیہ عورت تہی اسکے بطن سے بہی لڑکے تہے
ابوالحسن کا طبیعی میلان اسی دوسری بیوی کے جانب تہا اور اسلئے وہ اپنی
پہلی بیوی سے جو کہ اسکی بنت العم (چچا کی لڑکی) تہی زیادہ عزیز اور محبوب کہتا تہا
اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا سلطان ابوالحسن رومیہ عیسائیہ عورت کی اولاد کو محروم
اولاد زوجہ اولی جو کہ مسلمہ اور حرہ ہے سریر و تاج کا مالک نہ بنادے اس سے
امرار دربار مین اسوجہ سے کہ بعض کا میلان دوسری بیوی کی اولاد کیطرف تہا
اور بعض کا رجحان پہلی بیوی کی اولاد کیجانب تہا منافرت اور فتنہ و فساد برپا ہوگیا
اراگون کا ایک بربری قبیلہ زوجہ اولی کا طرفدار ہوا اور قرطبہ کا ایک قدیم
خاندان بنی سراج رومیہ بیوی کا حامی ہوا - دونون فریق مین لڑائی کی چھیڑ
چھاڑ شروع ہوئی آخر الامر موخر الذکر فرقہ کو اپنے ارادون مین ناکامی ہوئی
اور اسکے سردار و معہ نہایت بیرحمی سے الحمرا کے ایک ایوان مین قتل
کئے گئے جو اسوقت تک مقتولین کے نام سے معروف و مشہور چلا آتا ہے.
عیسائی سلاطین کو ان واقعات کی خبر لگی تو انہون نے اس نااتفاقی اور دولت
اسلامیہ کی کمزوری سے فائدہ اٹھانیکی کوشش کی چنانچہ انہون نے فوجین
فراہم کرکے پہلے حمہ کیجانب قدم بڑھایا اور بہ راہ مکر و فریب زمانہ مصالحت مین
والی قادش کے ہاتھ سے ۱۴۸۲ء مین اسکو لیا بعد ازان اسکے قلعہ
کیطرف بڑھے اور اسپر بہی قبضہ کرکے شہر کا قصد کیا اہل شہر کو اس ٹڈی دل
فوج کے آنے کی کوئی خبر نہ تہی اور وہ لوگ خواب غفلت مین پڑے ہوئے

سوار ہے تھے۔ عیسائیون نے انپر دفعۃً حملہ کر کے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا
پس جس کی عمر کا لبریز جام ہو گیا تھا اس نے شربت شہادت نوش کیا اور باقی
ماندگان اپنے مال و اسباب کو چھوڑ کر شہر سے بھاگ کھڑے ہوئے عیسائیون
نے شہر اور نیز اوسیر جو کہ شہر مین تھا بلا تردد قبضہ کر لیا۔ اہل غرناطہ کو اس سانحہ
افسوسناک کی اطلاع ہوئی تو سب کے سب کمر بستہ ہو کر عیسائیون کی مدافعت
کی غرض سے نکل پڑے۔ ان عیسائیون کی تعداد جنکا تذکرہ تم اوپر پڑھ چکے ہو
دس ہزار تھی جسمین کچھہ سوار تھے اور کچھہ پیادہ۔ عیسائی مال و اسباب لیکر شہر سے
نکل رہے تھے کہ اتنے مین اہل غرناطہ پہنچ گئے عیسائی لوٹ کر شہر مین داخل ہو گئے
اور مسلمانون نے محاصرہ کر لیا۔ بعد اسکے مسلمانان اندلس یلغار کر کے حامہ
(حمہ) پر چڑھہ آئے۔ رسد و غلہ اور پانی کی آمد و رفت بند کر دی۔ پھر
جاسوسون نے خبر دی کہ عیسائیون کا جم غفیر ان عیسائیون کی کمک پر آرہا
ہے جو کہ حامہ مین محصور ہین۔ مسلمانون نے یہہ خبر پاکر محاصرہ اٹھا لیا اور اس
فوج کیجانب بڑھے جو اہل حامہ کی حمایت پر آرہے تھے عیسائیون نے یہہ
سنکر بلا جدال و قتال اولٹے پاؤن مراجعت کی۔ عیسائیون کے اس گروہ کا
سردار والی قرطبہ تھا۔ اسکے بعد والی اشبیلیہ نے عیسائی مجاہدون کا ایک بہت
بڑا گروہ مجتمع کیا جسکی تعداد کئی ہزار تھی اور انکو مرتب کر کے عیسائیان مقیمین
حامہ کی مدد کو آپہونچا۔ اسوقت مسلمانون کا لشکر اسباب جنگ لینے اور رسد
و غلہ کے انتظام کی غرض سے غرناطہ مین واپس آگیا تھا۔ نو وارد عیسائیونکو
شہر مین داخل ہونے کا موقع ملگیا چنانچہ انلوگون نے شہر مین داخل ہو کر شہر کو خالی
کر دینے اور مقام کرنے کی بابت باہم مشورہ کیا اور جب قیام کرنے کی رائے
ہوگئی تو کل ان چیزون کو کافی طور سے فراہم کر لیا جسکی وقتاً فوقتاً انکو ضرورت

ہوا کرتی تھی بعدہ والی اشبیلیہ نے اپنے لشکر کو حامہ مین چھوڑ کر مراجعت کی
اور انکو بہت سامان و اسباب دیگیا۔ اسکے بعد ہی مسلمانان غرناطہ پھر اسکے
حصار کو آئے اور نہایت سختی کے ساتھہ محاصرہ ڈالا۔ اور اس سمت سے
داخل ہونے کا قصد کیا جسطرف سے محصور عیسائی غافل و بے پروا تھے
مگر جونہی مسلمانون کا ایک گروہ اس جانب سے داخل ہوا فتحمندی نے
انلوگون سے منہ موڑ لیا عیسائیون کو انلوگون کی آنے کی خبر ہوگئی مجبورانہ
مسلمانون کو لوٹنا پڑا۔ عیسائیون نے بعضونکو پہاڑ سے نیچے گرا دیا اور
اکثر کو قتل کر ڈالا انلوگون مین زیادہ بسطہ اور وادی آش کے رہنے والے
تھے۔ اس واقعہ سے مسلمانون کی کمرہمت ٹوٹ گئی اور انکی امیدین حامہ
کی واپسی کی منقطع ہوگئی۔ ماہ جمادی الاولی ۸۸۷ھ ۱۴۸۲ء مین یہہ خبرین مسموع ہوئین کہ
والی قشتالہ بہت بڑی فوج سے بلاد اسلامیہ پر چڑھہ آیا ہے چنانچہ اسلامی
فوجین غرناطہ مین آ آکر فراہم ہونے لگین آپسمین عیسائیون کے مقابلہ کی
بابت صلاح و مشورے ہونے لگا۔ اس اثناء مین یہہ اطلاع پہونچی کہ عیسائیون
نے لوشہ پر پہونچکر محاصرہ ڈالدیا ہے اور اسکو مفتوح کرکے حامہ مین فتح کیا
چاہتے ہین عساکر اسلامیہ کے ایک گروہ نے عیسائیون پر حملہ کیا۔ لیکن
بہت جلد ناکامی کے ساتھہ پسپا ہونا پڑا۔ عیسائیون نے انمین سے اکثر کو
گرفتار کر لیا۔ بعد ازان اہل غرناطہ کی ایک دوسری جماعت نے عیسائیون پر
حملہ کیا اور انسے ایسی چھیڑ چھاڑ کی کہ مجبورانہ عیسائیونکو اپنے لشکرگاہ سے باہر
آنا پڑا مسلمانون نے کمینگاہ سے نکلکر ایسا شدید اور نابرداشتنی حملہ کیا کہ
عیسائی فوج میدان جنگ سے گھونگھٹ کھا گئی۔ بہت سا پکا پکایا کھانا اور
غلہ اور آلات حرب چھوڑ کر بھاگ نکلی جسپر مسلمانون نے قبضہ کر لیا۔ یہہ واقعہ

ماہ جمادی الاولی سنہ مذکور کا ہے۔ انہیں دونوں امیر ابو عبد اللہ محمد اور
ابو الحجاج یوسف نے اپنے باپ سلطان ابو الحسن کے خوف سے
بھاگ کر وادی آش میں جا کے دم لیا۔ اہل وادی آش نے دونوں
شاہزادوں کی امارت کی بیعت کر لی بعد ازاں اہل مریہ، بسطہ اور غرناطہ
نے بھی انکے علم حکومت کے آگے گردن اطاعت جھکا دی اور انکے بوڑھے
باپ سلطان ابو الحسن نے مالقہ میں جا کر پناہ لی۔ اس نفاق اور نزاع
باہمی کا نتیجہ یہ پیدا ہوا کہ ماہ صفر ۸۸۸ھ میں مسیحی سلاطین نے آٹھ ہزار
کی جمعیت سے مالقہ اور بلش کا قصد کیا سلاطین اشبیلیہ سریش اور استجہ
اور انتقیرہ معہ اپنی اپنی فوجوں کے اس جنگ میں شریک ہونیکو آئے ہوئے
تھے مسلمانان بلش اور مالقہ مجتمع ہو کر دشمنان اسلام کی مدافعت کو نکلے
اور کمال مردانگی سے ہر مورچہ پر عیسائیوں کو شکست فاش دی سلطان
ابو الحسن اسوقت منکب کیطرف چلا گیا تھا اسکا بھائی ابو عبد اللہ محمد معروف
بہ زغل مالقہ میں موجود تھا۔ اسیکی سپہ سالاری سے نامی نامی سورما میدان
جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے تقریباً تین ہزار عیسائی قتل اور دو ہزار
قید کئے گئے جنمیں والی اشبیلیہ والی سریش اور حکمران انتقیرہ وغیرہم معہ اور
تیس سرداروں کے گرفتار ہو آئے تھے۔ بیحد مال و اسباب عساکر
اسلامیہ کے ہاتھ لگا۔ اس واقعہ کے بعد ہی اہل مالقہ نے بلاد نصاریٰ پر
بقصد جہاد فوجکشی کی اس مہم کا ناکامی پر خاتمہ ہوا اکثر سپہ سالاران
عرب اندلس شہید ہوئے۔

اسی زمانہ سے غرناطہ کی حکومت دو حصوں پر منقسم ہوگئی۔ نصف پر
سلطان ابو عبد اللہ بن سلطان ابو الحسن قابض ہوا اسکے قبضہ میں غرناطہ اور

مریہ البسطہ اور اسکے مضافات رہے اور سلطان ابو الحسن مالقہ اور بلاد غربیہ پر حکمران ہوا۔ اگر یہہ دونون باپ اور بیٹے اس قدر تفرقہ پر قائم ہوکر اپنے کو دشمنان اسلام کے پنجہ غضب سے بچاتے تو عجب نہ تھا کہ اندلس سے مسلمانون کی جلاوطنی کی نوبت نہ آتی مگر تقدیر الہی اسکے خلاف تھی سلطان ابو الحسن نے منکب اور اسکے اطراف کیجانب قدم بڑہایا اور اسکا بیٹا سلطان ابو عبد اللہ غرناطہ اور جہت شرقیہ کی فوجین لیکے اپنے باپ سے جنگ کرنے کو چڑہ آیا مقام دبیرہ مین دونون فریق نے صف آرائی کی اس معرکہ مین سلطان ابو عبد اللہ کو ہزیمت ہوئی بعد اسکے سلطان ابو عبد اللہ نے یہہ خبر پاکر کہ میرے چچا زغل نے عیسائیون سے ایک بہت بڑا میدان جیتا ہے اور بیحد مال غنیمت اسکے ہاتھ لگا ہے بقصد جہاد فوجین آراستہ کین غرناطہ اور بلاد شرقیہ کے مسلمانون کو جمع اور مرتب کرکے ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بلاد نصرانیہ پر چڑہائی کردی چنانچہ قتل و غارت کرتا ہوا اطراف لشانہ تک پہنچگیا بہت سے عیسائیونکو قتل اور بہتونکو قید کرلیا۔ ان واقعات کی اطلاع عیسائی سلاطین کو ہوئی تو وہ سب کے سب مجتمع ہوکر بسر افسری اپنے نامور بادشاہ قبرہ سلطان ابو عبد اللہ اور بلاد اسلامیہ کے درمیان مین حائل ہوگئے مسلمانونکو سخت مشکل کا سامنا ہوگیا نہ تو اپنے ملک مین ان عیسائیون کے درمیان مین حائل ہوجانیکے سبب سے واپس آسکتے تھے اور نہ آگے بڑہ سکتے تھے عیسائیون نے ہر چہار طرف سے گھیر کر قتل و قید کرنا شروع کردیا۔ بدنصیبی سے سلطان ابو عبد اللہ بھی قید ہوگیا مگر کسیکو اسکا شعور نہوا ہنگامہ جنگ فرو ہونے پر والی اشانہ نے سلطان ابو عبد اللہ کو پہچان لیا بادشاہ قبرہ نے والی لشانہ سے

سلطان ابو عبداللہ کے لینے کی خواہش کی والی لشانہ معہ سلطان ابو عبداللہ
بادشاہ کسٹائل (قشتالہ) کے پاس بھاگ گیا بادشاہ قشتالہ نے والی لشانہ کی بیحد
عزت کی اور اوسکو اپنے کل سپہ سالاروں کی افسری عنایت کی۔ جب کبھی
لشکرکشی کرتا تو والی لشانہ کو بطور حسن تفاول کے اس فوج کا سردار مقرر کرکے
بھیجتا تھا۔

سلطان ابو عبداللہ کی گرفتاری کے بعد سرداران غرناطہ اور امرایان اندلس
مجتمع ہوکر مالقہ مین سلطان ابو الحسن کی خدمت
مین حاضر ہوے اور اوسکو مالقہ سے غرناطہ مین لائے حکومت و سلطنت کی
اسکے ہاتھ پر بیعت کی حالانکہ سلطان ابو الحسن مین اسوقت حکمرانی کی قابلیت
باقی نہین رہی تھی صرع (مرگی) یا کسی طرح کوئی عارضہ اوسکو لاحق ہوگیا تھا۔
بصارت بھی جاتی رہی تھی مگر پھر بھی اس آخری دور مین اسنے قلعہ الحمرا کے شاندار
برجون پر اپنی حکومت و امارت کا جھنڈا نصب کیا مگر جب اس سے کام نہ چل سکا تو
اپنی معزولی کا اعلان کرکے اپنے بھائی ابو عبداللہ معروف بہ زغل کو تاج و
تخت حکومت حوالہ کردیا اور خود منکب مین جاکے فروکش ہوگیا تا آنکہ بار
حیات سے سبکدوش ہوکر راہی ملک آخرت ہوا اور سلطان ابو عبداللہ معروف
بہ زغل حکمرانی کرنے لگا اسوقت تک سلطان ابو عبداللہ بن سلطان ابو الحسن بدستور
دشمنان اسلام کے یہان قید مین تھا۔

پھر ماہ ربیع الآخر ۸۹۰ھ ۱۴۸۵ع مین عیسائیون نے بہت بڑی جمعیت سے اطراف
مالقہ پر چڑھائی کی اور ماہ جمادی الاولی سنہ مذکور مین رندہ کا قصد کیا۔ انیسوین
شعبان سنہ مذکور مین والی غرناطہ نے بعض قلعات کی درستی کی غرض سے کوچ کیا
بائیسوین شعبان کو عیسائیون سے مڈبھیڑ ہوگئی سخت اور خونریز جنگ کے بعد

عیسائیون کو ہزیمت ہوئی بہت سا مال غنیمت مسلمانون کے ہاتھہ لگا الات حرب
اور رسد وغلہ کی کوئی انتہا نہ تھی مسلمانون نے کل مال غنیمت کو قلعہ مین لیجاکر
رکھدیا اور اطمینان کے ساتھہ بیٹھہ رہے۔ ماہ رمضان تک کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ
نہین ہوئی بعدازان عیسائیون نے قلعہ قنبیل پر پہنچکر محاصرہ ڈالدیا محصورون
نے اس امر کا احساس کر کے کہ اب اس قلعہ کو عیسائیون سے بچانا دشوار ہے
امان طلب کی اور معہ اہل وعیال اور مال واسباب کے قلعہ کو دشمنان اسلام
کے حوالہ کر کے نکل کھڑے ہوئے۔ اہل قلعہ کے نکلتے ہی اس قرب وجوار کے
کل باشندون مین ہل چل سی پڑگئی اور وہ سب بھی اپنا بھرا پُرا گھربار چھوڑکر بخوف
جان وعزت بھاگ نکلے۔ دشمنان اسلام نے متعدد قلعات مثلاً قلعہ مشاقہ
اور قلعہ لوز وغیرہ پر قبضہ کرلیا۔ اور بلاد اسلامیہ پر برآئے دن طرح طرح کی مصیبتین
ڈالنے لگے۔ اسوقت ایسا کوئی شہر نہ تھا کہ یہ اسطرف گئے ہون اور اُس کا
استیصال نہ کیا ہو یا جس جانب کا قصد کیا ہو اور اس جانب والون نے ان کی
اطاعت نہ کی ہو۔ اقبال انکے آگے تھا اور فتحمندی انکے رکاب مین تھی۔ باوجود
اس قوت وشوکت کے عیسائیون نے ایک چلتا ہوا فقرہ یہ تصنیف کیا کہ سلطان
ابوعبداللہ کو جو انکے قید مین تھا اور کٹھہ پتلی کیطرح انکے اشارون پر تماشے کرنے
لگا تھا مال واسباب اور خلعت وفوج دیکر شرقی بسطہ کیجانب رخصت کیا اور یہ
اعلان کرادیا کہ مسلمانون مین سے جو شخص سلطان ابوعبداللہ کے علم حکومت
کے تحت مین آجائیگا اور اہل بلاد اسلامیہ سے جو جو اوسکے مطیع ہوتے آئنگے وہ سب
کے سب اُس مصالحت اور عہد مین داخل ہونگے جو مابین سلطان ابوعبداللہ
اور مسیحی سلاطین کے ہوا ہے۔ سلطان ابوعبداللہ مسیحی سلاطین سے رخصت ہوکر
پہلے بلش کیطرف آیا اہل بلش اس ظاہری فقرہ سے محظوظ ہوکر سلطان ابوعبداللہ

سے علم حکومت کے مطیع ہو گئے تمام کوچہ اور بازارون مین امان کی منادی کرائی
گئی - لوگ جوق جوق سلطان ابو عبد اللہ کے ہاتھہ پر بیعت کو آنے لگے رفتہ رفتہ
اسکا اثر سرزمین بیازین (غرناطہ کے مضافات) تک پہونچا - باشندگان غرناطہ دو
فرقہ پر منقسم ہو گئے کچھہ لوگون نے بوجہہ صلح پسندی اور حکومت اسلامیہ کے ضعیف
ہو جانے کے سلطان ابو عبد اللہ کے علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی اور بعض
نے اس سے اختلاف کیا - باہم اسقدر نفاق بڑہا کہ ایک دوسری کی بربادی
کی فکرین کرنے لگا - اہل قلعہ نے اہل بیازین پر پتھر برسائے اور اہل بیازین نے
بھی اسکا جواب ترکی بہ ترکی دیا - غرض ان عاقبت اندیشون نے باہم کشت
وخون کر کے مجموعی قوت کو رفتہ رفتہ سلب کر لیا اور عیسائیون کو اپنے ملک پر
قبضہ کر لینے کا خاصہ موقع دیدیا - اس برباد کن واقعہ کی تیسری ربیع الاول ۸۹۱ھ ۱۴۸۶ء
سے بیازین اور سلسلہ نصف جمادی الاول سنہ مذکور تک یہ فتنہ وفساد جاری
رہا - اسی اثنا مین یہ خبر مسموع ہوئی کہ سلطان ابو عبد اللہ جسکے علم حکومت
کی اطاعت اہل بیازین نے قبول کی تھی لوشہ کیجانب آیا ہے اور لوشہ مین
اسی امید سے داخل ہوا ہے کہ اس سے اور اسکے چچا زغل والی قلعہ غرناطہ
سے باہمی شرط مصالحت ہو جائیگی کہ زمام حکومت اسکے چچا زغل کے قبضہ
اقتدار مین رہے اور اسکا بھتیجہ ابو عبد اللہ اسکے تحت حکومت اور سایہ عاطفت
مین جس مقام پر چاہے یا کہ لوشہ ہی مین حکمرانی کرے اور بمقابلہ دشمنان
اسلام دونون مجموعی قوت سے میدان جنگ مین آئین - اہل غرناطہ
اسی خوش کن خیال مین مستغرق تھے کہ والی قشتالہ (کسٹائل) عظیم فوج لیکے
لوشہ پر یلغار کر کے آپہنچا جہانکہ سلطان ابو عبد اللہ آیا ہوا تھا اور نہایت خرم و
احتیاط سے محاصرہ کر لیا اہل غرناطہ وغیرہ اس خیال سے کہ مبادا اسمین کوئی

جال تہو اہل لوشہ کی اعانت پر نہ آئے صرف چند لوگ بیازین کے جو کہ پہلے سے بقصد جہاد آئے ہوے تھے
لوشہ کے بچانے کو لوشہ مین موجود تھے۔ اہل دشہ مین اسقدر قوت کہان تہی کہ وہ اپنے آپ
حفاظت کرسکتے مجبور ہوکر والی قشتالہ سے اپنے جان و مال اور اہل عیال کی امان حاصل کرکے
دشہ کو فریق محاصر کے حوالہ کردیا چنانچہ والی قشتالہ نے چہبیسوین جمادی الاول ۸۹۵ھ مین
لوشہ پر قبضہ کرلیا اور اہل لوشہ ہجرت کرکے غرناطہ چلے گئے سلطان ابو عبداللہ دشہ ہی مین
مقیم رہا اس سے اہل غرناطہ کو کامل یقین ہوگیا کہ لوشہ پر عیسائیونکا قبضہ سلطان
ابو عبداللہ کی سازش سے ہوا ہے اور یہ لوشہ مین عیسائیون کو قبضہ دلانے
کی غرض سے آیا تہا۔ اہل بیازین اور غرناطہ والون سے اس بابت بحث
ومباحثہ ہوا جس سے وہ راز جو دلون مین پوشیدہ تہا ظاہر ہوگیا۔ لوشہ پر
قبضہ حاصل کرکے والی قشتالہ معہ سلطان ابو عبداللہ کے اپنے دارالحکومت
واپس گیا۔ پندرہوین جمادی الثانیہ سنہ مذکور مین والی قشتالہ نے بیرہ
کیجانب قدم بڑہایا۔ اور اسکے شہرپناہ کی فصیل کو ایک جانب سے توڑ ڈالا
اہل بیرہ نے گہبرا کر بخوف جان امان طلب کی اور شہر کو والی قشتالہ کے
حوالہ کرکے غرناطہ چلے آئے۔ بعد اسکے قلعہ مشلین کے ساتہہ بہی یہی واقعہ
پیش آیا اہل قلعہ نے پہلے بہت کچہہ ہاتہہ پانون مارے لیکن قضا و قدر کو
ان کی فتحیابی منظور نہ تہی اپنے ہر ارادہ مین ناکام رہے اور آخرکار قلعہ کی
کنجیان عیسائیون کے حوالہ کرکے غرناطہ چلے آئے۔ اہل قلنبیرہ نے بلا
جد و جہد بغیر کسی لڑائی کے گردن اطاعت جہکادی اور حملہ آور فریق کو قلنبیرہ
سپرد کرکے غرناطہ کیجانب نکل کہڑے ہوے۔ ان مقامات کے فتح کرلینے
پر دشمنان اسلام منت فرمیہ پر چڑہ آئے۔ ہر چہار طرف سے گہیرکر
آتشباری شروع کردی۔ لشکریون کے رہنے کے مکانات جلادئے۔ اہل شہر نے

امان حاصل کی اور غرناطہ مین ہجرت کر آئے بعد ازان عیسائیون نے صخرہ کیطرف کوچ کیا اور اسپر بھی قبضہ کرلیا۔ بعدہ والی قشتالہ نے ان قلعات اور مقامات کو آلات حرب رسد وغلہ اور فوج سے مضبوط اور مستحکم کیا اور محاصرہ غرناطہ کی غرض سے ایک عظیم فوج سواران کی بھرتی کرنے کا حکم دیکر اپنے دار الحکومت مین واپس آیا۔ سلطان ابو عبد اللہ بھی اسکے ہمراہ تھا۔ قشتالہ مین واپس آکر والی قشتالہ نے سلطان ابو عبد اللہ سے جو اسکے قید مین تھا یہہ معاہدہ کیا کہ جو شخص ابو عبد اللہ کا مطیع ہوگا اور اسکے علم حکومت کی ہوا خواہی کرے گا اوسکو پورے طور سے امان دیا جائیگا۔ ساتھہ ہی اسکے یہہ بھی اعلان کرایا کہ قبل اسکے بلاد اسلامیہ کیجانب جو پیشقدمی کی گئی وہ اسوجہہ سے کہ بادشاہ فرانس سے ناچاقی ہوگئی تھی۔ چنانچہ سلطان ابو عبد اللہ بلش کیطرف آیا اور اس امر کو ظاہر کرنے لگا کہ جو شخص میرے علم حکومت کا مطیع ہوجائیگا وہ آیندہ عیسائیون کے ہاتھون سے محفوظ رہے گا میرے پاس مسیحی سلاطین کے عہد نامے ہین۔ مسلمانون نے عام طور سے اسکو دم ہٹی تصور کیا اور کسی نے ذراسی اس طرف توجہہ نہ کی مگر معدودے چند مثلاً اہل بیازین وغیرہ اس فقرہ مین آگئے اور انہون نے ابو عبد اللہ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا۔ اہل بیازین اور اہل غرناطہ سے گفت وشنود شروع ہوئی بظاہر مراسم واتحاد قائم کرنے کی گفتگو ہوتی تھی لیکن دلون مین کینہ وفساد بھرا ہوا تھا سولھوین شوال ۸۹۱ھ کو بحالت غفلت سلطان ابو عبد اللہ بیازین مین چلا آیا اور تمام بازار وان مین صلح کی منادی کرادی اہل غرناطہ نے پھر بھی اسکو تسلیم نہ کیا اور جواب دیا کہ یہہ معاہدہ صلح بھی لوشہ کے صلحنامہ کی طرح ہوگا۔ اسوقت سلطان ابو عبد اللہ کا چچا زغل حمرا مین تھا۔ ہر فریق اپنے بناے ہوے

بادشاہ کی طرفداری مین بہ کمال جد و جہد مصروف ہوگیا رفتہ رفتہ بحث و مباحثہ نے لڑائی کی صورت اختیار کرلی - والی قشتالہ کو موقع ملگیا - اہل بیازین کی امداد کو فوجین بہیجین آلات حرب بہیجے رسد و غلہ روانہ کیا - بہت بڑی خونریزی کا دروازہ کہلگیا - قتل و غارت کی کوئی حد نہ تہی ستائیسوین محرم ۸۹۲ھ ۱۴۸۶ء تک یہ سلسلہ قائم و جاری رہا - آخرالامر اہل غرناطہ نے بزور تیغ جبرًا بیازین پر قبضہ کرلینے کا قصد کیا چنانچہ والی غرناطہ نے بسطہ، وادی آش مریہ، منکب، بلش اور مالقہ سے مسلمانون کو جمع کیا اور سبہون سے اتفاق اور اتحاد کی قسمین لین کہ آیندہ دشمنان اسلام کے مقابلہ مین متحد الکلمہ ہوکر رہینگے اور ہم مین سے جس کی طرف دشمنان اسلام ذرا بہی قدم بڑھائینگے سب کے سب متفق ہوکر لڑینگے - والی بیازین (سلطان ابو عبد اللہ) کو اس سے خطرہ پیدا ہوا والی قشتالہ کے پاس یہہ واقعات لکھہ بہیجے اوہر والی قشتالہ تو ایسے ہی وقتون کا منتظر تہا فوجین آراستہ کرکے بلاد اسلامیہ کے پامال کرنے کی غرض سے اطراف بلش کیجانب کوچ کردیا - ادہر والی بیازین نے اپنے وزیر کو مالقہ و قلعہ منشاقہ کیطرف مسیحی سلاطین کے عہدنامون کو لیکر روانہ کیا - چنانچہ اہل مالقہ و قلعہ منشاقہ بخوف والی قشتالہ سلطان ابو عبد اللہ کے مطیع ہوگئے بعد ازان سرداران مالقہ اور اہل بلش نے ایک جلسہ مین مجتمع ہوکر سلطان ابو عبد اللہ کی اطاعت قبول کرنے پر بحث و مباحثہ کیا لیکن کوئی نتیجہ نہ پیدا ہوا نہ وہ اپنے عہد و اقرار سے پہرے اور نہ یہ اسکے مطیع ہوئے - ماہ ربیع الثانی ۸۹۲ھ ۱۴۸۷ء مین بادشاہ قشتالہ نے بلش اور مالقہ پر قبضہ کرنے کی غرض سے فوج کشی کی والی غرناطہ یہہ خبر پاکر معہ فوج نظام اور مجاہدین وادی آش کے چوبیسوین ماہ مذکور کو بلش کی حمایت کو آپہنچا مگر دشمنان اسلام عساکر اسلامی کے پہنچنے سے پیشتر بلش پر محاصرہ ڈالدیا تہا

اور خشکی اور دریا کے راستے روک لئے تھے غازیان اسلام نے ایک پہاڑ پر جو کہ عیسائی لشکر کے سامنے تھا اپنا مورچہ قائم کیا اور بے ترتیبی کے ساتھ جبکہ عیسائیون نے بلش پر حملہ کیا عیسائیون پر حملہ آور ہوئے اسی اثنے مین یہ خبر مسموع ہوئی کہ اہل غرناطہ نے والی بیازین (سلطان ابو عبد اللہ) کی حکومت و امارت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس خبر کا مشہور ہونا تھا کہ زغل (سلطان غرناطہ) کی فوج کے پاؤن اکھڑ گئے اور کمال ابتری سے بھاگ کھڑی ہوئی مسلمانون کو عیسائیون کی مدد آ جانے سے سخت تشویش پیدا ہو گئی تھی چونکہ روز ازل سے اس معرکہ مین ہزیمت کھانا مسلمانون کی قسمت مین لکھا گیا تھا ہزیمت اٹھا کر غرناطہ کی طرف آئے تو اہل غرناطہ نے سلطان غرناطہ کی مخالفت کا اعلان کر دیا مجبوراً وادی آش کی جانب چلے عیسائیون نے اس امر کا احساس کر کے بعد اس فتح کے بکو اہل غرناطہ اور ... وادی آش کے مقابلے کے لئے ... تھا بلش پر حملہ کر دیا ... مقاومت کرتے ہوئے گرس ... ہزیمت ... ہوئی ... کے ساتھ عساکر اسلامیہ کی ہزیمت ... ہوئی اہل بلش نے ... کمال ... وجہ سے امان حاصل کی اور بروز ... دسوین جمادی الاول سنہ مذکور بلش سے دست کش ہو کر نکل گئے ... بلش کے مفتوح ہونے سے کل بلاد شرقی مالقہ اور قلعہ ... عیسائیون کے تحت حکومت مین داخل ہو گئے۔ بعد ازان دشمنان اسلام نے محاصرہ مالقہ کا قصد کیا۔ اہل مالقہ نے قبل اسکے والی بیازین (سلطان ابو عبد اللہ) کی اطاعت قبول کر لی تھی اور اس اعتبار سے گویا صلح مین داخل ہو گئے تھے جس وقت عیسائیون نے بلش پر قبضہ حاصل کر لیا تھا اہل مالقہ نے ... اختلاف سندی اپنے سپہ سالار کو ہمراہی وزیر والی بیازین ہدایا و تحائف

لے گئے والی قشتالہ کے پاس روانہ کیا تہا والی قشتالہ نے ذرا بھی اسطرف توجہ
نہ کی وجہ یہ تہی کہ کوہ فارہ جو کہ مالقہ کا قلعہ تہا اسوقت تک والی وادی آش کے
علم حکومت کا مطیع تہا - والی قشتالہ نے مالقہ پر پہونچکر محاصرہ کر لیا بری اور بحری راستے
مسدود اور بند کر دئے - مدتون محاصرہ اور جنگ کا سلسلہ قائم رہا مگر محاصرین کی ایک بہی
پیش نہ گئی - نہ انکے سرنگون اور بروج و باروت نے کام دیا اور نہ انکے توپخانہ کی
گولہ باری نے قلعہ کو سر کیا تمام سرزمین اندلس کے نامی نامی جنگ آور
اور صف شکن دلاور مالقہ کے شہر پناہ پر مجتمع تہے لیکن یہ قلعہ کسیطرح سر نہوتا تہا -
آخر کار طول حصار کیوجہ سے غلہ کا وجود مفقود ہوگیا شدت گرسنگی سے محصورون نے
مویشیان، گھوڑے اور خچرون کو کہانا شروع کیا مگر حرف اطاعت زبان پر نہ لائے
سرحدی اسلامی سلاطین کو اپنی کمک پر بلایا اپنی زبون حالت لکھی کسی نے کچھہ
سماعت نہ کی نہ کسی مین ہمدردی کا اثر پیدا ہوا - چندے اہل شہر نے ان مصیبتون پر
بہی صبر کیا اور استقلال کے ساتھہ اپنے حریف کے مقابلہ پر اڑے رہے -
پہر جب ضعیف و ناتوانی اور فاقہ کشی سے تنگ آگئے بیرونی مدد کی توقع جاتی رہی
تو صلح کا پیام دیا - والی قشتالہ نے کہلا بہیجا "تمنے اسوقت امان طلب کی ہے جبکہ
تم اپنا زور ختم کر چکے ہو اور فاقہ کشی سے تنگ آگئے ہو اور بیرونی امداد سے ناامید ہوگئے
اور اپنی [illegible]ت کا یقین کر لیا ہے لہذا تمہاری سزا یہ ہے کہ تم لوگ بلا کسی شرط کے
قلعہ کی کنجیان ہمارے حوالہ کردو اور شہر پناہ کے دروازے کہولدو ہم تمہارے اور تمہارے
سلطان کے ساتھہ معاملہ اچہا کرینگے" اہل شہر نے گہبراکر شہر پناہ کے دروازے کہولدیئے
قلعہ دار نے کنجیان قلعہ کی حوالہ کردین عیسائیون نے شہر مین داخل ہوتے ہی براہ دغا
جیسا کہ انکار و یہ [illegible] مسلمانون کو گرفتار کر لیا یہ واقعہ اواخر ماہ شعبان ۸۹۲ھ ۱۴۸۶ع کا ہے
فتحمند گروہ نے اگلے دن باشندگان شہر کی بابت یہ حکم صادر کیا کہ جو کچھہ مال و متاع

انکے پاس اسوقت موجود ہے ابھی دیدین اور اسقدر آٹھہ ماہ کے عرصہ مین ادا کرین ورنہ ہمیشہ
کے لئے غلامیت قبول کرین چنانچہ باشندگان شہر کی ایک فہرست طیار کی گئی اور جانچ
و پڑتال کرنے کے بعد سب کے سب شہر سے نکال باہر کئے گئے۔ مسلمانان مالقہ کے
لیئے یہہ دن قیامت کے دن کا نمونہ تہا۔ ضعیف العمر، فاقہ کش مردون، بیکس و بے پناہ
عورتون کی بہت بڑی جماعت گئے ہوئے قافلہ کی طرح حسرت و یاس سے مالقہ کے
در و دیوار کو دیکھتے ہوئے سیوائیل کیجانب نکل کہڑے ہوئے اور بعد ختم میعاد جب
بقیہ زر فدیہ ادا نکر سکے تو بموجب عہد نامہ پندرہ ہزار آدمی ہمیشہ کے لیئے نسلاً بعد نسل
غلام قرار دیے گئے۔ رجب ۸۹۳ھ مین والی قشتالہ بلش وغیرہ کیجانب بڑہا۔ اہل بلش نے
صلح کی حجت پیش کی والی قشتالہ نے صلح کی حجت نہ مانی اور اسپر بہی قبضہ کرلیا۔ اسقدر
فتوحات بزور تیغ یا براہ مکر و فریب حاصل کرنے کے بعد والی قشتالہ اپنے دار الحکومت
کو لوٹ گیا۔ پہر اگلے سال ماہ رجب ۸۹۴ھ مین بعض قلعات بسطہ (بازا) کے سرکرنیکو آیا
اور بعد چند لڑائیون کے فتح کر کے قابض ہوگیا بعد ازان بسطہ پر حملہ آور ہوا والی وادی آش
(زغل) سنے والی قشتالہ کے مورچہ قائم کرنے کے بعد وادی آش، مریہ، منکب
اور بشرات کی فوجون کو بسر افسری اپنے ایک نامور سپہ سالار کے بسطہ کی حمایت
کو روانہ کیا مسلمانون اور عیسائیون مین سخت اور خونریز جنگ ہوئی نتیجہ یہہ ہوا کہ
عیسائیون کو بسطہ کے قریب جانا نصیب نہوا اور نہ اسکا محاصرہ کر سکے رجب،
شعبان اور رمضان اسی عنوان سے گذر گیا۔ شوال کے مہینے سے دشمنان
اسلام سنے محاصرہ مین شدت اور جنگ مین سختی شروع کی۔ ذی قعدہ اور ذی الحجہ
مین بڑے بڑے سخت ہوئے اندرون شہر سے اہل شہر محاصرین کی مدافعت کر رہے
تہے اور باہر سے والی وادی آش کی فوجین محاصرین کے حصار پر نرغہ کررہی تہین
اور محاصرین چونکہ تعداد زیادہ تہے اسوجہ سے دونون کا مقابلہ کر رہے تہے آخری

ذی الحجہ مین محاصرہ کی تکلیف کے ساتھہ کمی غلہ و رسد کی بھی شکایت بڑی بیرونی
آمد و رفت عیسائیون نے مسدود کردی - محصورون کا یہ خیال تہا کہ موسم سرما کے
آنے پر محاصرین محاصرہ اٹھا کے خود بخود چلے جائینگے مگر یہ خیال انکا غلط نکلا والی
قشتالہ نے قیام کا حکم دیا، اور گرد و نواح کے علاقون کو تاخت و تاراج کرنے لگا
انجام کار اہل شہر نے تنگ آ کے مصالحت کی گفتگو شروع کی چند مسیحی سردار
شہر کی حالت دیکہنے کو گفتگوے مصالحت کے بہانہ سے شہر مین آئے - اہل شہر نے
انکو غلہ وغیرہ کی کمی محسوس نہونے دیا عیسائیون نے یہہ خیال کرکے کہ ابھی اہل شہر مین
ہر قسم کی قوت مقابلہ کی ہے صرف اہل بسطہ کو امان دی اور اہل وادی آش منکب
مریہ اور بشرات کو جنہون نے انکی امداد و اعانت کی تہی اس شرط سے کہ وہ بلا کسی
تحریک کے شہر حوالہ کردین امان دی اور اگر ایسا نکرینگے تو انکو امان ندیجائیگی -
اہل شہر نے پہلے تو ان شرائط کو منظور نہ کیا - خط و کتابت کا سلسلہ طول کہینچا پہر
اہل شہر نے یہہ خیال کرکے کہ مبادا اصلی راز نہ ظاہر ہوجاے شرائط مذکورہ پر
مصالحت کرلی اہل بسطہ، وادی آش، مریہ، منکب اور بشرات اس معاہدہ صلح کے
مطابق دشمنان اسلام کے مطیع و منقاد ہو گئے - دسوین محرم ۸۹۵ھ ۱۴۸۹ء یوم جمعہ کو
عیسائیون نے قلعہ بسطہ مین قدم رکہا اور قابض ہوگئے اور منادی کرادی کہ جو شخص
اپنے جگہہ پر رہ جائیگا اسکو امن ہے اور جو شخص بلا ہتہیار صرف اپنا مال و متاع لیکے
نکلے گا اسکو بہی امن ہے - غرض قلعہ بسطہ پر قبضہ کرنے کے بعد عیسائیون نے
مسلمانون کو قلعہ بسطہ سے نکالکر مضافات بسطہ مین آباد کیا - اسکے بعد والی قشتالہ
نے مریہ کا قصد کیا اہل مریہ نے بہی گردن اطاعت جہکادی رفتہ رفتہ اسی طرح کل
بلاد اسلامیہ پر عیسائیون کا تسلط ہوگیا - والی وادی آش (زغل) جب اس روز افزون
ترقی کو روک نہ سکا تو اسنے بہی والی قشتالہ سے مصالحت کرلی اور اوائل صفر سنہ

مذکورین اپنے کل قلعجات کو دشمنان اسلام کے حوالہ کردیا۔ پس چشم زدن مین اُن کل بلاد پر جو والی وادی آش کے تحت حکومت مین تہے صلیبی پھریرا اوڑنے لگا۔

اسوقت مسلمانون کے قبضہ مین صرف غرناطہ باقی رہگیا تہا جسپر سلطان ابوعبداللہ جو عیسائیونکے اشارہ سے کٹھ پتلی کی طرح حرکات کرتا تہا حکومت کررہاتہا۔ اور اپنے حریف چچا زغل کی معزولی اور عیسائیون سے اسکی شکست کہانیکی خبرین سُن سُن کر مارے خوشی کے پہولے نہ سماتا تہا کیونکہ اسی نے عیسائیونکو زغل کے علاقہ کے تاخت وتاراج کرنے پر اکسایاتہا اور اسی نے اُسکو دست وپا بریدہ بنانیکی کوشش کی تہی مگر یہہ مسرت اور خوشی چند روزہ تہی۔ اسی سنہ مین بلاد مذکورہ کے مفتوح کرلینے پر والی قشتالہ (فرڈیننڈ) نے سلطان ابوعبداللہ سے کہلا بہیجا کہ آپ بہی قلعہ حمرا کو خالی کردیجئے جسطرح آپ کے چچا نے اپنے مقبوضات میرے حوالہ کردئے ہین بالعوض اسکے مجھہ سے بہت سامال وزر لیجئے اور اندلس کے جس شہر مین چاہئے بیٹھکر آرام سے میرے زیر تسلط حکومت کیجئے" مورخین لکھتے ہین کہ سلطان ابوعبداللہ نے عہدنامہ مین یہہ بہی شرط لکھدی تہی کہ اگر مسیحی سلاطین تمام علاقہ مقبوضہ زغل پر قبضہ کرلینگے تو مین بہی بلاکسی حیلہ کے خود بجز غرناطہ سپرد کردونگا۔ چنانچہ اسی شرط کے بنا پر والی قشتالہ نے مقبوضات والی وادی آش کے سر کرنے کے بعد بطور یاد دہانی کے یہہ تحریک پیش کی اور فوجین آراستہ کرکے بقصد قبضہ حمرا خروج کیا۔ اصل یہہ ہے کہ سلطان ابوعبداللہ اور بادشاہ قشتالہ مین باہم یہ معاملہ پہلے سے طے ہوچکا تہا اسیوجہہ سے علی العموم لوگ اسکو کفار کا خیرخواہ قوم وملک کا دشمن سمجہتے تہے۔ بہرکیف اصلیت جو کچھہ ہو سلطان ابوعبداللہ نے غرناطہ کے رؤسا، امرا، اراکین دولت، سرداران لشکر اور علما کو ایک جلسہ خاص مین جمع کرکے

والی قشتالہ کا پیام ظاہر کیا اور یہہ بہی کہا کہ اس تحریک کا بانی مبانی میرا چچا
زغل ہے کیونکہ اس نے عیسائی بادشاہ کی اطاعت قبول کرکے غرناطہ
کے قبضہ پر انکو ابہارا ہے حالت موجودہ مین دو صورتین ہین والی قشتالہ کی
اطاعت قبول کرنا یا برسر جنگ آنا۔ حاضرین نے بالاتفاق جنگ کی
رائے دی اور طیاری جنگ مین مصروف ہوے۔ اتنے مین والی قشتالہ بہی
فوجون کو لئے ہوے میدان غرناطہ مین آاوترا اور اہل غرناطہ سے
کہلا بہیجا بہتر یہہ ہے کہ تم لوگ میری اطاعت قبول کرلو ورنہ تمہاری کہیتیان
اور ہرے بہرے باغات تاخت و تاراج کردونگا "اہل غرناطہ نے جواباً مخالفت
کا اعلان کیا اسپر والی قشتالہ نے اپنی فوج کو تمام میدان غرناطہ مین
پہیلادیا جنہون نے مور و ملخ کی طرح پہیل کر کل کہیتیان اور بیرونجات کے
باغات کو نوٹ کہسوٹ کر چٹیل میدان بنادیا یہہ واقعہ ماہ رجب ۸۹۵ھ
کا ہے اسکے بعد مسلمانون اور عیسائیون مین بکثرت لڑائیان ہوئین بعض
قلعے ان لڑائیون کے نذر ہوگئے برج ہمدان اور ملاحہ پر عیسائیون نے
قبضہ کرکے کما ینبغی اسکو فوج و آلات حرب سے مضبوط و مستحکم کرکے اپنے
اپنے بلاد کیجانب مراجعت کی۔

اہل شہر کی مردانہ ہمت سے سلطان ابو عبد اللہ کی بہی کمر ہمت بندہی
آمادہ بجنگ ہوکر معہ انلوگون کے جو اسوقت اسکے رکاب مین تہے شمشیر بکف
دشمنان اسلام کے علاقہ کیطرف بڑہا اور بعض قلعات کو جو کہ عیسائیون
کے قبضہ مین تہے بزور تیغ فتح کرکے عیسائیون کو تلوار کے گہاٹ اتارا۔
مسلمانون کو اسمین آباد کیا۔ اور لوٹ کر غرناطہ آیا پہر تیاری کرکے بشرات
کیجانب کوچ کیا اسکے بعض بعض دیہاتون اور قصبات کو اپنے قبضہ مین لیلیا

مسیحی اور مرتدین مکانات چھوڑ چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ بعدہ قلعہ اندرش پر جا پہنچا
مسیحی پھریرہ اکھاڑ کر پھینکدیا اور اسلامی جھنڈا گاڑ دیا۔ اہل بشرات
نے یہہ رنگ دیکھکر گردن اطاعت جھکادی اسلام اور اسلامیونکا دور دورہ
پھر شروع ہوگیا۔ مسیحیون کی غلامی یا اطاعت سے مسلمانون کو آزادی
حاصل ہوئی۔ انہین مقامات مین سے کسی گانون مین سلطان ابوعبداللہ کا
چچا ابوعبداللہ محمد بن سعد معروف بہ زغل معہ اپنے چند آدمیونکے مقیم تھا۔
ماہ شعبان سنہ مذکور مین اہل غرناطہ نے اس بنا پر اسکا بھی قصد کیا کہ اسنے
بطمع مال وزر کفار سے مصالحت کر کے اپنے مقبوضات کو انکے حوالہ کر دیا تھا۔
زغل نے یہہ خبر پاکر مریہ مین جا کے پناہ لی۔ کل مقبوضات بشرات تا حدود
برجہ سلطان ابوعبداللہ کے زیر تسلط آگئے۔ اسوقت مسلمانان غرناطہ کا
جوش وخروش اور اتفاق باواز بلند کہہ رہا تھا کہ اگر چندے یہہ حالت باقی
رہی تو کم از کم غرناطہ کا ایک مرتبہ عالم شباب پھر آنیوالا ہے۔ مگر افسوس
ہے کہ یہہ ایک سنبھلا تھا جسطرح مدتون کا بیمار جسکے تمام قوائے نفسانی
اور اعضائے جسمانی پر بیماری کا تسلط ہو جاتا ہے اور طبیعت جو کہ مدبر
وسلطان بدن ہے مقاومت مرض سے عاری ہو کر تمام بدن سے
سمٹ کر قلب مین آجاتی ہے اور تصرف ترک کر دیتی ہے قریب موت
ذرا سنبھل جاتا ہے چہرہ کی زردی پر سرخی کے خطوط عیان ہو جاتے
ہین ہنستا ہے بولاتا ہے اسکے اعزہ اقارب بظاہر صحیح وتندرست سمجھتے ہین
مگر چند ہی ساعت کے بعد دفعتہً قلب کی حرکت رک جاتی ہے اور وہ دم
توڑ دیتا ہے اسیطرح یہہ مسلمانون کا یہہ آخری سنبھالا تھا۔ نااتفاقی اور
حسد نے دلون مین گھر کر لیا تھا بربادی اور تباہی کی گھنگور گھٹا سر پر چھائی

ہوئی تہی اس مرتبہ سلطان ابو عبد اللہ کے چچا زغل نے عیسائیون کو
ابھارا اور انکے دلونپر یہہ مرتسم کردیا کہ اہل غرناطہ کا یہہ جوش وولولہ کاہا
ابال ہے اوٹہا اور فرو ہو گیا۔ چنانچہ ماہ رمضان سنہ مذکور مین عیسائیون
نے قلعہ اندرش کو مسلمانون کے قبضہ سے پہر نکال لیا اس مہم مین
عیسائیون کے ساتہہ زغل بہی تہا۔ قبل اس واقعہ کے سلطان غرناطہ نے
ہمدان کیطرف قدم بڑہایا۔ ہمدان مین اسوقت کسی چیز کی کمی نہ تہی فوج
بہی حسب ضرورت موجود تہی غلہ اور آلات حرب بہی بکثرت تہے اہل غرناطہ
نے پہنچتے ہی محاصرہ کرلیا قلعہ شکن توپین لگادین برج اول یا دوم اور
سیوم کو توڑ کر قلعہ پہ دہاوا کیا قلعہ کی فصیلین اگرچہ لوہا لاٹ تہین مگر مسلمانون
نے اسقدر اسپر گولہ باری کی کہ بہت جلد اسمین ایک بڑا سا روزن ہو گیا۔
عساکر اسلامیہ نے گہس کر اہل قلعہ کو جس کی تعداد تقریباً دوسو تہی گرفتار کرلیا
مال و اسباب اور آلات حرب جسقدر تہا سب پر قابض ہو گئے پہر آخری ماہ رمضان
سنہ مذکور مین بادشاہ غرناطہ نے بقصد منکب خروج کیا۔ شہر شلوبانیہ پر پہنچتے ہی
بعد خفیف محاصرہ کے قبضہ کرلیا باقی رہا قلعہ وہ برابر لڑتا رہا تا آنکہ براہ دریا مالقہ
سے امدادی فوج آگئی اس اثنا مین یہہ خبر لگی کہ بادشاہ قشتالہ معہ اپنی فوج کے
میدان غرناطہ مین آگیا ہے۔ سلطان غرناطہ یہہ سنتے ہی قلعہ شلوبانیہ سے
محاصرہ اٹہا کر کوچ و قیام کرتا ہوا تیسری شوال کو مسیحیون کے ٹڈی دل لشکر
پہنچنے کے بعد غرناطہ پہنچا عیسائیون نے برج ملاحہ اور ایک اور برج کو منہدم
مسمار کر کے آٹہوین روز وادی آش کا راستہ لیا اور وادی آش پہنچکر
مسلمانون کو جلا وطن کردیا ایک شخص بہی اسلام کا نام لیوا کسی گوشہ شہر
مین نرہا۔ اسکے ساتہہ قلعہ اندرش کو بہی زمین دوش کر کے اپنے ملک کیجانب

معاودت کی۔

سلطان زغل یعنی ابو عبد اللہ محمد بن سعد نے ان واقعات کو آنکھون سے دیکھکر سرحدی خشکی کا راستہ لیا پہلے لوہران پہنچا چندسے یہان قیام کرکے تلمسان چلاگیا اور وہین طرح اقامت ڈالدی اسکے اہل و عیال بہی وہین مقیم رہے۔ یہہ لوگ بنو سلطان اندلس کے نام سے معروف و مشہور تہے۔ انگریزی مورخ لکہتے ہین کہ سلطان فیض (فاس) نے اس کی آنکہین نکلوالی تہین مگر سبب و باعث کچہہ تحریر نہین کرتے اور اسلامی مورخ اسکا ذکر تک نہین کرتے اس بابت مین موخر الذکر کو سچا باور کرتا ہون کیونکہ اہل البیت یدری مافی البیت۔ اسیوجہ سے مین نے سلطان زغل کے بقیہ حالات زندگی کو قلمبند نہین کیا۔ وہی مورخ یہہ بہی لکہتے ہین کہ اسنے اپنی زندگی دریوزہ گری سے بسر کی اور اسکی عبا پر عربی زبان مین لکہا ہوا تہا "مین ہون اندلس کا بدنصیب بادشاہ مجہہ سے عبرت لو" مین نے ان واقعات کو بہی کسی عربی زبان کی تاریخ مین نہین دیکہا معلوم نہین کہانتک یہ روایت صحیح ہے۔

بعد اسکے سلطان غرناطہ نے برشانہ کیجانب قدم بڑہایا اور محاصرہ کرکے قبضہ کرلیا [illegible] وہان پر مسیحی موجود تہے سبہونکو گرفتار کرلیا مگر یہہ قبضہ اور کامیابی [illegible] اسکے تہوڑے ہی دنون بعد مسیحی سلاطین جہرمٹ باندہ کے برشانہ کے چہڑانے کو آپہنچے چنانچہ ماہ ذی قعدہ سنہ مذکور مین سلطان غرناطہ کو ان مقامات سے دست کش ہونا پڑا اور یہہ مقامات مسلمانون سے ایسی خالی ہوگئی کہ گویا کبہی یہان نہ تہے بارہوین جمادی الآخر سنہ ۸۹۶ھ مین دشمنان اسلام محاصرہ غرناطہ کے قصد سے لشکر آرائی کرکے میدان غرناطہ مین آپہنچے کہیتیان پامال کردین باغات اوجاڑ ڈالے دیہاتون اور

قصباتون کو ویران کردیا۔ شہر پناہ کی فصیلون کے مقابلہ پر دمدمے اور دہس بند ہوائے خندقین کہد وائین سات مہینے کامل محاصرہ اور جنگ کا سلسلہ قائم وجاری رہا چونکہ مابین بشرات اور غرناطہ کے کوہ شلیر کیطرف والا راستہ کہلا تہا اسوجہ سے مسلمانان غرناطہ کو اس طویل حصار سے سوائے روزانہ جنگ کے اور کوئی خاص تکلیف نہ پہنچی تا آنکہ موسم سرما آگیا سردی اور برف نے راستہ روک لیا رسد وغلہ کی کمی اسپر روزانہ جنگ اور شدت محاصرہ سے اہل غرناطہ تنگ آگئے۔ عیسائیون نے اکثر شہر کے بیرونی حصون پر قبضہ کرلیا اور مسلمانون کو آمد ورفت اور زراعت وغیرہ سے روک دیا اس سے اہل غرناطہ کا حال اور زیادہ زبون ہوگیا یہہ واقعات اوائل ۱۴۹۱ء ۸۹۷ھ کے ہین اکثر اہل شہر شدت فاقہ سے گہبراکر بشرات کیجانب بہاگ گئے۔ ماہ صفر سنہ مذکور مین عیسائیون نے محاصرہ مین شدت کی حتی الامکان ہر طرف کے راستے روک لئے۔ رسد وغلہ کی کمی قحط اور گرانی کی موجودگی نے مسلمانون کی رہی سہی قوت فنا کردی۔ عوام الناس مجتمع ہوکر علماء کی خدمتین گئے اور انکی وساطت سے اہل دولت، ارباب مشورت اور سلطان سے عرض پرداز ہوئے "دشمنان اسلام کی قوت یوماً فیوماً بڑہتی جاتی ہے اور ہملوگ بے یار ویاور ایسی بیکسی مین مبتلا ہین کہ نہ پائے رفتن اور نہ جائے ماندن کا مضمون ہے ہملوگ یہہ سمجہتے تہے کہ فصل سرما کے آتے ہی دشمنان اسلام اپنے اپنے شہرونکو واپس جائینگے مگر ہمارا یہہ خیال غلط ثابت ہوا اونہون نے کہیتیان شروع کردی ہین بازار قائم کرلیے ہین مکانات بنوا لئے ہین اور روز بروز ہم سے قریب ہوتے جاتے ہین ایسی حالت مین ہم اپنے اور نیز اپنی اولاد کے لئے کیا طریقہ اختیار کرین"

سلطان ابو عبداللہ نے اراکین دولت کو ایک جلسہ مین مجتمع کرکے عیسائیون سے مقابلہ کرنے اور قلعہ حمرا سپرد کردینے کی بابت مشورہ کیا بالآخر سبھون نے یہہ راے قائم کی کہ قلعہ حمرا عیسائیون کے حوالہ کردیا جائے اور بنظر احتیاط صلح وادی آش کے شرایط سے اسکے شرایط زیادہ سخت اور مضبوط کردئے جائین تاکہ عیسائیون کو موقع بدعہدی کا باقی نہ رہجائے پس باتفاق جملہ ارباب مشورہ عہدنامہ لکھا گیا اور اہل غرناطہ کو سنا کے بادشاہ قشتالہ کو دیدیا گیا بادشاہ قشتالہ نے اُن شرایط کو منظور کرلیا اور سلطان غرناطہ نے حمرا سے اپنا قبضہ اُٹھا لیا۔ ۲ / ربیع الاول سنہ مذکور مین عیسائیون نے بخوف بدعہدی پانچسو سرداران غرناطہ کو بطور ضمانت اپنے لشکر مین نظربند کیا بعدازان ہنستے ہوئے مسلمانون کی حالت پر قہقہہ مارتے ہوے حمرا مین قدم رکھا۔

عہدنامہ مین سرسٹھہ شرطین تھین منجملہ انکے ایک شرط یہہ تھی کہ ہر خورد و کلان کو اسکے جان کی اور اسکے مال کی معہ اسکے اہل کے امن دیجائے اور وہ لوگ اپنے اپنے مکانات اور محلون مین اپنی اپنی جایدادون پر قابض و متصرف رہین اور ایک یہہ شرط یہہ تھی کہ مسلمانان غرناطہ اپنی شریعت پر قائم رکھے جائین انپر جو حکم کیا جائے وہ انہین کے شریعت کے مطابق ہو اوقات اور مسجدین بدستور بحالہ رکھی جائین۔ کبھی کوئی عیسائی کسی مسلم کے مکان مین نہ جاسکے اور نہ مسلمانون پر کوئی دوسرا شخص سوائے مسلم کے حاکم مقرر کیا جاسکے۔ غرض اسی قسم کی بہت سی شرطین تھین جس سے اہل غرناطہ نے اپنے جان و مال اور مذہب کی حفاظت کرنا چاہی تھی مگر عیسائیون نے بعد تسلط ان سب شرایط کو پس پشت ڈالدیا

اور اس کو ایسا بھولا دیا کہ گویا کوئی اقرار ہوا ہی نہ تھا جیسا کہ تم آیندہ پڑہو گے۔

اہل غرناطہ کی مصالحت سے مطلع ہو کر اہل بشرات نے بہی انہین شرایط پر عیسائیون سے مصالحت کر لی اور اہل غرناطہ کیطرح خط غلامی یا اطاعت لکھدیا۔

اس صلح اور معاہدہ مصالحت مین موسیٰ نے شرکت نہین کی اور نہ اسکو یہہ پسند آیا کہ قلعہ حمرا مین میرے آنکھون کے سامنے عیسائی کونسل اجلاس کرے۔ موسیٰ وہی شخص ہے جس نے اہل غرناطہ کو عیسائیون کی مخالفت پر ابہارا تہا اور انکے مردہ تنون مین دوبارہ مردانگی کی روح پہونکی تہی۔ کہتے ہین کہ موسیٰ اسی غم و غصہ مین سر سے پانون تک سلاح جنگ زیب بدن کر کے اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور شہر سے باہر نکل گیا پہر اسکا کچھہ پتہ و نشان نہ ملا بعض مورخین کا کلام ہے کہ آگے بڑہ کے دشمنون کی ایک جماعت سے مڈبہیڑ ہو گئی سبھون پر ایک ساتھہ موسیٰ نے حملہ کیا۔ اکثر کو تہ تیغ کیا باقی ماندگان مین سے کچھہ تو زخمی ہوئے اور کچھہ سینہ سپر ہو کر لڑتے رہے آخر کار موسیٰ بہی زخمی ہو کر گھوڑے سے زمین پر گرا عیسائیون نے اسکے ساتھہ ویساہی سلوک کرنا چاہا جسطرح دلیر اور مغلوب دشمن کے ساتھہ کیا جاتا ہے۔ مگر موسیٰ نے نہایت نفرت آمیز نگاہون سے منہ پہیر کر جواب دیا اور ذرا بڑہکر ایک عیسائی پر وار کر دیا یہہ عیسائی تو سیدہا اپنے مقر کو چلتا پہرتا نظر آیا دوسرا بڑہا اسکا بہی یہی حال ہوا تہوڑے دیر تک موسیٰ گھٹنون کے بل کہڑا ہوا لڑتا رہا یہانتک کہ اسکے اعضا نے جواب دیدیا تب موسیٰ نے ایک آخری کوشش کی اور اپنے مقام سے

اچھلکر اپنے آپکو دریاے زنبل مین گرادیا۔ دریاے زنیل نے فورًا اس کو اپنے آغوش مین لے لیا اور حملہ آور عیسائی سنہ تک کر رہ گئے۔

عیسائیون نے حمرا پر قبضہ کرنے کے بعد حسب ضرورت ترمیم شروع کی فصیلون کو درست کرایا زمانہ محاصرہ اور جنگ مین جو مقامات ٹوٹ گئے تھے انکو از سر نو بنوایا۔ دنکو عیسائی کونسل حمرا مین اجلاس کرتا تھا اور رات کیوقت بخوف بدعہدی اپنے لشکرگاہ مین چلا جاتا تہا رفتہ رفتہ جب انکو مسلمانون کیجانب سے اطمینان ہوگیا تو بیخوف و خطر رہنے لگے شہر مین اپنی جانب سے حکام مقرر کئے۔

غرناطہ اور سلطان ابوعبداللہ کی حکومت کا یہہ دم واپسین تہا۔ بدقسمتی سے یا کسی گھمنڈ پر اہل غرناطہ نے یہہ شرط بہی کرلی تہی کہ ایک مدت معینہ کیلئے باہم صلح رہے اگر اس عرصہ مین کوئی بیرونی مدد کہین سے آجائیگی تو تیغ و سپر ہوکر قسمت کا فیصلہ کرینگے ورنہ قلعہ حمرا کیطرح شہر بہی سپرد کردیا جائیگا چنانچہ اہل غرناطہ نے سلاطین فاس، ترکی اور حکمران مصر سے امداد کی درخواست کی اور جب وہان سے صداے برنخاست کا مضمون ہوا تو عیسائیون نے تخلیہ شہر کا دباؤ ڈالا اور بہ جبر سلطان ابوعبداللہ کو غرناطہ سے منتقل کرکے بشرات مین لاکے ٹہرایا پہر بشرات سے یہہ دم دیکر اندرش مین لے آئے کہ بشرات کی زمام حکومت آپکے قبضہ مین رہے گی مگر بچند وجوہ اندرش مین آپکو قیام کرنا ہوگا سلطان ابوعبداللہ اسپر بہی راضی ہوگیا اور کشان کشان بشرات سے اندرش جا پہونچا۔ سلطان ابوعبداللہ کے نکلتے ہی عیسائیون نے عساکر اسلامیہ کو بہی غرناطہ سے نکال باہر کیا۔ اسکے تہوڑے ہی دنون بعد عیسائیون نے

بحکمت عملی سلطان ابو عبد اللہ کو افریقیہ کیجانب نکل جانے پر آمادہ کیا
اور ایک پروانہ راہداری لکھہ کر دیدیا کہ سلطان ابو عبد اللہ سے کوئی
شخص متعرض نہو جہان چاہین چلے جائین۔ پس سلطان ابو عبد اللہ
کشتی پر سوار ہوکر ملیلہ پہنچا چندے قیام کرکے فاس مین جاکے قیام پذیر
ہوا زمانہ جلاء وطنی مین بڑے بڑے مصائب کا سامنا ہوا۔ شدت سفر
فاقہ کشی، تہیدستی، اور اسپر مستزاد یہہ کہ بدفعات بیمار بہی ہوا مگر تکلیف
ومصیبت کے دن اسکو جہیلنے تہے قید حیات سے سبکدوش نہوا فاس
مین پہنچکے سلطان ابو عبد اللہ نے دو ایک مکان اندلس کے طرز وانداز
کے بنوائے اور سنہ ۹۴۰ھ (۱۵۳۳ء) مین اس دار فانی سے رحلت کرگیا اسکے دو لڑکے
تہے ایک کا نام یوسف تہا اور دوسرے کا احمد۔ انکی اولاد سنہ ۱۰۳۷ھ تک
فاس مین موجود تہی جنکی اوقات بسری اوقاف کی آمدنی سے ہوتی تہی۔
بعد اسکے عیسائیون نے آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے عہدنامہ مصالحت
کے شرایط کے خلاف ورزی شروع کی آخرکار نوبت اس حد تک
پہنچی کہ سنہ ۹۰۵ھ (۱۴۹۹ء) مین مسلمانون کو مسیحی مذہب قبول کرنے پر مجبور کرنا شروع کیا
حالانکہ اہل غرناطہ نے جن شرایط پر اطاعت قبول کی تہی انہین سے ایک
شرط یہہ تہی کہ باشندگان غرناطہ پر مذہبًا کسی قسم کا دباؤ نڈالا جائے گا اور وہ
بدستور اپنے عقائد مذہبی پر قائم رکہے جائینگے مگر عیسائی گورنمنٹ نے اس
شرط کی طرف مطلق التفات نہ کی۔ ابتداءً ہرننڈو ارکبشپ اور اسکے
ماتحت پادریون نے یہہ رویہ اختیار کیا کہ مسلمانونکو بہ حکمت عملی اور تالیف
قلوب سے عیسائی بنانے لگے اور جب اسمین ایک گونہ انکو کامیابی ہوچکی
تو ایک گشتی فرمان بایں مضمون جاری کیا کہ جن لوگون کے آباواجداد عیسائی

تھے وہ جبرًا اگر جا مین آکر بتسمہ لیلین - اور مذہب توحید کو چھوڑ کر تثلیثی ملت اختیار کرین - پس ایک گروہ کثیر جنکے موثین عیسائی مذہب کہتے تھے جبرًا عیسائی بنالئے گئے - اسپر مسلمانان غرناطہ نے کیقدر چون وچرا کیا مگر کمزوری اور کسی قسم کی قوت نہونے کی وجہ سے خاموش ہو رہے کوئی نتیجہ نہ نکلا - بعد ازان پادریون اور پرجوش عیسائیون نے یہ شیوہ اختیار کیا کہ علے العموم مسلمانون کو پکڑ لیتے تھے اور اس سے کہتے کہ تمہارا دادا نصرانی تہا مسلمانون نے اسکو مسلم بنالیا تھا اب تم پھر مذہب عیسائی قبول کرلو اگر اسپر وہ بحث و مباحثہ کرتا تو بغاوت کا جرم لگا کے اسکو قید کردیتے رفتہ رفتہ عیسائیون کے اس جوش نے اسدرجہ ترقی کی کہ بڑے بڑے سچے مسلمان دیندار عیسائیت نہ قبول کرنے کی سبب سے جرم بغاوت مین گرفتار کرلئے گئے اور مسلمان ہونیکے پاداش مین انکو سخت سے سخت عقوبت دیجانے لگی اہل بیازین (البیسین) کو یہ امر ناگوار گذرا اپنے مذہب کے حمایت پر اٹھہ کہڑے ہوئے اور عیسائی حکام کو قتل کرڈالا غرناطہ اور اسکے مضافات مین بغاوت کا مادہ پہیل گیا - ہر کوچہ و بازار مین غدر مچگیا - عیسائیون نے اس امر کا احساس کرکے کہ معاملہ طول کھنچا چاہتا ہے بہ نرمی و ملاطفت مسلمانون کے جوش کو فرو کیا اور سردست کل تنازعات کو رفع دفع کردیا مگر یہ کارروائی صرف اسوقت کے لئے کی گئی تہی کارڈینل زمی نس نے جو اس ہنگامہ کا بانی مبانی ہوا تہا اور جسکو ملکہ ازابلہ نے مسلمانون کو عیسائی بنانے کی غرض سے ہرننڈو ارک بشپ کے مدد کے لئے بہیجا تہا ملکہ ازابلہ کو سمجہا بوجہا کے ایک فرمان بایں مضمون لکھوا یا کہ پچھلے دنون

جن لوگون نے حاکم وقت سے بغاوت کی تہی انکی سزا یہہ ہے کہ وہ قتل
کئے جائین اور اگر وہ مذہب عیسائی قبول کرینگے تو سزائے موت سے
نجات ملجائیگی" اس فرمان کے جاری ہونے سے اکثر لوگ کیا دیہات
کیا شہر والے عیسائی ہوگئے۔چند لوگون نے نصرانیت کے قبول
کرنے سے انکار کیا باہر کا نکلنا بند کردیا خانہ نشین ہوگئے ایسا ہی تفنیق
اور اندرش کے دیہاتون اور بعض بعض مقامات کے رہنے والون نے
بہی کیا۔لیکن کوئی معقول نتیجہ پیدا نہوا دشمنان اسلام نے انکی استیصال
و بیخ کنی کی غرض سے فوجین فراہم کین اور ایک سرے سے بہتونکو
قتل کرڈالا قید کرلیا صرف وہ لوگ اس مصیبت سے محفوظ رہے جنہون
نے کوہ بلنقہ کو اپنا ملجا و ماوا بنا رکہا تہا اللہ تعالے نے ان کے
دشمنون کے مقابلہ مین ان کی مدد کی دشمنان اسلام سے بارہا تیغ و سپر
ہوئے انہین لڑائیون مین والی قرطبہ مارا گیا اس عارضی کامیابی سے
مسلمانون کو بجائے فائدہ پہنچنے کے سخت نقصان کا سامنا کرنا پڑا عیسائیون
کی جوش انتقام کی آگ بہڑک اٹہی کونٹ آف تنڈلا نے قلعہ گوجا
کو یلغار کرکے چہین لیا کونٹ آف سیرن نے ایک مسجد کو باروت سے
اوڑادیا اس مسجد مین ایک بڑے صوبہ کی عورتین اور بچے حفاظت کی
غرض سے پناہ گزین اور بند تہے شاہ فردیننڈ نے قلعہ لنجارن کو فتح
کرلیا جو تمام کوہستان کا پہاٹک تہا ہزارہا مسلمان ان بلون مین کام
آگئے باقی ماندگان نے امان حاصل کی اور مع اپنے اہل عیال کے
فاس کیجانب جلاوطن ہوکر چلے گئے ان جلاوطنون کو یہہ حکم دیا گیا تہا
کہ خفیف مال و اسباب اپنے ہمراہ لیجائین گرانبہا اسباب اور ذخیرہ زمین

ہاتھ نہ لگائیں۔ چنانچہ ان جلاوطنوں نے کمال یاس وحسرت سے مصر مراکو اور ترکی کا راستہ لیا اور وہاں پہنچکر صنعت وحرفت کو ذریعہ معاش بنایا۔

ان واقعات سے گویا کوہستان بلنقہ کی منازعت ختم ہوگئی تھی اور اُن مسلمانون نے مسیحی مذہب قبول کر لیا تھا جنہون نے وطن کی محبت کو مذہب پر ترجیح دیا تھا مگر صرف ظاہرداری کے لئے عیسائی بنے ہوئے تھے۔ اسکے فرائض کو بجبر واکراہ کمال بیدلی سے ادا کر رہے تھے۔ اور دربردہ نمازین پڑہتے اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے تھے۔ حاکم وقت کے ظلم سے بچنے کے خیال سے اپنے بچون کو گرجا مین لیجاتے اور بپتسمہ دلاتے لیکن پادری کی نظرون سے غائب ہوکر یا کم از کم اپنے مکان پر پہنچکر ان کے منہ کو بڑی احتیاط سے دہوڈالتے تھے۔ علی ہذا پہلے گرجا مین نکاح کراتے پہر اپنے گہر پر آکے بموجب مذہب اسلام دوبارہ نکاح کرتے غرض اس صورت وحالت سے مسلمانون نے تقریبًا پچاس برس اور گذرانے عیسائیون کے دلون مین کینہ اور تعصب کی آگ تو بہری تھی ان مسلمانون کے دریافت حال کیغرض سے جاسوس اور مخبر مقرر کئے اور جب انکو یہہ معلوم ہوگیا کہ یہہ لوگ بظاہر عیسائی ہین اور انکے دلون مین اسوقت تک اسلام کی محبت بہری ہوئی ہے ان نرم دل پیروان مسیح نے انمین سے گروہ کثیر کو دہکتی ہوئی آگ مین ڈالکر جلا دیا۔ آلات حرب کا کیا ذکر ہے چہوٹے چاقو کے رکہنے کی ممانعت کردی مسجدون کو جبرًا بند کر دیا۔ تمامات منہدم اور مسمار کرا دئے۔ مسلمانون کے علمی سرمایہ اور لاکہون کتابین کو جلاکر خاکستر کر دیا ان سب وحشیانہ ظلمون سے بڑہکر

یہہ ستم ڈہایا کہ وضع اور قطع اور نام ولباس تبدیل کرڈالنے کا عام حکم دیدیا
زبان رسم ورواج بہی بدلنے پر مجبور کیا - اس نامنصفانہ اور وحشیانہ سلوک
کا یہہ نتیجہ ہوا کہ مسلمانون نے بحکم ہرکہ تنگ آید بجنگ آید مجتمع ہوکر عیسائیون
سے کلہ بکلہ لڑنے پر پہر کمر باندہ لین اور اس کوہستان بلمنقہ کو اپنا
ملجا و ماوا بنا کے دشمنان اسلام سے تیغ وسپر ہونے لگے - کئی سال
مسلسل یہہ سلسلہ جاری وقائم رہا - سفاکی غارتگری کا کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہین کیا گیا - خونریزیان اور شدید جسمانی عقوبتو نکے مسلمان نشانہ بنے
ہوئے تہے - امان دے کے قتل کرنا وحشیانہ کشت وخون عیسائیون
کے بائین ہاتہہ کا کہیل تہا - کوہستان بلابنقہ کے تمام دیہات اور اس کا
سارا پر فضا میدان مسلخ و مذبح بنا ہوا تہا - جان بخشی اور عفو تقصیر کا انلوگون
نے سبق ہی نہین پڑہا تہا زندون کو آگ مین ڈالدینا انکے نزدیک کوئی
بات نہ تہی عورت، مرد اور بچون کو آنکہون کے سامنے ذبح کرادینا معمولی
شغل تہا باین ہمہ مسلمانون نے کمال استقلال سے ان سب نابرداشتنی
ظلمون اور وحشیانہ سلوک کا مقابلہ کیا اور سینہ سپر لڑتے اور مرتے کہپتے
رہے بکرات ومرات اپنے مذہب اور ملک کی حمایت پر اُٹہے جسکو شاہ
اسپین حد درجہ کی جد و جہد سے رفع ودفع کرتا گیا آخر کار مسلمان اسقدر
کمزور ہوگئے کہ انمین مقابلہ وجنگ کی قوت باقی نہ رہ گئی اور نہ اللہ تعالے
جل شانہ نے کسیکو انکا مددگار اور معین بنایا یہانتک کہ عیسائیون نے
اُن پس ماندگان کو بہی جنکو بجز جلاء وطنی یا غلامیت کے کوئی چارہ کار نہ تہا
سنہ ۱۰۱۶ھ مین جلاء وطن کردیا - ہزارون نے فاس کا راستہ لیا اور ہزارون
تلمسان کیجانب روانہ ہوئے - عوام الناس کا ایک گروہ تونس کی طرف

(۱۶۰۷ ع)

نکل کھڑا ہوا۔ ان غریب جلاوطنون پر جنہون نے تلمسان اور فاس کا رخ کیا تہا یہہ آفت آئی کہ رہزنون اور بادیہ نشینون نے انکو لوٹ لیا جان سے بہی گئے اور مال سے بہی۔ انمین سے صرف چند لوگ جانبر ہوے اور جن لوگون نے ٹونس کیطرف سفر اختیار کیا تہا ان کا اکثر حصہ صحیح و سالم ٹونس پہنچا اور سلطان ٹونس کے حکم سے ان لوگون نے ویران مقامات کو آباد کیا۔

کہتے ہین کہ بیس ہزار سے زیادہ مسلمان تو پہلی لڑائیون مین کام آئے تہے اور تقریباً پچاس ہزار خاص صوبہ بلنقہ مین اس دن تک کہیت رہے تہے جبکہ ڈون جون شاہ فلپ کے سوتیلے بہائی نے مسیحی رسولون اور شہیدون کی عزت مین مسلمان قیدیون کو ذبح کر کے تہوار منایا تہا۔

خانہ بربادی اور جلاوطنی کے سلسلہ مین غرناطہ کے خاتمہ سے گیارہوین صدی کے عشرہ دوم تک (مطابق سترہوین صدی عیسوی) تیس لاکہ مسلمان جلاوطن اور خانہ برباد کیے گئے انتہی ملخصاً من کتاب نفح الطیب من غصن الاندلس الرطیب من صفحہ ۶۷۳ الی صفحہ ۱۴۰ من الباب الثانی من المجلد الثانی للشیخ العلامۃ ابوالعباس احمد بن محمد المقری۔

اندلس مین مسلمان کی ہزار سالہ حکومت گویا ایک خواب تہا کہ جب تک اس عالم مین رہے سب کچہ پیش نظر تہا مگر جون ہی آنکہین کہلین نہ وہ منظر پیش نظر رہا اور نہ وہ عالم باقی رہگیا۔ یا سراب کی سی کیفیت تہی کہ تشنہ لبون کو دور سے پانی کا وادی معلوم ہوا اور جب قریب گئے تو سوائے

تو وہ ریگ کے اور کچھ نہ تھا - یہی حالت بعینہ مسلمانون کی اندلس مین ہوئی کہ
جب تک اس ملک کی زمام حکومت اس قوم کے قبضہ اقتدار مین رہی اسوقت
تک یہہ ملک شائستگی اور سچی تہذیب کا سرچشمہ، علوم اور فنون کا معدن
تمام یورپ کا اُستاد بنا رہا مگر جون ہی مسلمانون کو جلا وطنی اور خانہ بربادی
نصیب ہوئی مملکت ہسپانیہ سے سونے کی چڑیا اوڑگئی اب کوئی شخص ممالک
متمدنہ مین اسکو شمار تک نہین کرتا -

مسلمانون پر یہہ عام مصیبتین شاہ فرڈی ننڈ و ملکہ ازابلہ چارلس پنجم او.
فلپ دوم کے ہاتھون نازل ہوئین انلوگون نے جو سلوک مسلمانان اندلس
کے ساتھہ کئے اسکو منصفانہ یا دانشمندانہ سلوک سے تعبیر کرنا انصاف اور
عقل کا خون کرنا ہے انہون نے انپر سخت وحشیانہ ظلم کئے اور ان سے
حد درجہ کی دغابازی کی اگر یہہ پیروان مسیح اس عہدنامہ کی شرائط کو
پیش نظر رکھتے جو فیما بین انکے اور آخری فرمانروا ے غرناطہ کے ہوا
تھا تو نہ اسقدر کشت و خون کی نوبت آتی اور نہ بغاوت کی آگ بھڑکتی -
ان تمام خونریزیون اور غارتگریون کے ذمہ دار یہی نرم دل عیسائی سلاطین
مین جنہون نے طرح طرح کے وحشت ناک قوانین اجرا کئے اور بزور تیغ
دین مسیحی کی اشاعت کی - جسوقت ہم اندلس کے ان دونون فاتحون کا
مورخانہ حیثیت سے موازنہ کرنے مین تو زمین و آسمان کا فرق محسوس
ہوتا ہے مسلمانون نے جسوقت اندلس کو فتح کیا تھا اسوقت انکی عام
حالت بادیہ نشینون کی سی تھی وہ بادیہ عرب سے نکلکر آئے تھے
جہانپر تھوڑے دنون بیشتر بات بات پر لڑ جانا اور اس لڑائی کا مدتون
کا قائم رہنا انکے بائین ہاتھہ کا کھیل تھا مگر جب وہ فتحمندی کا جھنڈا لیکر

اندلس کی تسخیر کو آئے تھے اسوقت شایستگی، سچی تہذیب، ہمدردی انسانی
اور مساوات کو بھی اپنے ہمراہ لائے تھے اسکی تعلیم انکو انکے پاک مذہب
سے ملی تھی یہی وجہ تھی کہ نہ تو انہون نے اہل اسپین کی زبان تبدیل
کرنے کا قانون جاری کیا تھا اور نہ انہون نے انکے رسم و رواج بدلے تھے اور نہ
انکو جبراً مسلمان کیا تھا انہون نے نہایت نیک نیتی سے اہل اسپین
کے ساتھہ باوجودیکہ انکا شمار مفتوحہ اقوام مین تھا بلا لحاظ مذہب و ملت
مساوات اور یگانگیت کے نظر سے دیکھا اور ایسی تالیف قلوب کی اور
اپنے اخلاق حسنہ کا ایسا سکہ جمایا کہ اونھون نے خود بخود بلا جبر و اکراہ مذہب
اسلام کو قبول کرنا شروع کردیا اور بجاے اپنی زبان کے سیکھنے کے
عربی کی تعلیم کو باعث فخر و عزت سمجھنے لگے اب بھی سیکڑون کیا ہزارون
الفاظ عربی کے زبان اسپین مین موجود ہین اصل یہہ ہے کہ ان عربون
نے صرف انکے ملک پر قبضہ نہین کیا تھا بلکہ یہہ انکے دلون پر انکی زبانون
پر قابض ہوگئے تھے جبر سے نہین رضامندی سے۔ اور جب عیسائیون نے
بدنصیب و غربت زدہ مسلمانون سے اندلس پر قبضہ حاصل کیا تو باوجود عہد و اقرار کے کیا کچھ
نہین کیا مسلمانون کو جبراً عیسائی بنایا۔ رسم و رواج اور نام کے بدلنے پر مجبور کیا۔ انکے
بچون کو گرجا مین لیجانے اور بپتسمہ دلانے کا حکم دیا۔ عیسائیون کیطرح
گرجا مین انکے نکاح پڑھوانے پر زور دیا۔ انکو انکے خوش قطع اور خوش
وضع لباس چھوڑنیکا حکم صادر کیا اور اہل اسپین کیطرح کوٹ پتلون پہننے اور ٹوپیان
دینے کا دباو ڈالا۔ انکے حمامات مسمار کرادئے۔ مسجدون کو جبراً بند کرا دیا
اور بعض کو منہدم کراکے کلیسا بنایا اور کسیکو عدالت کا کمرہ مقرر کیا۔ لاکھون
کتابین جو مسلمانون کا عمر بھر کا سرمایہ علمی تھا جلا کر خاکستر کردیا اور اسپر بھی

جب انکے کلیجہ کو ٹھنڈک نہ پہنچی تو انہون نے اس ملک سے انکا بیخ و بن اکھاڑکر پھینک دیا یعنی کل مال و اسباب چھین کر جلا وطن کر دیا۔ ع

* ببین تفارہ از کجا ست تا بکجا *

مسلمانون پر یہہ آفتین صرف اسوجہ سے نازل ہوئین کہ اونہون نے قرآن مجید سے کوئی تعلق نہ رکھا تھا ارشادات نبوی کو پس پشت ڈالدیا تھا۔ انابت الی اللہ دلون سے جاتی رہی تھی اسکا لازمی نتیجہ یہہ ہوا کہ ان مین خودغرضی آگئی۔ ہمدردی اور اخوت اسلامی جاتی رہی اُولو الامر کی طاعت سے سبکدوش ہوگئے۔ عیسائیون کے دوست اور ہوا خواہ بن گئے اور باہم لڑ جھگڑ کر عیسائیون کی بڑہتی ہوئی قوت کو مدد پہنچایا جسکی سخت ممانعت اور شدید تاکید آئی ہے اللہ تعالے نے انپر وہ مصائب نازل کئے کہ جسکے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے دوران فتح اندلس مین اللہ جل شانہ نے اپنے قرآن مجید کی آیہ کریمہ "واورثکم ارضھم ودیارھم واموالھم وارضا لم تطئوھا وکان اللہ علی کل شئی قدیرًا" (اور تمکو مالک بنایا انکی زمین اور انکے گھر اور انکے مال کا اور ایسی زمین کا جسپر کبھی تمھارے قدم نہین پہرے اور ہے اللہ ہر چیز کے کرنے پر قادر) کی پیشنگوئی پوری کی پھر جب مسلمانان اندلس نے اپنی حالت بدل دی تو بحکم ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم (بیشک اللہ تعالے کسی قوم کی حالت نہین تبدیل کرتا جبتک کہ وہ اپنی حالت آپ نہ بدلین) طرح طرح کی مصیبتون مین اللہ تعالے نے انکو مبتلا کیا اور آخرکار ان یتولوا یعذبھم اللہ عذابًا الیمًا فی الدنیا والاخرۃ وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر کی پیشین گوئی کو سچ کر دکھایا کسی نے ذرا بھی انکی مدد نہ کی حالانکہ سلطان مراکو، سلطان ترکی اہل ٹونس اور خدیو مصر کو بہت زیادہ موقع امداد کا حاصل تہا

واللہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید انتہے کلام المترجم۔

اخبار ملوک بنو ادفونش از جمالقہ ملوک اندلس و فرانس و شکنش و پرتغال وغیرہم

اُسوقت چار سلاطین عیسائی ہر چہار طرف سے بلاد اسلامیہ کو گھیرے ہوئے تھے اور ملت اسلامیہ انلوگو نکے ساتھہ دریا پار مقام کرنے مین عاجز ہو گئی تھی حالانکہ انلوگون نے اکثر ان بلاد کو مسلمانون کے قبضہ سے نکال لیا تھا جسکو فتوحات اسلامی نے اپنے ابتداے دور مین سر کیا تھا۔

ان چارون مسیحی سلاطین مین سے بادشاہ قشتالہ (کسٹائیل) کے مقبوضات وسیع اور بڑے تھے قشتالہ، غلیسیہ اور قرنتیرہ وغیرہ۔ اسکے تحت حکومت تھے قرنتیرہ مین بسیط قرطبہ، اشبیلیہ، طلیطلہ اور جیان وغیرہ شامل تھے جسکی حد جوف جزیرہ سے مغرب سے مشرق تک پھیلی ہوئی تھی۔

مغرب کی جانب سے بادشاہ پرتغال (پرتگیز) کی سرحد ملتی تھی اس کے مقبوضات کا رقبہ کم تھا صرف اشبونہ پر اسکا قبضہ و تصرف ہوا مجھے اسوقت تک یہہ نہین معلوم ہوا کہ بادشاہ پرتغال کا نسب کیا ہے۔ گمان غالب یہہ ہوتا ہے کہ یہہ ان سردارونکے القاب (پس ماندگان نسل) سے ہے جنہون نے گذشتہ زمانہ مین بنو ادفونش کے مقبوضات پر قبضہ حاصل کر لیا تھا جیسا کہ آیندہ بیان کیا جائیگا۔ عجب نہین کہ یہہ اسکے پوتون مین سے ہون اور انکے بہترین نسب سے شمار کئے جاتے ہون واللہ اعلم۔

بادشاہ قشتالہ کے مقبوضات سے جانب شرق بادشاہ نبرہ کا ملک ملا ہوا تھا اور یہی بادشاہ بشکنش کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا اسکے مقبوضات کا بھی رقبہ کم اور چھوٹا تھا صوبجات قشتالہ اور مقبوضات بادشاہ برشلونہ کی درمیانی زمین

اسکے قبضہ مین تہی بادشاہ نبرہ کا دار السلطنت شہر پنبلونہ مین تہا اسکے علاوہ جو بلاد تہے اسپر بادشاہ برشلونہ کا قبضہ تہا اب ہم انلوگونکے حالات زمانہ فتح اسلامی سے بیان کیا چاہتے ہین جس سے تمکو بالتفصیل انکے حالات سے آگاہی حاصل ہو جائیگی۔

جسوقت زمانہ فتح اسلامی مین مسلمانون نے عیسائیون کو ۹۲ھ مین مغلوب کرکے لزریق (راڈرک) بادشاہ قوط (گاتہہ) کو تہ تیغ کیا اور تمام جزیرہ اندلس مین سیلاب کیطرح پہیل گئے اسوقت کل مسیحی گروہ اندرونی بلاد اندلس سے سمت کو ساحل بحر کیطرف بہاگ نکلے اور قشتالہ کے پرلی طرف کی سرحد انکو عبور کرکے جلیقیہ مین جاکے مجتمع ہوئے۔ انلوگون پر تین شخصون نے حکومت کی ابن ناقلہ انیس سال حکومت کرتا رہا ۱۳۳ھ مین اسنے وفات پائی بجائے اسکے قافلہ تخت نشین ہوا دو برس حکومت کرکے یہ بہی مرگیا پس انلوگون نے ان دونون کے بعد ادفونش بن بطرہ کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا اسی ادفونش کی اولاد اسوقت تک حکمرانی کی کرسی پر متمکن ہے۔ یہہ نسبا عجم مین سے جلالقہ کے خاندان سے ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ ابن حبان کا یہہ گمان ہے کہ یہ قوط کی نسل سے ہے اور میرے نزدیک یہ صحیح نہین ہے کیونکہ گروہ قوط (گاتہہ) تباہ و برباد اور ہلاک ہوگئی اور یہہ کم دیکہا گیا ہے کہ کوئی قوم بعد تباہی اور بربادی کے پہر صحیح حالت پر آجائے بلکہ یہہ ایک جدید بادشاہ دوسرے گروہ کا ہے۔ واللہ اعلم۔

الغرض ادفونش بن بطرہ نے ان پس ماندگان اور بقیۃ السیف عیسائیونکو ان بلاد کی حمایت کرنے پر مجتمع اور متفق کیا جو مسلمانون کے قبضہ و تصرف سے بچ رہے تہے اسوقت اسلامی فتوحات کا سیلاب جلیقیہ تک پہنچ گیا تہا۔ اور جلیقیہ

فتح کے بعد کچھ ایسے اتفاقات پیش آئے تھے کہ اسلامی دلاوروں نے تیغ و سپر رکھہ دیا تھا استنے میں دولت اسلامیہ کے قوا سے حکمرانی اندلس مین ضعیف ہوگئے اور عیسائیون نے اکثر ان بلاد پر جبکو مسلمانون نے عیسائیون سے فتح حاصل کرلیا تھا قبضہ حاصل کرلیا۔ اٹھارہ سال حکومت کرنے کے بعد اذفونش بن بطرہ نے ۱۴۱ھ مین وفات پائی اسکا بیٹا فرویلہ حکمران ہوا اسنے گیارہ سال حکومت کی۔ اسکی شان وشوکت بڑھی قوا سے حکمرانی کو مضبوطی ہوئی اسی زمانہ مین اتفاق وقت سے عبدالرحمٰن داخل کو نظام حکومت کے درستی کی ضرورت پیش آگئی پس فرویلہ نے شہر بک، پرتغال، سمورہ، سلمنقہ، شقرییشہ اور قشتالہ وغیرہ کو مسلمانون کے قبضہ وتصرف سے نکال لیا۔ ۱۵۲ھ مین یہہ ہلاک ہوگیا اسکا بیٹا شیلون سریر آرائے حکومت ہوا دس سال تک اسکی حکومت رہی۔ ۱۶۲ھ مین یہہ بھی مرگیا تب عیسائیون نے اذفونش کے سر پر تاج شاہی رکھا۔ سمول ... نامی ایک عیسائی نے اس سے بغاوت کی اور دفعتہً حملہ کرکے اسکو مار ڈالا اور بجائے اسکے سات برس تک حکومت کرتا رہا اس واقعہ کے بعد ہی امیر عبدالرحمٰن کی حکومت اندلس مین ایک طاقتور حکومت ہوگئی اسکی فوجون نے سرزمین جلیقیہ پر جہاد کیا۔ متعدد قلعات بزور تیغ مفتوح کئے ہزارہا قیدی اور بہت سامال غنیمت عساکر اسلامیہ کے ہاتھہ آیا۔ بعد معمول کے انہین عیسائیون مین سے اذفونش نامی ایک دوسرے شخص نے زمام حکومت اپنے ہاتھہ مین لی۔

لہ میرے نزدیک یہہ کاتب کی غلطی نے بجائے ۱۴۰ھ کے ۱۴۱ھ ہونا چاہیے کیونکہ ۱۳۳ھ مین ابن فاقلہ نے وفات پائی تی اور دو برس تک اسکا بیٹا فافلہ حکمران رہا اس حساب سے ۱۳۵ھ اذفونش سریر حکومت پر متمکن ہوا اٹھارہ برس اسنے حکومت کی پس اس لحاظ سے اذفونش کا انتقال ۱۵۳ھ مین ہوا نہ کہ ۱۴۱ھ ۱۲ منہ مترجم

ابن حیان نے تحریر کیا ہے کہ رذمیر کی حکومت ۱۹ ۱۳۱ھ عہد حکومت ناصر مین تہی خلیفہ ناصر نے اس پر بقصد جہاد فوج کشی کی تہی تاآنکہ غزوہ خندق مین مسلمانونکو بمقابلہ عیسائی جنگ آورون کے پسپا ہونا پڑا یہہ واقعہ ۳۲۷ھ کا ہے غزوہ خندق شہر سنت ماکس کے قریب ایک میدان مین ہوا تہا جیسا کہ اپنے موقع پر ذکر کیا گیا بعدہ ۳۳۹ھ مین رذمیر ثانی بادشاہ مرگیا اسکا بہائی سانچہ (سانکو) سریر حکومت پر متمکن ہوا اسکی دلیری اور مردانگی غیر معمولی تہی نہایت چالاک اور ہوشیار تہا مگر باین ہمہ اسکے سرداران دولت کے ہاتہون اسکی حکومت کو بیحد نقصان اٹہانا پڑا اسکی حکومت کا شیرازہ درہم و برہم ہوگیا اسکے بعد ہنوا فونش کو جلالقہ مین پہر حکومت کرنا نصیب نہوا لیکن بعد زمانہ طوائف الملوکی پہر اسکا دور دورہ ہوا اس کا ذکر اوپر ہوگیا

ابن حیان نے نقل کیا ہے کہ اس گروہ کی بادشاہت مین فردلند (فرڈی ننڈ) بن عبد شلب سردار البتہ و قلاع کے ہاتہون انقلاب پیدا ہوا یہ ان کل مسیحی سردارون سے معظم و محترم تہا جو بڑے عیسائی بادشاہ کیطرف سے مختلف صوبون کی گورنری پر مامور تہے پس اسنے صوبہ البتہ مین سانچہ کی مخالفت کا اظہار کیا اور اپنی کمک پر بمقابلہ سانچہ کے بادشاہ بشکنش کو لے آیا۔ سانچہ ان واقعات سے مطلع ہوکر خلیفہ ناصر کی خدمت مین فریادی بنکر دربار قرطبہ مین حاضر ہوا امداد کی درخواست کی چنانچہ خلیفہ ناصر نے اسکو مالی اور فوجی مدد دی اس امداد و اعانت کے بدولت خلیفہ ناصر کو سمورہ پر قبضہ ملگیا اور اسنے وہان پر مسلمانون کو ٹھہرا دیا سانچہ اور فردلند مین مدتون لڑائی کا سلسلہ جاری و قایم رہا تاآنکہ فردلند انہین لڑائیون مین سے کسی لڑائی مین گرفتار کر لیا گیا پہر بادشاہ بشکنش اور سانچہ مین اس شرط پر مصالحت ہوگئی کہ فردلند بن عبد سلب اسکا قیدی اسکے پاس بہیجدیا جائے چنانچہ سانچہ نے اسکو رہا کردیا۔ بعد اسکے ۳۵۱ھ مین اردون ادفونش (اورڈمر نوم)

خلیفہ مستنصر کیخدمت مین فریادی صورت بنائے ہوئے حاضر ہوا اور بمقابلہ سانچہ
کے امداد و اعانت کی درخواست کی مستنصر نے اسکی درخواست کو قبولیت کا درجہ
عنایت کیا اور اپنے نامور سپہ سالار غالب کو اسکی کمک پر مامور کیا۔ اس واقعہ کے
بعد سانچہ بادشاہ اوفونش مقام بطلیوس مین مرگیا۔ اسکا بیٹا رذمیر بجاے اسکے
ان لوگون پر حکومت کرنے لگا اُدھر فرولند بن عبد شلب سردار البتہ بھی براہ لوزد
بادیہ ہلاکت ہوا اسکا بیٹا غرسیہ اس صوبہ کا مالک و سردار بنایا گیا۔ اتنے مین
خلیفہ حکم مستنصر نے وفات پائی اور رذمیر نے سرحدی شہرونکو تاخت و تاراج کرنا
شروع کردیا رفتہ رفتہ اسکی بدمعاملگی اور ایذا رسانی بڑھتی گئی یہانتک کہ اللہ تعالی نے
اسکی سرکوبی پر منصور بن عامر حاجب خلیفہ ہشام موید کو مامور کیا پس اسنے رذمیر
کے مقبوضات پر خوب خوب حملے کئے بکرات و مرات بقصد جہاد اسپر فوج کشی کی کئی
بار سمورہ میں اسکا محاصرہ کیا بعدہ لیون کیجانب بڑھا اور اوسکو بھی اپنے محاصرہ مین لیلیا
اس واقعہ سے کچھ دنون پہلے غرسیہ بن فرولند والی البتہ پر بھی یلغار کیا تھا بادشاہ شکلنشر
اس کی کمک پر آیا ہوا تھا منصور نے اپنے پرزور حملون سے ان دونونکو فاش شکست
دی بعد ازان یہہ دونون متفق ہوکر رذمیر کے ساتھ منصور کے مقابلہ پر آئے مقام
شنت مانکس پر سخت اور خونریز جنگ ہوئی منصور نے اس میدان کو بھی جیت لیا
اوران سب عیسائی سلاطین کو ہزیمت دیکر شنت مانکس پر قبضہ کرلیا اور بعد
فتحیابی کے اسکے قلعہ کو منہدم اور شہر کو ویران کرڈالا۔ ان پے درپے ہزیمتون سے
جلالقہ کے چھکے چھوٹ گئے رذمیر کو بداقبال اور شوم کہنے لگے اسکے چچا برمند بن
اردون نے اسکے برخلاف علم مخالفت بلند کرکے حکومت و سلطنت کا دعوی کردیا
عیسائیون مین نفاق اور باہمی کینہ کی آگ بھڑک اٹھی۔ بعد اسکے رذمیر نے ۳۷۴ھ
مین منصور کی اطاعت قبول کرلی اور اسکے بعد ہی مرگیا اسکے مرنے پر اسکی مان بھی

منصور کی مطیع و فرمانبردار رہی اور جلالقہ بالاتفاق برمندین اردون کو اپنا بادشاہ بنائے رہے منصور نے جلالقہ پر پھر چڑہائی کر دی برمند کو یہہ امر نہایت شاق گذرا بہت کچھ ہاتھہ پانون مارے مگر کچھ بن نہ آئی اور منصور نے لیون کو بزور تیغ فتح کرکے سمورہ کیجانب قدم بڑہا برمند سمورہ کو چھوڑ کر بہاگ گیا اہل سمورہ نے شہر کو منصور کے حوالہ کر دیا پس منصور نے سمورہ کو تاخت و تاراج کرکے چٹیل میدان بنا دیا اس مقام کے سر ہونے سے جلالقہ کے قبضہ مین بجز چند کوہستانی قلعات کے اور کوئی قلعہ باقی نہ رہا جو کہ انکے ملک اور بحر اخضر کے درمیان مین حائل تھے بعدہ برمند کی یہہ کیفیت رہی کہ کبھی مطیع اور فرمانبردار ہوجاتا تھا اور کبھی بدعہدی کرکے مخالفت کا اعلان کر دیتا تھا۔ منصور اسپر بنفسہ ایلغار کرتا رہتا تھا بالاخر برمند نے اپنی ناکامی کا یقین کر لیا اور ۳۸۵ھ ۹۹۵ء منصور کے دربار مین حاضر ہوکر گردن اطاعت جھکا دی اور اپنے کل مقبوضات کی زمام حکومت منصور کے حوالہ کر دی منصور نے اسکے ساتھہ فیاضانہ سلوک کیے اسکو اسکے مقبوضات کی سند حکومت عنایت کی اور اپنا باجگذار بنا کے پھر اسکے ملک کو واپس فرمایا۔ ۳۸۹ھ ۹۹۹ء مین بنظر حفاظت بلاد سرحدی مسلمانون کے ایک گروہ کو سمورہ مین آباد کیا اور ابو الاحوص معن بن عبد العزیز تجیبی کو اس کی سند حکومت عطا کی۔

چونکہ غرسیہ بن فرولند نے مخالفین منصور کی اعانت کی تہی اسوجہ سے منصور نے اسکی گوشمالی کی طرف توجہ کی چنانچہ فوجین مرتب کرکے شہر استبونہ دار السلطنت غلیسیہ (گلیشیا) پر چڑہائی کر دی اور بزور تیغ اسپر قابض ہوکر ویران اور خراب کر ڈالا۔ اس واقعہ کے بعد غرسیہ کا انتقال ہوگیا اسکا بیٹا سانچہ سریر حکومت پر متمکن ہوا۔ منصور نے ان سب سلاطین پر جزیہ قائم کیا اور کل اہل جلیقیہ کو اپنے

علم حکومت کے سایہ مین سے لیا یہہ لوگ منصور کے شاہی اقتدار کو اسیطرح تسلیم کرتے تہے جسطرح کہ گورنران صوبجات اپنے بادشاہ کی شاہی جاہ و جلال کو مانا کرتے ہین۔ صرف بزمند بن ارذون اور سد بن عبد شلب والی غلیسیہ اس اثر سے محفوظ رہا کیونکہ یہہ دونون خودمختاری کے ساتھہ حکمرانی کر رہے تہے باین ہمہ سد بن عبد شلب نے مراسم اتحاد قائم کرنے کی غرض سے اپنی بہنی کو ۳۹۳ھ مین منصور کیخدمت مین بطور کنیز خدمت کرنیکو بہیجا پس منصور نے اس کو آزاد کر کے اپنے حبالہ نکاح مین داخل کر لیا۔ بعد چندے بزمند نے سرکشی کی منصور کو اسکی خبر لگی فوجین آراستہ کر کے چڑہائی کر دی اور کامیابی کا جہنڈا لئے ہوے سینٹ یاقب (سینٹ یعقوب یا یاگو) تک پہنچگیا جہانپر کہ ہرسال عیسائیونکا جم غفیر حج و زیارت کو آتا تہا اور یعقوب حواری کی قبر تہی یہہ مقام غلیسیہ کے انتہائی سرحد پر واقع ہے عیسائیون نے منصور کی آمد کی خبر پاکر اس مقام کو خالی کر دیا تہا منصور نے سینٹ یعقوب کو منہدم کرا کے اسکے دروازونکو دارالحکومت قرطبہ مین اٹہا لایا اور جامع قرطبہ مین اس طریقہ کے مطابق کہ ہر حکمران کچہہ نہ کچہہ اسکی عمارت مین اضافہ کرتا چلا آتا تہا بطور اپنی یادگار کے لگا دیا بزمند بن ارذون نے منصور کی ان کامیابیان سے متاثر ہو کر مصالحت اور نیز شرایط صلح طے کرنے کی غرض سے اپنے بیٹے بلانہ کو معن بن عبد العزیز والی جلیقیہ کے ہمراہ بارگاہ خلافت قرطبہ کیجانب روانہ کیا۔ منصور نے اپنی فیاضی اور سرچشمی سے بزمند کی درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا اور اس سے مصالحت کر لی پس بلانہ کامیابی کے ساتھہ اپنے باپ کیطرف مراجعت کی۔ بعدہ منصور نے عیسائی امراء مین سے ارغومس کے سر کرنے پر کمر ہمت باندہی جو اطراف جلیقیہ مین ہمین سموره وقشتیلہ حکمرانی کر رہا تہا اسکا دارالحکومت سنت بریہ مین تہا۔ بس ۳۹۵ھ مین کمال

مردانگی سے فتح کر کے دائرہ حکومت اسلامیہ مین داخل کر لیا۔ پھر برمند
بن ارذون بادشاہ بنوا فونش نے بادیہ ہلاکت کا سفر اختیار کیا اسکا بیٹا انونش
حکمران ہوا اسنے خود مختاری حکومت کا اعلان کیا سعد بن عبد شلب آڑے
آیا اس نزاع کے فیصلہ کرنیکو عبد الملک بن منصور کو حکم مقرر کیا منصور نے اصبغ
بن سلمہ قاضی نصاری کو ان دونون کی خصومت کے فیصلہ کرنے پر متعین فرمایا
اصبغ نے سعد بن عبد شلیب کے حق مین فیصلہ کیا پس ا فونش بن برمند اس زمانہ
سے سعد بن عبد شلب کی نگرانی و ظل حکومت مین حکمرانی کرتا رہا تا آنکہ ۳۹۸ھ مین
ا فونش نے براہ غریب و مکر سعد کو مار کر اسکی حکومت کو نیست و نابود کر دیا اور
اپنے باپ کے عہد حکومت کے امرا سے اور نیز اُن لوگون سے جو اسکی قوم
کے تھے مراسم شاہی کے بجالانے کا خواستگار ہوا چنانچہ ا فونش کو اس ارادے
مین کامیابی ہوئی اسنے اپنی جانب سے ان لوگونکو مامور کیا جو اسکے پاس رہتے تھے
اور جنپر اسکو اعتماد تھا رفتہ رفتہ اسکے زمانہ مین ملوک بنی ارغوس اور بنی فردلند وغیرہ
کا ذکر و تذکرہ نسیاً منسیاً ہو گیا جنکے حالات اوپر تحریر کر آئے ہین۔ انلوگونکی حکومتین بنی
ا فونش مین سے سانجیہ بن رذمیر کے زمانہ حکمرانی مین تھین۔ ا فونش نے ان
سب چھوٹی چھوٹی حکومتون کو ایک جا کر کے متفقہ قوت سے عبد الملک مظفر بن منصور
کے مقابلہ کی طیاری کی بادشاہ بشکنش نے فوجی اور مالی مدد دی قلونیہ کے باہر
ایک میدان مین دونون حریف کا مقابلہ ہوا سخت اور خونریز جنگ کے بعد اسنے انکو
ہزیمت دی اور بصلح قلعہ کو مفتوح کر لیا۔

ان واقعات کے بعد منصور اور اسکے بیٹون کی حکومت کا سلسلہ منقطع ہو گیا
چوتھی صدی کے شروع مین بربریون کے فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہوئی سانجہ
بن غرسیہ والی البتہ کو مسلمانون سے بدلہ لینے کا موقع ملگیا۔ ہمیشہ ایک گروہ کو

دوسرے کے خلاف ابھار دیتا اور اسکی مدد کرتا تہا یہانتک کہ اسکی بعض امیدین حاصل ہوگئین اسی اثناء مین بادشاہ بشلنش نے اسکو [illegible]ھ مین مار ڈالا اور عیسائیون نے آہستہ آہستہ ان بلاد کو جوکہ قشتالہ اور جلیقیہ مین واقع تہے اور جہان پر یہہ اس سے پیشتر مغلوب ہو چکے تہے دبا لیا۔ الفونش برابر جلیقیہ اور اسکے صوبون پر حکمرانی کرتا رہا اور اسکے خاندان مین سلسلہ حکومت قائم و جاری رہا تا آنکہ اندلس مین طوائف الملوک کا زمانہ آگیا اور لمتونہ ملوک مغرب مین مرابطیون نے ملوک الطوائف اندلس پر غلبہ و استیلا حاصل کرکے کل ملک اندلس کو اپنے علم حکومت کا ماتحت و مطیع بنالیا۔ اور عربون کی حکومت ملک اندلس سے منقطع اور منتقض ہوگئی۔

تواریخ اور حالات لمتونہ مین لکہا ہوا ہے کہ جس بادشاہ قشتالہ نے ملوک الطوائف اندلس پر [illegible]ھ مین خراج قائم کیا تہا وہ بطبیین تہا بظاہر یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ یہ شخص سانجہ بن ادمرکس ہے جوکہ اندنون بنی الفونش کا بادشاہ تہا مستولی اور متغلب تہا اور یہہ انکے اخبار مین مذکور ہے۔ اور جب یہہ مرگیا تو زمام حکومت اسکے بیٹون فردلند اور غرسیہ اور ر ذمیر نے اپنے ہاتہون مین لی مگر ان سبہون کا نگران اور انکے کامون کا منصرم فردلند تہا۔ اس نے سنت بریہ اور اکثر صوبجات ابن افطس پر قبضہ کرلیا تہا۔ پہر یہ سانجہ غرسیہ اور الفنش کو چہوڑکر مرگیا۔ انلوگون مین نا اتفاقی پیدا ہوگئی لڑتے بہڑتے نتیجہ یہہ ہوا کہ حکومت و سلطنت پر الفنش تن تنہا قابض و متصرف ہوگیا اسکے زمانہ مین ظاہر اسمٰعیل بن ذی النون نے [illegible]ھ مین وفات پائی۔ اور اسی نے [illegible]ھ مین طلیطلہ پر قبضہ کرلیا تہا اندنون جزیرہ اندلس مین اسکے قبضہ سے اسکی بڑی عزت تہی۔ اسکے بطارقہ اور سرداران دولت سے بہانس ملقب بہ انبنہ دور تہا اسکے معنی ہین "ملک الملوک" اس نسبے

اور یوسف بن تاشفین سے مقام زلالقہ مین مڈبھیڑ ہوئی تھی اس لڑائی مین اسی کو ہزیمت ہوئی تھی۔ یہ واقعہ ۱۰۸۶ء؁ ہے۔ اسنے ابن ہود کا سرقسطہ مین محاصرہ کیا چونکہ اسکے چچازاد بھائی رذمیر سے اور اس سے ان بن تھی اس نے میدان خالی دیکھ کے طلیطلہ پر چڑھائی کر دی اور پہنچتے ہی محاصرہ ڈالدیا مگر کامیابی نصیب نہوئی۔ اسی زمانہ مین قسطلے پایہ کا، غرسیہ نے مریہ کا، برہانس نے مرسیہ کا اور قسطون نے بنا طیہ و سرقسطہ کا محاصرہ کرلیا۔ بعد ازان ۱۰۹۵ء؁ مین الفنش نے بلنسیہ پر قبضہ کرلیا پھر مرابطیون نے ملوک الطوائف اندلس پر مستولی اور غالب ہو کر بلنسیہ کو عیسائیون کے قبضہ سے نکال لیا۔ ۱۱۰۹ء؁ مین الفنش مرگیا۔ جبالالقہ کی از مام حکومت الفنش کی بیوی نے اپنے ہاتھ مین لی اور رذمیر سے اپنا عقد کرلیا مگر بعد چندے اس سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے قیدیون مین سے ایک قیدی کے ساتھ زن و شوئی کا تعلق پیدا کیا۔ اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکو عیسائی سلیطین کے نام سے موسوم کرتے تھے ۱۱۳۰ء؁ مین ابن رذمیر اور ابن ہود سے سرقسطہ کے باہر وہ مشہور لڑائی ہوئی جسمین ابن ہود عیسائیون کے ہاتھ شہید ہوا اور ابن رذمیر نے سرقسطہ کے قلعہ پر اپنے اقبال کا جھنڈا گاڑ دیا۔ عماد الدولہ اور اسکا بیٹا روطہ کی طرف بھاگ گیا مدتون وہین مقیم رہا تا آنکہ سلیطین نے بمصالحت اپنے پاس بُلا کے قشتالہ کیجانب روانہ کردیا۔ بعد اسکے رذمیر اور اہل قشتالہ مین لڑائیان ہوئین انہین لڑائیون کے سلسلہ مین برہانس ۱۱۳۴ء؁ مین مرگیا یہ واقعہ لمتونہ مین مرابطیون کے آخری دور حکومت مین واقع ہوا۔ پھر انلوگون کی حکومت و سلطنت موحدین کے ہاتھون نیست و نابود ہوگئی۔ زمانہ حکومت منصور یعقوب بن امیر المومنین یوسف بن عبدالمومن مین عیسائیون کی حکومت انکے تین بادشاہون الفنش، ببیوج اور ابن الرند مین محدود تھی انہین سے الفنش بنظر طاقت و قوت اور بلحاظ ملک و دولت پچھلے دو سے

بڑا تہا۔ یہی مسیحی لشکر اور عیسائی امرا کا جنگ ارک مین جسمین منصور کو انپر فتحیابی نصیب ہوئی تہی ۱۱۹۴ء ۵۹۱ھ مین سردار اور میدان جنگ کا سپہ سالار تہا۔ بیبوح والی لیون وہ ہے جس نے عام العقاب مین ناصر کے ساتہہ بدعہدی کی تہی۔ تفصیل اسکی یہہ ہے کہ بیبوح نے خط و کتابت کرکے ناصر سے مراسم اتحاد پیدا کئے اور باظہار دوستی ناصر کے پاس آیا مشفقانہ نصیحت کی ناصر نے براہ عزت افزائی بہت سا مال عنایت کیا بعد ازان بیبوح نے اپنے دارالحکومت مین واپس آکر ناصر کے مراسم واتحاد کو دور سے سلام کرکے رخصت کردیا۔ معرکہ آرائی کی نوبت آئی نتیجہ یہہ ہوا کہ جنگ عقاب مین اسکو دوبارہ ہزیمت اوٹہانا پڑی۔ بعد اسکے ناصر نے وفات پائی مستنصر سریر حکومت پر جلوہ آرا ہوا اور بنی عبد المومن کی ہوا بگڑ گئی۔ الفنش نے ان قلعات اور مقامات پر قبضہ کرلیا جسپر مسلمانون کا پہریرہ لہرارہا تہا بعدہ الفنش بہی صحرائے ہلاکت کا رہ نورد ہوا۔ اسکا بیٹا ہرانده تخت نشین ہوا۔ یہہ احول (بہنگا) تہا اور اسی لقب سے ملقب کیا جاتا تہا۔ یہہ وہی شخص ہے جسنے کہ قرطبہ اور اشبیلیہ کو بنو ہود کے قبضہ اقتدار سے نکالکر اپنے دائرہ حکومت مین داخل کیا تہا اسکے عہد حکومت مین بادشاہ ارغون نے بلاد اسلامیہ اندلوسیہ پر فوج کشی کی تہی جس سے تمام بلاد شرقی اندلس مین ایک عام ہل چل پڑگئی تہی شاطبہ، دانیہ، بلنسیہ سرقسطہ اور کل سرحد شرقی کے بلاد مسلمانون کے قبضہ و تصرف سے نکل گئے اور مسلمانون نے ہر چہار طرف سے سمٹ کر ساحل بحر کو اپنا ملجا و ماوا بنایا پس ان بقیہ مسلمانون پر بعد ابن ہود کے ابن احمر حکمران ہوا۔ پہر ہرانده مرگیا اسکا بیٹا سریر حکومت پر متمکن ہوا۔ اور جب یہہ بہی مرگیا تو اسکا بیٹا ہرانده ثانی عیسائی گورنمنٹ کے عنان حکومت کا مالک و وارث ہوا۔ اسکے زمانہ حکومت مین سلطان یعقوب بن سلطان ابن احمر کی امداد و اعانت کو اندلس آیا تہا اندنون اسکا بادشاہ

یعقوب بن عبد الحق تہا۔ عیسائی فوجون سے ایک وسیع وادی مین معرکہ آرائی ہوئی
مسیحی لشکر یہ بنی اونوفتش کے غلامون مین سے ایک سفاہ سپہ سالاری کر رہا تہا
جو عیسائیون کا نہایت معتمد علیہ اور مایہ ناز وفخر تہا۔ سلطان یعقوب بن عبد الحق سے
اسکو ہزیمت دی جس سے عیسائیون کی جماعت منتشر ہوگئی مگر سلسلہ فتنہ وفساد برابر
جاری وقائم رہا۔ سلطان یعقوب نے کبہی اور کسیوقت اندلس کو اپنا مسقط الراس یا
دار القرار نہین بنایا ہمیشہ اسپنے ملک اور دار الحکومت مین بیٹہا ہوا وقتاً فوقتاً
عیسائیون کے مقبوضات پر تاخت وتاراج کرتاتہا اور اپنے آئے دن کے جہاد اور
فوج کشی سے سرکش مسیحیون کی سرکوبی مین مصروف رہا تا آنکہ مسیحی سلاطین نے
مصالحت کا پیام دیا۔ اور باہم مصالحت ہوگئی۔ اسی زمانہ مین ہراندہ بادشاہ قشتالہ
اور اسکے بیٹے سانجہ مین باہم مخالفت پیدا ہوگئی۔ ہراندہ بطور وفد کے سلطان یعقوب
کی خدمت مین اپنے بیٹے سانجہ کی زیادتیون کی شکایت کرنے کو حاضر ہوا اور دست بستہ
کے بعد امداد واعانت کی درخواست کی۔ سلطان یعقوب نے اپنی فیاضی اور دریادلی
سے اسکی درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا مالی اور فوجی مدد دی ہراندہ نے
مال کے بدلے اپنے تاج کو جوکہ اسکے اسلاف کے زمانہ سے مخزون چلا آتا تہا بطور
رہن کے بارگاہ سلطانی مین حاضر کیا یہہ تاج سلاطین بنی عبد الحق حکمرانان بنی مرین کے
خزانہ شاہی مین اسوقت تک موجود ہے۔ اسکے بعد ہراندہ سنہ ۶۸۳ھ (۱۲۸۴ء) مین مرگیا اسکا بیٹا
سانجہ مستقل طور سے حکمرانی کرنے لگا۔ سلطان یعقوب کے انتقال کے بعد سانجہ
بہی بارگاہ سلطانی مین درخواست مصالحت پیش کرنے کو حاضر ہوا چنانچہ سلطان
یوسف بن یعقوب نے اس سے مصالحت کرلی۔ مگر سانجہ نے ایفائے عہد نہ کیا
خلاف صلحنامہ کے آتش جنگ کو مشتعل کر کے طریف کا محاصرہ کرلیا اور قابض ہوگیا
سنہ ۶۹۳ھ (۱۲۹۴ء) مین یہہ بہی راہی عدم ہوا اسکا بیٹا ہراندہ تخت نشین ہوا اور سنہ ۷۱۲ھ (۱۳۱۲ء) بن

بار حکومت سے سبکدوش ہو کر ملک عدم کی رہ نوردی اختیار کی اسکا بیٹا بطرہ سریر حکومت پر متمکن ہوا - یہہ ایک نوعمر چہوکرا تہا اسکے چچا جبران نے اسکی نگرانی اور اسکے حکومت و سلطنت کا انصرام اپنے ہاتہہ مین لیا جسوقت عیسائیون نے غرناطہ پر ۸ شعبان ۱۳۱۹ء ۷۱۹ھ مین چڑہائی کی تہی تو یہہ دونون چچا اور بہتیجہ بہی آئے ہوئے تہے بطرہ کے بعد اسکا بیٹا ہنشہ تخت نشین ہوا یہہ بہی صغیر السن تہا اسکی کفالت اسکے اراکین دولت نے کی جب سن شعور کو پہنچا تو بذات خاص حکمرانی کرنے لگا - اسنے سلطان ابوالحسن پر جبکہ وہ طریف کا ۷۴۱ھ مین محاصرہ کئے ہوے تہا فوج کشی کی تہی اور حملہ آور ہوا تہا اتفاق سے طاعون جارف مین مرگیا تب اسکا بیٹا بطرہ وارث تاج و تخت ہوا بطرہ اور قمط بر شلونہ سے چل گئی بطرہ نے کئی بار قمط پر فوج کشی کی اور اسکے اکثر صوبجات پر قبضہ کرلیا - بلنسیہ کا بہی بکرات و مرات محاصرہ کیا بالاخر ۷۶۳ھ ۱۳۶۲ء مین قمط کو فتحیابی ہوئی اکثر بلاد قشتالہ پر قبضہ کرلیا عیسائیون کے مختلف فرقون اور گروہون نے بہی بوجہ ظلم و جور بطرہ قمط کی اعانت کی بطرہ گہبراکر فرانس کے اس گروہ مین چلاگیا جو کہ قشتالہ کے اس پار اندرونی حصہ مین لیمانیہ و قرطانیہ کے اطراف مین ساحل بحر اخضر اور جزیرہ تک آباد تہے پس اسکے بادشاہ ملبنس غالس نے ایک بہت بڑی فوج بطرہ کی کمک کو مرتب کرکے قشتالہ پر فوج کشی کی چنانچہ قشتالہ اور قرنتیرہ و مجیرہ پر قبضہ کرلیا اور بطرہ کو ان بلاد کی عنان حکومت سپرد کرکے اپنے بلاد کیجانب مراجعت کی - ان لوگون کے واپسی سے چند دنون قبل ایک وبا عظیم ان لوگون مین پہیل گئی تہی جس سے ان کا گروہ کثیر ہلاک ہوگیا تہا - بعد اسکے بطرہ اور اسکے بہائی قمط مین جنگ و جدال کا سلسلہ مسلسل جاری و قائم رہا یہانتک کہ قمط کو فتحیابی نصیب ہوگئی اور بطرہ ایک قلعہ مین پناہ گزین ہوگیا بعد چندے جسوقت بطرہ کو اس امر کا احساس ہوگیا کہ قمط عنقریب مجہکو گرفتار کرلے گا خفیہ طور سے اپنے کسی ہواخواہ کو لکہہ بہیجا کہ مین تمہارے جوار مین پناہ گزین ہوا چاہتا ہون

اس نے اقراری جواب دیا اتفاق سے قمط کو اسکی خبر لگ گئی پس قمط نے اسی بوخواہ کے مکان مین بطرہ کو ۷۶۹ ہجری مین حملہ کرکے قتل کر ڈالا اور بنو ادفونش کے کل مقبوضہ بلاد پر مستولی و متصرف ہوگیا بطرہ کا بیٹا اپنے باپ کے مارے جانے کے بعد معہ اپنے وزیر کے قرمونہ مین پناہ گزین اور قلعہ نشین ہوگیا تھا قمط نے بحکمت عملی اسکو قرمونہ سے اوتار لیا اور اسطور سے آہستہ آہستہ قشتالہ کی حکومت پر مستولی ہوگیا ہنبس غالس بادشاہ فرانس نے اس لڑکے کے ذریعہ سے جو کہ بطرہ کی بیٹی کے بطن سے تھا قمط سے جھگڑا شروع کیا جیسا کہ نواسون کی تملیک کے بابت مجمیون کی عادت ہے چنانچہ قمط اور ہنبس غالس مین مدتون لڑائی کا سلسلہ جاری اور قائم رہا جس کی وجہ سے وہ لوگ مسلمانون سے غافل و بے پرواہ ہوگئے اور انلوگون نے اس خراج کا دینا بند کردیا جو عیسائیون نے انپر بوجہ کمزوری کے قائم کر لیا تھا بعدہ ۷۹۱ ہجری مین قمط مرگیا اسکا بیٹا سانجہ سریر حکومت پر متمکن ہوا اسکا دوسرا بیٹا غومس غرناطہ کیطرف بھاگ گیا بعد چندے اطراف قشتالہ کیجانب لوٹ آیا۔ اسوقت (آٹھوین صدی ہجری مین) مملکت قشتالہ کی یہی کیفیت ہے اور اسی صورت سے وہان کی حکومت جاری و قائم ہے اور الفنش بادشاہ فرانس کے ساتھہ ان کی منازعت چلی جارہی ہے اسیوجہ سے انکی دشمنی سے سلمانان اندلس محفوظ ہین واللہ من ورائہم محیط۔

بادشاہ پرتغال کا رقبہ حکومت جسکی سلطنت غربی اندلس اطراف اشبونہ مین ہے بہ نسبت بادشاہ قشتالہ کے کم ہے صرف صوبجات جلیقہ قبضہ و تصرف مین ہین باین ہمہ اسکا بادشاہ اسوقت خود اختیاری حکومت و سلطنت کیوجہ سے دوسرون سے ممتاز سمجھا جاتا ہے اور نسبًا ابن ادفونش کا شریک ہے مین نہین سمجھتا کہ اسکا نسب کس طرح بنو ادفونش سے جا ملتا ہے۔

بادشاہ برشلونہ جس کی حکومت کا سکہ شرقی اندلس مین چلتا ہے یہ ایک وسیع

حکومت اور عظیم مملکت کا مالک ہے - ارغون، شاطبہ، سرقسطہ، بلنسیہ، جزیرہ دانیہ، میورقہ اور منورقہ وغیرہ اسکے علم حکومت کے مطیع ہین - نیا انکو فرانس سے تعلق ہے - اسکے بادشاہ کا حال جیسا کہ ابن حبان نے نقل کیا ہے یہہ ہے کہ قوم قوط (گاتھ) جنلوگون کی حکومت اس سے پہلے اندلس مین تہے وہی لوگ مملکت فرانس کے قدیمی بادشاہ تہے - پھر اہل فرانس اور قوم قوط مین مخالفت پیدا ہوئی ان لوگون نے انکے عہد و اقرار ناموں کو غیر قابل العمل تصور کر کے داخل دفتر کردیا برشلونہ مملکت فرانس کا ایک صوبہ تہا پس جسوقت اللہ تعالی نے اس ملک کو آفتاب اسلام کی روشنی سے منور کیا اور فتوحات اسلامیہ کا سیلاب تمام بلاد اندلس مین چشم زدن مین پہیل گیا تو اُسی عداوت کیوجہہ سے فرانس نے قوط کی اعانت و مدد نہ کی مسلمانون نے قوم قوط کے سر کرنے کے بعد فرانس پر دہاوا کیا اور برشلونہ کو انکے قبضہ سے نکال کر دائرہ حکومت اسلامیہ مین شامل کر لیا پھر اسکے سرحدون سے متجاوز ہو کر اس سے ملے ہوئے بر اعظم پر بہی قابض ہو گئے اور اسکے دار الحکومت جزیرہ اربونہ کو بہی فرانس سے چہین لیا علاوہ اسکے اور بلاد پر بہی فرانس سے قبضہ لے لیا جو اس اطراف سے ملے ہوئے تہے - بعد اسکے جسوقت مشرق مین دولت امویہ کا خاتمہ ہوا اور دولت عباسیہ نے عنان حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لی اسوقت اندلس مین عربون پر بہی مصیبتین نازل ہوئین باہم خانہ جنگیون مین مصروف ہو گئے فرانس نے موقع پا کر اپنے بلاد کو جنپر مسلمانون نے قبضہ کر لیا تہا برشلونہ تک پہر واپس لے لیا اور تقریباً ہجرت کی دوسری صدی مین اسپر قابض ہو گئے انلوگون نے اس صوبہ پر اپنی طرف سے ایک عیسائی امیر کو مقرر کیا جو بادشاہ رومہ فرانس کا مطیع اور ماتحت تہا اسوقت انکا بادشاہ قارلہ اکبر تہا یہہ بہت بڑا جابر اور سرکش تہا بعد چندے انکے ملوک کے ضعف اور اختلاف کیوجہہ سے انمین بہی اختلاف و منافشہ پیدا ہو گیا جیسا کہ مسلمانون مین اسلامی سلاطین کے ضعف کیوجہ سے مخالفت باہمی اور چہوٹی چہوٹی متعدد حکومتین قائم ہو پیدا ہو گئین تہین

پس گورنران صوبجات نے اپنے اپنے مقبوضہ ممالک کو دبا لیا اور خود سر حکومت
کے دعویدار ہو گئے ازانجملہ ملوک برشلونہ تھے انہوں نے بھی اپنے مقبوضہ صوبہ کو
اپنا ملک سمجھکر خود اختیاری حکومت کی بنا ڈالدی۔ اور ملوک بنی امیہ ابتداً ملوک
برشلونہ سے مصلحت مصالحت اور اتحاد کا برتاؤ اسوجہ سے رکھتے تھے کہ مبادا بادشاہ
روم یا بادشاہ قسطنطنیہ دوسری جانب سے انلوگوں کا معین وحامی نہو جائے
پھر جب منصور بن ابی عامر کا دور حکومت آیا تو اسکو عیسائیون کا تسلط برشلونہ پر غیر مطبوع
ہوا فوجیں طیار کین آلات حرب سے انکو آراستہ کیا اور خود امیر لشکر ہو کر اونپر بقصد جہاد
فوج کشی کر دی چنانچہ ملوک برشلونہ کے بلاد کو تاخت وتاراج کرتا ہوا برشلونہ تک پہنچگیا
اور اسکو بھی فتح کر کے اپنی فتحیابی کا جھنڈا گاڑ دیا۔ اندنون اسکا بادشاہ بوریل بن طیر تھا
اسکی حالت اسوقت ویسا ہی تھی جیسا کہ اور ملوک نصاریٰ کی تھی بوریل نے وقت
وفات تین بیٹے چھوڑے۔ تغلبہ، ہمیند و اور ادمنقود۔ پھر ادمنقود نے عبد الملک بن
منصور سے بدعہدی کی عبد الملک نے اسپر جہاد کیا اور اسکے بلاد مین سے کسی شہر کی
سرحد مین اسکو گرفتار کر لیا۔ اسکے بعد بربریون کے فتنہ کی گرم بازاری ہوئی ادمنقود اس
فتنہ مین بربریون کا شریک اور انکا ہوا خواہ تھا۔ انہین لڑائیون مین ادمنقود نے سنہ ہجری
بادیہ ہلاکت کا سفر اختیار کیا ہمیند تنہا برشلونہ پر حکمرانی کرنے لگا سنہ ہجری مین یہ بھی رہگرائے ملک عدم ہوا اسکا بیٹا
یلتنفیر تخت نشین ہوا چونکہ یہ کمسن تھا اسکی ماں امور سیاست کی نگران ہوئی۔ اس سے اور ملوک طوائف
اندلس یحییٰ بن منذر سے لڑائی ہوئی تھی یہ وہی عیسائیہ ملکہ ہے جسنے سرحد طرطوشہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ سلسلہ حکومت
ہمیند ہی کے نسل مین قائم رہا۔ موحدون کے آخری دور حکومت مین اسکا بادشاہ جامعہ بن بطیر بن اوفونش بن ہمیند تھا
اسی نے بلنسیہ کو مسلمانون کے قبضہ سے نکالا ہے اندنون (یعنی آٹھوین صدی ہجری مین) ان
انکے بادشاہ کا نام بطرہ ہے مجھے اسکے نسب سے کوئی ذاتی اطلاع نہین ہوئی کہ
کس طرح پر اسکا نسب اسکی قوم سے ملتا ہے اس صدی (آٹھوین) کے تیسوین سال

مین اسنے سریر حکومت پر قدم رکھا تھا اور اسوقت تک یہہ زندہ ہے اس کا بیٹا بوجہہ اسکے ضعیف و عمر ہونے کے اسپر غالب ہے و اللہ وارث الارض و من علیہا وہو خیر الوارثین۔

اخبار حکمرانان عرب جنہون نے زیر اثر دولت عباسیہ بلاد اسلامیہ پر حکومت کی۔

ان حکمرانان عرب مین سے جنہون نے علم خلافت عباسیہ کے زیر اثر بلاد اسلامیہ پر حکمرانی کے پہلے ہم بنو اغلب والیان افریقیہ کے حالات معرض تحریر مین لاتے ہین اور انکے ابتدائے حکومت اور جملہ احوال کو لکھا چاہتے ہین۔

عہد خلافت عثمان بن عفان کے تذکرہ مین عبد اللہ بن ابی سرح کے ہاتھون افریقیہ کی فتح کی کیفیت ہم تحریر کر آئے ہین کہ یہہ بیس ہزار صحابہ اور سرداران عرب کی جمعیت سے افریقیہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ عیسائیون کے اس گروہ کو جو کہ وہان پر فرانس، روم اور بربر کا موجود تھا منتشر و پراگندہ کیا تھا انکے دار السلطنت سبیطلہ کو منہدم و مسمار کرکے انکے مال و اسباب چھین لئے تھے ان کی عورتون اور لڑکیون کو لونڈیان بنالین تھین۔ انکے حکومت کا شیرازہ کو درہم و برہم کر دیا تھا سواران عرب نے افریقیہ کے میدانون کو اپنا جولانگاہ بنا لیا اور اہل کفر کو اس سختی سے قتل و قید کرنا شروع کیا کہ اہل افریقیہ نے عبد اللہ بن ابی سرح فاتح افریقیہ کیخدمت مین یہہ درخواست پیش کی کہ تین سو قنطار سونا آپ ہم سے لیکر معہ عرب کے اپنے ملک کو واپس جائین چنانچہ عبد اللہ بن ابی سرح نے اس درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا اور ۲۷ھ مین مصر کیجانب معاودت کی۔

معاویہ بن خدیج

۳۴ھ مین معاویہ بن ابی سفیان نے معاویہ بن خدیج کونی گورنر مصر کو افریقیہ پر جہاد کرنے کی ہدایت کی پس معاویہ بن خدیج نے فوجین آراستہ کرکے

افریقیہ کیطرف قدم بڑہایا۔ جلولا پر پہنچکر ہنگامہ کارزار گرم کردیا رومیون کے اس لشکر سے
مقابلہ ہوا جسکو بادشاہ قسطنطنیہ نے افریقیہ کی حمایت کی غرض سے روانہ کیا تہا مقام قصر
احمر مین دونون حریف کا مقابلہ ہوا نہایت سخت اور خونریز لڑائی کے بعد مسلمانون نے
عیسائیون کو شکست دی اور بکمال ابتری کے ساتہہ انکو انکے ملک کیجانب لوٹا دیا جلولا پر
اسلامی جہنڈا نصب کردیا گیا بہت سا مال غنیمت ہاتہہ آیا اطراف و جوانب کو جی کہولکر
تاخت وتاراج کیا اور واپس آئے۔

عقبہ بن نافع

۵۰ھ مین معاویہ بن ابی سفیان نے عقبہ بن نافع بن عبد اللہ بن قیس
فہری کو افریقیہ کے سر کرنے پر مامور کیا اور معاویہ بن خدیج کے قبضہ سے اسکی عنان حکومت
نکال لی پس عقبہ بن نافع نے قیروان کو آباد کیا بربریون سے معرکہ آرا ہوئے اور انکے ملک کو
معقول طور سے پامال کیا۔

ابو المہاجر

پہر معاویہ بن ابی سفیان نے مصر اور افریقیہ کی حکومت پر مسلمہ بن مخلد کو مامور
کیا اسنے عقبہ کو حکومت افریقیہ سے معزول کرکے اپنے غلام ابو المہاجر دینار کو ۵۵ھ
مین اسکی سند حکومت عطا کی۔ ابو المہاجر نے مغرب پر جہاد کیا فتح کرتا ہوا تلمسان تک پہنچا
عقبہ نے قیروان کو اپنی معزولی کیوجہ سے خراب و ویران کرڈالا۔ مگر ابو المہاجر کی ترقی
کو نہ روک سکا اسکے ہاتہہ پر متعدد لڑائیون کے بعد جسمین اسکو فتحیابی نصیب ہوئی تہی کسیلہ
اوربی مشرف باسلام ہوا۔

عقبہ بن نافع کی دوبارہ گورنری

جسوقت یزید بن معاویہ نے عنان حکومت وسلطنت اپنے قبضہ
اقتدار مین لی اسوقت عقبہ بن نافع نے ۶۲ھ مین افریقیہ
کیجانب مراجعت کی چنانچہ عقبہ نے افریقیہ مین داخل ہوکر بربریونکو مرتد پایا۔ پس اس نے
انلوگون پر حملہ کی طیاری کی۔ زہیر بن قیس بلوی کو مقدمہ (ہراول) پر متعین کیا۔ رومی اور
فرانسیسی لشکر بہاگ کہڑا ہوا۔ متعدد لڑائیون کے بعد انکے قلعات لمبس اور باغایہ کو فتح کرلیا

زاب کے دار السلطنت اذنہ پر بہی بزور تیغ قابض ہوگیا اسکے بادشاہ کو جو کہ بربری نسل سے تہا قید کرلیا۔ بیحد مال غنیمت ہاتہہ لگا بعد ازان طبخہ کیجانب کوچ کیا بلیان بادشاہ غمارہ اور والی طبخہ نے علم حکومت اسلام کے آگے گردن اطاعت جہکادی۔ ہدایا اور تحایف پیش کیئے بلاد بربر اور اسکے امرپار مغرب کے سر کرنے کی بہی رہنمائی کی ویلی، صند زہعون، بلاد مصامدہ اور بلاد سوس وغیرہ کے فتح کرنے کی راہین بتلائین۔ یہہ لوگ اسوقت تک مجوسی مذہب کے پابند تہے نصرانیت کے دین مین داخل نہین ہوئے تہے چنانچہ عقبہ نے ان بلاد کیجانب قدم بڑہایا بہت بڑی اور نمایان فتح نصیب ہوئی۔ ہزارون مردون اور عورتون کو لونڈی غلام بنایا بیحد مال قیمت ہاتہہ آیا۔ حد سے زیادہ انلوگونکے ساتہہ سختی سے پیش آیا فتح کرتا ہوا سوس پہنچا۔ سوفہ اہل الشام نے سوس کے سرحد پر لڑائی ہوئی کہیت مسلمانون کے ہاتہہ رہا۔ عقبہ نے بحر محیط پر چندے قیام کرکے مراجعت کی اور اپنی فوج ظفر موج کو قیروان مین آملنے کی ہدایت فرمائی۔

چونکہ کسیلہ بادشاہ اروبہ اور برانس بربری کو بوجہہ محاصرہ اور جنگ کے عقبہ بن نافع کیجانب سے دلی کینہ پیدا ہوگیا تہا انلوگون نے بوقت مراجعت موقع پاکر مقام تہوذا مین عساکر اسلامیہ سے چہیڑ چہاڑ کی عقبہ معہ تین سو کبار صحابہ اور تابعین کے کہیت رہا اسی لڑائی مین محمد بن اوس انصاری معہ چند مسلمانون کے قید کرلیا گیا تہا جس کو والی نقصہ نے رہا کرکے معہ ان لوگونکے جو اسکے ہمراہ تہے قیروان بہیجدیا۔ اسی اثنا مین زہیر بن قیس بہی قیروان واپس آیا۔ ان واقعات کو سن کے آگ بگولا ہوگیا اور برانس کی سرکوبی کے قصد سے فوج کی درستی کا حکم دیا حنش بن عبداللہ صنعانی نے اس لڑائی سے مخالفت کی اور اسکے لشکر سے علحدہ ہوکر مصر کا راستہ لیا۔ چند لوگون نے اسکی متابعت کی مجبورانہ زہیر کو بہی انلوگونکے ساتہہ نکلنا پڑا برقہ مین پہنچکر بانتظار امداد قیام پذیر ہوا۔ زہیر کے چلے آنے کی وجہہ سے اُنلوگون نے جو اسوقت قیروان مین تہے کسیلہ سے

امن کی درخواست کی کسیلہ نے انلوگون کو امن دی قیروان مین آیا اور یہہ لوگ اسکے
ظل حمایت مین مقیم رہے۔

زہیر بن قیس بلوی جسوقت عبد الملک بن مروان نے عنان خلافت اپنے قبضہ
اقتدار مین لی اسوقت اسنے برقہ مین بن زہیر بن بلوی کی کمک پہ فوجین روانہ کین اور
بربریون کے میدان جنگ کا زہیر کو افسر اعلی مقرر کیا پس زہیر ۶۹ھ مین افریقیہ پر حملہ آور
ہوا مقام ممس اطراف قیروان مین کسیلہ سے مڈبہیڑ ہوئی نہایت سخت اور خونریز لڑائی ہوئی
کے بعد زہیر نے کسیلہ کو ہزیمت دی اور اثنائے گیرودار مین اسکو قتل کرڈالا علاوہ
اسکے اور بہت سے سرداران بربرا ورانکے نامی نامی جنگجو کہیت رہے۔ بعد
اسکے زہیر نے مشرق کیجانب مراجعت کی اور یہہ کہا کہ مین اس اطراف مین جہاد
کی غرض سے آیا تہا مگر اب مجہے یہہ خوف پیدا ہوا ہے کہ میرا نفس دنیا کیجانب
مائل ہو رہا ہے چنانچہ مصر کیطرف کوچ کیا سواحل برقہ پہ بادشاہ قسطنطنیہ کے جنگی
کشتیون کے بیڑہ نے مزاحمت کی جو زہیر کے روک تہام کو روانہ کیا گیا تہا۔
زہیر نے کمال مردانگی سے مقابلہ کیا۔ عیسائیون کی جمعیت بہت زیادہ تہی رحمۃ اللہ علیہ
کو اس واقعہ مین شہادت نصیب ہوئی۔

حسان بن نعمان غسانی پہر عبد الملک بن مروان نے عبد اللہ بن زبیر کی
شہادت اور مستقل حکومت حاصل کرنے کے بعد حسان بن نعمان غسانی کو
افریقیہ پر جہاد کرنے کا حکم دیا اور عظیم فوج سے اسکی مدد کی چنانچہ حسان بن نعمان
قیروان مین داخل ہوا اور بزور تیغ قرطاجنہ کو مفتوح کرکے ویران کرڈالا جسقدر
رومی اور فرانسیسی قرطاجنہ مین تہے صقلیہ اور اندلس کیجانب بہاگ گئے بعد ازان
پہر عیسائیون نے صطفورا اور تبزوت مین متفق ہو کر عساکر اسلامیہ کا مقابلہ کیا حسان
نے اس معرکہ مین بہی انلوگونکو ہزیمت دی عیسائیون نے باجہ اور بونہ مین جا کے

پناہ لی بعدہ حسان نے کاہنہ ملکہ جراوہ کے قصد سے کوہ اوراس کیطرف قدم بڑہایا
اُن دنون ملوک بربر مین سے اسکی قوت وشوکت بہت بڑھی چڑھی تھی اِس سے اور
عساکر اسلامیہ سے لڑائیان ہوئین ۔ کیمیت بربریون کے ہاتھ رہا مسلمانون کو ہزیمت ہوئی
ایک گروہ گرفتار کرلیا گیا ۔ بعد خاتمہ جنگ کاہنہ نے سوائے خالد بن یزید قیسی کے سبھونکو
رہا کر دیا ۔ انکو اپنے دو لڑکون کے ساتھہ دودہ پلایا اور انکو اسکا رضاعی بھائی بنایا اور
عرب کو افریقیہ سے نکال دیا ۔
حسان نے شکست کہا کے برقہ مین پہونچکر دم لیا خلیفہ عبدالملک کا فرمان پہنچا
لکھا تہا کہ جب تک دارالخلافت سے امدادی فوجین نہ پہنچین تم برقہ مین قیام پذیر رہو ۔
چنانچہ ۷۴ھ مین دارالخلافت دمشق سے امدادی فوجین وارد برقہ ہوئین پس حسان
نے سامان جنگ درست کرکے افریقیہ کیجانب کوچ کیا اور خالد بن یزید سے درپردہ
خط وکتابت کرکے ملالیا اور اسکو کاہنہ کے خلاف ابہار دیا پس ایک روز بحالت غفلت
خالد نے کاہنہ کا کام تمام کردیا حسان نے کوہ اوراس پر ہوکر قبضہ کرلیا اور اسکے
گرد و نواح کو تاخت و تاراج کرکے قیروان کیجانب مراجعت کی اس واقعہ کے بعد سے
بربریون کو جان و مال کی امان دی گئی اُنپر اور رومیون اور فرانسیسیون پر جو انکے
ساتھہ تہے خراج مقرر کیا گیا اور یہہ شرط لکہالی گئی کہ بارہ ہزار بربر جوان ہمیشہ
ہر جہاد مین عساکر اسلامیہ کے ہمرکاب رہا کرین خلیفہ عبدالملک نے حسان کی
واپسی کے بعد عساکر اسلامیہ مین سے صالح نامی ایک شخص کو بجائے حسان کے افریقیہ
پر مامور و متعین کیا ۔

موسی بن نصیر ولید بن عبدالملک نے سریر خلافت پر متمکن ہوکر اپنے چچا
عبداللہ کو جو کہ مصر کا گورنر تہا (بعضے کہتے ہین کہ عبدالعزیز کو) لکہہ بہیجا کہ موسی بن نصیر
کو جہاد کی غرض سے افریقیہ کیجانب روانہ کرو ۔ موسی کا باپ نصیر معاویہ کا محافظ (باڈی گارڈ)

تھا چنانچہ عبد اللہ نے موسیٰ بن نصیر کو افریقیہ کیجانب کوچ کرنیکا حکم دیا۔ کوچ و قیام کرتا ہوا
قیروان پہنچا۔ قیروان مین صالح گورنری کر رہا تھا جسکو حسان کے بعد خلیفہ عبد الملک نے
مامور کیا تھا۔ موسیٰ نے اسکو بھی فوج کے ایک حصہ کا سردار مقرر کیا۔ بربریون کی اسوقت
یہہ کیفیت تھی کہ انلوگون نے عہد و اقرار کو نسیًا منسیًا کر کے بلاد اسلامیہ پر دانت لگایا تھا
موسیٰ نے ملک افریقیہ مین اپنی فوج کو پھیلا دیا جزیرہ میورقہ کیجانب اپنے بیٹے عبد اللہ کو براہ
دریا حملہ کرنے کو روانہ کیا یہہ بہت سا مال غنیمت اور قیدی لے کے واپس آیا تب
اسکو دوسرے جانب بڑھنے کا حکم دیا اسیطرح اپنے دوسرے بیٹے مروان کو
ایک سمت کیطرف حملہ آور ہونے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک جانب کو بڑھا بہت سا
مال غنیمت ہاتھ آیا ہزارون کو گرفتار کر کے غلام بنا لیا مال غنیمت سے جو خمس نکالا گیا تھا
اسمین ستر ہزار قیدی تھے۔ موسیٰ نے ان اطراف سے ایک گونہ فراغت حاصل
کر کے طنجہ پر فوج کشی کی درعہ اور صحراے تافیلالت کو مفتوح کیا اور اپنے بیٹے کو
اُسکیجانب روانہ کیا۔ بربریونکو اسکی شوکت و جلال اور جنگ و جدال سے اپنی ناکامی کا یقین ہوگیا سبھون نے
اطاعت کی گردنین جھکا دین مصامدہ نے بطور ضمانت اپنے سردارون اور اسیرونکے لڑکونکو عساکر
اسلامیہ کے حوالہ کر دیا موسیٰ نے انلوگونکو طنجہ مین ٹھہرایا یہہ واقعہ سنہ ۸۸ھ کا ہے بعد ازان موسیٰ
نے طنجہ کی گورنری پر طارق بن زیاد لیثی کو مامور کیا۔ طارق نے طنجہ سے اندلس کیطرف
اقدام بڑھایا۔ اندلس کے فتح کی بلیان (جولین) بادشاہ غمارہ (والی قلعہ سیوٹا) نے طارق کو ترغیب دی تھی
چنانچہ سنہ ۹۲ھ مین اندلس مفتوح ہوا اسکے بعد ہی موسیٰ بن نصیر بھی اندلس جا پہنچا اور
اسکی فتح کی تکمیل کی جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین۔ بعد فتح اندلس موسیٰ بن نصیر نے
افریقیہ پر بجاے اپنے عبد اللہ اپنے بیٹے کو اور اندلس پر اپنے دوسرے بیٹے
عبد العزیز کو مامور کر کے مشرق کیجانب مراجعت کی۔ اتنے مین ولید نے وفات پائی
اور سلیمان نے سریر خلافت پر سنہ ۹۶ھ مین قدم رکھا۔ اس نے موسیٰ سے ناراض ہو کر

قید کردیا۔

محمد بن یزید سلیمان نے عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لینے کے بعد موسیٰ کو قید کردیا اور اسکے بیٹے عبداللہ کو حکومت افریقیہ سے معزول کرکے بجاے اسکے محمد بن یزید (قریش کے غلام) کو سند حکومت عطا کی پس محمد بن یزید ہی گورنری افریقیہ پر رہا تاآنکہ سلیمان نے وفات پائی۔

اسماعیل بن مہاجر سلیمان کی وفات کے بعد عمر بن عبدالعزیز نے عبائہ خلافت زیب بدن کیا اونہون نے افریقیہ کی گورنری پر اسماعیل بن عبداللہ بن ابی المہاجر کو متعین کیا یہہ شخص نہایت نیکدل، خلیق اور عادات حسنہ کا مخزن تہا اسکے زمانہ گورنری مین کل بربری مشرف باسلام ہوے۔

یزید بن ابی مسلم یزید بن عبدالملک نے سریر خلافت پر متمکن ہوکر افریقیہ کی سند حکومت یزید بن ابی مسلم (یہہ حجاج کا غلام اور نیز سکرٹری تہا) کو عطا کی سنہ ۱۰۲ھ مین یزید بن ابی مسلم وارد افریقیہ ہوا اسنے بربریون کے ساتہہ بڑی بدخلقی کی کج ادائی سے پیش آیا۔ ذمیون پر باوجود دائرہ اسلام مین داخل ہوجانے کے جزیہ مقرر و قائم کیا جیساکہ حجاج نے عراق مین کیا تہا۔ بربریون نے اسکی حکومت کے ایک مہینہ بعد قتل کرڈالا اور محمد بن یزید کو جوکہ اسماعیل کے پہلے گورنر تہا اپنا امیر حکمران بنایا اور یزید بن عبدالملک کی خدمت مین بغرض اظہار اطاعت یزید بن ابی مسلم کے قتل کرڈالنے کی معذرت لکہی یزید بن عبدالملک نے انکی معذرت کو قبول فرمایا اور محمد بن یزید کو گورنری افریقیہ پر بحال و قائم رکہا۔

بشیر بن صفوان کلبی بعدازان یزید بن عبدالملک نے افریقیہ کی گورنری پر بشر بن صفوان کلبی کو متعین کیا چنانچہ سنہ ۱۰۳ھ مین بشیر بن صفوان افریقیہ مین وارد ہوا۔ نظام حکومت کو درست کرکے بغاوتون اور خود سریونکو رفع

دفع کیا اور بنفسہ ۱۰۹ھ مین صقلیہ پر جہاد کی غرض سے حملہ آور ہوا

عبیدہ بن عبدالرحمٰن

پہر ہشام بن عبدالملک نے بشر بن صفوان کو حکومت افریقیہ سے معزول کر کے بجائے اسکے عبیدہ بن عبدالرحمٰن سلمی برادر زادہ ابو الاعور کو سند حکومت عطا کی۔ پس ۱۱۰ھ مین عبیدہ وارد افریقیہ ہوا

عبیداللہ بن حجاب

بعد چندے عبیدہ بن عبدالرحمٰن مذکور کو ہشام بن عبدالملک تاجدار خلافت امویہ نے معزول کر کے عبیداللہ بن حجاب (بنو سلول کے غلام) کو گورنری افریقیہ پر مامور کیا عبداللہ بن حجاب مصر کا والی تھا ہشام نے اسکو افریقیہ کی گورنری پر جانیکا حکمدیا بس عبیداللہ نے مصر پر اپنے بیٹے ابو القاسم کو اپنا قائم مقام بنا کر افریقیہ کیجانب کوچ کیا۔ ۱۱۶ھ مین افریقیہ پہنچا۔ جامع تونس تعمیر کرائی۔ جنگی وبحری مرکبون کے بنانے کے لئے ایک دارالصناعۃ بنایا۔ طنجہ کی حکومت پر اپنے بیٹے اسماعیل کو مامور کیا اور عمر بن عبیداللہ بن مرادی کو اسکے ہمراہ بہیجا۔ اندلس کی امارت عقبہ بن حجاج قیسی کو دی اور حبیب بن عبیدہ بن عقبہ بن نافع کو ملک مغرب پر جہاد کرنیکا حکمدیا چنانچہ حبیب بن عبیدہ جہاد کرتا ہوا انتہائے سوس اور سرزمین سوداں تک پہنچگیا بہت سا مال غنیمت از جنس سیم وزر لونڈی غلام لے کے مراجعت کی۔ تمام بلاد مغرب اور قبائل بربر کو زیر وزبر کردیا بعد ازاں دوبارہ براہ دریا ۱۲۲ھ مین صقلیہ پر جہاد کیا اس مہم مین عبدالرحمٰن بن حبیب بھی اس کے ہمرکاب تھا سرقوسہ پر پہنچکے پڑاؤ کر دیا جو کہ صقلیہ کا بہت بڑا شہر تھا نہایت سختی سے کل جزیرہ پہ تاخت وتاراج کا ہاتھہ بڑہایا آخر الامر اہل صقلیہ نے جزیہ دینا قبول کیا۔

چونکہ محمد بن عبداللہ والی طنجہ نے بربریونکے ساتھہ بدسلوکی شروع کر دی تھی اور انمین

سے جو لوگ مشرف باسلام ہوگئے تھے اون پر بھی جزیہ قائم کرنیکا باین گمان فاسد قصد کرلیا تھا کہ یہہ مال غنیمت ہے اسوجہ سے بربریونکو اشتعال پیدا ہوا اور سب کے سب متفق ہوکر بغاوت کرنے پر آمادہ ہوگئے تھے اس اثنا مین یہ خبر لگی کہ لشکر اسلام بسرکردگی حبیب بن عبیدہ صقلیہ پر جہاد کرنے کو گیا ہوا ہے پس میسرہ مظفری صفریہ خوارج کے علم حکومت کو بلند کیے ہوکر طنجہ پر چڑہ آیا اور محمد بن عبداللہ کو قتل کرکے طنجہ پر قابض ہوگیا بربریون نے بھی اسکی اطاعت کا غاشیہ اپنے گردنون پر رکھہ لیا اور اسکی حکومت و خلافت کی بعیت کرکے "امیر المومنین" کے لقب سے مخاطب کرنے لگے رفتہ رفتہ یہہ باتین تمام قبائل افریقہ مین پہیل گیئن عبیداللہ بن حجاب نے ان واقعات سے مطیع ہوکر خالد بن حبیب فہری کو بسرافسری باقیماندہ لشکر اسلام جو اسوقت اسکے ساتھہ تہا اس طوفان بے امتیازی کے روک تہام کو روانہ کیا اور حبیب بن عبیدہ کو معہ اس لشکر اسلام کے جو اسکے رکاب مین تہا طلب کرکے خالد کی روانگی کے بعد ہی لطور کمک افریقیہ کیجانب بڑہنے کا حکمدیا۔ اطراف طنجہ مین میسرہ اور بربریون کے عساکر اسلامیہ کا مقابلہ ہوا سخت اور خونریز لڑائی ہوئی پھر آپ ہی آپ فریقین جنگ سے ہاتہہ کہینچ کر علحدہ ہوگئے میسرہ نے طنجہ کیجانب مراجعت کی بربر نے میسرہ کی کج ادائی کیوجہ سے میسرہ پر بایت کر حملہ کردیا اور اسکو قتل کرکے بجاے اسکے خالد بن حبیب زناتی کو اپنا امیر بنایا کل بربر نے اسکی امارت کو تسلیم کیا۔ استنے مین خالد بن حبیب لشکر عرب اور فوج ہشام لئے ہوے پہنچگیا۔ ایک دوسرے سے گہتہ گیا اس معرکہ مین اہلِ عرب کو نکو ہزیمت ہوئی خالد بن حبیب اور عرب کا ایک گروہ کہیت رہا اسی مناسبت سے اس لڑائی کا نام غزوۃ الاشراف رکہا گیا۔ ان واقعات سے عبیداللہ بن حجاب سے افریقیہ خالی ہوگیا۔ اسکی خبر اندلس مین پہنچی تو اہل اندلس نے اپنے گورنر عقبہ بن حجاج کو معزول کرکے عبدالملک بن قطن کو اپنا امیر بنادیا جیسا کہ بیان کیا گیا۔

کلثوم بن عیاض جسوقت ہشام بن عبد الملک کے دربار خلافت مین مغرب مین عساکر اسلامیہ کی ہزیمت اور عبید اللہ بن حجاب سے افریقیہ کی بغاوت خبر موصول ہوئی تاجدار خلافت اموی نے عبد اللہ بن حجاب کو واپس آنیکو لکہا اور افریقیہ کی حکومت پر ۱۲۳ھ مین کلثوم بن عیاض کو متعین فرمایا۔ اسکے مقدمہ الجیش (ہراول) پر بلج بن بشر قشیری تہا کلثوم نے قیروان مین پہنچکر اہل قیروان سے کے ساتہہ برے برتاؤ کیے اہل قیروان نے حبیب بن عبیدہ سے شکایت کی حبیب اسوقت تلمسان مین مقیم تہا اور بربریون کا موافق اور بہوا خواہ تہا چنانچہ حبیب نے کلثوم بن عیاض کو یہہ واقعات لکہہ بہیجے اور آیندہ ایسے افعال کے ارتکاب سے منع کیا اور کسیقدر دہمکی بہی دی۔ کلثوم بن عیاض نے معذرت کی اور قیروان پر عبد الرحمن بن عقبہ کو اپنا نائب مقرر کرکے براہ ستبہ کوچ کیا رفتہ رفتہ تلمسان پہنچا۔ حبیب بن عبیدہ سے مڈبہیڑ ہوئی۔ دو دو ہاتہہ دونون لڑ گئے پہر متفق ہوکر دونون خود کردہ پر پشیمان ہوکر لشکر اسلام کیطرف لوٹے بربریون نے انلوگون پر وادی طبخہ یعنی وادی شوا مین حملہ کیا۔ بلج کو جو کہ ہراول کا افسر تہا ہزیمت ہوئی بہاگ کر کلثوم کے پاس پہنچا۔ بربری بہی تعاقب کرتان پہنچ گئے نہایت سختی سے لڑائی ہونے لگی۔ کلثوم اور حبیب بن عبیدہ کام آئے لشکر اسلام کا اکثر حصہ کہیت رہا۔ اہل ہشام نے معہ بلج بن بشر کے سبتہ مین جاکے پناہ لی۔ بربریون نے پہنچکر محاصرہ ڈالدیا۔ محصورون نے عبد الملک سے بن قطن امیر اندلس سے اندلس مین داخل ہونے کی اجازت طلب کی عبد الملک نے انلوگو نکو اندلس مین صرف ایک برس مقام کی اجازت دی اور اس امر پر ان سے ضمانت لے لی۔ انقضاے مدت کے بعد عبد الملک نے انلوگون سے ایفاء وعدہ کا مطالبہ کیا انلوگون نے پہلے کچہہ حیلہ وحوالہ کیا جب اس سے کام نہ چلا تو ایک روز انلوگون نے اسکو قتل کرڈالا اور بلج نے اندلس پر قبضہ کرلیا عبد الرحمن بن حبیب بن عبیدہ بن عقبہ بن نافع بہی جسوقت

اسکا باپ حبیب کلثوم کے ساتھہ مارا گیا اور بلج نے اندلس مین پہنچکے قبضہ کر لیا اس امید موہوم پر کہ کبھی نہ کبھی مین بہی حکومت اندلس پر قابض ہو جاؤن گا اندلس چلا گیا اور اسی فکر مین ڈوبا رہا۔ پس جب ابو الخطار منجانب حنظلہ امیر اندلس ہوکر وارد اندلس ہوا تو عبد الرحمن حکومت اندلس سے نا امید ہوکر ۱۲۶ھ مین تونس کیجانب واپس آیا۔ یہہ وہ زمانہ تہا کہ ہشام نے وفات پائی تہی اور ولید بن یزید سریر خلافت پر متمکن ہو چکا تہا۔ پس عبد الرحمن حکومت و سلطنت کا دعویدار ہو گیا اور قیروان کیطرف کوچ کر دیا۔ حنظلہ نے یہہ سنکر عبد الرحمن کے روک تہام کے لئے اپنے لشکر کے چند سرداروں کو عبد الرحمن کے پاس بہیجا۔ عبد الرحمن نے بلطائف الحیل انلوگون سے ملاقات تک نہ کی اور نہایت تیزی سے قیروان کیجانب سفر کرنے لگا حنظلہ نے اس امر کا احساس کرکے کہ عنقریب مسلمانون مین باہم خونریزی کا سلسلہ جاری ہوا چاہتا ہے ۱۲۷ھ مین افریقیہ سے مغرب کیجانب مراجعت کی اور عبد الرحمن نے دار الامارت مین داخل ہوکر افریقیہ کی زمام حکومت اپنے ہاتھہ مین لے لی اور مروان بن محمد کو اپنی جانب سے افریقیہ کی گورنری پر مامور کیا۔ بعد اسکے خوارج ہر چہار طرف سے عبد الرحمن پر ٹوٹ پڑے۔ عمر بن عطاب ازدی نے طبنیاش مین عروہ بن ولید صفری نے تونس مین ثابت صنہاجی نے باجہ مین اور عبد الجبار بن حرث نے طرابلس مین علم مخالفت و پیکار بلند کیا۔ یہ لوگ فرقہ اباضیا سے تہے۔ عبد الرحمن نے ۱۳۱ھ مین ثابت اور عبد الجبار پر فوج کشی کی اور ان دونو نکو ہزیمت دیکے اثناء جنگ مین دونون کو ملک عدم کیطرف چلتا کیا۔ اسی زمانہ مین عبد الرحمن نے اپنے بہائی الیاس کو عمر بن عطاب کی گوشمالی کی غرض سے طبنیاس روانہ کیا تہا الیاس نے بہی عمر کو ہزیمت دیکے مار ڈالا بعد ازان عبد الرحمن نے عروہ کی سرکوبی کو تونس پر چڑہائی کی اور اسکا بہی کام تمام کر دیا۔ انلوگونکے مارے جانیسے خوارج کی جمعیت منتشر ہو گئی۔

پھر ۱۳۵ھ مین عبد الرحمن نے بربر سے جنگ کرنے کو اطراف تلسان پر چڑہائی کی۔ بربر کی فوج میدان جنگ سے گہونگٹ کہا گئی عبد الرحمن نے کامیابی کے ساتہہ مراجعت کی بعدہ ایک فوج کو بر ۔ ہ دریا صقلیہ کیطرف روانہ کیا اور دوسری فوج کو سرحد کیجانب بڑھنے کا حکم دیا۔ فرانسیسیون سے بہت سخت لڑائی ہوئی خوب خوب انکو نیچا دکہایا تاآنکہ عیسائیان فرانس نے جزیہ دینا قبول ومنظور کیا۔ ان واقعات کے بعد بنو عباس کی حکومت کا دور آگیا عبد الرحمن نے اظہار اطاعت کی غرض سے خلیفہ سفاح کیخدمت مین عرضداشت روانہ کی بعد اسکے ابو جعفر منصور کے دربار مین بہی اطاعت و فرمانبرداری کی عرضی بہیجی۔ بنو امیہ کا ایک گروہ کثیر افریقیہ چلا آیا منجملہ انکو گون کے جوکہ افریقیہ مین اسکے پاس چلے آئے تہے قاضی وعبد المومن پسران ولید بن یزید تہے انکے ہمراہ انکے چچازاد بہن بہی چلی آئی تہی عبد الرحمن نے اپنے بہائی الیاس کا عقد اس سے کردیا۔ بعد چندے عبد الرحمن تک یہہ خبر پہونچائی گئی کہ قاضی وعبد المومن حکومت وسلطنت کے دعویدار ہین عبد الرحمن نے یہ سنتے ہی ان دونون بہائیونکو قتل کرادیا عبد الرحمن کے اس فعل سے مقتولون کے چچازاد بہن کو بیحد ناراضی پیدا ہوئی اپنے شوہر الیاس کو اسکے بہائی عبد الرحمن کیجانب سے برانگیختہ کردیا اور کینہ وعداوت کا بیج اسکے دلمین کافی طور سے بودیا۔ اتفاق سے انہین دنون عبد الرحمن نے تہوڑے سے تحائف ایک معذرت نامہ کے ساتہہ خلیفہ ابو جعفر منصور کیخدمت مین روانہ کیا تہا خلیفہ منصور نے معذرت کو قبول نہ فرمایا اسپر عبد الرحمن نے خلیفہ منصور کو برے الفاظ سے مخاطب کیا منصور نے تہدید امود فرمان تحریر کیا اور خلعت بہیجی عبد الرحمن نے بغاوت کا اظہار کردیا اور بر سر منبر اسکی خلعت پہاڑ ڈالی۔ اسکے بہائی الیاس کو جس مقصد کے حاصل کرنیکا متلاشی تہا موقع ملگیا سرداران لشکر کو ملا جلا کے عبد الرحمن کی مخالفت اور خلیفہ منصور کی دوبارہ حکومت وخلافت تسلیم کہنے پر اوبہار دیا اس معاملہ مین اسنے بہائی

عبد الوارث کو شریک اور رازدار بنا لیا۔ عبد الرحمن کو ان دونون کے ارادہ سے آگاہی
ہوگئی الیاس کو ٹونس جانے کا حکم دیا روانگی کے وقت رخصت کرنے کی غرض
سے آیا اسکے ساتھہ اسکا بھائی عبد الوارث بھی تھا پس الیاس و عبد الوارث
نے عبد الرحمن کو مار ڈالا یہہ واقعہ ۱۳۷ھ مین عبد الرحمن کی حکومت کے دسوین
سال واقع ہوا۔

حبیب بن عبد الرحمن

عبد الرحمن کے مارے جانے کے بعد اسکا بیٹا حبیب ٹونس
کیطرف بھاگ گیا الیاس اور عبد الوارث نے ہر چند اسکی تلاش کی قصر امارت کے
دروازے بند کرا لئے مگر حبیب ہاتھہ نہ آیا اسکا چچا عمران بن حبیب ٹونس مین تھا۔
الیاس نے حبیب کا تعاقب کیا عمران و الیاس مین خوب خوب لڑائیان ہوئین بالآخر
اسپر مصالحت ہوگئی کہ قفصہ، قصطیلہ اور نفزاوہ حبیب کو دیا جائے۔ ٹونس، صطفورہ
یعنی تبرزہ اور جزیرہ پر عمران کا قبضہ رہے باقی بلاد افریقیہ الیاس کے زیر حکومت تصور کیا جائے
اس صلح کی تکمیل ۱۳۸ھ مین ہوئی۔ چنانچہ حبیب نے اپنے بلاد کیطرف جو کہ بروے
مصالحنامہ اسکو ملے تھے کوچ کیا اور الیاس نے معہ اپنے بھائی عمران کے ٹونس کا رستہ لیا۔
اثنار راہ مین الیاس نے عمران کے ساتھہ دغا کی اسکو معہ ایک گروہ شرفار کے مار کر
قیروان کیجانب لوٹ آیا اور اظہار اطاعت کی غرض سے ایک عرضداشت معرفت
عبد الرحمن بن زیاد بن النعم قاضی افریقیہ دربار خلافت ابو جعفر منصور مین روانہ کی۔
بعد اسکے حبیب نے ٹونس پر پہنچکر قبضہ کر لیا الیاس کو اسکی خبر لگی تو اسنے ٹونس مین
پہنچکے لڑائی کا نیزہ گاڑ دیا حبیب نے میدان خالی دیکھکر چپکے سے قیروان کا راستہ لیا
اور پہنچتے ہی قابض ہوگیا جیل کے دروازہ کھولدئے۔ الیاس اس واقعہ سے مطلع ہوکر
بہ تلاش حبیب قیروان کیطرف لوٹا۔ اسکے اکثر ہمراہی اس سے علیحدہ ہوکر حبیب سے جا ملے
پس جسوقت دونون چچا بھتیجہ ایک دوسرے کے مقابلہ پر آیا حبیب نے اپنے چچا الیاس

کو جنگ کی غرض سے للکارا چنانچہ دونون شمشیر بکف میدان مین آگئے حبیب نے
نہایت تیزی سے اپنے چچا کا کام تمام کر دیا اور مظفر و منصور قیروان مین داخل ہوکر
قبضہ کر لیا یہہ واقعہ آخری ۱۳۸ھ کا ہے اسکا دوسرا چچا عبد الوارث بربر کے قبائل سے
قبائل ورپجومہ مین جاکے پناہ گزین ہوا اس قبیلہ کا سردار اندلونن عاصم بن جمیل نامی
ایک شخص تہا۔ اسکو کہانت مین ید طولیٰ حاصل تہا اسنے دعوائے نبوت کیا تہا عبد الوارث
کو اسی نے امن دی تہی حبیب نے یہہ خبر پاکر انلوگونپر چڑہائی کی انلوگون نے حبیب
کو قابس کیجانب ہزیمت دی اس سے انلوگون کی حکومت مستقل اور مستحکم ہوگئی۔
قیروان کے عربون نے عاصم بن جمیل کو قیروان پر حکومت کرنے کے لئے لکہ بہیجا
مگر یہہ شرط کی کہ خلیفہ منصور کی حکومت تسلیم اور اسکی دولت کی حمایت کرنا ہوگی عاصم نے
اس شرط کو منظور نہ کیا۔ فوجین آراستہ کرکے قیروان پر چڑہ آیا عربون کو اس معرکہ
مین ہزیمت ہوئی۔ کمال ابتری سے پسپا ہوئے۔ عاصم نے مسجدون کو ویران و مسمار
کر دیا اور انکی بے توقیری کی۔ بعد ازان بقصد حبیب بن عبد الرحمن قابس کیطرف
بڑہا دونون حریف مین لڑائی ہوئی میدان عاصم کے ہاتہ رہا حبیب شکست کہاکے
کوہ اوراس چلا گیا اہل کوہ اوراس نے اسکو اپنی یہان پناہ دی اتنے مین عاصم آپہنچا
دونون مین لڑائی ہوئی میدان اہل جبل اور اسکے ہاتہ رہا ایک گروہ اسکے ہمراہیون کا
مارا گیا۔ اسکے بعد ۱۴۰ھ مین عبد الملک نامی ایک شخص حبیب بن عبد الرحمن کو قتل کرکے
حکومت ورپجومہ اور قیروان پر قابض و متصرف ہوگیا الیاس کی حکومت افریقیہ پر
ڈیڑہ سال رہی اور حبیب کی امارت تین سال

عبد الملک بن ابی الجعد ورپجومی

عبد الملک بن ابی الجعد نے حبیب بن عبد الرحمن کو
قتل کرکے قبائل ورپجومہ مین قیروان کیطرف مراجعت
کی اور پہنچتے ہی قیروان پر قابض ہوگیا اور ورپجومہ نے تمام افریقیہ پر مستولی ہوکر اہل قیروان

کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنا لیا جیسا کہ اس سے پیشتر عاصم نے اہل قیروان کے ساتھ زیادتیان کین تھین بلکہ اس سے زیادہ انلوگون نے دند مچایا۔ اہل قیروان بخوف جان ادہر اُودہر بھاگنے لگے یہہ خبر تمام ملکون مین پھیل گئی پس عبد الاعلی بن سمح معافری اباضی نے اطراف طرابلس مین اسکی مخالفت کا علم بلند کیا اور بڑھکر طرابلس پر قبضہ کرلیا۔

عبدالاعلی معافری جسوقت عبد الاعلی نے شہر طرابلس مین اپنی حکومت وریاست کا جھنڈا گاڑا عبد الملک بن ابی الجعد نے ۱۴۱ھ مین عبد الاعلی سے جنگ کرنے کو فوجین روانہ کین۔ چنانچہ ابو الخطاب عبد الاعلی نے عبد الملک کی فوجون سے مقابلہ کیا اور انکو ہزیمت دے کے نہایت سختی سے قیروان تک تعاقب کرتا چلا گیا۔ منہزم گروہ کو قیروان نے بھی امن ندی ابو الخطاب عبد الاعلی نے قیروان پر قابض ہوکر اہل ورفجومہ کو نکال باہر کیا اور عبد الرحمن بن رستم کو بطور اپنے نائب کے مقرر کرکے طرابلس کیجانب اس لشکر سے لڑنے کو کوچ کیا جو کہ ابو جعفر منصور کیطرف سے آرہا تھا۔

محمد بن اشعث خزاعی جبکہ افریقیہ مین فتنہ وفساد کی جسقدر گرم بازاری ہوسکتی تھی ہوئی اور قبائل ورفجومہ نے قیروان پر قبضہ حاصل کرلیا اوسوقت لشکر افریقیہ سے چند لوگ بطور وفد دربار خلافت عباسیہ مین حاضر ہوئے اور خلیفہ ابو جعفر منصور سے ورفجومہ کی ان زیادتیون اور ظلم کی شکایت کی جو انپر ہورہے تھے اور امداد واعانت کی درخواست کی۔ خلیفہ منصور نے مصر وافریقیہ کی حکومت پر محمد بن اشعث خزاعی کو مامور کرکے اول افریقیہ کی دادرسی کی ہدایت فرمائی۔ محمد بن اشعث دربار خلافت سے رخصت ہوکر مصر مین وارد ہوا ابو الاحوص عمرو بن احوص عجلی کو اپنی جانب سے افریقیہ کی عنان حکومت سپرد کی چنانچہ ابو الاحوص نے فوجین آراستہ کرکے مقدمۃ الجیش کے ساتھ

کوچ کیا۔ مقام سرت مین ابو الخطاب عبد الاعلی سے مڈبھیڑ ہوئی۔ اس مہم مین ان لوگونکے ساتھ اغلب بن سالم بن عقال بن خفاجہ بن سوادہ تمیمی بہی تہا بہت بڑی خونریزی کے بعد عساکر شاہی کو فتح نصیب ہوئی لیکن خاتمہ جنگ کے بعد ہی ابو الخطاب عبد الاعلی دوبارہ خم ٹہونک کر میدان سرت مین آگیا ایکدوسرے سے گتھہ گیا آخر کار ابو الخطاب عبد الاعلی کو ہزیمت ہوئی۔ بہت سے اسکے ہمراہی مارے گئے یہہ واقعہ ۱۴۴ھ کا ہے۔

اس واقعہ کی خبر عبد الرحمن بن رستم تک پہنچی تو وہ قیروان سے تاہرت کیطرف بہاگ گیا اور وہان پہنچکے ایک شہر آباد کر کے قیام پذیر ہوگیا اور محمد بن اشعث نہایت حزم و احتیاط سے اپنے فتوحات کے دایرہ کے وسیع کرنے مین مصروف ہوا۔ طرابلس کو فتح کیا اور ابو المضارق غفار طائی کو اسکی حکومت عطا کی۔ طبنہ اور زاب پر اغلب بن سالم کو مقرر کیا بعد چندے مضریہ نے اس سے مخالفت و بغاوت کی اور ۱۴۸ھ مین اسکو نکال دیا پس اغلب بن سالم نے مشرق کا راستہ لیا۔ اور جب محمد بن اشعث مشرق کیجانب روانہ ہوا مضریہ پر عیسی بن موسی خراسانی مامور کیا گیا۔ ابو جعفر منصور نے اغلب بن سالم بن عقال بن خفاجہ تمیمی کو اسکے بعد افریقہ کی حکومت عنایت کی یہہ شخص ابو مسلم خراسانی کے ہمراہیون سے تہا اور محمد ابن اشعث کے ساتھہ افریقہ آیا تہا پس محمد ابن اشعث نے اسکو طبنہ اور زاب کی حکومت پر مقرر کیا تہا۔ اس مرتبہ جون ہی اغلب قیروان مین داخل ہوا فتنہ و فساد فرو ہوگیا۔ امن چین سے ہر شخص اپنے مکان مین رہنے لگا۔ بعد ازان ابو قرہ یفرنی نے بربریونکو ایک جا کر کے اغلب پر چڑہائی کردی اغلب بخوف خونریزی و جنگ بہاگ کہڑا ہوا فتنہ و فساد اٹہکر فرو ہوگیا [1] . . . لشکریون کو اغلب کا یہہ فعل ناگوار گذرا اپنی

[1] اصلی کتاب مین یہہ جگہہ خالی ہے۔

سرداری سے معزول کر دیا اور حسن بن حرب کندی سے خط وکتابت شروع کی جو کہ اندنوں قابس میں تہا۔ چند نامہ و پیام کے بعد سارا لشکر حسن بن حرب کے پاس چلا گیا پہر وہ انکے ساتہہ ساتہہ قیروان کیطرف آیا اور قیروان پر قابض ہوگیا اغلب نے میدان خالی دیکہہ کے قابس کا راستہ لیا قابس پہنچکر فوجیں فراہم کیں اور سنہ ۱۵۰ھ میں حسن بن حرب سے جنگ کرنے کو واپس ہوا دونوں فریق نے ایک میدان میں صف آرائی کی۔ اغلب نے حسن کو ہزیمت دیکے قیروان کیطرف قدم بڑھایا۔ حسن نے پلٹ کر قیروان کے باہر اغلب پر پہر حملہ کر دیا۔ بہت بڑی خونریزی ہوئی اثنا رجنگ میں اغلب کو ایک تیر آلگا جس سے وہ تڑپ کر مر گیا اسکے ہمراہیوں نے ابو المخارق غفار طائی کو اپنا امیر بنایا جو کہ طرابلس کی حکومت پر تہا اور نہایت مردانگی سے حسن پر حملہ آور ہوئے حسن شکست کہا کے تونس کیجانب بہاگا۔ اور جب وہان بہی اسکو پناہ نہ ملی تو کتامہ میں جا کے دم لیا اور سواران ابو المخارق اسکے تعاقب میں تہے دو مہینے بعد کتامہ سے پہر تونس کیطرف مراجعت کی شاہی لشکر نے گرفتار کر کے قید حیات سے سبکدوش کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اغلب کے ہمراہیوں نے اسکو اس مقام پر قتل کیا تہا جہاں پر کہ اغلب مارا گیا تہا۔ ان واقعات کے بعد ابو المخارق غفار طائی افریقیہ پر حکمرانی کرتا رہا تا آنکہ وہ حوادث پیش آئے جس کو ہم ذکر کرنیوالے ہیں۔

عمر بن حفص ہزار مرد خلیفہ ابو جعفر منصور نے اغلب بن سالم کے مارے جانے کی خبر سنکر بجاے اسکے افریقیہ پر عمر بن حفص ہزار مرد کو مامور کیا۔ عمر بن حفص قبیصہ بن ابی صفرہ برادر مہلب کی اولاد سے تہا۔ چنانچہ سنہ ۱۵۱ھ میں عمر بن حفص وارد افریقیہ ہوا۔ تین برس تک کمال انتظام سے حکومت کرتا رہا بعد ازان شہر طبنہ کی شہر پناہ بنانے کی غرض سے طبنہ کیطرف روانہ ہوا اور قیروان پر بجاے

اسنے ابو حازم حبیب بن حبیب مہلبی کو مامور کرگیا عمر بن حفص کی روانگی طبنہ کے بعد بربریون نے افریقیہ مین یورش کی۔ اہل افریقیہ کو وبالیا قیروان بطرف بڑھے۔ ابو حازم سے لڑائی ہوئی۔ ان لوگون نے ابو حازم کو مار ڈالا۔ بعد ازان بربر اباضیہ نے طرابلس مین مجتمع ہوکر ابو حاتم یعقوب بن حبیب اباضی کو اپنا امیر مقرر کیا ابو حاتم بنی کندہ کا خادم تھا۔ ان دنون طرابلس کی حکومت پر جنید بن یشار اسدی عمر بن حفص کیطرف سے مامور تھا عمر بن حفص نے اسکی کمک پر فوجین روانہ کین چنانچہ ابو حاتم سے مڈبھیڑ ہوئی۔ ابو حاتم نے شاہی لشکر کو ہزیمت دیکر قابس مین انپر محاصرہ ڈالدیا اس واقعہ سے تمام افریقیہ مین بغاوت پھیل گئی۔ پھر بربریون نے فوجین فراہم کرکے طبنہ کیجانب کوچ کیا اور عمر بن حفص کا اسمین محاصرہ کرلیا۔ محاصرین مین ابو قرہ بنو یفرنی چالیس ہزار صفریہ کی جمعیت سے عبد الرحمن بن رستم پندرہ ہزار اباضیہ کے ساتھ اور مسعود زناتی دس ہزار اباضیہ کو لیکر آیا ہوا تھا علاوہ انکے بہت سے خوارج صنہاجہ، زناتہ اور ہوارہ کے آئے ہوئے تھے جو شمار اور تعداد سے باہر تھے۔ عمر بن حفص نے نہایت دانائی سے انلوگون کی مدافعت کی انکے سردارون کو مال وزر دیکر انکی مجموعی قوت اور اتحاد کو توڑ دیا۔ ابو قرہ کے ہمراہیونکو بھی ایک مقدار کثیر مرحمت کیا یہ لوگ بلا جدال وقتال لوٹ کھڑے ہوئے مجبورانہ ابو قرہ نے بھی انکی متابعت کی۔ عمر بن حفص نے اس امر کا احساس کرکے ایک فوج عبد الرحمن بن رستم کے مقابلہ پر بھیجدی یہ اسوقت مقام تہودا مین تھا بس عبد الرحمن شکست کھاکے تاہرت کیجانب بھاگا۔ عبد الرحمن کی شکست اور ہزیمت سے اباضیہ پر طبنہ کا محاصرہ قائم رکھنا دشوار ہوگیا۔ بدرجہ لاچاری محاصرہ اٹھا لیا۔ ابو حاتم نے قیروان مین پہنچکے محاصرہ ڈالدیا۔ آٹھ مہینے تک نہایت شدت سے محاصرہ کئے رہا۔ عمر بن حفص نے یہ خبر پاکر کوچ کیا اور طبنہ کی محافظت کے لئے فوجین بھیجدین۔ ابو قرہ اس سے مطلع ہوکر طبنہ پر آپہنچا اہل طبنہ نے اسکو ناکامی کے ساتھ

پسپا کر دیا۔ ابو حاتم اور اسکے ہمراہی جو کہ قیروان کا محاصرہ کئے ہوئے تھے یہ خبر پاکر کہ عمر بن حفص انکی طرف آرہا ہے بقصد جنگ و مقابلہ عمر بن حفص کیجانب بڑھے عمر بن حفص کو جاسوسون نے حریف کے نقل و حرکت سے مطلع کر دیا پس عمر بن حفص اربس سے تونس کیطرف جھک پڑا اور وہانسے ایک غیر متعارف راستہ طے کرکے قیروان پہنچگیا اور پھر چہار طرف سے اسکو گہیر لیا ابو حاتم اور بربر بھی اسکے پیچھے پیچھے قیروان آپہنچے اور عمر بن حفص کے لشکر کا محاصرہ کر لیا۔ اسوقت قیروان ایک نقطہ کیطرح دو دائرون کے درمیان مین تھا۔ محصورون اور محاصرون کی قوتین ایک دوسرے کے حصار آشادینے مین صرف ہو رہی تھین آخر کار عمر بن حفص مرنے پر کمربستہ ہوکر ابو حاتم کے حصار اوٹھانے کی غرض سے نکل کھڑا ہوا کہیت ابو حاتم کے ہاتھ رہا عمر بن حفص عین معرکہ مین مارا گیا یہ واقعہ آخر ۱۵۴ھ کا ہے بجائے اسکے اسکا مادری بھائی حمید بن صخر امیر لشکر ہوا۔ اس نے اور ابو حاتم نے اس شرط سے کہ قیروان مین خلافت عباسیہ کا شاہی اقتدار تسلیم کیا جائے مصالحت ہوگئی چنانچہ شاہی لشکر کا حصہ کثیر طبنہ چلا آیا۔ ابو حاتم نے قیروان کے دروازون کو جلا دیا اور شہرپناہ کو توڑوا ڈالا۔

یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب

جسوقت خلیفہ منصور تک یہ خبر پہنچی کہ اہل افریقیہ نے عمر بن حفص گورنر افریقیہ کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور طبنہ مین بعدہ قیروان مین اسکا محاصرہ کر لیا ہے تو خلافت پناہی نے ساٹھ ہزار جنگ آورون کی جمعیت سے یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب بن ابی صفرہ کو عمر بن حفص کی کمک پر روانہ کیا۔ اسکی خبر عمر بن حفص تک پہنچی تو اسی غرہ پر یہ مرنے پر کمربستہ ہوکر میدان جنگ مین آگیا تا آنکہ مارا گیا۔ اسکے بعد یزید بن حاتم قریب قیروان پہنچا اسوقت ابو حاتم یعقوب بن حبیب قیروان پر قابض تھا پس اسنے قیروان پر

بجاے اپنے عمر بن عثمان فہری کو مامور کیا اور فوجین آراستہ کرکے یزید کے
مقابلہ کے قصد سے طرابلس کیجانب بڑھا۔ جون ہی ابو حاتم نے قیروان سے کوچ کیا
عمر بن عثمان نے علم مخالفت بلند کرکے اسکے ہمراہیون کو قتل کر ڈالا۔ اسی اثنا مین
ابو النخارق غفار بھی موقع پاکر نکل کھڑا ہوا ابو حاتم کو مجبورانہ انلوگون کیطرف مراجعت
کرنا پڑی یہہ دونون آمد کی خبر سنکر قیروان سے نکل بھاگے سواحل کتامہ سے
ساحل جیجل پر جاکے پناہ لی ابو حاتم انکا تعاقب چھوڑ کر قیروان کیطرف جھکا اور عبدالعزیز
بن سبع معافری کو قیروان پر مامور کرکے یزید کے مقابلہ کو روانہ ہوا یزید کو اسکی خبر
لگی تو اس نے طرابلس کا راستہ لیا۔ ابو حاتم کوچ و قیام کرتا ہوا جبال نفوسہ تک
پہنچا یزید کی فوجون نے پیچھا کیا ابو حاتم نے انکو شکست دیدی تب یزید بنفسہ
ابو حاتم کے مقابلہ کو روانہ ہوا۔ بہت بڑی لڑائی ہوئی۔ بربر کی فوج میدان جنگ
سے کھونگٹ کھا گئی ابو حاتم معہ تین ہزار ہمراہیون کے کھیت رہا۔ یزید بعوض خون
عمر بن حفص ہزیمت خوردہ گروہ کا دور تک قتل کرتا ہوا تعاقب کرتا چلا گیا بعد
ازان قیروان کیجانب روانہ ہوا ۱۵۵ھ کے نصف دور تمام ہوتے ہوتے
قیروان پہنچا۔

عبدالرحمن بن عبدالرحمن فہری ابو حاتم کے ساتھ تھا خاتمہ جنگ کے بعد اسنے
کتامہ مین جاکے پناہ لی۔ یزید نے اسکی گرفتاری جستجو پر چند دستہ فوج کو مامور کیا
بس انہون نے اسکا کتامہ مین محاصرہ کر لیا اور کامیابی کا جھنڈا لئے ہوے
کتامہ مین گھس پڑے عبدالرحمن بھاگ گیا۔ کل وہ لوگ جو اس کے ہمراہ تھے
مارے گئے۔

ان مہمات سے فارغ ہوکر یزید انتظام و انصرام حکومت کیطرف متوجہ ہوا
بس ابو النخارق غفار کو زاب پر متعین کیا اور خود طبنہ مین قیام پذیر ہوا متعدد لڑائیون

مین جو اسکو دریجوبہ کے ساتھہ پیش آئین بربریون کو خوب خوب پامال کیا تاآنکہ عہد خلافت ہارون الرشید ۱۷۱ھ مین راہی ملک آخرت ہوا۔ عنان حکومت اسکے بیٹے داود نے اپنے ہاتھہ مین لی۔ بربر نے اسپر خروج کیا۔ یہ بھی اونپر حملہ آور ہوا بعدہ واپس ہوکر قیروان آیا۔ بقیہ اس کے حالات ہم آیندہ تحریر کرینگے

روح بن حاتم | یزید بن حاتم کے مرنے کی خبر خلیفہ رشید تک پہنچی تو اُسکے بھائی روح بن حاتم کو جوکہ فلسطین کا گورنر تھا دارالخلافت مین طلب کرکے اسکے بھائی یزید کی ماتم پرسی کی اور سند حکومت افریقیہ عنایت فرماکے روانگی کا حکم دیا۔ ۱۷۱ھ کے نصف مین روح وارد افریقیہ ہوا۔ داؤد بن یزید نے دارالخلافت بغداد کا راستہ لیا۔ چونکہ یزید نے خوارج کو بحد ذلیل اور حددرجہ پامال کیا تھا اور اپنے رعب و داب کا سکہ لوگونکے دلون پر بٹھا لیا تھا اسوجہہ سے روح کا زمانہ حکومت نہایت سکون اور امن سے گذرا۔ صرف ایک عبدالوہاب بن رستم وہبیہ سے خطرہ کا اندیشہ تھا اس سے بھی مصلحتاً مصالحت کرلی بعدازان ماہ رمضان ۱۷۴ھ مین اسنے وفات پائی۔ اس سے پیشتر خلیفہ رشید نے روح کے عزیزون مین سے نصر بن حبیب کو حکومت افریقیہ کی سند خفیہ طور سے عنایت کردی تھی اس نصر سے بعد روح کے نصر نے عنان حکومت افریقیہ اپنے ہاتھہ مین لی اور حکمرانی کرنے لگا یہان تک کہ فضل کو افریقیہ کی گورنری مرحمت ہوئی۔

فضل بن روح | جسوقت روح بن حاتم نے وفات پائی بجاے اسکے نصر بن حبیب حکمرانی کرنے لگا روح کا بیٹا فضل سیدھا دارالخلافت چلا گیا خلیفہ رشید نے اسکو بجاے اسکے باپ روح کے افریقیہ کی سند حکومت

عطا کی پس فضل ماہ محرم ۱۷۸ھ مین قیروان واپس آیا۔ تونس کی حکومت پر مغیرہ اپنے بہائی بشر بن روح کے بیٹے کو مامور کیا۔ چونکہ مغیرہ ایک نوعمر شخص تہا لشکریون نے حقارت کی نگاہ سے دیکہا۔ اور فضل سے انلوگون کو اسکی بدخلقی اور ظالمانہ حرکات کیوجہہ سے منافرت پیدا ہوئی فضل نے بہی انلوگون پر نصر بن حبیب کی محبت اور ہوا خواہی کا الزام لگایا۔ اتنے مین اہل تونس نے مغیرہ سے مستعفی ہونے کی تحریک کی مغیرہ نے اس سے انکار کیا اس پر اہل تونس نے علم مخالفت بلند کر کے مغیرہ کو معزول کر دیا اور عبداللہ بن جارود کو اپنا امیر بنالیا۔ عبداللہ بن جارود عبدربہ انباری کے نام سے مشہور و معروف تہا اہل تونس نے بغرض اظہار اطاعت اسکے ہاتہہ پر بیعت کر کے مغیرہ کو اپنے شہر سے نکال دیا۔ اور براہ چاپلوسی فضل کو لکہہ بہیجا کہ جسکو آپ چاہئے تونس کی حکومت پر مقرر فرمایئے اہل تونس پر اپنے چچازاد بہائی عبداللہ بن یزید بن حاتم کو مقرر کیا چنانچہ عبداللہ فضل سے رخصت ہوکر تونس کیجانب روانہ ہوا جون ہی تونس کے قریب پہنچا عبداللہ بن جارود نے ایک گروہ کو عبداللہ بن یزید سے ملنے اور تونس آنے کی وجہہ دریافت کرنے کی غرض سے بہیجا۔ انلوگون نے براہ کینہ عبداللہ بن جارود کے خوش کرنے کو عبداللہ بن یزید کو مار ڈالا۔ اسوجہہ سے عبداللہ بن جارود کو مخالفت کا اظہار مجبوراً کرنا پڑا۔ عبداللہ بن یزید کے قتل کا محرک سپہ سالاران خرسانیہ مین سے محمد بن فارسی ہوا تہا۔ عبداللہ بن جارود نے اظہار مخالفت کے بعد تمام بلاد کے سپہ سالارون اور عمال کو فضل کی مخالفت پر ابہار دیا سب کے سب فضل سے باغی اور منحرف ہو گئے عبداللہ بن جارود کی جمعیت بڑہ گئی۔ فضل نے اس طوفان کے روک تہام کی غرض سے خروج کیا مگر پہلے ہی حملہ مین ہزیمت کہا کر بہاگ نکلا عبداللہ بن جارود نے تعاقب کیا قریب قیروان پہر مقابلہ ہو گیا

عبداللہ بن جارود نے بجاے جنگ کے چند لوگونکو فضل اور نیز اسکے اہل وعیال کو
قابس تک پہنچا دینے کے لئے مامور کردیا پھراسکو اثناء راہ سے واپس کرکے
شہ۱۷۸ھ کے نصف دور تمام ہوتے ہوتے قتل کرڈالا- اب عبداللہ بن جارود کو
پوری طور سے جمعیت حاصل ہوگئی تھی لوشکر تونس آیا مگر آرام سے بیٹھنا نصیب نتھا
لشکر کے ایک حصہ کو جسکا سردار مالک ابن منذر تھا فضل کے واقعہ قتل سے
برہمی پیدا ہوئی رفتہ رفتہ کینہ اور عداوت کے حد تک پہنچی - ایک روز متفق ہوکر
قیروان کو یورش کرکے لے لیا عبداللہ بن جارود نے اس واقعہ سے مطلع ہوکر
تونس سے قیروان کے طرف کوچ کیا اور پہنچتے ہی ان سبھونکو معہ مالک بن منذر
کے قتل کی سزادی علاوہ انکے چند نامی سردارون کو بھی قتل کرا دیا باقی
ماندگان نے اندلس مین جاکے پناہ لی اور اپنی سرداری وحکومت پر سلت بن سعید
کو مامور کیا پھر بعد چند سے قیروان کیطرف واپس آئے اور افریقیہ مین بغاوت کا
ایک طوفان برپا ہوگیا-

هرثمہ بن اعین	خلیفہ رشید نے فضل بن روح کے مارے جانے اور

افریقیہ مین بغاوت پھوٹ نکلنے سے مطلع ہوکر بجاے فضل کے هرثمہ بن اعین کو
سند حکومت عنایت کی اور عبداللہ بن جارود کے پاس یحیی بن موسی کو اسوجہ سے
کہ اہل خراسان کی آنکھونمین اسکی عزت وتوقیر تھی علم خلافت کی اطاعت کا پیام لیکے
روانہ کیا لعضون کا بیان ہے کہ لقطین کو بھیجا تھا عبداللہ بن جارود نے علا ابن
سعید کے مہم سے فارغ ہونے کی شرط پر علم خلافت کے مطیع ہونیکا اقرار کیا
یقطین (یا یحیے) تاڑ گیا کہ عبداللہ بن جارود مغالطہ دے رہا ھی فوراً عبداللہ بن جارود کے
دوست ومصاحب محمد بن فارسی سے سازش کرنے کی بناء ڈالدی اور بہت سا مال
دینے کے وعدہ پر ملا لیا عبداللہ بن جارود کو کسی ذریعہ سے اسکی خبر لگ گئی گھبراکر

اپنی حکومت کے ساتوین مہینے ماہ محرم ۱۸۷ھ مین بخوف علاء ابن سعید قیروان سے نکل بھاگا۔ محمد بن فارسی بھی اسکے ساتھہ تھا۔ دونون نے قیروان سے نکلکر بقصد جنگ درستی سامان وفراہمی فوج کیجانب توجہ کی۔ ایک روز عبد اللہ بن جارود نے محمد بن فارسی کو تنہائی مین مشورہ کی غرض سے بلایا۔ فریق مخالف نے پہلے ہی سے اسکے ہمراہیون مین سے ایک شخص کو ان دونون کے قتل پر مامور کر رکھا تھا پس اس شخص نے محمد بن فارسی کو مار ڈالا باقی رہا عبد اللہ بن جارود وہ اور اسکے ہمراہی بھاگ کھڑے ہوے۔ علاء بن سعید اور یقطین قیروان کیطرف بڑھے علاء بن سعید پہلے پہنچا اور قابض ہوگیا۔ عبد اللہ بن جارود کے ہمراہیون کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ عبد اللہ بن جارود بھاگ کر ہرثمہ کے پاس پہنچا ہرثمہ نے اسکو خلیفہ رشید کیخدمت مین بھیجدیا اور یہہ لکھہ بھیجا کہ علاء بن سعید نے اسکو قیروان سے نکالا ہے خلیفہ رشید نے علاء کے بھیجنے کا فرمان روانہ فرمایا چنانچہ ہرثمہ نے علاء کو ہمراہی یقطین دربار خلافت کیطرف روانہ کیا خلیفہ رشید نے عبد اللہ بن جارود کو جیل مین ڈالدیا اور علاء کے ساتھہ بحسن سلوک پیش آیا تا آنکہ مصر مین اسنے وفات پائی۔

ان واقعات کے بعد ہرثمہ نے قیروان کیجانب کوچ کیا سفر و قیام کرتا ہوا ۱۷۹ھ مین وارد قیروان ہوا۔ لوگون کو امن دی۔ آتش بغاوت فرو ہوگئی۔ اسنے آنیکے ایک برس بعد قصر کبیر مقام منستیر مین تعمیر کرایا اور طرابلس کا شہر پناہ دریا کے متصل بنوایا۔ اسوقت ابراہیم بن اغلب زاب اور طبنہ کی گورنری پر تھا اسنے ہرثمہ کی خدمت مین ہدایا اور تحائف بھیجے ملاطفت آمیز اور خوشامدانہ خطوط لکھے۔ ہرثمہ نے اسکو اسکے عہدہ پر بحال رکھا۔ پس اسنے نہایت خوبی سے اس خدمت کو انجام دیا رعایا کے ساتھہ عادلانہ برتاؤ کئے۔

بعد چندے ہرثمہ کی مخالفت پر عیاض بن وہب ہواری اور کلیب بن جمیع کلبی اٹھ کھڑے ہوئے دونون نے متفق ہوکر بہت بڑا لشکر مجتمع کر لیا۔ ہرثمہ نے ان دونون کی سرکوبی پر سپہ سالاران خراسانیہ مین سے یحیےٰ بن موسیٰ کو مامور کیا۔ یحییٰ کی حسن کارگذاری سے عیاض اور کلیب کی جمعیت منتشر ہوگئی اسکے بہت سے ہمراہیون کو مار ڈالا۔ اور آتش بغاوت فرو کرکے قیروان کیجانب مراجعت کی ہرثمہ نے اس امر کا احساس کرکے کہ افریقیہ مین لوگ دن میری مخالفت پر علم بلند ہوا کرتا ہے حکومت افریقیہ سے استعفا پیش کیا خلیفہ رشید نے استعفا منظور فرمالیا۔ ہرثمہ افریقیہ سے اپنی حکومت وگورنری کے ڈہائی برس بعد عراق لوٹ آیا۔

محمد بن مقاتل کعبی بعد اسکے خلیفہ رشید نے افریقیہ کی گورنری پر محمد بن مقاتل کعبی کو مامور کیا محمد بن مقاتل خلیفہ رشید کا ساختہ پرداختہ تھا ماہ رمضان ۱۸۱ھ مین وارد قیروان ہوا۔ چونکہ محمد بن مقاتل مین خصائل خسیسہ اور عادات رذیلہ کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے لشکریون نے اس سے مخالفت کا اعلان کرکے مخلد بن مرہ ازدی کو اپنا سردار بنایا محمد بن مقاتل نے اسکے روک تھام کی غرض سے فوجین روانہ کین۔ مخلد کو ہزیمت ہوئی اور اثناء دار وگیر مین مارا گیا بعد ازان ۱۸۳ھ مین تمام بن تمیم تمیمی نے تونس مین علم مخالفت بلند کیا عوام الناس کا جم غفیر مجتمع ہوگیا تمام نے سبھون کو فوجی لباس پہناکر قیروان کیجانب کوچ کیا۔ محمد بن مقاتل اس سے مطلع ہوکر فوجین آراستہ کرکے مقابلہ پر آیا۔ دونون حریف کا ایک میدان مین مقابلہ ہوا میدان جنگ تمام کے ہاتھ رہا محمد بن مقاتل شکست کہاکے قیروان کیجانب بھاگا تمام تعاقب کرتا ہوا قیروان پہنچگیا بالآخر تمام نے محمد بن مقاتل کو افریقیہ چھوڑ کر چلے جانے کی شرط سے امان دی چنانچہ محمد بن مقاتل نے افریقیہ کو

خیرا باد کہکر طرابلس کا راستہ لیا۔ رفتہ رفتہ یہہ خبر ابراہیم بن اغلب تک زاب مین پہنچی
محمد بن مقاتل کے اس فعل سے بیحد ناراض ہوا فوراً فوجین آراستہ کرکے قیروان
کیطرف بڑہا۔ تمام مقابلہ سے جی چورا کر تونس کیطرف بہاگا ابراہیم نے قیروان
پر قبضہ کرلیا اور محمد بن مقاتل کو طرابلس سے طلب کرکے آخری ۱۸۳ھ مین قیروان
کی امارت دوبارہ عنایت کی تمام نے سامان جنگ درست کرکے انلوگون پر پہر
حملہ کیا ابراہیم بن اغلب معہ اپنے سرداران لشکر کے مقابلہ پر آیا تمام کو اس معرکہ
مین ہزیمت ہوئی ابراہیم تعاقب کنان تونس تک پہنچا تمام نے امن کی درخواست
کی ابراہیم نے اسکو امن دی اور معہ اسکے قیروان آیا اور قیروان سے بغداد کیطرف
روانہ کردیا خلیفہ رشید نے جیل مین ڈالدیا۔

ابراہیم بن اغلب جسوقت محمد بن مقاتل نے قیروان کی عنان حکومت دوبارہ
اپنے ہاتہہ مین لی اہل ملک کو اسکی حکومت سے ناراضی پیدا ہوئی۔ نامہ و پیام کرکے
ابراہیم بن اغلب کو خلیفہ رشید سے سند حکومت افریقیہ کی درخواست دینے پر آمادہ
کیا۔ پس ابراہیم نے دربار خلافت مین حکومت افریقیہ کی اس شرط سے درخواست
کی کہ ایک لاکہہ دینار جو مصر سے افریقیہ لغرض انتظام روانہ کیا جاتا ہے موقوف کردیا جاے
علاوہ برایں چالیس ہزار دینار سالانہ افریقیہ سے بطور خراج دربار خلافت مین بہیجا کرونگا
کسی ذریعہ سے خلیفہ رشید کو اسکی دولتمندی اور تمول کا حال بہی معلوم ہوگیا
اپنے مصاحبین سے اس معاملہ مین مشورہ کیا ہرثمہ نے ابراہیم بن اغلب کی درخواست
منظور کرلینے اور سند حکومت افریقیہ عطا فرمانے کی راے دی چنانچہ خلیفہ رشید نے نصف
۱۸۴ھ مین سند حکومت افریقیہ لکہہ کر ابراہیم کے پاس روانہ کردیا ابراہیم سند حکومت
افریقیہ حاصل کرکے کرسی حکومت پر رونق افروز ہوا انتظام ملکی اور فوجی کو معقول طور
سے سنبہالا محمد بن مقاتل افریقیہ سے مشرق چلا آیا تمام ملک مغرب مین ابراہیم بن اغلب

کی گورنری سے امن وچین کی منادی پھر گئی۔ قیروان کے قریب عباسیہ نامی ایک شہر آباد کیا اور مع اپنے جملہ اراکین حکومت کے عباسیہ مین اوٹھ آیا۔ ۱۸۶ھ مین حمدیس نامی ایک شخص نے سرداران عرب سے تونس مین علم خلافت کے خلاف خروج کیا۔ سیاہ پھریرہ اُتار کر پھینکدیا۔ ابراہیم بن اغلب نے عمران بن مجالد کو بسرافسری افواج شاہی حمدیس کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد حمدیس کو ہزیمت ہوئی تقریبًا اسکے دس ہزار ہمراہی کہیت رہے اس واقعہ کے بعد ابراہیم نے اپنی توجہ وہمت کو المغرب الاقصیٰ کے نظم ونسق کیجانب مصروف کیا یہ وہ زمانہ تھا کہ اس ملک مین دعوت علویہ بذریعہ ادریس بن عبداللہ ظاہر ہوچکی تہی عبداللہ نے پیک اجل کو لبیک کہہ کر ملک عدم کا راستہ لیا تہا اور بربریون نے اسکے چہوٹے بیٹے کو اسکا قائم مقام بنایا تہا ارکا غلام راشد اسکی کفالت ونگرانی کر رہا تہا تا آنکہ ادریس بڑا ہوا اور اسکی حکومت کو راشد کیوجہ سے استحکام واستقلال حاصل ہوگیا۔ ابراہیم بن اغلب ہمیشہ بربریونکو مال وزر دے کے ملاتا چلاتا رہتا تہا آخر کار راشد مارا گیا اور اسکا سر اُتار کر ابراہیم کے پاس لایا گیا۔ راشد کے مارے جانے کے بعد ادریس کی حکومت وریاست کا انتظام سرداران بربر سے بہلول بن عبدالرحمن مظفر کرنے لگا اس نے بہی نہایت دانائی سے حکومت وسلطنت کے نظام کو درست کیا۔ ابراہیم بن اغلب ہمیشہ اسکو بہی اپنی عاملانہ تدابیر اور حکمت عملیون سے ملاتا رہا۔ خطوط اور تحائف برابر بہیجا رہا بہلول آخر انسان ہی تہا کہانتک ابراہیم کے احسانات کو فراموش کرتا دعوت ادارسہ سے اعراض کرکے علم حکومت عباسیہ کی اطاعت کا اظہار کردیا۔ ادریس نے اس سے مطلع ہوکر اس سے مصالحت کرلی اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے ذریعہ سے اسکے لطف وعنایت کا خواستگار ہوا پس وہ اسکی ایذارسانی سے باز رہا۔

بعد اسکے اہل طرابلس نے ۱۸۹ھ میں ابراہیم بن اغلب سے مخالفت کا اظہار کیا اور اسکے گورنر سفیان بن مہاجر کو حملہ کرکے دار الامارت سے مسجد کیطرف نکالدیا اور اسکے بہت سے ہمراہیون کو مار ڈالا پھر اسکو طرابلس چھوڑ کر چلے جانے کی شرط پر امان دی چنانچہ سفیان اپنی حکومت کے چند مہینے بعد طرابلس سے نکل کھڑا ہوا اہل طرابلس نے اپنی سرداری وحکومت پر ابراہیم بن سفیان تمیمی کو مامور کیا۔ ابراہیم بن اغلب نے اس واقعہ سے مطلع ہوکر فوجین روانہ کین۔ شاہی فوج نے ابراہیم بن سفیان کو ہزیمت دیدی اور بزور وجبر طرابلس مین داخل ہوگئی۔ طرابلس میں داخل ہوکر ابراہیم بن سفیان کو حاضر کرنے پر اہل طرابلس کو مجبور کیا۔ تھوڑی سی رد وکد کے بعد ذی الحجہ آخری سنہ مذکور مین اہل طرابلس نے ابراہیم کو پیش کیا ابراہیم بن اغلب نے اسکی اور نیز اہل طرابلس کی خطائیں معاف کردین اور انکے وطن کیجانب انلوگون کو واپس کردیا۔

سنہ ۱۹۵ھ مین عمران بن مجالد ربعی نے تونس مین بغاوت کا جھنڈا بلند کیا اس بغاوت مین قریش بن تونسی بھی شریک تھا۔ نہایت قلیل مدت مین ان دونون کی جمعیت بڑھگئی۔ عمران نے قیروان کیجانب قدم بڑھایا اور اسپر قابض ہوگیا قریش بھی تونس سے قیروان آرہا۔ ابراہیم نے عباسیہ کے اردگرد خندقین کھدوائیں دمدمے اور دمدمے بندہوا کے قلعہ نشین ہوگیا عمران اور قریش پورے ایک سال تک ابراہیم کا محاصرہ کئے رہے ابراہیم اور عمران وقریش سے متعدد لڑائیاں ہوئین۔ لیکن فتحمندی کا سہرہ ابراہیم بن اغلب کے سر رہا۔ زمانہ محاصرہ مین عمران اسد بن فرات قاضی کو بھی بغاوت پر ابھار رہا تھا مگر اسد نے اس سے انکار کیا اسی اثنا مین خلیفہ رشید نے بہت سا مال وزر ابراہیم کے پاس بھیجا

ابراہیم نے داد دہش شروع کردی جسکی وجہ سے بہت سے ہمراہیان عمران اسکے پاس چلے آئے اور عمران کا کارخانہ درہم وبرہم ہوگیا۔ پریشان ہوکر زاب چلا گیا اور وہین ٹھہرا رہا یہانتک ابراہیم ابن آغلب نے وفات پائی۔

ابراہیم بن آغلب نے اس مہم سے فارغ ہوکر اپنے بیٹے عبداللہ کو ۱۹۶ھ مین طرابلس کی حکومت پر روانہ کیا۔ لشکریون نے بغاوت کی اور دارالامارت مین اسکا محاصرہ کرلیا پہر اس شرط پر کہ طرابلس چھوڑکر عبداللہ چلا جاے عبداللہ کو امان دی چنانچہ عبداللہ نے طرابلس کو چھوڑ دیا بہت سے آدمی اسکے پاس آآکے مجتمع ہو گئے۔ داد و دہش شروع کردی یہی سبب تھا کہ ہرطرف سے بربری اسکے پاس پہنچ آئے۔ عبداللہ نے ان سبہون کو مسلح اور مرتب کرکے طرابلس پر چڑہائی کردی اور فوج طرابلس کو شکست دیکر شہر پر قبضہ کرلیا بعد ازان اسکے باپ (ابراہیم بن اغلب) نے اسکو معزول کرکے سفیان بن مضا کو سند حکومت عطا کی۔ ہوارہ نے سفیان کی خلاف طرابلس مین علم بغاوت بلند کیا لشکریون مین بہی پھوٹ پڑگئی سفیان بہاگ کر ابراہیم بن اغلب کے پاس پہنچا ابراہیم نے اسکو اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھہ تیرہ ہزار فوج کی جمعیت سے طرابلس کیجانب واپس کیا۔ ہوارہ مقابلہ پر آئے بیحد پامال ہوسے نہایت سختی سے قتل اور قید کئے گئے کامیابی کے بعد طرابلس کا شہرپناہ از سرنو درست کرایا گیا۔ رفتہ رفتہ اس کی خبر عبدالوہاب بن عبدالرحمن بن رستم تک پہنچی بربریون کو مجتمع کرکے طرابلس پر چڑھہ آیا مدتون محاصرہ کئے رہا۔ عبدالوہاب نے باب زناتہ کی آمد و رفت روک کی تہی اور دروازہ ہوارہ پر لڑائی کا ہنگامہ گرم کئے رہا۔ اسی اثنا مین اسکے باپ کی مرنے کی خبر پہنچی پس اس نے اپنے حریف کو مضافات طرابلس دیکر مصالحت کرلی شہر طرابلس اور دریا پر اپنا قبضہ رکھا تکمیل صلحنامہ کے بعد عبداللہ نے قیروان

کیجانب کوچ کیا - ابراہیم کی وفات ماہ شوال ۱۹۶ھ مین ہوئی تہی -

ابوالعباس عبداللہ	ابراہیم بن اغلب نے بوقت وفات اپنے بیٹے

عبداللہ کو اپنا ولیعہد مقرر کیا تہا - عبداللہ اسوقت طرابلس مین تہا بربری اسکا محاصرہ کئے ہوئے تہے جیساکہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین - اور اپنے دوسرے بیٹے زیادۃ اللہ کو عبداللہ کی امارت کی بیعت کرنے کی وصیت کی تہی چنانچہ زیادۃ اللہ نے اس وصیت کی تعمیل کی قیروان مین لوگون سے اپنے بہائی عبداللہ کی امارت کی بیعت لی اور اس واقعہ کو لکھ بہیجا - پس ابوالعباس عبداللہ ماہ صفر ۱۹۷ھ مین وارد قیروان ہوا - مگر اپنے بہائی زیادۃ اللہ کیساتھ نمایان کارگذاری کی کوئی خاص رعایت نہ کی جو اس نے بزمانہ غیر حاضری بعد وفات ابراہیم کی تہی بلکہ مزید بران اکثر اسکے رتبہ کے خلاف اسکی کسر شان کیا کرتا تہا - اسکے زمانہ حکومت مین کسی قسم کا فتنہ وفساد وقوع مین نہین آیا وجہ یہ تہی کہ اسکے باپ نے حکومت وامارت کے نظام کو معقول طور سے درست اور مضبوط کر دیا تہا - فی نفسہ یہہ شخص ظالم اور جابر تہا تا آنکہ اسکا زمانہ وفات آگیا کہا جاتا ہے کہ اہل حمود اور مہریک کے اولیا رصالحین سے حفص بن حمید کی دعوت کے زمانہ مین اسکی موت وقوع مین آئی تہی یہہ ایک جماعت کے ساتہ بطور وفد (ڈیپوٹیشن) عبداللہ کے خدمت مین عبداللہ کے جور و ستم کی شکایت کرنیکو آیا ہوا تہا عبداللہ نے کچہ سماعت نہ کی حفص نے عبداللہ کے دربار سے نکلکر عبداللہ کے خلاف لوگونکو ابہارنا شروع کیا اتفاق سے اسی زمانہ مین عبداللہ کے کان مین ایک زخم ہوگیا جسکے وجہ سے ماہ ذی الحجہ ۲۰۱ھ مین اپنی حکومت کے پانچ سال پورے کرکے مرگیا -

اسکا بہائی زیادۃ اللہ	ابوالعباس عبداللہ کے مرنے پر اسکا بہائی زیادۃ اللہ

حکمران ہوا خلیفہ مامون کیجانب سے تقرری کا فرمان صادر ہوا اور یہہ لکھ بہیجا کہ

منبرون پر عبداللہ بن طاہر کے حقمین دعا کیجاے - زیادۃ اللہ کو اس سے بیحد ملال
پیدا ہوا - شاہی نامہ کے ساتھہ چند دینار جو کہ ادارسہ کے مسکوک کیے ہوے تہے
دارالخلافۃ بغداد روانہ کیا - اس سے اس امر کا اظہار مقصود تہا کہ آیندہ ہم خلافت
عباسیہ کے علم حکومت کے مطیع نرہینگے بلکہ حکمرانان ادارسہ کے علم حکومت کے سایہ
مین رہنا پسند کرینگے - بعدہ اسکے اعزہ و اقارب سے اغلب کے بہائیون اور
اسکے بہائی ابوالعباس محمد کے بیٹے اور ابو محمد بہر اور ابراہیم ابوالاغلب وغیرہم نے
حج کرنے کی اجازت طلب کی زیادۃ اللہ نے انلوگون کو سفر حج کی اجازت دیدی
چنانچہ وہ لوگ بعد اداے فرض حج واپس ہوکر مصر مین مقیم ہوے تا آنکہ
زیادۃ اللہ اور فوج مین ان بن ہوگئی باہم لڑائیان شروع ہوگئین پس زیادۃ اللہ
نے اپنے اعزہ و اقارب کو جو مصر مین مقیم تہے بلا بہیجا اور اپنے بہائی اغلب کو
قلمدان وزارت سپرد کیا - فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہوی ہر امیر نے ایک ایک
صوبہ کو دبا لیا اور اسپر قابض ہوکر حکمرانی کرنے لگا - پہر اسپر بہی انکو قناعت نہ ہوئی
سب کے سب مجتمع ہوکر قیروان پر حملہ آور ہوے اور اسکا محاصرہ کرلیا - سب
کے پہلے بغاوت اور مخالفت کا بانی مبانی اور آتش فساد کا مشتعل کرنے والا
زیاد بن سہل بن صقلبیہ تہا سنہ ۲۰۷ ھ مین اسنے خروج کیا تہا اور شہر باجہ پر محاصرہ
ڈالا تہا پس زیادۃ اللہ نے اسکی سرکوبی کی غرض سے فوجین روانہ کین چنانچہ
زیادۃ اللہ کی فوج نے زیاد کو ہزیمت دی اور اتنا ر دار و گیر مین گرفتار کر کے
مار ڈالا اسکے ساتھہ اسکے بہت سے ہمراہی بہی مارے گئے تہے - بعد اسکے
منصور ترمذی نے طلبنہ مین سر اٹھایا فوجین آراستہ کر کے تونس پر چڑھہ آیا اور
قابض ہوگیا - تونس کا گورنر اسمٰعیل بن سفیان نامی ایک شخص تہا منصور نے
اسکو قتل کر کے لشکریون کو پہر اپنا مطیع بنا لیا - زیادۃ اللہ نے اس واقعہ سے

مطلع ہوکر ایک عظیم فوج کو بسر افسری اپنے چچازاد بہائی غلبون جو اسکا وزیر بھی تہا
اور جسکا نام اغلب بن عبد اللہ بن اغلب تہا روانہ کیا اور چلتے چلتے بتا کید کہدیا کہ
اگر تملوگ میدان جنگ سے ہزیمت اٹھا کے آؤگے تو تمہارے جان کی خیر نہین
مین تملوگون کو قتل کرڈالونگا۔ اتفاق یہہ پیش آیا کہ منصور نے انلوگون کو ہزیمت
دیدی۔ انلوگونکو اپنی جانون کا خطرہ ہوا۔ چنانچہ بخوف جان انلوگون نے وزیر غلبون
کی رفاقت ترک کردی بلاد افریقیہ مین پہیل گئے باجہ جزیرہ صنطفورہ اور اربس
وغیرہ پر قابض و متصرف ہوگئے تمام افریقیہ مین بے امنی پہیل گئی پہر یہہ سب
منصور کے پاس جاکر مجتمع ہوئے منصور نے انلوگون کو مرتب و مسلح کرکے قیروان
کیطرف کوچ کیا اور پہنچتے ہی قابض ہوگیا زیادۃ اللہ کا عباسیہ مین چالیس دن
تک محاصرہ کئے رہا۔ قیروان کی شہرپناہ بنوائی جسکو ابراہیم بن غلب نے
خراب و مسمار کرادیا تہا۔ بعد اسکے زیادۃ اللہ نے اسیر فوجکشی کی دونون مین مدتون
لڑائیان ہوتی رہین بالآخر منصور کو ہزیمت ہوئی بہاگ کر تونس پہنچا زیادۃ اللہ
نے قیروان کا شہرپناہ منہدم کرادیا۔ سپہ سالاران لشکر نے بہاگ بھاگ کر
ان شہرون مین جاکے دم لیا جسپر قابض و متصرف ہوگئے تہے۔ چنانچہ عامر بن
نافع ارزق سبتہ مین جاکے قلعہ نشین ہوا۔ زیادۃ اللہ نے ۲۰۹ھ مین ایک
فوج بسرکردگی محمد بن عبد اللہ بن اغلب عامر کی سرکوبی کو روانہ کی عامر نے
اس فوج کو ہزیمت دیدی فوج واپس آئی منصور نے بہی تونس کیجانب مراجعت کی
اسوقت زیادۃ اللہ کے زیر حکومت افریقیہ مین صرف تونس، ساحل، طرابلس
اور نفزاوہ باقی رہ گئے تہے۔ باغی فوج نے زیادۃ اللہ کے پاس کہلا بہیجا کہ
"اگر تم افریقیہ سے کوچ کرجاؤ تو تم کو امان دیجائے" زیادۃ اللہ نے اسکا یہہ جواب
ندیا پہر یہہ خبر مشہور ہوئی کہ نفزاوہ کے بربریون کے بلانے پر عامر بن نافع نفزاوہ

کیجانب بڑہ رہا ہے بس زیادۃ اللہ نے دو سو جنگ آور ونکو عامر بن نافع کے روک تہام کی غرض سے نفزاوہ کیطرف روانہ کیا عامر یہہ خبر پاکر نفزاوہ سے لوٹ آیا اور انکو قسطیلہ کیجانب ہزیمت دے کے پہر واپس آیا پہر نفزاوہ سے نکل کہڑا ہوا سفیان نے قسطیلہ پر قبضہ کرکے شیرازہ حکومت کو درست و مرتب کرلیا یہہ واقعات ۲۰۹ھ کے ہین۔ بعد اسکے زیادۃ اللہ نے قسطیلہ، زاب اور طرابلس پر قبضہ حاصل کرکے حکومت وامارت کے نظام کو درست کیا۔

پہر منصور طبندی اور عامر بن نافع مین باہم مخالفت پیدا ہو گئی۔ منصور ہمیشہ عامر کو حسد کی آنکہون سے دیکہتا اور ہر کام مین اُسکو دباتا تہا عامر نے اس امر کا احساس کرکے لشکر کو ملا لیا ایک روز سب کو مجتمع کرکے منصور کا اسکے قصر مین جو کہ طبندہ مین تہا محاصرہ کرلیا تا آنکہ منصور نے اس شرط پر کہ افریقیہ چہوڑ کر مین مشرق کیطرف روانہ ہوجاؤنگا امن کی درخواست کی عامر نے یہہ درخواست منظور کرلی چنانچہ منصور طبندہ سے نکلکر مشرق کیجانب روانہ ہوا پہر کچہہ سوچ سمجہکر لوٹا عامر نے دوبارہ محاصرہ کرلیا۔ تا آنکہ منصور دوبارہ سپہ سالاران لشکر مین سے بذریعہ عبدالسلام بن مفرج سپہ سالار کے امن کا خواستگار ہوا عبدالسلام نے عامر کیخدمت مین منصور کی درخواست امن پیش کی عامر نے باین شرط امن دی کہ منصور افریقیہ چہوڑ کر کشتی پر سوار ہوکر مشرق چلا جاے۔ اس شرط کے مطابق عامر نے منصور کو اپنے چند معتمد علیہ سردارونکے ہمراہ تونس کیجانب روانہ کیا اور درپردہ اپنے بیٹے کو کہلا بہیجا کہ جسوقت منصور تمہارے پاس ہوکر گزرے براہ فریب موقع پاکر مار ڈالنا۔ پس عامر کے بیٹے نے منصور اور اسکے بیٹے کے ساتہہ یہی برتاو کیا اسکا اور اسکے بیٹے کا سر اوتار کر اپنے باپ عامر کیخدمت مین بہیجدیا۔ اس واقعہ کے بعد عامر بن نافع شہر تونس ہی مین مقیم رہا یہانتک کہ ۲۱۳ھ مین انتقال کیا۔ عبدالسلام بن مفرج

باجہ کیطرف لوٹ آیا اور وہین طرح اقامت ڈالدی۔ تاآنکہ فضل بن ابی العین نے جزیرہ شریک مین ۲۱۸ھ مین علم بغاوت بلند کیا عبد السلام بن مفرج ربعی فضل کی کمک کو روانہ ہوا اسی اثنا رمین زیادۃ اللہ کی فوجین بھی پہونچ گیئن۔ دونون کے مقابلہ مین جی توڑکر لڑین عبد السلام مارا گیا فضل تونس کیطرف شکست کہاکر بہاگا اور وہان جاکے قلعہ نشین ہوگیا۔ زیادۃ اللہ کی فوجون نے تونس مین پہنچکر محاصرہ ڈالدیا اور بزور تیغ اس کو مفتوح کرلیا۔ ہزارہا اہل تونس مارے گیئے بہتیرے بہاگ گئے۔ خاتمہ جنگ کے بعد زیادۃ اللہ نے امن کی منادی کرادی اہل تونس پھر اپنے اپنے مکانات مین آکے رہنے لگے۔

۲۱۹ھ مین اسد بن فرات نے صقلیہ کو بزور تیغ لڑکر مفتوح کیا صقلیہ صوبجات روم سے تہا اسکا حکمران بادشاہ قسطنطنیہ کے زیر حکومت تہا۔ ۲۱۱ھ مین ایک بطریق جسکا نام قسنطیل تہا صقلیہ کا حکمران مقرر کیا گیا اس نے ایک رومی سپہ سالار کو جو نہایت شجاع اور دلیر تہا بحری فوج کا سردار بنایا۔ پس اس سپہ سالار نے سواحل افریقیہ پر لوٹ مار شروع کردی۔ نظام حکومت کو درہم و برہم کردیا۔ ایک مدت کے بعد بادشاہ روم نے قسنطیل کو اس سپہ سالار کے گرفتار کر لینے اور قتل کرڈالنے کو لکہہ بہیجا کسی ذریعہ سے اس کی خبر سپہ سالار تک پہنچگئی فوراً بغاوت کا اظہار کردیا۔ اسکے ہمراہیون کو بہی یہہ سن کے جوش اور تعصب پیدا ہوا سامان جنگ اور سفر درست کر کے صوبہ صقلیہ کے شہر سرقوسہ کیطرف کوچ کردیا اور پہنچتے ہی قابض ہوگیا۔ قسنطیل اس واقعہ سے مطلع ہوکر مقابلہ پر آیا لڑائیان ہوئین۔ کمیت سپہ سالار کے ہاتہہ رہا قسنطیل شکست کہاکے بہاگا۔ سپہ سالار کی فوج نے تعاقب کیا شہر قطانیہ مین پہنچکر گرفتار کرلیا گیا اور وہین مارڈالا گیا

سپہ سالار نے صقلیہ مین پہنچکر قبضہ کر لیا اور شاہی لقب سے اپنے کو ملقب کیا
اطراف جزیرہ کی حکومت بلاطہ نامی ایک شخص کو دی - اسکا چچازاد بھائی میخائیل
شہر پالیرم مین حکومت کر رہا تھا - اس نے اور اسکے چچازاد بھائی نے سپہ سالار مذکور
سے مخالفت کا اظہار کیا بلاطہ نے سرقوسہ کو دبا لیا - سپہ سالار جنگی کشتیون کا بیڑہ
مرتب اور درست کر کے زیادۃ اللہ کیخدمت مین استمداد کی غرض سے افریقیہ مین
حاضر ہوا زیادۃ اللہ نے اسکی درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت فرمایا اور ایک
عظیم فوج اسکی کمک پر روانہ کیا اس فوج اور مہم کی افسری اسد بن فرات قاضی
قیروان کو مرحمت کی ماہ ربیع ۲۱۲ھ مین یہ مہم روانہ ہوئی اسد کوچ و قیام کرتا ہوا شہر
مازر مین پہنچکر قیام پذیر ہوا بعدہ فوج کو درست و مرتب کر کے بلاطہ پر حملہ کیا - بلاطہ کے
رکاب مین بھی رومیون کا بہت بڑا لشکر تھا اور روم کے بہت سے نامی نامی سپہ سالار
سورما اسکی کمک پر آئے ہوئے تھے بلاطہ کو اس معرکہ مین ہزیمت ہوئی رومی
فوج میدان جنگ سے گھبرا کر نگہٹ کھا گئی بہت سا مال غنیمت فتحمند گروہ کے ہاتھ
لگا - بلاطہ نے بھاگ کر قلوبیرہ مین دم لیا - مگر اس جان باختہ کو وہان بھی پناہ نہ ملی
مارا گیا عساکر اسلامیہ نے جزیرہ کے متعدد قلعات پر قبضہ کر لیا اور جوش کامیابی
مین فتح کرتے ہوئے قلعہ کرات تک پہنچگئے - قلعہ کرات مین بہت سے رومی
گرد و نواح کے آ آ کے مجتمع ہو گئے تھے پہلے تو ان لوگون نے قاضی اسد بن
فرات کو صلح اور ادا ے جزیہ کا دہوکا دیا مگر جب قراین سے آمادہ بجنگ نظر آئے
تو قاضی اسد نے محاصرہ کا حکمدیا - عیسائیون نے شہر پناہ اور قلعہ کے دروازے
بند کر لئے قاضی اسد نے نہایت ہوشیاری سے حصار کر کے قرب و جوار کے
شہرون پر تاخت و تاراج کی غرض سے اپنی فوج کو متعدد دستون پر منقسم کر کے
پہیلا دیا - مال غنیمت کی بیحد کثرت ہوئی بعد ازان اسلامی لشکر نے سرقوسہ کا بلوہ جا

محاصرہ کر لیا - اہل سرقوسہ کو افریقیہ سے اچانک مدد پہنچگئی - اہل افریقیہ نے
بلیرم کو اپنی حفاظت مین لے کے عساکر اسلامیہ پر حملہ کیا عساکر اسلام اسوقت
سرقوسہ کا محاصر تہا - رومیون نے محاصرہ اٹھا دینے کی بلیغ کوشش کی مگر نا کامیاب
رہے اسلامیون نے نہایت مضبوطی اور احتیاط سے محاصرہ کر رکہا تہا پہر اتفاق
وقت سے عساکر اسلام مین وبائی بیماری پہیل گئی جس سے ایک گروہ کثیر نے
جان بحق تسلیم کردی - اسد بن فرات امیر افواج اسلامیہ نے اسی زمانہ مین وفات
پائی شہر قصریانہ مین مدفون ہوا اسی اسلامی فوج مین وہ سپہ سالار بہی تہا جسکی
کمک پر اسلامی لشکر آیا ہوا تہا اہل قصریانہ نے اسکو دہوکا دیکر مار ڈالا - اسکے بعد
قسطنطنیہ سے ایک تازہ دم فوج عیسائیون کی کمک پر آگئی - ہنگامہ کارزار پہر گرم
ہوگیا - اس معرکہ مین مسلمانون کو ہزیمت ہوئی - بقیۃ السیف نے قصریانہ کیجانب
پناہ گزین ہونے کی غرض سے قدم بڑہایا - بعد ازان احمد بن حواری امیر عساکر
اسلامیہ نے وفات پائی بجاے اسکے زہیر بن عوف امیر افواج اسلامی مقرر
کیا گیا - رومیون اور مسلمانون سے پہر معرکہ آرائی شروع ہوئی رومیون نے
بکرات ومرات عساکر اسلام کو ہزیمت دی اور انہین کے لشکر گاہ مین انکا محاصرہ
کر لیا - طول جنگ اور شدت حصار سے مسلمانون مین اضطراب پیدا ہو چلا - اسی اثناء
مین اُن مسلمانون نے جو کبر کیب مین تہے فصیلون اور شہر پناہ کی دیوارون کو منہدم
کر کے مازر کیجانب کوچ کیا مگر عیسائی فوجون کی کثرت کیوجہ سے اپنے محصور بہائیون
تک نہ پہنچ سکے - لشکر اسلام اسی حالت مین ۲۱۴ھ تک مبتلا رہا - ہلاکت کی نوبت
پہنچ گئی تہی کہ چند جنگی کشتیان افریقیہ سے بطور کمک کے آگئین اور اندلس کا ایک
بیڑہ جنگی جو بقصد جہاد نکلا ہوا تہا آپہونچا - لشکر اسلام کو محاصرہ مین دیکہ کے تین سو
کشتیان ساحل جزیرہ سے لگادی گئین ہزبران اسلام خشکی پر اوتر پڑے رومیون

کے پانون میدان جنگ سے اکھڑ گئے۔ محاصرہ اٹھا کے چلتے پھرتے نظر آئے۔
مسلمانون نے ۲۱۲ھ مین شہر بلیرم کو امان کے ساتھہ فتح کر لیا بعدہ
۲۱۹ھ مین شہر قصریانہ پر دھاوا کیا چنانچہ سنہ ۲۲۰ھ مین رومیون کو ہزیمت
دے کے قصریانہ پر بہی قابض ہو گئے۔ پھر طرمیس کیطرف ایک دستہ اسلامی
فوج کا بھیجا گیا۔ دوسرا دستہ زیادۃ اللہ نے بسر افسری فضل بن یعقوب سریہ
پر شبخون مارنے کو روانہ کیا۔ یہہ دونون دستے بہت سا مال غنیمت لیکے کامیابی
کے ساتھہ واپس آئے۔ اسکے بعد ایک اور سریہ روانہ کیا گیا۔ بطریق صقلیہ نے
اس سے مزاحمت کی۔ مسلمانون نے ایک میدان مین جسکے ارد گرد بہت بڑا دلدل تھا
پناہ لی بطریق نے ہرچند کوشش کی مگر کامیاب نہوا خائب و خاسر ہو کر واپس ہوا۔
جون ہی بطریق نے مراجعت کی اہل سریہ نے حملہ کر دیا۔ بطریق اس حملہ سے
گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا اثنا دار و گیر مین گھوڑے سے گر پڑا۔ ایک مسلمان سپاہی
نے نیزہ مارا مر گیا۔ بہت سا مال غنیمت ہاتھہ آیا۔ آلات جنگ، مال و اسباب اور
بہت سی مویشیان لیکے اپنے لشکرگاہ مین واپس آئے۔ ان واقعات کے بعد
زیادۃ اللہ نے بسر افسری افواج اسلامی ابراہیم بن عبد اللہ بن اغلب کو صقلیہ
کیجانب روانہ کیا اور اسکی سند حکومت بہی اسکو عطا کی۔ نصف رمضان سنہ
مذکور مین ابراہیم نے صقلیہ کیطرف کوچ کیا۔ ابراہیم کی روانگی کے بعد ایک بیڑہ
جنگی کشتیون کا براہ دریا روانہ کیا گیا رومیون کی جنگی کشتیون سے مڈبھیڑ ہو گئی۔
بہت سے رومی مارے گئے۔ بیحد مال غنیمت مسلمانون کے ہاتھہ لگا۔

۱؎ سریہ اس فوج کو کہتے ہین جو شبخون مارنے کی غرض سے رات کیوقت غنیم کی طرف روانہ
کیجاسے۔ مترجم۔

پہر ایک دوسرا بیڑہ جنگی کشتیون کا قصورہ کیجانب روانہ کیا۔ رومیون کا بیڑہ مقابلہ پر آیا۔ اور پہلے ہی حملہ مین شکست نصیب ہوی۔ مسلمانون نے اسکو بہی لوٹ لیا اس سے بہی کسیقدر مال غنیمت ہاتہہ آیا۔ پہر ایک سریہ جبل النار اور اُن قلعون کیطرف روانہ کیا جو اسکے گرد و نواح مین تہے۔ ہزارہا قیدی ہاتہہ آئے مال غنیمت کا کوئی حد و شمار نہ تہا۔ انہین دنون ابراہیم بن عبداللہ بن اغلب نے ۲۲۱ھ مین ایک بیڑہ جنگی کشتیون کا جزیرہ کیطرف روانہ کیا۔ پس اس نے بہی بہت سا مال غنیمت لیکے معاودت کی۔ علاوہ اسکے دوسریہ اور بہیجے ایک کو قلطبانہ کیطرف بڑہنے کا حکم دیا۔ اور دوسرے کو قصریانہ پر شبخون مارنے کا اشارہ کیا۔ ان دونون سریون مین مسلمانون کو مصائب اور ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اسکے بعد ایک دوسرا واقعہ پیش آیا جسمین فتحمندی کا جہنڈا مسلمانون کے ہاتہہ رہا رومیون کے بیڑہ سے نو کشتیان عساکر اسلام کے ہاتہہ لگین بعد ازان ایک مسلمان سپاہی کو قصریانہ کے ایک چور دروازہ کا پتہ لگ گیا اس نے اپنے امیر کو بتلایا امیر عساکر اسلام نے اسلامی فوج کو اسی راہ سے شہر مین داخل کر دیا۔ رومیون نے شہر کو چہوڑ کر قلعہ مین پناہ لی دو چار روز تک لڑتے رہے بالاخر امن کے خواستگار ہوئے مسلمانون نے انکو امن دی اور کامیابی کے ساتہہ قصریانہ اور نیز قلعہ پر قبضہ کر کے بہت سا مال غنیمت لئے ہوے شہر بلیرم کیجانب مراجعت کی تا آنکہ انکو زیادۃ اللہ کے مرنیکی خبر موصول ہوئی۔ ابتدًا تو ہمت ہارے لیکن پہر اپنے دلون کو مضبوط کر کے صبر و تحمل کا پتہر اپنے اپنے کلیجون پر رکہہ کے جہاد مین مصروف ہوگئے۔

زیادۃ اللہ کی وفات ۲۲۳ھ کے نصف مین جبکہ اسکی حکومت نے ساڑہے اکیس سال پورے کر لئے تہے وقوع مین آئی۔

ابو عقال غلب بن ابراہیم بن اغلب

زیادۃ اللہ بن ابراہیم کے مرنے کے بعد اسکا بھائی اغلب حکمران ہوا اسکی کنیت ابو عقال تھی - اس نے لشکریون کے ساتھہ نہایت اچھے برتاؤ کئے - زیادتیان اور مظالم موقوف کردئے - عمال کی تنخواہین بڑھا دین رعایا پر ظلم وستم کرنے سے انکو روک دیا - بعد چندے قسطیلیہ مین خوارج زواعہ لواتہ اور لبکاسہ نے ابو عقال کی مخالفت پر کمر باندھی اسکے گورنر کو مار کر قابض ومتصرف ہوگئے ابو عقال نے انکو گوشمالی سرکوبی پر فوجین روانہ کین چنانچہ ابو عقال کی فوج نے کل باغیون کا قلع قمع کردیا - بعد اسکے ۲۲۳ھ مین ابو عقال نے ایک سریہ صقلیہ کیطرف روانہ کیا - بہت سا مال غنیمت لے کے مظفر ومنصور واپس آیا - ۲۲۵ھ مین صقلیہ کے چند قلعات نے مسلمانون سے امن کی درخواست کی - مسلمانون نے انکو امن دی اور بصلح وامان انکو مفتوح کرلیا - پہر مسلمانون کا ایک بیڑا جنگی کشتیون کا قلوریہ کیطرف روانہ کیا گیا - قلوریہ بہی سر ہوگیا بادشاہ قسطنطنیہ کا بیڑہ قلوریہ کی حمایت پر آیا مسلمانون نے اسکو بہی ہزیمت دیدی - پہر ۲۲۶ھ مین مسلمانون کا سریہ قصریانہ مصافات صقلیہ کیطرف روانہ کیا گیا بعدہ قلعہ قیروان کیجانب بہیجا گیا - مسلمانون نے اس کے گرد ونواح کو جی کہولکر پامال کیا جیسا کہ آئندہ ہم بیان کرنے والے ہین -

ان واقعات کے تمام ہونے پر ابو عقال اغلب بن ابراہیم نے ماہ ربیع ۲۲۶ھ مین اپنی حکومت وامارت کے دو برس سات مہینے پورے کرکے انتقال کیا -

ابو العباس محمد بن اغلب بن ابراہیم

ابو عقال اغلب کے انتقال کے بعد اسکا بیٹا ابو العباس محمد حکمرانی کی عبا پہنکر کرسی حکومت پر متمکن ہوا - اہل افریقیہ

نے اسکے علم حکومت کے آگے گردن اطاعت جھکا دی ۲۲۷ھ مین شہر تاہرت کے قریب ایک شہر جدید موسوم بہ عباسیہ آباد کیا۔ جسکو افلح بن عبد الوہاب ابن رستم نے جلا دیا تہا اور والی اندلس کی خدمت مین اس کامیابی کی خوشخبری بہیجی تہی والی اندلس نے ایک لاکہہ درہم بطور صلہ مرحمت کئے تہے۔

اسکے زمانہ مین بعد معزولی ابن جواد ۲۳۴ھ مین سحنون عہدہ قضا کا متولی ہوا اور ابن جواد کو درے پٹوائے جسکے صدمہ سے وہ مرگیا پہر ۲۴۰ھ مین سحنون بہی مرگیا۔

بعد ازان ابو العباس پر اسکے بہائی ابو جعفر نے خروج کیا اور اپنی مدبرانہ چالون اور حکمت عملیون سے ابو العباس کو دبا لیا۔ اور اسکے وزرا و ارا کین دولت کو قتل کرا دیا اسی حالت سے ایک مدت گذری۔ پہر ابو العباس خواب غفلت سے بیدار ہو کر نظام حکومت کے درست کرنے کی جانب متوجہ ہوا۔ خفیہ طور سے فوجین مرتب کین آلات حرب فراہم کئے اور ۲۴۲ھ مین اعلان جنگ کرکے اپنے بہائی ابو جعفر کے مقابلہ پر آگیا اور اسکی حکومت و ریاست کو نیست و نابود کرکے اسکے امارت کے سولہوین مہینہ افریقیہ سے مصر کیجانب نکال باہر کیا۔

ابو ابراہیم احمد

ابو العباس محمد بن ابی عقال کی وفات کے بعد اسکا بیٹا ابو ابراہیم احمد حکمران ہوا اس نے نہایت نیک نیتی اور حسن سیرتی سے حکومت شروع کی۔ لشکریون کی تنخواہین بڑہائین عمارات کے بنوانے کا بیحد شایق تہا افریقیہ مین تقریبًا دس ہزار قلعے سنگی بنوائے جسکے دروازے لوہے کے تہے۔ غلامون کی ایک فوج طیار کی۔ اطراف طرابلس مین بربر کے خلج نے

اسپر خروج کیا اور اسکے گورنر کو دبالیا - اندنون اسکی گورنری پر اسکا بہائی عبد اللہ بن محمد بن اغلب تہا پس اس نے انلوگونکی سرکوبی ا پنے دوسرے بہائی زیادة اللہ کو روانہ کیا چنانچہ زیادة اللہ نے پہنچتے ہی انلوگونکو زیر کر کے اپنے بہائی ابو ابراہیم کو اس فتح کی خوشخبری لکہہ بہیجی -

اسیکے زمانہ حکومت ماہ شوال ۲۴۷ھ مین صقلیہ کے شہر و نمین سے قصریانہ مفتوح ہوا انلمہ بشارت فتح خلیفہ متوکل کیخدمت مین روانہ کیا اور وہانکے چند قیدیون کو بطور ہدیہ وا دار خلافت مین بہیجا بعدہ ابو ابراہیم اپنی حکومت و ریاست کے آٹہہ سال پورے کر کے ۲۴۹ھ مین بار حیات سے سبکدوش ہوگیا

زیادة اللہ اصغر بعد وفات ابو ابراہیم اسکا بیٹا زیادہ اللہ زمام حکومت کا مالک ہوا - بہہ زیادة اللہ اصغر کے نام سے موسوم تہا - اس نے اپنے اسلاف کا رویہ اختیار کیا - اسکا زمانہ حکومت دراز نہین ہوا اپنے حکومت کے ایک ہی برس بعد انتقال کر گیا -

ابو الغرانیق بن ابی ابراہیم بن احمد بعد انتقال زیادة اللہ اسکا بہائی محمد ملقب بہ ابو الغرانیق کرسی حکومت پر رونق افروز ہوا - حکمران ہوتے ہی لہو و لعب مین مصروف و منہمک ہوگیا اسکے زمانہ مین فتنہ و فساد اور لڑائیون کے دروازے کہُل گئے - جزیرہ مالطہ ۲۵۵ھ مین مفتوح ہوا - رومیون نے جزیرہ صقلیہ کے اکثر مقامات پر قبضہ کر لیا - تب محمد نے ساحل بحر پر مغرب مین برقہ سے پندرہ یوم کی مسافت پر جانب غرب چند قلعے اور محافظت کیغرض سے متعدد منارے بنوائے جو اسوقت (یعنی مورخ ابن خلدون کے زمانہ تک معروف ہین - گیارہ برس اسنے حکومت کی - نصف ۲۶۱ھ مین وفات پائی -

بقیہ اخبار صقلیہ ۲۳۰ھ مین فضل بن جعفر ہمدانی براہ دریا بار فوجین لیکے روانہ ہوا

مسینہ کے گہاٹ پر پہنچکر کشتی سے خشکی پر اوتر پڑا اور اسکا محاصرہ کر لیا اہل شہر نے قلعہ بندی کر لی۔ فضل نے اپنی فوج کے چند دستون کو شبخون مارنیکی غرض سے اسکے اطراف وجوانب مین پہیلا دیا۔ پس بہت سامال غنیمت لے کے یہ واپس آے بعد ازان اثناء جنگ مین اپنے رکاب کی فوج سے ایک گروہ کو علیحدہ کر کے حکمدیا کہ اُس پہاڑ سے گزر کر شہر پر حملہ آور ہو جسکے دامن مین یہہ آباد تہا چنانچہ اس دستہ فوج نے ایسا ہی کیا۔ حریف کے لشکر مین بہگدر مچگئی۔ کمال ابتری سے بہاگ کہڑے ہوئے۔ فضل نے کامیابی کے ساتہہ شہر کو فتح کر کے اپنی فتحیابی کا جہنڈا اگاڑ دیا۔ پہر ۲۳۲ھ مین فضل نے شہر لسی کا محاصرہ کیا اہل شہر نے بطریق صقلیہ کیخدمت مین یہہ حالات لکہہ بہیجے امداد کی درخواست کی۔ بطریق صقلیہ نے ان کی درخواست منظور کر لی اور یہہ ہدایت کی کہ جسوقت تملوک پہاڑ پر آگ روشن کروگے فوراً ہم عساکر اسلام پر حملہ آور ہونگے اور اسیوقت تم بہی حملہ کر دینا دو طرفہ جنگ سے مسلمانون کے پانون اکہڑ جائینگے اور بات کی بات مین ہم انپر فتحیابی حاصل کرینگے فضل کو کسی ذریعہ سے اسکی خبر لگ گئی۔ فضل نے اسی سمت مین جسطرف سے بطریق حملہ کرنیوالا تہا متعدد کمینگاہون مین نامی نامی جنگ آور سورما کو بٹہلا دیا اور پہاڑ پر آگ روشن کرا دی۔ بطریق صقلیہ نے آگ کو روشن دیکہہ کر فوج کو طیاری کا حکمدیا اور نہایت تیزی سے لشکر اسلام پر حملہ کرنے کی غرض سے بڑہا جون ہی کمینگاہ سے آگے بڑہا بہادران اسلام نے کمینگاہ سے نکلکر حملہ کر دیا۔ جس سے معدود چند جانبر ہوسے ورنہ سب کے سب کہیت رہے اور اہل شہر پر فضل نے حملہ کر دیا اہل شہر نے گہبرا کر امان حاصل کر کے شہر پناہ کے دروازے کہولدیے۔ فضل نے قبضہ کر لیا۔

اور ۲۳۳ھ مین مسلمانون نے ملک انکبردہ برعظم کے جانب قدم بڑہایا اور اسکے

شہرون مین سے ایک شہر پر قبضہ حاصل کرکے وہین قیام پذیر ہو گئے۔ ۲۳۴ھ مین زغونش نے مصالحت کا پیام دیا اور امان حاصل کرکے شہر کو مسلمانون کے حوالہ کر دیا اہل اسلام اسکے مال و اسباب کو اٹھا لائے اور شہر کو منہدم و خراب کر دیا۔ قبل اس واقعہ کے ۲۳۳ھ مین امیر صقلیہ محمد بن عبداللہ بن اغلب کا انتقال ہو چکا تہا اور مسلمانون نے متفق ہوکر عباس بن فضل بن یعقوب کو اپنا امیر بنا لیا تہا۔ چنانچہ محمد بن اغلب نے اس تقرری کو پسند کرکے صقلیہ کی سند حکومت عباس کے پاس بہیجدی تہی۔ سند حکومت کے آنے سے پیشتر عباس جہاد کرتا اور فوجون کو شبخون مارنے کی غرض سے بہیجتا تہا جو اکثر اوقات مال غنیمت لیکر واپس آتی تہین پہر جسوقت سند حکومت آگئی تو بنفسہ جہاد کی غرض سے نکلا۔ اسکے مقدمۃ الجیش پر اسکا چچا رباح تہا۔ اطراف صقلیہ کو خوب خوب تاخت و تاراج کیا۔ متعدد فوجین اور سرایا روانہ کئے قسطانیہ اسرقوسہ نابوطیف اور رغوس اسکے لشکر ظفر پیکر کا جولانگاہ بنا ہوا تہا۔ عساکر اسلام نے ان مقامات سے بیحد مال غنیمت حاصل کیا شہرون کو ویران و خراب کرکے جلا دیا۔ چند قلعات مفتوح کئے۔ اہل قصریانہ کو انہین معرکون مین ہزیمت دی۔ اندنون اس شہر کو بادشاہ صقلیہ کے دار السلطنت ہونیکا شرف حاصل تہا۔ اور قبل اسکے بادشاہ مذکور سرقوسہ کو اپنا قصر حکومت بنائے ہوئے تہا جب مسلمانون نے اسکو فتح کر لیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین تو بادشاہ مذکور نے قصریانہ کو اپنا دار الحکومت بنایا۔

قصریانہ کے مفتوح ہونے کے یہہ حالات ہین کہ عباس ایام گرمی و موسم سردی مین سرقوسہ اور قصریانہ پر جہاد کرنے کی غرض سے فوجین بہیجتا رہتا تہا۔ لیکن یہ فوجین عیسائیون پر فتحیابی حاصل کرکے مال غنیمت اور قیدیون کو لے کے واپس آیا کرتی تہین۔ ایک مرتبہ ایام سرما کے جہاد مین چند قیدی گرفتار ہوآئے جسوقت انلوگونکو

قتل کرنے کے لئے پیش کیا ایک قیدی نے جسکے چہرہ سے آثار ہیبت وریاست نمایان تہے گذارش کی "اے امیر مجھے آپ قتل نہ کیجئے مین آپ کو قصریانہ پر قبضہ دلادونگا" عباس نے اسکے قتل سے ہاتہہ روک لیا اس قیدی نے شہر قصریانہ کے خفیہ راستہ کو بتلا دیا۔ چنانچہ اسلامی دلاور رات کیوقت اُس راہ پر آ لئے قیدی انلوگونکو ایک چھوٹے دروازے سے شہر مین لے گیا جون ہی وسط شہر مین پہنچے اور تلوارین نیام سے کھینچ لین۔ دو چار سپاہیون نے لپک کر شہر کے پناہ کے دروازے کھولدئے عباس بھی معہ اپنی رکاب کے فوج کے شہر مین قتل و غارت کرتا ہوا گھس پڑا۔ عیسائی جنگ آورون کو تہ تیغ کیا بطریقون کی لڑکیون کو قیدی بنایا اور اسقدر مال غنیمت ہاتہہ آیا کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ اسی واقعہ سے صقلیہ سے رومیونکو ہزیمت اور ذلت نصیب ہوئی۔ بادشاہ روم نے براہ دریا عظیم فوج ایک ایک بطریق کی ماتحتی مین صقلیہ کی حمایت کو روانہ کی ساحل سرقوسہ پر پہنچکر کشتیون نے لنگر کیا۔ عباس کو اسکی خبر لگی تو وہ بھی فوجین آراستہ کرکے بلیرم سے آ پہنچا۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد عباس نے عیسائیون کو ہزیمت دی بقیۃ السیف کشتیون پر سوار ہوکر اپنے ملک کیطرف بھاگے مسلمانون نے انکی کشتیون مین سے تین کشتیان یا تین سے زاید کشتیان معہ مال و اسباب کے لوٹ لین یہہ واقعہ ۲۳۷ھ کا ہے بعد اس واقعہ کے عباس نے صقلیہ کے متعدد قلعات بزور تیغ مفتوح کئے۔ رومی عیسائیون کی کمک پر قسطنطنیہ سے فوجین آئین اسوقت عباس قلعہ زوم کا محاصرہ کئے ہوئے تہا پس عیسائی فوجین سرقوسہ پر اُتر پڑین۔ عباس نے اسی مقام سے جہانپر کہ محاصرہ ڈالے ہوے تہا عیسائی فوجون پر حملہ کیا اور پہلے ہی حملہ مین انکو پسپا کرکے قصریانہ کیجانب واپس گیا اور اسکی قلعہ بندی کرکے محافظت کی غرض سے ایک جری فوج کو اسمین ٹھہرا دیا۔ پھر ۲۴۷ھ مین سرقوسہ پر

چڑہائی کی بہت سا مال غنیمت لے کے مراجعت کی اثنا راہ مین علیل ہوا سنہ مذکور کے نصف مین وفات پائی اور اطراف سرقوسہ مین دفن کیا گیا۔ عیسائیون نے اس کی نعش کو قبر سے نکال کے جلا دیا یہہ واقعہ اسکے امارت کے گیارہوین سال وقوع پذیر ہوا۔

ان واقعات کے بعد صقلیہ پر برابر جہاد ہوا کیا اور فتحیابی کی جوش مین لشکر اسلام حملہ آور ہوتا رہا چنانچہ سرحد روم کو شمال کیجانب عبور کر گیا۔ سرزمین قلوریہ اور انکبرده پر جہاد کیا اور اس کے متعدد قلعات کو مفتوح کر کے وہین سکونت پذیر ہو گیا۔

عباس کے مرنے پر مسلمانون نے متفق ہو کر اسکے بیٹے عبد اللہ کو امارت کی کرسی پر متمکن کیا اور والی افریقیہ کو اطلاعی رپورٹ بہیجدی۔

عبد اللہ نے زمام حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لینے کے بعد متعدد سرایا سرحدی عیسائی امرار کے ملکون کیطرف روانہ کئے کئی قلعہ بزور تیغ مفتوح ہوئے۔ عبد اللہ کی حکومت کے پانچوین مہینہ خفاجہ بن سفیان نصف ۲۴۸ھ مین افریقیہ سے وارد صقلیہ ہوا اور اپنے بیٹے محمود کو ایک سریہ کا افسر مقرر کر کے سرقوسہ کیجانب روانہ کیا پس محمود اطراف سرقوسہ مین داخل ہو کر تاخت و تاراج کرنے لگا۔ رومیون کا ٹڈی دل لشکر یہہ خبر پا کر مقابلہ پر آیا متعدد لڑائیان ہوئین بالاخر محمود نے فتحمندی کے ساتہہ مراجعت کی بعد ازان شہر نوطوس کو ۲۵۰ھ مین فتح کر کے سرقوسہ اور جبل النار پر پہر چڑہائی کی اہل طرمیس نے گردن اطاعت جہکا دی امن کے خواستگار ہوئے لیکن بعد چندے عہد شکنی کی بغاوت کا اعلان کیا پس خفاجہ اپنے بیٹے محمد کو بسرافسری افواج اسلامیہ اہل طرمیس کے سرکرنیکو روانہ کیا چنانچہ محمد نے اہل طرمیس کو بزور تیغ پہر زیر کیا اور بہت سے مرد اور عورتون کو قید کر لا یا بعمد

اسکے خفاجہ نے رغوش پر جہاد کی غرض سے حملہ کیا اور نہایت مردانگی سے اسکو فتح کر لیا۔ اسی اثنا مین خفاجہ نے ایک مرض مین مبتلا ہو کر بلیرم کیجانب مراجعت کی پھر ۳۵۱ھ مین سرقوسہ اور قطانیہ پر حملہ آور ہوا۔ اسکے گرد و نواح کو غارت و تاراج کر کے وہان کی زراعت کو بھی پامال اور خراب کر ڈالا۔ متعدد سرایا سرزمین صقلیہ کیجانب روانہ کئے لشکر اسلام کے ہاتھ مال غنیمت سے پر ہو گئے۔

۳۵۲ھ مین قسطنطنیہ سے ایک بطریق اہل صقلیہ کی کمک پر آیا مسلمانون سے صف آرائی کی نوبت آئی۔ مسلمانون نے اسکو ہزیمت دی اور خفاجہ نے اطراف سرقوسہ کو جی کھولکر لوٹ کے بلیرم کیجانب مراجعت کی۔ پھر ۳۵۳ھ مین اپنے بیٹے محمد کو بسر گروہی عساکر اسلامیہ طرمیس کیطرف روانہ کیا۔ کسی جاسوس نے چور دروازہ کا پتہ بتلا دیا عساکر اسلامیہ کا ایک گروہ اس دروازہ سے شہر مین داخل ہو کر قتل و غارت مین مصروف ہو گیا دوسرے جانب سے محمد بن خفاجہ بقیہ لشکر اسلام لئے ہوئے شہر مین بزور تیغ گھس پڑا۔ شور و غل سے کانون کو پردے پھٹے پڑتے تھے گرد و غبار کیوجہ سے کچھ سوجھائی ندیتا تھا لشکر اسلام کا سابق گروہ انکو دشمنان اسلام کا معین و مددگار تصور کر کے بھاگ کھڑا ہوا۔ محمد بن خفاجہ بھی انلوگون کو واپس ہوتا دیکھکر لوٹ پڑا بظاہر یہ ایک سبب طرمیس کے سر نہونے کا ہوا۔

بعدہ خفاجہ نے فوجین آراستہ کر کے سرقوسہ پر جہاد کیا اور اسکا محاصرہ کر کے اسکے گرد و نواح کو تاخت و تاراج کر کے مراجعت کی اثنا راہ مین اسکے لشکرین سے کسی نے براہ مکر و فریب اسکو مار ڈالا یہ واقعہ ۳۵۵ھ کا ہے۔ لوگون نے اس کے بیٹے محمد کو اپنا امیر مقرر کیا اور محمد بن احمد امیر افریقیہ کو اطلاعاً لکھ بھیجا پس اس نے محمد کو اس سرداری پر بحال رکھا اور سند حکومت تحریر کر کے بھیجدی۔

ابراہیم بن احمد برادر ابوالغرانیق	ابوالغرانیق کی وفات پر اسکا بہائی ابراہیم عنان حکومت افریقیہ کا مالک ہوا۔ ابوالغرانیق نے اپنے بیٹے ابوعقال

کو اپنا ولیعہد مقرر کیا تہا اور اپنے بہائی ابراہیم سے بحلف یہہ اقرار لیا تہا کہ میرے بیٹے ابوعقال سے حکومت وامارت کے لئے لڑائی جہگڑا نکرنا اور نہ اس سے کسی قسم کا مخالفانہ تعرض کرنا بلکہ بطور نائب کے اسکے کامون کو انجام دینا یہان تک کہ ابوعقال سن شعور کو پہنچ جاوے۔ پس جب ابوالغرانیق کا انتقال ہوگیا تو اہل قیروان نے براہ عداوت ابراہیم کو بوجہ اسکے حسن سیرت وعدالت کے امارت پر ابہارنا شروع کیا پہلے ابراہیم نے انکار کیا مگر جب اہل قیروان کا اصرار زیادہ ہوا تو انکی درخواست کو منظور کر کے ابوالغرانیق کی وصیت کو جو دربارہ اپنے بیٹے ابوعقال کے اسکو کر گیا تہا۔ پس پست ڈالدیا۔ اپنے مکان مسکونہ سے اٹہکر قصر امارت مین چلا آیا اور نہایت عمدگی اور ہوشیاری سے امارت کرنے لگا۔ عادل، عالی حوصلہ، بلند خیال اور نہایت دلیر تہا۔ بغاوت اور فساد کی جڑ بنیاد اکہاڑ کر پہینکدی مظلومون کی داد وفریاد سننے کو دربار عام کرتا تہا۔ تمام ملک مین امن وامان ہوگیا سواحل بحر پر بہت سے قلعے اور محافظت کی غرض سے منارہ بنوائے۔ ساحل سبتہ پر دشمنان اسلام کے ڈرانیکو آگ روشن کیجاتی تہی اور اسکی روشنی اسی شب مین اسکندریہ تک پہنچ جاتی تہی۔ اسی نے سوسہ کا شہر پناہ بنوایا۔ اسکے زمانہ حکومت مین عباس بن احمد بن طولون اپنے باپ والی مصر سے مخالف ہوکر ۲۶۵ھ مین علیحدہ ہوگیا تہا اور برقہ پر محمد بن قہرب سپہ سالار ابن اغلب کے ہاتہہ سے قبضہ لے لیا تہا بعد اسکے لبدہ پر قابض ہوا پہر طرابلس کا محاصرہ کیا محمد بن قہرب نے نفوسہ سے امداد طلب کی چنانچہ یہہ اسکی کمک پر آئے۔ عباس بن احمد بن طولون سے قصر حاتم مین ۲۶۷ھ مین لڑائی ہوئی۔ عباس کو ہزیمت ہوئی۔ شکست کہاکر مصر کیجانب مراجعت کی۔

بعد اسکے وزو اجہ نے علم مخالفت بلند کیا اور فعل عنا منی دیو سے انکار کیا انکی دیکہا دیکہی
ہوارہ بعدہ لواتہ نے بہی ایسا ہی کیا محمد بن قہرب انہین بغاوتون اور لڑائیونمین مارا گیا
ابراہیم نے اپنے بیٹے ابو العباس عبد اللہ کو ۲۶۹ھ مین ایک فوج عظیم کے ساتھ انلوگونکی
سرکوبی کو روانہ کیا۔ بہت بڑی خونریزی ہوئی ۲۸۰ھ مین خوارج نے بکثرت خروج کیا
ابراہیم نے اپنی فوجونکو تمام ملک مین پہیلا دیا۔ آتش بغاوت فرو ہوگئی امن و امان
قائم ہوگیا مصلحت وقت کے لحاظ سے سودانی غلامونکو فوج سوارون مین بہرتی کر لیا
جسکی تعداد تیس ہزار تہی۔ اور ۲۸۱ھ مین تونس چلا آیا اور وہین محلسرا بنوائی پہر ۲۸۳ھ
مین ابن طولون سے جنگ کرنے کی غرض سے مصر کیجانب کوچ کیا اثنا راہ مین
نفوسہ نے چہیڑ چہاڑ شروع کی پس اس نے انکو ہزیمت دے کے سرت تک پامال
کرتا ہوا چلا گیا۔ جب دشمنون کی جمعیت منتشر ہوگئی تو مراجعت کی بعد واپسی اپنے بیٹے
ابو العباس عبد اللہ کو ۲۸۷ھ مین صقلیہ کیجانب روانہ کیا ایک سو ساٹہہ کشتیونکا بیڑہ
لئے ہوئے صقلیہ پہنچا طرابیہ کا محاصرہ کر لیا۔ اہل بلیرم اور کبرکیت نے عہد شکنی کی۔ اتفاق
سے اسی زمانہ مین باہم انلوگون مین نفاق کا مادہ پہیل گیا ابو العباس نے ایک کو دوسرے
کے مقابلہ پر اُبہارنا شروع کر دیا مگر بعد چندے وہ سب کے سب ابو العباس سے
جنگ کرنے پر متفق ہوگئے۔ اہل بلیرم نے براہ دریا ابو العباس پر حملہ کیا۔ ابو العباس نے
انکو پہلے ہی حملہ مین پسپا کر کے انکے مال و اسباب اور آلات حرب کو لوٹ لیا اور انکے
سردارونکے ایک گروہ کو گرفتار کر کے اپنے باپ کیخدمت مین بہیجدیا۔ باقی ماندگان
مین سے کچہہ سردارون نے قسطنطنیہ کا راستہ لیا اور کچہہ لوگ طرمین کیجانب بہاگے۔
ابو العباس نے انلوگون کا تعاقب کیا اور اسکے اطراف و جوانب کو تاخت و تاراج
کر کے مال غنیمت سے اپنے لشکریونکو مالا مال کر دیا۔ بعد ازان اہل قطانیہ کے
محاصرہ کو بڑہا اہل قطانیہ نے قلعہ بندی کر لی ابو العباس نے مسلمانونکی خونریزی

کے خیال سے محاصرہ اٹھا لیا پھر ۲۸۱ھ میں بقصد جہاد فوجین آراستہ کین وقس
شہر سینی پر فوجکشی کی بعدہ براہ دریا ربو کیطرف بڑہا اور اسکو بزور تیغ مفتوح کر کے
اپنی کشتیون کو مال غنیمت سے ربو کے پر کر کے سینی کیجانب لوٹ آیا اور اسکے
شہرپناہ کو منہدم و مسمار کرادیا تھا میں طینیہ سے چند جنگی کشتیان اہل ربو کی
کمک پر آئین ابو العباس نے انکو بھی ہزیمت دی اور انکی تیس کشتیان گرفتار
کرلین۔ بعد ازان ابو العباس نے روم کی سرحد کیجانب قدم بڑہایا اور دریا
کے پار فرانسیسیون کے گروہ پر حملہ آور ہوا و دچار حملے کر کے صقلیہ کیجانب
مراجعت کی۔

اسی سنہ مین خلیفہ معتضد کا قاصد اہل تونس کی شکایت کیوجہ سے امیر ابراہیم
کی معزولی کا پیام لایا۔ امیر ابراہیم نے اپنے بیٹے ابو العباس کو صقلیہ سے بلا لیا
اور جب یہہ آگیا تو وہ باظہار جلا وطنی صقلیہ کیجانب روانہ ہوگیا ابن الرفیق نے
ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور یہہ بھی ذکر کیا ہے کہ امیر ابراہیم ظالم، خونریز، اور
تندخو تھا۔ آخر عمر مین اسکو مالیخولیا ہوگیا تھا جسکے سبب سے اسنے بیحد خونریزی
کی اپنے بہت سے خدام، لونڈیان اور اپنی عورتون اور بیٹیونکو قتل کر ڈالا تھا
اور اپنے بیٹے ابو الاغلب کو محض ایک شک سے جو اسکو اسکی جانب سے
پیدا ہوگیا تھا مار ڈالا۔ ایک روز اسکی مندیل گم ہوگئی اسکے پاداش مین تین سو
خادمونکو قتل کرادیا۔ یہہ بیان ابن الرفیق کا ہے لیکن ابن اثیر نے اسکے عقل
و داد اور حسن سیرت کی تعریف و توصیف کی ہے اور یہہ تحریر کیا ہے کہ اسکے زمانہ
حکومت مین جعفر بن محمد امیر صقلیہ کے ہاتھ سے سرقوسہ مفتوح ہوا تھا۔ نو ماہ یہ اسکا
محاصرہ کئے رہا۔ بادشاہ قسطنطنیہ نے محصورون کی کمک کو براہ دریا فوجین روانہ
کین اسنے انکو بھی ہزیمت دی اور شہر کو بزور تیغ فتح کر کے جی کھولکر تاخت و تاراج کیا

سہون کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ افریقیہ سے براہ دریا صقلیہ آیا تہا اور طرانیہ پر اوتر کر بلیرم کیجانب گیا تہا پہر دمقس گیا اور اسکا ستر و یوم تک محاصرہ کئے رہا بعدہ سینی کو مفتوح کیا اور اسکے شہر پناہ کو منہدم کرا دیا پہر آخر شعبان ۲۸۹ھ مین طرابلس پر قابض و متصرف ہوا انہین دنون بادشاہ روم نے قسطنطنیہ مین پہنچکر اسکو مفتوح کیا تہا پہر اس نے اپنے پوتے اور اپنے بیٹے ابو العباس عبد اللہ کے بیٹے زیادۃ اللہ کو قلعہ بقیش کیجانب روانہ کیا اور دوسرے بیٹے ابو محرز کو رمطہ کیطرف بہیجا۔ پس زیادۃ اللہ نے قلعہ بقیش کو فتح کیا اور ابو محرز نے اہل رمطہ سے جزیہ لیکر مصالحت کر لی بعد از ان دریا کو عبور کر کے فرانسیس کے مقبوضات بری مین داخل ہوا قلوریہ کو بزور تیغ مفتوح کیا بہت سے فرانسیسی قتل و قید کئے گئے۔ اہل فرانس کے دلون پر اسکے رعب و داب کا سکہ بیٹہ گیا۔

ان مہم کامیابیون کے بعد ابراہیم نے صقلیہ کیجانب مراجعت کی عیسائیون نے جزیہ دیکر مصالحت کی درخواست پیش کی لیکن اس نے انکی بد عہدیون اور عہد شکنیون کیوجہ سے انکی درخواست منظور نہ کی فوجین آراستہ کر کے کنہ کیطرف بڑہا اور اسکا محاصرہ کر لیا اہل کنہ نے امن کی درخواست کی اس نے قبولیت کا درجہ عنایت نہ کیا اور اسی حالت محاصرہ مین اپنی امارت کے اٹہائیسوین سال آخری ۲۸۹ھ مین انتقال کر گیا۔ اہل لشکر نے امیر ابراہیم کے پوتے ابو مضر کو حفاظت لشکر و مقابلہ دشمنان اسلام کی غرض سے عارضی طور پر اسکے بیٹے ابو العباس کے آنیکے زمانہ تک کے لئے اپنا امیر بنا لیا۔ ابو العباس ان دنون افریقیہ مین تہا۔ ابو مضر نے اہل کنہ سے جزیہ لیکر مصالحت کر لی انہین سے کسیکو اپنے دادا ابراہیم کے مرنیکی خبر کا نون کان خبر نہونے دی اور چند سے قیام کر کے جبکہ اہل سرایا واپس آ گئے محاصرہ اٹہا کر کوچ کر آیا اپنے دادا ابراہیم کے نعش کو بلیرم مین لا کے

مدفون کیا۔ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ قیروان مین لا کے ابراہیم کے نعش کو دفن کیا تھا۔

کتامہ مین شیعی کا ظہور

اسکے زمانہ حکومت مین ابو عبداللہ شیعی کتامہ مین ظاہر ہوا اور لوگون کو بظاہر اہل بیت کی محبت کی دعوت دینے لگا مگر در پردہ پسران اسماعیل مین سے عبیداللہ مہدی کی حکومت کی بنا ڈال رہا تھا۔ کتامہ نے اسکی ترغیب و تحریک سے اسکی اتباع کی اور یہہ وہ امور تہے جسکی وجہہ سے شیعی کو توبہ کی ضرورت محسوس ہوئی اور مجبوراً صقلیہ کیجانب جانا پڑا۔ موسیٰ ابن عباس والی صقلیہ نے شیعی کے نقل و حرکت سے مطلع ہونے کی غرض سے جاسوس مقرر کئے ابراہیم نے بہی ایک سفارت تہدید آمود شیعی کے پاس انکجان مین روانہ کی۔ مگر شیعی نے اسکے طرف ذرا سی توجہہ نہ کی اور ایسا جواب دیا کہ جس سے ابراہیم کو بہت ناراضی پیدا ہوئی۔ پس جب شیعی کے کامیابی کا زمانہ قریب آیا اور خلیفہ معتضد کا فرمان ابراہیم کے پاس آیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین تو شیعی نے توبہ کا اظہار کیا اور صقلیہ کیجانب چلا گیا۔ اسکے بعد افریقیہ مین ابو عبداللہ شیعی کی لڑائیان قبائل کتامہ کے ساتہہ ہوئین تا آنکہ شیعی انپر مستولی ہو گیا اور انلوگون نے اسکی اتباع کر لی۔

ابراہیم نے درپردہ اپنے بیٹے ابو العباس کو شیعی سے جنگ کرنے کی ممانعت کی تہی اور صقلیہ مین اسکے پاس چلے جانے کی بہی ہدایت کی تہی۔

ابو العباس عبداللہ بن ابراہیم برادر ابو الغرانیق

۲۸۹ھ مین ابراہیم کے انتقال کر جانے پر جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین اسکا پوتا زیادۃ اللہ امیر لشکر بنایا گیا اور اسکا بیٹا ابو العباس عبداللہ سریر حکومت پر متمکن ہوا۔ افریقیہ کی

حکومت کا انتظام کیا مالی حالت درست کی تمول اور دولتمندی کی زیادتی ہوئی۔ تمام عمال کے نام گشتی فرامین روانہ کیئے جو علے روس الاشہاد پڑھے گئے عدل و انصاف کے کرنے اور نرمی و ملاطفت سے پیش آنے اور جہاد کرنے کا وعدہ کیا تھا چونکہ زیادۃ اللہ لذات و تعیش اور لہو و لعب مین مصروف اور منہمک ہوگیا تھا اور رعایا مین ہمہ اپنے باپ پر حملہ کرنے کی طیاری کر رہا تہا اسوجہ سے ابوالعباس (اسکے باپ) نے اسکو قید کردیا بجاے اسکے صقلیہ کی حکومت پر محمد بن سرقوسی کو متعین کیا۔

ابوالعباس نہایت نیک سیرت، عادل اور فنون جنگ سے واقف تھا اسکا زمانہ حکومت بہترین زمانہ سے شمار کیا جاتا ہے۔ اس نے تولنس کو اپنے قیام کے لئے منتخب و پسند کیا تہا پہر جب اس نے وفات پائی تو ابوعبداللہ شیعی کتامہ پر متغلب و مستولی ہوگیا ایک گروہ کثیر نے اسکے علم و حکومت کے آگے گردن اطاعت جھکادی۔ میلہ پر فوج کشی کی اور بزور تیغ اسکو مفتوح کرلیا۔ موسیٰ بن عیاش کو بار حیات سے سبکدوش کیا۔ اہل کتامہ سے فتح بن یحیی امیر مسالہ مدتون ابوعبداللہ سے لڑتا رہا۔ پہر اس نے اسکو مغلوب کردیا اور اپنی قوم پر مستولی ہوگیا پس فتح نے ابوالعباس کے پاس سفارت روانہ کی اور بکیر ابوخول کو شیعی کے جنگ پر بہیجنے کی کی ترغیب دی چونکہ بکر دیکھنے کے وقت اپنی ایک آنکھ دبالیتا تہا اسوجہ سے اسکو لوگ احول کہتے تھے چنانچہ ابوالعباس نے تولنس سے ۲۸۹ھ مین اسپر چڑہائی کی پہلے سطیف مین داخل ہوا بعد ازان بلزمہ پر جا پہنچا اور کل انلوگون کی گردنین ماردی جو اُسکی دعوت مین شریک ہوے تھے۔ ابوعبداللہ شیعی فوجین فراہم کرکے مقابلہ پہ آیا لیکن پہلے ہی معرکہ مین شکست کہاکے تاوزرت سے انکجان کیجانب بہاگا۔ ابوخول نے شیعی کے قصر کو منہدم کرادیا بعد اسکے ایک

(۲۸۹ھ/۹۰۱ء)

شبانہ روز بہر لڑائی ہوتی رہی ابو خول کی فوج میدان جنگ سے گھونگھٹ کہا گئی۔
ابو محول نے تونس مین جاکے دم لیا اور معہ کتامہ کے اسکے جاے سکونت پر واپس
آیا۔ جسوقت ابو خول اپنے باپ کیخدمت مین حاضر ہوا اس نے دوبارہ فوجین
مرتب کرکے ابو عبد اللہ شیعی کی جنگ پر روانہ کیا۔ کوچ و قیام کرتا ہوا سطیف پہنچا
پھر وہا سنے بقصد جنگ ابو عبد اللہ کوچ کیا ابو عبد اللہ نے یہہ خبر پاکر ابو خول
پر حملہ کردیا۔ ابو خول کو اس غیر متوقع حملہ سے ناکامی کے ساتہہ پسپا ہونا پڑا
لوٹ کر سطیف آیا اور فوجین درست کرکے پھر حملہ آور ہوا اسی اثنا رمین زیادۃ اللہ
نے اپنے باپ کے ملازمون کو ملالیا چنانچہ ان ناحق شناسون نے ماہ
شعبان سنہ ۲۹۰ھ مین بحالت خواب ابو العباس کا کام تمام کردیا۔ پہر کیا تہا زیادۃ اللہ
کو قید سے رہائی ملگئی۔

ابو مضر زیادۃ اللہ

زیادۃ اللہ کی رہائی کے بعد اہل دولت اور ارکان سلطنت
نے حکومت و امارت کی اسکے ہاتہہ پر بیعت کی اس نے اُن غلامونکو جنہون نے
اسکے باپ کو قتل کیا تہا سزاے موت دی اور لذات و عیش پرستی ولہو ولعب
اور مسخرون گویون کی صحبت مین پڑگیا۔ کاروبار نظم و نسق سلطنت کو یکقلم ترک کردیا
اور اپنے بہائی ابو خول کو اپنے باپ کی زبانی لکھکر بلا بہیجا اور جب وہ آگیا تو
اسکی گردن ماردی اور نیز اپنے چچاؤن اور بہائیون کا بہی کام تمام کردیا۔ ان
وجوہات سے ابو عبد اللہ شیعی کے کاروبار کو استقلال اور استحکام حاصل ہوگیا۔
زیادۃ اللہ نے جسوقت شیعی کی مخالفت کی غرض سے رقادہ کیجانب کوچ کیا
اور شیعی نے شہر سطیف کو فتح کرکے اپنے مقبوضات مین داخل کرلیا۔ زیادۃ اللہ
نے اس سے جنگ کرنے کو فوجین روانہ کین اور اپنے خادمون مین سے ابراہیم
بن حبیش نامی ایک خادم کو ان فوجون کی سرداری عنایت کی چالیس ہزار فوج

کی جمعیت سے ابراہیم نے شیعی کے جنگ کرنے کی غرض سے کوچ کیا
مقام قسطیلہ مین پہنچکر قیام پذیر ہوا چھہ ماہ تک ٹھہرا رہا۔ ایک لاکھہ فوج اس کے
رکاب مین مجتمع ہوگئی پہلے اس نے کتامہ پر حملہ کیا مگر اتفاق وقت سے اس کی
فوج کو ہزیمت ہوئی بھاگ کر باغایہ پہنچا پھر وہان سے قیروان چلا آیا۔ ابوعبداللہ نے
شہر طبنہ کو مفتوح کرکے فتح بن یحیی مساتی کو بار حیات سے سبکدوش کردیا یہ ان دنون
وہین موجود تھا بعد ازان بلزمہ کو مفتوح کیا اور اسکے شہرپناہ کو منہدم کراکے زمین دوش
کرا دیا۔ بعدہ امرا کتامہ سے عروبہ بن یوسف باغایہ پہنچا اور اس فوج پر جو کہ زیر حکومت
ہارون بن طبنی بنظر حفاظت وہان مقیم تھی حملہ آور ہوا انہی دنون ابوعبداللہ شیعی
نے بھی تیجیس کے محاصرہ کو فوجین روانہ کین جسکو بعد چندے بصلح و آشتی اس نے
مفتوح کیا۔ انہین ایام مین قیروان مین بازاریون اور اوباشون کی کثرت ہوگئی تھی
زیادۃ اللہ نے داد و دہش کا دروازہ کھولدیا فوجین آراستہ کین الات حرب سے انکو
مسلح کرکے ۲۹۵ھ مین اربس کیجانب کوچ کیا جسوقت قریب اربس پہنچا شیعی کا
رعب اسکے دل پر غالب و مستولی ہوا اسکے خاندان والون نے واپس جانے کی
رائے دی پس اس نے رقادہ کیجانب مراجعت کی اور اپنے خاندان کے سربرآوردہ
اشخاص سے ابراہیم بن ابی اغلب کو اپنی فوج کی سرداری عنایت فرمائی۔ اس
واقعہ کے بعد ابوعبداللہ نے باغایہ پہ فوج کشی کی اور بصلح و امان اسکو مفتوح کرلیا
اسکا گورنر بھاگ گیا۔ بعدہ ابوعبداللہ نے اپنی فوجون کو آراستہ کرکے آگے بڑھنے
کا حکم دیا۔ کوچ و قیام کرتا ہوا بعانہ تک پہنچا اور قبائل نفرہ پر حملہ کیا۔ تیفاش پر قابض
ہوگیا ابراہیم بن ابی اغلب تیفاش پر چڑھ آیا اہل تیفاش نے ابراہیم کو
شہر مین داخل نہونے دیا اور اسکے تیرول کو لڑکر شکست دیدی مگر ابراہیم نے پہنچتے ہی
بزور تیغ مفتوح کرلیا اور جسقدر فوج حریف وہان موجود تھی سب کو تہ تیغ کیا۔ بعدہ

ابو عبد اللہ شیعی لشکر کتامہ آراستہ کر کے باغایہ کیطرف بڑھا پھر سکاییہ بعدہ سبیبہ اور جمودہ کیجانب کوچ کیا اور یکے بعد دیگرے ان مقامات پر قابض و متصرف ہو گیا اور یہانکے رہنے والون کو امن دی۔ ابراہیم بن ابی اغلب نے ان واقعات سے مطلع ہو کر اربس سے کوچ کر دیا۔ پھر ابو عبد اللہ نے قسطیلہ اور قفصہ پر دھاوا کیا اور انلوگون کو امن دی وہ لوگ اسکی دعوت مین داخل ہو گئے۔ اس نے باغایہ کیجانب معاودت کی پھر باغایہ سے انکیجان چلا آیا ابراہیم بن ابی اغلب نے میدان خالی دیکھکر باغایہ پر حملہ کیا اہل باغایہ مقابلہ پر آئے متعدد لڑائیان ہوئین ناکامی کے ساتھہ اربس واپس آیا پھر ابو عبد اللہ نے جمادی الاول ۲۹۶ھ مین اربس پر چڑہائی کی اور فتح کرتا ہوا ناریہ ہو کر گزرا اور اہل قمودہ کو امان دیدی

روانگی زیادۃ اللہ بجانب مشرق جسوقت زیادۃ اللہ کو قمودہ تک ابو عبد اللہ شیعی کے پہنچنے کی خبر موصول ہوئی اپنا مال و اسباب لاد پھاند کر بقصد مشرق طرابلس چلا آیا اور ابو عبد اللہ شیعی نے میدان خالی دیکھکر افریقیہ کیطرف رخ کیا اسکے مقدمۃ الجیش پر عروبہ بن یوسف اور حسن بن ابی خنزیر تہا ماہ رجب ۲۹۶ھ مین رقادہ پہنچا اہل قیروان اس سے ملنے کو آئے اور سبھون نے عبد اللہ مہدی کی امارت و خلافت کی بیعت کی جیسا کہ انکے حالات اور حکومت کے ضمن مین بیان کر آئے ہین۔

زیادۃ اللہ نے سترہ دن طرابلس مین قیام کر کے مراجعت کی اسکے ساتھہ ابراہیم بن ابی اغلب بھی تہا۔ چونکہ اسکی نسبت لوگون نے زیادۃ اللہ سے یہ جڑ رکھا تہا کہ اس نے قیروان سے روانہ ہونے کے بعد اپنی حکومت و ریاست کی بنا ڈالنے کی فکر کی تہی اسوجہ سے زیادۃ اللہ نے اس سے علیحدہ ہو کر مصر کیجانب کوچ کیا رفتہ رفتہ مصر کے قریب پہنچا والی مصر عیسیٰ بر شدی نے بلا اجازت خلیفہ

شہر مین داخل نہونے دیا آٹھہ روز تک شہر کے باہر ٹھہرا رہا۔ تب زیادۃ اللہ مجبور ہوکر ابن فرات وزیر خلیفہ مقتدر کیخدمت مین گیا اور شہر مین داخل ہونیکی اجازت طلب کی وزارت پناہ نے تا صدور حکم خلافت مآب رقہ مین قیام کرنیکو لکہہ بہیجا۔ ایک برس تک رقہ مین مقیم رہا بعد ازان خلیفہ مقتدر کا فرمان صادر ہوا جسمین خلافت مآب نے زیادۃ اللہ کو افریقیہ کیجانب واپس جانے اور افریقیہ مین خلافت عباسیہ کی حکومت قائم کرنے کی غرض سے نوشنری کو مالی اور فوجی مدد دینے کا حکم دیا تہا۔ چنانچہ زیادۃ اللہ رقہ سے مصر آیا مصر مین پہنچکر اسکو ایک مرض مزمن لاحق ہوگیا جس سے اسکے بال گر گئے بیان کیا جاتا ہے کہ اسکو زہر دیا گیا تہا بہرکیف مصر سے اس نے بیت المقدس کیجانب کوچ کیا اور وہان پہنچکر راہی عدم ہوگیا اسکے مرنے سے کل بنو اغلب متفرق اور منتشر ہوگئے اور انکا دور حکومت منقطع ہوگیا۔ والبقاء للہ وحدہ واللہ سبحانہ تعالے۔ اعلم۔

بقیہ حالات صقلیہ و دولت بنی ابی الحسن کلبی مستبدین حکومت عبیدیین ۔

جسوقت عبید اللہ مہدی کو افریقیہ پر استیلاء و تصرف حاصل ہوگیا اسوقت اسنے صوبجات افریقیہ پر عمال مقرر کئے جزیرہ صقلیہ پر حسن بن محمد بن ابی خنزیر کو مقرر کیا جو کہ سرداران کتامہ سے ایک نامور شخص تہا پس حسن ۲۹۷ھ مین معہ اپنی فوج کے مازر پہنچا۔ اپنے بہائی کو کبر کیت کا حاکم بنایا اور صقلیہ کے عہدہ قضا پر اسحاق بن منہال کو مقرر کیا پہر ۲۹۸ھ مین دمشق پر حملہ آور ہوا اور اسکے گردونواح کو تاخت و تاراج کرکے واپس آیا۔ اہل صقلیہ کو اسکی بدخوئی اور ظلم کی شکایت پیدا ہوئی مجتمع ہوکر سبہون نے اسپر حملہ کردیا اور گرفتار کرکے جیل مین ڈالدیا بعدہ عواقب امور کا خیال کرکے عبید اللہ مہدی کیخدمت مین معذرت

کی عرضداشت روانہ کی مہدی نے انکی معذرت قبول کرلی اور احمد بن قہرب کو
انکا امیر مقرر کرکے روانہ کیا اس نے ایک سریہ سرزمین قلوریہ کیجانب بھیجا اس سریہ نے قلوریہ کو جی کھولکر پامال
کیا اور بہت سا مال غنیمت اور قیدی لے کے مراجعت کی۔ پھر سنہ میں اسنے
اپنے بیٹے علی کو قلعہ طرمین جدید کیطرف روانہ کیا اس غرض سے کہ اسکو اہل صقلیہ
کی آیندہ سرکشی و بغاوت کے زمانہ مین اپنا ماوا و ملجا بنا رکھے پس اسکا بیٹا
چھ ماہ تک اسکا محاصرہ کیئے رہا بعد اسکے فوج نے اس سے بغاوت کردی اس کے
خیمون کو جلاکر خاک و سیاہ کر دیا اسکے قتل پر مستعد و آمادہ ہوئے۔ اہل عرب نے
اس فعل سے انکو باز رکھا۔ پھر اس نے لوگون کو خلیفہ مقتدر کی اطاعت کی
ترغیب دی انلوگون نے بطیب خاطر اسکو منظور کرلیا۔ مہدی کے نام کا خطبہ
موقوف کردیا قلعہ کے برجون پر خلافت عباسیہ کے پھریرے چڑھا دئے گئے
پھر اس نے ایک بیڑہ جنگی کشتیون کا افریقیہ کیجانب روانہ کیا مہدی کے بیڑہ سے
مڈبھیڑ ہوگئی۔ مہدی کا امیر البحر حسن بن ابی خنزیر تھا۔ احمد بن قہرب کے بیڑہ کو
اس جنگ مین کامیابی حاصل ہوئی مہدی کا بیڑا جلا دیا گیا اور حسن بن ابی خنزیر
مار ڈالا گیا۔ کامیابی کے بعد احمد بن قہرب کا بیڑہ صفاقس کیجانب روانہ ہوا
ساحل پر پہنچتے ہی ویران و خراب کردیا پھر یہان سے روانہ ہوکر طرابلس مین لنگر انداز ہوا
رفتہ رفتہ اسکی خبر قایم بن مہدی تک پہنچی۔ سنکر دم بخود ہوگیا۔ پھر دار الخلافت بغداد
فرمان خوشنودی مزاج خلافت مآب مع خلعت اور پھریرے کے صادر ہوا احمد بن
قہرب مارے خوشی کے پھولے نہ سمایا۔ بعدہ ایک بیڑہ قلوریہ کی طرف روانہ کیا
تمام سرزمین قلوریہ مین لوٹ مار کا بازار گرم ہوگیا۔ اسکے اطراف و جوانب کو
تاخت و تاراج کرکے مراجعت کی۔ پھر دوبارہ ایک دوسرا بیڑہ افریقیہ
کیجانب بھیجا۔ اس معرکہ مین مہدی کے بیڑہ کو کامیابی حاصل ہوئی اس سے

احمد بن قہرب کا شیرازہ حکومت درہم و برہم ہو گیا۔ اہل کرکیت اس سے باغی ہو گئے مہدی سے خط و کتابت کر کے سازش کر لی۔ رفتہ رفتہ مادہ بغاوت اسقدر ترقی پذیر ہوا کہ آخری سنہ ۳۰۰ھ مین لوگون نے احمد بن قہرب کو گرفتار کر کے مہدی کے پاس بھیجدیا مہدی نے حکم دیا کہ اسکو معہ اسکے خاص مصاحبین کے حسن بن ابی خنزیر کے قبر پر لیجا کر قتل کر ڈالو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

احمد بن قہرب کے قتل کے بعد مہدی نے صقلیہ کی حکومت پر ابو سعید بن احمد کو مقرر کیا اور ایک فوج کتامہ کی اسکے ہمرکاب روانہ کی چنانچہ ابو سعید براہ دریا صقلیہ کیجانب کوچ کیا طرابنہ مین پہنچکے قیام پذیر ہوا۔ اہل صقلیہ نے اس سے سرکشی کی قلعہ نشین ہو کر لڑنے لگے اہل کرکیت اور طرابنہ والے بھی اہل صقلیہ کے دیکھا دیکھی بغاوت و سرکشی پر آمادہ ہوئے باہم متعدد لڑائیان ہوئین بالآخر ابو سعید نے اپنی مردانہ ہمت سے ان سبھونکو ہزیمت دی اور انکا دار و گیر مین ہزارون کا وارا نیارا کر دیا۔ اہل طرابنہ نے پریشان ہو کر امن کی درخواست کی ابو سعید نے امن دی مگر اسکے شہر پناہ کے دروازونکو توڑ ڈالا۔ مہدی کو ان واقعات کی خبر لگی تو اسنے اہل طرابنہ کی عفو تقصیر کا ابو سعید کو حکم دیا۔

پھر مہدی نے بعد ابو سعید کے سالم بن ارشد کو صقلیہ کی حکومت مرحمت کی اور ۳۱۳ھ مین عظیم فوج کے ساتھ صقلیہ کی جانب روانہ کیا۔ چنانچہ سالم نے دریا کو عبور کر کے سرزمین انکبردہ مین قدم رکھا اور جی کھولکر اسکو تاخت و تاراج کیا۔ متعدد قلعجات مفتوح کر کے مراجعت کی پھر دوبارہ اسی سرزمین کیطرف قدم بڑھایا اور شہر اورنت کا مدتون محاصرہ کئے رہا اہل اورنت موقع پاکر شہر خالی چھوڑ کر چلے گئے۔ پس سالم بھی جو کچھ ہاتھ لگا اسکو لے کے چلتا پھرتا ہوا۔ غرض اہل صقلیہ ہمیشہ ان شہرون پر جو جزیرہ صقلیہ اور قلوریہ کے رومیون کو قبضہ اقتدار مین تھے

لوٹ مار اور قتل و غارت کرتے رہتے تھے اور اسکے گرد و نواح کو اپنے ترکتازی کا جولانگاہ بناے رکھتے تھے۔

۳۲۳ھ مین مہدی نے ایک فوج بسرکردگی یعقوب بن اسحاق براہ دریا جنوہ کیجانب جہاد کی غرض سے روانہ کی۔ یعقوب نے مردانہ وار سرزمین جنوہ مین داخل ہوکر اپنے پرزور حملون سے اہل جنوہ کو مجبور کرکے مراجعت کی۔ پھر آیندہ سال مہدی نے ایک دوسرا لشکر جنوہ کیطرف روانہ کیا اس لشکر نے شہر جنوہ کو مفتوح کرکے سردانیہ کیطرف قدم بڑہایا۔ چنانچہ سردانیہ کی چند کشتیان جلاکر خاک وسیاہ کرکے مظفر ومنصور مراجعت کی۔

۳۲۵ھ مین اہل کبرکیت نے اپنے امیر سالم بن راشد سے بغاوت کی اور اسکی فوج سے معرکہ آرا ہوئے سالم بذاتہ انکی سرکوبی کو روانہ ہوا سخت اور خونریز جنگ کے بعد اہل کبرکیت کو سالم نے ہزیمت دی اور اسکے شہر مین محاصرہ کرلیا۔ قایم سے امداد کی درخواست کی۔ قایم نے بسرافسری خلیل ابن اسحاق اسکی کمک پر فوجین روانہ کین۔ پس جسوقت خلیل صقلیہ مین وارد ہوا اہل صقلیہ نے سالم بن راشد کی شکایتین پیش کین۔ عورتین بچے اور بوڑہے فضل ورحم کے خواستگار ہوے۔ اہل کبرکیت اور اہل صقلیہ نے بہی اسی قسم کی درخواستین گذرانین۔ خلیل کا دل انلوگونکی فریاد و اور شکایتون سے بھر آیا۔ سالم کو کسی ذریعہ سے ان واقعات کی خبر لگ گئی اس نے بحکمت عملی انلوگونکو یہہ سوجہا دیا کہ خلیل تم لوگون سے تمہاری اس دلیری کے انتقام لینے آیا ہے جو تملوگون نے شاہی لشکر کے ساتہہ کیا ہے۔ اہل صقلیہ یہہ سنتے ہی پھر بغاوت پر آمادہ ہوگئے اور وہی ہنگامہ بغاوت وسرکشی دوبارہ گرم کرنے پر تل گئے اسی اثنا مین خلیل نے شہر کبرکیت کے گہاٹ ایک جدید شہر موسوم بہ خالصہ کے تعمیر کی بنا ڈالی اس سے اہل شہر کو سالم سے

کہنے کا یقین ہو گیا جنگ پر طیار ہو گئے۔ خلیل نے ان لوگون سے جنگ کرنے کی غرض سے نصف ۳۲۶ھ مین کوچ کیا آٹھہ ماہ کامل محاصرہ کئے روزانہ جنگ کرتا رہا تا آنکہ موسم سرما آگیا محاصرہ اٹھا کر خالصہ چلا آیا۔

بعد واپسی اہل صقلیہ نے پہر مخالفت پر کمر باندھی ادہر اہل صقلیہ نے بادشاہ قسطنطنیہ سے امداد کی درخواست کی بادشاہ قسطنطنیہ نے فوجی اور مالی مدد دی۔ اُدھر قایم کو مدد کے لئے لکھہ بہیجا قایم نے اسکی کمک پر فوجین روانہ کین۔ پس خلیل نے ابی ثور اور قلعہ بلوط کو فتح کرکے قلعہ بلاطنو پر محاصرہ ڈالدیا یہانتک کہ ۳۲۷ھ منقضی ہو گیا خلیل نے قلعہ بلاطنو سے محاصرہ اٹھا کے کبر کیت کو جا کے گہیر لیا اور اپنی فوج کے ایک حصہ کو بسر افسری ابی خلف بن ہارون اسکے محاصرہ پر چہوڑ کر کوچ کر گیا۔ اس محاصرہ کا سلسلہ ۳۲۹ھ تک قایم و جاری رہا۔ اکثر اہل شہر طول حصار اور روزانہ جنگ سے گہبرا کر روم کیطرف بہاگ گئے باقی ماندگان نے امن کی درخواست کی۔ ابی خلف نے قلعہ حوالہ کردینے کی شرط پر اہل شہر کو امان دی۔ مگر جسوقت اہل شہر نے قلعہ کے دروازے کہولدئے اور اسکو ابی خلف کے حوالہ کردیا اسوقت ابی خلف نے انلوگون کے ساتہہ بدعہدی کی۔ اس سے گرد و نواح کے کل قلعہ والے کانپ اُٹہے اور رجوف حبان اطاعت کی گردن جہکادی۔ خلیل نے آخری ۳۲۹ھ مین افریقیہ کیجانب مراجعت کی اسکے ہمراہ علٰحدہ ایک کشتی مین بہت سے سرداران اہل کبر کیت بہی افریقیہ کیطرف روانہ کئے گئے۔ خلیل نے کچہ راستہ طے کرنیکے بعد کشتی کے ڈبو دینے کا اشارہ کردیا بس سب کے سب ڈوب کر مر گئے۔

خلیل کے بعد صقلیہ کی زمام حکومت عطاف ازدی کو مرحمت ہوئی پہر ابو یزید کا جہگڑا پیش آگیا قایم اور منصور اسکے رفع کرنے مین مصروف و مشغول ہوئے

تاآنکہ ابویزید کا فتنہ فرو ہو گیا تب منصور نے صقلیہ کی حکومت پر حسن بن ابی الحسن کلبی کو جوکہ اسکا پروردہ اور ساختہ وپرداختہ اور اسکے نامی سرداروں سے تھا مامور کیا اسکی کنیت ابو الغنایم تھی۔ اراکین دولت واعیان سلطنت اسکو توقیر کی آنکھون سے دیکھتے تھے۔ ابویزید کی مدافعت مین اس نے بڑے بڑے نمایان کام کئے تھے۔ اسکی گورنری کا یہ سبب ہوا کہ اہل بلیرم نے عطاف ازدی کو اسکی کمزوری طبیعت کیوجہ سے بیحد دبا لیا تھا اور دشمنان اسلام نے اسکی معذوری اور اہل شہر کی سرکشی کے باعث سے اہل شہر کو کمزور کر رکھا تھا ان وجوہ سے اہل شہر بلیرم نے ۳۳۵ھ مین عید الفطر کے دن عطاف پر حملہ کر دیا۔ اس بغاوت وشورش کے بانی مبانی اہل بلیرم مین بنو الطبر ہوئے تھے۔ عطاف کسی صورت سے اپنی جان بچا کے قلعہ مین پناہ گزین ہو گیا اور منصور کی خدمت مین ان واقعات کی اطلاع کر کے امداد واعانت کا خواستگار ہوا پس منصور نے حسن بن علی مذکور کو صقلیہ کی سند حکومت مرحمت فرمائی چنانچہ حسن سامان سفر درست کر کے براہ دریا مازر کیطرف روانہ ہوا۔ ساحل مازر پہنچکر لنگرزن ہوا اہل مازر مین سے کوئی شخص برسر مقابلہ نہ آیا۔ رات کیوقت ایک گروہ اہل کتامہ کا ملنے کو آیا اور معذرت کی کہ ہملوگ بنو الطبر کے خوف سے دن کو نہین آسکے بنو الطبر نے جاسوسون کو حسن کی خبر گیری پر مقرر کیا۔ ان لوگون نے واپس ہو کر بنو الطبر کو حسن کے جلال وشوکت اور کثرت فوج سے ڈرایا اور انکو حسن سے ملنے اور معذرت کرنے پر طیار کیا۔ بنو الطبر اسی ادھیڑبن مین پڑے ہوئے تھے کہ حسن معہ اپنے رکاب کے فوج کے شہر مین گھس پڑا۔ حاکم شہر اور عمال ملنے کو آئے بنو الطبر کو اس سے ایک گونہ اضطراب پیدا ہوا نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کا مضمون ہو گیا اتنے مین الکلہ(؟) سردار اسماعیل ان لوگون کے پاس آگیا اور جو لوگ

انلوگون سے منحرف ہو گئے تھے وہ بھی اس سے آملے۔ ایک خاصہ گروہ مجتمع ہو گیا۔
اسمٰعیل نے اس خیال سے کہ حسن اپنے خادم کو سزا نہ دیگا اور اس سے اہل شہر برانگیختہ
اور بد دل ہو جائینگے یہہ چال پھیلایا کہ اپنے کسی غلام سے حسن کے ایک خادم پر یہہ
دعویٰ کرادیا کہ کلہ آپکا فلان غلام میری بیوی کو غیر مشروع فعل کرنے پر مجبور کر رہا تہا۔ حسن
اس چال کو تاڑ گیا مدعی کو طلب کر کے اسکے دعوے پر قسم کہلوائی اور بعد ثبوت
لینے کے اپنے خادم کو سزاے موت دی عوام الناس اس انصاف سے بیحد
خوش ہوئے اور طلیری اور اسکے ہمراہیون سے علیحدہ ہو گئے اس سے اسمٰعیل کا
گروہ ٹوٹ گیا۔ بنو الطیر متفرق اور منتشر ہو گئے حسن نے خوشی اور خوش اسلوبی سے
عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لی اور عمدگی کے ساتھہ نظم و نسق کرنے لگا۔ رومیون نے
اسکے رعب و داب سے متاثر ہو کر تین برس کا جزیہ ادا کر دیا۔

ان واقعات کے بعد بادشاہ روم نے ایک بطریق کو لبسرافسری عظیم فوج براہ دریا صقلیہ
کیجانب روانہ کیا۔ بسیج بطریق اور سرد غوس مجتمع ہو کر صقلیہ پر حملہ آور ہوئے حسن
نے منصور کو اس سے مطلع کر کے امداد کی درخواست کی منصور نے سات ہزار سوار
اور ساڑھے تین ہزار پیادون کو اسکی کمک پر روانہ کیا۔ حسن نے اپنی فوج کو ہر چہار طرف
سے مجتمع کر کے براہ دریا و خشکی رومیون کے روک تہام کی غرض سے کوچ کیا اور
متعدد سرایا سرزمین قلوریہ کیطرف بھیجے۔ ابراجہ مین پہنچکر پڑاؤ کر دیا اور چارونطرف سے
اسکا محاصرہ کر لیا۔ رومی یہہ خبر پاکر چڑہ آئے مگر اپنی فتحیابی سے مایوس ہو کر تاوان جنگ
دیکر مصالحت کر لی بعد اسکے حسن نے رومیونکے ایک قلعہ پر فوجکشی کی رومی بلا جنگ
وجدال قلعہ چھوڑ کر بھاگ گئے پھر حسن نے قلعہ قیشانہ پر پہنچکر محاصرہ ڈالدیا ایک ماہ کامل محاصرہ
کیئے ہوئے لڑتا رہا بالآخر اہل قلعہ نے جزیہ اور تاوان جنگ دیکر مصالحت کر لی۔
حسن معہ اپنے بیڑہ جنگی کشتیون کے لوٹ کر مسینی چلا آیا اور وہین پر ایام سرما کو منقضی کیا۔

اسی مقام پر منصور کا فرمان مشعر واپسی بجانب قلوریہ صادر ہوا چنانچہ حسن نے دریا کو خراجہ کیجانب عبور کیا رومی اور سردعرس مقابلہ پر آئے۔ حسن نے انکو ہزیمت دیکے مال غنیمت سے اپنے لشکریون کو مالا مال کر دیا۔ یہ واقعہ یوم عرفہ ۳۴۰ھ کا ہے۔
بعد ازان خراجہ پر پہنچکر اسکا محاصرہ کر لیا تا آنکہ بادشاہ روم قسطنطین نے زر نقد دیکر مصالحت کر لی۔ حسن نے ربو کیجانب مراجعت کی ربو مین پہنچکر وسط شہر مین ایک مسجد بنوائی اور رومیون سے یہہ شرط کر لی کہ رومیون مین سے کوئی شخص آیندہ کسی قسم کا مسجد سے تعرض نکرے اور جو شخص قید یونمین سے اسمین داخل ہو وہ مامون سمجھا جاے۔
منصور کے مرنے پر اسکا بیٹا معز حکومت پر متمکن ہوا۔ حسن نے صقلیہ پر اپنے بیٹے احمد کو مقرر کر کے معز کیطرف کوچ کیا۔ معز نے احمد کو لکھہ بھیجا کہ صقلیہ مین جس قدر رومیون کے قلعے باقی رہ گئے ہین انکو بہت جلد فتح کر لو۔ پس احمد نے اس حکم کے مطابق رومیون کے مقبوضہ قلعات پر جہاد کیا۔ ۳۵۱ھ مین طرمین وغیرہ کو فتح کر کے رمطہ کیطرف بڑہا مدتون اسکا محاصرہ کئے رہا قسطنطینیہ سے چالیس ہزار فوج اسکی حمایت واعانت کو آئی احمد نے بہی معز سے امداد طلب کی معز نے بہت سا مال و اسباب اور ایک عظیم لشکر اسکے باپ حسن کے ساتھہ اسکی کمک پر روانہ کیا۔
رومیون کا امدادی لشکر مسینہ کے گہاٹ پر اترا ہوا تہا مسلمانون نے رمطہ پر یلغار کیا۔ زمانہ حصار مین لشکر اسلام کا سردار حسن بن عمار اور حسن بن علی کا بیٹا تہا۔ رومیون نے پہنچکر محاصرین کا محاصرہ کر لیا رمطہ اسوقت نقطہ کیطرح دو دائرون سے گہرا ہوا تہا۔ رمطہ کو اسلامی لشکر محاصرہ مین لئے ہوے تہا اور اسلامی لشکر پر رومی فوجین محاصرہ ڈالے ہوئے تہین۔ ادہر اہل شہر شہر پناہ کا دروازہ کہولکر مسلمانون کے لشکر پر حملہ آور ہوئے ادہر رومیون نے باہر سے عساکر اسلامیہ پر دہاوا کیا مسلمانون پر

یہ وقت نہایت آزمایش اور امتحان کا تہا۔ پہلے سہون نے مرنے اور مرجانے کا
عہد و پیمان کیا بعد ازان مجموعی قوت سے رومیون پر دہاوا کیا پہلے ہی حملہ مین
رومیون کے سپہ سالار منویل کے گہوڑے کو مار کر گرا دیا منویل سنبہل نہ سکا
زمین پر آرہا ایک سپاہی نے پہنچکر سر اوتار لیا۔ اسکے ساتھہ ایک گروہ بطریقونکا
مارا گیا رومی لشکر ہزیمت کہا کر بہاگا۔ لشکر اسلام قتل و غارت کرتا ہوا تعاقب مین
بڑہا مال غنیمت اور قیدیون سے مالا مال ہوگیا۔ رومیون کی ہزیمت کے بعد مسلمانون
نے بزور تیغ رمطہ کو مفتوح کر لیا اور جو کچہہ اسمین تہا سب کو لوٹ لیا رومیون
کا بقیتہ السیف گروہ صقلیہ اور جزیرہ رقہ سے کشتیون پر سوار ہوکر روم کیطرف بہاگا امیر
احمد نے اپنے بیڑہ کو تعاقب کا حکم دیا اور خود ایک کشتی پر سوار ہوکر رومیوں کے تعاقب مین روانہ ہوا
زیادہ مسافت طے نہو نے پائی تہی کہ رومی کشتیونکو مسلمانون نے گرفتار کرکے جلا دیا عیسائیونکا
ایک گروہ کثیر مارا گیا۔ اس واقعہ کو جنگ مجاز کے نام سے موسوم کرتے ہین ۳۵۴ھ مین لڑائی ہوئی تہی
حریف کے ایک ہزار نامی سردار اور ایک سو بطریق گرفتار کئے گئے تہے عام قیدیون کا کوئی
شمار نہ تہا مال غنیمت کی کوئی حد نہ تہی امیر احمد ان سب کو لئے لادے شہر بلیرم پہنچا صقلیہ
مین اسکی خبر لگی تو حسن جوش مسرت مین استقبال کو نکلا اثناء راہ مین فرط مسرت
سے بخار آگیا اور اسی حالت مین جان بحق تسلیم کر دی مسلمانون کو حسن کی اس
شادی مرگ سے بیحد ملال ہوا مگر چارہ کار ہی کیا تہا صبر و شکر کرکے اہل صقلیہ نے
بالاتفاق اسکے بیٹے احمد کو اسکا جانشین بنایا۔ اس جانشینی کے بعد معز نے
اہل صقلیہ کی حکومت پر یعیش (حسن کے خادم) کو مقرر کیا۔ اس سے حکومت و
امارت کا بار اُٹھہ نہ سکا کتامہ اور دوسرے قبائل مین لڑائی جہگڑا شروع ہوگیا
جو اسکے دبانے سے نہ دب سکا یوماً فیوماً بڑہتا گیا۔ رفتہ رفتہ اسکی خبر معز تک
پہنچی تو اس نے صقلیہ کی گورنری پر ابو القاسم علی بن حسن کو بہ نیابت اس کے

بہائی احمد کے متعین کیا۔ پہر ۵۹ھ مین احمد نے طرابلس مین وفات پائی اس کا بہائی ابوالقاسم علی مستقل طور سے حکمران ہوگیا۔ یہہ زندہ دل اور نیک سیرت شخص تہا ۔ ۷۹ھ مین عظیم فوج کے ساتہہ بادشاہ فرانس نے ابوالقاسم پر فوج کشی کی قلعہ رمطہ پر محاصرہ ڈالا اور اسکو مسلمانون کے قبضہ سے نکال لیا۔ اس واقعہ مین عساکر اسلامیہ کو نقصان اٹہانا پڑا امیر ابوالقاسم یہہ خبر پاکر بقصد مقابلہ شاہ فرانس بلرم سے روانہ ہو جسوقت دونون فوجون کا مقابلہ ہوا بلا جدال وقتال امیر ابوالقاسم لوٹ کہڑا ہوا۔ فرانسیسی فوجین اپنے جنگی بیڑہ سے امیر ابوالقاسم کی واپسی کو دیکہہ رہی تہین فوڑا بادشاہ بر ودیل کو اس سے مطلع کیا بادشاہ بر ودیل نے تعاقب کا حکم دیدیا۔ چنانچہ نہایت تیزی سے طے مسافت کر کے امیر ابوالقاسم کو جا کر گہیر لیا سخت اور خونریز جنگ ہوئی اسمین ابوالقاسم شہید ہو گیا مسلمانون کو اس سے بیحد صدمہ ہوا۔ مگر پہر مرنے پر کمربستہ ہوکر فرانسیسیون سے سم نبرد ہوئے اور لڑکر انکو بہت بری طور سے شکست دی۔ بر ودیل ہزار خرابی اپنی جان بچا کے معہ اسکے سر کے اپنے خیمہ مین پہنچا اور کشتی پر سوار ہو کر رومہ کیطرف روانہ ہو گیا۔

مسلمانون نے امیر ابوالقاسم کے بعد اسکے بیٹے جابر کو امارت کی کرسی پر متمکن کیا جابر نے اسیوقت لشکر اسلام کو واپسی کا حکم دیا۔ مال غنیمت کی فراہمی کیجانب ذرا بہی توجہ نہ کی۔

امیر ابوالقاسم نے ساڑہے بارہ برس حکمرانی کی۔ عادل نیک سیرت اور ہوشیار شخص تہا۔

اور جب اسکا چچازاد بہائی جعفر بن محمد بن علی بن ابوالحسن جو کہ عزیز کے وزیرون اور مصاحبون سے تہا حکمران ہوا تو کل بدنظمیان رفع دفع ہوگئین۔ فتنہ وفساد فرو ہوگیا۔ یہہ شخص علم دوست اور قدر دان اہل علم تہا ۵۳۷ھ مین اس نے

وفات پائی اسکا بھائی عبداللہ بجائے اسکے حکمران ہوا اس نے اپنے بھائی مرحوم کی روش اختیار کی ۶۷۹ھ مین اسکا انتقال ہوا۔ اسکا بیٹا ثقۃ الدولہ ابو الفتوح یوسف بن عبداللہ بن محمد بن علی بن ابو الحسن کرسی حکومت پر رونق افروز ہوا اپنے گذشتہ بزرگونکا رویہ اختیار کیا انہین کے قدم بقدم چلتا رہا تا آنکہ ۳۸۸ھ مین بعارضہ فالج مبتلا ہوا بدن کا نصف حصہ بائین جانب والانقل وحرکت سے بیکار ہوگیا۔ اسکے بیٹے تاج الدولہ جعفر بن ثقۃ الدولہ یوسف نے عنان حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لی۔ نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے حکمرانی کرنے لگا۔ اسکے بھائی علی نے ۴۰۵ھ مین بربریون اور غلامون سے سازش کرکے مخالفت کا علم بلند کیا۔ تاج الدولہ نے۔ یہ خبر پاکر اس کی سرکوبی پر کمر باندھی دونون بھائیون مین خوب خوب لڑائیان ہوئین آخر کار تاج الدولہ کو فتح نصیب ہوئی۔ علی مارا گیا بربری اور غلام نکال باہر کئے گئے۔ فساد وبغاوت کا مادہ مستاصل ومنقطع ہوگیا بعد چندے پھر اسکی حکومت مین اختلال واضطراب پیدا ہوا اسکا کاتب (سکرٹری) اور اسکا وزیر حسن بن محمد باغاتی اس فساد وبغاوت کا بانی مبانی تہا۔ اس نے عوام الناس کو تاج الدولہ کے خلاف ابھار کر بغاوت کا علم بلند کیا۔ اور شاہی قصر کا محاصرہ کر لیا۔ تاج الدولہ نے ہنگامہ بغاوت فرو کرنے کی غرض سے ابو الفتوح ثقۃ الدولہ کو پالکی مین سوار کراکے محل سے باہر نکالا ثقۃ الدولہ نے ان لوگونکو بہ نرمی وملاطفت مخاطب کیا۔ اس سے انکا جوش فرو ہوگیا۔ ثقۃ الدولہ نے باغاتی کو گرفتار کرکے بلوائیون کے حوالہ کر دیا ان لوگون نے اسکو اور نیز اسکے پوتے ابو رافع کو مار ڈالا اور اسکے بیٹے جعفر کو معزول کرکے اسکے بیٹے ابن جعفر کو ۴۱۰ھ مین حکمرانی کی کرسی پر متمکن کیا اس نے اسد الدولہ بن تاج الدولہ کا خطاب لیا "اکحل" کے نام سے معروف ومشہور تہا۔ جعفر نے معزولی کے بعد مصر کا راستہ لیا۔

اکحل کے حکمران ہوتے ہی فتنہ وفساد جاتا رہا نظم حکومت جیساکہ چاہیے درست ہوگیا۔
اس نے امور سلطنت کے سیاہ وسفید کرنے کا اختیار اپنے بیٹے جعفر کو دیدیا تھا جو چاہتا
تھا کر گذرتا تھا۔ اس نے کج ادائی اور ظلم کا برتاؤ شروع کر دیا۔ اہل صقلیہ کو ہر امر
مین دبانے اور اہل افریقیہ کو انکے مقابلہ مین بڑہانے لگا۔ لوگونکو اس سے شکایت کا
موقع ملگیا۔ معز والی قیروان کی خدمت مین وفود (ڈپوٹیشن) نے بھیجے اور اسکی
شکایت کی اور اسکی حکومت وامارت کی اطاعت کا اظہار کیا۔ معز نے ایک بیڑہ
کشتیون کا جنمین تین سو سوار تھے بسرگروہی اپنے بیٹون عبداللہ اور ایوب کے
صقلیہ کیجانب روانہ کیا۔ اہل صقلیہ نے انکے ہمراہ ہوکر اپنے امیر اکحل کا محاصرہ کرلیا
اور اسکو قتل کر کے سر اوتار کر ۴۲۷ھ مین معز کے پاس بھیجدیا۔ تھوڑے دنون بعد اہل
صقلیہ کو اپنے اس فعل پر ندامت ہوئی رفع ندامت کی غرض سے سب کے سب مجتمع
ہوکر اہل افریقیہ پر ٹوٹ پڑے۔ انمین سے تقریبًا تین سو آدمیونکو مار ڈالا۔ باقی
ماندگان کو اپنے ملک سے نکال باہر کیا۔ اور صمصام برادر اکحل کو اپنا امیر بنایا۔
نظام سلطنت پھر درہم وبرہم ہوگیا بازاری اوباش شرفاء اور امراء پر غالب ہوگئے۔
اہل بلیرم یہہ رنگ دیکھہ کر اُٹھہ کھڑے ہوئے اور صمصام کو معزول اور اپنے شہر سے
نکالکر کے سرداران لشکر سے ابن الثمنہ نامی ایک شخص کو اپنا امیر وسردار بنایا۔ اسنے
"القادر باللہ" کا لقب اختیار کیا۔

قبل اس واقعہ کے مازر مین اکحل کا بیٹا عبداللہ مستقل طور سے حکمران ہوگیا تھا
مگر ابن الثمنہ نے عنان حکومت پر قابض ہوتے ہی ابن اکحل (عبداللہ) کو
مغلوب کر دیا اور بہ حکمت عملی اسکو قتل کر کے جزیرہ کی حکومت پر استقلال
کے ساتھہ قابض ومتصرف ہوگیا یہانتک کہ یہہ جزیرہ اسکے قبضہ سے
نکال لیاگیا۔

ابن الثمنہ نے صقلیہ کی حکومت پر مستقل طور سے متمکن ہونے کے بعد
میمونہ بنت جراس سے نکاح کیا۔ پھر اس سے کسی معاملہ مین مشتبہ و مشکک ہو کر
زہر دیدیا مگر کچھ سوچ سمجھ کر طبیبون کو طلب کر کے معالجہ کرایا۔ صحت یاب ہو گئی۔
ابن الثمنہ نے میمونہ سے معذرت کی خود کردہ پر پشیمان ہوا میمونہ نے معذرت
قبول کر لی۔ اور اپنے بھائی سے ملنے کی غرض سے قصر یانہ جانے کی اجازت
طلب کی۔ ابن الثمنہ نے اجازت دیدی۔ میمونہ نے اپنے بھائی کے پاس
پہنچکر کل واقعات بتلائے۔ اسکے بھائی نے میمونہ کے نہ بھیجنے کی قسم کھائی۔
اس سے ابن جراس (میمونہ کے بھائی) اور ابن الثمنہ مین مخالفت پیدا ہو گئی۔
رفتہ رفتہ لڑائی کی نوبت پہنچی۔ ابن الثمنہ کو ہزیمت ہوئی۔ بھاگ کر رومیون کے
پاس پہنچا اور ان سے امداد کا خواہان ہوا۔ قمص اور جاز بن تنقر بن جزہ معہ اپنے
سات بھائیون اور فرانس کے ایک گروہ کے صقلیہ کیطرف آیا۔ ابن الثمنہ نے
انلوگون سے صقلیہ پر قبضہ دلا دینے کا اقرار کیا۔ پس ان سبھون نے پہلے قصر یانہ
پر چڑھائی کی۔ ابن جراس اس سے مطلع ہو کر مقابلہ پر آیا گھمسان لڑائی ہوئی۔
ابن الثمنہ شکست کھا کے افریقیہ مین عمر بن خلف بن مکی کے پاس چلا آیا۔
تونس مین قیام اختیار کیا اور اسکے عہدۂ قضاۃ کا متولی ہوا۔
اس وقت سے رومیون نے صقلیہ کے شہرون پر قبضہ کرنا شروع کیا
آہستہ آہستہ کل شہرون اور مشہور مقامات پر قابض ہو گئے صرف قلعات اور
دشوار گزار گھاٹیان باقی رہ گئی۔ آخر کار ۴۶۳ھ مین ابن جراس معہ اہل و عیال
اور مال کے بصلح و امان قلعات کو دشمنون کے حوالہ کر کے نکل کھڑا ہوا اور
رجاز نے سب پر قبضہ کر لیا۔ ابن جراس کے نکلتے ہی کلمۃ الاسلام اس ملک
منقطع اور دولت و حکومت کلبین کا خاتمہ ہو گیا پچانوے برس کی مدت مین

انہین سے دس شخصون نے حکومت کی۔

زجار نے قلعہ بلیطو سرزمین قلوقلویہ سنہ ۹؟ھ مین باد یہ ہلاکت کا راستہ اختیار
اس کا بیٹا زجار ثانی حکمران ہوا۔ اسکا دور حکومت طول وطویل گزرا۔ اسکے
لئے شریف ابو عبد اللہ ادریسی نے کتاب نزہتہ المشتاق فی اخبار الافاق
تالیف کی اور بنظر شہرت قصار زجار کے نام سے موسوم کیا۔ اللہ مقدر اللیل
والنہار۔

حالات جزیرہ اقریطش و حکومت بتو بلوطی تا آنکہ دشمنان اسلام نے اسپر پھر قبضہ حاصل کیا

جزیرہ اقریطش (کریٹ) بحر روم مین بڑا زرخیز
ایک جزیرہ ہے بمقابل اور ... مقابلہ مین اسکندریہ
کے واقع ہے۔ محلہ قرطبہ کے مغربی شہر پناہ کے دیوار
نیچے کے رہنے والون نے اس جزیرہ کو
آباد کیا تھا۔ انلوگون کا محلہ حکم ابن ہشام کے قصر سے متصل تھا انلوگون نے
سنہ ۲۰۲ھ مین بغاوت کی حکم نے ان کی سرکوبی کیجانب توجہ کی چنانچہ بہت تھوڑی
اور خونریزہ جنگ ہوئی حکم نے انکے محلہ کو مسمار و منہدم کرا دیا انکی مسجدین ویران
کر دین اور باقی ماندگان کو قرطبہ سے جلاء وطن کر کے سرحد کیجانب نکالدیا پس
یہ لوگ فاس وغیرہ مین مقیم ہوئے اور کچھ جلاء وطنون نے اسکندریہ کا راستہ
لیا اسکندریہ مین پہنچکر متفرق طور پر یہ لوگ قیام پذیر ہوئے۔ بعد چندے
انہین سے ایک شخص اسکندریہ کے ایک بازاری شخص سے لڑ پڑا۔ باہم گتھ
گئے اس شخص نے کسیطرح اپنے کو چھوڑا کر اپنے ہم وطنون سے جا کر فریاد کی
وہ لوگ اسکی حمایت پر اُٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ اکثر اہل شہر کو لوٹ لیا
باقی ماندگان اہل شہر کو شہر سے نکالکر ناکہ بندی کر کی اور ابو حفص عمر بن
شعیب بلوطی معروف بہ ابو الغیض نامی ایک شخص کو اپنا امیر بنالیا۔ اندلوگ تامعکی

گورنری پر عبد اللہ بن طاہر تھا۔ یہہ خبر پاکر فوجین آراستہ کرکے باغیان اسکندریہ پر حملہ آور ہوا اور ہر چہار طرف سے محاصرہ کرکے لڑائی چھیڑ دی بالآخر انلوگون نے امن کی درخواست کی عبد اللہ نے انکو امن دی مگر اسکندریہ سے نکالکر جزیرہ اقریطش کیجانب بہیجدیا پس انلوگون نے اس غیر آباد جزیرہ کو آباد کیا۔ اسوقت بھی انکا امیر و سردار ابو حفص بلوطی تھا۔ اسکے بعد اسکی اولاد تقریبًا ایکسو برس یا کہ اس سے کچھہ زاید دنون تک حکمران رہی تاآنکہ اریانوس بن قسطنطین بادشاہ قسطنطنیہ نے اسکی اولاد مین سے عبد العزیز بن شعیب کے قبضہ سے اس جزیرہ کو ۳۵۰ھ مین نکال لیا اور مسلمانون کو یہان سے جلاء وطن کرادیا۔ واللہ لعید الکرۃ رینہب اثار الکفرۃ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب۔

اخبار مین دول اسلامیہ جوکہ یہان پر عباسیون و عبیدیون اور کل ملوک عرب کی تہی۔ ابتدا اسکے حالات اجمالاً تحریر کئے جائینگے بعد ازان ہر ایک بعد دیگرے اسکے شہرون اور ملکونکے حالات تفصیلاً لکھے جائینگے

ہم اوپر اخبار سیر نبویہ کے ضمن مین بیان کرآئے ہین کہ ملک یمن دائرہ حکومت اسلامیہ مین یون داخل ہوا تھا کہ اسکا گورنر باذان جو کسرائے فارس کیجانب سے یہان کا حکمران تھا دعوت اسلامیہ مین شامل ہوا اسکے اسلام لانے سے اہل یمن بہی حلقہ اسلام کے مطیع اور مسلمان ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باذان کو یمن اور اسکے کل گرد نواح کی حکومت عطا فرمائی۔ باذان کا دار الحکومت بمقام صنعاء تھا جو کسی زمانہ مین ملوک تبابعہ کے دار السلطنت ہونیکا اعزاز رکھتا تھا جب بعد حجۃ الوداع باذان نے وفات پائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو ان صوبون پر منقسم فرمایا جنپر اس سے پیشتر تقسیم تھا اور صنعاء کی عنان حکومت شہر بن

بن باذان کو مرحمت فرمائی۔ بعد اسکے ہم نے اسود عنسی کے حالات تحریر کئے ہین
اور یہہ بہی لکھہ آئے ہین کہ کیونکر اسود نے عمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن سے
نکال دیا تہا اور صنعاء پر حملہ کر کے اسپر قابض ہوگیا تہا اور شہربان بن باذان کو قتل
کر کے اسکی بیوی کو اپنی زوجیت مین داخل کرلیا تہا اور یمن کے اکثر شہرون پر مستولی
ہوگیا تہا۔ اس سے اکثر اہل یمن مذہب اسلام سے پہر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے اصحاب اور عمال اور ان لوگون کے پاس خطوط روانہ کئے جو مذہب اسلام پر
ثابت قدم رہ گئے تہے۔ انلوگون نے زوجہ شہربان بن باذان سے جسکو اسود عنسی نے
اپنی بیوی بنالی تہی اسود عنسی کے معاملہ مین بذریعہ اسکے چچازاد بہائی فیروز کے سازش
کرلی۔ اس مہتم بالشان امر کا منصرم قیس بن عبد یغوث مرادی ہوا تہا پس اس نے اور
فیروز نے . . . . . باجازت اسکی بیوی (زوجہ شہربان بن باذان) اسکے گہر مین
گہس کر مار ڈالا اس کے مارے جانے سے عمال نبی صلے اللہ
علیہ وسلم اپنے اپنے صوبجات پر پہر حکمرانی کرنے لگے یہہ واقعہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کے چند ہی دنون پیشتر واقع ہوا تہا۔ قیس نے
صنعاء پر قبضہ کرلیا اور اسود کے بقیۃ السیف لشکر کو مجتمع کر کے اپنی فوج
درست کرلی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیق نے یمن کی حکومت پر فیروز
کو مامور کیا اور لوگون کو اسکی اطاعت کا حکم دیا پس اس سے اور قیس بن مکشوح
سے معرکہ آرائی ہوئی اور اس نے اسکو ہزیمت دی۔ بعد اسکے ابوبکر صدیق نے
مہاجر بن امیہ کو یمن کی عنان حکومت عطا کی اس نے یمن کے مرتدون سے
لڑائی کی اور اسیطرح عکرمہ بن ابی جہل نے کیا۔ پہر عبید اللہ بن عباس اور انکے
بہائی عبد اللہ بن عباس مامور کئے گئے بعدہ معاویہ نے صنعاء پر فیروز دیلمی کو متعین کیا

سـ۵۳ـھ مین اس نے وفات پائی - پہر عبد الملک نے یمن کو حجاج کی گورنری مین شامل کر دیا جبکہ اسکو سـ۷۳ـھ مین جنگ عبد اللہ بن زبیر پر روانہ کیا تہا - پہر جب دولت عباسیہ کا دور حکومت شروع ہوا تو سفاح نے اپنے چچا داؤد بن علی کو یمن کی حکومت پر مامور کیا - جب سـ۱۳۳ـھ مین اس نے وفات پائی تو بجاے اسکے محمد بن یزید بن عبید اللہ بن عبد الملک بن عبد الدار حکمران ہوا غرض تاجداران دولت عباسیہ کیجانب سے یمن پر یکے بعد دیگرے گورنر حکمرانی کرتے رہے اور یہہ لوگ صنعا کو اپنا دار الحکومت بناتے رہے تا آنکہ سلسلہ خلافت خلیفہ مامون تک منتہی ہوا اور ممالک اسلامیہ کے اطراف و جوانب مین طالبیون کے ایلچیون کا ظہور رہوا اور عراق مین بنو شیبان مین سے ابو السرایا نے محمد بن ابراہیم طباطبا بن اسمٰعیل بن ابراہیم برادر مہدی النفس الزکیہ محمد بن عبد اللہ بن حسن کی امارت کی بعیت کی اسوقت امن عامہ مین خلل پڑ گیا - اور طالبیون نے اپنے عمال کو ہر چہار طرف پہیلا دیا - پہر یہہ مارا گیا اور محمد بن جعفر صادق کی امارت کی بعیت حجاز مین لی گئی - یمن مین ابراہیم بن موسی کاظم نے سـ۲۰۰ـھ مین حکومت کا دعوی کیا مگر یہہ فایز المرام نہوا یہہ بوجہ کثرت قتل و خونریزی کے "جزار" کے لقب سے ملقب تہا خلیفہ مامون نے شاہی فوجین بغاوت یمن کے فرو کرنے کو روانہ کین چنانچہ اس نے یمن کے کل گرد و نواح کو جی کہولکر تاخت و تاراج کیا - نامی نامی رئیسون اور سردارون کو گرفتار کر کے دار الخلافت بغداد بہیجدیا - بغاوت و سرکشی کا مادہ منقطع ہوگیا امن و امان کی منادی پہر گئی جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے -

حکومت ابن زیاد زیر اثر حکومت عباسیہ

ہر گاہ سرداران یمن منجملہ محمد بن زیاد بہی تہا جو کہ عبد اللہ بن زیاد بن ابی سفیان کے اولاد سے تہا بطور وفد دار الخلافت بغداد مین خلیفہ مامون کی خدمت مین حاضر ہوئے - خلافت مآب انلوگون کے ساتھہ بکمال اعزاز و تلطف پیش آئے اور زیاد کو علویون کے ہاتھہ سے یمن کے بچانے کی خدمت

سپرد کی چنانچہ سند حکومت عطا فرما کے زیاد کو یمن کیجانب واپس کیا پس زیاد سنہ ۲۰۳ھ
مین وارد یمن ہوا اور تہامہ یمن کو بزور تیغ مفتوح کیا یہہ وہ شہر ہے جو کہ ساحل غربی
بحر عرب پر واقع ہے۔ زیاد نے یہان پر ایک شہر زبید نامی آباد کرنیکی بنیاد ڈالی
اور بعد تعمیر اور آباد کرنے کے اسکو اپنے دار الحکومت ہونیکی عزت دی
اپنے غلام جعفر کو جبال کی حکومت پر مامور کیا۔ تہامہ کو اس دلیر نے متعدد لڑائیون کے
بعد عرب سے فتح کیا تھا اور عرب تہامہ سے یہہ شرط کرلی تھی کہ وہ آیندہ خیل
گھوڑون پر سوار نہونگے۔ نہایت قلیل مدت مین اس نے پورے ملک یمن پر
تصرف و قبضہ حاصل کرلیا تھا صوبجات حضرموت شحر اور دیار کندہ اسکے علم
حکومت کے مطیع و فرمانبردار تھے حکومت و سلطنت مین اسکا پایہ ملوک تبابعہ
کے ہم پایہ تھا۔ مدتہا دار الحکومت یمن مین بقیہ ملوک تبابعہ مین سے بنو جعفر حمیری زیر
اثر حکومت دولت عباسیہ حکمرانی کرتے تھے تہامہ کے علاوہ صنعان نجران
اور حضرموت مین بھی انہین کی حکومت کا جھنڈا گڑا ہوا تھا۔ زیاد کا بھائی اسعد بن
یعفر بعد وہ اسکا بھائی حکومت کرتا تھا ان لوگون نے محمد بن زیاد کے علم حکومت کے
آگے اپنا سر نگون کرلیا۔ اسکے بعد اسکا بیٹا ابراہیم پھر اسکا بیٹا زیاد بن ابراہیم
پھر اسکا بھائی ابو الجیش اسحاق بن ابراہیم یکے بعد دیگرے حکمران رہے
ابو الجیش اسحاق بن ابراہیم کی حکومت طول طویل ہوئی۔ اس نے بہت
بڑی عمر پائی اسی مرحلے عمر کے اس نے طے کئے عمارہ کا بیان ہے کہ اس نے
یمن و حضرموت اور جزائر بحیرہ پر اسی سال حکومت کی تھی۔ اور جب اسحق کو
خلیفہ متوکل کے مارے جانے خلیفہ مستعین کی معزولی اور غلامون کے خاندان
خلفا پر متولی ہونے کی خبر پہنچی تو اس نے شاہی کا دعوی کردیا سلاطین عجم کی طرح
مظلہ مین سوار ہوا۔ اسکے زمانہ حکومت مین یحیی بن حسین بن قاسم رسی ابن ابراہیم

طباطبا نے زیدیہ کی حکومت قائم کرنے کی غرض سے خروج کیا۔ زیدیہ اسکو سندھ سے
لے آئے تھے۔ اسکا دادا القاسم الرسی ابا کے ساتھ اپنے بھائی محمد کے خروج
وقتل کے بعد سندھ چلا گیا تھا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا وہان پہنچکر اسکی نسل سے حسین
ہوا اور حسین سے یحیی ظہور مین آیا جس نے ۲۸۸ھ مین یمن مین خروج کیا۔ صعدہ
مین مقیم ہوا۔ زیدیہ کی حکومت کی بنا ڈالی صنعا پر فوجکشی کی اور اسعد بن یعفر کے قبضہ
سے نکال لیا پھر دوبارہ اسعد نے صنعا کو اس سے چھین لیا تب یحیی صعدہ کیطرف
لوٹ آیا۔ اسکے گروہ والے اسکو امام کے لقب سے یاد کرتے تھے اسکی پچھلی
نسلین اسوقت تک وہان موجود ہین ان کے حالات ہم اوپر بیان کر آئے ہین۔ ابن ابی
الجیش اسحاق کے زمانہ مین جب یمن کی حکومت کا بھی یمن مین فساد ہوا ۳۴۵ھ
مین محمد بن فضل لاعہ اور جبال یمن پر جبال مذیخرہ تک قابض ہوگیا ابو الجیش کے قبضہ مین
عرجہ سے عدن تک بیس منزلین اور حضرموت سے صنعا تک پانچ منزلین ملک یمن مین
باقی رہ گئی تھین۔ اسیوقت محمد بن فضل نے اس دعوت کے ذریعہ سے ابو الجیش کو دبا
لیا۔ اور حکمرانان اطراف وجوانب خود مختاری کے مدعی ہوگئے۔ بنی اسعد بن یعفر
صنعا مین سلیمان بن طرف عثر مین اور امام بھی صعدہ مین خود سر حکومت کے
دعویدار بن بیٹھے۔ ابو الجیش نے مجبور ہوکر ان اہلکارون کے ساتھ مصالحت کا رویہ
اختیار کیا۔ بعد ازان ۳۷۱ھ مین انتقال کر گیا۔

ابن سعید کہتا ہے کہ مین نے دیکھا ہے کہ اسکے ملک کے خراج کی تعداد چار کرور
بیس لاکھ چھ ہزار دینار عشریہ تھا علاوہ اسکے سندھ کی کشتیون اور عنبر پر جو کہ باب
مندب اور عدن مین آتا تھا اور موتیون کے غوطہ پر جو محصول تھا اسکی بھی بہت
بڑی تعداد تھی اور جزیرہ دہلک کا خراج ان سب سے علیحدہ تھا ملوک حبشہ جو کہ دریا
اس پار تھے اس سے مصالحت اور رسم اتحاد رکھتے تھے۔

ابو الجیش نے بوقت وفات ایک چھوٹا لڑکا چھوڑا تھا جسکا نام عبداللہ تھا بعضے
ابراہیم اور بعضے زیاد بتلاتے ہین اسکی بہن اور اسکے آزاد غلام رشید حبشی نے
اسکی پرداخت اور اسکے ملک کا انتظام کیا کاروبار سلطنت مین رشید حبشی سبہونکو
دبائے رہا تا آنکہ انکی دولت وحکومت ۴۰۷ھ مین منقطع ومنقرض ہوگئی پھر لڑکا
مرگیا تب بنی زیاد نے ایک دوسرے لڑکے کو جو پہلے لڑکے سے بھی کم سن تھا
حکمران بنایا۔ ابن سعید کہتا ہے کہ عمارہ یعنی عمارہ مورخ یمن بوجہ اسکے کہ حجاب اسکے
متولی تھے اسکے نام سے واقف نہین ہوسکا۔ بعضے کہتے ہین کہ اس آخری لڑکے کا
نام ابراہیم تھا۔ اسکی پھوپھی نے اسکی پرورش وپرداخت کی تھی۔ اور مرجان
نامی ایک شخص جو کہ حسین بن سلامہ کے آزاد غلامون سے تھا امور سلطنت کا
منصرم ومنتظم تھا یہی اسکے دولت وحکومت پر مستولی ہوگیا تھا۔ اسکے دو کارپرداز
تھے ایک کا نام قیس تھا دوسرے کا نام نجاح۔ بادشاہ
کا لڑکا اسکی کفالت ونگرانی مین دیا گیا اور اسکے ساتھ زبید مین ٹھہرایا گیا
نجاح نے آہستہ آہستہ کل صوبجات خارج زبید پر قبضہ کرلیا از انجملہ کرارہ اور لحجم
تھا۔ قیس اور نجاح مین باہم انہین اسباب سے چشمک پیدا ہوگئی۔ قیس سے
کسی نے یہہ خبر دیا کہ بادشاہ کے لڑکے کی پھوپھی نجاح کی طرف مائل ہے اور اسکو
اپنا کاتب (اسکرٹری) بنا لیا ہے قیس یہ سنکے آگ بگولا ہوگیا موقع پاکر بااجازت اپنے
آقا مرجان کے بادشاہ کے لڑکے کی پھوپھی کو گرفتار کرکے زندہ دفن کرادیا اور
خود سر حکومت کا مدعی ہوکر مظلہ مین سوار ہوا اپنے نام کا سکہ مسکوک کرایا۔
نجاح اس سے مطلع ہوکر باغی ہوگیا فوجین آراستہ کرکے قیس پر چڑھ آیا قیس
بھی مقابلہ کی غرض سے فوجین مرتب کرکے نکل پڑا۔ دونون مین متعدد لڑائیان
ہوئین بالآخر قیس کو ہزیمت ہوئی معہ پانچ ہزار فوج کے کھیت رہا۔ نجاح نے ۴۱۲ھ

مین زبید پر قبضہ کر لیا اور قیس کو دفن کرا کے حکومت کرنے لگا۔ اپنے نام کا سکہ
مسکوک کرایا دیوان خلافت بغداد مین السلاعی عرضداشت روانہ کی پس اسکو حکومت
یمن کی سند بھیجدی گئی اسیوقت سے یہہ تہامہ کا مالک مستقل تسلیم کیا گیا
اہل جبال اسکے نام سے تہراتے تھے بعد چندے حسن بن سلامہ کے دائرہ حکومت
سے کل جبال کو نکال لیا۔ سرحدی ملوک اسکے صولت و جبروتیت سے ڈرتے
تھے تاآنکہ اسکو صلیحی نے جو حکومت عبیدیون کا بانی سابق تہا ۳۲۵ھ مین ایک
لونڈی بھیجکر قتل کرادیا۔ اسکے بعد زبید مین اسکا غلام کہلان حکمران ہوا پھر صلیحی
نے زبید کو اسکے قبضہ سے نکال لیا۔ جیساکہ بیان کیا گیا

اخبار حکمرانان صلیحی جو یمن مین حکومت عبیدیون کے قائم کرنیوالے تہے

قاضی محمد بن علی ہمدانی صلیحی حران صعدیہ ہمدان کا رئیس تہا۔ نسباً بہی یام کیجانب منسوب کیا جاتا ہے اسکا ایک بیٹا علی نامی پیدا ہوا ان دنون صاحب دعوت عامر بن عبداللہ
زوائی[1] تہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسکے پاس ایک کتاب علم جفر کی تہی جو اسکے زعم
مین اسکے مورثون کے ذخیرون سے تہی اس نے یہ خیال قائم کیا کہ علی بن قاضی کا
اس کتاب مین تذکرہ ہے۔ پس اس داعی (ایلچی) نے اس کتاب کو قاضی کو پڑہکر
سنایا قاضی نے اس مضمون کو ذہن نشین کر لیا جسوقت علی سن شعور کو پہنچا تو داعی
(عامر) نے اسکا نام جعفر مین دکہلا کر اسکے اوصاف بتلائے اور اسکے باپ قاضی سے
کہا کہ اپنے بیٹے کی کامل حفاظت و نگرانی کرنا یہہ کل یمن کا بادشاہ و حکمران ہو گا
چنانچہ علی نے فقیہانہ صلاحیت کے ساتہہ زندگی بسر کرنا شروع کی۔ پندرہ برس تک براہ

[1] زوایہ ایک گانون حران کے علاقہ مین تہا جہان کا یہہ رہنے والا تہا اسی مناسبت سے اس کی جانب منسوب ہوا۔ منہ رحمۃ اللہ۔

(جولائی ۱۹۰۷ء) (۳)

طائف وسروات لوگون کے ساتھہ حج کرتا رہا۔ اس سے اسکی بڑی شہرت ہوئی اس نے لوگون کے دلون مین یہ خیال مرتسم کردیا کہ یہہ سلطان یمن ہے۔ اتنے مین داعی (ایلچی) عامر زواحی نے وفات پائی بوقت وفات علی کے حق مین اپنی کتابون کی وصیت کرگیا اور اس سے دعوت عبیدیہ کے قائم رکہنے کا اقرار لیلیا۔ بعد اسکے علی اپنی عادت کے مطابق ۴۲۹ھ مین لوگون کے ساتھہ حج کرنیکو گیا ایک جماعت اسکی توم ہمدان کی اسکے ساتھہ تہی اس نے انلوگونکو اپنی امداد اور اسپر قائم رکہنے کی ترغیب دی انلوگون نے بطیب خاطر اسکو منظور وقبول کیا اور اسکے ہاتہہ پر اس امر کی بیعت کرلی۔ یہہ لوگ اسکے قوم کے سردارون مین سے تہے اور تعداد ساٹہہ نفر تہے۔ بعد معاودت علی نے مسار مین قیام اختیار کیا۔ یہاں ایک قلعہ تہا جو دامن کوہ حمام مین نہایت مستحکم اور مضبوط بنا ہوا تہا علی نے اس قلعہ کو اپنا مامن ومسکن بنایا اور اسکی ہر چہار طرف سے ناکہ بندی کرلی۔ اسوقت سے اسکا رعب وداب بڑہنے لگا مستنصر والی مصر سے خط وکتابت کرکے اظہار دعوت کی اجازت حاصل کرلی چنانچہ دعوت عبیدیہ کا اعلان کرکے یمن پر قبضہ کرلیا۔ اور قلعہ مسار سے صنعاء مین جاکر قیام پذیر ہوا۔ محلسرائین بنوائین۔ حکمرانان یمن جسکو اسنے دبا لیا تہا وہین آآکے رہنے لگے۔ بنو طرف ملوک بترہ وتہامہ کو ہزیمت دی۔ نجاح جو بنو زیاد کا غلام اور زبید کا بادشاہ تہا اسکے مار ڈالنے کی فکر کی بڑی جد وجہد سے ایک لونڈی کے ذریعہ سے اسکو نجاح کے قتل مین کامیابی ہوئی اس لونڈی کو اس نے نجاح کے پاس بطور تحفہ روانہ کیا تہا جیسا کہ ہم اوپر ۴۵۲ھ مین بیان کرآئے ہین۔

ان واقعات کے بعد علی باجازت مستنصر والی مصر مکہ معظمہ کیطرف دعوت عباسیہ کے مٹانے اور امارت حسنیہ کے نیست ونابود کرنے کی غرض سے روانہ ہوا اور صنعاء پر

اسپنے بیٹے مکرم کو اپنا نائب بنایا۔ روانگی کے وقت اسپنے ہمراہ اپنی بیوی اسماء بنت شہاب کو بہی لیتا گیا۔ اتفاق سے اسکو سعید بن نجاح ایک شبخون مارنے مین قید کر لے گیا اس نے اسپنے بیٹے مکرم کو لکہہ بہیجا کہ مین ایک بہنگی غلام سے حاملہ ہوگئی ہون تم کو لازم ہے کہ قبل وضع حمل میری خبر لو ورنہ یہ وہ داغ ہوگا جسکو زمانہ محو نہ کرسکے گا۔ مکرم سنہ ۴۷۵ھ مین صنعاء سے تین ہزار کی جمعیت سے روانہ ہوا۔ بیس ہزار حبشی مقابلہ پر آئے لیکن کہیت مکرم کے ہاتہ رہا حبشیون کو بڑی ہزیمت ہوئی سعید بن نجاح بہاگ کر جزیرہ دہلک پہنچا مکرم اپنی ماں کیخدمت مین حاضر ہوا دیکہا کہ وہ ایک طاق کے قریب بیٹھی ہوئی ہے جسمین صلیحی اور اسکے بہائی کا سر کہا ہوا ہے مکرم نے ان سرونکو اوتار کر دفن کرایا اور اپنے مامون اسعد بن شہاب کو صوبجات تہامہ پر جیسا کہ وہ اس سے پیشتر تہا مقرر کیا زبید مین قیام کرنیکی ہدایت کی۔ اور اپنی ماں کو لیکے صنعاء کیجانب کوچ کیا۔ یہ عورت نہایت دانشمند اور مدبر تہی مکرم کے ملک کا یہہ انتظام وانصرام کرتی تہی۔ بعد چندے اسعد بن شہاب نے تہامہ کا کل مال جمع کرکے اسپنے وزیر احمد بن سالم کے معرفت صنعاء روانہ کیا اسماء نے اسکو وفود عرب پر تقسیم کردیا۔ پہر سنہ ۴۷۹ھ مین اسماء نے وفات پائی۔ زبید مکرم کے قبضہ سے نکل گیا سنہ ۴۷۹ھ مین سعید بن نجاح نے اسکو مکرم سے بزور واپس لے لیا۔ تب مکرم سنہ ۴۸۱ھ مین ذی جبلہ چلا آیا اور صنعاء پر عمران بن فضل ہمدانی کو متعین کیا۔ عمران صنعاء کو دبا بیٹھا اور اسکی آیندہ نسلین اس ملک کی حکمران ہوئین اسکے بعد اسکا بیٹا احمد حکمران ہوا۔ اس نے اپنے کو سلطان کے لقب سے ملقب کیا پس یہہ اسی لقب سے مشہور و معروف ہوا اسکے بعد اسکے بیٹے حاتم بن احمد نے حکومت کی کرسی پر اجلاس کیا اسکے بعد صنعاء مین کوئی شخص ایسا نہین گزرا جسکا ذکر خصوصیت کے ساتہہ کیا جائے تا آنکہ بنو سلیمان نے جبکہ انکو ہواشم نے

ملک مین مغلوب کیا تھا صنعا پر قبضہ حاصل کیا جیسا کہ ان کے حالات مین بیان
کیا گیا۔

جب مکرم صنعا سے ذی جبلہ چلا آیا تو اسکی مان اسماء کے بعد اسکی بیوی سیدہ بنت
احمد حکومت و سلطنت کا انتظام کرنے لگی۔ یہہ ذی جبلہ وہی شہر ہے جسکو عبد اللہ بن محمد صلیحی
نے ۴۵۸ھ مین آباد کیا تھا۔ مکرم نے اپنی بیوی کے اشارہ و ہدایت کے مطابق صنعاء
چھوڑ کر ذی جبلہ کی سکونت اختیار کی تھی یہان پر اس نے دار العز نامی ایک بہت بڑا
محلسرا بنوایا۔ سعید بن نجاح کے قتل کی تدبیرین اور حیلہ نکالے بالآخر اسمین اسکو کامیابی
ہوئی جیسا کہ نجاح کے حالات مین ہم بیان کرینگے۔

مکرم جب تک زندہ رہا لذات دنیا مین مصروف اور اپنی بیوی کی حسن آرائی مین مشغول
رہا۔ جس وقت اسکا ۴۸۴ھ مین زمانہ وفات قریب آیا تو اپنے ابن عم منصور بن احمد مظفر بن علی
صلیحی والی قلعہ اشیح کو اپنا ولیعہد بنایا۔ بعد انتقال مکرم منصور اسی قلعہ مین مقیم رہا اور سیدہ
بنت احمد ذی جبلہ مین ٹھہری رہی۔ منصور نے اس سے اپنے نکاح کا پیام دیا اس نے
انکار کیا اس بناء پر اس نے اسکا ذی جبلہ مین محاصرہ کر لیا۔ سلیمان بن عامر (سیدہ کا
رضاعی بھائی) یہ سنکر ذی جبلہ مین آیا اور اس سے یہہ ظاہر کیا کہ مستنصر والی مصر نے
تمہارا عقد منصور سے کر دیا ہے اور اسکے اس حکم سے اسکو مطلع کر کے آیہ کریمہ
''وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم''
کی تلاوت کی اور یہہ کہا کہ امیر المومنین نے تمہارا نکاح اپنے داعی منصور ابی حمیر سبا
بن احمد بن مظفر بن علی صلیحی سے بعوض مہر ایک لاکھہ دینار اور پچاس ہزار
تحائف و لطایف کے کر دیا پس عقد نکاح منعقد ہو گیا چنانچہ منصور قلعہ
اشیح سے ذی جبلہ مین آیا ہے سیدہ یہہ سنکر راضی ہو گئی منصور اس سے دار العز
مین ہمخواب ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ سیدہ اپنی لونڈیون مین سے ایک لونڈی کا لباس پہنکر منصور کے سرہانے کھڑی ہوگئی اور تمام شب کھڑی رہی منصور نے اس کی طرف آنکھ تک نہ اوٹھائی صبح ہوتے ہی اپنے قلعہ کا راستہ لیا اور سیدہ ذی جبلہ مین رہ گئی۔

سیدہ کے کاروبار سلطنت کا متولی و منصرم مفضل بن ابی البرکات نامی ایک شخص تھا جو صلیحی کا ہوا خواہ اور قبیلہ یام سے تھا۔ اس نے اپنے کنبہ والونکو طلب کرکے ذی جبلہ مین ٹھہرایا اور انکے ذریعہ سے حکومت و سلطنت کی نگرانی کرنے لگا۔ سیدہ موسم گرمی مین تعکر چلی جاتی تھی یہان اسکا خزانہ اور مال و اسباب کا ذخیرہ تھا پھر جب سردی کے ایام آجاتے تو ذی جبلہ واپس آتی۔ ایک مرتبہ مفضل بقصد جنگ نجاح اکیلا روانہ ہوا قلعہ تعکر مین ایک فقیہہ ملقب بہ جمل کو فقہار کی ایک جماعت کے ساتھ چھوڑ گیا انہین فقیہون مین ابراہیم بن زید ابن عمر اور عمارہ شاعر تھا ان لوگون نے جمل کے ہاتھ پر دعوت و حکومت امامیہ کے محو و نیست و نابود کرنے کی بیعت کی۔ کسی ذریعہ سے مفضل کو اس کی خبر لگ گئی اثنا راہ سے لوٹ آیا اور ان سب کا محاصرہ کرلیا۔ خولان بھی یہ سنکے محصورون کے کمک کو پہنچگیا۔ مفضل نے روزانہ جنگ سے محصورونکو تنگ کرنا شروع کیا ہنوز کوئی نتیجہ نہ ظاہر ہونے پایا تھا کہ ۵۰۴ھ مین بحالت محاصرہ مفضل کا انتقال ہوگیا اسکے بعد سیدہ آگئی اور اس نے محصورون کو ایک اقرار پر قلعہ کے دروازہ کھولنے پر راضی کیا۔ چنانچہ محصورون نے قلعہ کے دروازے کھولدئے لڑائی موقوف ہوگئی۔ سیدہ نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور مفضل کے لڑکون کی کفیل ہوئی اسی زمانہ سے قلعہ تعکر پر عمران بن ذر خولانی اور اسکا بھائی سلیمان قابض و متصرف ہوا اور عمران بجائے مفضل کے سیدہ پر مستولی ہوگیا پھر جب یہ مرگئی تو عمران اور اسکا بھائی سلیمان قلعہ تعکر کا مستقل مالک۔

بن بیٹھا۔ منصور بن مفضل بن ابی برکات نے ذی جبلہ پر قبضہ کر لیا تا آنکہ اس نے اسکو
داعی ذریعی والی عدن کے ہاتھہ فروخت کر ڈالا جیسا کہ آیندہ تم پڑہو گے اور قلعہ اشیح
مین جاکر بیٹھہ رہا جسپر داعی منصور سبا بن احمد کا قبضہ تھا اور یہ یون ہوا کہ ۵۳۶ھ مین منصور
کے مرنے پر اسکے لڑکون مین مخالفت کا مادہ پہیلا۔ انمین سے علی نامی ایک لڑکے
نے قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ مفضل بن ابی البرکات اور سیدہ سے لڑنے لگا بالاخر یہہ لوگ
اسکی فتنہ انگیزی اور مدبرانہ چالون سے تنگ آگئے مفضل سے کچھہ بن نہ آئی تو بہی مین
زہر رکھکر بطور تحفہ اسکے پاس بہیجا جسکے کہانے سے وہ مرگیا اور ان لوگونکو اسکے شرو
فساد سے نجات ملگئی۔ بنو ابی البرکات نے اشیح اور اسکے قلعونکو بنو مظفر سے چھین لیا۔
پہر اس نے قلعہ ذی جبلہ کو داعی ذریعی والی عدن کے ہاتھہ ایک لاکہہ دینار پر فروخت
کر ڈالا اور ہمیشہ یکے بعد دیگرے قلعات کو فروخت کرتا گیا یہانتک کہ اسکے قبضہ مین سوائے
قلعہ تعکر اور کوئی قلعہ باقی نرہگیا جسکو اسی برس کی حکومت کے بعد علی بن مہدی نے
اس سے بزور لے لیا۔ اس نے سو برس کی عمر پائی تہی۔ واللہ سبحانہ وتعالے
اعلم بالصواب

اخبار دولت بنی نجاح حکمرانان زبید موالی بنی زیاد

ہر گاہ صلیحی نے کہلان کو ایک لونڈی کے ذریعہ سے ۴۵۲ھ
زہر دیکر مار ڈالا جسکو اسی غرض کے حاصل کرنے کے لئے
اسنے اسکے پاس بہیجا تہا اور زبید پر کامیابی کے ساتھہ
اس بزدلانہ حیلہ سے قبضہ حاصل کر لیا۔ جیسا کہ تم اوپر پڑھہ آئے ہو۔ نجاح کے تین
لڑکے تہے۔ مبارک، سعید اور جیاش۔ مبارک نے اپنے باپ کے مارے جانیکے بعد
خودکشی کر لی۔ سعید و جیاش نے جزیرہ دہلک مین جاکر پناہ لی اور وہین قیام پذیر ہوکر
لوگون کو قران اور دیگر علوم کی تعلیم دینے لگے بعد چندے اپنے بہائی جیاش سے رنجیدہ
ہوکر زبید چلا آیا اور زمین کے اندر ایک تہخانہ بناکر رہنے لگا۔ پہر جب اسکا غصہ فرو ہوا تو

اپنے بھائی جیاش کو بلا بھیجا جیاش نے بھی زبید مین پہنچکے اسی تہ خانہ مین قیام کیا۔
بعد اسکے مستنصر خلیفہ مصر کی حکومت کو ہواشم مین سے محمد بن جعفر امیر مکہ نے مکہ سے
منقطع کردیا مستنصر نے صلیحی کو محمد بن جعفر سے جنگ کرنے کی تحریک کی اور اسکو
مکہ مین دوبارہ حکومت علویہ قائم کرنے کو لکھا۔ اس حکم کے مطابق صلیحی فوجین آراستہ
کرکے صنعاء سے مکہ معظمہ کیجانب روانہ ہوا سعید اور اسکے بھائی جیاش کو موقع ملگیا
تہ خانہ سے نکلکر ظاہر ہوگئے۔ کسی ذریعہ سے اسکی خبر صلیحی تک پہنچی صلیحی نے ایک فوج
جسمین پانچہزار سوار تھے سعید اور جیاش کے زیر کرنے اور قتل کرڈالنے کی غرض سے
روانہ کی۔ مگر سعید اور جیاش تہ خانہ سے نکلکر صلیحی کے تعاقب مین بہ کمال سرگرمی
کوچ کرچکے تھے رفتہ رفتہ اسکے لشکر کے قریب پہنچگئے مقام لحم مین صلیحی پر ان دونون
بھائیون نے شبخون مارا صلیحی کو اسکی خبر تک نہ تھی اور وہ مکہ کیطرف بڑھ رہا تھا لشکر
مین بھگدر مچگئی ساری فوج تتر بتر ہوگئی صلیحی اثناء دارو گیر مین مارا گیا۔ جیاش نے خود
اپنے ہاتھہ سے ۴۷۳ھ مین زندگانی کا خاتمہ کیا بعد اسکے عبد اللہ صلیحی برادر علی معہ ایک
سو ستر ممبران خاندان صلیحی مارا گیا۔ علی کی بیوی اسماء بنت عمہ شہاب اور ایک سو پینتیس
ملوک قحطانین جنکو اس نے یمن مین مغلوب کردیا تھا گرفتار کرلئے گئے خاتمہ جنگ کے
بعد ایک دستہ فوج اس لشکر کے زیر کرنیکو روانہ کیا گیا جسکو صلیحی نے سعید اور جیاش
سے جنگ کرنے کو بھیجا تھا صلیحی کے اس لشکر نے ان واقعات سے مطلع ہوکر ہتھیار ڈالا
اور سعید و جیاش کے علم حکومت کے آگے اپنا سر جھکا لیا۔ چنانچہ سعید و جیاش نے
انلوگونکو امن دی اور اپنے گروہ مین شامل کرلیا۔ بعد ازان سعید نے زبید کیجانب کوچ
کیا اسوقت زبید کی حکومت پر اسعد بن شہاب برادر زوجہ صلیحی مامور تھا اسعد یہ
خبر پاکر زبید چھوڑکر صنعاء کیطرف بھاگ گیا۔ سعید کامیابی کا جھنڈا اڑاتے ہوئے زبید مین
داخل ہوا اسماء زوجہ صلیحی اسکے آگے آگے ایک ہودج مین تھی اور صلیحی اور اسکے

بھائی کا سر اسمار کے روبرو ہودج مین رکھا ہوا تھا۔ سعید نے زبید مین پہنچکر اسمار کو اسکے مکان مین اُتارا اور صلیحی اور اسکے بھائی کے سرون کو مکان کے ایک طاق مین جسکے قریب اسمار بیٹھی تھی رکھدیا۔ لوگونکے قلوب سعید کے جلال و رعب سے کانپ اٹھے۔ اس نے اپنے کو نصیر الدولہ کے لقب سے ملقب کیا اور جسقدر قلعات صلیحی کے گورنرون کے قبضہ مین تھے سبھون پر بزور تیغ قبضہ کرلیا اسمار نے ان واقعات سے اپنے بیٹے مکرم کو مطلع کیا مکرم نے ایک سرحدی قلعہ وار کو ملا کے سعید کے پاس بھیجا اس قلعہ دار نے سعید کو صنعار پر فوج کشی کرنے کی ترغیب دی اور فتح کرا دینے کا ذمہ دار ہوا چنانچہ سعید نے بیس ہزار حبشیون کی جمعیت سے صنعار کے فتح کی امید مین کوچ کیا۔ مکرم بھی صنعار سے اسکی جانب بڑھا۔ دونون سے مڈبھیڑ ہوگئی اتفاق یہہ کہ سعید کو اس معرکہ مین ہزیمت ہوئی میدان جنگ سے بھاگا زبید دلون کے درمیان حائل ہوگیا مجبور ہوکر سعید نے جزیرہ دہلک کا راستہ لیا۔ مکرم فتحمندی کے ساتھہ زبید مین داخل ہوا اپنی مان کیخدمت مین گیا دیکھا کہ وہ ایک طاق کے قریب بیٹھی ہوئی ہے۔ اور طاق مین صلیحی اور اسکے بھائی کا سر رکھا ہوا ہے اتار کر دونون سرون کو دفن کرایا۔ اور اپنے مامون اسعد کو ۲۵۵ھ مین زبید کی حکومت پر مامور کیا۔

اس مہم سے فارغ ہوکر مکرم نے عبداللہ بن یعفر والی قلعہ شعر کو لکھہ بھیجا کہ تم سعید کو مکرم کے قبضہ سے ذی جبلہ کے نکال لینے کی ترغیب دو اور اسکو یہہ دم دو کہ مکرم اپنی خواہشات نفسانی مین مصروف ہے اور اسپر اسکی بیوی مستولی ہورہی ہے وہ تمہارا مقابلہ ہرگز نہ کرسکے گا۔ چنانچہ عبداللہ بن یعفر نے سعید کو کہہ سن کے ذی جبلہ کے قبضہ پر طیار کردیا۔ سعید تیس ہزار حبشی فوج کے ساتھہ ذی جبلہ کے جانب بڑھا۔ مکرم نے قلعہ شعر کے نیچے اپنی فوج کو کمینگاہ مین بٹھادیا جون ہی سعید کمینگاہ سے بڑھا

مکرم کی فوج نے کمینگاہ سے نکلکر دفعتہً حملہ کردیا سعید کی فوج گھبرا کر بھاگ کھڑی ہوئی سعید مارا گیا۔ مکرم نے اسکا سر کاٹ لیا اور اسی طاق مین لاکے رکھا جسمین اسکے باپ صلیحی کا سر رکھا گیا تھا۔ سعید کے مارے جانے سے مکرم کی حکومت کو استحکام اور استقلال حاصل ہوگیا حبشیون کے حکومت کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ جیاش معہ خلف بن ابی الطاہر مروانی کے جو اسکے بھائی کا وزیر تھا بھاگ کر عدن پہنچا اور جب عدن مین بھی پناہ کی صورت نہ دیکھی تو دونون ہندوستان چلے گئے۔ چھ ماہ تک وہین ٹھہرے رہے وہین ایک کاہن سے ملاقات ہوگئی جو سمرقند سے آیا ہوا تھا اس کاہن نے ان لوگونکی آئندہ بہبودی کی خوشخبری دی پس یہ دونون پھر لوٹ کر یمن آئے وزیر خلف نے زبید مین پہلے سے پہنچکے جیاش کی موت کی خبر مشہور کردی اور اپنی ذات خاص کے لئے امن کی درخواست کی اسکے امن حاصل کرنے کے بعد ایک روز شب کیوقت بہ تبدیل لباس جیاش بھی آپہنچا دونون ایک مدت تک چھپے رہے ان دنون زبید کی گورنری پر اسعد بن شہاب (مکرم کا ماموں) مامور تھا اور اسکی نیابت مین علی بن قم وزیر مکرم تھا۔ اسکو کسی وجہ سے مکرم اور اسکی حکومت سے بیزاری تھی وزیر خلف نے اس سے مطلع ہو کر اسکے بیٹے حسین سے راہ و رسم پیدا کی لہو و لعب مین اسکا شریک رہنے لگا۔ فرصت کیوقت دونون شطرنج کھیلا کرتے تھے رفتہ رفتہ اسکی آمد و شد حسین کے باپ (علی بن قم) کے پاس بھی شروع ہوگئی ایک نے دوسرے سے اپنے دلی منشار کا اظہار کیا چونکہ علی کے دلمین بھی آل نجاح کی ہوا خواہی سمائی ہوئی تھی باہم دونون نے قسمین کھائین۔ اس اثنا مین جیاش اپنے حبشی ہوا خواہون کو مجتمع کر رہا تھا اور انلوگونکو مال و زر دیتا جاتا تھا تا آنکہ اسکے پاس پانچہزار حبشی مجتمع ہوگئے پس جیاش نے ۴۸۱ھ مین انلوگون کی پشت گرمی سے زبید پر حملہ کردیا اور دار الامارت پر قبضہ کرکے وہین سکونت

(۱) ۱۲۹۴ تا ۱۳۸۷ء

پذیر ہوگیا۔ اسعد بن شہاب کو بوجہ اسکے کہ کسی زمانہ مین مراسم تھے رہا کردیا اسوقت
سے زبید مین پھر عباسیون کے نام کا خطبہ پڑہا جانے لگا اور صلیحی خلفاء عبیدین کا
کا خطبہ پڑہتے تھے اور ملرم ہمیشہ عرب کو زبید پر حملہ کرنے کی غرض سے ہیجتا رہتا
تھا یہان تک کہ جیاش نے پانچوین صدی کے شروع مین وفات پائی۔ اسکی کنیت
"ابن القطامی" تھی عدل و انصاف کی صفت سے متصف تھا۔ اسکے بعد اسکا بیٹا
فاتک امیر بنایا گیا۔ یہ ہنوز بالغ نہین ہوا تہا محض ایک کم سن چہوکرا تہا۔ ارکین
دولت اسکے ملک کا انتظام کرنے لگے۔ اسکا چچا ابراہیم اس سے جنگ کرنیکو
آیا۔ دونون حریف کی فوجین سرگرم پیکار ہوئین عبدالواحد نے شہر پر حملہ کیا۔
منصور (فاتک کے وزیر) نے فضل بن ابی البرکات والی تعکر سے امداد کی درخواست کی
چنانچہ فضل معہ اپنی فوج کے اسکی کمک پر آیا مگر اثناء راہ سے یہ خبر پاکر کہ اہل تعکر نے
بغاوت کردی ہے لوٹ گیا منصور اسوقت سے برابر زبید مین حکمرانی کرتا رہا بالآخر
۵۱۷ھ مین ابومنصور عبدالواحد نے اسکو زہر دیکر مار ڈالا اور امور سلطنت کی نگرانی
کرنے لگا مگر درپردہ وہ آل نجاح کی بیخکنی و استیصال کرتا جاتا تہا تہوڑے دنون بعد
فاتک کی مان بخوف جان بہاگ گئی اور بیرون شہر کا ہنگامہ فساد فرو ہوگیا۔ ابومنصور
ایک جانمرد اور شجاع صاحب عزیمت شخص تہا۔ دشمنون کے ساتھہ ہمیشہ
تیغ بکف و سپر بدوش رہا۔ ابن نجیب سفیر علویہ سے متعدد لڑائیان ہوئین۔ یہ وہی
شخص ہے جس نے زبید مین فقہ کا مدرسہ قائم کیا تہا اور حجاج کی آسانی
کے لئے کئی تدبیرین نکالی تہین بعدہ مفارک بنت جیاش سے اسنے بحیلہ و مکر اپنا عقد
کرلیا اس نے موقع پاکر اسکے عضو تناسل پر زہر آلود کپڑہ سے مس کردیا
سارا گوشت سڑ کر گرگیا اور اسی سے جان بحق تسلیم کردی یہہ واقعہ ۵۲۴ھ
کا ہے

اسکے مرنے پر فاتک کے قلمدان وزارت کا زریق مالک ہوا جو نجاح کا آزاد غلام تھا۔ عمارہ کہتا ہے کہ یہہ شخص بہی شجاع، دلیر اور جنگ آور تھا۔ اور فاتک کے ماں کے آزاد غلاموں سے اور اسکے مخصوص آدمیوں سے تھا۔
عمارہ کہتا ہے کہ ۵۳۱ھ مین فاتک بن منصور نے وفات پائی اسکے بعد اسکا ابن عم حکمران ہوا۔ اسکا قلمدان وزارت قاسم کے سپرد کیا گیا یہی اسکے امور سلطنت کے سیاہ و سفید کرنیکا مالک تھا اور دشمنوں کے مقابلہ پر جاتا تھا۔ یہ اکثر اوقات مسجد مین رہتا تھا۔ علی بن مہدی خارجی نے اسپر حملہ کیا اسکو مسجد مین جبکہ یہہ نماز پڑھ رہا تھا جمعہ کے دن بارہوین صفر ۵۵۱ھ مین قتل کرا دیا۔ سلطان نے قاتل سے اس کے قصاص لینے کیطرف توجہ کی چنانچہ اہل مسجد کی ایک جماعت کو قتل کرا دیا پھر آپ بہی اسی ہنگامہ مین مارڈالا گیا۔ حکومت و سلطنت مین اضطراب پیدا ہو گیا علی ابن مہدی خارجی اس سے مطلع ہوکر چڑہ آیا اور بکراء و مرات ان لوگوں سے معرکہ آرا ہوا زمانہ دراز تک محاصرہ کئے رہا۔ محصورون نے شریف منصور احمد بن حمزہ سلیمانی بادشاہ صعدہ سے امداد کی درخواست کی شریف منصور نے اس شرط سے کہ یہ لوگ اسکو زبید پر قبضہ دیدین اور اپنے بادشاہ فاتک بن محمد کو مارڈالین مدد دی پس انلوگون نے فاتک بن محمد کی زندگانی کا ۵۵۳ھ مین خاتمہ کرا دیا اور شریف منصور کو اپنا حکمران تسلیم کرلیا۔ اتفاق سے یہی علی بن مہدی کی مقاومت و مقابلہ سے مجبور ہو گیا اور رات کیوقت چھپکر زبید سے اپنا منہ کالا کرگیا۔ پس علی بن مہدی نے ۵۵۴ھ مین زبید پر قبضہ کرلیا اور آل نجاح کی حکومت کا سلسلہ زبید سے منقطع ہو گیا والملک والبقاء للہ۔

اخبار دولت بنی زریع جو عدن یمن عبیدیین یمن کے سفیر تہے از ابتدا تا آخر	عدن ملک یمن کے عمدہ اور محفوظ ترین مقامات سے بحر ہند کے کنارہ پر واقع ہے۔ عدن حکومت

تبابعہ سے یہ شہر ہمیشہ تجارت کی منڈی ہونیکی عزت رکھتا تہا۔ اس شہر کے اکثر مکانات پتہر اور گچ کے ہین اسی وجہ سے اسکے رستہ گرم زیادہ رہتے ہین۔ شروع زمانہ اسلام مین یہہ شہر ملوک بنی معن کا دار السلطنت تہا۔ بنی معن نسبًا معن بن زائدہ کیجانب منسوب ہوتے ہین یہہ لوگ اس شہر پر عہد خلافت مامون مین حکمران ہوئے تہے اور بنی زیاد سے انلوگون نے اپنی حکومت علیحدہ کرلی تہی بنی زیاد نے ان سے خطبہ اور سکہ پر فقط قناعت کی تہی اور جب علی بن محمد صلیحی داعی مستولی ہوا تو اس نے انلوگون کی رعایت کی اور عربی ہونے کے لحاظ سے انلوگون پر جزیہ مقرر کیا جسکو یہہ لوگ ادا کیا کرتے تہے بعد اسکے یہان سے اسکے بیٹے احمد مکرم نے انلوگون کو نکالدیا اور اس شہر پر بنی مکرم حکمران ہوے جو کہ جسم بن یام ہمدان کے خاندان سے تہے اور زبید وقریب تر عزیزون سے تہے۔ ایک مدت تک یہہ شہر انکے علم حکومت کے سایہ مین رہا بعد ازان انلوگون مین فتنہ وفساد اور جہگڑا پیدا ہوگیا۔ پس یہ لوگ دو گروہ پر منقسم ہوگئے ایک گروہ بنی مسعود بن مکرم کے نام سے مشہور ہوا دوسرا بنی ذریع بن عباس بن مکرم کہلایا جانے لگا۔ مگر بنی ذریع متعدد لڑائیون اور جنگ عظیم کے بعد بنی مسعود پر غالب آگئے۔

ابن سعید کہتا ہے کہ سب کے پہلے انہین سے ابن مسعود بن زریع داعی وہ شخص ہے جو بعد بنی صلیحی کے حکومت کی کرسی پر متمکن ہوا اور اس کی آیندہ نسلین اس سے وراثۃً حکومت وسلطنت کی مالک ہوئین۔ اس سے اور اسکے ابن عم علی بن ابی الغارات بن مسعود بن مکرم صاحب زعازع سے لڑائیان ہوئین پس اس نے عدن کو اسکے قبضہ سے متعدد حروب اور بیشمار خرچ کے بعد نکال لیا مگر اس فتح کے ساتوین مہینے ۵۳۲ھ مین مرگیا۔ بجائے اسکے اس کا

بیناشکن ہوا۔ یہ قلعہ ملوہ مین رہا کرتا تھا جہان پر کسی کے ارادہ کا بھی گذر بآسانی
نہو سکتا تھا۔ اسکے بعد ابن بلال بن زریع نے جو اسکے حاشیہ نشینون سے تھا
اس شہر کو اپنے قبضہ مین لے لیا محمد بن سبا بخوف جان منصور بن مفضل بادشاہ
جبال صلیحی کے پاس ذی جبلہ بھاگ گیا اس واقعہ کے تھوڑے ہی دنون بعد
اعزم گیا تب بلال نے محمد بن سبا کو ذی جبلہ سے بلا بھیجا چنانچہ چند دنون بعد
محمد بن سبا عدن مین آپہونچا۔ اسی زمانہ مین مصر سے سند حکومت اعز کے نام
آئی ہوئی تھی بلال نے اسکا نام محکوک کر کے محمد بن سبا کا نام لکھدیا اسکے القاب
مین "الداعی المعظم المتوج المکنی بسیف امیر المومنین" وغیرہ الفاظ تعظیماً لکھے جاتے
تھے بلال نے اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا تھا اور جسقدر مال و زر خزائن شاہی
مین تھا اسکو جہیز مین دیا تھا۔ اسکے بعد بلال نے بہت اور بیشمار مال چھوڑ کر سفر
آخرت اختیار کیا محمد بن سبا اسکا مالک و وارث ہوا اس نے سب مال و زر کو داد دہش
اور سخاوت مین صرف کیا منصور بن مفضل بن ابی البرکات سے قلعہ ذی جبلہ کو
خرید لیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین اور اسپر قابض و متصرف ہو گیا یہ قلعہ ملوک
صلیحی کا کسی زمانہ مین دار الحکومت تھا۔ بعد خریداری ذی جبلہ سیدہ بنت عبد اللہ صلیحی
سے عقد کیا اور ۵۴۸ھ مین راہی ملک آخرت ہوا اسکا بیٹا عمران بن محمد بن سبا نے
عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لی۔ یاسر بن بلال اسکی حکومت و سلطنت کا منصرم
ہوا۔ ۵۶۰ھ مین اسنے وفات پائی دو لڑکے چھوٹے چھوڑ گیا ایک کا نام محمد تھا اور
دوسرے کا نام ابو السعود۔ یاسر نے ان دونون کو قصر امارت مین قید کر دیا اور
حکومت و سلطنت پر مستولی و متصرف ہو گیا یاسر کے مزاج مین سخاوت کا مادہ زیادہ
تھا شعرا کو جو اس کی مدح کرتے اور اسکے پاس بطور وفد حاضر ہوتے بہت جی
کھولکر روپیہ دیتا تھا ابن قلاقس شاعر اسکندریہ نے اسکی مدح کی تھی اسکے ان قصاید

سے جو اس نے اسکی مدح مین کہے تھے ایک شعر یہ ہے۔

سافر ادا حاولت قدرًا

صار الہلال فصار بدرًا

یہہ ملوک زُرَیعین کا آخری یادگار تھا جس وقت سیف الدولہ برادر صلاح الدین (فاتح بیت المقدس) یمن مین سنہ ۵۶۹ھ مین داخل ہوا تھا اور اسپر قابض و متصرف ہو کر عدن کیجانب آیا تھا اور اسپر بھی قابض ہوا تو یاسر بن بلال کو قید کر لیا۔ اسی زمانہ سے دولت بنی زریع کا سلسلہ جاتا رہا اور یمن علم خلافت عباسیہ کا مطیع ہو گیا اور اسکے گورنران بنو ایوب اسکی طرف سے اس ملک پر حکومت کرنے لگے جیسا کہ ہم آیندہ انکے حالات مین بیان کرینگے۔

شہر جبرہ جو عدن کے قریب واقع ہے اسکو ملوک زریعین نے آباد کیا تھا پس جب دولت بنی ایوب کا دور آیا تو وہ لوگ اسکو چھوڑ کر پہاڑون مین چلے گئے جیسا کہ آیندہ تم پر ہو گے۔

اخبار ابن مہدی خارجی حکمران یمن تا زمانہ انقراض

یہہ شخص خاندان سواحل زبید سے تھا علی بن مہدی حمیری کے نام سے موسوم تھا اسکا باپ مہدی نیکی و دینداری اور تقوی اور زہد مین مشہور زمانہ تھا اسکا بیٹا اسکے طریقہ مذہب پر نشو و نما پذیر ہوا گوشہ نشینی اختیار کی اور تقوی و زھد مین بہت بڑا نام پیدا کیا پھر حج کرنیکو گیا۔ علماء عراق سے ملاقات کی۔ انکے واعظین سے فیض صحبت حاصل کیا اور لوٹ کر یمن آیا حسب دستور سابق گوشہ گزین ہو کر وعظ و پند کرنیلگا حافظ فصیح اور بلیغ تھا۔ حوادث زمانہ کی پیشین گوئیان کرتا اور وہ ٹھیک پورا اترتا تھا۔ اسوجہ سے لوگون کا میلان طبع اس کی جانب زیادہ ہوا۔ اور اس کو ایک متبرک شخص تصور کرنے لگے۔ سنہ ۵۳۱ھ مین حج کرنے کو گیا۔ تمام بیابانون اور

ویسا تون مین وعظ کرتا پھر اپس جب موسم حج آیا تو اُنہی پر سوار ہوکر لوگونکو وعظ و پند سنایا۔

پھر جب مادر فاتک بنی جیاش پر اپنے بیٹے فاتک بن منصور کے زمانہ حکومت مین مستولی ہوئی تو اسکو حسن اعتقاد علی بن مہدی کیجانب اور بڑھگیا۔ رشتہ دامادی پیدا کرلی۔ جس سے اُسکی حالت تبدیل ہوگئی۔ صاحب اثر تسلیم کیا جانے لگا۔ لوگون کو وعظ مین کہا کرتا تھا "اب وقت قریب آگیا ہے" اس فقرہ سے وہ اپنے ظہور کیطرف اشارہ کرتا تھا۔ رفتہ رفتہ یہہ باتین مشہور ہوگئین۔ چونکہ مادر فاتک اپنے اہل دولت و اراکین حکومت کو اسکے خدمت مین حاضر ہونے کی ہدایت کیا کرتی تھی اسوجہ سے ۵۴۵ھ مین اسکے مرنے پر اہل جبال علی بن مہدی کیخدمت مین آئے اور اسکی امداد و نصرت کی قسمین کھائین۔

۵۴۵ھ مین علی نے تہامہ سے خروج کرکے کود اکیجانب بڑھا مگر ہزیمت اُٹھا کے جبال کیجانب واپس آیا اور وہین ۵۵۳ھ تک مقیم رہا بعد ازان مادر فاتک اسکو اسکے وطن مین پھر واپس لائی اور ۵۵۴ھ مین خود مرگئی تب علی نے خوازان کیطرف خروج کیا اور انہین سے ایک بطن مین جو حیوان کے نام سے موسوم تھا ایک قلعہ موسومہ بہ تترنت مین قیام پذیر ہوا۔ یہ قلعہ ایک دشوار گذار پہاڑ پر واقع تھا اسکی چڑہائی بیحد مشکل تھی دن بھر مین بھی کوئی شخص اسپر چڑہ نہ سکتا تھا اثنا راہ مین بڑے بڑے عمیق غار تنگ اور تاریک وادیون مین تھے اسنے ان لوگون کو انصار کا خطاب دیا اور جو لوگ اسکے ہمراہ تہامہ سے گئے ہوئے تھے انکو اس نے مہاجرین کہنا شروع کیا۔ انصار مین سے ایک شخص کو جسکا نام سبا تھا اور مہاجرین مین سے ایک دوسرے شخص کو جنکا نام شیخ الاسلام تھا (اسکا نام توبہ تھا) عہدہ حجابت عنایت کیا اسکے سوا اور لوگون سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ مگر آئے دن سرزمین تہامہ پر

قتل وغارتگری کا ہاتھ بڑہاتا رہا۔ اطراف زبید کی ویرانی اور بربادی نے اسکو معقول طور سے مدد دی چنانچہ اس نے اسکے قرب وجوار کو لوٹ لیا اور کل بستیوں کو مخدوش حالت مین چھوڑ دیا۔ اس لوٹ مار کا اثر آہستہ آہستہ قلعہ واثر تک پہنچگیا جو زبید سے نصف منزل پر تہا۔ تب اسنے مسرور کے قتل کی فکرین شروع کین جو دولت بنی نجاح کا وزیر تہا اور اسمین کامیاب بہی ہو گیا جیسا کہ تم اوپر پڑہ آئے ہو۔ مسرور کے قتل کرانے کے بعد اہل زبید کو اپنے حملون اور غارتگری سے تنگ کر دیگا عمارہ کہتا ہے کہ اسنے زبید پر ستر حملے کئے تہے اور ایک زمانہ دراز تک اہل زبید کا محاصرہ کئے ہوے رہا اہل زبید نے شریف احمد بن حمزہ سلیمانی والی صعدہ سے امداد طلب کی شریف احمد نے آپکی امداد پر کمر ہمت باندھی مگر اسکے سردار فاتک کے مار ڈالنے کی شرط کر لی تہی پس ان لوگون نے اپنے بادشاہ فاتک کو ۵۵۳ھ مین مار ڈالا اور شریف احمد کو اپنی بادشاہت کی کرسی پر متمکن کیا۔ شریف احمد زبید کو دشمنون کے حملون سے نہ بچا سکا تنگ آکر بھاگ کھڑا ہوا چنانچہ علی بن مہدی نے ماہ رجب ۵۵۴ھ مین زبید پر قبضہ کر لیا تین مہینے حکومت کر کے بار حیات سے سبکدوش ہو گیا یہہ اپنے کو الامام المہدی امیر المومنین قامع الکفرۃ والملحدین" کے لقب سے مخاطب کرتا تہا۔ خوارج کے مذہب کا پابند تہا امیر المومنین عثمان وعلی سے بیزاری ظاہر کرتا تہا۔ گناہ کے ارتکاب پر کفر کا قائل تہا علاوہ اسکے بہت سے قواعد اور اصول اسنے اپنے مذہب کے بنائے تہے جسکے ذکر سے لاحاصل طوالت ہوگی شراب نوشی کے جرم پر قتل کرا دیتا تہا۔ عمارہ کہتا ہے کہ جو شخص اہل قبلہ مین سے اسکی مخالفت کرتا تہا اسکو مار ڈالتا اسکی عورتون کو جائز اور حلال سمجھتا اور انکے لڑکون کو لونڈی اور غلام بنا لیتا تہا۔ اسکے پیروان اور معتقدین اسکی عصمت کے معتقد اور قائل تہے انکے مال واسباب اسکے قبضہ مین رہتے جسکو یہہ انکی

ان کی ضرورت کو وقتوں مین صرف کرتا تہا اسکی موجودگی مین وہ لوگ نہ تو کسی مال کی مالک ہوتے اور نہ کسی گہوڑے اور ہتیار کے۔ ہر لیمونیین سی جو شخص میدان جنگ سی بہاگ نکلتا اوسکو مار ڈالتا تہا زانی شرابخور اور راگ سننے والونکو سزاے موت دیتا تہا۔ جو شخص نماز جماعت سی تاخیر کرتا او جو شخص اسکے وعظ دوشنبہ اور پنجشنبہ مین حاضر نہوتا یا پیچہے رہ جاتا اوسکو بہی سزاے موت تجویز کرتا تہا۔ فروعات مین حنفی المذہب تہا اسکے مرنے پر اسکا بیٹا عبدالنبی حکمران ہوا۔ عبدالنبی نے زبید سی نکلکر پوری ملک یمن پر قبضہ کر لیا ان دنون یمن مین بائیس خودسر حکومتین تہین عبدالنبی نے سبہونکو اپنا مطیع بنالیا۔ صرف عدن باقی رہ گیا تہا اسپر بہی اس نے خراج قایم کر رکہا تہا۔ پہر جب شمس الدولہ توران شاہ برادر (سلطان) صلاح الدین (فاتح بیت المقدس) ۵۶۹ھ مین یمن کی طرف آیا اور اس حکومت وسلطنت پر جو اس وقت یمن مین مستولی اور قابض ہوا تو عبدالنبی کو گرفتار کر لیا اور طرح طرح کی اسکی آزمایش کی اور اس سے بیحد مال وزر وصول کیا اور عدن کیطرف بہیجدیا پس اس نے عدن پر قبضہ کر لیا پہر زبید مین آکر قیام پذیر ہوا اور اوسکو اپنا دارالحکومت بنایا پہر اوسکو ناپسند کرکے پہاڑون مین ایسے مقام کی تلاش مین جہان کی آب وہوا عمدہ اور صحیح ہو پہرتا رہا اسکے ساتہہ ساتہہ اطبا کا ایک گروہ اسی غرض کے لئے تہا۔ چنانچہ طبیبون نے بالاتفاق مقام تعز کو منتخب کیا پس اس نے وہان پر شہر آباد کیا اور وہین قیام پذیر ہو گیا اس وقت سے اس مقام نے اسکے دارالحکومت ہونے کا اعزاز حاصل کیا اسکے بیٹون اور اسکے خادمون بنی رسول نے بہی اسکو اپنا مقر حکومت بنا رکہا جیسا کہ آیندہ انکے حالات مین بیان کیا جائیگا۔

بنی مہدی کی حکومت وسلطنت منقرض ہونے سے عرب کی حکومت کا یمن مین خاتمہ ہو گیا غز اور ان کے غلامون کے قبضہ مین یہان کی عنان حکومت چلی گئی۔ اب ہم یمن کی دارالحکومتون اور اسکے شہرون کے حالات یکے بعد دیگرے معرض تحریر مین لایا چاہتے ہین جیسا کہ ابن سعید نے اسکی طرف اشارہ کیا ہے۔

یمن جزیرہ عرب کا ایک ٹکڑہ ہے - جو سات صوبون پر بادشاہ کی طرف سے منقسم تھا
منجملہ ان مین سے تہامہ وجبال تھے - تہامہ مین دو حکومتین تھین ایک مملکت زبید دوسری
مملکت عدن - تہامہ سے بلاد یمن کا وہ حصہ مراد ہے جو دونون بحرون سے معہ ساحل
بحر کے نشیب مین واقع ہے جسکی ایک سمت حجاز سے ملی ہوئی ہے اور دوسری
جانب از اعمال عدن دورہ بحر ہندی سے ملحق ہے - ابن سعید نے لکھا ہے کہ جزیرہ
عرب اقلیم اول مین ہے - جنوب کی طرف سے اسکو بحر ہند گھیرے ہوئے ہے
اور اسکے مغرب مین بحر سویس واقع ہے اور مشرق کیطرف بحر فارس ہے - زمانہ قدیم
مین ملک یمن تبابعہ کا تھا - ملک حجاز سے زیادہ سرسبز و شاداب ہے - اسکے اکثر
باشندہ قحطانی ہین - علاوہ ان کے عرب وائل کی اولاد بھی یہان رہتی تھی - ان دنون
اسکی عنان حکومت بنی رسول خدام بنو ایوب کے قبضہ اقتدار مین ہے - ان کا
دار الحکومت تعز مین ہے پہلے یہ حرہ مین رہتے تھے - اور صعدہ مین و نیز زبید مین ائمہ زیدیہ
حکمران ہین - زبید مملکت کا ایک حصہ ہے اسکے شمال مین ملک حجاز ہے جنوب مین بحر ہندی
اور مغرب کی طرف بحر سویس واقع ہے - محمد بن زیاد نے عہد حکومت خلیفہ مامون ۲۰۴ھ
مین اسکو آباد کیا تھا ایک شہر تھا جسکے چارون طرف شہر پناہ کی بلند بلند دیوارین کشیدہ قامت
کھڑی ہوئی تھین وسط شہر مین ایک نہر جاری تھی یہ شہر اسوقت ممالک بنی رسول مین داخل ہے - اس
شہر پر ملوک بنی زیاد اور انکے خدام کا قبضہ تھا پھر بنو صلیحی نے انکو مغلوب کر دیا - ان لوگون کے
حالات اوپر بیان کیے گئے -

عثر - حلی و سرجہ صوبجات زبید سے اسکے شمال مین واقع ہین صوبہ ابن طرف کے
نام سے معروف و مشہور ہے - سرجہ سے حلی تک کی مسافت سات یوم کی ہے اور مکہ تک کی
آٹھہ یوم مسافت ہے - اور عثر جو کہ والی ملک کا دار الحکومت ہے لب دریا آباد ہے سلیمان بن
طرف نے اس شہر پر بزمانہ موجودگی ابو الجیش محاصرہ ڈالا تھا اسوقت اسکی آمدنی

پانچ لاکھ دینار تہی - چند سے ابو الجیش نے سلیمان کی علم حکومت کی اطاعت قبول کر کی اور اسکے نام کا خطبہ پڑہا اور بہت سا مال و متاع بطور نذرانہ کے پیشکش کیا پہر اس مملکت پر سلیمانیون کا قبضہ ہوگیا جوکہ اولاد سے حسن کے تھے اور یمن میں امارت کر رہے تھے جسوقت کہ انکو ہواشم نے مکہ سے نکال دیا تہا اسوقت اونہون نے یہان پہونچکے اپنی حکومت و امارت کی بنا ڈالی - غالب بن یحیے جوکہ انہین مین سے تہا والی زبید کو خراج دیا کرتا تہا - اسی سے محمد مفلح فاتکی سرور کے مقابلہ پر امداد کی درخواست کی تہی اسکے مرجانے پر اسکے بیٹون مین سے عیسے بن حمزہ حکمران ہوا اور جب غز نے یمن پر قبضہ حاصل کیا تو یحیے اسنے عیسے کے بہائی کو گرفتار کر کے عراق بہیجدیا عیسے اسنے بحیلہ و فریب اپنے کو قید سے نجات دے کر یمن کے جانب مراجعت کی اور اپنے بہائی عیسے کو قتل کر کے بہر جو کہ صوبجات زبید سے تہا بجاے اسکے قابض ہوگیا -

سر یہ تہامہ یمن کے آخری صوبجات سے ہے یہ بہی کنارہ بحر پر آباد ہے شہر پناہ اسمین نہین ہے مکانات معمولی حالت کے ہین - راجح بن قتادہ بادشاہ مکہ نے ۶۵۰ھ مین اسپر قبضہ حاصل کیا تہا اس کا ایک قلعہ شہر سے نصف منزل کے فاصلہ پر تہا -

زرائب زبید کے صوبجات شمالیہ سے ابن طرف کے مقبوضات سے تہا اس شہر مین ابن طرف کے پاس بیس ہزار حبشی مجتمع ہوے تھے جو بر وقت اسکے ساتہہ مرنے اور مرجانے پر طیار رہتے تھے -

ابن سعید صوبجات زبید کے تذکرہ مین تحریر کرتا ہے اور وہ صوبجات جو درمیانی راستہ مین مابین بحر و جبال ہین وہ زبید کے محاذ مین شمالی جانب واقع ہین اور وہ جادہ ہے مکہ تک عمارہ نے لکہا ہے کہ یہی جادہ سلطانیہ ہے اس سے دریا تک ایک دن یا اس سے کم کی مسافت ہے اور ایسا ہی جبال تک کا فاصلہ بیان کیا جاتا ہے - درمیانی اور ساحلی دونون راستے سر یہ مین آکے مجتمع ہوجاتے ہین اور یہین سے پہر ایک دوسرے سے علحدہ بہی

ہو جاتے ہین -

عدن ممالک یمن سے زبید کے وسط مین واقع ہے - اور وہی اس صوبہ کا دارالحکومت ہے دہانہ بحر ہند پر یہ شہر آباد ہے - یہ شہر زمانہ حکومت تابعہ سے تجارت کا مرکز بنا ہوا تھا اسکا بُعد خط استوا سے تیرہ درجہ ہے - نہ تو یہان کسی قسم کی زراعت ہوتی ہے اور نہ یہان کوئی درخت ہے یہان کے رہنے والون کی عام خوراک مچھلی ہے - یمن سے ہند کے جانے کا بھی راستہ ہے سبکے پہلے بنی معن بن زائدہ نے اسپر قبضہ حاصل کیا تھا یہ لوگ بنی زیاد کو خراج دیا کرتے تھے اور پھر جب صلیحیون نے اسکو دبالیا تو داعی نے اسکو اسکی حکومت پر بحال رکھا پھر اسکے بیٹے احمد مکرم نے ان کو یہان سے نکال دیا اور جشیم بن یام مین سے بنی مکرم کو اسکی عنان حکومت عطا کی پہر ان لوگون مین سے بنی زریع نے اس ملک کو عدل و انصاف سے خوب خوب آراستہ کیا اور وہ لوگ ان سے خراج لینے پر اکتفا کرتے رہتے تا آنکہ شمس الدولہ بن ایوب نے اس شہر کو ان کے قبضہ سے نکال لیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا -

عدن ابین مشہور مقامات سے سحر کے سمت مین ہے -

زعواع ابن ایوب کے وادیون مین ایک رہایش کا مقام ہے - بنی مسعود بن مکرم کے قبضہ مین تہا جو کہ بنی زریع کے بد مقابل تھے

جوہ ملوک زریعین نے عدن کے قریب آباد کیا تہا بنو ایوب نے اسکو اپنا فرودگاہ بنایا تہا پہر یہان سے تعز کیطرف چلے گئے تھے -

قلعہ ذی جبلہ اُن قلعات سے تہا جہان پر کہ جعفر تبدیل آب و ہوا کی غرض سے مختلف موسمون مین جایا کرتا تہا - اسکو عبداللہ صلیحی برادر داعی نے ۴۵۸ھ مین آباد و تعمیر کرایا تہا اور اسکا بیٹا مکرم قلعہ صنعاء سے اسی قلعہ مین آکر اقامت گزین ہوا تہا اور سیدہ بنت احمد جو کہ اس قلعہ پر مستولی ہو رہی تہی عقد کر لیا تہا - یہ وہی عورت ہے جو ۴۸۰ھ مین اس قلعہ پر حکمران

ہوئی تھی الغرض مکرم سے مرنے وقت عنان حکومت اور دعوت سبا بن احمد بن مظفر صلیحی کے سپرد کیا یہ اس وقت الشیخ کے جیل مین قید تھا۔ سیدہ نے جنب کے گرد و نواح مین سر اوٹھایا اتنے مین ابن نجیب الدولہ داعی مصر سے آپہونچا اور شہر جند مین فروکش ہوگیا ہمدان کو ملا کے اپنی قوت بڑھائی۔ سیدہ نے اس سے جنب اور خولان مین معرکہ کارزار گرم کیا تا آنکہ ابن نجیب براہ دریا کشتی پر سوار ہوکر بھاگا اور ڈوب کر مرگیا سیدہ کے امور سلطنت کا انتظام اسکے شوہر مکرم کے مرنے کے بعد مفضل بن ابی البرکات کرتا تھا اور یہی اسپر مستولی ہوگیا تھا۔

تعکر بھی ان مقامات سے ہے جہانکہ جعفر تبدیل آب وہوا کی غرض جاتا تھا یہ بھی صلیحی کے مقبوضات سے تھا پھر ان کے بعد سیدہ کے قبضہ مین چلا گیا بعدازان مفضل بن ابی البرکا نے سیدہ سے درخواست کرکے لے لیا اور وہین جاکے سکونت اختیار کرلی بعد چندے زبید کی طرف گیا اور بنی نجاح کا وہان پر محاصرہ کیا اس محاصرہ وجنگ کے وجہ سے مفضل کو زیادہ دنون تک تعکر سے غیر حاضر رہنے کا اتفاق پڑگیا اس وجہ سے تعکر مین فقہا نے بغاوت کردی اور اسکے نائب کو قتل کرکے انہین مین سے ابراہیم ابن زیدان کی امارت کی بیعت کرلی ابراہیم بن زیدان عمارہ شاعر کا چچا تھا مفضل نے اس سے مطلع ہوکر مراجعت کی اور ان لوگونکا محاصرہ کرلیا جیساکہ اس واقعہ کو ہم اوپر بیان کرآئے ہین۔

قلعہ خدد عبداللہ بن یعلی صلیحی کے قبضہ مین تھا یہ بھی جعفر کے تبدیل آب وہوا کے مقامات سے تھا مفضل نے خولان سے حصون[1] مخلاف مین بنی بحر و بنی منبہ و رواح و شعب کے ایک گروہ کو بلاکر ٹھیرادیا تھا۔ پس جب مفضل مرگیا اور اس کی نگرانی و حفاظت مین سیدہ

[1] حصون جمع ہے حصن کی قلعہ کو کہتے ہین مخلاف ان مقامات کو کہتے ہین جہان پر امراء و سلاطین موسم گرما یا سرما مین بغرض تبدیل آب وہوا جایا کرتے ہین۔

تھی جیسا کہ تم اوپر پڑھ آئے ہو تو مسلم بن ذر نے خولان سے قلعہ غدد پر فوجکشی کی اور بزور تیغ عبداللہ بن یعلی صلیحی کے قبضہ سے نکال لیا۔ عبداللہ بحال پریشان قلعہ مصدود بھاگ گیا۔ قلعہ مصدود کو سیدہ نے مفضل کے لئے پہلے سے آراستہ کر رکھا تھا اور شہر جند اور یمن سے اپنے ارکین دولت کو قلعہ مذکور مین طلب کر لیا تھا۔

قلعہ مصدود بھی ان مقامات سے تھا جہاں پر کہ جعفر تبدیل آب وہوا کی عرض سے جاتا تھا جن قلعات مین جعفر بغرض تبدیل آب وہوا جاتا تھا وہ پانچ تھے از انجملہ ذوجبلہ تعکر اور قلعہ غدد تھا۔ جسوقت مسلم بن ذر نے قلعہ غدد کو عبداللہ بن یعلی صلیحی سے چھین لیا اور عبداللہ بحال پریشان قلعہ مصدود مین جا کر پناہ گزین ہوا اسوقت انہین مین سے زکریا بن شکیر بجری نے اس پر قبضہ حاصل کر لیا۔ بنو صلیحی کے پہلے یمن مین بنو کردی حمیری کے حکومت کا سکہ چل رہا تھا بنو صلیحی نے انہین کے قبضہ سے اس ملک کو نکالا تھا انہین قلعات مین ان لوگون کے مخلاف تھے یعافر اور لشکر کا مخلاف قلعہ سمندان تھا پھر یہ قلعات منصور بن مفضل بن ابی البرکات کے مطیع ہو گئے جو بنی زریع سے بذریعہ تیغ حاصل کئے گئے تھے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔

صنعاء ملوک تبابعہ کا اسلام سے پیشتر دار السلطنت تھا یمن مین سب سے پہلے اسی شہر کی تعمیر کا بنا دی پتھر رکھا گیا۔ جیسا کہ روایت کیجاتی ہے اسکو عاد نے آباد کیا تھا۔ انکی زبان مین اوال من الاولیہ کے لقب سے یہ شہر مشہور کیا جاتا ہے۔ اور قصر غمدان اسی شہر کے قریب منجملہ ان سات مکانات کے ہے جسکو ضحاک نے زہرہ کے نام پر بنوایا تھا ایک عالم اس مکان کے حج کو آتا تھا۔ عثمان نے اسکو منہدم اور مسمار کیا تھا۔ یمن کے شہرون مین سے اسکو خاص قسم کی شہرت اور عزت حاصل تھی۔ اور یہ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے بلحاظ آب وہوا کے معتدل ہے۔ اول مائۃ رابعہ مین تبابعہ سے بنو یعفر یہان پر حکمرانی کر رہے تھے۔ انکا دار الحکومت کحلان مین تھا۔ کحلان کو تمدن کے لحاظ سے کوئی خاص شہرت اور عزت حاصل

نہین ہوئی تا آنکہ صلیحی آکر آباد ہوے۔ پھر زیدیہ نے انکے قبضہ سے اسکو نکال لیا پھر بعد بنی صلیحی کے سلیمانیون نے اسپر قبضہ کیا۔

قلعہ کحلان مضافات صنعا سے بنو یعفر تابعہ کے قبضہ مین تہا ابراہیم نے اس کو صنعا کے قریب تعمیر کرایا تہا۔ صعدہ اور نجران بہی انہین کے زیر حکومت تہا مگر بنو یعفر اسی قلعہ کحلان کو اپنا ملجا اور ماوا بنائے ہوے تہے۔ بیہقی نے لکہا ہے کہ قلعہ کحلان کا سردار اسعد بن یعفر زمانہ ابو الجیش مین بنی رسی اور بنی زیاد سے معرکہ آرا ہوا تہا

قلعہ حمدان مضافات صنعا سے تہا اس مین بنی کردی حمیری کا خزانہ رہتا تہا تا آنکہ بنی صلیحی نے اسپر قبضہ کرلیا پھر مکرم نے انکے بعض قلعات انکو واپس دیدیے یہان تک کہ انکی دولت وحکومت علی بن مہدی کے ہاتہون منقطع اور منقرض ہوئی ان لوگون کے تبدیل آب وہوا کے مقامات سے شہر ذی جبلہ اور معقل تعکہ تہا اور یہ لشکریون کا مخالف تہا ان کے بادشاہ کا ایوان حکومت ہمدان مین تہا اور دمونہ سے زیادہ مضبوط قلعہ تہا۔

منہاب ایک قلعہ قلعات صنعا سے جبال مین ہے جسپر بنو زریع نے قبضہ کیا تہا ان مین سے فضل بن علی بن راضی بن داعی محمد بن سبا بن زریع نامور حکمران گزرا ہے صاحب الجزیرۃ بالسلطان اسکے القاب سے تہا۔ قلعہ منہاب اسکے مقبوضات سے تہا اور یہ ۵۸۶ھ مین بقید حیات تہا بعدہ اس کے بہائی اغر ابو علی حکمران ہوا۔

جبل الذبجرہ قریب صنعا ایک مقام کا نام ہے جسکو جعفر مولی بنی زیاد سلطان یمن نے آباد کیا تہا یہ بہی جعفر کا مخلاف تہا اسی مناسبت سے اسکے جانب منسوب ہوا

عدن لاعہ یمن کا پہلا مقام ہے جہان پر کہ سب سے پہلے دعوت شیعہ کا اظہار ہوا تہا یہ مقام دبجبر کے جانب واقع ہے یہین سے محمد بن مفضل داعی کا ظہور ہوا تہا اسی شہر سے ابو عبداللہ شیعی صاحب دعوت شیعہ مغرب کی طرف روانہ ہوا تہا۔ یہین یہ علی

صلیحی نے زمانہ طفلی مین تعلیم پائی تہی - یہی یمن کا والدہ عورت تہا - محمد بن مفضل عہد حکومت ابو الجیش بن زیاد اور اسعد بن یعفر مین یہان کا داعی تہا -

بیجان کو عمارہ نے مخالیف جبلیہ مین ذکر کیا ہے - شنوان بن سعید قحطانی نے اسپر حکمرانی کی تہی -

تعز مستحکم تر اُن قلعات جبلیہ سے ہے جو کہ بالائے تہامہ واقع ہین یہ قلعہ ہمیشہ ملوک اور سلاطین کے حصن حصین ہونے کی عزت رکہتا تہا - یہ ان دونون بنی رسول کا دار الحکومت ہے اور بڑے شہرون مین شمار کیا جاتا ہے - اس مین ملوک یمن سے منصور بن مفضل بن ابی البرکات اور بنو مظفر نامور حکمران گذرے ہین اس قلعہ پر اور نیز اور دوسرے قلعات پر اسکا بیٹا منصور بوراثت اسکے قابض ہوا پہرا سنے اسکو اور نیز اور قلعات کو یکے بعد دیگرے داعی بن مظفر اور داعی زریعی کے ہاتہہ فروخت کرنا شروع کیا تا آنکہ اسکے قبضہ مین صرف قلعہ تعز رہگیا پس اسکو ابن مہدی نے اس سے چہین لیا -

معقل اشیخ قلعات جبلیہ کے مشہور اور مضبوط ترین قلعات سے ہے - اسی قلعہ مین بنی مظفر صلیحی کا خزانہ رہتا تہا - زمانہ حکومت مکرم والی ذی جبلہ سے جو کہ انکا ابن عم تہا اس قلعہ پر انکا قبضہ ہوا تہا اور مستنصر نے دعوت خلافت علویہ کا اسکو منصرم مقرر کیا تہا ۔ ۴۸۶ھ مین اس نے وفات پائی اسکا بیٹا علی معقل اشیخ پر غالب و مستولی ہوگیا مفضل کو اسکی سرکشی نے مجبور اور لاچار کردیا تب مفضل نے بحیلہ و مکر اسکے قتل کی فکر کی چنانچہ زہر دیکر اسکو مار ڈالا اوس وقت قلعات مقبوضہ بنی مظفر پر بنی ابو البرکات کا قبضہ ہوگیا بعد اس کے مفضل بہی مرگیا اسکا بیٹا منصور حکمران ہوا چند دنون بعد اسکو اسکے باپ کے مقبوضات پر کامل طور سے استقلال و استحکام حاصل ہوگیا اسوقت اس نے کل قلعات کو فروخت کرنا شروع کردیا - ذی جبلہ کو داعی زریعی والی عدن کے ہاتہہ ایک لاکہہ دینار کے عوض فروخت کیا - قلعہ صبیر کو بہی اسیکے ہاتہہ بیع کیا - قبل بیع کرنے کے اس نے

اپنی بیوی سے اس قلعہ کے فروخت نہ کرنے کی طلاق کی قسم کھائی تھی لیکن پھر اس قلعہ کو اپنے پاس نہ رکھہ سکا اسوجہ سے اسکو اپنی بیوی کو طلاق دینا پڑا زریعی نے بعد طلاق کے اس سے عقد کرلیا۔ اسکی عمر بہت بڑھی ہوئی تھی۔ بیس برس کی عمر مین حکمران ہوا اور اسی برس تک حکمرانی کرتا رہا اس قلعہ کو علے بن مھدی نے اس سے چھین لیا تھا۔

صعدہ کی مملکت صنعار کی مملکت سے ملی ہوئی ہے اور وہ اسکے شرق مین واقع ہے اس مملکت مین تین صوبے ہین۔ صوبہ صعدہ۔ جبل قطابہ اور قلعہ تلا۔ علاوہ انکے اور بھی قلعات ہین جو کہ بنی رسی کے نام سے معروف ہین ان کے حالات اوپر بیان کئے گئے حصن تلاہی مین موطی کا ظہور ہوا تھا جس نے بعد استیلا بنو سلیمان زیدیہ کی امامت کا بنی رضا کے لیے پھر اعادہ کیا۔ اور جبل قطابہ مین جا کے پناہ گزین ہوا بعد ازان ۶۴۵ھ مین ان لوگون نے احمد موطی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ شخص فقیہ اور عابد تھا نور الدین بن رسول نے اسی قلعہ مین اسکا محاصرہ کیا تھا۔ پھر ابن رسول ۶۴۵ھ مین انتقال کرگیا اور اسکا بیٹا مظفر قلعہ ذمولہ کے محاصرہ مین مشغول ہوگیا۔ اس سے موطی کو موقع ملگیا اس قلعہ پر اور یمن کے اور دوسرے قلعات پر متمکن اور مستولی ہوگیا۔ پھر فوجین آراستہ کرکے صعدہ پر فوجکشی کردی سلیمانیون نے اطاعت کی گردن جھکادی اسوقت اسکا امام و سردار احمد متوکل تھا جیسا کہ اخبار بنی رسی مین تحریر کیا گیا۔ باقی رہا جبل قطابہ وہ ایک بلند قلعہ ہے جو کہ صعدہ کے قریب واقع ہے۔

حران بلاد ھمدان کا ایک حصہ ہے۔ اور حران ان کے بطون مین سے ایک بطن ہے جن مین سے صلیحی تھا۔ اور قلعہ مسار وہی ہے جہان پر کہ صلیحی کا ظہور ہوا تھا اور وہ ملک حران مین شمار کیا جاتا ہے۔ بیہقی کہتا ہے کہ انکا بلاد جبال یمن کے شرقی جانب مین ہے اور یہہ لوگ شروع زمانہ اسلام مین متفرق اور منتشر ہوگئے سوائے یمن کے اور کہین انکا کوئی قبیلہ اور فرقہ باقی نہ رہا یہ اعظم قبایل یمن سے تھے نہین

لوگون کی پشت گرمی سے موطی کا دم خم تھا ان لوگون نے تقریباً کل جبلی تامات پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس مین ان لوگونکا بکیل اور حاشد کے علیحدہ علیحدہ ملک کے ٹکڑے ہین۔ بکیل اور حاشد دونون بیٹے ہین جشم ابن حیوان وتوق بن ہمدان کے۔ ابن خرم نے کہا ہے کہ بکیل اور حاشد ہی سے قبائل ہمدان کے متفرق اور منتشر ہوئے تھے انتھے اور ہمدان سے بنوزر یع پیدا ہوئے جو کہ سلطنت اور حکومت کے عدن اور جوہ مین مالک ہوئے اور انہین مین سے بنو یام قبائل ہمدان سے ہین انتھے پھر ہمدان سے بنوزریع کی سات شاخین نکلین اور وہ سب اسوقت اپنے ملک من حد درجہ کی شیعیت مین ہین اوران لوگون مین سے اکثر زمیدیہ مذہب رکھتے ہین۔

بلاد خولان کے نسبت بیہقی نے کہا ہے کہ یہ جبال یمن کے شرق مین بلاد ہمدان کے متصل واقع ہین اور یہ وہی قلعات جذوا اور تعکر وغیرہما ہین۔ یہ مع ہمدان کے یمن کے قبیلون مین سے سب سے بڑے تھے ان کے بہت سے بطون ہین جوکہ تمام بلاد اسلام مین ایک دوسرے سے علیحدہ ہوکر پھیل گئے اوران مین سے کوئی شخص سوائے یمن کے اور کہین باقی نرہا۔

مخلاف بنی اصبح بوادی سحول اور ذواصبح کو کہتے ہین مورخین اسکو اصبح کیجانب معرب کرتے ہین اسکا ذکر حمیر تبابعہ کے انساب مین تحریر کیا گیا۔ اور مخلاف یحصب مخلاف بنی اصبح کے جوار مین واقع ہے

مخلاف بنی وائل کا شہر طویل مسافت پر واقع ہے۔ اسکا حکمران اسعد بن وائل تھا اور بنو وائل ایک بطن ذی الکلاع کا ہے اور ذوالکلاع کا تعلق سبا سے ہے انلوگون نے اس بلاد پر حسن بن سلامہ کے مرنے پر قبضہ کرلیا تھا تاآنکہ پھران لوگون نے شاہی حکومت کی اطاعت قبول کرلی۔ پھر اونہون نے مخلاف سہام پر شہر کد اور وادی دوال پر شہر معقل کی تعمیر کرائی ۴۰۲ھ مین اس نے وفات پائی۔

بلاد کندہ جبال یمن سے متصل حضرموت اور جبال الرمل کے واقع ہین اسمین انکے ملوک تھے انکا دار السلطنت دمون مین تھا امرء القیس نے اسکا تذکرہ اپنے شعر مین کیا ہے

بلاد مذحج مین عنس اور زبید اور مراد جو کہ مذحج سے ہین رہتے ہین اور عنس کا ایک گروہ افریقیہ مین وہان کے بادیہ نشینون اور خانہ بدوشون کے ساتھہ رہتا ہے اور حجاز مین زبید سے بنو حرب مابین مکہ اور مدینہ کے رہتے ہین اور جو لوگ بنو زبید کے شام اور جزیرہ مین ہین وہ لوگ قبیلہ طے سے ہین ان لوگون سے ان کو نسبا کوئی تعلق نہین ہے۔

بلاد بنی نہد سروات اور تبالہ کے وسط مین واقع ہے اور سروات مابین تہامہ وجبال اور نجد مین اور حجاز کے ہے۔ اور بنو نہد قضاعہ سے ہین اونہون نے یمن مین خثعم کے جوار مین سکونت اختیار کی تہی یہ لوگ مثل وحوش اور بہائم کے ہین عوام الناس ان کو سروہ کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ ان لوگون کا اکثر حصہ جبلہ اور خثعم کی آمیزش سے پیدا ہوا ہے۔ انہین کے بلاد سے تبالہ بھی ہے جہان پر کہ ایک قوم نہیر وائل کی رہتی ہے وہان پر انکا بڑا رعب وداب ہے یہ وہی شہر ہے جسکا والی حجاج مقرر ہوا تھا پھر اس نے اسکی حکومت کو حقیر تصور کرکے چھوڑ دیا تھا۔

بلاد مضافہ یمن اول اسکا یمامہ ہے بیہقی نے کہا ہے کہ وہ ایک شہر ہے جو کسی دوسرے شہر سے تعلق نہین رکھتا اور تحقیق یہ ہے کہ یمامہ سرزمین حجاز مین داخل ہے جیسا کہ نجران یمن کے مضافات سے ہے ابن حوقل نے ایسا ہی کہا ہے بلحاظ مملکت کے یمامہ نجران سے پست درجہ پر ہے اسکے سرزمین کو چونکہ مابین حجاز اور بحرین کے واقع ہے عروض کہتے ہین اس کے شرقی جانب بحرین ہے اور جانب مغرب اطراف یمن اور حجاز اور جنوب مین نجران اور شمال کیطرف نجد حجاز ہے۔ اسکے اطراف مین بیس منزلین ہین اور وہ مکہ سے چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکا دار الحکومت حجر (بالفتح) تھا۔ پہلے

شہر یمامہ کو ملوک بنو حنیفہ کے مقر حکومت ہونے کا اعزاز حاصل تھا بعدازان بنو حنیفہ نے حجر کو یہ عزت دی۔ دونون مین ایک شبانہ روز کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ یمامہ کے باہر بنو یربوع تمیمی اور بنی عجل کے قبائل آباد ہین۔ بکری نے کہا کہ اسکا نام جو ہے اور زرقا کے نام سے یمامہ موسوم ہوا تبع آخر نے اس نام سے اسکو موسوم کیا تھا اور یہ مع مکہ معظمہ کے اقلیم ثانی مین ہے اور بعد اون دونون کا خط استوا سے ہے۔ . . . . . منجملہ اسکے منزلون کے ایک منزل توضیح اور قرقرا ہے طبری نے لکھا ہے کہ رمل عالج یمامہ مین داخل ہے اور شحر سرزمین وبار سے ہے۔ یمامہ اور طائف یہ بنی مزان بن یقشر اور سکسک کا قبضہ تھا پہلے طسم اور جدیس نے ان کو ان شہرون مین مغلوب کر لیا تھا پھر بنو مزان انپر غالب ومستولی ہوئے اور یمامہ وطسم وجدیس کے مالک بن بیٹھے اور آخر ملوک بنی . . . . پھر جدیس کو غلبہ واستیلا حاصل ہوا انہین مین سے یمامہ ہے جسکے نام شہر جو موسوم ہوا اونکے حالات معروف ومشہور ہین بعد اسکے یمامہ پر طسم و جدیس کے بعد بنو حنیفہ کو قبضہ حاصل ہوا انہین مین سے ہودہ بن علی بادشاہ یمامہ تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ہودہ بن علی بادشاہ یمامہ عہد نبوت مین تھا گرفتار ہو کر آیا تھا اور دائرہ اسلام مین داخل ہوا تھا اور ردت (مرتد ہونے) کے زمانہ مین اسلام پر ثابت قدم رہا تھا۔ انہین مین سے مسیلمہ تھا اسکے حالات و واقعات معروف ومشہور ہین ابن سعید نے روایت کی ہے مین نے عرب بحرین اور بعض نجد سے دریافت کیا تھا کہ ان دنون یمامہ کسکے قبضہ مین ہے اونھون جواب دیا عرب قیس عیلان کے قبضہ مین ہے بنو حنیفہ کا وہان پر کوئی شخص یادگار نہین ہے۔

بلاد حضرموت کے نسبت ابن حوقل نے لکھا ہے کہ یہ عدن کے شرق مین قریب

۱؎ اصل کتاب مین اس جگہ پر کچھ نہین لکھا ہے

۲؎ اصل کتاب مین جگہ خالی ہے

دریا کے واقع ہے - اسکا شہر چہوٹا ہے مگر اسکا صوبہ وسیع و عریض ہے - اسکے اور عمان کے درمیان مین دوسرے جانب سے بہت بڑا ریگستان ہے جو احقاف کے نام سے معروف ہے یہ قوم ہود کے رہنے کا مقام تہا - یہان پر ہود علیہ السلام کی قبر ہے - اسکے وسط مین کوہ ابشام سے اور یہ ملک اقلیم اول مین ہے - بُعد اسکا خط استوار سے بارہ درجہ پر ہے - اسکا شمار ملک یمن مین ہے ملک مین سرسبزی و شادابی نخلستان اور اشجار اور کہیتیان ہین - اکثر اہالیان حضرموت علی و فاطمہ کے احکام کے پابند ہین اور بعض لوگ علی سے بوجہ حکم مقرر کرنے کے بغض رکہتے ہین اسوقت وہان کے بڑے شہرون مین سے قلعہ ابشام ہے جہان پر کہ بادشاہ کے سپاہ سواران کا قیام رہتا ہے قوم عاد کے قبضہ مین علاوہ اس ملک کے شحر اور عمان بہی تہا - پہر ان پر بنو یعرب بن قحطان غالب و مستولی ہوگئے - کہا جاتا ہے کہ جس نے عاد کو جزیرۃ العرب کا پتہ بتایا تہا وہ رقیم بن ارم تہا یہ شخص بنو ہود کے ساتھ یہان آیا تہا پہر لوٹ کر عاد کے پاس گیا اور اسکو اس کی رہنمائی کی اور اسکے جوار مین جانے کی ترغیب دی - پس جب عاد اس ملک مین داخل ہوا تو جو لوگ یہان پر تہے ان پر مستولی اور غالب ہوگیا - پہر ان پر بعد اسکے بنو یعرب بن قحطان غالب و مستولی ہوگئے اور کل بلاد کے حاکم بن بیٹہے - اسکا بیٹا حضرموت ان بلاد پر حکمرانی کرنے لگا چنانچہ شحر ممالک جزیرہ عرب کا اسی کے نام سے مثل حجاز اور یمن کے موسوم ہوا - پہلے یہ حضرموت اور عمان کا قلعہ تہا اور شحر جسکو کہتے ہین وہ اسکا ایک قصبہ تہا جسمین نہ تو کاشتکاری ہوتی تہی اور نہ کوئی نخلستان تہا - یہان کے رہنے والون کا مال و متاع اونٹ اور بکریون مین منحصر تہا - عام خوراک ان کی گوشت اور دودہ تہی اور چہوٹی مچہلیان بہی ان کی خوراک مین داخل تہین - مویشیونکا چرانا اور انکے دودہ اور اون سے اپنی گذر اوقات کرنا انکا کام تہا - اور ان بلاد کو بلاد مہرہ بہی کہا کرتے ہین یہان پر ابل مہریہ (اونٹ مہریہ) پیدا ہوتے ہین - اور کبہی شحر کو عمان

کے مضافات سے شمار کرتے ہین حالانکہ وہ حضرموت سے متصل وملاصق ہے
کہا گیا ہے کہ یہ اسکے متعلقات سے ہے ان شہرون مین لوبان بکثرت پیدا ہوتا ہے
اور اسکے ساحل مین عنبر شحری۔ اور یہ شرق کیجانب سے اس سے متصل ہے اور اس کے
غرب مین ساحل بحر ہند ہے جسپر عدن واقع ہے۔ اور اسکے شرقی جانب بلاد عمان اور
جنوب مین بحر ہند مستطیلاً چلا گیا ہے اور شمال مین حضرموت ہے گویا یہ اسکا ساحل ہے
یہ دونون ایک ہی بادشاہ کے قبضہ مین رہا کرتے ہین۔ اور وہ اقلیم اول مین ہے۔
حضرموت سے حرارت یہان زیادہ ہے زمانہ قدیم مین عاد کی حکومت یہان تھی بعد عاد
کے مہرہ نے جو کہ حضرموت یا قضاعہ سے تھے سکونت اختیار کی ور وہ لوگ مثل وحوش اور بہایم سے
اس ریگستان مین رہتے ہین مذہباً خارجی ہین اباضیہ کے عقاید کے پابند ہین۔
سب کے پہلے قحطانیہ مین سے جس نے شحر مین سکونت اختیار کی وہ مالک بن حمیر
تھا جو اپنے بھائی سے باغی ہو گیا تھا۔ مالک بن حمیر قصر عملان کا حکمران تھا اپنے بھائی سے
مدتون لڑتا رہا بالآخر مالک مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا قضاعہ بن مالک حکمران ہوا۔ سلک اس سے
ہمیشہ معرکہ آرا ہوتے رہے تا آنکہ اونھون نے اسکو دبا لیا قضاعہ نے مجبوراً بلاد مہرہ
کی حکومت پر اکتفا کیا اسکے بعد اسکا بیٹا الحاف پھر مالک بن الحاف یکے بعد دیگرے حکمران
ہوئے یہ بلاد مہرہ سے عمان چلا آیا یہان پر ان کی بہت بڑی حکومت تھی بیہقی نے کہا ہے
کہ مہرہ بن حیدان بن الحاف بلاد قضاعہ کا مالک ہوا تھا اس سے اور اسکے چچا مالک بن الحاف
والی عمان سے لڑائیان ہوئین بالآخر یہ اونپر غالب آیا اسوقت ان کے بلاد کے سوا اور
کسی مقام پر انکا نام لیوا باقی نہین رہا۔
بلاد شحر مین شہر مرباط اور ظفار مشہور شہرون مین سے ہین ظفار ملوک تبابعہ کا دارالحکومت
تھا اور مرباط ساحل شحر پر واقع ہے۔ مگر یہ دونون شہر ویران وخراب ہوگئے احمد بن محمد
بن محمود حمیری ملقب بہ ناخودہ بہت بڑا تاجر اور بیحد مالدار شخص تھا اسباب تجارت

لیکر والی مریاط کے پاس جایا کرتا تھا رفتہ رفتہ ترقی کرکے عہدہ وزارت تک پہونچگیا پھر
جب یہ مرگیا تو احمد ناخودہ اسکے مال ومتاع کا مالک ہوا اس سنے اس شہر کو ویران
کردیا اور بعد اسکے ۶۱۹ھ مین صنفان کو اوجاڑ ڈالا اور ساحل پر ایک شہر صنفاد (بضم ضاد)
آباد کیا اور اسکو اپنے نام کی مناسبت سے احمدیہ نکے نام سے موسوم کیا اور قدیم
شہر کو ویران وخراب کردیا کیونکہ وہ اسکی طبیعت کے موافق نہ تھا

نجران کے نسبت صاحب کمایم سنے تحریر کیا ہے کہ یہ ایک خطہ سرزمین یمن سے جدا و علیحدہ ہے مگر
اور لوگون کا بیان یہ ہے کہ یہ خطہ سرزمین یمن مین داخل ہے - بیہقی سنے لکھا ہے کہ اس کی
مسافت بیس منزل کی ہے شرق وشمال مین صنعا ہے اور دو طرف سے اسکو
حجاز گھیرے ہوئے ہے - اسمین دو شہر آباد ہین ایک نجران دوسرا جرش - یہ دونون
شہر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہین دونون شہر کے باشندے عادۃً اور رواجاً
باہم مشابہ ہین یہانکے رہنے والے جنگلیون کیطرح ہین اسی مین نجران کا کعبہ تھا جو کعبہ یمن کی
ہیئت پر تعمیر کیا گیا تھا - ایک گروہ عرب کا اسکے حج کرنے کو آتا تھا اور قربانیان کرتا تھا
اسکو وہ لوگ دیر کے نام سے موسوم کرتے تھے - اسی مین قس بن ساعدہ عبادت
کیا کرتا تھا اسی ملک مین جرہم عرب قحطانیہ کا ایک گروہ آکر مقیم ہوا تھا پھر ان پر حمیر غالب
ومستولی ہوگیا اور یہ سب تبابعہ کے گورنر اور ماتحت حکمران ہوگئے انکا ہر بادشاہ
افعی کے لقب سے ملقب ہوتا تھا انہین مین سے افعی نجران تھا اسکا نام قلس بن
عمرو بن ہمدان بن مالک بن شہاب بن زید بن وائل بن حمیر تھا - یہ شخص کاہن تھا
یہ وہی شخص ہے جو اولاد نزار کا جبکہ وہ اسکے پاس لڑتے جھگڑتے آئے سنے حکم ہوا
تھا - یہ ملکہ بلقیس کیطرف سے نجران کا والی تھا ملکہ بلقیس سنے اسکو سلیمان علیہ السلام کی
خدمت مین بھیجا تھا چنانچہ یہ ایمان لایا اور اس سنے اپنی قوم مین یہودیت کو پھیلایا اسنے
بہت بڑی عمر پائی - بیان کیا جاتا ہے کہ بحرین اور مسلل دونون اسکے قبضہ مین تھے

بیہقی نے کہا ہے کہ پھر نجران میں بنو مذحج نے قیام اختیار کیا اور اسپر مستولی و غالب ہو گئے انہیں میں سے حرث بنو کعب ہیں اور مورخین کا یہ بیان بھی کہ جسوقت یمامہ سیل عرم سے ویران اور خراب ہو گیا تو یہان کے رہنے والے نجران کیجانب چلے گئے مذحج سے اور ان سے لڑائیان ہوئین جسکے وجہ سے وہ لوگ متفرق و منتشر ہو گئے۔ ابن حزم نے لکھا ہے کہ حرث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن ازد نے تصلیح و آشتی مذحج کے جوار مین سکونت اختیار کی تھی بعد چندے ان لوگون نے مذحج کو دبا لیا اور اس ملک کی عنان حکومت ان کے قبضہ مین چلی گئی۔ نجران مین نصرانیت فیمون کے ذریعہ سے داخل ہوئی تھی۔ اسکے حالات کتب سیر مین مذکور اور معروف ہین رفتہ رفتہ ریاست و حکومت بنی حرث کی بنی ریان تک پہنچگئی پھر بنی عبد المدان حکومت و سلطنت کے مالک بن بیٹھے۔ انہین مین سے یزید زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین تھا۔ خالد بن ولید کے ہاتھ پر ایمان لایا تھا اور اپنی قوم کے ساتھ بطور وفد رسالت مآب کی خدمت مین حاضر ہوا تھا۔ اسکو ابن عبد المومن نے نہین ذکر کیا یہ اسکا استدراک ہے اسکے بھائی کا بیٹا زیاد بن عبد الرحمن بن عبد المدان سفاح کا ماموں نجران اور یمامہ کا گورنر تھا اس نے دو بیٹے محمد اور یحییٰ چھوڑے تھے۔ اتنے مین چوتھی صدی شروع ہو گئی اور عنان حکومت بنی ابو الجود بن عبد المدان کے قبضہ اقتدار مین ہے اور وہی یہان کے حکمران ہین۔ ان مین اور فاطمین مین لڑائیان ہوئین تھین۔ کبھی یہ اُن کو مغلوب کر دیا کرتے تھے۔ سب سے پچھلا حکمران انکا عبد القیس تھا جسکے ہاتھ سے علی بن مہدی نے نجران کو حاصل کیا ہے۔ عمارہ نے اس کا ذکر کیا ہے اور اسکی تعریف کی ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اَعلم بِالصَّوَاب۔

اخبار دولت بنو حمدان حکمرانان موصل و جزیرہ و شام مستبدین خلافت عباسیہ

بنو تغلب بن وائل قبیلہ ربیعہ بن نزار کا ایک بہت بڑا بطن تھا۔ بلحاظ کثرت و عدد کے ان کو اوروں پر فوقیت تھی۔ جزیرہ دیار ربیعہ میں انکا وطن تھا۔ زمانہ جاہلیت میں یہ مذہب نصرانیت کے پابند تھے قیصر کے ساتھ ان کے تعلقات تھے۔ غسان اور ہرقل کے ساتھ ہوکر مسلمانوں سے زمانہ فتوحات میں لڑے تھے پھر ہرقل کے ساتھ بلاد روم کی طرف کوچ کر کے چلے گئے تھے بعد چندے اپنے بلاد کیطرف پھر واپس آئے تھے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اون پر خرزیہ قایم و مقرر کیا تھا ان لوگوں نے گذارش کی تھی "اے امیر المومنین ہم لوگوں کو جزیہ کے نام سے عرب میں ذلیل نہ فرمائے بلکہ اسکو دو چند کر کے صدقہ کے نام سے موسوم فرما دیجیے"۔ چنانچہ آپ نے یہ درخواست منظور فرمالی۔ ان دنوں انکا سپہ سالار حنظلہ بن قیس بن ہریر بنو مالک بن بکر بن حبیب بن عمر بن غنم بن تغلب سے تھا۔ انکے گروہ سے عمرو بن بسطام والی سندھ زمانہ حکومت بنی امیہ میں تھا۔ پھر ان میں سے بعد اسکے زمانہ اسلام میں تین خاندان سربرآوردہ ہوئے۔ آل عمر بن الخطاب عدوی، آل ہارون مغمر، آل حمدان بن حمدون بن حارث بن لقمان بن اسد۔ ابن حزم نے کتاب الجمہرہ میں ان تینوں خاندانوں کو بطون بنو تغلب میں نہیں ذکر کیا۔ اسی کتاب کے اسی مقام کے حاشیہ پر میں نے ان تینوں خاندانوں کو لکھا ہوا پایا ہے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضمون کتاب میں الحاق کیا گیا ہے۔ اسنے بنی حمدان کے ذکر میں لکھا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ لوگ بنو اسد کے موالی (خدام) مین تھے پھر آخر حاشیہ مین لکھا ہے کہ یہ بخط مصنف یعنی ابن حزم لکھا ہے۔ اور پھر جب جزیرہ مین مذہب خارجیت زمانہ حکومت مروان بن حکم مین پھیلا تو ان کی جماعت تتر بتر ہو گئی

اور اس دعوت کا نام ونشان محو کر دیا گیا - بعد ازان تہوڑے دنون بعد جزیرہ مین پہر اس دعوت کا اثر ظاہر ہوا چنانچہ زمانہ فتنہ مین بعد قتل خلیفہ متوکل مساور بن عبد اللہ بن مساور بجلی نے سرات سے خروج کیا اور اکثر صوبجات موصل پر قبضہ کر لیا اور حدیثہ کو اپنا دار ہجرت بنایا اندنون موصل کی حکومت پر عقبہ بن محمد بن جعفر بن اشعث خزاعی تہا یہ وہی شخص ہے جسکے دادا محمد کو خلیفہ منصور نے افریقیہ کی گورنری عنایت کی تہی - اسکے خلاف مساور نے خروج کیا تہا بعد اسکے موصل پر ایوب بن احمد بن عمر بن الخطاب تغلبی ۲۵۴ھ مین مامور کیا گیا اس نے اپنے جانب سے اپنے بیٹے حسن کو بطور اپنے نائب کے اس صوبہ پر مقرر کیا پس اس نے اپنی قومی فوج کو مرتب کر کے مساور پر چڑہائی کر دی انہین مین حمدون بن حرث بہی تہا ان لوگون نے کمال مردانگی سے خوارج کو ہزیمت دی اور ان کی جمعیت کو منتشر کر دیا - بعدہ عہد خلافت مہتدی مین عبد اللہ بن سلیمان بن عمران ازدی کو اس صوبہ کی سند حکومت عطا ہوئی - خوارج نے اس کو بہی نیچا دکہایا اور مساور نے موصل پر قبضہ کر کے حدیثہ کیجانب مراجعت کی پہر اہل موصل نے عہد حکومت معتمد ۲۵۹ھ مین بغاوت کی اور اپنے گورنر ابن اساتکین ہیثم بن عبد اللہ بن معتمد عدوی تغلبی کو نکالدیا تب معتمد نے بجاے اسکے اسحاق بن ایوب کو آل خطاب سے مقرر کیا حمدان بن حمدون اسکے رکاب مین تہا مدتون یہ اسکا محاصرہ کئے رہا اسکے بعد اسحاق بن کنداجق کا جہگڑا اپیش آگیا اور خلیفہ معتمد سے یہ باغی ہو گیا - اسکی مدافعت کی غرض سے علی بن داود والی موصل اور حمدان بن حمدون اور اسحاق بن ایوب مجتمع ہوئے مگر اسحاق بن کنداجق نے ان سبہون کو شکست دے دی سب کے سب متفرق ہو کر بہاگ کہڑے ہوئے اسحاق بن ایوب کا نصیبین تک اور پہر نصیبین سے آمد تک تعاقب کرتا چلا گیا - اسحاق نے آمد مین پہونچکے عیسی بن شیخ شیبانی سے امن کی درخواست کی پہر موسے بن زرارہ والی ارزن کو امداد کا پیام دیا موسے نے ان دونون کی امداد

سے انکار کیا۔ ان واقعات کے بعد خلیفہ معتمد نے ابن کنداجق کو موصل کی حکومت پر ۲۶۷ھ مین متعین فرمایا پس اس نے جنگ کرنے کی غرض سے اسحاق بن ایوب عیسے بن شیخ ابوالعز بن زرارہ اور حمدان بن حمدون ربیعہ اور تغلب کو ایکجا کر کے حملہ کیا ابن کنداجق نے ان سبھون کو شکست دے دی سب کے سب نے بھاگ کر آمد مین عیسے ابن شیخ کے پاس جا کر پناہ لی ابن کنداجق نے آمد مین پہونچکر محاصرہ ڈالدیا مدتون باہم لڑائیان ہوتی رہین۔ انہین واقعات کے اثنا مین جبکہ شاہی لشکر سے لڑائی چھڑی ہوئی تھی مساور خارجی ۲۶۳ھ مین مرگیا۔ اسکے مرنے پر خوارج نے متفق ہو کر ہارون بن عبداللہ بجلی کو اپنا امیر بنایا اس نے خوارج کی عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لیتے ہی موصل پر قبضہ کرلیا اسکے متبعین کی جماعت بڑھگئی پہر اسی کے ہمراہیون مین سے محمد بن خردان نامی ایک شخص نے اسپر خروج کیا اور موصل مین سب کو نیچا دیکھایا حمدان بن حمدون یہ خبر پاکر اسکے پاس امداد حاصل کرنے کی غرض سے گیا اس نے اسکی درخواست کو بوبیت کا درجہ عنایت کیا اور اسکے ہمراہ جنگ کرنے کو روانہ ہوا چنانچہ حمدان کو پہر موصل پر قبضہ دلایا۔ پہر محمد حدیثہ چلا گیا اور اسکے ہمراہی اس سے علیحدہ ہو کر ہارون کے پاس چلے گئے تب ہارون نے محمد کیجانب کوچ کیا۔ اور اسپر حملہ کر کے اسکو مار ڈالا۔ محمد کے مارے جانے بعد اکراو جلالیہ اور اسکے ہمراہیون کو جی کہولکر پامال کیا کل گانؤن اور قصبات پر قبضہ کرلیا۔ اسکے عمال لوگون سے زکواۃ اور عشر وصول کرتے تھے بعد اسکے بنو شیبان نے ۲۷۲ھ مین فوجین آراستہ کر کے ہارون پر فوجکشی کی ہارون نے حمدان بن حمدون سے امداد کی درخواست کی مگر اسکے آنے سے پیشتر میدان جنگ سے شکست کہا کر بہاگ گیا انہین واقعات کے تمام ہوتے ہوتے اسحاق بن کنداجق اور یوسف بن ابی الساج سے جھگڑے پیش آ گئے یوسف بن ابی الساج نے ابن طولون کے شاہی اقتدار کو تسلیم کرلیا اور جزیرہ و موصل پر قابض ہو گیا پہر جب یہ یہان سے واپس ہوا تو اسحاق بن کنداجق

نے ان صوبون پر قبضہ کر لیا اور اپنی جانب سے ہارون بن سیما کو ۲۷۹ھ مین اسکی
سند حکومت عطا کی ان صوبون کے رہنے والون نے اس جدید گورنر کو نکال دیا
جدید گورنر نے بنو شیبان سے کمک طلب کی چنانچہ بنو شیبان اسکے ساتھ ساتھ
کمک کی غرض سے موصل کی جانب آئے اہل جزیرہ و موصل نے یہ خبر پا کر خوارج
اور بنو تغلب کو اپنا یار و مددگار بنا لیا پس یہ لوگ بھی ہارون اساری اور حمدان سے
لڑنے کو نکل کھڑے ہوئے دونون فریق نے ایک میدان مین معرکہ آرائی کی۔ کامیابی کا
سہرہ بنو شیبان کے سر پر باندھا گیا فریق ثانی کو ہزیمت ہوئی۔ اہل موصل نے ہارون
بن سیما کے خوف سے دار الخلافت بغداد مین دوسرے گورنر کی تقرری کی درخواست
کی۔ اسپر خلیفہ معتمد نے علی بن داود ازدی کو موصل کی سند حکومت عطا فرمائی۔ اور
پھر جب خلیفہ معتضد جزیرے کے اصلاح و انتظام اور بنو شیبان کی اطاعت قبول کر لینے پر ان کے
رہاین دینے کو کوچ کیا تھا تو اسکو حمدان بن حمدون اور ہارون اساری کی محبت و مولاۃ کی خبر لگی
اور نیز اون واقعات سے وہ مطلع ہوا جو کہ بنو شیبان سے سرزد ہوئے تھے
تب اوس نے حمدان پر حملہ کر دیا اور اوس کو ہزیمت دے دی حمدان شکست کھا کے
ماردین چلا گیا اور وہان اپنے بیٹے حسین کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اتفاق سے وصیف
اور نصر قسوری کا دیر زعفران کی طرف گذر ہوا جہان پر کہ حسین بن حمدان ٹھیرا ہوا تھا
ان لوگون سے اس نے امن طلب کی ان لوگون نے اسکو امن دی اور خلیفہ
معتضد کی خدمت مین بھیجدیا خلیفہ معتضد نے قلعہ کے منہدم کر ڈالنے کا حکم صادر
فرمایا بعد اسکے وصیف اور حمدان سے مڈبھیڑ ہوئی حمدان نے وصیف کو شکست
دے کے غربی ساحل کیطرف دریا کو عبور کیا اور پھر مسلح ہو کر شاہی فوج کی جانب
بڑھا قبل اس واقعہ کے اسحاق بن ایوب تغلبی نے علم حکومتکی اطاعت قبول کر لی تھی
اور شاہی موکب کے ہمراہ موجود تھا۔ حمدان کو کسی ذریعہ سے اسکی خبر لگ گئی اسحاق

کے خیمہ مین پہونچکے اسکے قدمون پر اپنے کو ڈالدیا اسحاق نے اسکو خلیفہ معتضد کے
دربار مین لیجا کے پیش کردیا خلیفہ معتضد نے اسکو قید کردیا بعدہ نصر قسوری ہارون
کے تعاقب مین روانہ ہوا خوارج کو ہزیمت دی ہارون بھاگ کر آذربیجان پہونچا اور
جنگل و بیابان مین گھس گیا باقی ماندگان نے معتضد سے امن کی درخواست کی اور علم حکومت
کے مطیع ہوگئے۔ اسکے بعد ۲۸۳ھ مین خلیفہ معتضد نے ہارون کی جستجو اور گرفتاری
کے لئے کوچ کیا اور وصیف کو معہ حسین بن حمدان بن بکرین کو اپنے فوج ظفر موج کے
مقدمہ پر مامور کرکے بڑھنے کا حکم دیا اور اس سے یہ اقرار کرلیا کہ ہارون کو دربار خلافت
مین لاکے حاضر کردوگے تو مین تمہارے باپ حمدان کو قید سے رہا کردونگا۔ پس
انھون نے ہارون کا تعاقب کیا اور کمال محنت و جانفشانی سے اسکو گرفتار کرکے
دربار خلافت مین لاکے حاضر کردیا۔ خلیفہ معتضد نے اسکو اور اسکے بھائیون کو خلعتین
دین۔ زرین طوق عنایت فرمائے اور حمدان کو حسب اقرار قید سے رہا فرمادیا اسکے
بعد اسحاق بن ایوب عدوی جو کہ دیار ربیعہ کا والی تھا مر گیا خلیفہ معتضد نے بجاے اسکے
عبد اللہ بن ہیثم بن عبد اللہ بن معتمد کو متعین فرمایا۔

ابتداء دولت و حکومت ابو الہیجا عبد اللہ بن حمدان بر موصل
جسوقت خلیفہ مکتفی سریر خلافت پر متمکن ہوا اسوقت ابو الہیجا
عبد اللہ بن حمدان کو موصل اور اسکے مضافات کی سند
حکومت عطا کی۔ چونکہ اکراد ہذبانیہ نے اطراف موصل مین غارتگری کا بازار گرم کر رکھا تھا
ان دنون ان کی سرداری محمد بن سلال نامی ایک شخص کر رہا تھا پس ابو الہیجا عبد اللہ
نے ان سے معرکہ آرائی کی اور ساحل شرقی کو عبور کرکے اُن پر حملہ آور ہوا مقام خازر مین
بہت بڑی لڑائی ہوئی اسکا خادم سیما انہین معرکون مین مارا گیا۔ لوٹ کر موصل آیا پھر خلیفہ
مکتفی نے اسکی کمک پر فوجین بھیجین چنانچہ ۲۹۴ھ مین باغیان علم خلافت عباسیہ کے
تعاقب مین دوبارہ روانہ ہوا۔ مقام آذربیجان مین معرکہ آرائی کی نوبت آئی۔ سخت اور خونریز

جنگ کے بعد محمد بن سلال معہ اپنے اہل وعیال کے میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا
ابوالہیجا عبداللہ نے محمد بن سلال اور اسکے ہمراہیون کا خون مباح کر دیا محمد بن سلال نے
یہ خبر پا کے امن کی درخواست کی ابوالہیجا نے اسکو امن دی اور اسکو اپنے
ہمراہ لیے ہوئے موصل آیا۔ موصل مین پہونچنے پر کل اکراد حمیدیہ امن خواستگار
ہوگئے اور علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔ اس واقعہ نے مخالفین کے قلوب
ہلا دیئے اور ابوالہیجا عبداللہ کی حکومت مین استقلال واستحکام کی کیفیت پیدا
کر دی ان واقعات کے بعد ۲۹۶ھ مین خلیفہ کے معزول کرنے کا واقعہ دربار خلافت
مین پیش آیا وزیر سلطنت عباس بن حسن مارا گیا خلیفہ مقتدر معزول کیا گیا اور عبداللہ بن
معتز کی خلافت کی چند دنون کے لیے بیعت لی گئی پھر خلیفہ مقتدر سریر خلافت پر دوبارہ
متمکن کیا گیا جیسا کہ یہ سب واقعات حالات دولت عباسیہ مین بیان کئے گئے۔ اس
زمانہ مین حسین بن حمدان دیار ربیعہ پر مامور تھا اور منجملہ اُن لوگون کے تھا جو اس فتنہ وفساد
کے بانی مبانی ہوئے تھے اور قاتلین وزیر کے ساتھ اسکے قتل مین شریک ہوا تھا
ہنگامہ فرو ہونے پر خلیفہ مقتدر نے حسین بن حمدان کی جستجو کرائی حسین بن حمدان
یہ خبر پا کر بھاگ گیا خلیفہ مقتدر نے اس کی گرفتاری پر قاسم بن سیما کو سپہ لارون
کی ایک جماعت کے ساتھ متعین کیا مگر یہ لوگ حسین کو گرفتار نہ کر سکے تب خلیفہ مقتدر نے
ابوالہیجا عبداللہ گورنر موصل کو اسکی گرفتاری کو لکھا پس ابوالہیجا قاسم کے ساتھ حسین
کی گرفتاری کو روانہ ہوا تکریت کے قریب حسین سے مڈبھیڑ ہوگئی حسین شکست کھا
کے بھاگا اور خلافت مآب سے امن کا خواستگار ہوا خلافت مآب نے اسکو
امن دی اور خوشنودی مزاج کی خلعت عطا فرما کے صوبجات قم وقاشان
کی حکومت عنایت کی بعد چندے پھر اسکو دیار ربیعہ کی حکومت پر بھیجدیا۔

ابوالہیجا اور حسن کی بغاوت	۲۹۹ھ مین ابوالہیجا عبداللہ نے موصل مین علم بغاوت

بلند کیا جسکا سلسلہ ۳۰۲ھ تک جاری وقایم رہا۔ اسوقت حسین بن حمدان دیار ربیعہ مین تہا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین۔ وزیر السلطنت علیسی ابن عیسے نے حسین سے خراج کا مطالبہ کیا۔ حسین نے انکاری جواب دیا اسپر وزیر السلطنت نے حکم صادر کیا کہ اپنے کل بلاد مقبوضہ کو شاہی عمّال کے حوالہ کردو۔ حسین اس سے مطلع ہو کر باغی ہوگیا۔ وزیر السلطنت نے اسکی سرکوبی کی غرض سے فوجین روانہ کین حسین نے ان کو ہزیمت دی تب وزیر السلطنت نے موسٹے علی کو لکہہ بہیجا کہ عساکر علویہ کے جنگ سے فارغ ہو کر حسین سے معرکہ آرا ہوا مونس علی اسوقت مصر مین علویہ فوجون سے لڑ رہا تہا چنانچہ مونس ۳۰۳ھ مین حسین سے جنگ کرنے کو روانہ ہوا حسین یہ خبر پا کر معہ اپنے اہل وعیال کے ارمینیہ کیجانب بہاگ گیا اور اپنے مقبوضہ بلاد کو یون ہی چہوڑ گیا۔ مونس نے اسکے تعاقب مین فوجین روانہ کین پس اس لشکر نے حسین کو جا کر گہیر لیا بہت بڑی لڑائی ہوئی آخر کار حسین کو ہزیمت ہوئی وہ اور اسکا بیٹا اور اسکے کل اہل وعیال اور ہمراہی گرفتار کر لئے گئے مونس معہ ان لوگون کے بغداد واپس آیا خلیفہ مقتدر نے اسکو جیل مین ڈالدیا۔ اسی تاریخ مین خلافت مآب نے ابو الہیجا عبد اللہ اور کل بنو حمدان کو گرفتار کرکے جیل مین بہیجدیا تہا بعد اسکے ۳۰۵ھ مین خلافت مآب نے ابو الہیجا کو رہا کردیا اور ۳۰۶ھ مین حسین کو بار حیات سے سبکدوش کر دیا ۳۰۷ھ مین ابراہیم بن حمدان کو دیار ربیعہ کی حکومت عنایت کی اور بجائے اسکے داود بن حمدان کو مامور کیا

ابو الہیجا کی دوبارہ گورنری اور قتل

پہر ۳۱۴ھ مین خلیفہ مقتدر نے ابو الہیجا عبد اللہ بن حمدان کو دوبارہ گورنری موصل سے سرفراز فرمایا۔ پس ابو الہیجا نے اپنی جانب سے اپنے بیٹے ناصر الدولہ حسین کو حکومت موصل پر روانہ کیا اور خود بغداد مین ٹہیرا رہا بعد اسکے ابو الہیجا کو یہ خبر لگی کہ عرب اور اکراد اطراف موصل اور نیز صوبہ خراسان کے

گرد ونواح مین ہنگامہ فساد برپا کئے ہوئے ہین - اسپر ابو الہیجا ر نے اپنے بیٹے
ناصر الدولہ کو ان لوگون کی سرکوبی کو لکھ بھیجا چنانچہ ناصر الدولہ نے عرب پر جزیرہ مین
فوجکشی کی اور خوب خوب ان کو گوشمالی دی پھر معہ اپنی فوج ظفر موج کے تکریت کی
جانب آیا اور فوجون کو از سر نو آراستہ کر کے شہر زور کی طرف روانہ ہوا اکراد جلالیہ پر
متعدد حملے کئے تا آنکہ ان سرکشون نے گردن اطاعت جھکا دی -

ان واقعات کے بعد ۳۱۷ھ مین خلیفہ مقتدر اپنے بھائی قاہر کے وجہ سے
معزول کیا گیا مگر دوسرے دن دوبارہ سریر خلافت پر متمکن ہوگیا - قاہر کا اسکے قصر مین
محاصرہ کر لیا گیا - قاہر نے ابو الہیجا ر سے پناہ طلب کی - ان دنون ابو الہیجا قاہر ہی
کے پاس تھا اور ایک مدت دراز تک قاہر کی جانبری کی فکر مین وہین ٹھیرا رہا لیکن کامیاب
نہوا اور عوام الناس قاہر سے بگڑ گئے - ابو الہیجا محلسرا ے قاہر سے لگانے
بجھانے والون کے جستجو کرنے کو نکلا - ایک گروہ نے اسکا تعاقب کیا اور مناسب
مقام پر پہونچکے حملہ کر کے مار ڈالا یہ واقعہ نصف محرم سنہ مذکور کا ہے - خلیفہ مقتدر
نے اپنے خادم نحریر کو موصل کی حکومت پر مامور کیا -

سعید ونصیر پسران حمدان کی گورنری

۳۲۳ھ مین ابو العلا ر سعید بن حمدان نے موصل، دیار ربیعہ اور
کل اُن بلاد کی جو ناصر الدولہ کے قبضہ مین تھے گورنری کی درخواست
کی چنانچہ خلیفہ راضی نے اسکو سند حکومت عطا فرمائی - پس ابو العلا ر نے سامان سفر درست
کر کے موصل کیجانب کوچ کیا - ناصر الدولہ یہ خبر پا کر اس سے ملنے کو نکلا - ابو العلا ر
دوسری راہ سے ناصر الدولہ کے مکان پر جا کر بیٹھ گیا اور قابض ہوگیا - ناصر الدولہ نے
یہ سنکر اپنے غلامون مین سے چند لوگون کو ابو العلا ر کے قتل کرنے کو بھیجدیا چنانچہ ان
لوگون نے ابو العلا ر کو قتل کر ڈالا - خلیفہ راضی کو اس سے بیحد ناراضی پیدا ہوئی اپنے
وزیر السلطنت ابن مقلہ کو موصل کی طرف روانہ ہونے کا اشارہ کیا پس وزیر السلطنت

سامان جنگ اور سفر درست کر کے موصل کا راستہ لیا ناصر الدولہ نے اس سے مطلع ہوکر موصل کو چھوڑ دیا وزیر السلطنت نے ناصر الدولہ کا کوہ سن تک تعاقب کرتا چلا گیا مگر کامیاب نہوا واپس آیا اور موصل مین قیام کر دیا۔ ابن حمدون کے بعض ہوا خواہون نے وزیر السلطنت کے بیٹے کو دس ہزار دینار دیکر ملا لیا۔ ابن نے ان لوگون کے کہنے سے اپنے باپ کو ایسے چند امور لکھہ بھیجے کہ جس سے وزیر السلطنت گھبرا گیا اور موصل پر اراکین دولت مین سے جسپر اسکو بھروسہ و اطمینان تہا اس کو مامور کر کے نصف شوال سنہ مذکور مین بغداد کیجانب مراجعت کی۔ جون ہی وزیر السلطنت نے بغداد کا رخ کیا ناصر الدولہ موصل مین پھر واپس آیا اور اسپر قابض ہوگیا۔ بعد قبضہ موصل خلیفہ راضی کی خدمت مین عفو تقصیر کی درخواست بہیجی اور ادائے خراج کی ضمانت دی خلافت مآب نے اس کی درخواست منظور فرمالی اور وہ اپنے مقبوضہ ملک مین بدستور حکمران بنا رہا

روانگی راضی جانب موصل

۳۲۳ھ مین ناصر الدولہ نے دار الخلافت بغداد مین خراج موصل کے بھیجنے مین تاخیر کی خلیفہ راضی کو اس سے ناراضی ہوئی۔ فوجین آراستہ کر کے معہ اپنے مدبر امور سیاست تحکم کے موصل کیجانب روانہ ہوا۔ آگے بڑھ کر خود موصل کیجانب چلا اور تحکم کو تکریت کی طرف بڑھنے کا اشارہ کیا۔ ناصر الدولہ یہ خبر پا کر مقابلہ پر آیا لیکن پہلے ہی حملہ مین شکست کہا کے معہ اپنے ہمراہیون کے نصیبین کیطرف بہاگ کھڑا ہوا۔ تحکم نے اسکا تعاقب کیا اور اسکو گرفتار کر لیا۔ اسکی گرفتاری کے بعد تحکم نے خلیفہ راضی کی خدمت مین نامہ بشارت فتح روانہ کیا۔ خلیفہ راضی کشتی پر سوار ہوکر موصل کیجانب چلا۔ ابن رائق جو کہ زمانہ غلبہ ابن بریدی سے بغداد مین روپوش تہا اس زمانہ غیر موجودگی کو غنیمت تصور کر کے زاویہ اختفار سے نکل آیا اور بغداد پر مستولی ہوگیا۔ جاسوسون نے راضی تک اس خبر کو پہونچا دیا۔ پس راضی بجائے موصل جانے کے دریا سے خشکی پر اُتر پڑا اور بغداد کیجانب روانہ ہوا۔ تحکم کو نصیبین سے

بلا بھیجا۔ ناصر الدولہ کو ابن رایق کے حالات سے آگاہی ہوگئی تھی اس بنا پر دیار ربیعہ کی حکومت دوبارہ ملنے کی درخواست کی اور پانچ لاکھ درہم نقد ادا کرنے کا اقرار کیا خلافت مآب نے فوراً یہہ درخواست منظور فرمائی اور معہ تحکم کے بغداد کیجانب کوچ کیا قریب بغداد پہونچکے ابو جعفر محمد بن یحیی بن شریق ابن رایق کیطرف سے پیام صلح لیکے حاضر ہوا کہ مجھے دیار مصر یعنے حران، الرہا، رقہ اور علاوہ اسکے قنسرین اور عواصم کی کی سند حکومت عطا فرمائی جاسے مین بغداد سے علیحدہ ہو جاؤنگا۔ خلافت مآب نے مصلحتاً یہ درخواست منظور فرمائی چنانچہ ابن رایق نے بغداد کو چھوڑکر اپنے صوبہ کیجانب کوچ کیا اور خلیفہ راضی و تحکم بغداد مین داخل ہوئے۔ اور ناصر الدولہ بن حمدان نے موصل کیطرف مراجعت کی۔

ناصر الدولہ کی گورنری امرا کی امارت متقی کی موصل کیطرف روانگی

ابن رایق نے دیار مصر اور عواصم مین پہونچکر ملک شام کا قصد کیا اور دمشق کو اخشید کے قبضہ سے نکالکر رملہ کیطرف بڑھا اور اور اسپر بھی قابض ہوگیا۔ بعد اسکے اخشید سے اور ابن رایق سے عریش مصر پر معرکہ آرائی ہوئی اخشید نے اس معرکہ مین اسکو ہزیمت دی ابن رایق لوٹ کر دمشق آیا پھر دونون مین اس امر پر مصالحت ہوئی کہ رملہ مابین شام و مصر کے سرحد مقرر کیا جائے یہ واقعہ ۳۲۸ھ کا ہے۔ پھر ۳۲۹ھ مین خلیفہ راضی رہگرائے عالم آخرت ہوا اور خلیفہ متقی نے سریر خلافت پر قدم رکھا۔ تحکم مارا گیا اور بریدی بغداد مین داخل ہوا اتراک تحکمیہ نے بغداد سے نکلکر موصل کا راستہ لیا۔ انہین فراریون مین توزون اور ججح بھی تھا۔ پھر یہ لوگ ابو بکر محمد بن رایق کے پاس چلے گئے اور اسکو عراق کی ترغیب دی۔ ان لوگون کے بعد خلافت و امارت پر اتراک دیلمیہ متولی اور چیرہ دست ہوگئے اور ابو الحسن بریدی واسط سے بغداد چلا آیا۔ چوبیس دن تک بغداد مین امیر الامرا کی حیثیت سے قیام پذیر رہا بعد ازان لشکریون نے اسپر یورش کی اور اسکے خلاف

شور و شر کا سر اوٹھایا مجبورانہ واسط لوٹ آیا۔ کورتکین غالب و متصرف ہوگیا پھر خلیفہ
متقی کی رفاقت ترک کر کے ابن رایق کو طلبی کا خط لکھا چنانچہ ابن رایق دمشق سے ماہ رمضان
۳۲۹ھ مین بغداد کیجانب روانہ ہوا اور بجائے اپنے دمشق پر ابوالحسن احمد بن علی
بن حمدان کو بطور اپنے نائب کے مامور کرتا گیا اس شرط سے کہ ایک لاکھ دینار
اسکو بغداد پہونچنے پر ادا کرے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ کورتکین اور دیلمیہ امور سیاست
پر مستولی ہو رہے تھے ابن رایق نے پہونچتے ہی کورتکین کو گرفتار کر کی محلسرائے
خلافت مین قید کر دیا بعد چندے لشکریون نے اسپر بھی یورش کی ابوعبداللہ
بریدی نے اس سے مطلع ہو کر اپنے بھائی ابوالحسن کو بسرافسری عظیم فوج کے
بغداد روانہ کیا ابوالحسن اور اسکی فوج نے بغداد پر پہونچکر قبضہ کر لیا۔ خلیفہ متقی اور
اسکا بیٹا ابومنصور بھاگ گیا ابن رایق بھی ان دونو سے جاملا پھر سبھون نے متفق
ہو کر موصل کا راستہ لیا۔

روانگی موصل سے پیشتر خلیفہ متقی نے بن حمدان سے بریدیون کے مقابلہ پر امداد
طلب کی تھی چنانچہ ابن حمدان نے اپنے بھائی علی بن عبداللہ بن حمدان کو فوج عظیم
کے ساتھ خلیفہ متقی کی کمک پر روانہ کیا مقام تکریت مین جبکہ خلیفہ متقی اور ابن رایق
بغداد سے ہزیمت اوٹھائے ہوئے بھاگے ہوئے آرہے تھے ملاقات ہوئی
سیف الدولہ نے خلیفہ متقی کی بیحد خدمت کی اور اسکے ساتھ ساتھ موصل کیطرف آیا
دجلہ کے ساحل شرقی پر دونون مقیم ہوئے ابن رایق اور امیر ابومنصور بھی ملنے
کو دجلہ عبور کر کے آیا سیف الدولہ نے شاہزادہ کو دیکھ کر اشرفیان بطور صدقہ لوٹائین
ادھر ادھر کی باتین کر کے شاہزادہ ابومنصور واپسی کے قصد سے گھوڑے پر سوار
ہوا ابن رایق نے بھی سوار ہو کر روانہ ہونے کا ارادہ کیا ابن حمدان نے گفتگو کرنے
کی غرض سے روکا ابن رایق نے معذرت کی اسپر ابن حمدان کو شبہ ہوا اپنے

غلامون کو اشارہ کردیا اونھون نے لپک کر اسکا سر اوتار لیا بعد اس کے ابن حمدان نے خلیفہ متقی کو اس واقعہ سے مطلع کیا خلیفہ متقی نے اسکو طلب فرما کے خلعت عنایت کی اور ناصر الدولہ کا خطاب عطا فرمایا اور امیر الامراء کے عہدہ سے ممتاز کیا اور اسکے بھائی ابو الحسن کو بھی سیف الدولہ کے لقب سے مخاطب فرمایا۔ ابن رایق کا واقعہ قتل ماہ رجب ۳۳۰ھ مین واقع ہوا تھا اور ناصر الدولہ کو گورنری وسند حکومت غرہ شعبان کو مرحمت ہوئی تھی۔

ابن رایق کے مارے جانے کے بعد اخشید نے مصر سے دمشق کیجانب حرکت کی اور پہونچتے ہی ابن رایق کے گورنر سے اسکو چھین لیا اور ناصر الدولہ نے معہ خلیفہ متقی کے بغداد کیجانب کوچ کیا۔

بغداد مین بنی حمدان کے حالات

ہرگاہ ابن رایق قتل کرڈالا گیا اور ابو الحسن بریدی اسوقت بغداد مین حکومت کر رہا تھا مگر کیا خواص اور کیا عوام سبھون کے قلوب مین اسکی طرف سے ناراضی اور کشیدگی کا مادہ پیدا ہو رہا تھا بجکم بھاگ کر خلیفہ متقی کے پاس پہونچا نوزون اور اسکے ہمراہیون کو موصل مین مجتمع کرکے خلیفہ متقی اور ناصر الدولہ کو بغداد پر قبضہ کر لینے کی ترغیب دی اور سب کے سب اسکی امداد اور کمک پر آمادہ وطیار ہو گئے۔ دیار مضر یعنے الرہا حران اور رقہ کے خراج اور مالی محکمہ پر ابو الحسن علی بن خلف بن طیاب کو مقرر کیا۔ ابن رایق کیطرف سے ان بلاد پر ابو الحسن علی بن احمد بن مقاتل مامور تھا۔ ابن طیاب اور ابن مقاتل سے لڑائی ہوئی ابن مقاتل کو اس معرکہ مین ہزیمت ہوئی اثنار دار و گیر مین مارڈالا گیا اور جب خلیفہ متقی اور ناصر الدولہ کا موکب ہمایون دار الخلافت بغداد کے قریب پہونچا تو ابو الحسن بریدی ایک سو دس یوم کے قیام کے بعد بغداد چھوڑکر واسط کیجانب بھاگ گیا خلیفہ متقی معہ اپنے اعوان اور انصار کے دار الخلافت بغداد مین داخل ہوا۔ بنو حمدان

بھی اسکے رکاب مین تھے - توزون کو بغداد کی دونون جانب کی افسری پولیس کا عہدہ
عنایت ہوا - یہ واقعہ سنہ مذکور کے ماہ شوال کا ہے - بعدازان بنو حمدان نے
بقصد ابوالحسن بریدی واسط کیجانب کوچ کیا - ناصرالدولہ نے مداین مین پڑاؤ کیا
اور اپنے بھائی سیف الدولہ کو بریدی سے جنگ کرنے کو بھیجا - بریدی بھی یہہ
خبر پاکر واسط سے ان لوگون سے جنگ کرنیکو روانہ ہوچکا تھا مداین کے نیچے
دونون حریف کا مقابلہ ہوا شاہی لشکر کے ہمراہ توزون، بخجج اور نامی نامی ترک
تھے - پہلے تو ان کو ہزمیت ہوئی اور یہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے ناصرالدولہ نے
اس امر کا احساس کر کے مداین سے ان کی کمک کو اپنے رکاب کی فوج بھیجی - اس تازہ
دم فوج کے آجانے سے منہزم گروہ کے پاؤن رُک گئے اور اوتھون نے
مجموعی قوت سے بریدی کے لشکر پر حملہ کیا - بریدی کا لشکر اس نابرداشتنی حملہ سے
گھبراکر بھاگ کھڑا ہوا بریدی معہ اپنے چند سردارون کے واسط کیطرف بھاگا
ناصرالدولہ نے نصف ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور مین بغداد کیجانب مراجعت کی اسکے
ساتھہ بریدی کے ہمراہیون کا ایک گروہ پابزنجیر آیا ہوا تھا سیف الدولہ میدان کارزار
مین قیام پذیر رہا تا آنکہ زخم اسکے مندمل ہوگئے اور تکان جنگ جاتا رہا - تب اسنے
اپنی فوج کو ازسرنو مرتب و مسلح کر کے واسط کی جانب کوچ کیا بریدی واسط چھوڑ کر
بصرہ چلا گیا سیف الدولہ نے واسط پر قبضہ کر لیا اور پھر انتظام شہر سے فارغ ہوکر
بریدی کے تعاقب مین بصرہ کیجانب روانہ ہوا اپنے بھائی ناصرالدولہ سے مالی مدد طلب
کی ناصرالدولہ نے کسی مصلحت کے لحاظ سے مدد نہ دی بظاہر وجہ یہ معلوم ہوتی ہے
کہ اس سے اور ترکون سے بالعموم توزون اور بخجج سے بالخصوص نامچاقی تھی بعد
چندے ابوعبداللہ کوفی بہت سا مال لیکر ناصرالدولہ کیجانب سے ترکون مین تقسیم
کرنے کی غرض سے سیف الدولہ کے کیمپ مین آیا توزون اور بخجج نے روک ٹوک

کی اور اس سے بہ ترشروی پیش آنے کا قصد کیا۔ سیف الدولہ نے بہ حکمت عملی ان دونون کی نظرون سے ابو عبد اللہ کو غائب کر دیا اور بحفاظت تمام اسکو اپنے بھائی کے پاس واپس کر دیا۔ بعد اسکے آخری ماہ شعبان مین ترکون نے سیف الدولہ کے خلاف سرکشی کی۔ سیف الدولہ اپنے لشکرگاہ سے نکلکر بغداد چلا گیا ترکون نے لشکرگاہ کے سواد کو لوٹ لیا اور اسکے ہمراہیون کے ایک گروہ کو مار ڈالا۔

ابو عبد اللہ کوفی نے ناصر الدولہ کے پاس پہونچکر اسکے بھائی سیف الدولہ کے حالات سے مطلع کیا ناصر الدولہ نے ترکون کی خود سری سے مطلع ہوکر موصل کی جانب روانہ ہونے کا قصد کیا خلیفہ متقی یہ سنکر سوار ہوکر اسکے پاس آیا اور اس کو چندے صبر کرنے کی ہدایت کی مگر جونہی خلیفہ متقی ناصر الدولہ کے پاس سے لوٹ کر قصر خلافت مین آیا ناصر الدولہ نے اپنی امارت کے تیرہ مہینے بعد موصل کی جانب کوچ کر دیا۔ دیلمیون اور ترکون کو موقع ملگیا یورش کرکے اس کے مکان پر چڑھ آے اور لوٹ لیا۔

سیف الدولہ کے فرار ہونے کے بعد ترکون نے اپنے کیمپ مین معاودت کی اور توزون کو اپنی امارت دی اور لشکر کی سرداری کا علم بجکج کو دیا۔

نصف ماہ رمضان مین سیف الدولہ اپنے بھائی ناصر الدولہ کی روانگی کے بعد دار السلطنت بغداد مین داخل ہوا۔ پھر اسکو توزون کی امارت کی خبر پہونچی۔ بعد ازان ترکون مین نفاق پیدا ہوگیا توزون نے بجکج کو گرفتار کرکے نیل کی سلائیان اسکی آنکھون مین پھروا دین۔ سیف الدولہ بغداد سے روانہ ہوکر اپنے بھائی کے پاس موصل چلا گیا

عدل بجکمی کے حالات | یہ عدل بجکم کا خاص خادم تھا مگر پھر ابن رائق کے رفیقون مین داخل ہوکر اسکے ساتھ موصل چلا گیا تھا اور جب ابن رائق مارا گیا تو ناصر الدولہ کے حاشیہ نشینون مین شامل ہوگیا۔ ناصر الدولہ نے اسکو علی بن خلف بن طیاب کے

ہمراہ دیار مضر روانہ کیا۔ چنانچہ علی بن خلف نے دیار مضر پر قبضہ کرلیا اور رایق کے نائب کو جو کہ دیار مضر پر مامور تھا قتل کرڈالا۔ رحبہ متعلقات دیار مضر مین ابن رایق کی طرف سے ایک شخص مسافر بن حسین نامی نامور تھا اس نے رحبہ پر قبضہ کرلیا اور خود سری کے ساتھ خراج وصول کرکے بیٹھ رہا۔ علی بن خلف نے اس کی سرکوبی پر عدل تحکمی کو متعین کیا عدل تحکمی نے اپنے مدبرانہ چالون سے ان بلاد پر قبضہ حاصل کرلیا اور مسافر بھاگ گیا اتراک تحکمیہ یہ خبر پاکر عدل کے پاس آ آکر مجتمع ہوگئے۔ ان لوگون کے مجتمع ہوجانے سے عدل کی قوت بڑھ گئی۔ طریق فرات اور بعض حصہ خابور پر قابض ہوگیا اس اثنار مین مسافر نے اپنی کچھ حالت درست کرلی اور بنی نمیر سے امداد حاصل کرکے قرقیسیا کیجانب چلا گیا اور اسپر قبضہ کرلیا۔ لیکن تھوڑے ہی دنون بعد عدل نے پھر اسکے قبضہ سے اسکو نکال لیا۔ بعدہ عدل نے بقیہ حصہ خابور پر قبضہ کرلینے کا قصد کیا اسکے خاندان والون نے بنی نمیر سے امداد کی درخواست کی عدل نے چندے ان کی امداد سے اعراض کیا تا آنکہ ہنگامہ فساد فرو ہوگیا تب عدل نے ایک روز سمصاب پر جو کہ خابور کا بہت بڑا مشہور مقام تھا بقصد شبخون کوچ کیا اہل سمصاب مقابلہ پر آئے عدل کے ہمراہیون نے سرنگ کے ذریعہ سے شہر پناہ کی دیوار مین بہت بڑا سا روزن کردیا جس سے عدل معہ اپنے ہمراہیون کے شہر مین داخل ہوگیا اور قبضہ کرلیا بعد ازان اور مقامات پر قابض ہوگیا۔ چھ مہینے تک خابور مین ٹھیرا ہوا خراج وصول کرتا رہا مالی اور فوجی قوت بڑھ گئی۔ حوصلے بھی بلند ہوگئے بنو حمدان کے مقبوضات پر قبضہ کرنے کا شوق چرایا۔ چونکہ ان دنون سیف الدولہ موصل اور بلاد جزیرہ مین موجود نہ تھا اسوجہ سے عدل نے پہلے نصیبین کے قصد سے کوچ کیا۔ رحبہ اور حران کیطرف یانس مونسی کی موجودگی کے سبب سے نہ گیا۔ کیونکہ وہ معہ اپنی فوج اور بنی نمیر کے ایک گروہ کے وہان مقیم تھا۔ پس عدل پہلے راس عین

کیجانب گیا پہر راس عین سے نصیبین کیطرف روانہ ہوا رفتہ رفتہ عدل کی سرکشی کا حالات ابوعبداللہ حسین بن سعید بن حمدان تک پہونچی فوجین فراہم کرکے عدل کیطرف بڑہا۔ دونون حریف کا ایک کہلے میدان مین مقابلہ ہوا۔ عدل کے اکثر ہمراہیان نے ابن حمدان سے امن حاصل کرلی اور اسکے لشکرگاہ مین چلے آئے۔ عدل کے ہمراہ معدودے چند نفر باقی رہ گئے ابن حمدان نے عدل کو معہ اسکے بیٹے کے گرفتار کرلیا اور اسکی آنکھون مین نیل سلائیان پہروا دین اور دونون کو آخری ماہ شعبان سنہ ۳۳۱ھ مین بغداد روانہ کردیا۔

روانگی متقی جانب موصل ومراجعت

جس وقت ناصرالدولہ اور سیف الدولہ نے خلیفہ متقی کیخدمت سے رخصت ہوکر بغداد سے مراجعت کی توزون واسط سے بغداد مین آ داخل ہوا اور حکومت وسلطنت پر مستولی ہوگیا پہر بغداد سے واسط کی جانب مراجعت کی اور بصرہ مین مابین اسکے اور ابن بریدی کے رشتہ اتحاد اور اور مصاہرت قایم ہوگیا اس سے خلیفہ متقی کے خیالات مین تبدیلی واقع ہوئی۔ توزون کے بعض ہمراہیون کو موقع ملگیا چنانچہ انہون نے خلیفہ متقی اور وزیرالسلطنت کے کان بہرنے شروع کردیے اور ان دونون کو ابن بریدی اور توزون کے ملجانے سے ڈرایا اتفاق سے انہین دونون ابن شیرزاد بھی توزون کے پاس چلا آیا تھا اور توزون نے اسکو واسط کیجانب روانہ کردیا تھا۔ لگانے بجھانے والون نے خلافت مآب سے ان سب واقعات کو بیان کیا اور ابن بریدی نے جو کچہ خلافت مآب کے ساتھ پچھلے دنون کئے تھے اُن سب کو یاد دلایا۔ پس خلافت مآب نے ابن حمدان کو ایک [illegible] بھیجنے کو لکھ بھیجا تاکہ اسکے ہمراہ موصل کیجانب روانہ ہو۔ چنانچہ ابن حمدان نے اپنے ابن عم حسین بن سعید بن حمدان کے ہمراہ ایک فوج روانہ کی

۱؎ ناسخ کی غلطی ہے ناظرین بجائے سنہ ۲۳۱ھ کے سنہ ۳۳۱ھ پڑہین۔ دیکھو تاریخ ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۱۵۳ مطبوعہ مصر ۱۲

۳۳۲ھ مین یہ فوج بغداد پہونچی۔ خلیفہ متقی معہ اپنے اہل وعیال اور اعیان دولت کے جسمین وزیر السلطنت ابن مقلہ بھی تھا اس فوج کے ہمراہ موصل کیجانب روانہ ہوا۔ کوچ وقیام کرتا ہوا تکریت تک پہونچا اس مقام پر سیف الدولہ خلیفہ متقی سے ملنے کو آیا بعد ازان ناصر الدولہ بھی آپہونچا انہین دونون امیرون کے ساتھ متقی نے موصل کیجانب کوچ کیا۔ پھر جب یہ خبر توزون تک پہونچی تو وہ بھی تکریت کی طرف روانہ ہوا قریب تکریت سیف الدولہ نے اس سے معرکہ آرائی کی تین دن تک لڑائی جاری اور قایم رہی آخر کار توزون نے اس کو ہزیمت دے کر اسکے اور نیز اسکے بھائی کے سواد کو لوٹ لیا۔ سیف الدولہ شکست کہا کے موصل کیجانب بھاگا اور توزون اسکے تعاقب مین تھا ناصر الدولہ اور خلیفہ متقی معہ اپنے رکاب کی فوج کے نصیبین کی طرف کوچ کیا پھر نصیبین سے رقہ کیطرف گیا۔ سیف الدولہ اسی مقام پر ان لوگون سے آملا اور توزون نے موصل پر قبضہ کر لیا۔

بعد اسکے خلیفہ متقی نے ایک عتاب آمود خط توزون کے پاس بھیجا جسمین اسنے توزون پر ابن زیدی سے ملنے کیوجہ سے ناراضی ظاہر کی تھی اور یہ تحریر کیا تھا کہ اگر اب بھی تم اسکے تلافی کرو تو ما بدولت واقبال تم سے راضی ہوجاینگے اور سیف الدولہ و ناصر الدولہ سے مصالحت بھی کرا دی جایگی۔ توزون نے ان باتون کو منظور کر لیا۔ صلحنامہ لکھا گیا ناصر الدولہ نے تین برس تک چھ لاکھ تیس ہزار سالانہ ادا کرنے کے لیئے اپنے مقبوضات کی ضمانت دی تکمیل صلحنامہ کے بعد توزون نے بغداد کی طرف مراجعت کی اور خلیفہ متقی رقہ مین مقیم رہا۔ بعد چندے ادھر خلیفہ متقی کو ابن حمدان کی بیوفائی اور کج ادائی کا احساس ہوا ادھر سیف الدولہ کو یہ خبر لگی کہ محمد بن ینال ترجمان نے خلیفہ متقی کو سیف الدولہ کیجانب سے بدظن کر دیا ہے اور یہ وہی شخص تھا جس نے توزون اور خلیفہ متقی مین ناصافی پیدا کر دی

بھی سیف الدولہ نے موقع پاکر محمد بن ینال کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ خلیفہ متقی کو اس سے
شک اور بدظنی پیدا ہوئی۔ توزون کو مصالحت کے لئے لکھا اور اخشید محمد بن طغج
والی مصر کو طلبی کا فرمان روانہ کیا۔ چنانچہ اخشید مصر سے خلیفہ متقی کی خدمت مین
حاضر ہونے کو روانہ ہوا رفتہ رفتہ حلب پہونچا حلب مین سیف الدولہ کیطرف
سے اسکا ابن عم ابو عبد اللہ سعید بن حمدان حکومت کر رہا تھا۔ ابو عبد اللہ اخشید کی آمد
کی خبر پاکر ابن مقاتل کو جو کہ دمشق مین ابن رائق کے ساتھ تھا اپنا نائب مقرر
کر کے کوچ کر گیا۔ جسوقت ابو عبد اللہ اخشید حلب کے قریب پہونچا ابن مقاتل
اس سے ملنے کو آیا اخشید نے اس کی بیحد عزت کی بڑی آو بھگت سے پیش
آیا اور محکمہ خراج مصر پر اس کو مامور کیا پھر حلب سے خلیفہ متقی کی خدمت مین حاضر ہوکر
رقہ کیجانب روانہ ہوا النصف محرم سنہ ۳۳۳ھ مین خلافت مآب کی شرف حضوری حاصل
کی۔ خلیفہ متقی نے اسکی بیحد عزت افزائی کی اس نے آداب شاہی مین ضرورت سے
زیادہ مبالغہ کیا۔ تحائف ہدایا پیش کئے وزیر السلطنت اور اراکین دولت کو بھی تحفے
دیے اور یہ درخواست کی کہ خلافت مآب میرے ہمراہ مصر یا شام مین چلکر قیام فرماوین
خلیفہ متقی نے انکاری جواب دیا اور اسکو یہ ہدایت کی کہ تم کبھی ہو لگر بغداد کا قصد نہ کرنا
اور توزون کیطرف مائل نہونا اخشید نے اسکی کچھ سماعت نہ کی پھر خلیفہ متقی نے وزیر السلطنت
ابن مقلہ کو توزون کے رعب وداب سے ڈرایا اور یہ حکم دیا کہ اخشید کے ساتھ مصر
جاکر اسکو اسکے تمام بلاد کی سند حکومت عطا کرو وزیر السلطنت نے بھی اس حکم کی
تعمیل نہ کی اس اثنا رمین توزون کے قاصد پیام لیکے دربار خلافت مین حاضر ہوئے
اور انھون نے یہ ظاہر کیا کہ توزون نے خلافت مآب اور وزیر السلطنت کے لئے
حلف اوٹھایا ہے۔ خلیفہ متقی یہ سنکر فرط مسرت سے اوچھل پڑا اور سامان سفر درست
کر کے آخری محرم سنہ مذکور مین بغداد کیجانب کوچ کیا اور اخشید نے مصر کیطرف

معاودت کی۔ جسوقت خلیفہ متقی مقام ہیت مین پہونچا توزون نے حاضر ہوکر زمین بوسی کی۔ اس سے خلیفہ متقی کو یقین ہوگیا کہ توزون نے اپنے حلف کو پورا کیا اور غاشیہ اطاعت اپنے دوش پر رکھ لیا۔ توزون نے خلافت مآب اور وزیر السلطنت کی نگرانی پر چند لوگون کو مامور کردیا مزید بران خلیفہ کی آنکھون مین نیل کی سلائیان پھروادین اور بغداد کی طرف لوٹ آیا پس خلیفہ مستکفی کی خلافت کی بیعت کی۔

رقہ سے خلیفہ متقی کے روانہ ہونے کے بعد ناصر الدولہ نے اپنے ابن عم ابوعبداللہ بن سعید بن حمدان کو رقہ طریق فرات و دیار مضر قنسرین جند عواصم اور حمص پر مامور کیا۔ جسوقت ابوعبداللہ بن سعید رقہ کے قریب پہونچا اہل رقہ کو حکومت خودسری کی طمع ہوئی۔ آمادہ بجنگ ہوئے ابوعبداللہ نے کامیابی کے ساتھ ان لوگون کو زیر کر کے حلب کیجانب مراجعت کی اور اس سے پیشتر ان بلاد پر اسکی طرف سے محمد بن علی بن مقاتل مامور تھا۔

سیف الدولہ کا حلب و حمص پر قبضہ	رقہ سے خلیفہ متقی کی روانگی اور شام کیجانب اخشید کی واپسی پر یانس مونسی تن تنہا حلب مین باقی رہ گیا۔ سیف الدولہ کو دست

درازی کا موقع ملگیا فوراً فوجین مرتب کر کے حلب کی طرف بڑھا اور یانس مونسی کے قبضہ سے اسکو نکال لیا بعد ازان حمص کیجانب قدم بڑھایا کافور (اخشید کے مولے) سے مڈبھیڑ ہوئی سیف الدولہ نے اس کو ہزیمت دیدی کافور نے دمشق کیجانب کوچ کیا اہل دمشق نے اسکو دمشق مین داخل ہونے دیا اتنے مین مصر سے اخشید ملک شام مین آگیا۔ اس وقت اسکی فوجی اور مالی حالت درست ہوگئی تھی سیف الدولہ کا پتہ لگا کے اسکے تعاقب مین روانہ ہوا مقام قنسرین مین فریقین نے صف آرائی کی مگر اتفاق کچھ ایسا پیش آیا کہ خودبخود لڑائی سے رک رہے سیف الدولہ

سے نے جزیرہ کیجانب مراجعت کی اور اخشید سے نے دمشق کیطرف لبعد اُس کے سیف الدولہ سے نے حلب کیجانب کوچ کیا رومیوں کی فوجین یہ خبر پاکر حلب کے سرحد پر آگئین سیف الدولہ سینہ سپر ہوکر مقابلہ پر آیا اور کمال مردانگی سے لڑکران کو مار بھگایا۔

ان واقعات کے بعد ناصر الدولہ بن حمدان کو ان حالات کی خبر لگی کہ توزون سے نے خلیفہ متقی کی آنکھون مین نیل کی سلائیان پھروادی ہین اور خلیفہ مستکفی کے ہاتھ پر خلافت و امارت کی بعیت کرلی ہے۔ ناصر الدولہ سے نے خراج کا بھیجنا بند کردیا توزون کے خدام یہ خبر پاکے ناصر الدولہ کے پاس چلے آئے ناصر الدولہ نے انلوگون کو اپنی خدمت مین رکھ لیا اسی واقعہ سے نے گویا اُن شرائط کا جو فیما بین دربار خلافت بغداد اور ناصر الدولہ کے قرار پائے ہوئے تھے خاتمہ کردیا توزون اور خلیفہ مستکفی فوجین آراستہ کرکے بقصد موصل روانہ ہوئے ناصر الدولہ اور ان دونون سے خط وکتابت شروع ہوئی آخر الامر ۳۳۳ھ کے آخر مین شرائط صلح طے ہوگئے اور صلحنامہ مکمل اور مرتب کیا گیا مستکفی اور توزون سے نے بغداد کیجانب مراجعت کی۔ اس واپسی کے بعد ہی توزون راہی ملک عدم ہوا اسکے بعد امور سلطنت کا انصرام ابن شیرزاد کرنے لگا اس سے نے واسط کی گورنری پر ایک سپہ سالار کو متعین کیا اور تکریت کی حکومت پر ایک دوسرے سپہ سالار کو بھیجا جو سپہ سالار واسط کا گورنر ہوکر گیا تھا اس سے نے معز الدولہ بن بویہ کو دربار خلافت کے حالات لکھ بھیجے اور بغداد پر قبضہ کرلینے کی ترغیب دی پس معز الدولہ بغداد مین آیا اور حکومت و خلافت پر مستولی ہوگیا۔ اسی نے خلیفہ مستکفی کو سریر خلافت سے اوتارا تھا اور مطیع کی خلافت کی بعیت لی تھی۔ باقی رہا وہ سپہ سالار جو تکریت کا حکمران ہوکر گیا تھا وہ ناصر الدولہ کے پاس موصل چلا گیا اور اسکے رفقا مین داخل ہوگیا ناصر الدولہ سے نے اسکو اپنی جانب سے

تکریت کی عنان حکومت عطا کی۔

ابن حمدان اور ابن بویہ جس وقت معز الدولہ بن بویہ نے دار الخلافت بغداد پر
مستولی ہو کر خلیفہ مستکفی کو معزول کیا ناصر الدولہ بن حمدان کو اس سے سخت ناراضی
پیدا ہوئی فوجین آراستہ کر کے موصل سے عراق کیجانب روانہ ہوا معز الدولہ نے
یہ خبر پاکر اپنے سپہ سالارون کو ناصر الدولہ کے مقابلہ پر روانہ کیا دونون فوجون کا
مقام عکبرا مین مقابلہ ہوا سخت اور خونریز جنگ کی نبا پڑی۔ معز الدولہ خلیفہ مطیع کے
ساتھ عکبرا کیطرف روانہ ہوا اس وقت ابن شیرزاد بغداد مین تھا اور وہین انتظام کی
غرض سے مقیم رہا۔ ان لوگون کی روانگی کے بعد ناصر الدولہ سے جا ملا اور اس کی فوجون
کو لاکر داخل کر لیا چنانچہ ناصر الدولہ کی فوج نے غربی بغداد مین پڑاؤ کیا اور خود ناصر الدولہ
شرقی بغداد مین مقیم رہا چونکہ بغداد سے سلسلہ آمد و رفت منقطع ہو گیا تھا اس وجہ
سے معز الدولہ اور خلیفہ مطیع کے لشکرگاہ مین گرانی شروع ہو گئی اور موصل
سے رسد و غلہ جاری رہنے کیوجہ سے ناصر الدولہ کی فوج کو اسکا احساس تک نہوا
مزید بران شیرزاد نے یہ کیا کہ معز الدولہ اور دیلم سے اہل بغداد کے خلاف امداد
طلب کی اس سے اور بھی معز الدولہ کے ہاتھ پاؤن ڈھیلے ہو گئے اہواز کیجانب
واپس چلے جانے کا قصد کیا مگر پھر کچھ سوچ سمجھکر اپنے ہمراہیون کو بالائے دجلہ کے
عبور کرنے کا اشارہ کیا ناصر الدولہ کی فوج نے بڑھکر ان کی مدافعت شروع کی
تھوڑے سے آدمی ناصر الدولہ کے رکاب مین رہ گئے۔ دلاوران دیلم کو موقع ملگیا
قریب ترین مقام سے ناصر الدولہ کے سر پر آپہونچے اور اُسکو ہزیمت دیدی
معز الدولہ نے شرقی بغداد پر قبضہ کر لیا مطیع اپنے محلسرا مین محرم ۳۳۵ھ
مین پھر واپس آیا اور ناصر الدولہ عکبرا کیطرف لوٹ گیا مصالحت کی گفتگو شروع
کی اتراک توزونیہ کو ناصر الدولہ کا یہ فعل ناگوار گزرا سبھون نے مشورہ کر کے اس کے

قتل پر کمر بن باندھ لین ناصر الدولہ کو اس امر کا احساس ہو گیا نہایت تیزی سے موصل کیجانب کوچ کر دیا اسکے ہمراہ ابن شیرزاد بھی تہا۔ بعد اسکے معز الدولہ کے ساتھ مصالحت ہو گئی۔

سیف الدولہ کا دمشق پر قبضہ

۳۳۵ھ مین اخشید ابو بکر محمد بن طغج والی مصر و شام رہگرا ے ملک آخرت ہوا پس حکومت و ریاست کی کرسی پر اس کے بعد اسکا بیٹا ابو القاسم انوجور متمکن ہوا۔ یہ ایک نو عمر شخص تہا اس پر کافور اسود جو اسکے باپ کا خادم تہا مستولی ہو گیا۔ سیف الدولہ اس واقعہ سے مطلع ہو کر دمشق کیجانب آیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ بعد چندے اہل دمشق کو سیف الدولہ سے بدظنی پیدا ہوئی اور ان لوگون نے کافور کو بلا بھیجا سیف الدولہ کو اس کی خبر لگ گئی دمشق سے حلب کیطرف کوچ کر دیا اہل دمشق نے تہوڑی دور تک تعاقب کیا سیف الدولہ نے جزیرہ کیجانب قدم بڑہایا اور انوجور حلب مین مقیم رہا بعد اسکے انوجور اور سیف الدولہ مین مصالحت ہو گئی انوجور نے مصر کیجانب مراجعت کی اور سیف الدولہ حلب کیطرف لوٹ آیا اور کافور نے تہوڑے دنون دمشق کی حکومت پر بدر اخشیدی کو متعین کیا پھر بعد ایک سال کے اسکو معزول کر کے ابو المظفر طغج کو سند حکومت عطا کی۔

ناصر الدولہ اور تکین و اتراک

جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین ناصر الدولہ کے رکاب مین ترکونکا ایک گروہ تہا جو کہ توزون کے ہمراہیون سے تہا اور وہ اس سے ناراض ہو کر ناصر الدولہ کے پاس چلے آئے تھے پس جب ما بین ناصر الدولہ اور معز الدولہ کے مصالحت کی سلسلہ جنبانی شروع ہوئی تو ان ترکون نے ناصر الدولہ کے اس فعل سے ناراض ہو کر ہنگامہ کر دیا اور ناصر الدولہ پر قتل کرنے کے غرض سے ٹوٹ پڑے ناصر الدولہ نے ان لوگون کے پنجہ سے

قرامطہ . . . . . . اور[1] اپنے کو نجات دے کر ساحل غربی سے عبور کیا اور
نے اس کو پناہ دی اور اسکو اسکے مامن تک پہونچا دیا منجملہ ان لوگون کے جو
ناصر الدولہ کے ہمراہ تھے ایک ابن شیرزاد بھی تھا ناصر الدولہ نے کسی مصلحت
سے اسکو گرفتار کر لیا اتراک نے مجتمع ہو کر تکین شیرازی کو اپنا امیر بنا لیا اور جو لوگ
ناصر الدولہ کے ہمراہیون مین سے بچھڑ گئے تھے ان لوگون کو گرفتار کر لیا اور ناصر الدولہ
کا موصل تک تعاقب کرتے چلے گئے۔ ناصر الدولہ نے موصل سے نکلکر نفیبین
کا راستہ لیا اور ترکون نے موصل پر قبضہ کر لیا۔ ناصر الدولہ نے معز الدولہ سے
ترکون کی زیادتیون کی شکایت کی اور امداد کا خواستگار ہوا معز الدولہ نے بسر افسری
اپنے وزیر ابو جعفر ضمیری ناصر الدولہ کی کمک پر فوجین روانہ کین۔ ترکون نے موصل
سے نکلکر ناصر الدولہ کی تعاقب مین نفیبین کیطرف قدم بڑہائے سیف الدولہ یہ خبر
پا کر سنجار چلا گیا پھر وہان سے حدیثہ اور حدیثہ سے سن[2] کا راستہ لیا۔ ترکون کا گروہ
اسکے تعاقب مین تھا اس مقام پر فوجین موجود تھین اونھون نے ترکون سے روک
ٹوک کی باہم لڑائیان ہوئین جسمین ترکون کو ہزیمت ہوئی اور اسکا سردار تکین گرفتار
ہو کر ناصر الدولہ کے پاس بھیجدیا گیا ناصر الدولہ نے اسی وقت اسکی آنکھون مین نیل
کی سلائیان پھروا دین اور جیل مین ڈالدیا بعد ازان ضمیری کے ہمراہ موصل مین آیا
اور ابن شیرزاد کو ضمیری کے حوالہ کر دیا ضمیری نے معہ اس کے بغداد کیجانب
کوچ کیا۔

جمان کی بغاوت جمان نامی ایک شخص توزون کے مصاحبون سے تھا جو ترکون
کے ہمراہ ناصر الدولہ بن حمدان کے پاس چلا آیا تھا پس جب معز الدولہ اور ناصر الدولہ
سے بغداد مین معرکہ آرائیان ہونے لگین تو ناصر الدولہ نے اس سے مشکوک و مشتبہ

[1] اصل کتاب مین جگہہ خالی ہے۔ مترجم

ہوکر دیلمیون کے ایک گروہ کے ساتھہ مصلحتاً رحبہ کی سند حکومت عطا کر کے رحبہ بھیجدیا۔ رحبہ پہونچکر اسکا اقتدار بڑھگیا۔ ۳۳۶ھ مین اس سنے ناصر الدولہ سے بغاوت کر دی اور دیار مضر پر قابض و متصرف ہوجانے کا خواستگار اور مدعی ہوگیا چنانچہ فوجین آراستہ کر کے رقہ کیطرف روانہ ہوا سترہ دن تک اسکا محاصرہ کئے رہا پھر وہان سے شکست کھاکر واپس ہوا اسکے زمانہ غیر حاضری مین اہل رحبہ نے اسکے ہمراہیون اور عمال کو بوجہ ان کی بدچلنی اور بداطواری کے ترغہ کر کے مارڈالا۔ پس جب یہ رقہ سے واپس آیا اور ان حالات سے مطلع ہوا تو اہل رحبہ پر سختی شروع کر دی اور ان پر قتل و غارتگری کا ہاتھہ بڑھایا۔ اس اثنا مین ناصر الدولہ بن حمدان سنے جمان کی سرکوبی کے لئے ایک فوج بسرافسری اپنے حاجب (لارڈ چمبرلین) باروخ روانہ کر دی دریاے فرات پر دونون فوجون کا مڈبھیڑ ہوا بہت بڑی لڑائی ہوی بالآخر جمان کو ہزیمت ہوی اثناء دار وگیر مین جمان دریاے فرات مین ڈوب کر مر گیا۔ باقی رہے اسکے ہمراہی انہون سنے باروخ سے امن کی درخواست کی باروخ سنے ان لوگون کو امن دی اور فتحیابی کا جھنڈا لئے ہوے ناصر الدولہ کیطرف مراجعت کی۔

ناصر الدولہ اور معز الدولہ

ان واقعات کے بعد ناصر الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن بویہ مین پھر آن بن ہوگئی۔ اُدہر معز الدولہ نے ۳۳۷ھ مین بقصد جنگ ناصر الدولہ دار الخلافت بغداد سے کوچ کیا ادہر ناصر الدولہ نے موصل سے نصیبین کیجانب قدم بڑھایا۔ معز الدولہ نے پہونچتے ہی موصل پر قبضہ کرلیا اس سے رعایا کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا طرح طرح کے ظلم و ستم کئے گئے انکا مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ معز الدولہ نے ناصر الدولہ کے کل بلاد پر قبضہ کر لینے کا عزم بالجزم کرلیا تہا کہ اس اثنا مین یہ خبر گوش گزار ہوی کہ خراسان کی فوج نے جرجان اور رے کا

قصد کیا ہے۔ اسیوقت اس نے اپنے بہائی رکن الدولہ کو ایک فوج کا افسر
مقرر کرکے خراسان کیطرف روانہ کیا بعد اسکے ناصر الدولہ نے چوسٹھ ہزار درہم
سالانہ خراج ادا کرنے پر موصل جزیرہ اور شام کی حکومت کی سند حاصل کی
اور مصالحت کرلی منجملہ شرائط صلح کے ایک شرط یہ بہی تہی کہ مساجد مین اسکے
اور نیز اسکے بہائیون رکن الدولہ اور عماد الدولہ کے نامون کے خطبے پڑہے
جائین۔ صلحنامہ لکہے جانے اور مرتب ہونے کے بعد معز الدولہ نے ماہ
ذی الحجہ ۳۳۷ھ مین بغداد کیجانب مراجعت کی۔

غزوات سیف الدولہ | سرحدی بلاد کی زمام حکومت سیف الدولہ بن حمدان کے
قبضہ اقتدار مین تہی اور وہان کے امور انتظامی کے سیاہ وسفید کرنے کا
اختیار اُس کو حاصل تہا۔ ۳۳۵ھ مین دو ہزار قیدیون کی رہائی پر بذریعہ نصر ثملی رومی
عیسائیون سے مصالحت ہوگئی تہی مگر رومیون نے اسگلے سال ۳۳۶ھ مین
بدعہدی کی اور شہر واسر غین مین داخل ہوکر اپنے ظلم وستم کا اس کو شکارگاہ
بنالیا تین دن تک ٹہیرے ہوئے لوٹ مار کرتے رہے۔ رومی عیسائیون کی
تعداد آٹھ ہزار تہی دمستق انکا سردار تہا۔ ۳۳۷ھ مین سیف الدولہ نے اس بدعہدی
کے معاوضہ لینے کی غرض سے بلاد روم پر بقصد جہاد چڑہائی کی رومی فوجین مقابلہ پر
آئین گہمسان لڑائی ہوئی ان لوگون نے اسکو ہزیمت دی رومیون نے مرعش پر
پہونچکر محاصرہ ڈالا اور اسپر قابض ہوکر طرسوس کی جانب بڑہے رومیون سے
اور اہل طرسوس سے متعدد لڑائیان ہوئین۔ انہین واقعات پر سنہ مذکور تمام ہوجاتا
ہے اور فریقین کی قسمتون کا آخری فیصلہ یون ہی ناتمام باقی رہجاتا ہے کہ اس اثنا ر
مین ۳۳۸ھ کا دور آجاتا ہے سیف الدولہ اپنی فوج ظفر موج لئے ہوئے یلغار کرکے
رومی مقبوضات مین گہس جاتا ہے۔ ہر چہار طرف ہنگامہ نمونہ حشر برپا ہوگیا بہت سے

قلعات بزور تیغ مفتوح کرلئے بیشمار مال غنیمت ہاتھہ آیا اور ہزارون کو گرفتار کرکے لونڈی اور غلام بنالیا پہر جب سیف الدولہ نے بلاد روم سے مراجعت کی تو رومیون نے ناکہ بندی کرلی اور نہایت سختی سے عساکر اسلامیہ کو پامال کرنے لگے۔ کچھہ قید ہوئے اور کچھہ قتل کئے گئے۔ جسقدر مال غنیمت مسلمانون کے ہاتھہ لگا تہا اسکو عیسائیون نے واپس لیا سیف الدولہ معدودے چند آدمیون کے ساتھہ جانبر ہوکر نکل آیا۔

اس جنگ کے بعد چندے سکون کا زمانہ رہا۔ ۳۴۱ھ مین عیسائیون نے پہر پیش قدمی شروع کی۔ شہر سروج کو بحالت غفلت لوٹکر تاخت و تاراج کیا۔ اس کی خبر سیف الدولہ تک پہونچی تو اس نے اپنی فوج کو مرتب کرکے ۳۴۳ھ مین رومی مقبوضات پر جہاد کردیا نہایت سختی کے ساتھہ ان کو پامال کرنے لگا اپنے گذشتہ نقصانات کی اس جہاد کے مال غنیمت سے تلافی کرلی انہین لڑائیون مین قسطنطین بن دمستق منجملہ اون آدمیون کے جو قتل کئے گئے تھے قتل کیا گیا دمستق کو اس واقعہ جانکاہ سے بیحد صدمہ ہوا جوش انتقام مین روم روس اور بلغار کی فوجین فراہم کین اور بقصد سرحدی بلاد اسلامیہ کوچ کیا۔ سیف الدولہ کو اسکی خبر لگ گئی اس نے بہی عساکر اسلامیہ کو مجتمع کرکے دمستق کی جلو گری کے خیال سے خروج کیا۔ قریب حرث دونون حریف کا مقابلہ ہوا سخت اور خونریز جنگ کے بعد رومیون کو ہزیمت ہوئی مسلمانون نے عیسائیون کو قید و قتل کرنا شروع کردیا ایک گروہ کثیر عیسائیون کا قید ہوآیا جنمین بعض عیسائی شاہزادے اور انکے مذہبی پیشوا تھے انہین قیدیون مین دمستق کا داماد بہی تہا۔ سیف الدولہ فتحیابی کا سہرہ باندھے ہوئے مال غنیمت اور قیدیون کو لئے ہوئے واپس ہوا جس قدر رومی مقبوضات راستہ مین ملے ان کو تاخت و تاراج کرتا ہوا اذنہ کیجانب مراجعت کی چندے

وہان مقیم رہا تا آنکہ اسکا گورنر طرسوس حاضر خدمت ہوا سیف الدولہ نے اسکو انعام اور جایزہ مرحمت فرما کے حلب کی طرف معاودت کی۔

رومیون کو اس جنگ اور غیر متوقع ہزیمت سے بیحد ملال ہوا خاک بسر حال پریشان اپنے شہرون کی طرف لوٹے اور بعد چندے اپنی حالت کو درست کر کے طرسوس اور الرہا پر چڑہائی کر دی مسلمانون کو ان کے نقل و حرکت کی اطلاع تک نہ تہی جی کہولکر عیسائیون نے ان شہرون کے سواد اور گرد و نواح کو لوٹا اور پامال کیا بہت سے مسلمانون کو گرفتار کر کے واپس آئے۔

سیف الدولہ نے عیسائیون کو اس پیشقدمی کے سزا دینے کی غرض سے سنہ ۳۴۶ھ مین بلاد روم پر بقصد جہاد حملہ کیا۔ بیحد سختی سے کام لیا ہزارہا قصبات اور دیہات اوجڑ گئے متعدد قلعات مفتوح ہوئے عساکر اسلامیہ کے ہاتہہ مال غنیمت سے مالامال ہوگئے۔ قیدیون اور مال غنیمت کی کوئی انتہا نہ تہی الغرض سیف الدولہ قتل و غارت کرتا ہوا خرسنہ تک پہونچا اور اپنی فتحیابی کا جہنڈا خرسنہ مین گاڑ کر مراجعت کی۔ واپسی کے وقت رومی عیسائیون نے ناکہ بندی کر لی اہل طرسوس نے رائے دی کہ چونکہ رومی عیسائیون نے ان راستونکی ناکہ بندی کر لی ہے جس سے آپ بلاد روم مین داخل ہوئے تہے اس وجہ سے مناسب یہ ہے کہ ہم لوگون کے ساتہہ آپ تشریف لے چلین۔ مگر سیف الدولہ نے اہل طرسوس کی رائے کا کچہہ خیال نہ کیا اور نہ ان کے ہمراہ واپس ہوا۔ آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیون نے ہر چہار طرف سے آکر سیف الدولہ کو گہیر لیا جسقدر مال غنیمت رومی عیسائیون سے عساکر اسلامیہ کے ہاتہہ لگا تہا اس کو پہر انہون نے واپس لے لیا۔ ایک جماعت قلیلہ کے سامنہ جو تین سو سے متجاوز نہ تہے بہزار دقت و خرابی لبیار اپنے دار الحکومت مین واپس آیا بعد اسکے سنہ ۳۵۰ھ مین سیف الدولہ کا ایک سپہ سالار جو اسکے آزاد غلامون سے

تہا میا فارقین کیطرف سے بلاد روم مین داخل ہوا بہت سامال غنیمت اور ہزار ہا قیدی لیکر صحیح وسالم واپس آیا۔

ناصر الدولہ معز الدولہ کی ناصافی

ناصر الدولہ اور معز الدولہ بن بویہ کی مصالحت اور ادائے خراج کے اقرار کا بیان ہم اوپر تحریر کر آئے ہین اس مصالحت کے تہوڑے دنون بعد ناصر الدولہ نے بدعہدی کی اور مخالفت کا علم بلند کر دیا۔ سنہ مذکور بضعف منقضی ہوا تہا کہ معز الدولہ نے ناصر الدولہ پر فوجکشی کر دی اور پہونچتے ہی موصل پر قبضہ کر لیا ناصر الدولہ اسکو چہوڑ کر نصیبین چلا گیا اسکے عمال اور سرداران لشکر مال واسباب اٹہا لائے ناصر الدولہ نے ان لوگون کو اپنے قلعات زعفرانی اور کواسی مین ٹہیرایا اور عرب سے سازش کرکے معز الدولہ کے لشکر کی رسد بند کر دی اسوجہ سے معز الدولہ کے لشکر گاہ مین بیحد گرانی ہو گئی۔ مجبوراً معز الدولہ نے نصیبین کیجانب کوچ کیا سبکتگین حاجب کبیر کو موصل کی حکومت پر چہوڑتا گیا اثنا راہ مین یہہ خبر لگی کہ ابو الرجا اور عبد اللہ پسران ناصر الدولہ سنجار مین مقیم ہین۔ یہ سنتے ہی سنجار کیجانب جہک پڑا ابو الرجا اور عبد اللہ یہ خبر پاکے اپنا سارا مال واسباب چہوڑ کر بہاگ گئے معز الدولہ کے لشکر نے بہکراں دونون کے خیمون کو لوٹ لیا۔ بعدازان وہ دونون معز الدولہ کے لشکر گاہ کیطرف لوٹے معز الدولہ کا لشکر ادہر غارتگری مین مصروف مصروف تہا ادہران دونون بہائیون نے بہی اپنی مٹہیان گرم کرلین اور سنجار کیجانب پہر لوٹے معز الدولہ اس وقت قریب نصیبین پہونچ چکا تہا اور ناصر الدولہ یہ خبر پاکر نصیبین سے میافارقین بہاگ گیا تہا۔ اسکے بہت سے ہمراہیون نے معز الدولہ سے امن حاصل کرلی اور اسکے لشکر مین جاکر شامل ہو گئے۔ ناصر الدولہ اپنے بہائی سیف الدولہ کے پاس حلب چلا گیا اور وہین قیام اختیار کیا۔ سیف الدولہ نے معز الدولہ سے اپنے بہائی ناصر الدولہ سے مصالحت کی تحریک شروع کی۔ معز الدولہ

سے نے اس وجہ سے کہ ناصر الدولہ نے ناحق عہد شکنی کی تہی مصالحت سے انکار کیا پس
سیف الدولہ نے ملک کے خراج کی دو کروڑ نو لاکھ کی ضمانت کر لی معز الدولہ نے
اس مصالحت کی بنا پر ناصر الدولہ کے ہمراہیون کو رہا کر دیا یہ واقعہ ماہ محرم ۳۴۸ھ
کا ہے۔ چنانچہ اس مصالحت کے بعد معز الدولہ نے عراق کیجانب مراجعت کی
اور ناصر الدولہ نے موصل کیطرف۔

رومیون کا عین زربہ وحلب پر قبضہ

ماہ محرم ۳۵۱ھ مین دمستق نے پہر سر اوٹہایا۔ رومی عیسائیونکو مجتمع کر کے عین زربہ پر چڑہائی کر دی۔ پہلے اس پہاڑی پر قبضہ کر لیا جو کہ عین زربہ کے قریب تہی اور کسی قدر اس سے بلندی پر واقع تہی بعد ازان عین زربہ پر محاصرہ ڈالا ہر چہار طرف سے قلعہ شکن منجنیقین نصب کرائین اور شب و روز سنگ بازی شروع کر دی اہل شہر نے پریشان ہو کر امن کی درخواست کی دمستق نے ان لوگون کو امن دی اور کامیابی کے ساتہہ شہر مین داخل ہوا اور شہر مین داخل ہونے کے بعد اہل شہر کو امن دینے پر نادم ہوا اسوجہ سے کہ اہل شہر کا حال بیحد زبون اور ابتر ہو گیا تہا تمام شہر مین منادی کرا دی کہ کل باشندگان شہر آج ہی معہ اپنے اہل وعیال کے شہر چہوڑ کر مسجد اقصےٰ چلے جائین اس منادی سے تمام شہر مین مین بہگدر مچگئی ایک گروہ کثیر کثرت اژدہام سے شہر پناہ کے دروازون پر کچل کر مر گیا کچہہ لوگ راہون مین جان بحق تسلیم ہوئے۔ دوسرے وقت تک باقی ماندگان مین سے جسقدر شہر مین پائے گئے وہ مار ڈالے گئے۔ رومی عیسائیون نے اہل شہر کے مال واسباب پر قبضہ کر لیا اور شہر پناہ کی فصیلون کو منہدم کرا دیا علاوہ عین زربہ کے اسی سلسلہ مین تقریباً چون قلعات اور عیسائیون نے مفتوح کر لئے۔ بیس دن کے قیام کے بعد دمستق نے بقصد معاودت مراجعت کی اور اپنی فوج کو قیساریہ مین چہوڑتا گیا۔ چونکہ ابن الزیات والی طرسوس نے

سیف الدولہ بن حمدان کے نام کا خطبہ موقوف کر دیا تھا اسوجہ سے دمستق نے یہ خیال کر کے کہ سیف الدولہ اسکے ساتھ ہمدردی نکریگا آستہ جانے کا تعرض ہوا اور لڑائی چھیڑ دی۔ اسکا بھائی انھین معرکون مین مارڈالا گیا۔ اہل شہر نے سیف الدولہ کے نام کا خطبہ پھر پڑھنا شروع کیا اور اسکی حکومت اور اسکے اقتدار کو تسلیم کر لیا ابن الزیات گھبراکر نہر مین کود پڑا ڈوب گیا۔

اس واقعہ کے بعد دمستق نے سرحدی بلاد کیجانب مراجعت کی اور نہایت تیزی سے حلب کیجانب بڑھا سیف الدولہ فوجین فراہم نکر سکا۔ اپنے تھوڑے سے ہمراہیون کو لیکر مقابلہ پر آیا عیسائیون نے ہزیمت دیدی۔ آل حمدان کمال بیرحمی سے پامال کیے گئے۔ دمستق نے کل اُن چیزون پر جو سیف الدولہ کے محلسرا خارج حلب مین تھا قبضہ کر لیا۔ بہت سا مال و اسباب ہاتھ آیا آلات حرب کی کوئی حد نہ تھی۔ دمستق نے ان چیزون پر قبضہ کر لینے کے بعد محلسرا کو مسمار کرا دیا اور اگلے دن شہر حلب کے محاصرہ پر فوج کو متعین کیا اہل شہر نے بھی مدافعت پر کمر ہمت باندھی۔ دمستق نے اپنے مورچہ کو مصلحتاً کوہ جوشن پر لیجا کر قایم کیا۔ اور رسد و غلہ کی آمد و رفت بند کر دی جس سے شہر کے اندر لوٹ اور غارتگری شروع ہو گئی لوگ اپنے مال و اسباب کے بچانے کی غرض سے لڑنے بھڑنے لگے۔ فتنہ و فساد کے فرو کرنے کے لیے محافظین شہر پناہ کی عنان توجہ اس جانب منعطف ہوئی۔ دمستق نے اس امر کا احساس کر کے شہر پناہ پر قبضہ کر لیا اور کمال آسانی سے شہر کے اندر اپنی فوج کو اوتار دیا پھر کیا تھا سارے شہر پر عیسائیون کا قبضہ ہو گیا۔ اُن عیسائی قیدیون نے بھی نرغہ کر دیا جو حلب مین محبوس تھے قتل و غارتگری کا بازار گرم ہو گیا۔ تقریباً دس ہزار مسلمان قید کر لیے گئے جنمین چھوٹے چھوٹے لڑکے اور نہایت کم سن لڑکیان بھی تھین۔ مال و اسباب جسقدر رومی لیجا سکے لیگئے

باقی کو جلا کر خاک و سیاہ کر دیا۔ بقیۃ السیف مسلمانون نے شہر کے ایک قصبہ مین جا کر پناہ لی اور ہر چہار طرف سے قلعہ بندی کر لی۔ عیسائی بادشاہ کا ہمشیرہ زادہ قلعہ کی طرف محاصرہ کی غرض سے بڑھا۔ اہل قلعہ نے منجنیق کے ذریعہ سے ایک پتھر کھینچ مارا اتفاق سے یہ پتھر اسکے سر پر آلگا فوراً تڑپ کر مر گیا دمستق عیسائی بادشاہ نے اسوجہ سے کل اُن مسلمان قیدیون کو جو اسکے قبضہ مین تھے جنکی تعداد بارہ سو تھی اپنے آنکھون کے روبرو قتل کرادیا اور محاصرہ اوٹھا کر مراجعت کر دی سواد اور مضافات حلب سے متعرض ہوا اور اس امید پر کہ آئندہ میرا چچازاد بھائی ان لوگونکو اپنے ظلم و ستم کا شکار بنانے کو آئے گا شہر کے آباد کرنے کا حکم دے گا مگر اللہ تعالے نے اسکی امید پوری ہونے نہ دیا۔

سیف الدولہ نے ہزیمت کے بعد اپنی فوجی حالت درست کی اور عین زربہ کو عیسائیون کے قبضہ سے نکال لیا۔ اسکی شہرپناہ درست کروائی۔ اسکے حاجب نے اہل طرسوس کو مرتب کر کے بلاد روم پر فوجکشی کی اور ان کے مقبوضات کو تاخت و تاراج کر کے مراجعت کی۔ رومیون نے یہ خبر پا کر قلعہ بستیہ پر چڑھائی کر دی اور اسپر قابض ہو گئے بعد ازان قلعہ دلوکہ پر بھی قبضہ کر لیا علاوہ اسکے اور تین قلعات کو بھی دبا لیا جو اسکے قرب و جوار مین تھے بعد ازان نجا (سیف الدولہ کا غلام) قلعہ زیاد پر حملہ آور ہوا۔ رومیون کے ایک گروہ سے مڈبھیڑ ہوئی کھیت نجا کے ہاتھ رہا رومی شکست کھا کے بھاگے۔ تقریباً پانچ سو عیسائی گرفتار ہوئے۔ اسی سنہ مین ابو فراس بن سعید بن حمدان گورنر منبج کو عیسائیون نے گرفتار کر لیا اور اسی سنہ مین رومیون کا لشکر براہ دریا جزیرہ اقریطش کیطرف گیا۔ معزنے اہل جزیرہ کی کمک پر فوجین روانہ کین سخت اور خونریز جنگ کے بعد رومیونکو ہزیمت ہوئی ایک گروہ کثیر گرفتار کر لیا گیا باقی ماندگان

بہاگ کھڑے ہوئے۔ ۳۵۲ھ مین رومیون نے بلوہ کرکے اپنے بادشاہ کو قتل کرڈالا اور ایک غیر شخص کو حکومت کی کرسی پر متمکن کیا۔

اہل حران کی بغاوت سیف الدولہ نے اپنے بہائی ناصر الدولہ کے بیٹے ہبۃ اللہ کو دیار مضر وغیرہ کی حکومت پر مامور کیا تہا اس نے اہل دیار مضر کے ساتہہ برے برتاؤ کئے تجار کے مال و اسباب کو بظلم و ستم چہین لینے لگا۔ روسا اور امرا پر طرح طرح کے محاصل مقرر کئے اہل شہر وقت اور موقع کا انتظار کرنے لگے پس جب یہ اپنے چچا سیف الدولہ کے پاس چلا گیا تو اہل شہر نے اسکے عمال اور تابعون پر حملہ کردیا اور ان لوگون کو مار کر بہگا دیا ہبۃ اللہ ان واقعات سے مطلع ہوکر ان لوگون کی سرکوبی کی غرض سے ان لوگون کیطرف روانہ ہوا۔ دو ماہ کامل ان کا محاصرہ کئے ہوئے قتل و غارت کرتا رہا بعد اسکے سیف الدولہ ان واقعات سے مطلع ہوکر آپہونچا اہل شہر نے اطاعت کی گردن جہکادی اور ہبۃ اللہ کو شہر مین داخل کرلیا ہبۃ اللہ نے بہی شہر مین داخل ہوتے ہی قتل عام کا حکم دیا۔ بات کی بات مین بغاوت فرو ہوگئی۔

بغاوت ہبۃ اللہ اسی سنہ مین سیف الدولہ نے موسم گرما مین اپنی فوجین بلاد روم پر جہاد کی غرض سے روانہ کین چنانچہ اہل طرسوس ایک سرحد سے داخل ہوئے دوسری سرحد کیطرف سے نجا نے قدم بڑہایا اور چونکہ سیف الدولہ اس سے دو برس پہلے سے عارضہ فالج مین مبتلا ہوگیا تہا اسوجہ سے بغرض معالجہ ایک سرحد پر اس نے بہی پڑاو کردیا۔ اہل طرسوس نے نہایت مستعدی سے اپنے فرائض ادا کئے جہاد کرتے ہوئے قونیہ تک پہونچے اور مظفر و منصور مال غنیمت لئے ہوئے واپس ہوئے پس سیف الدولہ نے بہی حلب کیجانب مراجعت کی درد اور تکلیف کی اسدرجہ زیادتی ہوئی کہ لوگون نے اسکی موت کی خبر اوڑا دی

اسکے بہائی کا بیٹا ہبتہ اللہ حکمرانی کے شوق مین اوٹہہ کہڑا ہوا اور ابن نجا نصرانی کو جوکہ سیف الدولہ کے غلامون سے تہا قتل کر ڈالا اور جب اسکو اپنے چچا کی زندگی کا یقین ہوگیا تو حران کیجانب کوچ کرگیا اور وہان پہونچکر قلعہ نشین ہوگیا سیف الدولہ نے اسکی تعاقب پر نجا کو مامور کیا چنانچہ نجا ہبتہ اللہ کی جستجو اور گرفتاری کی غرض سے حران مین آیا - ہبتہ اللہ یہ خبر پاکر اپنے باپ کے پاس موصل چلا گیا اور نجا نے آخری شوال ۳۵۲ھ مین حران مین قیام کردیا اور اہل حران سے دس لاکہ دراہم بطور تاوان اور جرمانہ کے پانچ دن کے اندر بزور وجبر وصول کئے اہل حران نے اپنے قیمتی قیمتی اسباب فروخت کر ڈالے اور جلا وطن ہوکر میا فارقین کا راستہ لیا -

انجا کی بغاوت سیف الدولہ کا استیلاء

تم اوپر پڑہ آئے ہوکہ نجا کو جو کچہہ اہل حران کے ساتہہ کرنا تہا کرچکا اور ان کے مال واسباب پر بزور وجبر قابض ہوگیا اس سے اس کی قوت بڑہ گئی اور خیالات مین معقول طور سے تبدیلی واقع ہوگئی فوجین آراستہ کرکے میا فارقین کیطرف روانہ ہوا اور بلاد ارمینیہ کا قصد کیا - اکثر بلاد ارمینیہ پر عراق کا ایک شخص جو ابوالورد کے نام سے معروف ومشہور تہا ایک مدت سے قابض ہو رہا تہا - نجا نے ابوالورد کو زیر کرکے اسکے مقبوضات اور قلعات اور شہرون پر قبضہ کرلیا - خلاط اور ملاذکرد پر قابض ہوگیا اور ابوالورد کا سیت سا مال واسباب ضبط کرکے ابوالورد کو مار ڈالا - ان واقعات کے بعد نجا نے سیف الدولہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اتفاق وقت سے اسی زمانہ مین معزالدولہ بن بویہ نے موصل اور نصیبین پر قبضہ کرلیا تہا - نجا نے بنی حمدان کے مقابلہ پر اس سے امداد طلب کی بعد اسکے ناصر الدولہ نے مصالحت کرلی اور معزالدولہ نے بغداد کیجانب مراجعت کی پس سیف الدولہ نے بقصد نجا اپنی فوج کو کوچ کا حکم دیا - نجا مقابلہ سے بہاگ کہڑا ہوا - سیف الدولہ نے کل ان بلاد

پر جسکو نجانے ابوالورد سے چہین لیا تہا قبضہ کرلیا - بعدازان نجا اور اسکے بہائیون اور اسکے ہمراہیون نے سیف الدولہ سے امن کی درخواست کی سیف الدولہ نے ان کو امن دی اور نجا کو بدستور ان کے عہدہ پر بحال رکہا - اس واقعہ کے بعد ماہ ربیع الآخر ۳۵۳ھ مین نجا پر میا فارقین مین اسکے غلامون مین سے ایک غلام نے رات کے وقت اسکے مکان مین حملہ کرکے اسکی زندگانی کا خاتمہ کردیا

جنگ معزالدولہ وناصرالدولہ

مابین ناصرالدولہ اور معزالدولہ کے دس لاکہہ درہم سالانہ پر مصالحت ہوگئی تہی بعد اسکے ناصرالدولہ نے زمین مین باضافہ مقررہ خراج اپنے بیٹے ابو تغلب مظفر کے جانے کی اجازت طلب کی معزالدولہ نے اس درخواست کو منظور نہ کیا اور فوجین مرتب کرکے نصف ۳۵۳ھ مین موصل کیجانب کوچ کردیا ناصرالدولہ یہ خبر پاکر نصیبین چلا گیا معزالدولہ نے پہونچتے ہی موصل پر قبضہ کرلیا اور پہر موصل سے ناصرالدولہ کی تعاقب مین روانہ ہوا روانگی کیوقت موصل کی مالی اور جنگی صیغون پر اپنی جانب سے جداجدا نائب مقرر کرتا گیا - ناصرالدولہ کو نصیبین مین بہی چین سے بیٹہنا نصیب نہوا معزالدولہ کی آمد کی خبر پاکر نصیبین کو خالی کردیا معزالدولہ نے پہونچکر نصیبین پر قبضہ بہی کرلیا ان واقعات کے اثنا مین ابو تغلب کو موقع ملگیا فوراً موصل پر آپہونچا اور غارتگری اور قتل کا ہنگامہ برپا ہوگیا اس کے اطراف وجوانب پر تاخت وتاراج کا ہاتہہ بڑہایا معزالدولہ کے سپہ سالارون اور عمال نے ابو تغلب کے حملون کا مقابلہ کیا اور اسکو فاش شکست دے دی اس سے معزالدولہ کے قلب کو اطمینان حاصل ہوا اور قیام پذیر ہوکر[1] . . . . . اسکے آیندہ حالات کا انتظار کرنے لگا اس مرتبہ ناصرالدولہ موقع پاکر موصل مین آگیا اور معزالدولہ کے ہمراہیون اور سپہ سالارون پر حملہ کرکے قتل کرڈالا

[1] اصل کتاب مین اس جگہہ پر کچہہ نہین لکہا ہے - ۱۲ مترجم

اور ان مین سے جو سپہ سالارون کا سردار تھا اسکو قید کر لیا - مال واسباب
اور آلات حرب جسکو معز الدولہ موصل مین چھوڑ گیا تھا قبضہ کر لیا اور نہایت تیزی
سے کل چیزون کو قلعہ کواشی مین اوٹھا لایا - اس واقعہ کی اطلاع معز الدولہ تک
پہونچی بیحد صدمہ ہوا چونکہ ناصر الدولہ کی قوت بڑھ گئی تھی اور بہت سی پیچیدگیان
پیدا ہو گئی تھین معز الدولہ اسکے مہم کو سر نہ کر سکا - مصالحت کا نامہ و پیام بھیجا ناصر الدولہ
نے پیام صلح پا کے اپنی رضامندی ظاہر کی چنانچہ مابین ناصر الدولہ اور معز الدولہ اس
طور سے مصالحت ہوئی کہ معز الدولہ نے ناصر الدولہ کو موصل ؛ دیار ؛
ربیعہ اور اسکے کل صوبجات کی سند حکومت با دا سے خراج مقررہ مرحمت فرمائی
اور ناصر الدولہ سے یہ اقرار لے لیا گیا کہ بعد مصالحت اُن قیدیون کو قید سے
رہا کر دے جو اسکے قبضہ مین معز الدولہ کے ہمراہیون مین سے ہین الغرض
صلحنامہ مکمل اور مرتب ہونے کے بعد معز الدولہ نے بغداد کیجانب مراجعت کی -

رومیون کا مصیصہ اور طرطوس پر قبضہ

سنہ ۳۵۴ھ مین دمستق عیسائی بادشاہ نے لشکر روم کے ساتھ بلاد اسلامیہ کے تاخت وتاراج کرنے کی غرض سے
خروج کیا - مصیصہ پر پہونچکے محاصرہ ڈالدیا اور نہایت شدت سے لڑائی شروع
کر دی اس کے قصبات اور مضافات کو جلا کر خاک وسیاہ کر دیا - شہر پناہ کے
دیوار مین بہت بڑا اسا روزن بنا لیا اہل شہر کمال جد وجہد سے اس کی مدافعت
کر رہے تھے چنانچہ ایک حد تک اُن کو کامیابی سی ہو گئی تب دمستق نے مصیصہ
سے اذنہ اور طرسوس کیجانب کوچ کیا - اس کے اطراف وجوانب اہین اس کا
جور وستم حد سے متجاوز ہو گیا ہزارہا مسلمان کو تہ تیغ کیا - گرانی بہت بڑھ گئی کھانے کی
اشیا قریب قریب نہ ملنے لگین - سیف الدولہ کا مرض قدیم پھر عود کر آیا جس کی
وجہ سے وہ ان عیسائیون کی سرکوبی کے لئے نہ اُٹھہ سکا - خراسان سے پانچہزار

پیادہ جہاد کی غرض سے آپہونچے۔ سیف الدولہ نے ان کی بڑی آؤبھگت کی اور ان لوگوں کے آجانے کی وجہ سے عیسائیوں کی مدافعت پر اُٹھہ کھڑا ہوا اتفاق یہہ کہ ان مجاہدین کے پہونچنے سے پیشتر رومی عیسائی اپنے بلاد کیجانب واپس ہو گئے تھے پس ان مجاہدین کا گروہ بوجہ گرانی وکمی غلہ سرحدی بلاد مین متفرق اور منتشر ہوگیا۔

رومی عیسائیوں نے پندرہ یوم کے بعد پہر معاودت کی اور دمستق نے اہل مصیصہ اذنہ اور طرسوس کو اپنی واپسی کی دہمکی دی اور ان کو جلا روطن ہو کر چلے جانے کی تاکید کی ان لوگون نے سماعت نہ کی تب دمستق پہر ان لوگون کیطرف لوٹ آیا اور طرسوس کا محاصرہ کرلیا بہت بڑی لڑائی ہوی۔ ہزار ہا جانین تلف ہوئین مسلمانون نے عیسائیون سے بطریقون مین سے ایک بطریق کو گرفتار کرلیا۔ دمستق گہوڑے سے گر کے مرگیا عیسائیون نے خائب وخاسر ہوکر اپنے ملک کی طرف مراجعت کی بعد اسکے نقفور بادشاہ روم نے قسطنطنیہ سے ۳۵۴ھ مین اسلامیہ سرحدی بلاد کیجانب خروج کیا قیساریہ کے نام سے ایک شہر آباد کر کے قیام پذیر ہوا اور پہر چہار طرف فوجین روانہ کین اہل مصیصہ اور طرسوس نے مصالحت کا پیام بہیجا رومی بادشاہ نے صلح کرنے سے انکار کیا اور نبفسہ فوج کے ساتھہ مصیصہ کیطرف روانہ ہوا اہل مصیصہ تاب مقاومت نہ لا سکے رومی بادشاہ بزور وجنگ شہر مین گہس پڑا اور خوب خوب اسکو پامال وتاخت وتاراج کیا وہان کے باشندون کو بلاد روم کیطرف جلا روطن کر کے بہیجدیا۔ ان جلا روطنون کی تعداد دو لاکہہ تہی۔ اس مہم سے فارغ ہوکر طرسوس کیطرف گیا اور اہل طرسوس کو اس شرط پر امن دے کر شہر پناہ کے دروازے کہلوائے کہ وہ لوگ جسقدر مال واسباب بچا سکین اپنے ساتھہ اُٹھا لیجائین اور طرطوس کو چہوڑ کر انطاکیہ چلے جائین۔ چنانچہ اہل طرطوس اس شرط کے مطابق طرطوس کو خیر آباد کہہ کر انطاکیہ کیجانب روانہ ہوئے بادشاہ روم نے چند دستہ فوج کو ان کی نگرانی پر مامور کر دیا تاکہ انطاکیہ کے سوا اور کسیطرف جانے نہ پائین۔ اہل طرطوس

جلاد وطنی کے بعد عیسائی بادشاہ طرسوس کی تعمیر اور آبادی کیجانب متوجہ ہوا ہر طرح سے اس کو مضبوط اور مستحکم بنانے کی تدبیرین کین۔ گرد و نواح سے رسد و غلہ فراہم کر کے طرطوس مین جمع کیا۔ اور جب اس انتظام سے فراغت پائی تو قسطنطنیہ کیجانب مراجعت کی اسکے بعد دمستق بن شمسیق نے بقصد جنگ سیف الدولہ میافارقین کا قصد کیا لیکن بادشاہ قسطنطنیہ نے روکدیا۔

اہل انطاکیہ اور حمص کی بغاوت

جسوقت رومیون نے طرسوس پر قبضہ کر لیا رشیق نعیمی ان کے سپہ سالارون اور انکے مدبرین مین سے چند نفر کے ساتھ انطاکیہ پہونچا۔ ابن ابی الاہوازی بھی جباۃ سے انطاکیہ مین اسکے پاس آگیا اور اسکو بغاوت پر ابھار دیا اور اسکو یہ سمجہایا کہ سیف الدولہ میافارقین مین علیل ہے نقل و حرکت سے مجبور ہو رہا ہے شام سے واپس نہین آسکے گا مزید بران جو کچہ اسکے پاس نقد زر تہا اس سے اس کی امداد کی۔ رشیق نے بغاوت پر کمر باندہ لی اور انطاکیہ کو دبا بیٹھا۔ بعد ازان حلب کیطرف بڑھا۔ اسوقت حلب مین عرقوبہ تہا رفتہ رفتہ اسکی خبر سیف الدولہ تک پہونچی کہ رشیق نے بغاوت پر کمر باندہی ہے ابن الاہواز انطاکیہ چلا گیا ہے اور دیلم مین سے ایک شخص کو اس کی امارت پر مامور کیا ہی اس شخص کا نام وزیر تہا اُس نے اپنے کو امیر کے لقب سے ملقب کیا اور یہ خیال قایم کیا کہ یہ علوی ہے اسنے اپنے کو استاد کے نام سے موسوم کیا۔ اسنے اہل انطاکیہ کے ساتھ ظالمانہ برتاو کئے۔ عرقوبہ نے حلب سے اسکا قصد کیا ان لوگون نے اسکو ہزیمت دیدی بعد اسکے سیف الدولہ میافارقین سے حلب آپہونچا اور فوجین طیار و مرتب کر کے انطاکیہ کے جانب کوچ کیا اور وزیر اور اہوازی سے مدتون لڑتا رہا بالآخر یہ دونون گرفتار کر کے سیف الدولہ کے روبرو پیش کئے گئے سیف الدولہ نے وزیر کو سزائے موت دی اور ابن اہوازی کو چند سے قید رکہہ کے قتل کر ڈالا۔ انطاکیہ کی بغاوت فرو ہو گئی بعد ازان

حمص مین مروان قرملی نے بغاوت کر دی۔ یہ قرامطہ کے متبعین سے تہا سیف الدولہ کیجانب سے یہ سواحل کی حکومت پر تہا پس جسوقت اس کی قوت بڑہ گئی اس نے حمص مین مخالفت کا اعلان کر کے قبضہ کرلیا علاوہ اسکے جن دنون سیف الدولہ میافارقین گیا ہوا تہا اور شہرون پر قابض ہو گیا۔ سیف الدولہ نے اسکی سرکوبی پر عرقویہ اور اپنے خادم بدر کو فوجین لیکر روانہ کیا۔ دونون فریق مدتون گتھے رہے انہین لڑائیون مین مروان کو ایک تیر آلگا مگر پہر بہی نہایت ثابت قدمی سے مدتون لڑتا رہا۔ اسکے ہمراہی جی توڑ کر لڑ رہے تہے انہین لڑائیون مین سے کسی لڑائی مین بدر گرفتار ہو گیا مروان نے اس کو بار حیات سے سبکدوش کر دیا مروان اس واقعہ کے بعد چند دنون زندہ رہا

رومیون کا دارا پر قبضہ

سنہ ۳۵۵ھ مین رومی عیسائیون کا لشکر سرحدی بلاد اسلامیہ کیجانب قتل وغارت گری کی غرض سے خروج کیا چنانچہ آمد پر پہونچکر محاصرہ ڈالدیا اور اہل آمد کے قتل اور قید کرنے مین کامیابی حاصل کی۔ مگر فتحیاب نہوا اہل آمد نے قلعہ بندی کرلی تب عیسائیون نے دارا کیطرف جو کہ میافارقین کے قریب واقع تہا قدم بڑہایا اور اسپر قابض ہو گئے۔ باشندگان دارا نصیبین چلے گئے۔ ان دنون سیف الدولہ وہین موجود تہا ان لوگون کے بہاگ آنے سے بید مغموم ہوا جسوقت عرب کے نامی نامی جنگ آورون کو ان کے ہمراہ لڑائی پر جانے کی غرض سے بلا بہیجا۔ رومی عیسائی یہ خبر پاکر الٹے پاؤن لوٹ گئے اور سیف الدولہ بجائے ان کے وہان پر قیام پذیر ہوا۔ رومی عیسائی دارا سے نکلکر انطاکیہ پر جا پہونچے مدتون اسکا محاصرہ کئے رہے اور اسکے گرد و نواح کو لوٹتے رہے۔ اہل انطاکیہ نے تاکہ بندی کر لی خائب و خاسر ہو کر طرسوس کیجانب معاودت کی۔

وفات سیف الدولہ و تجہیز ناصر الدولہ

ماہ صفر سنہ ۳۵۶ھ مین سیف الدولہ ابو الحسن علی بن ابی الہیجا عبد اللہ بن حمدان نے حلب مین سفر آخرت اختیار کیا۔ نعش میافارقین

ادھر اٹھالائی گئی اور وہین دفن کر دی گئی - بجائے اسکے سریر حکومت پر اسکا بیٹا ابو المعالی شریف متمکن ہوا پھر اسی سنہ کے ماہ جمادی الاولی مین ناصر الدولہ برادر سیف الدولہ کو اسکے بیٹے ابو تغلب نے موصل مین تہکرویا ابو تغلب ناصر الدولہ کا لڑکا تھا قید کرنیکی وجہ یہ تھی کہ ناصر الدولہ نے بوجہ کبر و سنی بد اخلاقی شروع کردی - اسکی اولاد اور اسکے مشیران حکومت نے مخالفت کی ناصر الدولہ ان لوگون کے ساتھ بھی سختی سے پیش آنے لگا اس سے ان لوگون کے دل ناصر الدولہ سے بیزار ہو گئے اور جب ان لوگون کے کانون تک معز الدولہ ابن بویہ کے قصد کی خبر پہونچی تو ناصر الدولہ کی اولاد نے عراق کا قصد کیا ناصر الدولہ نے ان لوگون کو روکا اور یہ کہا کہ صبر کرو یہان تک کہ بختیار بن معز الدولہ داد و دہش کرنے لگے پس جب معز الدولہ کا ذخیرہ ختم ہو جائے گا اسوقت تم لوگون کا فتحیاب ہونا آسان ہو جائے گا اور اگر میرا کہنا تم لوگ نہ سنوگے تو مین تم لوگون کے خلاف معز الدولہ سے امداد طلب کرکے تم لوگون کو بجیدریہ کرونگا اس پر ناصر الدولہ کی اولاد نے اصرار کیا ابو تغلب کو موقع ملگیا اسکے ارکین دولت اور خادمون کو ملا کے اپنے باپ کو گرفتار کرکے قلعہ مین نظر بند کردیا اور اسکی خدمت پر چند لوگون کو مامور کردیا اس معاملہ مین ابو تغلب کے بعض بھائیون نے ابو تغلب کی مخالفت کی اسوجہ سے اسکے کامون اور نظام حکومت مین ایک گونہ اضطراب اور اختلال پیدا ہو گیا مجبورانہ اسکو بختیار بن معز الدولہ سے ملنا پڑا - اپنے بھائیون کے مقابلہ مین دلائل اور براہین پیش کرنیکی غرض سے تجدید عہدنامہ کی درخواست کی پس بختیار بن معز الدولہ نے تیس لاکھ درہم سالانہ پر اسکو سند حکومت دے دی -

ابو المعالی کی حلب مین حکومت سیف الدولہ کے انتقال کے بعد جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین اسکا بیٹا ابو المعالی شریف عنان حکومت کا مالک ہوا - سیف الدولہ نے اپنے زمانہ حیات مین ابو فراس بن ابی العلا سعد بن حمدان کو حلب کی حکومت پر متعین کیا تھا رومیون نے اسکو منبج کی لڑائی مین گرفتار کرلیا - پھر جب ۳۵۵ھ مین ما بین

سیف الدولہ اور عیسایان روم مصالحت ہوئی تو سیف الدولہ نے اسکا زر فدیہ ادا کرکے
اس کو قید فرنگ سے نجات دلوادی تہی اور حمص کی گورنری پر متعین کردیا تہا سیف الدولہ
کی وفات کے بعد اسکو ابو المعالی کیجانب منافرت اور کشیدگی پیدا ہوئی۔ حمص کو چہوڑ کر
حمص ہی کے قریب ایک وادی کے کنارہ صدد نامی ایک گانون مین قیام اختیار کیا اور
مخالفت کا اعلان کردیا پس ابو المعالی نے بنی کلاب وغیرہ دیہاتی عربون کو مجتمع
کرکے عرقوبہ کے ساتہہ ابو فراس کی جستجو اور گرفتاری پر روانہ کیا۔ چنانچہ عرقوبہ اسکی تلاش
مین صدد پہونچا۔ ابو فراس کے ہمراہیون نے ابو فراس کے لیئے امن کی درخواست
ابو فراس بہی انہین لوگون مین تہا عرقوبہ نے ان کو امن دی اور جب وہ لوگ ازاد نہ نکلنے
لگے تو عرقوبہ نے ابو فراس کو گرفتار کرا کے قتل کرڈالا اور سر اوتار کر ابو المعالی کیخدمت
مین بہیجدیا ابو فراس اسکا ماموں تہا۔

اختیار ابو تغلب ناصر الدولہ بن حمدان کی ایک بیوی فاطمہ بنت احمد کردی نامی تہی یہی
ابو تغلب کی مان تہی اسی نے اپنے بیٹے ابو تغلب کا اسکے باپ کی گرفتاری
مین ہاتہہ بٹایا تہا پس جب ناصر الدولہ نظر بند کردیا گیا تو ناصر الدولہ نے اپنے بیٹے
حمدان کو قید کی تکلیف سے نجات دینے کے لیئے بلا بہیجا۔ اتفاق سے
اس خط کے مضمون سے ابو تغلب مطلع ہوگیا پس اس نے اپنے باپ کو قلعہ موصل سے قلعہ
کواشی مین منتقل کردیا۔ رفتہ رفتہ اسکی خبر حمدان تک پہونچگئی۔ اپنے چچا سیف الدولہ
کی وفات کے وقت رحبہ سے رقہ چلا گیا اور اس پر قابض و متصرف ہوگیا تہا۔ جب
اسکو اسکے باپ کا یہ خط ملا تو فوراً نصیبین کیجانب کوچ کیا اور فوجین مرتب کرنے لگا اور
اپنے بہائی کے پاس کہلا بہیجا کہ پدر بزرگوار کو قید کی تکلیف سے نجات دے دو ورنہ
خیر نہ ہوگی۔ ابو تغلب یہ پیام پاکر آگ بگولا ہوگیا سامان جنگ درست کرکے حمدان
سے جنگ کرنے کو کوچ کردیا۔ حمدان قبل جنگ شروع ہونے کے شکست

کہاکے رقہ کی طرف چلا گیا۔ ابو تغلب بھی اسکے تعاقب مین رقہ پہونچا۔کئی مہینے اسکا محاصرہ کئے رہا پھر دونون مین مصالحت ہوگئی اور ہر ایک اپنے اپنے دارالحکومت مین واپس ہو آیا۔ بعد ازان قیدہی کی حالت مین ناصر الدولہ ۳۵۸ھ مین رہگرائے عالم آخرت ہوا۔ موصل مین دفن کیا گیا۔ ابو تغلب نے اپنے بھائی ابوالبرکات کو حمدان کے پاس رحبہ روانہ کیا۔ اتفاق کچھ ایسا پیش آیا کہ حمدان کے ہمراہی اور اعوان وانصار حمدان سے علیحدہ ہو گئے۔ حمدان نے بختیار کے سایہ عاطفت مین پناہ حاصل کرنے کو عراق کا راستہ لیا۔ کوچ وقیام کرتا ہوا ماہ رمضان سنہ مذکور مین بغداد مین داخل ہوا۔ تحائف اور ہدایا پیش کئے بختیار بن معز الدولہ نے ابو تغلب کے پاس نقیب احمد پدر شریف رضی کو اسکے بھائی حمدان سے مصالحت کرلینے کا پیام لیکر بھیجا پس اس نے اس تحریک کے مطابق مصالحت کرلی چنانچہ صلح ہوجانے کے بعد حمدان نے نصف ۳۵۹ھ مین رحبہ کیجانب مراجعت کی۔ ابوالبرکات نے اسکی رفاقت ترک کردی بعد چندے اس نے حمدان کو طلبی کا خط روانہ کیا حمدان نے حاضری سے انکار کیا اسپر ابو تغلب نے اپنے بھائی ابوالبرکات کا دوبارہ اپنی فوجون کا افسر اعلےٰ مقرر کرکے حمدان کی طرف روانہ کیا حمدان نے یہ خبر پاکر رحبہ چھوڑ دیا اور بیابان کا راستہ لیا ابوالبرکات نے رحبہ پر قبضہ کرلیا اور اپنی جانب سے ایک شخص کو مامور کرکے رقہ کیطرف کوچ کیا پھر رقہ سے عرابان کیجانب روانہ ہوا۔ حمدان موقع پاکر رحبہ پہونچگیا اور بزور تیغ شہر مین گھس کر ابو تغلب کے عمال اور حکام کو مار ڈالا۔ ابوالبرکات اس واقعہ سے مطلع ہو کر لوٹ پڑا۔ دونون مین گھمسان لڑائی ہوئی حمدان نے ابوالبرکات کے سر پر ایک ایسی گہری چوٹ پہنچائی جس سے سر پھٹ گیا۔ گھوڑے پر سے کھینچکر زمین پر ڈالدیا اور جھٹ پٹ مشکین باندھکر گرفتار کرلیا۔ زخم کاری پہونچگیا تھا اسی دن

مرگیا۔ نعش موصل لائی گئی اور وہین اپنے باپ کے پاس دفن کیا گیا۔ تب
ابو تغلب نے بذاتہ حمدان کو ہوش مین لانے کی غرض سے طیاری کی۔ اپنے بہائی
ابو فراس محمد کو نصیبین کی حکومت پر مامور کیا پہر تہوڑے دنون بعد اس وجہ سے
کہ اس نے حمدان سے سازش کر لی تہی معزول کر دیا اور طلب کرکے گرفتار کر لیا
بلاد موصل کے قلعہ تلاشی مین لیجا کر قید کر دیا۔ اس واقعہ سے اسکے اور بہائیون
ابراہیم اور حسن پر برا اثر پڑا وہ لوگ اس سے ناراض اور کشیدہ خاطر ہوکر ماہ رمضان
۳۶۰ھ مین اپنے بہائی حمدان کے پاس چلے گئے۔ ابو تغلب اس سے مطلع ہوکر
ان کے سر و نپر پہونچگیا اون لوگون نے مقابلہ سے جی چرایا۔ پہر ابراہیم اور
حسن (اسکے دونون بہائیون) نے براہ مکر و فریب امن کی درخواست کی ابو تغلب نے
ان کو امن دے دی اور ان کے خبث باطنی سے مطلع نہوا۔ حمدان کے اکثر
مصاحبون نے ان دونون کی اتباع کی۔ حمدان سنجار سے عربان واپس آیا اس اثنار
مین ابو تغلب اپنے بہائیون کے دغا اور فریب سے مطلع ہوگیا۔ دونون یہ خبر پاکر بہاگ
گئے بعد ازان حسن نے امن کی درخواست پیش کی اور پہر ابو تغلب کی خدمت مین
لوٹ آیا۔

حمدان نے رحبہ مین بطور نائب اپنے غلام نجا کو مامور کر رکہا تہا۔ نجا نے اسکے
کل اسباب اور مال و زر پر متولی ہوکر معہ اسکے مال و اسباب کے حران بہاگ
آیا۔ اس وقت حران مین سلامہ برقعیدی ابو تغلب کیجانب سے امارت کر رہا تہا۔ پس حمدان
نے رحبہ کیطرف معاودت کی اور ابو تغلب قرقیسیا چلا گیا اور وہان پہونچکر رحبہ
کیطرف فوجین روانہ کین۔ چنانچہ اس فوج نے فرات کو عبور کرکے رحبہ پر قبضہ
کر لیا حمدان اپنی جان بچاکر معہ اپنے بہائی ابراہیم کے سنجار چلا گیا۔ والی سنجار نے
ان دونون کی بڑی آؤ بہگت کی یہ دونون مدتون وہان ٹہیرے رہے اور ابو تغلب

موصل کیجانب واپس چلا آیا - یہ کل واقعات آخری ۳۶۰ھ مین وقوع پذیر ہوے تھے -

رومیون کا شام و جزیرہ کیجانب خروج

۳۸۵ھ مین بادشاہ روم ملک شام مین داخل ہوا چونکہ ملک شام مین کوئی ایسا شخص اسوقت موجود نہ تہا جو اس کو جواب ترکی بترکی دیتا یا اس کی مدافعت کرتا جی کہولکر اطراف طرابلس کو تاخت و تاراج کیا - اہل طرابلس نے اپنے گورنر کو بوجہ اسکے ظلم و ستم کے رفتہ کیبعد وقت نکال دیا تہا رومیونکو موقع ملگیا طرابلس کو لوٹ اور مار کا جولانگاہ بناکے رفتہ کیجانب بڑہنے اور بعد محاصرہ طویل کے اسپر بہی قابض ہوگئے اور خاطرخواہ تاخت و تاراج کیا بعد ازان حمص کی جانب کوچ کیا - اہل حمص نے ان عیسائیون کے پہونچنے سے پہلے حمص کو خالی کر دیا تہا - رومی عیسائیون نے پہونچتے ہی جلا کر خاک سیاہ کر دیا - اور بلاد سواحل کیطرف جہکے - ان شہرون مین سے اٹھارہ شہرون پر اپنی کامیابی کا جہنڈا گاڑا اور عام طور سے قصبات اور دیہات کو پامال کیا - ان واقعات سے عیسائیونکے حوصلہ بڑہ گئے کوئی ان کو روک ٹوک کرنے والا نہ تہا - تہوڑے ہی دنون مین تمام بلاد ساحل اور اطراف شام مین پہیلگئے صرف معدودے چند عرب باقی رہ گئے تہے جو وقتاً فوقتاً عیسائیونکو اپنی چمکتی ہوئی تلوارون کی زیارت کرا دیتے تہے پہر والی روم نے لوٹکر بقصد حصار حلب اور انطاکیہ فوجین فراہم کین مگر یہ سنکے کہ وہ لوگ پوری طور سے مقابلہ پر آینگے اپنے ملک کو لوٹ گیا - اسکے ہمراہ مسلمان قیدیون کا گروہ کثیر تہا جو تعداد مین ایک لاکہ نفر سے تہے - ان دنون حلب مین قرعویہ نامی ایک شخص حکومت کر رہا تہا جو سیف الدولہ کا مولی (آزاد غلام) تہا اس نے عیسائیونکے طوفان بے امتیازی کی خوب روک تہام کی انہین ایام مین بادشاہ روم نے اپنی فوج کو شبخون مارنے کی غرض سے جزیرہ کیجانب روانہ کیا

پس یہ فوج کفر توڑتا تک قتل وغارت کرتی ہوئی پہونچگئی اور اسکے اطراف وجوانب کو بھی کھولکر پامال کیا۔ ابوتغلب مین ان دشمنان اسلام کی مدافعت کی قوت ہی نہ تھی۔

قرعویہ کی خودسری قرعویہ سیف الدولہ کا غلام وہی ہے جس نے اس کے بیٹے ابو المعالی کی حکومتکی بیعت بعد وفات سیف الدولہ لی تھی۔ پس جب ۳۵۸ھ کا دور آیا تو قرعویہ نے ابو المعالی کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اور اسکو حلب سے نکالکر خود حکمران بن بیٹھا۔ ابو المعالی حلب سے نکلکر حران کیطرف گیا اہل حران نے بھی اس کو شہر مین داخل ہونے دیا تب ابو المعالی نے میافارقین کا راستہ اختیار کیا جہان کہ اس کی والدہ تھی۔

ابو المعالی کی والدہ سعید بن حمدان برادر ابو فراس کی بیٹی تھی۔ اس سے کسی نے یہ جڑ دیا کہ ابو المعالی تمہارے قید کرنے کو آتا ہے اسوجہ سے اس نے بھی چند دنون تک میافارقین مین ابو المعالی کو داخل ہونے دیا تاآنکہ اس کو اپنا ذاتی اطمینان ہوگیا اور اسکی طرف سے اسکے خیالات تبدیل ہوگئے تب اس نے ابو المعالی کو اور جن لوگون سے یہ راضی تھی ان کو میافارقین مین داخل ہونے کی اجازت دی۔ رسد وغلہ کا انتظام کر دیا اور باقی ماندگان کو شہر مین داخل ہونے سے روکدیا۔

بعد اس کے ابو المعالی نے جنگ قرعویہ کی تیاری کی یہ ان دنون حلب مین تھا اس نے حلب کی قلعہ بندی کر لی تب ابو المعالی حماۃ چلا گیا اور وہین قیام پذیر ہوگیا۔ حران مین اسیکے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا حالانکہ اسکی طرف سے وہان اس کا کوئی گورنر نہ تھا۔ اہل حماۃ نے مشورہ کر کے اپنے ہی لوگون مین سے ایک شخص کو اپنا حکمران بنا لیا جو ان پر حکومت کرنے لگا۔

میا فارقین کیطرف ابو تغلب کی روانگی

ابو تغلب یہ سنکر کہ ابو المعالی نے بقصد جنگ قرعویہ حلب کی طرف کوچ کیا ہے فوجین مرتب اور مسلح کرکے میا فارقین کیجانب روانہ ہوا سیف الدولہ کی بیوی نے ابو تغلب سے مزاحمت کی اور اس کام مین آڑے آگئی بالآخر دونون مین اس پر مصالحت ہوئی کہ زوجہ سیف الدولہ دولاکہ دینار ابو تغلب کو بطور تاوان یا خرچہ جنگ ادا کرے۔ بعد ازان انکا نے بہانے والون نے زوجہ سیف الدولہ سے یہ جڑدیا کہ ابو تغلب عنقریب شہر پر قبضہ کرنے والا ہے۔ زوجہ سیف الدولہ یہ سنکر برہم ہوگئی رات کیوقت اپنی فوج کو شبخون مارنے کا حکم دے دیا چنانچہ ابو تغلب کے لشکر گاہ سے بہت سامان و اسباب لوٹ گئی ابو تغلب نے بہت و خوشامد پیام بھیجا۔ زوجہ سیف الدولہ نے محض اُن چیزون کو جو اسکے سپاہی لوٹ لے گئے تھے واپس کردیا اور ایک لاکھ درہم پیش کئے اسکے قیدیون کو رہائی دی پس ابو تغلب نے میا فارقین سے معاودت کی۔

انطاکیہ حلب اور بلاد کرد پر عیسائیون کا قبضہ

۳۵۹ھ مین عیسائی رومی لشکر نے انطاکیہ پر قبضہ کرلیا پہلے قلعہ لوقار پر پہونچکر محاصرہ ڈالا۔ قلعہ لوقار انطاکیہ کے قریب ایک قلعہ تھا جسمین عیسائی رہتے تھے۔ رومی عیسائیون نے عیسائیان لوقار سے سازش کرلی اور اس امر پر ان کو راضی کرکے انطاکیہ بھیجدیا کہ وہ انطاکیہ جلا وطن ہوکر چلے جائین اور یہہ ظاہر کرین کہ ہم لوگ رومیون کے ظلم و ستم سے تنگ آکر اپنی عزت اور جان بچا کرنے کے خیال سے انطاکیہ بھاگ آتے ہین اور پھر جب رومی لشکر انطاکیہ پر حملہ آور ہو تو اندرون شہر سے عیسائی رومی لشکر کو شہر پر قبضہ دلانے مین ہاتھ بٹائین۔ چنانچہ اہل لوقار جلا وطن ہوکر انطاکیہ چلے گئے اور ایک پہاڑ پر جو انطاکیہ سے ملا ہوا تھا مقیم ہوئے بعد دو مہینہ کے یعفور والی روم کا بھائی چالیس ہزار کی جمعیت سے

انطاکیہ پر چڑھ آیا اور حملہ شروع کر دیے اہل نوقارنے حسب قرارداد سابق اپنی جانب سے شہر پناہ پر رومی لشکر کو قبضہ دے دیا اہل انطاکیہ اس امر کا احساس کرکے بدحواس ہو گئے۔ عیسائیون نے شہر مین گھسکر قتل اور غارت گری شروع کر دی۔ بیس ہزار مسلمانون کو گرفتار کرکے اپنے دارالحکومت روانہ کر دیا۔ بعد اسکے سامان جنگ درست کرکے حلب کے سر کرنیکو عیسائیون نے قدم بڑھایا۔ ان دنون حلب مین ابو المعالی شریف بن سیف الدولہ امیر قرعویہ اپنے باغی گورنر پر محاصرہ ڈالے ہوئے تھا۔ یہ خبر پاکر کہ رومیون کا ٹڈی دل لشکر حلب کیطرف آرہا ہے حلب کو چھوڑ دیا اور ایک سنسان میدان مین گھس گیا۔ عیسائیون نے پہونچتے ہی شہر حلب پہ قبضہ کر لیا۔ قرعویہ اور اہل شہر نے قلعہ مین جاکے پناہ لی اور دروازے بند کر لیے۔ رومی عیسائی مدتون قلعہ کا محاصرہ کیے ہوئے لڑتے رہے بالآخر قرعویہ نے بشرط ادائے خراج جو فیما بین فریقین طے وقرار پایا ہو گیا تھا مصالحت کر لی۔ علاوہ برین ایک بشرط یہ بھی قرار دی گئی تھی کہ رومی عیسائی لشکر کو مصافات فرات سے رسد بہم پہونچانے مین مزاحمت نہ کیجائے۔ اس مصالحت مین حمص، کفرطاب، معرہ، افامیہ، شیزر اور جس قدر قلعات اور قصبات ان مقامات کے درمیان مین تھے داخل اور شامل ہوئے۔ مقامات مذکورہ بالا کے رہنے والون نے بطور ضمانت چند روسا رومیون کے حوالہ کیے پس رومیون نے حلب سے اپنا محاصرہ اوٹھا لیا۔ اسی اثنا مین برادر والی روم نے ایک فوج عظیم ملاذکرد و مصافات صوبہ ارمینیہ کیطرف روانہ کیا تھا۔ چنانچہ اس فوج نے ملاذکرد پہ محاصرہ ڈالا اور بزور تیغ اسکو مفتوح کر لیا۔ ان پیہم کامیابیون سے ادھر عیسائیون کے حوصلہ بڑھ گئے اُدھر ہر طرف کے سرحدی امرا اسلام عیسائیون

کے رعب سے بید کیطرح تھرا اٹھے۔

قتل یعفور بادشاہ روم یعفور عیسائی قسطنطنیہ کا رومی بادشاہ تہا یہ وہی قسطنطنیہ ہے جو اس وقت سلاطین عثمانیہ کے قبضہ و تصرف مین ہے۔ جو شخص اس شہر کا والی ہوتا تہا وہ دمستق کہلاتا تہا یعفور بہی دمستق تہا خاندان شاہی سے نہ تہا۔ یہ نہایت متعصب اور مسلمانونکا جانی دشمن تہا۔ اسی نے حلب پر زمانہ سیف الدولہ مین قبضہ حاصل کیا تہا طرسوس امنیہ اور عین زربہ کے پہاڑون پر اپنی فتحیابی کا جھنڈا گاڑا تہا۔ اس نے بادشاہ قسطنطنیہ کو جو اس سے پیشتر تہا قتل کر کے عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لی اور اس کی بیوی سے بیاہ کر لیا اس بیگم کے مقتول بادشاہ قسطنطنیہ کے نطفہ سے دو بیٹے تھے۔ قسطنطنیہ کی عنان حکومت پر قبضہ کرنیکے بعد بلاد اسلامیہ پر ظلم و ستم کا ہاتھ بڑہایا۔ تمام سرحد شام اور جزیرہ کو تہ و بالا کر دیا۔ امرار اسلام اس کے نام سے ڈرنے لگے اور ان کو اپنے ملک کے بچانے کی فکر پڑ گئی بعد چندے اس نے ان دونون لڑکون کو جو بادشاہ سابق مقتول کے نسل سے تھے خصی کر ڈالنے کا قصد کیا تاکہ ان کی آیندہ نسل منقطع ہو جائے اور کوئی شخص اسکے لڑکون سے مزاحمت کرنے والا نہ رہجائے۔ اتفاق سے اس قصد سے ان دونونکی مان مطلع ہو گئی شمشقیق دمستق کو اس راز سے آگاہ کیا اور یعفور کے قتل مین اس سے سازش کی چنانچہ اس نے اسکو ایک روز شب مین بار حیات سے سبکدوش کر دیا۔

یعفور کا باپ مسلمان تہا۔ طرسوس کا رہنے والا تہا۔ ابن عطاس کے نام سے معروف تہا۔ اللہ جانے کیا دل مین آئی کہ عیسائی ہو گیا اور قسطنطنیہ چلا گیا ترقی کرتے کرتے بادشاہ ہو گیا اور اسکا ایسا دور دورہ ہوا کہ باید و شاید۔

یہ بہت بڑی غلطی ہے عقلاء کو اس کا خیال ہمیشہ رکھنا چاہیئے۔ مناسب یہ ہے کہ جو شخص بازاری ہو اور بد اصل و بے خانمان ہو اور خاندان حکومت کے نسب سے بعید ہو اسکو اس درجہ پر نہ پہونچنے دینا چاہیے۔ اس مضمون کو ہم مقدمۃ الکتاب مین کافی اور معقول طور سے بیان کر آے ہین۔

ابو تغلب کا حران پر قبضہ نصف ۳۵۹ھ مین ابو تغلب نے حران پر قبضہ کیا تقریباً ایک ماہ کامل محاصرہ کئے رہا بالآخر اہل حران سے دو شخص شب کیوقت ابو تغلب کے پاس مصالحت کرنے کے لئے آے اور کل اہل شہر کے لئے امان حاصل کر کے واپس چلے گئے۔ اہل شہر کو یہ خبر معلوم ہوئی تو بگڑ گئے جنگ پر آمادہ و مستعد ہو گئے مگر پھر سوچ سمجھکر مصالحت پر متفق ہوئے اور ابو تغلب کیخدمت حاضر ہو کر اطاعت اور فرمانبرداری کی قسمین کھائین چنانچہ ابو تغلب معہ اپنے بھائیون اور ہمراہیون کے نماز جمعہ ادا کرنے کو شہر مین گیا اور بعد نماز جمعہ پھر اپنے لشکرگاہ مین واپس آیا۔ سلامت برقعیدی کو جو اصحاب بنی حمدان مین ایک نامور شخص تھا حران کا گورنر مقرر کیا اس اثنا مین یہ خبر گوش گزار ہوئی کہ بنو نمیر نے اطراف موصل مین غارتگری اور قتل کا ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اور وہان کے گورنر برقعید کو قتل کر ڈالا ہے فوراً سامان سفر و جنگ درست کر کے نہایت تیزی سے موصل کیجانب معاودت کی۔

مصالحت قرعویہ اور ابو المعالی ہم اوپر ۳۵۸ھ مین قرعویہ کی خودسری حکومت حلب اور ابو المعالی بن سیف الدولہ کے وہان سے نکل آنے کا تذکرہ تحریر کر آے ہین اور یہ بھی بیان کر آے ہین کہ ابو المعالی حلب سے نکلکر اپنی مان کے پاس میافارقین چلا آیا تھا بعد ازان قرعویہ سے جنگ کرنے اور اسپر محاصرہ ڈالنے کی غرض سے حلب کی طرف پھر مراجعت کی پھر لوٹ کر حمص آیا اور وہین

پذیر ہوا۔ تھوڑے دنون بعد قرعوبہ اور ابوالمعالی مین اسطور پر مصالحت ہو گئی کہ قرعوبہ اسکے نام کا خطبہ حلب مین پڑھے اور دونون معز علوی والی مصر کے علم خلافت کے مطیع ومنقاد رہین۔

رومیون کا بلاد جزیرہ پر حملہ کرنا

۳۶۱ھ مین دمشتق ایک عظیم فوج لیکر جزیرہ کی جانب بڑھا۔ الرہا اور اسکے قرب وجوار کو تاخت وتاراج کرکے اطراف جزیرہ پر ہاتھ مارا۔ لوٹ مار کرتے ہوئے نصیبین تک پہونچا جی کھولکر اس کو پامال کیا پھر دیار بکر کیطرف قدم بڑھایا۔ یہان بھی وہی رویہ ظلم وستم کا اختیار کیا۔ ابو تغلب مین اس قدر دم خم نہ تھا کہ اس طوفان بے امتیازی کی روک تھام کرسکتا مجبوراً نہ بہت سا مال وزر علیسائیون کو دیکر اپنے کو ان کے حلون سے بچا لیا۔ باشندگان اس دیار کا ایک گروہ فریاد وواویلا وامصیتاہ کا مچاتا ہوا بغداد پہنچا۔ جامع مسجدون اور عام گزرگاہون پر بیٹھکر علیسائیون کے ظلم وستم اور مسلمانون کی بیحرمتی کو بیان کرنے اور ان لوگون کو انجام کار اور عواقب امور سے ڈرانے لگے۔ اہل بغداد بھی ان کے ساتھ شریک ہوگئے اور سب کے سب محلسرائے خلافت کیطرف چلے خلیفہ طائع للہ نے یہ خبر پاکر دروازے بند کرا دئے۔ ان لوگون نے سب وشتم سے یاد کرنا شروع کیا اہل بغداد کے چند روسار بختیار کے پاس جا پہونچے وہ اسوقت اطراف کوفہ مین گیا ہوا تھا ان لوگون نے بختیار سے جاکر رومیون کی شکایت کی مسلمانون کی بیحرمتی کے واقعات بتلائے بختیار نے ان لوگون سے رومیون پر جہاد کرنیکا وعدہ کیا ادہر اپنے حاجب سبکتگین کے نام فوجون کی تیاری کا فرمان روانہ کیا اور یہ تحریر کیا کہ عام منادی کرادیجائے کہ ہر شخص کو اس مہم مین شریک ہونا ہوگا۔ اُدھر ابو تغلب بن حمدان کو عزیمت جہاد سے مطلع کرکے رسد اور غلہ اور فوجی سامان مہیا رکھنے کو لکھ بھیجا

چونکہ عوام الناس کا جم غفیر جہاد مین شریک ہونے کی غرض سے مجتمع ہوگیا تھا اس وجہ سے بغداد مین ہنگامہ برپا ہوگیا نوبت جدال و قتال کے پہونچگئی لوٹ مار اور غارتگری شروع ہوگئی۔

رومیون کی ہزیمت دمشق کی اسیری اور موت

دیار مصر اور جزیرہ مین دمشتق کی دستبرد اور ظلم و ستم کرنے سے حوصلہ بڑہ گئے فتح آمد کی طمع دامنگیر ہوگئی۔ ابو تغلب فوجین مرتب کرکے اسکے روک تھام کو بڑہا اس اثنا مین اسکا بھائی ابو القاسم ہبۃ اللہ بھی آپہونچا دونون بالاتفاق دمشتق سے جنگ کرنے کو روانہ ہوئے ماہ رمضان ۳۶۲ھ مین معرکہ آرائی کی نوبت آئی۔ باوجودیکہ عیسائیون کی تعداد زیادہ تھی مگر انکا لشکرگاہ کچہ ایسے موقع پر تھا کہ فوج سواران مطلق بیکار تہی اور نیز وہ لوگ جنگ پر طیار نہ تھے خواہ مخواہ انکو ہزیمت اوٹھانا پڑی دمشتق گرفتار کرلیا گیا۔ اسی زمانہ سے دمشتق ابو تغلب کے پاس محبوس اور نظربند رہا تا آنکہ ۳۶۳ھ مین علیل ہوا علاج مین بیحد کوشش کیگئی متعدد طبیب مجتمع کئے گئے مگر کچہ نفع محسوس نہوا اور مرگیا۔

بختیار کا موصل پر قبضہ

ابو تغلب اور اسکے بھائیون حمدان اور ابراہیم سے کی لڑائیون اور مناقشہ کے واقعات تم اوپر پڑہ آئے ہوا اور یہ بھی تم کو معلوم ہوچکا ہے کہ دونون موخر الذکر بختیار بن معز الدولہ کیخدمت مین ابو تغلب کی شکایت کرنے کو حاضر ہوئے تھے اور بمقابلہ اسکے بختیار سے امداد کی درخواست کی تھی چنانچہ بختیار نے امداد کا وعدہ کیا مگر بطیحہ وغیرہ کے واقعات کچہ ایسے پیش آگئے کہ جس سے بختیار ان کی امداد نکرسکا۔ ان دونون آدمیون پر بختیار کا دیر کرنا شاق گزرا۔ ابراہیم توبھاگ کر اپنے بھائی ابو تغلب کے پاس چلا آیا اسکے بعد بختیار کو ان واقعات سے فراغت حاصل ہوگئی۔ موصل کے قبضہ کا خیال پیدا ہوا۔ اسکے وزیر ابن بقیہ نے

اسوجہ سے کہ ابو ثعلب نے تحریر مین اسکے اداب اور خطاب کا لحاظ نہ کیا تہا موقع پاکر زور دے دیا پس بختیار نے موصل کیجانب کوچ کر دیا ماہ ربیع الآخر ۳۶۳ھ مین موصل کے قریب پہونچا۔ ابو ثعلب یہ خبر پاکر سنجار چلا گیا اور موصل کو رسد وغلہ اور شاہی دفاتر سے خالی کر دیا بختیار نے موصل پر قبضہ کر لیا اور ابو ثعلب نے بختیار کے بعد ہی بغداد کیجانب کوچ کیا اگرچہ اثنار راہ اور نیز سواد بغداد مین کسی قسم کی غارتگری اور لوٹ مار نہ کی مگر اہل بغداد برسر مقابلہ آئے اور اس سے معرکہ آرا ہوئے اس سے عوام الناس مین فتنہ وفساد کی آگ بہڑک اُٹھی جو ابو ثعلب اور اس کے ہمراہیون کے دلی مقاصد کے حاصل کرنے مین سدراہ اور مزاحم ہوگئی علے الخصوص بغداد کے غربی حصہ مین بہت بڑا ہنگامہ برپا ہوگیا۔ رفتہ رفتہ اسکی خبر بختیار کے کانون تک پہونچی فوراً اپنے وزیر ابن بقیہ اور سبکتگین کو بغداد کیطرف روانہ کیا ابن بقیہ تو بغداد مین داخل ہوگیا باقی رہا سبکتگین وہ بغداد کے باہر ایک میدان مین رک رہا۔ ان لوگون کے پہونچ جانے سے ابو ثعلب بغداد مین داخل نہوسکا۔ معمولی طور سے لڑائی کا سلسلہ جاری رکہا اور در پردہ سبکتگین کو بغاوت اور حکومت وسلطنت پر قابض ہوجانے کی تحریک اور ترغیب دیتا رہا مگر سبکتگین نے اسکو پسند نہ کیا تب ابو ثعلب نے بغداد سے موصل کیجانب معاودت کی اور وزیر ابن بقیہ سبکتگین کے پاس آیا اور بصلاح ومشورہ سبکتگین ابو ثعلب سے مصالحت کا نامہ وپیام شروع کیا شرائط صلح یہ قرار پائے کہ بختیار کو خرچہ سفر وجنگ ابو ثعلب ادا کرے اور اس کے بہائی حمدان کو اسکے کل مقبوضات باستثنار ماردین واپس دیدے جائین بعد طے شرایط صلح بختیار کو بذریعہ تحریر مطلع کیا۔ چنانچہ بختیار نے تحریر صلحنامہ کے بعد موصل سے اپنا قبضہ اوٹھالیا اور ابو ثعلب موصل کیطرف روانہ ہوا۔ ابن بقیہ

نے سبکتگین کو بختیار کے پاس چلے جانے کی راے دی تھی مگر اس نے سماعت نہ کی اور کچھ سوچ سمجھکر کوچ کر دیا۔ چونکہ اہل موصل کو بختیار کی ظالمانہ حرکات سے بیحد تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تھا اسوجہ سے ابوتغلب کی آمد کو سنکر ان لوگون نے مسرت ظاہر کی اور بختیار کے جانے پر شکر گزار ہوئے ابوتغلب نے بختیار سے شاہی خطاب اختیار کرنے اور تاوان جنگ کی معافی کی درخواست کی بختیار نے نہایت خندہ پیشانی سے اسکو منظور کر لیا اور سامان سفر درست کر کے موصل سے بغداد روانہ ہوا۔ اثناء راہ مین یہ خبر گوش گذار ہوئی کہ ابوتغلب نے پھر بدعہدی کی ہے۔ اور بعض ارکین دولت بختیار یہ کو جو اپنے اہل وعیال کے لانے کی غرض سے موصل لوٹ گئے تھے قتل کر ڈالا ہے۔ اس خبر کو سنتے ہی زمین پاؤن کے تلے سے نکل گئی بیحد صدمہ ہوا اسی مقام پر قیام کر کے ابن بقیہ اور سبکتگین کو معہ افواج کے طلبی کا خط روانہ کیا اور جب وہ لوگ آگئے تو سب کے سب پھر موصل کیجانب لوٹ کھڑے ہوے۔ ابوتغلب نے یہ خبر پاکر موصل کو خالی کر دیا۔ اور اپنے مصاحبون اور مشیرون کو معذرت کرنے اور اس خبر کی تردید کرنے کے لئے بختیار کیخدمت مین روانہ کیا۔ چنانچہ شریف احمد موسوی نے ابوتغلب کیجانب سے شرائط صلح کی پابندی کا حلف اوٹھایا اس سے پھر بدستور مصالحت ہوگئی۔ تب بختیار نے بغداد کیجانب مراجعت کی اور واپسی کے پہلے اپنی بیٹی کو ابوتغلب کی درخواست پر جہیز دیکر رخصت کر دیا بختیار نے قبل ان واقعات کے اپنی بیٹی کا عقد ابوتغلب سے کر دیا تھا۔

ابوالمعالی دوبارہ حلب مین

ہم اوپر بیان کر آے ہین کہ قرعو یہ نے جو کہ ابوالمعالی کے باپ سیف الدولہ کا خادم تھا ابوالمعالی پر مستولی ہوگیا تھا اور ابوالمعالی کو ۳۵۸ھ مین حلب سے نکالکر خود حکمران بن بیٹھا تھا پس ابوالمعالی اپنی والدہ کے

پاس میا فارقین چلا گیا تھا پھر میا فارقین سے اپنی والدہ کے ہمراہ حماۃ مین جاکر مقیم ہوا تھا۔ ان دنون رومیون نے اہل حمص کو امان دے دی تھی جس سے اسکی آبادی بڑھ گئی تھی۔ قرعویہ نے حلب مین اپنے خادم بکجور کو اپنی نیابت پر مامور کیا تھا اسنے اپنی قوت بڑھا کر بحکم چاہ کندہ را چاہ در پیش قرعویہ کو قلعہ حلب مین قید کردیا اور دو برس تک حکومت کرتا رہا۔ قرعویہ کے ارکین اور مصاحبین نے ان واقعات سے ابو المعالی کو مطلع کیا اور حلب پر قبضہ کر لینے کی درخواست کی چنانچہ ابو المعالی فوجین طیار کرکے حلب پر آپہونچا چار ماہ کامل محاصرہ کئے ہوئے لڑتا رہا بالآخر بزور تیغ مفتوح کر لیا اور اسکا انتظام مالی اور فوجی درست کرکے عمائدین بنو ابین تا آنکہ حکومت دمشق پر منتقل ہوا جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائیگا۔

عضد الدولہ بن بویہ کا موصل پر قبضہ

جسوقت عضد الدولہ بن بویہ نے دار الخلافت بغداد پر قبضہ کر لیا اور اسکے برادر عم زاد (معز الدولہ) بختیار کو ہزیمت ہوئی اس وقت بختیار معدودے چند آدمیون کے ساتھ شام کیطرف روانہ ہوا۔ حمدان بن ناصر الدولہ برادر ابو تغلب عضد الدولہ کے ہمرکاب تھا اس نے بجائے شام موصل پر پہلے قبضہ کرلینے کی ترغیب دی اگرچہ اس سے پہلے عضد الدولہ نے بوجہ مراسم اتحاد ابو تغلب سے متعرض نہونے کا عہد و پیمان کر لیا تھا مگر حمدان کی ترغیب سے اس عہد و پیمان کو بالائے طاق رکھ کے موصل کیطرف قدم بڑھایا جسوقت تکریت کے قریب پہونچا ابو تغلب کے سفراء پیام صلح اور اظہار دوستی کی غرض سے حاضر ہوئے اور یہ ظاہر کیا کہ آپ بنفس نفیس معہ اپنی فوج کے تشریف لے چلئے ہم ہر طرح سے آپ کے معین و مددگار ہین مگر شرط یہ ہے کہ ہمارے بھائی حمدان کو ہمارے حوالہ فرما دیجئے چنانچہ عضد الدولہ نے حمدان کو ابو تغلب کے سفیرون کے حوالہ کردیا ابو تغلب نے اسکو جیل مین ڈالدیا۔

بختیار نے شکست کے بعد اپنی گئی ہوئی حالت کو درست کیا اور طیاری کرکے
حدیثہ کیجانب کوچ کیا ابو تغلب سے ملاقات کی اور اسکے ساتھ بیس ہزار
جنگ آوران کی جمعیت سے عراق کیطرف بڑہا۔ عضد الدولہ بھی اس خبر سے مطلع
ہوکر ان دونون پر حملہ آور ہوا ماہ شوال ۳۶۶ھ مین فریقین سے اطراف تکریت مین
معرکہ آرائی ہوئی۔ عضد الدولہ نے اپنے دونون حریفون کو ہزیمت دیدی اثناء
دار وگیر مین بختیار مارا گیا اور ابو تغلب جان بچا کر موصل کیطرف بہاگا عضد الدولہ
نے تعاقب کیا چنانچہ ماہ ذی قعدہ سنہ مذکور مین موصل پر قبضہ کرلیا۔ قیام پذیر
ہونے کے خیال سے رسد وغلہ کافی مقدار سے اپنے ہمراہ لایا تھا
پس موصل مین قیام کرکے ابو تغلب کی جستجو اور تلاش مین متعدد سرایا روانہ کیے
انہین سرایا کے ساتھ مرزبان بن بختیار اور اسکے ماموں ابو اسحاق وطاہر پسران معز الدولہ
اور انکی والدہ بھی تہی۔ اسی غرض کے حاصل کرنے کے لئے اسکے ہمراہیون مین سے
ابو الوفا طاہر بن اسمٰعیل اور ابو طاہر طعان (اسکا حاجب) جزیرہ ابن عمر کیجانب گیا تہا
ابو تغلب پہلے نصیبین گیا پہر نصیبین سے میافارقین چلا آیا اور وہین قیام پذیر
ہوگیا۔ جب اسکو یہ خبر لگی کہ ابو الوفا میری جستجو اور تلاش مین آرہا ہے تو میافارقین
کو چہنر آباد کیکے تدلیس کا راستہ لیا بعد اسکے ابو الوفا وارد میافارقین
ہوا۔ اہل میافارقین نے شہر مین داخل ہونے سے روکدیا ابو الوفا نے میافارقین
کو بحالہ چہوڑ کر ابو تغلب کی جستجو مین کوچ کیا ابو تغلب اس سے مطلع ہوکر اردن روم
سے نکلکر حسنیہ (مضافات جزیرہ) کی طرف آیا پہر حسنیہ سے قلعہ کواشی کیجانب گیا
اور وہان سے اپنے مال واسباب اور ذخیرہ کو منتقل کرکے مراجعت
کی ابو الوفا بھی لوٹ کر میافارقین آیا اور اسپر محاصرہ ڈالدیا۔
عضد الدولہ کو ابو تغلب کی قلعات کیطرف آنے کی خبر لگ گئی تہی

اسوجہ سے فوجین آراستہ کر کے ان قلعات کی طرف آیا مگر ابو تغلب ہاتھہ نہ لگا۔
اسکے بہت سے ہمراہیون نے عضد الدولہ سے امان حاصل کر لی۔ عضد الدولہ
مجبوراً موصل لوٹ آیا اور اپنے ایک سپہ سالار طغان نامی کو تدلیس کی طرف روانہ
کیا ابو تغلب یہ خبر پاکر بھاگ گیا اور اسکے بادشاہ وردرومی کے پاس چلا گیا
چونکہ وردرومی اپنے شہنشاہ سے حکومت وسلطنت کے بابت لڑ رہا تھا اسوجہ
سے ابو تغلب کے آنے کو وردو نے غنیمت شمار کر کے بیحد اظہار اتحاد کیا
ابو تغلب نے اس خیال سے کہ اسکے ذریعہ سے اپنے اغراض کے حاصل
کرنے مین آسانی ہوگی رشتہ مصاہرت قایم کر لیا۔ عضد الدولہ کا لشکر اس نقل
وحرکت کے زمانہ مین ابو تغلب کے تعاقب مین تھا۔ اتفاق سے اس لشکر کا
ابو تغلب سے مڈبھیر ہوگیا اس نے اسکو ہزیمت دے دی اور نہایت سختی
سے پامال کیا بقیۃ السیف نے بھاگ کر قلعہ زیاد مین جو کہ خرت برت کے نام
سے موسوم تھا پناہ لی اور ورد کے پاس امداد کا پیام بھیجا ورد نے معذرت کی
کہ مین اندنون اپنے بادشاہ سے حکومت وریاست کی بابت لڑجھگڑ رہا ہون آئندہ
بشرط فراغت وکامیابی مدد کرونگا مگر خوش قسمتی سے بجاے کامیابی کے ورد
کو بادشاہ روم کے مقابلہ مین ہزیمت ہوئی ابو تغلب اسکی امداد سے ناامید
ہو کر بلاد اسلامیہ کیجانب واپس آیا اور آمد مین پہونچکر قیام پذیر ہوگیا تاآنکہ میافارقین
کے حالات کی خبر گوش گزار ہوئی۔
ابوالوفا نے ابو تغلب کی تعاقب سے واپس ہو کر میافارقین کا محاصرہ کر
لیا تھا ان دنون ہزار مرد اسکا والی تھا اس نے نہایت حزم واحتیاط سے
شہر کی حفاظت کی اور بکمال مردانگی سے تین ماہ کامل ابوالوفا کی مدافعت
کرتا رہا بعد ازان اسی زمانہ مین راہی ملک عدم ہوگیا ابو تغلب نے بجاے

اسکے حمدانیہ غلاموں مین سے مونس نامی ایک آزاد غلام کو میافارقین کی حکومت پر مامور کیا۔ ابوالوفا نے سرداران شہر سے سازش کی کوشش کی چنانچہ وہ ابوالوفا کی جانب مائل ہو گئے پس ابوالوفا نے اور لوگون کو ملا نے چلانے کی غرض سے چند آدمیون کو انہین سردارون کے پاس روانہ کیا جنہون نے اس سے سازش کر لی تہی۔ مونس کو اسکی خبر لگ گئی مگر ان لوگون کی مخالفت کا کوئی پتہ نہ لگا سکا اطاعت جہکادی اور امن کا خواستگار ہوا۔ ابوالوفا نے کامیابی کے ساتہہ شہر پر قبضہ کر لیا۔

زمانہ محاصرہ میافارقین مین ابوالوفا نے میافارقین کے کل قلعات کو بزور تیغ مفتوح کر لیا تہا اسوجہ سے اسکو کل دیار بکر پر قبضہ کر لینے کا خاصہ موقع ملگیا۔ ابوتغلب کے رفیقون اور عمال نے اس سے امن کی درخواست کی ابوالوفا نے ان لوگون کے ساتہہ اچہے برتاؤ کئے اور موصل کیجانب مراجعت کی۔ رفتہ رفتہ جبکہ ابوتغلب دارالحرب سے واپس آرہا تہا ان واقعات کی خبر اسکے کانون تک پہونچی رحبہ کا قصد کیا اور عضدالدولہ کی خدمت مین امداد و اعانت کا پیام بہیجا عضدالدولہ نے بشرط حاضری اس درخواست کو منظور کیا ابوتغلب نے اس سے انکار کیا۔ تب عضدالدولہ نے دیار مضر پر قبضہ کر لیا۔ ابوتغلب کیجانب سے اس ملک پر سلامہ برقعیدی جو کہ بنی حمدان کے بہت بڑے رفیقون سے تہا مامور تہا۔ ابوالمعالی بن سیف الدولہ نے حلب سے ایک فوج اسکے سر کرنے کو روانہ کی تہی۔ سلامہ نے سینہ سپر ہو کر اس فوج سے مقابلہ کیا مدتون لڑائیان ہوتی رہین۔ ابوالمعالی عضدالدولہ کے پاس مصالحت کا پیام لیکر حاضر ہوا پس عضدالدولہ نے نقیب ابواحمد موسوی کو سلامہ برقعیدی

کے پاس روانہ کیا۔ چنانچہ متعدد لڑائیون کے بعد سلامہ نے شہر کو اسکے حوالہ کردیا اور رقہ کو اپنے لیئے اس سے لیلیا باقی ماندہ شہرون کو سعد الدولہ کو دیدیا اسی زمانہ سے یہ ملک اسکے قبضہ مین چلا گیا

ان واقعات کے بعد عضد الدولہ نے رحبہ پر بھی قبضہ کرلیا اور آہستہ آہستہ اسکے کل قلعات پر متصرف اور قابض ہوگیا اور اپنی جانب سے ابوالوفا کو موصل پر مامور کرکے ماہ ذی قعدہ سنہ ۳۶۸ھ مین بغداد کی جانب مراجعت کی۔ بعدہ عضد الدولہ نے ایک عظیم فوج کو اکراد ہکاریہ کے سرکرنیکو صوبجات موصل کیطرف روانہ کیا۔ اس فوج نے ان لوگونکا محاصرہ کیا لڑائیان ہوئین بالآخران لوگون نے اطاعت کی گردن جھکادی اور اپنے قلعات کو ان کے حوالہ کردیا ان لوگون نے موصل مین قیام اختیار کیا۔ اتفاق سے مابین انکے اور انکے شہرون کے برف بکثرت پڑا جس سے وہ لوگ اپنے شہرون کی طرف نہ واپس ہوسکے اکراد ہکاریہ کو موقع ملگیا اس فوج کے سپہ سالار کو قتل کرکے موصل کی راہ مین صلیب پر چڑھا دیا

قتل ابوتغلب بن حمدان ہرگاہ ابوتغلب بن حمدان کو عضد الدولہ کی اصلاح اور موصل کیجانب مراجعت کرنیسے ناامیدی محسوس ہوئی اس وقت اس نے شام کا راستہ لیا۔ ان دلون دمشق کی حکومت پر قسام (عزیز علوی حاکم مصر کا ایلچی) حکومت کررہا تھا۔ قسام نے بعد افتکین کے دمشق پر قبضہ کیا تھا اس واقعہ کو کہ کیونکر افتکین نے دمشق پر قبضہ حاصل کیا اور بعد افتکین کے قسام کیسے مالک و متصرف ہوا ہم اوپر بیان کرآئے ہین۔ الغرض قسام نے ابوتغلب کی آمد کی خبر پاکر خائف و ترسان ہوا کر اسکو شہر مین داخل ہونے سے روکدیا۔ چنانچہ ابوتغلب شہر کے باہر قیام پذیر ہوا اور عزیز علوی والی مصر کو اس واقعہ سے مطلع کرکے امداد کا خواستگار ہوا۔ تھوڑے دلون بعد یہ خبر آئی کہ عزیز نے امداد دینے کی غرض

سے اسکو اپنے پاس بلایا ہے - ابو تغلب یہ سنکر طبریہ کیجانب روانہ ہوگیا روانگی سے پیشتر قسام سے اور اس سے چند لڑائیاں بھی ہوئی تھین - بعد اسکے فضل عزیز علوی کیطرف سے قسام سے جنگ کرنے اور اس پر دمشق مین محاصرہ ڈالنے کیلئے آپہونچا - فضل اور ابو تغلب سے طبریہ مین ملاقات ہوئی عزیز علوی کی طرف سے ہر طرح کی امداد کا وعدہ کیا ابو تغلب نے اسکے ہمراہ دمشق چلنے پر ستعدی ظاہر کی چونکہ ابو تغلب اور قسام سے دو دو ہاتھ چل گئی تھی اسوجہ سے فضل نے ابو تغلب کو اس ارادہ سے باز رکھا مگر پھر بھی فضل اپنے ارادون مین کامیاب نہوا نرمی اور مصالحت سے کام نہ چلا قسام سے اور فضل سے ان بن ہوگئی قسام نے فضل کو دمشق سے نکال باہر کیا بعد اسکے ابو تغلب نے بنو عقیل کو مجتمع کرکے ماہ محرم ۳۶۹ھ مین رملہ پر چڑہائی کی فضل اور دغفل نے اس خیال وخوف سے کہ مبادا ابو تغلب کی قوت نہ بڑھی متفق ہوکر ابو تغلب سے مقابلہ کیا بنو عقیل میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے صرف سات غلامونکی ایک چھوٹی سی جماعت باقی رہ گئی جسمین کچھ اسکے غلام تھے اور کچھ اسکے باپ کے تھے - بدرجہ مجبوری ابو تغلب کو بھی بھاگنا پڑا اطلب نے تعاقب کیا ابو تغلب کی غیرت وجرارت نے روک کر جنگ پر آمادہ کردیا چنانچہ ابو تغلب تن تنہا کھڑا ہوگیا اور لڑنے لگا اطلب نے ابو تغلب کے سر پر ایک گہری چوٹ رسید کی جس سے پکا کھاکے ابو تغلب زمین پر گر پڑا اطلب نے اسکی مشکین باندھ لین اور گرفتار کرکے ہوئے دغفل کے پاس لے آیا - فضل کی یہ راے ہوئی کہ ابو تغلب پابزنجیر عزیز علوی کے پاس بھیجدیا جائے دغفل نے اس خوف سے کہ مبادا عزیز اسکو اپنا دائیان بازو نہ

لہ عزیز علوی حاکم مصر کا ایک سپہ سالار تھا جو اس اطراف وبلاد مین زیر حکومت عزیز علوی حکمرانی کر رہا تھا مگر اسکے احکام کا پابند نہ تھا - تاریخ ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۲۷۸ -

بنا سے جلبیا کہ افتگین کو بنا لیا تہا قتل کر ڈالا اور فضل سے نے سر اوتار کر مصر روانہ کر دیا
بنو عقیل سے نے اسکی بہن جمیلہ اور اسکی بیوی بنت سیف الدولہ کو ابو المعالی کے پاس حلب بھیجدیا
ابو المعالی نے جمیلہ کو موصل روانہ کر دیا ابو الوفا والی موصل سے نے عضد الدولہ کے پاس بغداد بھیجدیا
پس یہ بغداد مین عضد الدولہ کے محلسرا کے ایک حجرہ مین قید کر دی گئی۔

بادشاہ روم کے مخالف کا دیار بکر آنا اور واپس جانا
ارمانوس والی روم بوقت وفات دو چہوٹے لڑکے چہوڑ گیا تہا ان مین سے ایک کا نام بسیل تہا دوسرے کا قسطنطین بعد وفات اپنے باپ کے دونون متفق ہوکر حکمرانی کرنے لگے۔ اس اثنا مین دمستق یعفور بلاد اسلامیہ کو تہ وبالا کر کے واپس آیا۔ رومیون نے مجتمع ہوکر ارمانوس کے دونون لڑکون کی نیابت پر اسکو مامور کیا پس ان دونون کی مان نے ابن شمشیق کو یعفور دمستق کے قتل کی ترغیب دی اور بعد قتل یعفور بجائے اسکے دمستق کے عہدہ دینے کا وعدہ کیا چنانچہ ابن شمشیق نے یعفور کو قتل کر کے اسکے بہائی لاون اور بہتیجے وردیس بن لاون کو گرفتار کر کے کسی قلعہ مین قید کر دیا اور عہدہ دمستق سے سرفراز ہوکر فوجین آراستہ کر کے بلاد شام کیطرف خروج کیا اور نہایت سختی سے پامال کرتا ہوا طرابلس پہونچا اور اسپر محاصرہ ڈالدیا۔

موجودہ حکمرانان روم کے مان کا ایک خصی بہائی تہا جو ان دنون وزارت کے عہدہ سے ممتاز تہا اس سے نے ایک شخص کو ابن شمشیق کے زہر کہلانے پر مامور کر دیا زہر کہلانے کے بعد ابن شمشیق کو اس امر کا احساس ہوا محاصرہ اوٹہا کر قسطنطنیہ کیجانب نہایت تیزی سے کوچ کیا مگر اثنار راہ مین مر گیا۔ وردبن منیر نامی ایک شخص بطریقون اور سپہ سالارون سے اسکے ہمراہ تہا اسکے مرنے پر وردو کو حکومت و سلطنت کی طمع دامنگیر ہوئی ابو تغلب سے خط و کتابت کر کے رسم اتحاد قایم کی اور اسکو اپنا داماد بنا کے اپنا مددگار و معاون بنا لیا پہر کیا تہا سرحدی مسلمانون سے

ایک عظیم فوج مرتب کرکے ملک روم پر چڑہائی کردی رومی حکمرانون نے مقابلہ پر فوجین روانہ کین وردان کو ہزیمت پر ہزیمت دیتا گیا رومی حکمرانون کو بیحد خطرہ پیدا ہوا باہم مشورہ کرکے وردیس بن لاوون کو قید کی تکلیف سے نجات دے کر بسرکردگی فوج عظیم وردکے سر کرنے کو روانہ کیا وردا اور وردیس مین گھمسان لڑائیان ہوئین بیحد خونریزی ہوئی فریقین کے ہزارہا آدمی کام آگئے بالآخر ورد کو ہزیمت ہوئی ۳۶۹ھ مین شکست کہاکر دیار بکر کیجانب بھاگا میافارقین کے قریب پہونچکر قیام پذیر ہوا اور اپنے بہائی کو عضدالدولہ کیخدمت مین امداد کی درخواست لیکر روانہ کیا۔ انہین دنون دونون حکمرانان قسطنطنیہ نے بہی عضدالدولہ کے پاس پیام بہیجا پس عضدالدولہ ان دونون کیجانب مائل ہوگیا اور وردا اور اسکے ہمراہیون کی گرفتاری کا حکم دے دیا چنانچہ ابوعلی تیمی والی دیار بکر نے ورد کو معہ اسکے لڑکے بہائی اور ہمراہیون کے گرفتار کرکے میافارقین کے جیل مین ڈالدیا بعد چندے پابزنجیر بغداد روانہ کردیا مدتون یہان بہی قید رہا تاآنکہ ان کو بہارالدولہ بن عضدالدولہ نے ۳۷۵ھ مین اس شرط سے رہا کیا (۱) یہ کہ مسلمان قیدیون کو بعوض اپنے رہائی کے رہا کردے (۲) یہ کہ سات قلعات معہ جملہ مال و اسباب و مضافات کے مسلمانون کے حوالہ کرے (۳) یہ کہ آئندہ تا زندگی بلاد اسلامیہ سے کسی طرح متعرض نہو۔ ورد نے ان شرائط کو قبول کیا اور سامان سفر درست کرکے روانہ ہوا۔ اثناء راہ مین ملطیہ پر قبضہ و تصرف حاصل کیا ملطیہ کے سامان جنگ و مال و زر کیوجہ سے اسکی قوت مین نمایان ترقی ہوگئی وردیس بن لاوون نے کہہ اکر بایں شرط کہ قسطنطنیہ اور اسکا شمالی حصہ خلیج سے اسکے قبضہ مین رہے باقی پر ورد متصرف و قابض ہو مصالحت کی درخواست پیش کی۔ ورد نے اس پر کچھہ توجہ نہ کی پہونچکر قسطنطنیہ کا محاصرہ کرلیا اس وقت

قسطنطنیہ مین دونون بادشاہ پسران اربانوس والی قسطنطنیہ موجود تھے ان دونون بادشاہو کا نام بسیل اور قسطنطین تھا ان دونون نے ورد کی خودمختار حکومت تسلیم کرلی ورد کا غصہ فرو ہوگیا بعد اس کے قسطنطین مرگیا بسیل تن تنہا حکمرانی کرنے لگا۔ بہت دنون اس نے حکمرانی کی بلغار (بلگیریا) سے پنتیس سال تک لڑتا رہا آخرکار ان پر اسکو فتح حاصل ہوئی اور اسنے اہل بلغار کو ان کے ملک اور وطن سے نکال باہر کرکے رومیون کے وہان لیجاکے آباد کیا۔

دمشق پر بلجور کی حکومت ہم اوپر ابو المعالی بن سیف الدولہ کیجانب سے حمص پر بلجور کی گورنری کا حال تحریر کر آئے ہین اور یہ بھی لکھہ آئے ہین کہ بلجور نے اسکو تعمیر و آباد بھی کیا تھا۔ چونکہ دمشق زمانہ حکومت قسام مین ویران اور برباد ہوگیا تھا مزید بران گرانی اور وبا پھیل گئی تھی بلجور نے اہل دمشق کی امداد پر کمرہمت باندھی حمص سے غلہ اور خوردنی اشیا دمشق روانہ کرنے لگا اور اہل دمشق کے مال و اسباب کو حمص اوٹھالایا اس سے عزیز والی مصر کے آنکھون مین بلجور کی عزت بڑھ گئی خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہوگیا اور قریب ایک گونہ رسوخ حاصل ہوگیا تو بلجور نے دمشق کی گورنری کی درخواست پیش کی عزیز نے اس درخواست کی منظوری کا وعدہ کیا بعد اسکے ۳۷۳ھ مین بلجور اور سعد الدولہ ابو المعالی بن سیف الدولہ سے منافرت پیدا ہوگئی بلجور نے عزیز والی مصر کی خدمت مین پیام بھیجا کہ آپ حسب وعدہ دمشق کی گورنری مجھے مرحمت فرمائی وزیر السلطنت بن کلس نے عزیز کو اس سے ممانعت کی۔ دمشق مین اندنون عزیز کیطرف سے سپہ سالار بلکبین حکومت کر رہا تھا۔ سپہ سالار بلکبین بعد قسام کے دمشق کا حکمران ہوا تھا اتفاق سے اسی زمانہ مین کتامیون (مغاربہ) نے وزیر السلطنت کے خلاف بغاوت

کردی اور حملہ کرکے اسکو مارڈالا - چار ناچار عزیز کو دمشق سے بلکین کے طلب کر لینے کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ بجائے اسکے بلکجور کو دمشق کی سند حکومت عطا کرکے سپہ سالار بلکین کو مصر مین طلب کر لیا - ماہ رجب سنہ ۳۷۳ھ مین بلکجور وارد دمشق ہوا - پہونچتے ہی دمشق مین دندمچادی وزیر السلطنت بن کلس کے اور وون کو چن چن کر تنگ کرنے لگا - اس صورت سے چہہ سال تک حکومت کرتا رہا بالآخر مصر سے ایک عظیم فوج بسرافسری سپہ سالار منیر خادم بلکجور کو ہوش مین لانے کی غرض سے دمشق روانہ کیگئی اور نزال والی طرابلس کو اس مہم مین شریک ہونے اور اسکی مدد کرنے کو لکھا گیا بلکجور نے یہ خبر پاکر عرب وغیرہ کی فوجین مرتب اور فراہم کین اور مقابلہ کی غرض سے میدان جنگ مین آیا گھسان لڑائی ہوئی کہیت منیر کے ہاتھ رہا بلکجور نے امن کی درخواست کی منیر نے شہر حوالہ کر دینے کے شرط پر امن دی پس بلکجور نے دمشق کو منیر کے حوالہ کرکے رقہ کا راستہ لیا اور منیر نے دمشق مین داخل ہو کر قبضہ کر لیا - بلکجور نے رقہ مین قیام کیا زمانہ قیام مین رحبہ اور جسقدر بلاد رقہ کی مجاورت مین تھے اون پر قابض و متصرف ہوگیا - بہاء الدولہ بن عضد الدولہ کیخدمت مین پیام اطاعت بھیجا باد کردی کو جو کہ دیار بکر و موصل پر متصرف و متغلب ہو رہا لکھا کہ مین اپ کے پاس آنا چاہتا ہون اور ابو المعالی سعد الدولہ والی حلب کے پاس اس مضمون کا خط روانہ کیا کہ آپ مجھے حمص کی سند حکومت بطور جاگیر مرحمت فرمائی مین بدستور سابق مطیع و منقاد ہو جاؤن - کسی نے کوئی درخواست منظور نہ کی تب بلکجور نے رقہ مین قیام کرکے سعد الدولہ ابو المعالی کے غلامون سے خط وکتابت شروع کی اور ان کو اسکے آقا نامدار سے بغاوت کرنے پر ابہارنے لگا پس ان لوگون نے اسکے تحریر کے مطابق اپنے آقا سے بغاوت کی

کرنے پر کمرین باندھ لین اور بلکجور کو اس امر سے مطلع کیا کہ ابو المعالی اپنی خواہشات
نفسانی اور لذات دنیاوی مین مصروف و مشغول ہے۔ بلکجور نے اس سے مطلع
ہوکر عزیز والی مصر سے امداد کی درخواست کی ادہر عزیز نے نزال والی طرابلس
اور علاوہ اسکے اور گورنران شام کو بلکجور کی امداد کرنے اور اسکی ماتحتی مین جنگ
کرنے کو لکھہ بہیجا اُدہر خفیہ طور سے عیسےٰ ابن نسطورس نصرانی (عزیز والی مصر کے
وزیر السلطنت) نے نزال وغیرہ سپہ سالارون کو لکھہ بہیجا کہ جسوقت سعد الدولہ
کی فوج مقابلہ پر آئی بلکجور کو تنہا میدان جنگ مین چہوڑ کر بہاگ کہڑے ہونا۔ سبب
اسکا یہ تہا کہ مابین عیسیے بن نسطورس وزیر اور بلکجور مدت دراز سے نقیض چلی
آرہی تہی۔ الغرض نزال اور بلکجور رقہ سے روانہ ہوا ابو المعالی کو اسکی خبر لگ گئی
فوجین آراستہ اور طیار کر کے حلب سے بقصد جنگ نکل کہڑا ہوا لولو کبیر
اسکے باپ کا آزاد غلام بہی اسکے رکاب مین تہا۔ لولو کبیر نے بلکجور سے بغرض
سازش خط وکتابت شروع کی حقوق سابقہ کا اظہار کر کے رقہ سے حمص تک کے
مضافات جاگیر مین دینے کا وعدہ کیا مگر بلکجور نے ایک بہی سماعت نہ کی۔ انہین
دنون ابو المعالی نے والی انطاکیہ کے پاس امداد کا خط روانہ کیا چنانچہ والی انطاکیہ
نے رومی فوج سے اسکی مدد کی اور اون عربون کو جو کہ بلکجور کے ہمراہ تہے دربردہ
لکھہ بہیجا کہ اگر تم لوگ بوقت جنگ بلکجور سے علحدہ ہو جاؤ تو مین تمکو اس قدر جاگیرین
بالانعام دونگا کہ تم لوگ خوش اور مالا مال ہو جاؤگے۔ اس دم پٹی سے عربون نے
بوقت جنگ بلکجور کو دہوکا دینے کا وعدہ کرلیا۔ جسوقت دونون فوجون کا
مقابلہ ہوا اور فریقین جنگ مین مصروف ہوگئے۔ عربون نے پلٹ کر بلکجور کے
لشکرگاہ کو لوٹ لیا اور اسکے لشکر سے نکل کر ابو المعالی کے پاس چلے آئے۔ بلکجور کو
عربون کی اس حرکت سے بیحد برافروختگی پیدا ہوئی مگر چارہ کار ہی کیا تہا مرنے پر کمر

بستہ ہوکر بقصد ابو المعالی قلب لشکر پر حملہ آور ہوا۔ لولو بر نے اس سے پیشتر ابو المعالی کو بچانے کی غرض سے قلب لشکر سے ہٹا دیا تہا اور خود قلب لشکر مین بجائے اسکے کہڑا ہوا لڑ رہا تہا۔ جسوقت بکجور حملہ کرتا ہوا قلب لشکر مین پہونچا لولو ر نے بڑہ کر وار کیا بکجور نے نہایت استقلال سے اس حملہ کا جواب دیا لولو ر کے ہمراہیون نے چارون طرف سے گہیر کر حملے شروع کر دیے بکجور شکست کہا کر بہاگا۔ عربون مین سے ایک شخص نے اسکو گرفتار کر کے اپنے مکان مین قید کر دیا اور ابو المعالی کیخدمت مین حاضر ہو کر بکجور کی گرفتاری اور قید کرنے کا حال بتلایا۔ ابو المعالی نے بکجور کو قتل کر کے رقہ کا راستہ لیا رقہ مین اسوقت سلامہ رشیقی (بکجور کا خادم) اور اسکی اولاد اور ابو الحسن علے بن حسین مغربی اسکا وزیر السلطنت تہا ان لوگون نے امن کی درخواست کی ابو المعالی نے ان لوگون کو امن دی چنانچہ ان لوگون نے رقہ کا دروازہ کہولدیا ابو المعالی نے رقہ پر قبضہ کر لیا جسوقت بکجور کی اولاد معہ اپنے مال و اسباب کے نکلی ابو المعالی کی آنکہین کثرت مال ~~و~~ سے خیرہ ہوگئین۔ قاضی ابن ابی حسین تاڑ گیا عرض کی آپ اس مال و زر پر کیون قبضہ نہین کر لیتے بکجور تو مملوک تہا وہ کسی چیز کا مالک نہین ہو سکتا اس مال و زر پر قبضہ کر لینے سے آپ کی قسم ٹوٹے گی۔ ابو المعالی کی باچہین یہ سنکر کہل گئین فوراً کل اسباب پر قبضہ کر لیا۔ عزیز والی مصر نے اولاد بکجور کی تحریک سے سفارشی خط بہیجا ابو المعالی نے نہایت برے طور سے اسکا جواب دیا وزیر مغربی جان بچا کر مشہد علی بن ابی طالب کیطرف بہاگ گیا۔

اخبار باد کردی اکراد حمیدیہ اور انکے روساء مین سے اطراف موصل مین باد نامی ایک شخص رہتا تہا۔ بعضون کا یہ بیان ہے کہ باد لقب تہا اور اسکا نام ابو عبد اللہ حسین بن دوستک تہا۔ بعضے کہتے ہین کہ باد اسکا نام تہا اور ابو شجاع

بن دوشنک کنیت تھی اور ابو عبداللہ حسین اسکا بہائی تہا۔ یہ شخص نہایت رعب و داب کا آدمی گرد و نواح کے رہنے والے اس کے نام سے بید کیطرح تھراتے تھے لوٹ اور غارتگری سے جسقدر مال ہاتھ لگتا تہا۔ سب کا سب اپنے اعزہ و اقارب مین تقسیم کر دیتا تہا۔ رفتہ رفتہ اس داد و دہش کیوجہ سے اسکی جمعیت بڑہ گئی شہر ارمینیہ کیجانب قدم بڑہایا۔ شہر ازعبش پر قبضہ کر کے دیار بکر کیطرف مراجعت کی پس جب کہ عضد الدولہ نے موصل کو مفتوح کیا وفود (ڈیپوٹیشن) کے ساتھ عضد الدولہ کی خدمت مین حاضر ہوا مگر کسی خطرہ کا خیال کر کے ترک رفاقت کر دی عضد الدولہ کو جب اسکی خبر لگی تو عضد الدولہ نے باد کی جستجو اور سراغ کی فکر کی کامیاب نہوا پہر جب عضد الدولہ نے وفات پائی تو باد نے دیار بکر کیطرف کوچ کیا آمد اور میافارقین پر قبضہ حاصل کر کے نصیبین کیجانب بڑہا اور اسپر بھی قابض ہو گیا۔ صمصام الدولہ نے ان واقعات سے مطلع ہو کر ایک عظیم فوج بسرگردہی حاجب ابو القاسم سعید بن محمد باد کی سرکوبی کو روانہ کی مصافات کواشی سے خابور حسنیہ مین دونون فریق نے صف آرائی کی۔ ایک سخت اور خونریز جنگ کے بعد حاجب ابو القاسم کو ہزیمت ہوئی بہت سے دیلم معرکہ جنگ مین کام آے حاجب ابو القاسم بہاگ کر موصل پہونچا باد اسکے تعاقب مین تہا۔ موصل کے عوام الناس بوجہ کج خلقی ابو القاسم پر ٹوٹ پڑے اور اسکو مار کر نکال دیا۔ باد کامیابی کے ساتھ ۳۷۳ھ مین موصل مین داخل ہوا۔ فوجی اور مالی قوت اس کی بڑہ گئی بغداد کی فتح کی خواہش پیدا ہوئی۔ صمصام الدولہ کو اسکی بڑہتی ہوئی قوت سے خطرہ پیدا ہوا اپنے وزیر السلطنت ابن سعدان کی ماتحتی مین فوجین روانہ کین اور اپنے سب سے بڑے سپہ سالار زیاد بن شہر یار کو اس مہم کے سر کرنے پر مامور کیا ماہ صفر ۳۷۴ھ مین دونون حریف کا مقابلہ ہوا۔ بہت بڑی لڑائی کے بعد باد کو ہزیمت ہوئی۔ بہت سے ہمراہی اسکے مارے گئے۔ کچھ لوگ گرفتار کر لئے

گئے - جنکی تشہیر بغداد مین کیگئی دیلم نے موصل پر قبضہ کرلیا - زیاد نے ایک فوج نصیبین کیجانب روانہ کی - اس فوج نے اپنے سپہ سالار سے مخالفت کی - ابن سعدان وزیر صمصام الدولہ نے ابو المعالی بن حمدان والی حلب کو لکھ بھیجا کہ دیار بکر کو تم اپنے مقبوضات مین داخل کرلو - پس ابو المعالی نے اپنے لشکر کو دیار بکر کیجانب روانہ کیا چونکہ اس فوج مین باد کے ہوا خواہون اور فوج سے مقابلہ کی قوت نہ تھی دیار بکر سے اعراض کرکے چند دنون تک میافارقین کا محاصرہ کئے رہی اور جب کامیابی کی صورت نظر نہ آئی تو محاصرہ اُٹھاکر حلب واپس آئی تب حاجب ابو القاسم نے چند لوگون کو باد کے قتل پر مامور کیا اور یہ ہدایت کردی کہ بہ حکمت عملی جب موقع ہاتھ آئے باد کو قتل کر ڈالنا چنانچہ ایک شخص ان مین سے بحالت غفلت باد کے خیمہ مین گھس گیا اور باد کے ساق (پنڈلی) پر یہ خیال کرکے کہ سر ہے تلوار کا وار کیا - باد اُٹھ بیٹھا قاتل فوراً گرفتار کرلیا گیا باد اس جانفرسا مصیبت سے بال بال بچگیا - بعد اسکے باد نے زیاد سپہ سالار اور ابو القاسم حاجب کے پاس مصالحت کا پیام بھیجا فریقین مین اس امر پر مصالحت ہوئی کہ دیار بکر اور نصف طور عیدین باد کو دیا جائے چنانچہ اسی زمانہ سے باد کے قبضہ مین چلا گیا -

مصالحت کے بعد زیاد تو بغداد چلا آیا اور ابو القاسم حاجب موصل مین ٹھیرا رہا تا آنکہ ۳۷۷ھ مین داعی اجل کو لبیک کہہ کر رہگرا ئے ملک عدم ہو گیا - تب شرف الدولہ بن بویہ نے ابو نصر خواشادہ کو ایک عظیم فوج کا سردار مقرر کرکے باد کے سر کرنے کو روانہ کیا - باد بھی اس سے مطلع ہو کر فوجین آراستہ کرکے مقابلہ پر آگیا - اتفاق سے ابو نصر کی امدادی فوج وقت پر نہ پہونچی اور لڑائی شروع ہو گئی - ابو نصر نے قبایل عرب مین سے بنو عقیل اور بنو نمیر کو جاگیرین اور انعامات دیکے باد کی مدافعت پر تیار کرلیا مگر باین ہمہ اسکو کامیابی نہ ہوئی باد طور عیدین پر آخری ذخائر

کوہ تک پر قابض ہوگیا مگر صحرا پر قبضہ نکر سکا۔ اپنے بہائی کو ایک فوج کے ساتھ عرب سے جنگ کرنے کو روانہ کیا۔ باہم لڑائیان ہوئین۔ اسکا بہائی مارا گیا اسکی فوج میدان جنگ سے گہونگٹ کھاگئی مگر باد میدان جنگ مین خواشادہ کے مقابلہ پر سینہ سپر لڑتا رہا تاآنکہ شرف الدولہ بن بویہ کی مرنے کی خبر مسموع ہوئی۔ خواشادہ نے موصل پر چڑہائی کردی۔ عرب صحرا پر اور باد جبل پر قابض و متصرف رہا۔

قتل باد کردی ابوطاہر ابراہیم اور ابو عبداللہ حسن پسران ناصر الدولہ بن حمدان اپنے بہائی ابو ثغلب کے مارے جانے کے بعد دارالخلافت بغداد چلے آئے تھے اور شرف الدولہ بن عضد الدولہ کیخدمت مین رہتے تھے۔ پس جب شرف الدولہ نے وفات پائی اور خواشادہ اس وقت موصل مین تہا تو ان دونون بہائی ابوطاہر اور ابو عبداللہ نے بہاء الدولہ سے اجازت حاصل کرکے موصل کیطرف کوچ کیا۔ انکی روانگی کے بعد بہاء الدولہ کے سپہ سالارون کو اس رائے کی غلطی محسوس ہوئی۔ چنانچہ بہاء الدولہ نے ان لوگونکی تحریک سے خواشادہ والی موصل کو لکھہ بہیجا کہ ابوطاہر اور ابو عبداللہ کو موصل مین داخل نہونے دینا۔ پس خواشادہ نے ان دونون بہائیون کو موصل مین داخل ہونے سے روکا اور بغداد واپس جانے کی ہدایت کی۔ ان دونون بہائیون نے سماعت نہ کی اور تیزی کے ساتھہ سفر کرتے ہوئے موصل کے قریب پہونچگئے۔ موصل کے باہر مقام دیر اعلے مین پڑاو کیا۔ اہل موصل تک جو یہ خبر پہونچی تو وہ لوگ دیلم اور ترکون پر جو اس وقت موصل مین تھے ٹوٹ پڑے اور خوشی خوشی بنو حمدان کیخدمت مین حاضر ہوکر باریابی کی عزت حاصل کی۔ دیلم بہی مرتب اور مسلح ہوکر اہل موصل پر حملہ آور ہوئے مگر پہلے ہی معرکہ مین شکست کہاکر بہاگے ان مین ایک گروہ کشتہ کہیت رہا۔ باقی ماندگان نے دارالامارت مین جاکر پناہ لی۔ اہل موصل نے اسکے پامال

گرڈالنے کا قصد کیا لیکن بنو حمدان نے اہل موصل کو اس فعل و حرکت وحشیانہ سے ممانعت کی اور خود اشادہ کو معہ ان لوگون کے جو اسکے ہمراہ تھے امان دیکے بغداد روانہ کر دیا اور خود موصل کی حکومت پر قابض و متصرف ہو گیا۔ تھوڑے ہی دنون مین عرب ہر چہار طرف سے کھینچ کر بنو حمدان کے پاس موصل مین چلے آئے۔

ان واقعات کی اطلاع باد کو پہونچی یہ اس وقت دیار بکر مین تہا تو با د فوجین فراہم کرنے لگا اکراد بشنویہ (بشنویہ) والیان قلعہ فنک کا عظیم گروہ باد کے پاس آکر مجتمع ہو گیا باد نے اہل موصل سے خط و کتابت شروع کی۔ بعضون نے اسکے لکھنے کے مطابق اسکی استدعا منظور کر لی تب باد نے اپنی فوج کو مرتب اور مسلح کر کے موصل کیجانب کوچ کیا اور قریب موصل پہونچکر شرقی جانب قیام پذیر ہوا ابو طاہر اور ابو عبد اللہ پسران حمدان ابوالدرواء محمد بن مسیب امیر بنو عقیل کے پاس امداد کا پیام بھیجا ابوالدرداء نے جواب دیا کہ اگر جزیرہ ابن عمر اور نصیبین اس صلہ مین مجھے دیا جائے تو مجھے امداد مین کچھہ عذر نہو گا۔ ابو طاہر اور ابو عبد اللہ نے اس شرط کو منظور کر لیا چنانچہ ابو عبد اللہ اس شرط کی بخت و پز کرنے اور امداد حاصل کرنیکی غرض سے ابوالدرداء محمد کے پاس چلا گیا اور اسکا بھائی ابو طاہر موصل مین ٹھیرا ہوا باد سے جنگ کرتا رہا پس جب ابو عبد اللہ اور ابوالدر... مین باہم شرایط امداد طے ہو گئے تو ابوالدرواء اپنی قوم کو آراستہ کر کے ابو عبد اللہ بن حمدان کے ساتھہ باد سے جنگ کرنے کو آیا اور دجلہ کو عبور کر کے باد پر پس پشت سے حملہ آور ہوا۔ ابو طاہر اور حمدانیہ فوجون نے بھی سامنے سے باد پر یلغار کیا۔ گھمسان لڑائی شروع ہو گئی ایک ساعت مین کُشتون کے پشتے لگ گئے باد کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا باد بھی منہ کے بل ایسا اوندھا گرا کہ اوٹھکر گھوڑے پر سوار نہو سکا۔ فریق مخالف نے نہایت تیزی سے اسکے ہمراہیون کو اسکے پاس سے بزور حملہ منتشر کر دیا۔ عربون مین سے ایک

شخص نے لپک کر تلوار کا وار کیا اور سر اوتار کر بنو حمدان کے پاس لے آیا بنو حمدان مظفر و منصور موصل کیجانب واپس آئے۔ یہ واقعہ سنہ ۳۸۰ھ کا ہے۔

قتل ابوطاہر و استیلا بنو عقیل

باد کے مارے جانے کے بعد ابوطاہر اور ابو عبداللہ پسران حمدان کو دیار بکر کی واپسی کی طمع دامنگیر ہوئی۔ ابو علی بن مروان کردی ہمشیرہ زادہ باد معرکہ سابقہ سے جانبر ہو کر قلعہ کیفا چلا گیا تہا۔ یہان باد کی بیوی مقیم تہی اور اسکا مال و اسباب بہی تہا کنارہ دجلہ پر نہایت مستحکم اور مضبوط بنا ہوا تہا ابو علی نے اس قلعہ مین پہونچکر اپنے ماموں کی بیوی سے عقد کر لیا اور کل مال و اسباب اور نیز قلعہ پر قابض ہو گیا بعد ازان آہستہ آہستہ کل دیار بکر کا حکمران بن گیا۔ اس اثنا مین کہ ابو علی میافارقین کا محاصرہ کئے ہوئے تہا ابوطاہر اور ابو عبداللہ پسران حمدان آپہونچے۔ ایک دو سہیسے گتہ گیا۔ اتفاق سے ابو علی نے ان دونو بہائیون کو ہزیمت دیدی اور اثنلو دار و گیر مین ابو عبداللہ کو گرفتار کر لیا۔ پہر بعد چندے ابو عبداللہ کو رہا کر دیا۔ ابو عبداللہ اپنے بہائی ابوطاہر کے پاس چلا گیا۔ ابوطاہر اسوقت آمد کا محاصرہ کئے ہوئے تہا۔ دونون بہائیون نے متفق ہو کر ابو علی پر دوبارہ چڑہائی کر دی ابو علی نے اس معرکہ مین بہی ان دونون بہائیون کو شکست دے کر ابو عبداللہ کو پہر گرفتار کر لیا اور اپنے یہان قید رکہا تا آنکہ خلیفہ مصر نے اسکی رہائی کی سفارش کی چنانچہ ابو علی نے اسکو رہا کر دیا رہائی کے بعد ابو عبداللہ مصر چلا گیا خلیفہ مصر نے اسکو حلب کی حکومت پر مامور کر دیا تا آنکہ اس نے حلب ہی مین بحالت حکومت وفات پائی۔ باقی رہا ابوطاہر وہ ایک جماعت قلیلہ کے ساتھ نصیبین چلا گیا۔ اتفاق یہ کہ ان دنون نصیبین مین ابوالدرداء محمد بن مسیب امیر بنو عقیل مقیم تہا۔ چنانچہ ابوالدرداء نے ابوطاہر پر اپنی فوج کو حملہ کا حکم دے دیا۔ ایک سخت اور خونریز جنگ کے بعد ابوالدرداء

کی فوج نے ابوطاہر کو معہ اسکے لڑکون اور چند سپہ سالارون کے گرفتار کر لیا۔
ابوالدرد ار نے ابوطاہر اور نیز اسکے لڑکون کو بار حیات سے سبکدوش کر کے
موصل کیجانب قدم بڑہایا اور اسپر قابض و متصرف ہو گیا بعد اسکے بہاء الدولہ
کیخدمت مین یہ درخواست کی کہ آپ اپنا کوئی ایجنٹ مقرر فرما کے میرے پاس
روانہ فرمائیے تاکہ اسکے زیر نگرانی مین حکومت کرون۔ پس بہاء الدولہ نے اپنے
سپہ سالارون مین سے ایک سپہ سالار کو موصل بھیجدیا مگر اس سپہ سالار کو
کسی قسم کے تصرف کا اختیار نہ تہا ابوالدرد ار سیاہ و سفید کرنے کا مالک تہا۔ رفتہ
رفتہ تھوڑے دنون بعد ابوالدرد ار کی حکومت مستقل ہو گئی اور بہاء الدولہ
کے ایجنٹ کی نگرانی اور حمایت سے مستغنی ہو گیا اور بنو حمدان کی حکومت و سلطنت
جاتی رہی و البقاء للہ۔

سعد الدولہ بن حمدان کے حالات

جسوقت سعد الدولہ نے اپنے خادم بلجور کو ہزیمت دی اور اُسکو جبکہ اوس نے رقہ سے اسکی جانب کوچ کیا تہا
قتل کر ڈالا تو سعد الدولہ واپس ہو کر حلب مین آیا اور عارضہ فالج مین مبتلا ہو کر
سنہ ٣٨٢ھ مین رہگرائے ملک عدم ہوا ابو لؤلؤ کبیر نے جو اسکا خادم اور نیز اسکے
امور سلطنت و حکومت کا منصرم تہا اسکے بیٹے ابوالفضل کو بجائے اسکے
سریر حکومت پر بٹھلایا اور شاہی افواج سے اسکی امارت و حکومت کی بیعت لی
فوجین ہر چہار طرف سے اسکی خدمت مین آگئین۔ کسی ذریعہ سے یہ خبر ابوالحسن
مغربی تک پہونچی اسوقت یہ مشہد علی مین تہا فوراً سامان سفر درست کر کے عزیز
والی مصر کیخدمت مین حاضر ہونے کو کوچ کر دیا اور پہونچتے ہی ملک حلب پر
قبضہ کر لینے کی طمع دلائی۔ پس عزیز نے ایک عظیم فوج بسر کردگی اپنے نامور
سپہ سالار منجوتکین حلب کیجانب روانہ کی چنانچہ منجوتکین نے حلب پہ پہونچکر

محاصرہ ڈالدیا اور بعد دو چار لڑائیون کے شہر پر قبضہ حاصل کرلیا ابوالفضائل اور لولو قلعہ نشین ہوگیا اور وہین سے بادشاہ روم کے پاس امداد کی غرض سے ایلچی روانہ کیا۔ چونکہ بادشاہ روم ان دنون جنگ بلغار (بلگیریا) مین مصروف تھا اسوجہ سے اپنے گورنر انطاکیہ کو ان لوگون کی امداد کرنے کو لکھہ بھیجا چنانچہ گورنر انطاکیہ نے پچاس ہزار فوج کی جمعیت سے ابوالفضائل کی کمک کی غرض سے کوچ کیا۔ جسر جدید پر پہونچکر قریب وادی عاصی خیمہ زن ہوا۔ منجوتکین نے اس سے مطلع ہوکر عساکر اسلامیہ کو مرتب کیا اور ان عیسائیون کے مقابلہ پر آگیا۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد رومیون کو ہزیمت ہوئی لشکر اسلام تعاقب مین بڑھا۔ عیسائی ممالک کے دیہاتون اور شہرون کو تاخت وتاراج کرتا ہوا۔ انطاکیہ تک چلا گیا۔ ابوالفضائل اور لولو کو موقع ملگیا قلعہ سے شہر حلب مین چلے آئے اور جسقدر راوٹھا لیجاسکے مال واسباب قلعہ سے اوٹھا لیگئے باقی کو جلاکر خاک وسیاہ کردیا۔ بعد اسکے منجوتکین پھر محاصرہ حلب پر واپس آیا۔ لولو نے ابوالحسن مغربی کے ذریعہ سے صلح کا پیام دیا منجوتکین نے مصلحتاً مصالحت کرلی اور محاصرہ اٹھاکر حلب سے دمشق چلا آیا۔ عزیز والی مصر کا اس مصالحت مین استمزاج نہ کیا عزیز نے اس سے مطلع ہوکر عتاب آمود فرمان بنام منجوتکین تحریر فرمایا اور سختی کے ساتھ محاصرہ حلب پر واپس جانے کو لکھا۔ پس منجوتکین دوبارہ حلب کے محاصرہ کرنے کو گیا تیرہ ماہ کامل محاصرہ کئے رہا۔ ابوالفضائل اور لولو نے بادشاہ روم کے پاس پھر خطوط روانہ کئے اور اس امر کو ظاہر کیا کہ اگر حلب پر منجوتکین کا قبضہ ہوگیا تو انطاکیہ کی خیر نہ سمجھنا فتح انطاکیہ کا پہاٹک حلب ہے یہ وہ زمانہ تھا کہ بادشاہ روم کو مہم بلغار سے فراغت حاصل ہوچکی تھی فوراً فوجین مرتب کرکے حلب کیطرف روانہ ہوا۔ منجوتکین کو اسکی خبر لگی تو اس سے نمود چون

اور دہسون اور خیمون کو خراب اور ویران کرکے محاصرہ اوٹھا کے کوچ کر دیا۔
بعدہ باوشاہ روم وارد حلب ہوا ابوالفضائل اور لولور نے گرم جوشی سے
استقبال کیا۔ اس عنایت وہمدردی کے شکرگزار ہوے۔ ابوالفضائل
اور لولو حلب واپس آیا اور باوشاہ روم نے ملک شام پر ہاتھہ صاف کرنا
شروع کیا۔ حمص و شیرز کو بزور تیغ مفتوح کرکے لوٹ لیا۔ طرابلس کا چالیس
روز تک محاصرہ کیے ہوے لڑتا رہا بالآخر ناکامی کیساتھہ اپنے ملک کو واپس ہوا

حلب مین بنو حمدان کا انقراض اور بنی کلاب کا استیلاء

ان واقعات کے بعد ابونصر لولو رنے جوکہ سیف الدولہ کا غلام تھا اپنے آقا ابوالفضل بن سعد الدولہ
کو معزول کرکے کل شہر پر قبضہ کرلیا اور دعوت عباسیہ کو موقوف کرکے
حاکم علوی والی مصر کا خطبہ پڑہنے لگا۔ حاکم والی مصر نے اسکو مرتضی الدولہ
کا خطاب مرحمت کیا بعد چندے لولور کے برتاوات مین جوکہ حاکم والی مصر کے
ساتہہ تھے فرق آگیا۔ بنو کلاب بن ربعیہ کو موقع ملگیا ان دنون بنو کلاب کا سردار
صالح بن مرداس نامی ایک شخص تہا۔ اسی اثنا رمین لولو رنے انمین سے ایک
گروہ کو گرفتار کرلیا یہ لوگ جاسوسی کی غرض سے حلب آئے ہوے
تھے صالح بہی انہین لوگون مین تہا۔ ایک مدت تک جیل مین رہا طرح طرح کی
سختیان جہیلتا رہا آخر کار جیل سے بہاگ کر اپنے اہل وعیال سے جاملا اور طیاری
کرکے حلب پر چڑھ آیا۔ لولور اور صالح سے مدتون لڑائیان ہوتی رہین انجام
یہ کہ صالح نے لولور کو سنہ ۳۶۰ھ مین گرفتار کرلیا اسکا بہائی بہزار خرابی جان بچاکر حلب
پہونچا اور اسکی ناکہ بندی کرلی بعد ازان صالح کے پاس اپنے بہائی کا زر فدیہ
لیکر قید سے رہا کردینے کا پیام بہیجا صالح نے بچند شرائط لولور کو رہا کیا لولور
قید سے نجات پاکر حلب آیا اور اپنے غلام فتح کو اس ہزیمت کا باعث

قرار دے کر ابتدا ار رسانی اور گرفتاری کی فکر مین کرنے لگا فتح قلعہ حلب پر لولو کیطرف سے حاکم تھا۔ کسی ذریعہ سے فتح کو اسکی خبر لگ گئی۔ حاکم علوی والی مصر کو ان واقعات سے مطلع کرکے اسکے اقتدار شاہی کو تسلیم کر لیا اور لولو سے باغی ہوکر زیر اثر حکومت مصر حکمرانی کرنے لگا۔ حاکم والی مصر نے صیدا و بیروت بطور جاگیر مرحمت کیا۔ لولو کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے بھاگ کر رومیوں کے پاس انطاکیہ چلا گیا اور انہین کے پاس مقیم رہا۔ اب فتح کو اپنے ارادون مین فتحیابی حاصل ہو گئی تھی۔ صیدا گیا۔ حاکم والی مصر نے اپنی جانب سے حلب کی حکومت بھی عطا کی اسی زمانہ سے بنو حمدان کی حکومت و دولت کا چراغ شام و جزیرہ مین گل ہو گیا اور حلب کی سرزمین علبیدیون کے قبضہ اقتدار مین باقی رہ گئی۔ بعد ازان صالح بن مرداس کلابی نے اس پر قبضہ و استیلاء حاصل کیا یہان پر اسکی اور اسکی قوم کی دولت و حکومت اور اسکی آئندہ نسلون نے بوراثت اسکے اس ملک پر حکمرانی کی جیسا کہ آیندہ انکے حالات کے ضمن مین بیان کیا جائے گا۔

موصل مین بنو عقیل کی حکومت اور ابو الدواد کے ذریعہ سے اسکے ابتدا ہونیکے حالات

بنو عقیل یا بنو کلاب یا بنو نمیر یا بنو خفاجہ (یہ سب عامر بن صعصعہ سے تھے) اور بنو سطے (یہ کہلان کے قبیلہ سے تھے) مابین جزیرہ اور شام دریائے فرات کے کنارہ پر پھیلے ہوئے تھے اور یہ لوگ رعایا کی حیثیت سے بنو حمدان کے زیر حکومت مین رہتے اور انکو خراج ادا کیا کرتے تھے۔ موقع جنگ پر ان کے ساتھ ہوکر ان کے دشمنون سے لڑنے کو جاتے تھے رفتہ رفتہ ان کی قوت بڑھ گئی جبکہ بنو حمدان کا آفتاب اقبال لب بام آ گیا۔ ان کی حکومت کو استقلال اور استحکام حاصل ہو گیا سامان جنگ درست کرکے ملک گیری کو نکل پڑے اور جب ابو طاہر بن حمدان کو بمقابلہ علی بن مروان ۳۸۰ھ مقام دیار بکر مین ہزیمت

ہوئی جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین اور ابوطاہر نے نصیبین کا راستہ اختیار کیا
یہ وہ زمانہ تہا کہ نصیبین پر ابوالدروا محمد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر بن عمر
بن مہنہ امیر بنو عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر مستولی اور متصرف ہو گیا تہا۔ پس
ابوالدروار نے ابوطاہر اور اسکے ہمراہیون کو قتل کر ڈالا اور بڑہ کر موصل پر
قبضہ کر لیا اور بہاء الدولہ بن بویہ کے پاس کہلا بہیجا جسنے کہ عراق مین خلیفہ کو یار کیا
تہا آپ اپنی طرف سے ایک گورنر موصل مین بہیجدیجئے تاکہ اسکے زیر اثر و نگرانی
حکومت کرون۔ چنانچہ بہاء الدولہ نے اپنی جانب سے اپنا ایک ایجنٹ موصل
روانہ کیا مگر زمام حکومت اور سیاہ و سفید کرنے کا اختیار ابوالدروار کے قبضہ
اختیار مین تہا۔ اس حالت سے دو برس منقضی ہوئے ۳۸۲ھ مین بہاء الدولہ
نے چند فوجین بسرافسری ابوجعفر حجاج بن ہرمز موصل کی طرف روانہ کین ابوالدروار
نے ان کو پسپا کر کے موصل پر خود مختاری کیساتہ حکمران بن بیٹہا۔ بعدۂ اپنی قوم کو اور تیران
عرب کو جو اسکے پاس آکر مجتمع ہو گئے تہے آراستہ کر کے بہاء الدولہ کی فوج
سے جنگ کرنے کو چلا۔ متعدد لڑائیان ہوئین آخرکار فتح اور کامیابی کا جھنڈا
دیلم کے ہاتھ رہا۔

ابوالدروار کی وفات اور اسکے بہائی مقلد کی حکومت

۳۸۶ھ مین ابوالدروار رہگرائے ملک عدم ہوا بجائے اسکے بنو عقیل کی امارت پر اسکا بہائی علی متمکن ہوا۔ مقلد بن مسیب نے ہرچند ہاتھ پاؤن مارے اور بنو عقیل کی سرداری حاصل کرنے کی کوشش کی مگر اسوجہ سے کہ علی اس سے سن تہا اس کی ایک بھی پیش نہ گئی تب مقلد نے اپنی عنان توجہ حکومت موصل کیجانب منعطف کی اور ان دیلمیون کو جو کہ موصل مین ابوجعفر بن ہرمز کے ساتھ مقیم تہے ملانا شروع کیا بعد چندے مقلد کو اپنے ان ارادون اور سازش مین کامیابی حاصل ہو گئی۔

دیلمیون کی ایک گروہ کثیر نے اس سے سازش کرلی - اس وقت مقلد نے بہاالدولہ کیخدمت بذریعہ درخواست یہ گذارش کی کہ اگر حکومت موصل کی مجھے عنایت کی جاے تو مین دولاکھہ درہم سالانہ خراج ادا کیا کرونگا - بعدہ اپنے بھائی علی اور اپنی قوم سے یہ ظاہر کیا کہ مجھے بہاالدولہ نے موصل کی سند حکومت عطا فرمائی ہے تم لوگ میری حمایت کرو پس وہ لوگ طیار ہوکر مقلد کیساتھہ ساتھہ موصل کیجانب روانہ ہوے سفر و قیام کرتے ہوے تھوڑے دنون بعد موصل کے قریب پہنچے دیلمیون مین سے جن لوگون نے اس سے سازش کرلی تہی وہ لوگ موصل سے نکلکر اسکے پاس چلے آے - ابو جعفر بن ہرمز سپہ سالار دیلم نے دیلمیونکا یہہ حال دیکھکر امن کی درخواست کی مقلد نے اسکو امن دیدی چنانچہ ابو جعفر کشتی پر سوار ہو کر بغداد کی طرف روانہ ہوا اہل موصل نے اسکا تعاقب کیا مگر کامیابی حاصل نہوئی مقلد نے ابو جعفر کے چلے جانے کے بعد موصل پر قبضہ کرلیا -

مقلد اور بہاالدولہ غربی فرات کی نگرانی وحفاظت مقلد کرتا تہا - دارالخلافت بغداد مین اسکی طرف سے اسکا نائب رہتا تہا اس نائب مین ذاتی شجاعت اور تھوڑی تھی اس سے اور بہاالدولہ کے ساتھیون سے کسی بات پر جھگڑا ہوگیا - ان دنون بہاالدولہ اپنے بھائی کے جھگڑون مین مصروف و مشغول تہا مقلد کے نائب نے اپنے آقا کیخدمت بہاالدولہ کے مصاحبون کی شکایت لکھہ بھیجی - مقلد نے اپنی فوج کو آراستہ کرکے چڑہائی کردی اور پہونچتے ہی قتل و غارت کا ہاتھہ صاف کرنے لگا اور مال پر ہاتھہ بڑہایا - ابو علی بن اسمعیل نے جو کہ بغداد مین بہاالدولہ کیطرف سے بطور نائب کے تہا مقلد کے طوفان بے امتیازی کی روک تہام کی غرض سے خروج کیا - بہاالدولہ کو اسکی خبر لگی تو اس نے غلطی سے ابو جعفر حجاج بن ہرمز کو ابو علی بن اسمعیل کی گرفتاری اور مقلد بن مسیب سے مصالحت کرنے کے لئے روانہ کیا - چنانچہ مقلد اور ابو جعفر مین باین شرایط مصالحت ہوئی (۱) یہ کہ

مقلد دس ہزار دینار سالانہ بہاء الدولہ کی خدمت مین بطور نذر یا خراج بہیجا کرے۔ (۲) یہ کہ خطبہ مین بعد بہاء الدولہ کے ابو جعفر کا نام پڑہا جائے (۳) یہ کہ ممالک مقبوضہ سے سوائے حق نگرانی و حفاظت اور کوئی خراج یا مالیہ کے وصول کرنے کا اختیار مقلد کو نہوگا۔ (۴) یہ کہ مقلد کو بہاء الدولہ کیطرف سے شاہی خلعت عطا کیجائے اور حسام الدولہ کا خطاب مرحمت ہو (۵) یہ کہ موصل، کوفہ، مصر اور جامعین بطور جاگیر مقلد کو مرحمت ہون۔ ان شرائط پر باہم مصالحت تو ہوگئی ہنوز نفاذ کی نوبت نہ آئی تہی کہ قادر باللہ سریر خلافت پر رونق افروز ہوا مقلد نے کل شرائط کو بالائے طاق رکھ کے پورے ملک پر قبضہ کرلیا۔ اراکین دولت اور علماء و فضلاء اور مدبرین ہر چہار طرف سے کہنچ کہنچا کر اسکے پاس چلے آئے اس سے اسکا رتبہ عالی ہوگیا اسی اثنا مین ابو جعفر نے ابو علی بن اسمعیل کو گرفتار کرکے جیل مین ڈالدیا بعد چندے ابو علی جیل سے نکلکر مہذب الدولہ کے پاس بہاگ گیا۔

علی بن مسیب کی گرفتاری مقلد بن مسیب اور اسکے ہمراہیون اور اسکے بہائی کے ہمراہیون سے قبل روانگی عراق زمانہ قیام موصل مین کچہہ کہٹ پٹ سی ہوگئی تہی پس جب عراق سے مقلد واپس ہوکر موصل مین آیا تو اپنے بہائی کے مصاحبون سے انتقام لینے پر تُل گیا پہر یہ خیال کرکے کہ بحالت موجودگی اپنے بہائی کے مین اس ارادہ مین کامیاب نہو سکنگا خاموش ہو رہا اور اپنے بہائی کی گرفتاری کی فکر کرنے لگا۔ ایک روز اپنی فوج دیلم اور اکراد کو طلب کرکے قصر دقوقا کے قصد کا اظہار کیا اور اُن سے اطاعت و فرمانبرداری کی قسم لی بعد ازان رات کیوقت اپنے بہائی کے مکان مین نقب لگا کر گہس گیا اسکے بہائی علی کا مکان اس کے مکان سے ملاصق اور متصل تہا علی خواب غفلت مین پڑا ہوا خراٹے سے لے رہا

تھا۔ مقلد نے پہونچکر مشکین باندھلین اورباطمینان تمام لیجاکر جیل مین ڈالدیا۔ اسکے لڑکون قراوش اور بدران کو اور نیز اسکی بیوی کو تکریت روانہ کردیا۔ اور سرداران عرب کو طلب کرکے خلعتین دین انعامات اور صلے مرحمت کئے جس سے تقریبًا دو ہزار سوار اسکے پاس مجتمع ہوگئے

علی کی بیوی معہ اپنے دونون لڑکون کے حسن بن مسیب کے پاس چلی گئی اور اس کو سارا ماجرا کہہ سنایا اس نے اپنے عربی نژاد اعزہ و اقارب کو مجتمع کرکے مقلد پر چڑھائی کردی سولہ ہزار سوار ونکی جمعیت سے موصل کیطرف بڑھا مقلد کو اسکی خبر لگی لوگون کو جمع کرکے مشورہ طلب کیا رافع بن محمد بن مقن نے جنگ کرنیکی راے دی غریب بن محمد نے کہا صلہ رحم کا خیال رکھنا زیادہ مناسب ہے آخر وہ بھی تو آپ ہی کا بھائی ہے جنگ سے ہاتھ روک لینا بہتر ہے۔ ہنوز کوئی بات طے ہونے پائی تھی کہ اسکی بہن رمیلہ بنت مسیب اپنے بھائی علی کی سفارش کرنیکی غرض سے آپہونچی مقلد نے اس کی سفارش سے علی کو قید سے رہا کردیا اور اسکا مال اور اسباب جو کچھہ ضبط کرلیا تھا واپس دے دیا۔ اس سے فریقین کے ہمراہیون کو بیحد مسرت ہوئی ایک دوسرے سے بغلگیر ہوا۔ حسن اور علی حلہ کیجانب واپس گیا اور مقلد موصل مین لوٹ آیا اور واسط مین علی بن مزید اسدی پر فوجکشی کرنے کی طیاری مین مصروف ہوا جون ہی مقلد نے حلہ کیجانب کوچ کیا علی دوسری راہ سے موصل آپہونچا اور اسپر قابض ہوگیا۔ مقلد اس واقعہ سے مطلع ہوکر موصل کیطرف لوٹا۔ حسن کو اس سے سخت صدمہ ہوا مقلد کی کثرت فوج سے ڈر گیا کہ پہلے ہی حملہ مین علی پس جاے گا۔ مقلد کو حلہ مین ٹھہرا کر علی کے پاس آیا اور اسکو سمجھا بوجھاکر باہم مصالحت کرادی۔ بعد مصالحت مقلد معہ اپنے دونون بھائیون کے موصل مین داخل ہوا۔ بعد چندے علی نجوف خطرہ

ایندہ بہاگ گیا بعد ازان دونون مین اس امر پر مصالحت ہوگئی کہ ان دونون مین سے ایک شخص شہر مین رہے۔ پہر ۳۹۰ھ مین علی نے وفات پائی بجائے اسکے حسن مامور ہوا مقلد نے اسپر فوجکشی بنو خفاجہ کا گروہ اسکے رکاب مین تہا حسن یہ خبر پاکر عراق کیطرف بہاگ گیا مقلد نے تعاقب کیا مگر کامیاب نہوا واپس آیا۔ بعدہ مقلد نے علی بن مزید کے مقبوضات کیجانب قدم بڑہایا اور دوبارہ اس پر قابض ہوگیا۔ علی بن مزید بہاگ کر مہذب الدولہ والی بطیحہ کے پاس چلا گیا مہذب الدولہ نے دونون مین مصالحت کرادی۔

استیلاء مقلد بر دقوقا مقلد نے اپنے دونون بہائیون اور ابن مزید کے مہم سے فارغ ہوکر دقوقا کیجانب قدم بڑہایا اور پہونچتے ہی اسپر قابض اور متصرف ہوگیا اس سے پیشتر عیسائیون مین سے دو شخصون نے اہل شہر کو اپنا مطیع و منقاد بنالیا تہا جبرئیل بن محمد نے جو کہ نامور سپہ سالاران بغداد سے تہا ان دونون عیسائیون سے دقوقا کو چہین لیا اس مہم مین مہذب الدولہ والی بطیحہ نے بہی جبرئیل بن محمد کا ہاتہ بٹایا۔ جبرئیل ایک کار آزمودہ سپہ سالار تہا جہاد کرنے پر ہر وقت تلا رہتا تہا اس نے شہر پر قبضہ کرنے اور عیسائی حکمرانون کے گرفتار کر لینے کے بعد شہر مین عدل و انصاف کی منادی پہروادی۔ بعد اسکے مقلد نے اس سے اس شہر پر قبضہ حاصل کیا بعد ازان محمد بن عنان پہر قراوش بن مقلد یکے بعد دیگرے حکمران ہوئے پہر شہر کی حکومت و ریاست فخر الدولہ ابو غالب کیطرف منتقل ہوگئی پہر جبرئیل کو موقع ملگیا لوٹ کر دقوقا پر آیا اور امرا اکراد مین سے موشک بن حکویہ کی فوجون سے اپنا لشکر مرتب کرکے دہاوا کر دیا اور فخر الدولہ کے عمال کو شہر سے نکال باہر کیا اس اثنا مین بدران بن مقلد آپہونچا اور اس نے اون دونون کو

---

[1] یہ واقعہ ۳۹۷ھ کا ہے دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۵۶ مطبوعہ مصر۔

مغلوب کرکے شہر پر قبضہ کرلیا۔

قتل مقلد وحکومت قراوش بن مقلد

مقلد کے بہت سے ترکی غلام تھے یہ لوگ اس سے جدا ہوکر بھاگے مقلد نے انکا تعاقب کیا اور ان کو گرفتار کرکے نہایت سختی سے پامال اور تہ تیغ کیا اس سے ان کے بھائیوں کو خوف پیدا ہوا موقع کا انتظار کرنے لگے ایک روز انہین ترکیون نے بحالت غفلت مقلد کو ۳۹۱ھ مقام انبار مین قتل کرڈالا۔ اسکی شان وشوکت بہت بڑھ گئی تھی بغداد کے سرکرنے اور اس پر قابض ہونے کے غرض سے فوجین روانہ کین تھین۔ جب یہ مارا گیا تو اسکا بڑا بیٹا قراوش موجود نہ تہا اسکا مال واسباب انبار مین تہا۔ اسکے نائب عبداللہ بن ابراہیم بن شہرویہ کو خوف غالب ہوا ابومنصور بن قراد سے خط وکتابت شروع کی یہ اس وقت سندیہ مین تہا۔ باہم دونون مین یہ طے پایا کہ جو کچہ مقلد مال واسباب اور نقدیات چھوڑ کر مرگیا ہے اس مین سے نصف نصف ابومنصور کو تقسیم کردیا جاے گا بشرطیکہ جسوقت قراوش کا چچا حسن بن مسیب بقصد قراوش قدم بڑہاے ابومنصور آڑے آئے اور بجاے مقلد کے قراوش حکمرانی کی کرسی پر متمکن کیا جاے۔ چنانچہ اس قرارداد کے مطابق عبداللہ بن ابراہیم نے قراوش کو بہ ترغیب حکومت بلابھیجا۔ پس جب قراوش اپنے باپ کے دارالحکومت مین آگیا تو اس نے بموجب اقرار عبداللہ بن ابراہیم اپنے باپ کے متروکہ مین سے نصف مال واسباب اور نقدیات تقسیم کرکے ابومنصور بن قراد کو دیدیا اور ابومنصور بن قراد حسب اقرار اسکے شہر مین بغرض حفاظت مزاحمت حسن بن مسیب ٹہرا رہا۔

اس واقعہ کی اطلاع حسن بن مسیب کو ہوئی تو سرداران بنو عقیل کے پاس قراوش کی اس حرکت کی شکایت کرنے کو گیا اور یہ بھی ظاہر کیا کہ اس وقت تک

ابومنصور بن قراد اسکے پاس مقیم ہے - بنو عقیل چچا اور بھتیجہ مین باہم مصالحت کرانے کی کوشش کرنے لگے بالآخر دونون چچا اور بھتیجہ (حسن اور قراوش) مین مصالحت ہوگئی اور یہ قرار پایا کہ ابومنصور کے ساتھ بدعہدی اور غداری کیجائے باین طور کہ ان مین سے ایک شخص دوسرے پر حملہ آور ہو پس جسوقت دونون حریف رودررو جنگ پر تُل جائین اس وقت ابومنصور بن قراد گرفتار کرلیا جائے - الغرض حسن اور قراوش نے باہم سازش کرکے اس طرح کی جنگ زرگری کی بناڈالی - دونون چچا اور بھتیجہ کی فوجین صف آرا ہوئین - کسی نے اس سازش سے ابومنصور بن قراد کو مطلع کردیا ابومنصور بخوف گرفتاری بھاگ کھڑا ہوا - حسن اور قراوش نے تعاقب کیا مگر کامیاب نہوئے - قراوش واپس ہوکر ابومنصور بن قراد کے مکانون مین گیا اور کل مال واسباب پر قابض ہوگیا یہانتک کہ ابوجعفر حجاج بن ہرمز نے اس سے اس مال واسباب کو چھین لیا

قراوش اور بہاءالدولہ ۳۹۲ھ مین قراوش بن مقلد نے بنو عقیل کے لشکر کو مداین کیطرف روانہ کیا اس لشکر نے پہونچتے ہی مدائن پر محاصرہ ڈالدیا - بہاءالدولہ کے نائب بغداد ابوجعفر بن حجاج بن ہرمز نے ایک فوج بنو عقیل کے سرکرنے کو بھیجی - چنانچہ ابوجعفر کی فوج نے بنو عقیل کو مدائن سے پسپا کردیا بنو عقیل کو اس سے سخت پشیمانی ہوئی بنو اسد وغیرہ مجتمع کرکے بڑے اہتمام سے پھر فوجکشی کی اسوقت ان لوگون کا سردار علی بن مزید نامی ایک شخص تہا - ابوجعفر نے بھی اس سے مطلع ہوکر مقابلہ کی غرض سے خروج کیا - ملک شام سے خفاجہ کو طلب کرکے اپنے فوج مرتب کی پس اسکو ہزیمت ہوئی اسکا سارا لشکر پامال کردیا گیا - بہت سے آدمی مارے گئے ترکون اور دیلمیون مین سے ایک گروہ کثیر کو قید کرلیا گیا بعد ازان ابوجعفر نے دوبارہ اپنی فوج آراستہ کی اور اطراف کوفہ مین باغیان دولت

عباسیہ سے مڈبھیڑ ہوا۔ اس واقعہ مین بھی اس نے ان کو ہزیمت دی۔ بہتون کو قتل اور اکثر کو قید کر لیا۔ بعدہ بنو مزید کے قبیلہ کی طرف قدم بڑھایا اور ان کا بیحد و بیشمار مال و اسباب لوٹ لیا۔

سنہ ۳۹۷ھ مین قراوش نے کوفہ کا قصد کیا اسوقت کوفہ کی عنان حکومت ابو علی بن ثمال خفاجی کے قبضہ اقتدار مین تھی مگر اتفاق سے یہ اس وقت کوفہ مین موجود نہ تھا پس قراوش بلا مزاحمت و مخاصمت کوفہ مین داخل ہوا ابو علی کو یہ خبر لگی تو وہ بھی فوجین طیار کر کے آپہونچا سخت اور خونریز جنگ کے بعد قراوش کو ہزیمت ہوئی ابو علی نے کوفہ پر قبضہ کر کے قراوش کے ہمراہیون سے بطور تاوان بہت سا روپیہ وصول کیا۔ پھر سنہ ۳۹۹ھ مین ابو علی راہی ملک عدم ہوا۔ حاکم والی مصر نے اس کو رحبہ کی حکومت پر مامور کیا تھا جسوقت یہ سند حکومت لیے ہوے رحبہ پہونچا عیسےٰ بن خلاط عقیلی نے اسکے خلاف خروج کر کے اسکو مار ڈالا اور رحبہ پر قابض و متصرف ہو گیا بعد اسکے اور لوگ بھی اس شہر پر حکمرانی کرتے رہے تاآنکہ صالح بن مروان کلالی والی حلب نے اس شہر کی عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لی۔

قراوش کا اپنے وزیرون کو گرفتار کر لینا

معتمد الدولہ قراوش بن مقلد نے ابو القاسم حسین بن علی بن حسین مغربی کو قلمدان وزارت کا مالک بنایا تھا۔

ابو القاسم حسین کا باپ سیف الدولہ بن حمدان کے ہمراہیون سے تھا اس سے رخصت ہو کر مصر گیا اور وہان کے صوبجات کا والی و حکمران ہوا اسکا بیٹا ابو القاسم حسین یہین پیدا ہوا اور یہین نشو و نما پا کر بڑا ہوا۔ بعد اسکے حاکم والی مصر نے اسکے باپ کو کسی الزام مین سزاے موت دی۔ ابو القاسم حسین شام مین حسان بن مفرج بن جراح طائی کے پاس چلا گیا۔ اور اسکو والی مصر کے ساتھ بدعہدی

کرنے اور ابوالفتوح حسن بن جعفر والی مکہ کی بیعت پر آمادہ کیا چنانچہ حسان نے
ابوالفتوح کو مکہ سے رملہ مین بلاکر ٹہیرایا "امیرالمومنین" کے لقب سے یاد کرنے
لگا حاکم والی مصر کو اسکی خبر لگی تو اس نے حسان کو بہت سا مال وزر دیکر ابوالفتوح کیجانب
سے پھیر لیا۔ تب ابوالفتوح ناکامی کے ساتھہ واپس آیا اور ابوالقاسم مغربی عراق
چلا گیا۔ فخرالملک کیخدمت مین باریاب ہوا۔ خلیفہ قادر اس وجہ سے کہ ابوالقاسم
کا علویون کیطرف طبعی میلان تھا ابوالقاسم کیطرف سے مشکوک اور مشتبہ ہوا فخرالملک
نے اس بنا پر اپنے یہان سے نکالدیا تب ابوالقاسم نے قراوش کیخدمت مین
حاضر ہونے کی غرض سے موصل کا راستہ لیا۔ قسمت یاوری پر تھی قراوش نے
قلمدان وزارت سپرد کر دیا۔ بعدہ ۴۱۱ھ مین کسی امر مین اس سے مشتبہ ہو کر
اس کو گرفتار کر لیا اور ایک مقدار معین اسپر جرمانہ کیا پھر یہ خیال کر کے کہ اسکا مال
واسباب بغداد اور کوفہ مین ہے رہا کر دیا۔ ابوالقاسم واپس ہو کر بغداد آیا اور
بعد موید الملک رخجی کے شرف الدولہ بن بویہ کی وزارت سے ممتاز ہوا۔

موید الملک رخجی کے معزول ہونے کا سبب یہ ہوا کہ اس نے ایک یہودی
پر ایک لاکھ دینار جرمانہ کیا تھا اس یہودی سے اور عنبر خادم ملقب بہ اثیر سے مراسم
اتحاد تھے عنبر کو موید الملک کا یہ فعل ناگوار گزرا شرف الدولہ کو اسکی جانب سے
بدظن کر کے معزول کرا دیا۔

تھوڑے دنون کے بعد ترکون اور عنبر خادم سے اَن بَن ہو گئی اس مخالفت
مین وزیر السلطنت ابوالقاسم عنبر خادم کا ہم آہنگ تھا [1] . . . . . . پس
اسنے بغداد سے نکل جانے کی راے دی چنانچہ وزیر السلطنت ابوالقاسم اور
عنبر خادم بغداد سے سندیہ کی طرف روانہ ہوا اس وقت سندیہ مین قراوش موجود

---

[1] اصل کتاب مین اس مقام پر کچھ نہین لکھا ہے۔ مترجم

تھا اس نے ان لوگون کو عزت و احترام سے ٹھہرایا دو ایک روز قیام کر کے اوانا کیجانب کوچ کیا - ترکون کو اسکی خبر لگی تو انھون نے عنبر خادم سے معذرت کی اور بمنت و خوشامد واپسی پر اصرار کیا عنبر خادم نے انکی معذرت پر بغداد کیطرف مراجعت کی اور ابو القاسم مغربی قراوش کے پاس چلا گیا - یہ واقعہ ۴۱۵ھ کا ہے دس ماہ اس نے وزارت کی -

بعد اسکے کوفہ مین مابین عباسیون اور علویون کے جھگڑا پیدا ہو گیا اس فتنہ کی ابتدا ابن ابی طالب سے ہوئی جو کہ ابو القاسم کا صہر (داماد) تھا خلیفہ نے قراوش کو ابو القاسم کے نکالدینے کو لکھ بھیجا پس ابو القاسم کوفہ سے نکلکر ابن مروان کے پاس دیار بکر چلا گیا - بقیہ حالات اسکے اسی مقام پر تحریر کئے جاینگے

اسی سنہ مین معتمد الدولہ قراوش نے ابو القاسم سلیمان بن فہر گورنر موصل کو جو کہ اسکے اور نیز اسکے باپ کیطرف سے موصل پر مامور تھا گرفتار کر لیا -

اسکی سوانح یہ ہے کہ یہ اپنے شروع شباب مین ابو اسحاق صابی کیخدمت مین کتابت کے عہدہ پر متعین تھا بعد ازان مقلد بن مسیب کے پاس چلا گیا اور پھر اسکے ہمراہ موصل گیا ایک مدت کے بعد قراوش نے اس کو خراج اور مال کا افسر اعلی مقرر کیا - اہل موصل کے ساتھ بدسلوکی اور ظلم سے پیش آیا طرح طرح کے اُن پر جرمانے کئے قراوش کو یہ خبر لگی تو اس نے اس کو گرفتار کر کے اسکے کل مال و اسباب کو ضبط کر لیا اور کثیر التعداد جرمانہ کیا - ابو القاسم اسکی ادائگی سے معذور و مجبور رہا اس پر قراوش نے اسکو بار حیات سے سبکدوش کر دیا -

جنگ قراوش و عرب اور لشکر بغداد

۴۱۱ھ مین عرب فتنہ قراوش کے لئے مجتمع ہوا - دبیس بن علی بن مزید اسدی اور غریب بن معن اسکی سرکوبی کو روانہ ہوئے دار الخلافت بغداد سے بھی فوجین آگئین - سر من رای کے قریب

ایک میدان مین دونون فریق گتھہ گئے قرادوش کے ہمراہ رافع بن مقن مین بھی بہت گھمسان لڑائی ہوئی۔ آخرالامر قرادوش کو ہزیمت ہوئی سارا مال واسباب اور خزانہ لوٹ لیا گیا انبار داروگیر مین گرفتار کرلیا گیا۔ اسکے مقبوضات مین سے تکریت بزور تیغ مفتوح کیا گیا۔ شاہی فوجین بغداد واپس آئین۔ پھر غریب بن معن کی سفارش سے قرادوش کو رہائی ملی۔ سلطان بن حسن بن ثمال امیر خفاجہ کے پاس چلا گیا۔ ترکی لشکر نے تعاقب کیا۔ غربی فرات مین مڈبھیڑ ہوگئی ایک سخت اور خونریز جنگ کے بعد قرادوش اور سلطان کو ہزیمت ہوئی۔ شاہی فوجون نے اسکے مقبوضات کو جی کھولکر تاخت وتاراج کیا۔ قرادوش نے تنگ ہوکر دارالخلافت بغداد مین علم خلافت کی اطاعت وفرمانبرداری کا پیام بھیجا۔

پھر ۴۱۷ھ مین مابین قرادوش اور بنواسد وخفاجہ کے جھگڑا ہوگیا۔ خفاجہ نے قرادوش کے مقبوضات سواد پر دست درازی شروع کردی تھی۔ قرادوش نے ان لوگون کی مدافعت کی غرض سے موصل سے کوچ کیا۔ خفاجہ کا سردار ابوالفتیان منیع بن حسان نامی ایک سپہ سالار جنگ آور تھا اس نے دبیس بن علی بن مزید سے سازش کرلی اور اسکو اپنا ہمدرد اور مددگار بنالیا۔ چنانچہ دبیس اپنی قوم بنی اسد اور لشکر بغداد کو مجتمع اور مرتب کرکے ابوالفتیان کی کمک پر پہنچا کوفہ کے باہر دونون حریف نے صف آرائی کی۔ کوفہ اسوقت قرادوش کے قبضہ مین تھا۔ قرادوش پر ان لوگون کا ایسا خوف غالب ہوا کہ رات کے وقت بلاجدال وقتال کوفہ چھوڑ کر انبار کیجانب کوچ کرگیا فتحمند گروہ نے قرادوش کا تعاقب کیا قرادوش نے انبار کو بھی خیرآباد کہہ کر حلہ کا راستہ لیا فتحمند گروہ نے انبار پر قبضہ کرلیا۔ مگر بعد چندے انبار کو چھوڑکر متفرق اور منتشر ہوگئے۔ قرادوس کو اسکی خبر لگ گئی پہونچ کر فوراً قبضہ کرلیا۔

بعدازان اسی سنہ مین بنی عقیل سے اوراس سے دو دو ہاتھ چل گئی۔
سبب یہ ہوا کہ اثیر عنبر خادم (دولت بنی بویہ کا حاکم اور ایک چیرہ دست منتظم تھا) کے
خلاف شاہی فوج نے بغاوت کردی عنبر خادم بخوف جان قراوش کے پاس
چلا گیا۔ قراوش نے اسکے مال واسباب پر جو کہ قیروان مین تھا قبضہ کرلیا
مجدالدولہ بن قراد اور رافع بن حسن نے بنی عقیل کے ایک گروہ کثیر کو مجتمع کیا
بدران برادر قراوش بھی ان لوگون مین آکر ملگیا۔ بہت بڑی طیاری سے ان
لوگون نے قراوش پر چڑہائی کی۔ غریب بن معن اور اثیر عنبر خادم قراوش کی کمک
پر مجتمع ہوے۔ ابن مروان نے بھی فوجی مدد دی۔ تیرہ ہزار کی جمعیت سے قراوش
میدان جنگ مین آیا۔ ایک شہر کے قریب دونون حریفان نے صف آرائی کی جب وقت
دونون لشکر حملہ آور ہوئے اور لڑائی کا بازار گرم ہوا۔ بدران بن مقلد صف لشکر سے
نکلکر اپنے بھائی قراوش کے پاس آیا اور وسط مصاف مین باہم مصالحت کرلی
ایک نے دوسرے سے معانقہ کیا قراوش نے معہ اپنے بھائی بدران کے شہر
موصل کیجانب معاودت کی۔

پھر مابین قراوش اور خفاجہ کے دوبارہ منازعت پیدا ہوئی۔ سبب
یہ ہوا کہ منیع بن حسان امیر خفاجہ والی کوفہ نے جامعین مقبوضہ دبیس پر دفعتہً حملہ
کرکے لوٹ لیا دبیس یہ خبر پاکر منیع کی جستجو اور تعاقب مین کوفہ کیطرف روانہ ہوا
انبار کا قصد کیا اس نے اور اس کی قوم نے اس کو جی کھولکر تاخت وتاراج کیا
قراوش کو اسکی خبر لگی تو وہ معہ غریب بن معن کے منیع کے روک تھام کو[١] ......
انبار کیطرف روانہ ہوا پھر ان کی تعاقب مین قصر کیجانب بڑہا۔ خفاجہ یہ خبر پاکر
انبار کیجانب لوٹے اور اسکو لوٹ لیا آگ لگادی جلاکر خاک وسیاہ ہوگیا قراوش

[١] اسی مقام پر اصل کتاب میں کچھ نہیں لکھا ہے۔ مترجم

اور وہیں دس ہزار فوج مجتمع کرکے خفاجہ کی سرکوبی کو بڑھے مگر باوجود اس کثرت فوج کے خفاجہ سے نہ لڑ سکے۔ انبار کی بگڑی ہوئی حالت کو سوارنے مین مصروف ہوئے۔

بعد اسکے منیع بن حسان خفاجی ملک ابو کالیجار کے پاس گیا اور اسکے علم حکومت کے آگے گردن اطاعت جہکا دی۔ کوفہ مین اسکے نام کا خطبہ پڑ ہا اور بنی عقیل کی حکومت کو دونون کنارہ فرات سے زایل کر دیا۔

اس واقعہ کے بعد بدران بن مقلد عرب کا ایک گروہ مجتمع کرکے نصیبین کیطرف بڑہا اور اس پر محاصرہ ڈالدیا۔ نصیبین پر اسوقت نصیر الدولہ بن مروان کا قبضہ تہا اس نے محاصرین کے مقابلہ پر فوجین روانہ کین۔ بدران سے گہمسان لڑائی ہوئی۔ پہلے تو بدران کو ہزیمت ہوئی پھر لوٹ کر ان پر حملہ آور ہوا۔ اس حملہ مین نصیر الدولہ کی فوج کو ہزیمت ہوئی نہایت سختی سے ان کو پامال کیا۔ اس اثنا مین اسکو یہ خبر لگی کہ اسکا بھائی قرادش موصل کے قریب پہونچگیا ہے فوراً محاصرہ اُٹھاکر اسکی طرف روانہ ہوگا۔

غز کا موصل پر قبضہ غز کا گروہ ترکون کی ایک شاخ ہے جو بخارا کے قریب ایک درہ مین رہتا تہا جب ان لوگون کا فتنہ وفساد اس اطراف مین حد سے متجاوز ہوگیا تو سلطان سبکتگین نے ان کی سرکوبی پر کمر ہمت باندھی۔ والی بخارا اس سرکش گروہ کے خوف سے بھاگ گیا۔ ان ترکون کا سردار ارسلان بن سلجوق سلطان محمود کیخدمت حاضر ہوا سلطان محمود نے گرفتار کرکے ہند مین بہیجکے قید کردیا اور اسکے قبائل اور خاندان کو پامال کیا۔ ان مین سے بہتونکو قتل کر ڈالا۔ باقی ماندگان خراسان بھاگ گئے اور وہان پہونچکر فتنہ و فساد کا بازار پھر گرم کر دیا دن دہاڑے لوٹ مار شروع کردی سلطان محمود نے ان کو

ہوش مین لانے کی غرض سے فوجین روانہ کین - چنانچہ شاہی فوج نے ان کو خوب خوب پامال کرکے خراسان سے بھی نکال باہر کیا - ان مین سے اکثر نے اصفہان مین تک قیام کیا والی اصفہان سے معرکہ آرائی کی - یہ واقعہ ۴۲۰ھ کا ہے بعد اسکے متفرق اور منتشر ہوگئے اور ایک گروہ ان مین سے خوارزم کے قریب کوہ بلکجار کیطرف چلا گیا اور ایک گروہ نے آذربیجان مین جا کے قیام کیا اندنون آذربیجان کا والی دہشوزان تھا اس نے ان ترکون کی باین خیال کہ آیندہ انکے فسادات سے محفوظ رہے عزت افزائی کی تنخواہین مقرر کین انعامات دیئے صلے دیئے مگر ترکون نے اسکی ذرا بھی پروانہ کی وہی لوٹ مار وہی غارتگری جاری رکھی - ان لوگون کے چار سردار تھے - بوقا، کوکتاش، منصور، دانا ۴۲۹ھ مین یہ لوگ مراغہ مین داخل ہوئے اور اسکو نہایت بیرحمی سے تاخت وتاراج کیا اکراد ہذبانیہ پر پامالی کا ہاتھ بڑھایا - انہین مین سے ایک گروہ رے کی طرف چلا گیا اور اسکا محاصرہ کرلیا - ان دنون رے کا امیر علاء الدین بن کاکویہ تھا - ترکون نے شہر پر یلغار کیا - قتل وغارتگری اور وحشیانہ ظلم وستم کا اہل شہر کو جولانگاہ بنایا - اسیطرح اہل کرخ اور قزوین کے ساتھ کیا ان مقامات کے تاخت و تاراج سے فارغ ہوکر ارمینیہ کیجانب بڑھے اور اسکے گرد ونواح پر غارتگری کا ہاتھ بڑہایا وہان کے اکراد کو بھی پامال کیا بعدہ دینور پر ۴۳۰ھ مین حملہ آور ہوئے بعدہ وہشوان والی تبریز نے اپنے شہر مین ترکون کے ایک گروہ پر جو تعداد مین تیس تھے اور سب کے سب سردار تھے حملہ کرکے قتل کر ڈالا اس سے باقی ماندگان کی کمرہمت ٹوٹ گئی - قتل عام کا بازار گرم ہوگیا - اطراف وجوانب مین بخوف جان منتشر و متفرق ہوگئے -

ترکون کا وہ گروہ جو ارمینیہ مین تھا ۴۳ھ مین مجتمع ہوکر بلاد اکراد ہکاریہ مضافات

موصل کیطرف قدم بڑھایا۔ نہایت سختی سے لوٹ مار شروع کی ایک عالم کو تہ
وبالا کرڈالا اکراد نے مجتمع ہوکر ترکون پر پھر حملہ کیا اس حملہ مین اکراد کو کامیابی ہوی
ترکون کا گروہ متفرق اور منتشر ہوکر پہاڑون مین چلا گیا اور سارا جتھا تتر بتر ہوگیا
رے کے ترکون نے نیال پر اور سلطان طغرلبک کی آمد کی خبر پاکر رے
چھوڑکر ۴۳۳ھ مین دیار بکر اور موصل کیطرف قدم بڑھایا۔ جزیرہ ابن عمر مین قیام پذیر
ہوکر اطراف وجوانب کو لوٹنا شروع کردیا۔ باقردی، بازندی، اور حسنیہ کو لوٹ لیا
اسی زمانہ مین سلیمان بن نصیر الدولہ بن مروان نے ترکون کے امیر منصور
بن عسز عنیل کو دہوکا دے کر گرفتار کرلیا اسکی گرفتاری سے اس کے
ہمراہی ہر چہار طرف بلاد مین متفرق اور منتشر ہوگئے سلیمان بن نصیر الدولہ نے
ان کی تعاقب اور گرفتاری پر فوجین روانہ کین۔ قراوش والی موصل نے
ایک دوسرے تازہ دم فوجین انکی کمک پر بہیجی اکراد بشنو یہ ہمراہیان قتک کو
بھی اسی جماعت مین شامل کردیا۔ پس اس مہم نے ترکون کو جا گہیرا۔ ترکون نے
مرنے پر کمر باندھی اور خوب جی کہولکر لڑے اور پہر ایک دوسرے سے علیحدہ
ہوگیا۔ بعدان واقعات کے عرب نے عراق کیجانب عنان توجہ منعطف کی۔ ترکون
نے دیار بکر کو ویران اور خراب کرڈالا۔ قراوش یہ خبر پاکر کہ ترکون کے
ایک گروہ نے اسکے مقبوضات کیطرف قدم بڑھایا ہے ان لوگون کی مدافعت
کی غرض سے موصل چلا گیا۔ پس جسوقت ترکون نے برقعید مین پڑاو کیا
قراوش نے ترکون پر شبخون مارنے کی طیاری کی۔ ترکون کو اسکی خبر لگ گئی
فوراً ٹوٹ پڑے قراوش کے ہاتھ کا طوطی اوڑگیا۔ جیساکہ اون لوگون نے
شرط کی مال وزر دے کر ٹالنے کی فکر کرنے لگا ہنوز قراوش فراہمی مال
مین مصروف تھا کہ ترکون نے دوسری طرف سے موصل کیجانب قدم

بڑھا یا قراوش کو اسکی اطلاع ہوئی تو وہ اپنی فوج آراستہ کرکے مقابلہ پر آیا۔ تمام دن گھمسان لڑائی ہوتی رہی۔ اگلے دن پھر اسی کیفیت سے جنگ کا آغاز ہوا۔ شام ہوتے ہوتے عربون اور اہل شہر کو ہزمیت ہوئی۔ قراوش ایک کشتی پر سوار ہو کر براہ فرات بھاگ نکلا سارا مال و اسباب چھوڑ گیا ترکون نے شہر مین داخل ہو کر غارتگری شروع کردی۔ جواہرات، زیورات اثاث البیت اور بیحد مال و زر انکے ہاتھ لگا۔

قراوش بنفسہ جان بچا کر سند پہونچا۔ سلطان جلال الدولہ، دبیس بن علی بن مزید امرار عرب اور سرداران اکراد کیخدمت مین استمداد کا عریضہ روانہ کیا۔

ترکون نے فتحیابی حاصل کرکے اہل موصل کے ساتھ قتل اور غارتگری کا کا کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ بعض محلہ والون نے حفاظت جان و مال کی غرض سے بہت سا مال و زر دینے کا وعدہ کرلیا جسکی وجہ سے انکی ابرو ریزی نہوئی اور وہ ان غارتگرون کے ظلم و ستم کے ہاتھ سے بچگئے۔ ابتداً اہل شہر پر بیس ہزار دینار جرمانہ کیا جب یہ وصول ہو گیا تو چار ہزار اور جرمانہ کیا اور اسکے وصول کرنے مین مصروف ہوئے۔ اہل موصل کا ناک مین دم ہو رہا تھا بگڑ گئے اور دفعتہً حملہ کردیا۔ شہر مین جس قدر ترک ہاتھ آئے سبھون کو مار ڈالا۔ جب ان کے بھائیون کو اسکی اطلاع ہوئی تو وہ لوگ مجتمع ہو کر نصف ۴۳۵ھ مین بزور تیغ شہر موصل مین گھس پڑے۔ تلوارین نیام سے کھینچ لین بارہ دن تک مسلسل قتل عام کا بازار گرم رکھا۔ مقتولون کی کثرت سے راستے بند ہوگئے۔ بقیتہ السیف کے ایک گروہ نے ان مقتولون کو گڑھون مین دفن کیا۔ اس قتل عام کے بعد ان لوگون نے خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھا اور بعد خلیفہ کے سلطان طغرلبک

کو دعا سے یاد کیا - مدتون یہ لوگ شہر موصل مین ٹھیرے رہے - ملک جلال الدولہ
بن بویہ اور نصیر الدولہ بن مروان نے سلطان طغرلبک کیخدمت مین ان لوگون
کی زیادتیون کی شکایتین لکھین - سلطان طغرلبک نے جلال الدولہ کو معذرت لکھی
کہ یہ لوگ ہمارے خدام اور پروردہ ہین ان لوگون نے اطراف رے مین فساد
برپا کیا اور بخوف جان بھاگ نکلے - عنقریب ان لوگون کے سرکوبی کی غرض سے
فوجین روانہ کیجائینگی - اور نصیر الدولہ بن مروان کو تحریر کیا کہ مجھے یہ خبر لگی ہے
کہ میرے خدام نے تمہارے مقبوضات کا قصد کیا تھا تمنے ان کو مال وزر دے کر
روک دیا تم سرحدی حکمران ہو تم کو لازم ہے کہ تم اس قدر دیا کرو کہ اس سے
جہاد کو مدد پہونچے مین عنقریب ایسے لوگون کو مامور کرتا ہون کہ جو ان لوگون کو تمہارے
مقبوضات سے دفع کردین - بعد اسکے دبیس بن علی بن مزید فوجین مرتب کر کے
قرواش کی کمک کو روانہ ہوا - بنو عقیل کا مجمع غفیر اسکے پاس آکر مجتمع ہو گیا - سن سے
موصل کیجانب بڑھے - ترکون کو یہ خبر لگی تو وہ تل اعفر کیطرف ہٹ آئے اور
دیار بکر مین اپنے ہمراہیون اور اپنے سردارون ناصغلی اور بوقا کے پاس امداد
کی غرض سے قاصد روانہ کئے - پس وہ لوگ آ گئے ماہ رمضان ۴۳۵ھ مین
قرواش اور ترکون سے معرکہ آرائی ہوئی - صبح سے ظہر تک سخت اور خونریز جنگ
ہوتی رہی - پہلے تو عرب کو ترکون نے ان کے مورچہ سے پسپا کر دیا مگر پھر جب
عرب نے مرنے پر کمر باندھ کر حملہ کیا تو ترکون کو ہزیمت ہوئی - عربون نے انکا
تعاقب کیا کشت وخون کا بازار گرم ہو گیا ترکون کے نامی نامی سردار مارے گئے
ہزارون ترک کھیت رہے فتحمند گروہ نے مقتولون کے سرون کو دار الخلافت
بغداد روانہ کیا - قرواش انکا تعاقب کرتا ہوا نصیبین تک چلا گیا ترکون نے
اس معرکہ سے ہزیمت اوٹھا کر دیار بکر کا قصد کیا اور اسکو تاخت وتاراج کر کے

ارزن روم کی طرف گئے اور اسکو بھی قتل وغارتگری کا بازار بنا کر آذربیجان مین جا کے دم لیا اور قراوشس نے موصل کیجانب مراجعت کی۔

بدران بن مقلد کا نصیبین پر قبضہ

ہم اوپر بدران کے محاصرہ نصیبین اور وہان سے اپنے بھائی قراوشس کیوجہ سے کوچ کر جانے اور پھر دونون مین مصالحت ہو جانے اور نصیر الدولہ کا قراوشس کی بڑی بیٹی سے عقد کرنیکا حال تحریر کر آئے ہین۔ بعد عقد نصیر الدولہ نے اسکی بیٹی کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ نہ کیا اور نہ اپنی بیویون اور اس مین عدل کیا اس نے اپنے باپ سے شکایت کی۔ پس اس نے نصیر الدولہ کے پاس آدمی روانہ کیا بعد اسکے نصیر الدولہ کے بعض عمال قراوشس کے پاس چلے آئے اور اسکو جزیرہ پر قبضہ کر لینے کی طمع دلائی قراوشس نے اپنی بیٹی کے مہر کے بہانہ سے جو کہ بیس ہزار دینار تھا جزیرہ اور نصیبین کو اپنے بھائی بدران کے لئے طلب کیا نصیر الدولہ نے اس سے انکار کیا۔ قراوشس نے ایک فوج جزیرہ کے محاصرہ پر روانہ کی اور دوسرے اپنے بھائی بدران کی ماتحتی مین نصیبین کے سر کرنے کو بھی بعد ازان خود بھی آپہونچا اور اپنے بھائی کے ساتھ نصیبین کا محاصرہ کر لیا۔ اہل نصیبین نے قلعہ بندی کر لی۔ عرب اور اکراد مجتمع ہو کر نصیر الدولہ کے پاس میافارقین مین گئے اور اس سے نصیبین کے دے دینے پر مصالحت کا پیام دیا۔ نصیر الدولہ نے نصیبین کو ان لوگون کے حوالہ کر دیا اور قراوشس کو اس کی بیٹی کے مہر سے پندرہ ہزار دینار مرحمت کئے

ان واقعات کے بعد ۴۲۵ھ مین بدران رہگرائے ملک عدم ہوا۔ اسکا بیٹا عمر قراوشس کے پاس آیا۔ قراوشس نے اسکو اسکی گورنری نصیبین پر بحال رکھا۔ بنو نمیر کو اسکے ملک پر قبضہ کرنے کی طمع دامنگیر ہوئی۔ فوج مرتب کر کے

محاصرہ کرلیا۔ قراوش یہ خبر پاکر انکی مدافعت کو آیا اور اپنے ملک سے بے نیل مرام نکال باہر کیا۔

جنگ قراوش وغریب تکریت پر ابو المسیب رافع بن حسین کا قبضہ تھا جو کہ بنو عقیل سے تھا۔ غریب نے عرب اور کردون کے ایک گروہ کو مجتمع کیا۔ جلال الدولہ نے بھی امدادی فوجین بھیجین پس غریب نے تکریت پر یلغار کیا اور اس پر محاصرہ ڈالدیا۔ رافع بن حسین اس وقت موصل مین قراوش کے پاس تھا۔ اس سے مطلع ہوکر فوجین مہیا کین اور تکریت کی حمایت پر اُٹھ کھڑا ہوا۔ غریب سے تکریت کے گرد و نواح مین مڈبھیڑ ہوئی غریب کو ہزیمت ہوئی قراوش اور رافع نے تعاقب کیا اس کے مال و اسباب اور مکانات سے متعرض ہوا۔ بعد ازان باہم نامہ و پیام ہوکر مصالحت ہوگئی۔

فتنہ قراوش و جلال الدولہ ۴۱۴ھ مین قراوش نے اپنی فوج خمیس بن ثعلب کے محاصرہ کرنے کو تکریت روانہ کی تھی خمیس نے جلال الدولہ کے سایہ عاطفت مین پناہ لی۔ جلال الدولہ نے قراوش کو اس فعل سے روکا قراوش نے سماعت نہ کی اس بنا پر جلال الدولہ بنفس نفیس قراوش کی سرکوبی کو روانہ ہوا اور پہونچتے ہی قراوش کا محاصرہ کرلیا قراوش نے بغداد مین ترکون کو جلال الدولہ کے خلاف بغاوت کرنے کی تحریک کی۔ کسی ذریعہ سے جلال الدولہ کو اسکی خبر لگ گئی جلال الدولہ کو اس سے بحد برہمی پیدا ہوئی انبار کے سر کرنے کو کوچ کیا اہل انبار نے یہ خبر پاکر قلعہ بندی کرلی۔ اس اثنا مین قراوش بھی تکریت سے انبار کی حمایت کو روانہ ہوا۔ جلال الدولہ کی کثرت فوج سے غلہ و رسد کی کمی واقع ہوئی۔ عقیل سعی بلیغ کرکے قراوش اور جلال الدولہ مین باہم مصالحت کرادی چنانچہ دونون حریف نے آیندہ مصالحت قائم

رکھنے کی اور قراوش نے جلال الدولہ کی اطاعت کی قسم کھائی اور دونون اپنے اپنے شہر کو واپس ہوے۔

اخبار ملوک قسطنطنیہ زمانہ موجودہ

بسیل اور قسطنطین کی مان روم کے سردارون مین سے ایک بڑی سردار اور رئیس کی بیٹی تھی۔ ایک مرتبہ عید کے دن یہ کنیسہ مین گرجا کرنے کو گئی ہوئی تھی۔ ان دونون کے باپ کی نظر اس پر پڑ گئی۔ جان و دل سے فریفتہ ہو گیا عقد کرنے کا پیام دیا اور شادی کر لی اس سے یہ دو بیٹے پیدا ہوئے یہ دونون ہنوز کم سن ہی تھے کہ انکا باپ مر گیا۔ ایک مدت کے بعد ان دونون کے مان نے تعفور سے اپنا بیاہ کر لیا۔ تعفور ایک چاتا پرزہ تہا اس نے ساری سلطنت پر قبضہ کر لیا عنان حکومت کا مالک بن بیٹھا۔ بعد چندے ان دونو کی نسل منقطع کرنے کی غرض سے ان دونون کے خصی کرنے کی تدبیرین کرنے لگا۔ ان کی مان کو کسی ذریعے سے اسکی خبر لگ گئی۔ دمستق کو دم پٹی دے کر تعفور کے قتل پر ابھار دیا چنانچہ اس نے اُسکو قتل کر ڈالا اوس نے اس خدمت کے صلہ مین اُس سے عقد کر لیا۔ ایک برس تک اسکی زوجیت مین رہی بعد ازان دمستق نے بخوف جان اسکو معہ اسکے دونون لڑکون کے ایک دیر بعید کیطرف جلا وطن کر دیا۔ تقریباً ایک برس جلا وطن رہی پھر ایک رہبان (پادری) کو دمشتق کے قتل پر طیار کر لیا یہ رہبان شاہی گرجا مین جا کے مقیم ہوا اور دمستق کے قتل کی فکر کرنے لگا تا آنکہ ایک روز دمستق گرجا مین آیا یہ زمانہ عید کا تہا۔ رہبان سے دمستق نے تبرکاً کچھ کہانا طلب کیا رہبان نے زہر ملا کر اپنے ہاتھ سے کہلا دیا مکان پہونچتے پہونچتے مر گیا۔ ان دونون کی مان یہ خبر پاکر عید سے چند راہبین پیشتر قسطنطنیہ مین آئی اور اپنے لڑکے بسیل کو سریر حکومت پر متمکن کر دیا اور اسکی کم سنی کے وجہ سے یہ خود حکمرانی کرنے لگی۔ جب بسیل بڑا ہوا تو بلغار

دبلگیریا کے جنگ کرنے کو ان کے ملک پر چڑھ گیا۔ یہان یہ اس کو اپنی مان
کے مرنے کی خبر پہونچی۔ پس اس نے ایک خادم کو اپنے زمانہ غیر حاضری مین
قسطنطنیہ کے انتظام اور نظام حکومت قایم رکھنے پر مامور کیا اور خود چالیس برس
تک جنگ بلغار مین مصروف رہا۔ آخرکار ہزیمت اٹھاکر قسطنطنیہ واپس آیا اور دوبارہ
فوجین طیار کر کے بلغار کیا اس مہم مین اسکو کامیابی ہوئی ان کے بادشاہ کو اس نے
قتل کرڈالا اور ان کے ملک پر فتحمندی کے ساتھ قبضہ کرلیا۔ اور وہان کے رہنے
والون کو جلاوطن کر کے بلاد روم مین لا کے آباد کیا۔

ابن اثیر کا بیان ہے کہ یہ بلغار جنکے ملک پر یسیل نے قبضہ کرلیا تھا اس
گروہ کے علاوہ ہین جو ان مین سے اسلام لائے تھے یہ لوگ بہ نسبت
ان کے بلاد روم سے قریب تر دو مہینہ کے مسافت پر ہین اور یہ دونو بلغار
ہی ہین انتہی۔

یسیل عادل اور نیک سیرت شخص تھا اس نے تقریباً ستر سال روم پر حکومت
کیا جب یہ مرگیا تو اسکا بھائی قسطنطین حکمران ہوا۔ اس نے بوقت وفات تین
لڑکیان چھوڑین پہلے بڑی لڑکی سریرآرائے حکومت ہوئی۔ اس نے شاہی
خاندان مین سے ارمانوس نامی شاہزادہ سے اپنا عقد کیا تھا۔ یہ وہی شخص
ہے جس نے مسلمانون کے قبضہ سے الرہا کو نکالا تھا۔ حکومت کی طرف سے
ایک شخص میخائیل نامی صرفون کے بازار کے انتظام پر مامور تھا۔ ارمانوس نے
اسکو اپنے خاص مصاحبون مین داخل کرلیا اور اپنی دولت و حکومت کا مدبر اور
دائیان بازو بنایا۔ تھوڑے دنون بعد ارمانوس کی بیوی میخائیل کیجانب مایل
اور اس پر فریفتہ ہوگئی دونون باتفاق بادشاہ ارمانوس کے قتل کی فکر مین
کرنے لگے چنانچہ ایک روز بحالت غفلت دونون نے ملکر ارمانوس کا گلا گھونٹ دیا۔ اور

اسکے مرنے کے بعد رومیون کے خلاف مرضی ملکہ ارمانوس نے میخایل سے عقد کرلیا - بعدہ اس میخایل کو بدخلقی اور ظلم کا عارضہ لاحق ہوگیا اپنے برادرزادہ کو اپنا ولیعہد بنایا اسکا نام بھی میخائیل تھا - اس نے میخائیل اول کے بعد عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لی اور اسکے مامون اور انکے بہنون کو گرفتار کرکے جیل مین ڈالدیا اپنے نام کا سکہ ۳۳ھ مین مسکوک کرایا - بعد اسکے اسکی بیوی بادشاہ سابق کے بیٹی کو طلب کرکے رہبانیت (ترک دنیا) اور حکومت وریاست سے دست کش ہوجانے پر مجبور کیا - اور اسکو مارا اور ایک جزیرہ کیطرف جلا وطن کردیا - بعد ازان بطریق اعظم (پوپ) کے قتل کا قصد کیا تاکہ آیندہ اسکو اُسکی بیجا حکومت سے نجات ملجائے چنانچہ بطریق کو ایک روز دعوت ولیمہ کی طیاری کے بہانہ سے ایک دیر کیطرف روانہ کیا اور اپنے آنے کا بھی وعدہ کیا - اور بطریق کے چلے جانے کے بعد رومیون اور بلغاریون کے ایک گروہ کو اسکے قتل کے لئے بھیجدیا - بطریق کو کسی ذریعہ سے اسکی خبر لگ گئی بطریق نے ان لوگون کو بہت سا مال وزر دیکر اپنی جان بچائی اور در پردہ میخائیل کے معزول کرنے پر رومیون کو ابھارنے لگا - آخر الامر اپنے اس ارادہ مین بطریق کامیاب ہوگیا ملکہ کے پاس جزیرہ مین جہانکہ شہر بدر کردی گئی تھی رومی روانہ کئے اور حکومت وسلطنت کے لئے طلب کیا ملکہ نے بادشاہی سے انکار کردیا اور ترک دنیا پر تلی رہی تب بطریق نے اسکو حکومت وسلطنت سے معزول کرکے اسکی چھوٹی بہن بدرونہ کو سریر حکومت پر متمکن کیا - اس کے باپ کے خدام نے عنان انتظام حکومت اپنے ہاتھہ مین لی اور میخائیل کی معزولی کا اعلان کردیا میخائیل کے ہواخواہون اور بدرونہ کے گروہ سے لڑائی شروع ہوگئی - سخت اور خونریز جنگ کے بعد بدرونہ کے ہمراہیون کو فتح نصیب ہوئی میخائیل کے

ہواخواہون کے گھر بار کو لوٹ لیا رومیون کو اس طوائف الملوکی سے بیحد تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اور وہ لوگ ایک بادشاہ مقرر کرنے کی فکر مین مصروف ہوئے جو کہ نظام حکومت کو قایم اور جاری رکھے۔ دعوے داران سلطنت کو مجتمع کر کے قرعہ ڈالا اتفاق سے قسطنطین کا نام قرعہ مین برآمد ہوا پس اس نے روم کے عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لی اور حکمرانی کرنے لگا۔ بڑی ملکہ سے بیاہ کر لیا چھوٹی ملکہ (بدرونہ) سنہ ۴۳۴ھ مین اسکے پاس خاطر سے سلطنت و حکومت سے دست کش ہوگئی۔

بعد اسکے میناس نامی ایک شخص نے قسطنطین کے خلاف روم سے خروج کیا بیس ہزار فوج فراہم اور مرتب کر کے بغاوت کر دی۔ قسطنطین نے اس کی سرکوبی کی غرض سے فوجین روانہ کین گھسان لڑائیان ہوئین آخر الامر میناس مارا گیا۔ اسکا سر اوتار کر قسطنطین کے پاس بہیجا گیا اور اسکے ہمراہی اور ہواخواہ منتشر اور متفرق ہوگئے۔

پھر سنہ ۴۳۵ھ مین رومیون کی چند کشتیان ساحل قسطنطنیہ پر آلگین اہل قسطنطنیہ اور اہل کشتی سے لڑائیان۔ اہل کشتی کسی ضرورت سے خشکی پر اوتر آئے تھے اہل قسطنطنیہ نے کشتیو نمین آگ لگادی جلکر خاک و سیاہ ہوگین اور اہل کشتی کو مار ڈالا۔

قراوش اور اکراد مین بغاوت

کردون کے چند قلعات موصل کے قرب وجوار مین تھے از انجملہ حمیدیہ کا قلعہ عقر اور اسکا مضافات تہا۔ اسکا حاکم ابوالحسن بن عکشان نامی ایک شخص تہا اور قلعہ اربل معہ اسکے متعلقات کے ہذبانیہ کے قبضہ مین تھا۔ ابوالحسن بن موشک کے قبضہ اقتدار اسکی عنان حکومت تھی اسکا بھائی ابو علی بن موشک باعانت ابوالحسن بن عکشان اپنے بھائی سے حکومت

وریاست کے لئے لڑ پڑا چنانچہ قلعہ کو اسکے قبضہ سے نکال لیا اور اپنے بھائی
ابوالحسن بن موشک کو گرفتار کر لیا۔ قراوش اور اسکا بھائی زعیم لدولہ ابو کامل اس
وقت مہم عراق مین مصروف اور مشغول تھا ان دونون کو ابو علی کا یہ فعل ناگوار گذرا
واپس ہوکر موصل آئے۔ قراوش نے حمیدی اور رنہ بانی سے بمقابلہ نصیرالدولہ
کے امداد طلب کی۔ حمیدی تو بذاتہ اسکی کمک پر آیا اور ہذبانی نے اپنے بھائی کو
مدد پر بھیجا اتفاق یہ کہ نوبت جنگ نہ آئی قراوش اور نصیرالدولہ مین باہم مصالحت
ہوگئی تب قراوش نے ابوالحسن بن علکشان کو گرفتار کر لیا پھر اس امر پر مصالحت
قرار پائی کہ ابوالحسن بن موشک والی اربل رہا کیا جائے اور قلعہ اربل بھی اسکے
حوالہ کر دیا جائے اگر ابو علی اس سے انکار کرے تو اسکے خلاف مالی اور فوجی
ابوالحسن بن علکشان امداد دے چنانچہ اس امر کے اطمینان کی غرض سے اپنے
بیٹے کو قراوش کی خدمت رہن کر دیا۔ بعد اسکے ابو علی سے اس معاملہ مین خط و
کتابت شروع ہوئی ابو علی نے اسکو منظور کر لیا اور موصل مین اربل کو اپنے بھائی
ابوالحسن کے سپرد کرنے کی غرض سے حاضر ہوا چنانچہ قراوش نے اسکے قلعات کو
اسکے حوالہ کر دیا۔ اور ابوالحسن بن علکشان اور ابو علی اربل کو ابوالحسن بن موشک
کے سپرد کرنے کو روانہ ہوئے اثنا راہ مین ان لوگون نے اسکے ساتھ
بدعہدی کی دھوکھا دے کر اسکے ہمراہیون کو گرفتار کر لیا اتفاق سے ابوالحسن
تن تنہا کسی ذریعہ سے نکل بھاگا بحال پریشان موصل پہونچا۔ ان وجوہات
سے مابین ابوالحسن بن علکشان و ابو علی اور قراوش بید کشیدگی پیدا ہوگئی۔

قراوش اور ابو کامل ان واقعات کے ختم ہونے پر مابین معتمدالدولہ قراوش
اور اسکے بھائی زعیم الدولہ ابو کامل کے جھگڑا پیدا ہوگیا۔ سبب یہ ہوا کہ قریش
(ان دونو نکے بھائی بدران کا بیٹا تھا) اپنے چچا ابو کامل سے اُلجھ گیا۔ فوجین

فراہم اور مرتب کین اسکے دوسرے چچا نے اعانت اور امداد پر کمر باندھی تہا ... قراوش نے نصیر الدولہ بن مروان سے امداد کی درخواست کی چنانچہ اسنے اپنے بیٹے سلیمان کو اسکی کمک بہیجا علاوہ اسکے حسن بن علکشان وغیرہ اکراد نے بھی اسکی امداد پر کمر ہمت باندھی سب کے سب مجتمع ہوکر معلایا کیطرف بڑھے اور اسکو تاخت و تاراج کرکے آگ لگادی جلکر خاک وسیاہ ہوگیا بعد اسکے ماہ محرم ۴۴۱ھ مین اپنے حریف سے معرکہ آرا ہوئے دو دن متواتر لڑائی ہوتی رہی۔ اکراد نے جنگ سے ہاتھ کھینچ لیا حریف کو اپنی طرف سے راستہ دیدیا قراوش کے بعض ہمراہیان عرب بھی قراوش سے علیحدہ ہوکر اسکے بھائی کے پاس چلے گئے اسی اثنا رمین اسکو یہ خبر لگی کہ اسکے بھائی ابو کامل کے گروہ نے انبار مین یورش کرکے قبضہ حاصل کرلیا ہے اس خبر کو سنتے ہی قراوش حواس باختہ ہوگیا معدودے چند آدمیون کے ساتھ اپنے خیمہ مین رہ گیا۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کا مضمون ہوگیا۔ اسکا بھائی ابو کامل اس واقعہ سے مطلع ہوکر اسکے پاس آیا اور اسکو بہ آرام تمام معہ اسکی بیوی اور بچون کے موصل مین لیجا کے نظر بند کردیا اور اسکی محافظت اور نگرانی پر چند لوگون کو مامور کردیا۔ تھوڑے دنون بعد عرب پھر اسکے طرف مائل ہو چلے اسکے بھائی ابو کامل نے اس خیال سے کہ مبادا عرب پھر اسکے مطیع ہو جائین اور اسکو دوبارہ ریاست حکومت کی کرسی پر متمکن کردین قراوش کو نظر بندی کی تکلیف سے نجات دے کر حکومت و ریاست کی عنان اسکی ہاتھ مین دی اور اطاعت و فرمانبرداری کی بیعت لیکر اسکے ملک کی طرف واپس کردیا چنانچہ قراوش اپنے دار الحکومت مین حکمرانی کرنے کو واپس آیا۔

قبل ان واقعات کے ابو کامل اور بساسیری منہزم خلافت اسلامیہ سے

اُن بن ہوگئی تھی - دار الخلافت بغداد مین اس وجہ سے بہت بڑی ہل چل پیدا ہو رہی تھی بنو عقیل سنے عراق عجم مین بساسیری کی جاگیرات مین غارتگری شروع کر دی تھی بساسیری اس سے مطلع ہوکر انکی سرکوبی کو روانہ ہوا - ابو کامل کو اسکی خبر لگ گئی بنو عقیل کی ہمدردی پر اُٹھ کھڑا ہوا اور ان کو مرتب و مجتمع کر کے میدان جنگ مین لڑنے کو آیا - ابو کامل اور بساسیری مین سخت اور خونریز جنگ ہوئی مگر آخری فیصلہ نہوا - اتنے مین قرواش نظر بندی سے نجات پاکر اپنی حکومت و سلطنت پر واپس آگیا اہل انبار کا ایک گروہ بطور وفد بساسیری کیخدمت مین حاضر ہوا اور شکریہ ادا کر کے قرواش کی بداخلاقی اور کج ادائی کی شکایت پیش کی اور یہ درخواست دی کہ آپ ایک فوج اور ایک عامل شہر کے انتظام کرنے کو ہمارے ساتھ روانہ فرمایئے بساسیری نے ایسا ہی کیا - پس اس عامل سنے پہونچکر شہر کو قرواش کے قبضہ سے نکال لیا اور ان مین عدل و داد کرنے لگا -

قرواش اپنے بھائی ابو کامل کی اطاعت قبول کر لینیکے بعد مثل وزیر کے اسکے ساتھ رہتا تھا کسی قسم کی قوت اسکے قبضہ مین نہ تھی مگر یہ امر قرواش کو شاق گزر رہا تھا اس قید و بند سے نجات پانیکی فکر کرنے لگا ایک روز موصل سے نکلکر بغداد کو روانہ ہوا اسکے بھائی ابو کامل کو اسکا قید سے نکل بھاگنا نہایت شاق گذرا اپنی قوم کے چند سرداروں کو اسکو طوعاً کرہاً واپس لانے پر مامور کیا چنانچہ ان لوگون نے قرواش سے پہلے نرمی اور ملاطفت سے واپس چلنے کو کہا قرواش سنے کچھ سماعت نہ کی تب ان لوگون سنے ایسے عنوان سے واپس چلنے کو کہا جس سے قرواش کو اس امر کا یقین ہو گیا کہ اگر بخوشی و رضامندی واپس نہین چلتا ہون تو بزور و جبر مجھے واپس لیجائینگے چار ناچار واپس چلنے کا اقرار کیا مگر یہ شرط کر لی کہ موصل مین چلکر مین

دارالامارت مین قیام پذیر ہون گا پس جب قرواش موصل مین ابو کامل کے پاس پہنچا ابو کامل نے اسکو نہایت عزت و احترام سے ٹھیرایا اور چند لوگون کو اسکی نگرانی پر مامور کردیا تاکہ آیندہ تصرف سے اسکو یہ لوگ روکتے رہین ❖

امارت قریش بن بدران

ہرگاہ قریش بن بدران نے عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لے لی اور اپنے چچا قرواش کو قلعہ جراحیہ مین لیجا کے نظربند کردیا۔ تب بقصد عراق ۴۴۲ھ مین ایک عظیم فوج کے ساتھ موصل سے کوچ کیا۔ اسکا بھائی مقلد اس سے باغی ہوگیا اور نور الدولہ دبیس بن مزید کے طرف سازش کرنے کی غرض سے کوچ کردیا۔ قریش کو اس سے سخت برافروختگی پیدا ہوئی اس کے لشکرگاہ کو تاخت و تاراج کرکے موصل کیجانب معاودت کی۔ اتفاق سے اسی زمانہ مین قریش سے عرب بگڑ گیا اور ملک الرحیم کے عمال نے قریش کے مقبوضات کو جو کہ عراق مین تھے لوٹ لیا بعد اسکے قریش نے عرب سے سازش کرلی اور ان کے ساتھ آیندہ حسن سلوک اور احسان کرنے کا یقین دلایا اور فوجی صورتین ان کو مرتب کرکے عراق کیطرف کوچ کیا کامل بن محمد بن مسیب والی خظیرہ سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ اس معرکہ مین کامل کو ہزیمت ہوئی کامل بھاگ کھڑا ہوا قریش اسکے تعاقب مین بلال بن غریب کے شہر تک چلا گیا اور اسکو تاخت و تاراج کرکے عراق مین گھس گیا اور الملک الرحیم کے عمال کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا پیام بھیجا اس امر کا ان کو یقین دلایا کہ جسقدر بلاد انکے قبضہ مین ہین وہ ان کے ہی قبضہ مین رکھے جائینگے الملک الرحیم کے عمال نے اطاعت کی گردن جھکادی اور اس کے مطیع ہوگئے کیونکہ الملک الرحیم ان دنون خوزستان مین مصروف جدال و قتال تھا۔ ان وجوہات سے قریش کے پاؤن حکومت و سلطنت پر جم گئے اور اس کی قوت بڑھ گئی۔

وفات قرواش اسی ۴۴۴ھ مین معتمد الدولہ ابو منیع قرواش بن مقلد عقیلی نے بحالت قید قلعہ جراحیہ مین قید حیات سے نجات پاکر سفر آخرت اختیار کیا نعش موصل مین اوٹھا لائی گئی اور موصل کے شرقی جانب شہر نینوی مین مدفون ہوا یہ عرب کا ایک نامور جنگ آزما شخص تھا

قریش کا انبار پر قابض وبیدخل ہونا ۴۴۶ھ مین قریش بن بدران نے موصل سے کوچ کیا اور شہر انبار پر پہونچکر حملہ آور ہوا۔ بساسیری کی طرف سے اس شہر پر ایک شخص مامور تھا قریش نے اس سے اس شہر کو چھین لیا بساسیری کو اس کی خبر لگی تو اس نے فوجین مرتب کرکے انبار پر چڑہائی کردی اور اسکو دوبارہ واپس لے لیا۔

جنگ قریش وبساسیری قریش بن بدران نے سلطان طغرلبک کے پاس رے مین بغرض اظہار اطاعت وفرمانبرداری ایک سفارت روانہ کی اور اپنے کل صوبجات مین اسکے نام کا خطبہ پڑھنا شروع کیا اور الملک الرحیم کو گرفتار کرکے اسکے لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔ اس واقعہ کی خبر سلطان طغرلبک تک پہونچی سلطان نے اسکو امن دی چنانچہ الملک الرحیم اسکی خدمت مین حاضر ہوا۔ سلطان نے اسکی عزت افزائی کی اور اسکو اسکے صوبجات کی حکومت پھر دیدی۔

بساسیری نے الملک الرحیم کی رفاقت اسی زمانہ مین ترک کردی تھی جبکہ یہ واسط سے بغداد کو اور سلطان طغرلبک نے خلوان سے کوچ کیا تھا یعنی بساسیری بوجہ مصاہرت (سسرالی رشتہ) نور الدولہ دبیس بن مزید کے پاس چلا گیا علیحدگی کا سبب یہ ہوا کہ خلیفہ قایم کو کسی ذریعہ سے معلوم ہوگیا تھا کہ اسکا طبعی میلان خلیفہ مصر کیجانب ہے اسوجہ سے خلیفہ قایم نے اس کے نکالدینے کو لکھ بھیجا پس جب قریش بن بدران دار الخلافت بغداد مین پہونچا اور سلطان طغرلبک کا دولت

وحکومت اسلامیہ بغداد پر استیلاء معقول طور سے ہوگیا تو بساسیری ان لوگون کے زیر کرنے کو نکل کھڑا ہوا نورالدولہ دبیس بھی اسکے ہمراہ تہا سنجار مین معرکہ آرائی ہوئی قریش اور قطلمش کو معہ ان کے ہمراہیون کے ہزیمت ہوئی۔ ہزارہا آدمی کہیت رہے۔ اہل سنجار نے بھی غارتگری شروع کردی۔ بساسیری معہ قیدیان جنگ موصل آیا اور مستنصر خلیفہ مصری کے نام کا خطبہ پڑہا۔ ان لوگون نے قبل اس واقعہ کے اظہار اطاعت وفرمانبرداری کی غرض سے سفارت بہیجی تہی خلیفہ مصر نے اس سے مسرت ظاہر فرمائی اور قریش اور اسکے ہمراہیون کو خلعتین روانہ کین۔

طغرلبک کا موصل پر قبضہ اور قریش کا مطیع ہونا

سلطان طغرلبک کے بغداد مین طول قیام سے بوجہ کثرت فوج رعایا کو طرح طرح کی تکلیفین پہونچنے لگین خلیفہ قائم نے اپنے وزیر رئیس الرؤساء کے توسط سے عمید الملک کندری وزیر سلطان طغرلبک کو طلب کرکے ہدایت کی کہ چونکہ سلطان طغرلبک کی کثرت لشکر سے رعایاے بغداد کو بیحد تکلیف پہونچ رہی ہے لہذا مناسب ہے کہ سلطان معہ اپنی فوج کے بغداد سے کوچ کردین ورنہ ما بدولت واقبال دارالخلافت بغداد کو چھوڑ دینگے ہنوز کوئی امر طے نہ ہونے پایا تہا کہ سلطان طغرلبک کو موصل کے واقعات کی خبر لگ گئی۔ پس سلطان طغرلبک نے موصل کیجانب کوچ کردیا اور تکریت کا محاصرہ کرکے بزور تیغ فتح کرلیا اور حاکم قلعہ نصر بن عیسیٰ عقیلی سے بہت سا مال واسباب لیکر کوچ کیا بعد چندے نصر مرگیا بعد اسکے ابو الغنائم بن بجلیان حکمران ہوا۔ رئیس الرؤساء کے ساتھ اسکے برتاوات اچھے رہے۔ بعدہ سلطان طغرلبک نے بوازیج سے نصیبین کیجانب کوچ کیا (سلطان بوازیج مین اپنے بھائی یاقوتی بن تنکیر کی امداد اور فراہمی فوج کا انتظار کررہا تہا) اور ہزار سب بن تنکیر کو بریہ کیطرف عرب سے جنگ کرنے کو روانہ کیا انہین عربون مین قریش، دبیس اور اصحاب حران ورقہ

(دنمبیس) شریک تھے چنانچہ شاہی فوج نے عربون پر حملہ کیا اور اُن سے ہم نبرد ہوئے کیبت ان کے ہاتھ رہا بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا ایک جماعت کو ان مین سے گرفتار کر کے مار ڈالا۔ بعدہ سلطان طغرلبک نے معاودت کی قریش اور دبیس نے اظہار اطاعت کی غرض سے ہزارسب کے پاس ایک وفد روانہ کیا اور اسکے توسط سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ سلطان طغرلبک نے ان دونون کی خطایئن معاف کر دین اور بساسیری کے نسبت یہ کہا کہ اسکا قصور خلافت مآب کے ذات خاص سے تعلق رکھتا ہے اسکو خلافت مآب کی خدمت مین حاضر ہو کر عفو تقصیر کرانا چاہیے۔ پس بساسیری رحبہ کیجانب روانہ ترکان بغداد، مقبل بن مقلد اور بنو عقیل کا ایک گروہ اسکے ساتھ ہو لیا۔ قریش اور دبیس کے درخواست پر سلطان طغرلبک نے ان کے پاس ایفاء وعدہ اور توثیق اقرار اور حاضر دربار شاہی آنے کی غرض سے ہزارسب بن تنکیر کو روانہ کیا دبیس اور قریش کو اپنی جانون کا خطرہ پیدا ہوا حاضری سے رک رہے سو قریش نے اپنی طرف سے ابو السداد ہبۃ اللہ بن جعفر کو اور دبیس نے اپنے بیٹے کو بہاء الدولہ منصور کو سلطان کے دربار مین بھیجا سلطان نے ان دونون کی حاضری کو بجائے ان کے تصور کر کے ان لوگون کے صوبجات کی سند حکومت تحریر کر دی۔ قریش کے قبضہ مین موصل، نصیبین، تکریت، قوانا، نہر بیطر، ہیت انبار، بادرویا اور نہر الملک وغیرہ تھے۔

اس مہم سے فارغ ہو کر سلطان نے دیار بکر کا رخ کیا اسکا بھائی ابراہیم ینال بھی آپہونچا ہزارسب نے قریش اور دبیس کو سلطان کی آمد کی اطلاع بھیجدی اور ان کو شاہی سطوت وجبروت سے ڈرایا۔ یہ دونون اس خبر سے مطلع ہو کر ادھر ادھر منتشر ہو گئے اور سلطان طغرلبک

نے بوجہ اس واقعہ کے کہ جو گذشتہ ایام مین قریش اور دبیس کے ساتھ
پیش آئے تھے سنجار کیجانب کوچ کیا اور متعدد فوجین اسکے سرکرنے کو
روانہ کین پس عساکر شاہی نے سنجار کو بزور تیغ مفتوح کیا اور بہت بڑی
خونریزی کے بعد اسکے امیر مجلی بن مرجا کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا علاوہ
جنگ آزما گروہ کے بہت سے اہل سنجار جسمین عورتین اور مرد بھی تھے اس
معرکہ مین کام آئے ابراہیم ینال نے باقی ماندگان کی جان بخشی کی سفارش کی
تب سلطان نے اپنی فوج کو قتل عام سے روکا امن وامان پھر قایم ہوا سلطان
نے سنجار، موصل اور اس طرف کے کل صوبجات کو اپنے بھائی ابراہیم ینال
کو بطور جاگیر مرحمت کر کے بغداد کیجانب مراجعت کی۔ سفر و قیام کرتا ہوا
ماہ ذی قعدہ ۴۴۹ھ مین داخل بغداد ہوا

ینال کی موصل سے مفارقت اور بساسیری کا اسپر قبضہ

۴۵۰ھ مین ابراہیم ینال نے موصل سے بلا وجہ
کیجانب کوچ کیا سلطان طغرلبک نے ابراہیم
کی بلا اجازت روانگی سے بغاوت اور مخالفت کا خیال قایم کر کے ایک خط
طلبی کا لکھکر روانہ کیا۔ اور ایک فرمان اسی مضمون کا خلافت مآب نے بھی
لکھکر ابراہیم کے پاس بھیجدیا پس ابراہیم نے سلطان کیطرف مراجعت کی
وزیر السلطنت کندری نے بڑے تپاک سے استقبال کیا۔ بساسیری اور
قریش کو موقع ملگیا فوراً موصل پر پہونچکر قبضہ کر لیا اور قلعہ کا بھی محاصرہ کر لیا تاآنکہ
اہل قلعہ نے ابن موشک والی اربل کے توسط سے امن کی درخواست کی چنانچہ
قریش اور بساسیری نے اہل قلعہ کو امان دی اہل قلعہ نے دروازے کھولدیئے
اور قلعہ کی کنجیان بساسیری اور قریش کے حوالہ کر دین۔ ان دونون نے قلعہ
کو منہدم کرا دیا۔ سلطان طغرلبک کو اسکی خبر لگی اسیوقت فوجین آراستہ کر کے

موصل کیجانب کوچ کیا۔ قریش اور بساسیری نے سلطان کی آمد کی خبر پاکر موصل کو
چھوڑ دیا سلطان ان کے تعاقب مین نصیبین تک چلا گیا نیال کو موقع مل گیا
ماہ رمضان ۴۵۰ھ مین ترک رفاقت کر کے ہمدان کا راستہ لیا سلطان
طغرلبک اس کے پیچھے ہولیا اور ہمدان مین پہونچکر اس پر محاصرہ ڈالدیا۔
اتنے مین بساسیری دار الخلافت بغداد آپہونچا اس وقت ہزارسب واسط
مین تھا اور وہیں کو خلافت مآب نے مدافعت کی غرض سے بغداد مین
طلب کر لیا تھا مگر اسکے قیام کرنے سے بہت سی پیچیدگیان پیدا ہو گئی
تھین اسوجہ سے یہ اپنے شہر کو واپس چلا گیا اور بساسیری معہ قریش اور
وزیر بنی بویہ ابو الحسن بن عبدالرحیم بغداد مین پہونچکر بغداد کے چار ونطرف
مقیم ہو گیا عمید العراق بسرافسری افواج شاہی بساسیری کے مقابلہ پر تھا
اور رئیس الروسار وزیر السلطنت دوسرونکے مقابلہ پر تھا۔ جنگ کا ہنوز
آغاز نہین ہوا تھا کہ بساسیری نے خلیفہ مستنصر والی مصر کا خطبہ جامع بغداد
مین پڑہا اور "حی علےٰ خیر العمل" کے الفاظ اذان مین بڑہائے رئیس الروسار
نے یہ دیکھکر جنگ چھیڑ دی حالانکہ عمید العراق اس رائے کے خلاف
تھا پہلے تو حریف کو ہزیمت ہوئی لیکن پھر سنبھلکر ایسا حملہ کیا کہ لشکر بغداد بھاگ
کھڑا ہوا یلغار کر کے حریم خلافت پر آپہونچے اور شاہی محلات پر قبضہ کر لیا
جس قدر مال واسباب تھا لوٹ لیا خلافت مآب بنفس نفیس سوار ہوکر
برآمد ہوئے دیکھا کہ عمید العراق نے قریش بن بدران سے امن حاصل کر لی
تھی پس خلافت مآب بھی امن کے خواستگار ہوئے قریش نے ان
دونون کو امن دی اور دار الخلافت مین واپس بھیجدیا۔ بساسیری نے قریش
کو اس امر پر بیحد ملامت کی کیونکہ ان دونون نے اسکے خلاف بقسم معاہدہ

(۴) ۱۵۰۷

کیا تھا۔ قریش نے جھلا کر وزیر رئیس الروسا کو بساسیری کے حوالہ کر دیا اور خلیفہ وعمید العراق کو اپنی نگرانی و حفاظت مین رکھا پس بساسیری نے وزیر السلطنت کو قتل کر ڈالا۔ قریش نے خلیفہ قایم کو بہمراہی اپنے ابن عم مبارش بن مجلی حدیثہ عانہ روانہ کر دیا۔ خلیفہ نے معہ اپنے اہل و حرم اور خدام کے حدیثہ مین خاموشی کے ساتھ قیام اختیار کیا تا آنکہ سلطان طغرلبک نے اپنے بھائی نیال کے مہم اور اسکے قتل سے فراغت پائی اور بغداد کیجانب مراجعت کی بساسیری اور قریش کو لکھ بھیجا کہ خلیفہ قایم کو دارالخلافت بغداد مین واپس بھیجدو ان دونون نے اس سے انکار کیا تب سلطان طغرلبک نے عراق کیطرف قدم بڑھائے۔ بساسیری نے یہ خبر پاکر ماہ ذی قعدہ ۱۵۱ھ مین بغداد سے کوچ کر دیا بو تمیان کے آزاد نوجوانون نے شہر بغداد اور نیز اسکے گرد و نواح کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا سلطان طغرلبک نے قریش بن بدران کے پاس امام ابوبکر محمد بن فورک کو روانہ کیا تاکہ اس حسن سلوک کا جو کہ قریش نے خلیفہ اور سلطان کی بھتیجی ارسلان خاتون یعنی خلیفہ کی بیوی کے ساتھ کیا تھا شکریہ ادا کریے اور اپنے ہمراہ ان دونونکو بغداد لے آئے چنانچہ قریش نے اپنے ابن عم مبارش کو لکھ بھیجا کہ تم معہ خلیفہ کے بریہ مین آکر ملو مبارش نے اس سے انکار کیا اور معہ خلیفہ کے عراق روانہ ہو گیا۔ اور رستے کیفیت کا راستہ اختیار کیا بدر بن مہلہل کیطرف گزر ہوا اس نے خلیفہ قایم کی بڑی خدمت کی سلطان کو جب یہ معلوم ہوا تو خلیفہ سے ملنے کو نکلا نہروان مین شرف نیاز حاصل کیا بہت سے تحایف اور ہدایا طرح طرح کے اسباب اور آلات حرب پیش کئے ارباب ... کو حسب مرتبہ پیش کیا اور اسکے ساتھ شہر خلافت مین آیا جیسا کہ خلیفہ قایم کے حالات مین یہ واقعات قلم بند کئے گئے ہین۔

بعد اسکے سلطان طغرلبگ نے خمارتکین طغرانی کو بساسیری اور عرب کے تعاقب پر کوفہ کی طرف بھیجا مزید بران بنی خفاجہ پر ابن منیع کو شبخون مارنے کی غرض سے روانہ کیا بعدہ ان لوگون کے بعد خود بھی روانہ ہوا - بساسیری اور دبیس خواب غفلت مین پڑے ہوئے تھے کہ دفعتہً شاہی فوج ان کے سرون پر ہو نکلی - کوفہ کو لوٹ لیا دبیس تو بھاگ کھڑا ہوا بساسیری اور اسکے ہمراہی سینہ سپر ہو کر میدان جنگ مین لڑے اور جی کھولکر لڑے ہیں معرکہ مین مارے گئے -

وفات قریش ولایت مسلم

سنہ ۴۵۳ھ مین قریش بن بدران رہگرائے ملک عدم ہوا - نصیبین مین دفن کیا گیا - فخر الدولہ ابو نصر محمد بن محمد بن جہیر اس امر سے مطلع ہو کر دارا سے نصیبین آیا اور بنو عقیل کو اس غرض سے جمع کرنا شروع کیا کہ اسکا بیٹا ابو المکارم مسلم بن قریش کرسی حکومت پر متمکن کیا جاسے - چنانچہ ارکین دولت نے ابو المکارم مسلم کو اپنا امیر بنایا سلطان نے بھی سنہ ۴۵۳ھ مین انبار ہیت حریم اسن اور بوازیج بطور جاگیر مرحمت فرمایا -

سنہ ۴۵۵ھ مین سلطان طغرلبگ نے ارمینیہ سے دار الخلافت بغداد کی جانب کوچ کیا وزیر السلطنت ابن جہیر کشتی پر سوار ہو کر استقبال کو آیا - پھر سنہ ۴۶۰ھ مین رحبہ پر فوج کشی کی - بنو کلاب سے معرکہ آرا ہوا - یہ لوگ خلیفہ مستنصر علوی کے علم حکومت کے مطیع و فرمانبردار تھے پس سلطان نے ان لوگون کو ہزیمت دی اور ان کے آلات حرب وغیرہ چھین لئے اور ان کے سرون اور نعشون کو مع علویہ پھریرون کے دار الخلافت بغداد روانہ کیا چنانچہ بغداد مین سرنگون کر کے سیر کرائے گئے -

مسلم بن قریش کا حلب پر قبضہ

سنہ ۴۶۲ھ مین شرف الدولہ مسلم بن قریش والی

موصل نے شہر حلب پر فوج کشی کی اور پہونچکر اس پر محاصرہ ڈالدیا پھر کچھ سوچ سمجھکر اس سے محاصرہ اُٹھاکر چلا آیا۔ تتش بن الپ ارسلان نے محاصرہ کر لیا۔ قبل اسکے ۴۷۱ھ مین ملک شام پر یہ قابض ہو گیا تھا چندے حلب کا محاصرہ کئے رہا پھر وہان سے محاصرہ اوٹھاکر چلا آیا بزاعہ اور بیرہ پر قابض و متصرف ہو گیا اہل حلب نے مسلم بن قریش کے پاس کہلا بھیجا کہ ہم لوگ روزانہ جنگ سے تنگ آ گئے ہین آپ آئے ہم شہر آپ کے حوالہ کر دین۔ ان دنون شہر حلب کا ابن حسین عباسی حکمران تھا پس جب مسلم بن قریش قریب شہر حلب پہونچا اہل حلب نے دروازے بند کر لئے۔ بعض ترکمان یعنی والی حصن اس کے سراغ اور جستجو مین رہا بعد چندے اتفاق سے ایک روز ابن حسین سے جبکہ وہ شکار کرنے کو گیا ہوا تھا ملاقات ہو گئی والی قلعہ نے ابن حسین کو گرفتار کر لیا اور پابزنجیر مسلم بن قریش کے پاس بھیجدیا۔ مسلم نے اسکو باین شرط کہ شہر اسکے حوالہ کر دیگا کہ رہا کر دیا ابن حسین نے اپنے شہر مین واپس آکر اپنے وعدہ کا ایفا کیا۔ ۴۷۳ھ مین مسلم بن قریش شہر مین داخل ہوا اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا تھوڑے دنون بعد سابغ اور وثاب پسران محمد بن مرداس نے بمصالحت قلعہ کی کنجیان مسلم بن قریش کے حوالہ کر دین۔ مسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کو جو کہ سلطان کے پھوپھی کا بیٹا تھا سلطان کیخدمت مین قبضہ حلب کی اطلاع دہی کے لئے روانہ کیا۔ سلطان نے اسکی درخواست منظور کر لی اور اسکے بیٹے محمد کو شہر سن جاگیر عنایت کی۔ بعد اسکے مسلم نے حران کیطرف کوچ کیا اور اسکو بنی وثاب نمیرین سے چھین لیا۔ اسی زمانہ مین والی الرہا نے بھی اسکے علم حکومت کے اطاعت قبول کر لی اور اسکے نام کا سکہ مشکوک کرایا۔

مسلم بن قریش کا دمشق کا محاصرہ کرنا اور اہل حران کی بغاوت

سنہ ۴۶۸ ھ مین شرف الدولہ مسلم بن قریش نے دمشق پر فوج کشی کی اور پہونچکر اسکا محاصرہ کرلیا۔ دمشق کا حاکم تتش فوجین آراستہ کرکے مقابلہ پر آیا گھمسان لڑائی ہوئی آخر کار مسلم بن قریش کو ہزیمت ہوئی۔ نہایت تیزی سے اپنے ملک کی طرف مراجعت کی اس نے قبل مراجعت اہل مصر سے استمداد طلب کی تھی مگر ان لوگون نے امداد نہ دی۔ اسی اثنا مین یہ خبر لگی کہ اہل حران نے غاشیہ اطاعت اپنی گردن سے اوتار کر پھینکدیا ہے اور باغی ہوگئے ہین اور ابن عطیہ اور وہان کے قاضی ابن حلیہ نے شہر کو ترکون کے حوالہ کردینے کا ارادہ کرلیا ہے اسوجہ سے حران کیطرف قدم بڑہایا۔ اثنا راہ مین ابن ملاعب والی حمص سے مصالحت کی اور اسکو سلیمہ اور رقہ کی حکومت عطا کی۔ بعد ازان حران کا محاصرہ کیا اور اسکے شہر پناہ کو منہدم و مسمار کرکے بزور تیغ شہر کو فتح کرلیا اور قاضی اور اسکے بیٹے کو قتل کرڈالا۔

جنگ ابن جہیر و مسلم بن قریش

فخر الدولہ ابو نصر محمد بن احمد بن جہیر موصل کا رہنے والا تھا کسی ذریعہ سے بنو مقلد کے دربار تک رسائی ہوگئی پھر قریش بن بدران سے منافرت پیدا ہوگئی بعض رؤساء بنو عقیل کے دامن عاطفت مین جاکے پناہ لینے کی درخواست کی ان لوگون نے اس کو پناہ دی چنانچہ فخر الدولہ حلب چلا گیا پس معز الدولہ ابو ثمال بن صالح نے اسکو اپنا قلمدان وزارت سپرد کردیا بعد چندے فخر الدولہ نے اسکی رفاقت ترک کردی اور نصیر الدولہ بن مروان کے پاس دیار بکر چلا گیا نصیر الدولہ نے بھی اسکو اپنی وزارت کے عہدہ سے سرفراز کیا اور جب خلیفہ قایم نے اپنے وزیر ابو الفتح محمد بن منصور بن دارس کو معزول کیا تو فخر الدولہ کو وزارت کے لیے

طلب فرمایا۔ فخر الدولہ نے بغداد کیطرف کوچ کیا ابن مروان تعاقب مین روانہ ہوا مگر کامیاب نہ ہوا۔ جون ہی فخر الدولہ دار الخلافت بغداد مین داخل ہوا خلیفہ قایم نے ۴۵۴ھ مین عہدہ وزارت سے سرفراز فرمایا اسوقت طغرل بیگ ہی سلطان تہا اور یہی خلفاء بغداد پر مستولی اور غالب ہو رہا تہا ایک مدت تک فخر الدولہ اسکی وزارت پر رہا۔ گاہے گاہے اپنے دوران وزارت مین معزول بہی کر دیا گیا اور پہر مقرر کیا گیا تا آنکہ خلیفہ قایم نے وفات پائی اور خلیفہ مقتدی سریر خلافت پر متمکن ہوا اور عنان سلطنت سلطان ملک شاہ کے قبضہ مین گئی پس خلیفہ مقتدی نے ۴۷۱ھ مین اپنے وزیر السلطنت فخر الدولہ کو بوجہ شکایت نظام الملک طوسی معزول کر دیا اسکا بیٹا عمید الدولہ اصفہان مین نظام الملک کے پاس گیا اور باہم صفائی کرا دی چنانچہ نظام الملک نے خلیفہ مقتدی سے اسکی سفارش کی خلیفہ مقتدی نے اسکے بیٹے عمید الدولہ کو عہدہ وزارت سے سرفراز فرمایا بعدہ ۴۷۶ھ مین عہدہ وزارت سے برطرف کر کے قید کر دیا سلطان ملک شاہ اور وزیر السلطنت نظام الملک نے خلیفہ مقتدی کی خدمت مین بنی جہیر کی رہائی اور آزادی کی سفارش کا پیام بہیجا۔ خلیفہ مقتدی نے ان لوگون کو قید کی تکلیف سے رہائی دے دی۔ بنی جہیر رہائی پا کر بطور وفد (ڈیپوٹیشن) اصفہان مین نظام الملک کیخدمت مین حاضر ہوئے۔ بڑی آو بھگت سے پیش آیا۔ عزت و احترام سے ٹہیرایا۔ سلطان ملک شاہ نے فخر الدولہ کو دیاربکر کی سند حکومت عطا کی اور ایک عظیم فوج اسکے ہمراہ بہیجی اور اس کو ابن مروان کے قبضہ سے ملک کے نکال لینے اور بعد سلطان کے اپنے نام کا خطبہ پڑہنے اور سلطان کے نام کا سکہ مسکوک کرانے کی ہدایت کی جسوقت فخر الدولہ دیاربکر کے قریب پہونچا ابن مروان خم ٹہونک کر مقابلہ پر آیا پہر ۴۷۷ھ مین سلطان نے ایک جرار لشکر بسرافسری امیر ارتق جو ملوک حال ماردین کا جد اعلیٰ

تھا) کو فخرالدولہ کی کمک پر روانہ کیا۔ قبل اس واقعہ کے ابن مروان نے یہ خبر پاکر کہ فخرالدولہ شاہی افواج کے ساتھ دیار بکر کیطرف آرہا ہے شرف الدولہ مسلم بن قریش کو یہ پیام دیا کہ اگر آپ ہمارے امداد کرین تو اس سلوک کے صلہ مین ہم آپ کو صوبہ آمد دے دینگے شرف الدولہ نے اس بنا پر فوجین آراستہ کر کے آمد کا راستہ لیا اور فخرالدولہ اسکے اطراف مین پڑا ہوا تھا۔ فخرالدولہ اس امر کا احساس کر کے کہ ابن مروان کی کمک پر عرب کمربستہ ہے صلح کیجانب مائل ہوا اور عزمیت جنگ فسخ کر دی کسی ذریعہ سے ترکمانون کو اسکو خبر لگ گئی رات کیوقت سوار ہو کر عرب پر ٹوٹ پڑے اور انکا محاصرہ کر لیا۔ عرب کو اس معرکہ مین ہزیمت ہوئی۔ ان کے مال و اسباب کو ترکمانون نے لوٹ لیا شرف الدولہ بذاتہ بھاگ کر آمد مین پناہ گزین ہوا۔ فخرالدولہ نے اسکا محاصرہ کر لیا شرف الدولہ نے میر ارتق کے پاس کہلا بھیجا کہ اگر مجھکو آمد سے نکل جانے کا موقع دیا جائے تو مین اس قدر روپیہ دینے کو طیار ہون امیر ارتق نے اس درخواست کو منظور کر لیا چنانچہ شرف الدولہ آمد سے رقہ کیجانب نکل کھڑا ہوا اور فخرالدولہ نے بغرض محاصرہ میافارقین کیطرف کوچ کیا میافارقین اسوقت تک ابن مروان کے مقبوضات مین شامل و داخل تھا اسکا والی بہاءالدولہ منصور بن مزید اور اسکا بیٹا سیف الدولہ صدقہ یہ خبر پاکر عراق کیطرف چلا گیا اور فخرالدولہ نے خلاط کیجانب قدم بڑھایا۔

جسوقت سلطان ملک شاہ کو یہ خبر پہونچی کہ شرف الدولہ کا آمد مین محاصرہ کر لیا گیا ہے فرط مسرت سے اچھل پڑا قسیم الدولہ اقسنقر (الملک العادل سلطان محمود زنگی کا جد اعلی) کو بسر افسری افواج ترکمان بطور کمک روانہ کیا۔ اثنار راہ مین جبکہ وہ لوگ عراق کیطرف جا رہے تھے امیر ارتق سے ملاقات ہو گئی پس وہ ان کے ساتھ لوٹ کھڑا ہوا سب کے سب موصل پر آاترے اور اسپر قبضہ

کردیا سلطان معہ اپنے رکاب کی فوج کے شرف الدولہ کے مقبوضات کیطرف
بڑھا۔ رفتہ رفتہ بوازیج تک پہونچگیا یہ وہ زمانہ تھا کہ شرف الدولہ کو محاصرہ آمد سے نجات
ملگئی تھی جان بچا کے رحبہ پہونچگیا تھا موصل بھی اسکے قبضہ سے نکل گیا تہا سارا مال
اسباب بھی لٹ گیا تہا بنظر مصلحت وقت موید الملک بن نظام الملک نے شرف الدولہ
سے خط وکتابت شروع کی شرف الدولہ نے اسکے وسیلہ کو باعث بہبودی تصور
کرکے دربار شاہی مین حاضری کی اجازت طلب کی چنانچہ بعد عہد وپیمان اور امن
حاصل کرنے کے رحبہ سے روانہ ہوکر موید الملک کیخدمت مین پہونچا موید الملک
نے اسکو دربار سلطان مین پیش کیا اور اس کی جانب سے ہدایا رفاخرہ جنس خیل وغیرہ پیشکش
کئے۔ منجملہ ان گہوڑون کے اسکا ایک وہ گہوڑا تہا جپر سوار ہوکر یہ معرکہ سابقہ
اور جنگ آمد سے بہاگا تہا اور جانبر ہوگیا تہا یہ گہوڑا ایسا چالاک تہا کہ کوئی گہوڑا
اس سے بڑھ نہ سکتا تہا۔ سلطان نے اس سے مصالحت کرلی اور اس کو
اس کے مقبوضہ ممالک کی حکومت پر بحال وقایم رکھا۔ شرف الدولہ نے
موصل کیجانب مراجعت کی اسلطان جیسا ادہر بن مین پڑا ہوتہا اس مین پہر مصروف
اور مشغول ہوگیا۔

مسلم بن قریش کی وفات ابراہیم بن مسلم کی حکومت

ہم اوپر قطلمش کے حالات جو کہ سلطان طغرلبک کا عزیز وقریب تہا بیان کرآئے ہین یہ شخص بلاد روم کیطرف
اپنی فوجین لے کے گیا تہا اور بعد جنگ عظیم قونیہ اور اقصرا سے وغیرہ پر قابض
ہوگیا تہا۔ ہنوز اپنے دل کے ابلے اس نے پورے طور سے نہ توڑے تھے کہ
کہ داعی اجل کا پیام موت آپہونچا۔ بجائے اسکے اسکا بیٹا سلیمان سریر
فرمانروائی پر متمکن ہوا۔ سلیمان نے ؁۴۷۷ھ مین انطاکیہ کیجانب قدم بڑھایا اور
اسکو رومیون کے قبضہ سے نکال لیا جیسا کہ آیندہ ان کے حالات کے

حالات کے ضمن مین بیان کیا جاے گا۔

فردوس رومی والی انطاکیہ ایک مدت سے شرف الدولہ مسلم بن قریش کو سالانہ ایک رقم معین بطور جزیہ دیا کرتا تہا۔ پس جب سلیمان بن قطلمش سنے انطاکیہ پر قبضہ کر لیا تو شرف الدولہ نے اس سے بہی جزیہ طلب کیا اور بصورت نہ ادا کرنے کے عقاب سلطانی کی دہمکی دی سلیمان بن قطلمش نے کہلا بہیجا کہ مین سلطان کا مطیع ہون اور جو کچہہ مین انطاکیہ مین تصرف کر رہا ہون وہ سلطان ہی کے لئے کر رہا ہون اور اس سے میرا کوئی کام متعلق نہین ہے۔ باقی رہا جزیہ کا مطالبہ کرنا یہ ایک فعل عبث ہے۔ جزیہ کفار سے لی جاتی ہے اور وہ لوگ اسکے ادا کرنے کے مستحق ہین اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے انطاکیہ مین بجاے کفار کے مسلمانون کو حکمران بنایا ہے اور ان پر شرعًا جزیہ نہین ہے۔ شرف الدولہ اس جواب خشک سے بہر اٹہا فوجین طیار کر کے چڑہائی کر دی اور اطراف و جوانب انطاکیہ مین قتل و غارتگری شہرون کر دی سلیمان کو بہی طیش آ گیا اس نے بہی اطراف حلب مین لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا مگر جب رعایا نے اسکی خدمت مین حاضر ہو کر اپنے مال و اسباب کے لٹ جانے کی شکایت کی تو اس نے انکا مال و اسباب انکو واپس دے دیا۔ بعد اسکے شرف الدولہ نے عرب اور ترکمانون کو مجتمع کر کے انطاکیہ پر فوجکشی کی۔ ترکمانون کا امیر جق نامی ایک شخص تہا۔ سلیمان اسکی آمد سے مطلع ہو کر لڑنے کو نکلا۔ ماہ صفر ۴۷۸ھ مین دونون حریف کا مضافات انطاکیہ مین مڈبہیڑ ہوئی جس وقت جنگ کا بازار گرم ہو گیا امیر جق معہ ترکمانون کے سلیمان سے ملگیا اس سے شرف الدولہ کی فوج کمزور پڑگئی شیرازہ انتظام جنگ بکہر گیا۔ عرب کا گروہ شکست کہا کر بہاگا۔ شرف الدولہ معہ اپنے چارسو ہمراہیون کے میدان جنگ مین استقلال کے ساتہہ لڑتا رہا آخرکار معہ ان لوگون کے مارا گیا۔

شرف الدولہ کا دائرہ حکومت نہایت وسیع تہا۔ کل وہ بلاد تو جو اوسکے باپ کے

مقبوضات مین تھے اسکے زیر حکومت تھے اسکے چچا قراوش کے مقبوضات بھی اسکے قبضہ مین تھے اسکا ملک نہایت سرسبز اور شاداب اور امن و امان کا مرکز تھا۔ عادل نیک سیرت، اور امور سیاسی سے بیحد واقف تھا۔

شرف الدولہ مسلم کے قتل کے بعد بنو عقیل نے مجتمع ہوکر اسکے بھائی ابراہیم کو قید سے نکالا اور بجائے اپنے مقتول امیر کے اپنا امیر بنایا۔ ابراہیم کئی برس سے قید کی مصیبتین جھیل رہا تھا۔

مسلم کے واقعہ قتل سے سلیمان بن قطلمش کو انطاکیہ کے محاصرہ کا شوق چرایا چنانچہ فوجین اراستہ کرکے انطاکیہ پر پہونچگیا اور اسپر دو ماہ کامل محاصرہ ڈالے رہا بالآخر ناکامی کے ساتھہ واپس ہوا۔ بعد اسکے ۴۷۹ھ مین عمید العراق نے ایک لشکر انبار کے سر کرنے کو روانہ کیا پس اس لشکر نے انبار کو بنو عقیل کے قبضہ سے نکال لیا۔ اسی سنہ مین سلطان ملکشاہ نے رحبہ اور اسکے مضافات، حران، سروج رقہ اور خابور محمد بن شرف الدولہ مسلم بن قریش کو بطور جاگیر مرحمت فرمایا اور اپنی بہن خاتون زلیخا کو اس سے عقد کردیا۔ ان کل شہر کے والیون نے سلطان ملکشاہ کے حکم کے مطابق اپنے اپنے شہرون کو محمد کے حوالہ کردیا مگر محمد بن مشاط والی حران نے اس سے انکار کیا۔ سلطان ملکشاہ کو اسکی خبر لگی تو اس نے محمد بن شاطر کو حران کے سپرد کرنے پر مجبور کیا۔

ابراہیم کا ادبار محمد و علی پسران مسلم کی منازعت

مسلم کے بعد سے ابراہیم بن قریش برابر موصل کی حکومت کرتا رہا اور اپنی قوم بنی عقیل کی سرداری سے ممتاز و سرفراز رہا تاآنکہ ۴۸۲ھ مین سلطان ملکشاہ نے اس کو طلب فرمایا پس جب ابراہیم دربار شاہی مین حاضر ہوا تو سلطان ملکشاہ نے اس کو گرفتار کرلیا اور فخر الدولہ بن جہیر کو بسر افسری فوج عظیم اسکے شہرون کی جانب روانہ کیا فخر الدولہ نے

پہونچتے ہی موصل وغیرہ پر قبضہ کرلیا - بعدازان سلطان ملکشاہ نے اپنی پہوپھی صفیہ کو شہر موصل جاگیر مین مرحمت فرمایا - سلطان ملکشاہ کی پہوپھی اس سے پہتیر مسلم بن قریش کی زوجیت مین تھی اس سے اسکا ایک بیٹا علی تہا بعد مسلم کے اس نے اسکے بہائی ابراہیم سے عقد کرلیا - پس جب سلطان ملکشاہ نے وفات پائی تو صفیہ نے موصل کیجانب کوچ کیا اسکے ساتہہ اسکا بیٹا علی بن مسلم بہی تہا - اسکا بہائی محمد بن مسلم یہ خبر پاکر موصل آ پہونچا دونون موصل کی حکومت پر لڑنے لگے - عرب دو حصون پر منقسم ہوگیا ایک نے محمد کا ساتہہ دیا اور دوسرے نے علی کی حمایت کی - سخت اور خونریز جنگ کے بعد محمد کو ہزیمت ہوئی علی کامیابی کے ساتہہ شہر موصل مین داخل ہوا اور ابن جہیر کے قبضہ سے شہر کو نکال لیا -

قتل ابراہیم سلطان ملکشاہ کے مرنے پر ترکان خاتون کو امور سلطنت پر استبداد حاصل ہوگیا ابراہیم کو قید سے رہائی ملگی - سامان درست کرکے موصل کیجانب کوچ کیا قریب موصل پہونچکر یہ خبر گوش گذار ہوئی کہ اسکا بھتیجا علی بن مسلم موصل پر قابض ہوگیا ہے اسکے ساتہہ اسکی مان صفیہ (سلطان ملکشاہ کی پہوپھی) بہی ہے - ابراہیم نے مصالحت اور ملاطفت کا پیام بہیجا - صفیہ نے موصل کی عنان حکومت ابراہیم کے سپرد کردی - پس ابراہیم شہر مین داخل ہوا -

تتش والی شام برادر سلطان ملکشاہ کو قبضہ عراق کا خیال پیدا ہوگیا تھا - اطراف وجوانب کے امراء اسکے پاس آکر شام مین اسی غرض کے لئے مجتمع ہوئے آقسنقر والی حلب بہی اپنی فوج لئے ہوئے آپہنچا - تتش نے فوجین آراستہ کرکے نصیبین کیجانب کوچ کیا اور اس پر قابض ہوگیا اور ابراہیم کے پاس کہلا بہیجا کہ تم میرے نام کا خطبہ پڑہو اور بغداد جانے کو اپنے شہر سے مجھے راستہ دے دو ابراہیم نے اس سے انکار کیا - تتش نے یلغار کا حکم دے دیا - آقسنقر اور ترکون

کی فوج اسکے رکاب مین تہی - ابراہیم تیس ہزار کی جمعیت سے مقابلہ پر آیا مقام معیم مین دونون فریق نے صف آرائی کی - ابراہیم کو ہزیمت ہوئی اور اثنار دار وگیر مین مارا گیا ترکون نے اسکے خیمہ اور لشکرگاہ کو لوٹ لیا - عرب کی بہت سی عورتون نے بخوف بے آبروئی و فضیحت خودکشی کرلی - تتش نے کامیابی کا جھنڈا موصل کے قلعہ پر گاڑ دیا -

انقراض حکومت بنی مسیب از موصل

جسوقت ابراہیم معرکہ سابقہ مین مارا گیا اور تتش نے موصل پر قبضہ کرلیا اسوقت اپنے بھتیجہ علی بن مسلم بن قریش کو موصل کی حکومت پر مامور کیا چنانچہ علی معہ اپنی مان صفیہ کے موصل مین داخل ہوا - اس زمانہ سے موصل اور اسکے مضافات پر علی کی حکومت کا ڈنکا بجنے لگا - تتش نے مہم موصل سے فارغ ہوکر دیاربکر کی طرف قدم بڑہایا اور اسپر قابض ہوکر آذربیجان کیجانب گیا اور اسپر بہی بہ آسانی تمام مستولی ہوگیا - رفتہ رفتہ اسکی خبر برکیاروق ابن اخیہ سلطان ملکشاہ تک پہونچی - اسنے چچا کے روک تہام کو فوجین آراستہ کرکے خروج کیا - دونون چچا اور بھتیجہ کا مقابلہ ہوا - تتش کو ہزیمت ہوئی بجائے اسکے اسکا بیٹا رضوان متمکن ہوا اور حلب کا حکمران و مالک بن بیٹھا - سلطان برکیاروق نے کربوقا کی رہائی کا اسنے حکمدیا پس اس نے اسکو رہا کردیا - رہائی کے بعد ایک گروہ جنگ آورون کا اسکے پاس آکے مجتمع ہوا اس نے ان سبھون کو مرتب و مسلح کرکے حران پر چڑہائی کردی اور اسپر قابض و متصرف ہوگیا بعد اسکے محمد بن مسلم بن قریش نے بمقابلہ علی بن مسلم بن قریش امیر کربوقا سے امداد طلب کی علی بن مسلم اندنون نصیبین مین تہا ثوران بن وہیب اور ابوالہیجا کردی بہی اسکے ساتہہ یہین مقیم تہے چنانچہ کربوقا فوجین مرتب کرکے محمد بن مسلم کی کمک پر گیا محمد بن مسلم اس سے ملنے کو آیا کربوقا نے اس کو گرفتار کرکے نصیبین کیجانب کوچ کیا اور اسپر قبضہ حاصل کرلیا بعدہ موصل کی

جانب قدم بڑہایا اہل موصل سے قلعہ بندی کرلی لوٹ کر شہر کی طرف آیا۔ محمد بن مسلم اسی مقام پر ڈوب کر مر گیا تب کربوقا نے دوبارہ موصل کا محاصرہ کیا علی بن مسلم والی موصل نے امیر جکرمش والی جزیرہ ابن عمر سے استمداد کی درخواست کی چنانچہ امیر جکرمش اسکی کمک کو روانہ ہوا امیر کربوقا کو اسکی خبر لگ گئی ایک فوج بسر افسری اپنے بھائی تونتاش اسکی روک تہام کی غرض سے روانہ کیا تونتاش نے امیر جکرمش کو ہزیمت دے کر جزیرہ کی طرف لوٹا دیا بعد چندے امیر جکرمش نے امیر کربوقا کی اطاعت قبول کرلی اور محاصرہ موصل پر اسکی کمک پر آیا۔ اس مرتبہ محاصرہ نہایت شدت سے کیا گیا تہا مگر علی بن مسلم محاصرہ توڑ کر موصل سے حلہ مین صدقہ بن مزید کے پاس چلا آیا اور نو ماہ کامل کے محاصرہ وجنگ کے بعد کربوقا نے موصل پر قبضہ حاصل کرلیا۔ اسی وقت سے بنی مسیب کی حکومت وامارت صوبہ موصل سے منقطع ہوگئی اور سلجوقیہ سے ملوک غز اور انکے امرا اسپر مستولی وقابض ہوگئے والبقاء للہ وحدہ۔

اخبار دولت بنو صالح ابن مرداس	صالح بن مرداس کی ابتداء حکومت رحبہ کی حکمرانی سے ہوئی یہ شخص بنو کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے تہا

اطراف حلب مین ان لوگون کی حکومت وامارت قایم ہوئی۔ ابن حزم نے لکہا ہے کہ یہ شخص عمرو بن کلاب کی اولاد سے تہا۔

شہر رحبہ ابو علی بن ثمال خفاجی کے قبضہ مین تہا۔ عیسیٰ بن خلاط عقیلی نے اس کو قتل کرکے رحبہ کو اسکے قبضہ سے نکال لیا ایک مدت تک رحبہ اس کے قبضہ مین رہا بعد ازان بدران بن مقلد نے رحبہ پر عیسے بن خلاط عقیلی سے قبضہ حاصل کرلیا تہوڑے دنون بعد لولو ساری نے جو کہ حاکم والی مصر کی طرف سے دمشق کا گورنر تہا فوجکشی کی پہلے رقہ پر قابض ہوا بعد ازان رحبہ کو بدران کے قبضہ سے نکالکر

دمشق کیجانب معاودت کی رحبہ کا حاکم ابن محلکان نامی ایک شخص تھا بعد چندے رحبہ کی حکومت پر یہ شخص خود سر حکمران بن بیٹھا۔ صالح بن مرداس کو اپنی امداد کو بلا بھیجا چنانچہ صالح بن مرداس ایک مدت تک اسکے پاس مقیم رہا۔ پھر ان دونون مین ناصافی ہوگئی صالح اور ابن محلکان مین چل گئی۔ پھر باہم دونون نے مصالحت کرلی اور ابن محلکان نے اپنی بیٹی کا عقد صالح سے کردیا۔ صالح شہر مین داخل ہوا۔ ابن محلکان نے اپنے اہل وعیال اور مال واسباب کو اہل عانہ کی اطاعت قبول کرنے اور ان سے ضمانت لینے کے بعد عانہ مین منتقل کردیا۔ اسکے تھوڑے دنون بعد اہل عانہ نے بدعہدی کی اور اسکا کل مال واسباب لے لیا اس واقعہ سے ابن محلکان کو بیحد برہمی پیدا ہوئی۔ مع صالح کے اہل عانہ کی سرکوبی کو کوچ کیا صالح نے اثناء راہ مین ایک شخص کو ابن محلکان کے قتل پر مامور کردیا چنانچہ اس شخص نے اسکی زندگانی کا خاتمہ کردیا۔ اسکے مرنے کے بعد صالح نے رحبہ کی طرف قدم بڑھایا اور اسپر قابض ومتصرف ہوکر ابن محلکان کے کل مال واسباب اور ریاست پر مستولی ہوگیا اور مصر مین حکمرانان علویہ کی دعوت اور حکومت کو قایم وجاری رکھا۔

صالح حلب مین ہم اوپر بیان کرآئے ہین کہ لولو نے جو کہ ابوالمعالی سیف الدولہ کا آزاد غلام تھا حلب مین اسکے بیٹے ابوالفضائل پر استبداد حاصل کرلیا تھا اور شہر کو اسکے قبضہ سے نکال لیا تھا اور خلافت عباسیہ کی حکومت کو محو کرکے حاکم علوی والی مصر کے نام کا خطبہ پڑھنا شروع کیا تھا۔ بعد چندے حاکم اور لولو کے برتاوات مین فرق آگیا صالح بن مرداس کو حلب پر قبضہ کرنے کی طمع دامنگیر ہوئی۔ ہم اس مقام پر صالح اور لولو کی لڑائیون کا تذکرہ کرآئے ہین اور یہ بھی لکھ چکے ہین کہ لولو کا ایک غلام فتح نامی تھا لولو نے اسکو قلعہ حلب مین نگرانی اور حفاظت کی غرض سے مامور کیا تھا تھوڑے دنون کے بعد فتح کو لولو سے منافرت پیدا ہوئی۔ چنانچہ صالح

بن مرداس کی دوستی و مراسم کے بھروسہ پر لولو کی مخالفت کا اعلان کر دیا
اور حاکم کی خلافت کی بیعت اس شرط سے کر لی کہ اسکو صیدا اور بیروت اور جس قدر
مال و اسباب حلب مین ہے دے دیا جائے۔ بمجبوری لولو الظا کیہ چلا
گیا رومیون کے پاس مقیم ہوا۔ فتح یہ خبر پاکر لولو کی بیوی اور اسکی مان کو لیکر نکلا اور ان
لوگون کو منبج مین چھوڑ دیا۔ حلب اور اسکے قلعہ کو حاکم والی مصر کے نائب کے حوالہ
کر دیا۔ اس وقت سے حلب انہین لوگون کے قبضہ مین رہا تا آنکہ بنی حمدان مین سے
ایک شخص نے جو عزیز الملک کے نام سے معروف تھا حاکم والی مصر کی طرف سے
حلب پر قبضہ حاصل کیا۔ حاکم والی مصر کا یہ ساختہ پرداختہ تھا اور اسی نے اس کو حلب
کی گورنری پر مامور کیا تھا۔ بعدہ عزیز الملک نے حاکم کے بیٹے ظاہر سے بغاوت کی
ظاہر کی پھوپھی بنت الملک کل امور سیاست و امارت کی سیاہ و سفید کرنے کی مالک
و مختار تھی اس نے عزیز الملک کے قتل پر ایک شخص کو مامور کر دیا اس نے اس کو
مار ڈالا۔ عزیز الملک کے قتل کے بعد عبداللہ بن علی بن جعفر کتامی کو حلب کی حکومت پر
مامور کیا یہ شخص ابن شعبان کتامی کے نام سے معروف تھا اور قلعہ حلب پر صفی الدولہ
موصوف خادم کو متعین کیا۔

چوتھی صدی کے بعد جب عبیدیون کے قوائے حکومت مصر مین مضمحل ہو گئے
اور بنو حمدان کی حکومت شام و جزیرہ سے منقطع ہو گئی تو ہر چہار طرف سے عرب نے
شہرون پر قبضہ کرنا شروع کر دیا پس بنو عقیل نے جزیرہ پر قبضہ کر لیا اور عرب مجتمع
ہو کر شام کے شہرون کو باہم یون تقسیم کیا کہ حسان بن مفرج بن دغفل اور اوسکی
قوم طی کو رملہ سے مصر تک صالح بن مرداس اور اسکی قوم بنو کلاب کو حلب سے
عانہ تک اور سنان بن علیان اور اسکی قوم [1] . . . . کو دمشق اور

---

[1] اصل کتاب مین یہ جگہ خالی ہے۔ مترجم

اسکا کل صوبہ دیا گیا۔ خلیفہ ظاہر کیطرف سے ان بلاد کا گورنر انوشتکین نامی ایک شخص تہا۔ حسان نے ان کو لوٹ لیا اور ان پر قابض و متصرف ہوگیا۔ صالح بن مرداس نے حلب پر چڑہائی کر دی اور اس کو ابن شعبان کے قبضہ سے نکال لیا۔ اہل شہر نے بخوشی و رضامندی اطاعت کی گردن جہکا دی صالح مظفر و منصور شہر مین داخل ہوا اور ابن شعبان قلعہ حلب مین جا کر پناہ گزین ہوا صالح نے قلعہ مین اوسکا محاصرہ کر لیا رسد و غلہ کی آمد بند کر دی بالآخر اہل قلعہ نے تنگ آکر امن کی درخواست کی صالح نے ان کو امن دی اور قلعہ پر قبضہ کر لیا یہ واقعہ ۴۱۴ھ کا ہے۔ پہر رفتہ رفتہ اسکی حکومت بعلبک سے عانہ تک پہیل گئی۔

قتل صالح ولایت ابن ابی کامل

اس وقت سے صالح حلب پر ایک مدت تک حکمرانی کرتا رہا۔ بعد ازان ظاہر نے بقصد جنگ صالح و حسان مصر سے فوجین مرتب و آراستہ کر کے شام کیجانب روانہ کین انوشتکین دریدی اس فوج کا افسر اعلے تہا۔ طبریہ مین اردن کے قریب دونون باغیان دولت علویہ یعنی صالح و حسان سے مڈبہیڑ ہوا دونون خم ٹہونک کر میدان مین آئے اور سخت خونریز جنگ کے بعد دونو باغیونکو ہزیمت ہوئی صالح مع اپنے چہوٹے لڑکے کے اثنا دار و گیر مین مارا گیا اسکا لڑکا ابو کامل نصر بن صالح اپنی جان بچا کر حلب پہنچا یا اپنے کو شبل الدولہ کے لقب سے ملقب کرتا تہا۔ جسوقت یہ واقعات ممالک اسلامیہ مین واقع ہونے لگے اس وقت رومیون کو جو کہ انطاکیہ مین تھے حلب پر قبضہ کر لینے کی طمع دامنگیر ہوئی چنانچہ بہت بڑی جمعیت سے حلب پر حملہ آور ہوئے

عیسائیون کا حملہ اور شکست

(۴۲۱ھ مین) رومی بادشاہ نے (قسطنطینیہ سے) تین لاکہ فوج کی جمعیت سے حلب پر حملہ کیا۔ قریب حلب پہونچکر خیمہ زن ہوا۔ سرداران روم سے ابن زوقش اسکے ہمراہ تہا۔ اسکو پہلے سے رومی بادشاہ سے منافرت تہی کسی بات پر الجہ کر دس ہزار سپاہیون کو لے کر علیحدگی اختیار کر لی

کسی نے رومی بادشاہ سے یہ جڑ دیا کہ ابن ذوقش کا قصد بدعہدی کا ہے اور اس نے مسلمانون سے سازش کرلی ہے رومی بادشاہ یہ سنکر آگ بگولا ہوگیا فوراً پلٹ پڑا اور ابن ذوقش کو گرفتار کرلیا۔ رومیون مین اس واقعہ سے بہت بڑی ہلچل پڑگئی عرب اور نیز اہل سواد ارمن نے تعاقب کیا شاہی باربرداری کے چارسو اونٹ معہ اسباب کے پکڑ لیگئے۔ بہت سے عیسائی شدت تشنگی سے مرگئے عرب کے دلاورون نے شاہی کمپ پر دفعۃً حملہ کردیا بادشاہ تن تنہا گھبرا کے بھاگ نکلا عرب نے اسکے لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔ قیمتی قیمتی اسباب مسلمانون کے ہاتھہ لگا۔ عیسائیون نے اپنے مال و اسباب کو چھوڑ کر بھاگ جانا غنیمت جانا اللہ جل شانہ نے مسلمانون کو کامیابی اور فتحیابی سے ممتاز و سرفراز فرمایا۔

قتل نصر بن صالح و استیلاء وزیری بر حلب

۴۲۹ھ[1] مین وزیری نے بسرافسری عساکر مصریہ مصر سے حلب پر فوجکشی کی ان دنون مصریون کا خلیفہ مستنصر تھا۔ نصر نے اس خبر سے مطلع ہوکر فوجین آراستہ کین اور خم ٹھونک کر میدان مین آیا۔ قریب حماۃ دونون فریق نے صف آرائی کی۔ نصر کو ہزیمت ہوئی اکثر سردار و گیر مین مارا گیا وزیری نے کامیابی کے ساتھہ سنہ مذکور کے ماہ رمضان مین حلب پر قبضہ کرلیا۔

موت وزیری و حکومت ثمال بر حلب

وزیری نے حلب پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد آہستہ آہستہ تمام ممالک شام پر قبضہ کرلیا۔ اس سے اسکا رعب و داب بڑھہ گیا فوج مین بھی معقول اضافہ ہوگیا۔ ترکون کی اسکی فوج مین کثرت ہوگئی جاسوسون نے مصر مین خلیفہ مستنصر اور اسکے وزیر جرجانی سے چغلی کردی کہ وزیری علم حکومت کی مخالفت کا ارادہ رکھتا ہے۔ پس وزیر جرجانی نے لشکر دمشق کو وزیری پر حملہ کرنے

[1] عبارات مابین خطوط ہلالی بنظر ربط مضمون تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۱۶۹ مطبوعہ مصر سے اخذ کی گئی ہے۔

کی ترغیب بھی اور ان کو یہ سمجھا دیا کہ خلیفہ مستنصر کی بھی یہی رائے ہے۔ چنانچہ لشکر دمشق
نے وزیری پر حملہ کر دیا۔ وزیری ان کی مدافعت نکر سکا اپنے اسباب و سامان کو بار کرکے
حلب کا راستہ لیا۔ پھر حلب سے حماۃ کیجانب قدم بڑہایا اہل حماۃ نے شہر مین داخل
نہونے دیا۔ والی کفر طاب سے خط وکتابت کرکے اسکے پاس چلا گیا والی کفر طاب
اسکو اپنے ہمراہ لئے ہوئے حلب کیطرف روانہ ہوا دونون حلب مین داخل ہوے
اتنے مین ۳۳ ھ کا دور آگیا اور وزیری داعی اجل کو لبیک کہہ کر راہ نورد ملک عدم ہوا۔
وزیری کی موت سے شام کی حکومت اور انتظام کا شیرازہ درہم برہم ہوگیا۔
عرب کی طمع کا ہاتھ بڑھ گیا۔ معز الدولہ ثمال بن صالح جو وقت سے کہ اسکا باپ اور بھائی
مارا گیا تھا رحبہ مین ٹھیرا ہوا تھا۔ یہ خبر پاکر حلب کی طرف بڑھا اور اسکا محاصرہ کر لیا تاآنکہ شہر پر قابض
ہوگیا۔ وزیری کے ہمراہیون نے قلعہ کے دروازے بند کر لئے اور اہل مصر سے امداد
طلب کی چونکہ والی دمشق حسین بن حمدان جو کہ بعد وزیری کے حکومت دمشق پر خلیفہ مصر کی
طرف سے مقرر ہوا تھا حسان بن مفرج والی فلسطین کی جنگ مین مصروف تھا اسوجہ سے
وزیری کے ہمراہیون کی کچھ مدد نہ کر سکا۔ وزیری کے ہمراہیون نے ایک برس کے
کامل محاصرہ کے بعد ثمال سے امن کی درخواست کی ثمال نے ان لوگون کو امن دی
اور ماہ صفر ۳۴ ھ مین حلب پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس زمانہ سے قلعہ حلب پر ثمال کا قبضہ برابر
رہا تاآنکہ عساکر مصریہ نے مصر سے بسر کردگی ابو عبید اللہ بن ناصر الدولہ بن حمدان حلب پر حملہ
کیا اس مہم مین عساکر مصریہ کی تعداد پانچ ہزار جنگ آورون سے متجاوز تھی۔ ثمال بھی فوجین
آراستہ کرکے مقابلہ پر آیا گھمسان لڑائی ہوئی نہایت ہوشیاری اور مستعدی سے حملہ
آور فریق کی مدافعت کی اتفاق سے ایک ایسا سیلاب آیا کہ جس سے حملہ آور گروہ کے
قدم اکھڑ گئے مجبورانہ محاصرہ اوٹھا لیا اور مصر کیجانب لوٹ آئے۔ بعد اس کے دوبارہ
عساکر مصریہ نے مصر سے ۴۴۰ ھ مین حلب پر بسر افسری رفق خادم حملہ کیا۔ ثمال نے

لڑکران کو پسپا کیا اور اسکے سردار خادم رفق کو گرفتار کرلیا چنانچہ حالت اسیری مین رفق کا انتقال ہوگیا۔

حکومت حلب سے ثمال کی دستکشی اور ابن ملہم کی حکومت

گذشتہ ہزیمت سے مصری لشکر کے دم خم مین ذرا بھی بل نہ آیا حلب پر حملہ آور ہوتا رہا اور آئے دن محاصرہ و جنگ سے ثمال کو تنگ کرتا رہا۔ بالآخر ثمال کو اسکی امارت سے ناامیدی ہوگئی اور عنان حکومت کو اپنے قبضہ مین رکھنے سے عاجز آگیا۔ تنگ آکر مصر مین خلیفہ مستنصر کیخدمت مین مصالحت کا پیام بھیجا اور حلب کو حکومت مصر کے حوالہ کرکے اپنے رحان آیندہ کی لڑائیون اور مصائب سے بچا لی۔ مستنصر نے اپنی جانب سے تکین الدولہ ابوعلی حسن بن ملہم کو حلب کی حکومت پر مامور کرکے روانہ کیا۔ آخری ۴۴۹ھ مین تکین الدولہ وارد حلب ہوا ثمال نے حلب کی عنان حکومت تکین الدولہ کے سپرد کرکے مصر کا راستہ لیا۔ اسکا بھائی عطیہ بن صالح رحبہ چلا گیا اور ابن ملہم حلب پر مستولی ہوگیا۔

اہل حلب کی بغاوت محمود بن نصر کی حکومت

ابن ملہم تقریبا دو برس تک حلب پر حکمران رہا بعد ازان اسکو یہ خبر لگی کہ اہل حلب نے محمد بن نصر بن صالح سے خط و کتابت شروع کی ہے۔ فوراً محمد بن نصر کو گرفتار کرلیا اس سے اہل حلب مین سجید جوش پیدا ہوا۔ سب کے سب مجتمع ہوکر باغی ہوگئے اور ابن ملہم کا قلعہ حلب مین محاصرہ کرلیا اور محمود کو یہ حالات لکھ بھیجے پس محمود ۴۵۲ھ کے نصف سنہ گذرجانے پر حلب مین آیا اور ابن ملہم کا ان لوگون کے ساتھ قلعہ مین محاصرہ کرلیا۔ ہر چہار طرف سے عرب کے قبائل اسکے پاس آآکر مجتمع ہوگئے۔ ابن ملہم نے خلیفہ مستنصر سے امداد طلب کی خلیفہ مستنصر نے ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن حسین بن حمدان کو لکھ بھیجا کہ فوراً اپنی رکاب کی فوج کو مرتب و مسلح کرکے ابن ملہم کی کمک پر پہنچ جاو چنانچہ

ابو محمد فوجین آراستہ کرکے حلب کیجانب روانہ ہوا۔ محمود نے یہ خبر پاکر قلعہ حلب سے محاصرہ اوٹھا لیا ابن ملہم قلعہ سے نکلکر شہر مین آیا۔ ناصر الدولہ بھی اسکے ساتھہ ساتھہ شہر حلب مین داخل ہوا۔ ان دونون کے لشکریون نے شہر حلب کو جی کھولکر تاخت و تاراج کیا۔ بعد اسکے محمود اور ناصر الدولہ کی فوجون سے حلب کے باہر ایک میدان مین مقابلہ ہوا۔ کھیت محمود کے ہاتھہ رہا ناصر الدولہ بن حمدان کو ہزیمت ہوئی۔ اثنا دار وگیر مین قید ہو گیا۔ محمود میدان جنگ سے واپس ہوکر شہر مین آیا اور اسپر قبضہ کرلیا۔ اسی سنہ کے ماہ شعبان مین قلعہ حلب پر بھی قابض ہو گیا اور ابن حمدان ابن ملہم کو رہا کردیا۔ ان لوگون نے رہائی کے بعد مصر کیجانب معاودت کی۔

ثمال کی حلب پر دوبارہ حکومت جسوقت محمود نے ابن ملہم کو ہزیمت دے کر قلعہ حلب پر قبضہ کرلیا ان دنون معز الدولہ ثمال بن صالح مصر مین موجود تھا۔ ثمال مصر مین اس زمانہ سے تھا جبکہ اس نے ۴۴۹ھ مین حلب کو خلیفہ مستنصر کے حوالہ کیا تھا۔ پس خلیفہ مستنصر نے اس وقت معز الدولہ ثمال کو حلب کی طرف روانگی کا حکم دیا اور اسکے بھتیجہ کے قبضہ سے حلب کے نکال لینے کی اجازت دی چنانچہ معز الدولہ ثمال ماہ ذی الحجہ ۴۵۲ھ مین سفر و قیام کرتا ہوا حلب کے قریب پہونچا اور کمال حزم و احتیاط سے محاصرہ کرلیا۔ محمود نے اپنے ماموں منیع بن شبیب بن وثاب نمیری والی حران سے امداد طلب کی۔ منیع نے اسکی کمک پر فوجین روانہ کین اور خود بذاتہ شریک جنگ ہوا۔ ثمال نے حلب سے محاصرہ اوٹھا لیا اور محرم ۴۵۳ھ مین بریہ کا راستہ اختیار کیا۔ منیع نے بھی حران کیجانب معاودت کی۔ ثمال نے پلٹ کر حلب پر حملہ کردیا اور ماہ ربیع سنہ مذکور مین قبضہ حاصل کرلیا۔ بعد کامیابی رومی ممالک پر جہاد کیا اور مظفر و منصور بہت سا مال غنیمت لیکر واپس آیا۔

وفات ثمال قبضہ حلب کے تھوڑے ہی دنون بعد یعنے ماہ ذی القعدہ ۴۵۴ھ

مین ثمال رہگراے ملک عدم ہوا - مرتے وقت اپنے بہائی عطیہ بن صالح کو اپنا ولیعہد مقرر کر گیا - عطیہ اس زمانہ سے رحبہ مین تہا جبکہ ثمال نے مصر کا قیام اختیار کیا تہا - عطیہ اس واقعہ سے مطلع ہو کر حلب مین آیا اور عنان حکومت اپنے قبضہ مین لے لی -

محمود کا حلب پر حملہ کرنا اور عطیہ کے قبضہ سے نکال لینا

جس وقت عطیہ نے حلب پر قبضہ حاصل کر لیا یہ وہ زمانہ تہا کہ سلاطین سلجوقیہ ممالک عراق اور شام پر قابض و مستولی ہو گئے تھے اور صوبجات ممالک اسلامیہ مین انہین کا دور دورہ ہو رہا تھا اس وقت ان مین کا ایک گروہ عطیہ کے پاس آیا عطیہ نے اسکو اپنی خدمت مین رکھ لیا اس سے عطیہ کی قوت مین نمایان ترقی ہو گئی بعد چندے عطیہ کے ہمراہیون اور مصاحبون نے عطیہ کو ان لوگون کے آئندہ خطرات سے تنبیہ کیا اور یہ راے دی کہ ان لوگون کو صفحہ ہستی سے معدوم و نابود کر دو چنانچہ عطیہ نے اہل شہر کو اشارہ کر دیا اہل شہر نے ان مین سے ایک جماعت کا کام تمام کر دیا باقی ماندگان جان بچا کر بہاگ کھڑے ہوے - محمود بن نصر کے پاس حران مین جا کر دم لیا اور اسکو قبضہ حلب پر آمادہ کرنے لگے - محمود کو ان لوگون کے کہنے سننے سے قبضہ حلب کا خیال پیدا ہوا فوجین آراستہ کر کے حلب پر آپہونچا اور محاصرہ کر لیا - دو چار لڑائیون کے بعد ماہ رمضان ۴۵۵ھ مین بزور تیغ فتح کر لیا اور نہایت استقلال اور استحکام کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا - اسکا چچا عطیہ رقہ چلا گیا اور اس پر قابض ہو گیا تا آنکہ شرف الدولہ مسلم بن قریش نے ۴۶۳ھ من رقہ کو اسکے قبضہ سے نکال لیا پس یہ ۴۶۵ھ مین رومیون کے ملک مین چلا گیا - اور اُن ترکون کو جو اپنے امیر ابن خان کے ہمراہ ۴۶۰ھ مین اسکی خدمت مین آئے تھے رومیون کے قلعات کی طرف سر کرنے کی غرض سے روانہ کیا پس ان لوگون نے اسکا محاصرہ کیا

اور بزور تیغ اسپر قابض ہوئے۔

ان واقعات کے بعد محمود نے طرابلس کیطرف قدم بڑہایا اور نہایت مستعدی سے اسکا محاصرہ کیا اہل طرابلس نے تاوان جنگ دیکر مصالحت کرلی پس محمود نے طرابلس سے محاصرہ اوٹھا لیا۔ بعد ازان محاصرہ دیاربکر و آمد و الرہا سے فارغ ہوکر سلطان الپ ارسلان نے محمود کیطرف رخ کیا مگر کامیاب نہوا جیسا کہ آیندہ ہم ان کے حالات کے ضمن مین بیان کرینگے الغرض سلطان الپ ارسلان حلب کی طرف آیا اور اسپر محاصرہ ڈالدیا محمود بن نصر اس وقت حلب ہی مین تہا۔ اس اثنا رمین خلیفہ قایم کی سفارت مشعر رجوع دعوت عباسیہ وارد ہوئی - محمود نے اطاعت کی گردن جہکا دی علم خلافت عباسیہ کا مطیع ہوگیا اور سفیر خلیفہ ازہر ابو الفراس طراوزینی کے توسط سے سلطان الپ ارسلان کیخدمت مین یہ درخواست پیش کی کہ سلطان مجھے حاضری سے معاف فرمائے سلطان نے اس سے انکار کیا اور محمود کے محاصرہ مین سختی کرنے لگا۔ ہر چہار طرف سے سنگباری شروع کردی ایک روز شب کیوقت مین معہ اپنی والدہ منیعہ بنت وثاب کے حلب سے نکلکر سلطان کیخدمت مین حاضر ہوا سلطان نے آخری ۴۶۳ھ مین محمود کو خلعت عنایت کیا۔ پہر محمود نے اپنے بیٹے شبیب کو اُن ترکون کیطرف بہیجا جنہون نے اسکے باپ محمود کو حلب کی حکومت دلوائی تہی ان ترکون نے فتنہ وفساد کا بازار گرم کر رکہا تہا۔ پس جب شبیب ترکون کے قیامگاہ کے قریب پہنچا ترک اس سے ملنے کو آئے مگر ان لوگون نے اس کی درخواست قبول نہ کی صف آرائی کی نوبت پہونچگئی اثنا رجنگ مین ایک تیر آلگا جس سے اسکی موت وقوع مین آئی۔

وفات نصر نصر کے مرنے پر اسکا بہائی سابق حکمران ہوا۔ ابن اثیر نے لکہا ہے کہ یہ وہی شخص ہے جسکی حکومت وامارت کی اسکے باپ نے وصیت کی تہی مگر بوجہ

اسکی کم سنی کے اسکی وصیت کا نفاذ نہوا۔ پس جب یہ حکمران ہوا تو اس نے احمد شاہ سپہ سالار ترکمان کو طلب کر کے خلعت عنایت کی اور حسن سلوک سے پیش آیا۔ ایک زمانہ دراز تک یہ حکمرانی کرتا رہا۔ یہ ترکمان وہی تھے جنہوں نے اسکے باپ کو قتل کیا تھا۔

انقراض دولت بنی صالح بن مرداس

۴۷۲ھ مین تتش نے قبضہ دمشق کے بعد حلب پر فوجکشی کی اور ایک مدت دراز تک محاصرہ کیے رہا اہل حلب نے ترکون کی حکومت سے غیر مطمئن ہوکر مسلم بن قریش کو حلب پر قبضہ کر لینے کو لکھ بھیجا۔ چنانچہ مسلم بن قریش نے اس غرض سے حلب کیطرف کوچ کیا لیکن اہل حلب کی بعض حرکات سے کسی آئندہ خطرہ کا خیال کر کے واپس ہوگیا۔ اس مہم کا سرگروہ ابن حسین عباسی نامی ایک شخص تہا۔ اتفاق سے ایک روز سابق کا لڑکا شکار کھیلنے کو اپنے شکارگاہ مین گیا۔ حلب کے گرد و نواح کے کسی قلعہ کا ترکمان یہ خبر پاکر شکارگاہ مین پہونچگیا اور اسکو گرفتار کر کے مسلم بن قریش کے پاس بہیجدیا۔ مسلم بن قریش اس کو نظربند کیے ہوے پہر حلب کے جانب لوٹا اور اسکے باپ سابق سے بشرط سپردگی حلب اسکے لڑکے کے رہا کرنے کا معاہدہ کیا۔ چنانچہ سابق نے شہرپناہ کے دروازے کہولدیے مسلم بن قریش نے کامیابی کیساتھ ۴۷۳ھ مین شہر پر قبضہ کرلیا سابق بن محمود اور اسکا بہائی وثاب قلعہ نشین ہوگیا بعد چندے امان حاصل کر کے قلعہ کو بھی مسلم کے حوالہ کردیا۔ مسلم نے حلب اور اسکے مضافات پر قبضہ کرلیا۔ سلطان ملکشاہ کی خدمت مین بشارت فتح کا نامہ روانہ کیا اور یہ درخواست کی حسب دستور قدیم مجھے مقبوضہ بلاد کی سند حکومت بشرط ادائے سالانہ مرحمت فرمائی جاوے۔ سلطان ملکشاہ نے اسکی درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا۔ چنانچہ یہ بلاد مسلم بن قریش کے مقبوضات مین داخل و شامل ہوگئے تا آنکہ سلطان نے اس کے بعد ان بلاد پر قبضہ کرلیا

استیلاء سلطان ملکشاہ برحلب و گورنری اقسنقر	تم اوپر پڑھ آئے ہو کہ مسلم بن قریش کو سلیمان بن قطلمش نے قتل کیا تہا جیسا کہ مسلم کے حالات مین تحریر کیا گیا پس جب

سلیمان نے اسکو قید حیات سے سبکدوش کر دیا۔ تو ابن حسین عباسی سپہ سالار حلب نے حلب کے حوالہ کر دینے کا پیغام سلیمان کے پاس بہیجا۔ اس سے پیشتر تتش نے بھی حلب کا محاصرہ کیا تہا اور بزور جنگ اس پر قبضہ کر لینے کی تمنا کی تہی ابن حسین نے دونون سے مصلحتاً حلب کی سپردگی کا وعدہ کر لیا تہا۔ کسی ذریعہ سے یہ خبر تتش تک پہونچگئی۔ فوراً سامان جنگ درست کر کے حلب کیطرف کوچ کر دیا سلیمان بن قطلمش بھی آپہونچا دونون مین مڈبہیڑ ہوگئی۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد سلیمان مارا گیا یہ واقعہ ۴۷۹ھ کا ہے۔

تتش نے سلیمان کے قتل کے بعد سر اوتار کر ابن حسین کے پاس حلب روانہ کیا اور ایفاء وعدہ کا خواستگار ہوا ابن حسین نے لکہا کہ مین اسکے بابت سلطان ملکشاہ سے مشورہ کر لون تو حلب کو آپ کے حوالہ کر ون تتش کو اس سے بعد بہی پیدا ہوئی۔ حلب کا محاصرہ کر لیا اہل شہر نے خط و کتابت کر کے سازش کر لی اور رات کے وقت تتش کو شہر مین داخل کر لیا چنانچہ تتش شہر حلب پر قابض ہوگیا تتش کے امراء مین سے امیر ارتق بن اکسک نے ابن حسین کی سفارش کی۔ سالم بن بدران بن مقلد نے قلعہ کے دروازہ بند کر لئے۔ تتش نے اسکا بہی محاصرہ کر لیا ابن حسین نے قبل اس واقعہ کے سلطان ملکشاہ کی خدمت مین جبکہ اسکو تاج الدولہ تتش کیطرف سے خطرہ پیدا ہوا تہا ایک عرضداشت مشعر قبضہ حلب روانہ کی تھی۔ اس بناء پر سلطان ملکشاہ نے اصفہان سے ۴۷۹ھ[1] مین حلب کیجانب

---

[1] ناسخ کی غلطی ہے اس سنہ مین سلطان ملکشاہ سر پر حکومت پر نہ تہا یہ واقعہ ۴۷۹ھ کا ہے۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۶۰ مطبوعہ مصر۔ مترجم

کوچ کیاتہا موصل ہوتا ہوا حران پہونچا اور اسکو ابن شاطر کے قبضہ سے نکالکر محمد بن شرف الدولہ کو بطور جاگیر مرحمت فرمایا بعد ازان الرہا کیطرف قدم بڑہایا اور اسکو رومیون کے ہاتھہ سے چھین کر قابض ہوگیا۔ رومیون نے اسکو ابن عطیہ سے خرید کیا تہا۔ پہر قلعہ جعفر (جعبر) کیطرف بڑہا۔ ایک رات و دن کے محاصرہ کے بعد اسکو بھی مفتوح کرلیا۔ جسقدر بنی قشیر وہان ملے سبھونکو تہ تیغ کیا قلعہ جعبر کا ایک نابینا بڈہا حاکم تہا اسکے دو بیٹے تھے۔ یہ لوگ رہزنی کیا کرتے تھے اور مسافرون کو لوٹ مار کر قلعہ مین چلے جاتے تھے۔ اس قلعہ کو سر کرنے منبج پر جا پہونچا اور اسکو بھی اپنے مقبوضات مین داخل کرکے حلب کیطرف بڑہا۔ اس کا بھائی تاج الدولہ تتش اسوقت حلب کا محاصرہ کئے ہوئے تہا۔ سترہ دن گذر چکے تھے نہ تو اہل قلعہ نے اطاعت کی گردن جہکائی تہی اور نہ اسکو بزور تیغ و محاصرہ کسی کامیابی کی صورت دکھائی دی تہی سلطان ملکشاہ کی آمد کی خبر سنکر محاصرہ اوٹھالیا اور دمشق کی جانب معاودت کردی سلطان ملکشاہ نے شہر پر قبضہ کرلیا باقی رہا قلعہ وہ تھوڑی دیر تک لڑتا رہا دونون طرف سے تیر باری ہوتی رہی بالآخر سالم بن بدران نے اپنی ناکامی کا یقین کرکے اطاعت کی گردن جھکادی اور قلعہ کو اس شرط سے کہ قلعہ جعفر اسکو بطور جاگیر مرحمت فرمایا جائے سلطان ملکشاہ کے حوالہ کردیا۔ چنانچہ سلطان نے قلعہ جعفر اسکو بطور جاگیر عنایت کیا پس اس وقت سے یہ قلعہ اسکے اور اسکے لڑکون کے قبضہ مین رہا تا آنکہ سلطان نور الدین محمود زنگی شہید نے اسکے قبضہ سے نکال لیا اسی اثنا مین نصر بن علی بن منقذ کنانی والی شیزر نے اطاعت و فرمانبرداری کی ایک سفارت سلطان کیخدمت مین روانہ کی سلطان نے اپنی طرف سے قسیم الدولہ اقسنقر جد الملک العادل سلطان نور الدین محمود زنگی شہید کو حلب پر مامور کرکے عراق کیطرف مراجعت کی۔ اہل حلب کی سفارش پر سلطان نے ابن حسین کی عفو تقصیر کردی اور اسکو دیار بکر بھیجدیا چنانچہ ابن حسین وہان پر جاکر مقیم ہوا اور نہایت فقر و تنگی کیحالت مین وہین

انتقال کیا۔ واللہ مالک الامور لاریب عیدہ

اخبار دولت بنو مزید ملوک حلہ از ابتدا تا انتہا

یہ بنو مزید قبیلہ بنو اسد سے تھے یہ لوگ بغداد سے بصرہ اور نجد تک پھیلے ہوئے تھے انہیں لوگوں کا نعمانیہ تھا انہیں کے اعزہ او خاندان سے بنو دبیس اطراف خوزستان کے ایک جزیرہ مین جو انہین کی وجہ سے معروف و مشہور رہے رہتے تھے۔ بنو مزید کا سردار ابوالحسن علی بن مزید اور اسکا بھائی ابوالغنایم تھا۔ ابوالغنایم ابتدا ءً بنو دبیس کے پاس گیا اور ایک مدت تک ان کے پاس مقیم رہا پھر انکے پاس سے بھاگ آیا[1] کوئی شخص اسکو نہ پاسکا ابوالحسن کے پاس پہونچا اور کل واقعات اس کو بتلائے ابوالحسن نے ان لوگون پر چڑھائی کی عمید الجیوش سے امداد کا طالب ہوا چنانچہ عمید الجیوش براہ دریا دیلمی فوج کو اسکی کمک پر روانہ کیا۔ دونون حریف مین گھمسان لڑائی ہوئی۔ ابوالحسن شکست کھاکر بھاگا ابوالغنایم اسی معرکہ مین کام آگیا۔ یہ واقعہ ۴۰۱ھ کا ہے۔

جب ۴۰۲ھ کا دور آیا تو ابوالحسن نے فوج کثیر مرتب کرکے اپنے بھائی ابوالغنایم کا بدلہ لینے کو بنو دبیس پر چڑھائی کی بنو دبیس نے بھی یہ خبر پاکر بہت بڑا جم غفیر مجتمع کرلیا مضر، حسان، نبہان اور طراد بنو دبیس کے علاوہ اس اطراف کے اکراد شاہجان اور حاوانیہ بھی مجتمع ہوگئے۔ دونون حریف نے صف آرائی کی کھیت ابوالحسن کے ہاتھ رہا بنو دبیس کو ہزیمت ہوئی۔ حسان اور نبہان مارے گئے ابوالحسن بن مزید انکے مال واسباب اور کل مقبوضات پر قابض ہوگیا۔ بنو دبیس کے بقیۃ السیف بھاگ کر جزیرہ پہونچے۔ فخرالدولہ نے جزیرہ دبیسہ کی عنان حکومت انکے سپرد کردی اور اسبن سے طیب اور قرقوب کو مستثنی کرلیا۔ ابوالحسن نے فتحیابی کے بعد اسی مقام پر قیام اختیار کیا بعد چندے مضر بن دبیس نے ایک فوج مرتب کی اور ایک روز شب کے وقت ابوالحسن پر شبخون مارا

---

[1] ابوالغنایم کے بھاگ آنے کی یہ وجہ تھی کہ اس نے بنو دبیس کے ایک سردار کو مار ڈالا تھا

[2] تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ مصر۔

مارا ابوالحسن کو اسکی خبر نہ تھی شکست کھاکر شہر نیل مین جاکر دم لیا اور پناہ گزین ہوا۔ مفرج نے اسکے مال واسباب اور جزیرہ پر قبضہ کرلیا۔

وفات علی بن مزید وامارت دبیس بن علی

۴۰۸ھ مین ابوالحسن بن مزید اسدی اپنی زندگی کے زمانہ کو پوراکرکے رہگرائے ملک عدم ہوا۔ بجائے اسکے اسکا بیٹا نورالدولہ ابوالاعز دبیس حکمرانی کرنے لگا۔

اسکے باپ نے اپنی حیات مین اسکے بھائی کو اپنا ولیعہد مقرر کیا تھا اور سلطان الدولہ نے اسکو خلعت مرحمت فرمائی تھی اور ولیعہدی کی اجازت دی تھی مگر اپنے باپ کے مرنیکے بعد جب یہ حکمران ہوگیا تو اسکا بھائی مقلد بن ابوالحسن امارت کا دعویدار ہوا بنوعقیل کے پاس گیا اور انہین لوگون مین قیام اختیار کیا۔ اسی وجہ سے مابین دبیس اور قراوش سرداران بنوعقیل بیسیون جھگڑے ہوئے متعدد لڑائیان ہوئین۔ دبیس نے انکے خلاف بنوخفاجہ کو ملالیا اور انبار کو اسکے قبضہ سے ۴۱۷ھ مین نکال لیا۔ بعدازان خفاجہ نے دبیس سے بدعہدی کی اسوقت انکا سردار منیع بن حسان نامی ایک شخص تھا۔ اسنے جامعین کیجانب کوچ کیا اور اسکو تاخت وتاراج کرکے کوفہ پر قابض ومتصرف ہوگیا بعد اسکے دبیس اور قراوش مین باہم اتفاق ہوگیا۔ اس وجہ سے امور مستقیم اور مستوی ہوگئے مگر خفاجہ بنوعقیل کنارہ فرات کو دبا بیٹھے۔

جزیرہ دبیسیہ پر منصور بن حسین کا استیلاء

جزیرہ دبیسیہ ایک مدت سے طراد بن دبیس کے قبضہ اقتدار مین تھا ۴۱۸ھ مین منصور بن حسین نے جو کہ قبیلہ بنو اسد کے شاخون مین سے تھا طراد بن دبیس کو جزیرہ دبیسیہ سے نکال کر قبضہ کرلیا۔ اس واقعہ کے چند دنون طراد مرگیا پس اسکا بیٹا ابوالحسن۔ جلال الدولہ کیخدمت مین بغداد چلا گیا۔ منصور بن حسین نے ملک ابوکالیجار کے نام کا خطبہ بجائے جلال الدولہ کے پڑھنا شروع کیا تھا علی بن طراد نے جلال الدولہ سے یہ درخواست کی کہ اگر آپ ایک فوج میری کمک پر

مامور کیجئے تو مین ایک دم مین منصور کو جزیرہ سے نکال کر باہر کر دون چنانچہ جلال الدولہ نے علی بن طراد کے ساتھہ ایک فوج روانہ کی - علی بن طراد نے واسط کیجانب کوچ کیا اور اور نہایت تیزی سے سرگرم سفر ہوا منصور کو اسکی خبر لگی تو اسنے بہی طیاری شروع کر دی بعض امراء ترک یعنی ابو صالح کرکبر نے اسکی کمک پر کمر ہمت باندھی ابو صالح کسی وجہ سے جلال الدولہ کیخدمت سے بہاگ کر ابو کالیجار کے پاس چلا آیا تہا اسوجہ سے ابو صالح نے منصور کی مدد پر مستعدی ظاہر کی - ان لوگون سے اور علی بن طراد سے معرکہ آرائی ہوئی کہیت ان لوگون کے ہاتھہ رہا علی بن طراد کو ہزیمت ہوئی اثناء دار وگیر مین مارا گیا - ترکون کا ایک گروہ سیکو جلال الدولہ نے اسکی مدد پر مامور کیا تہا اس معرکہ مین کام آگیا - جزیرہ دبیسیہ کی حکومت پر منصور بن حسین استقلال و استحکام کے ساتھہ حکمرانی کرنے لگا -

دبیس اور جلال الدولہ کے جہگڑے

مقلد برادر دبیس بن مزید جیسا کہ ہم اوپر تحریر کر آئے ہین بنو عقیل کے پاس چلا گیا تہا - چونکہ اس سے اور نور الدولہ دبیس سے عداوت تہی - اسوجہ سے یہ منیع بن حسان امیر خفاجہ کے پاس جا پہونچا اور دونون متفق ہو کر جلال الدولہ کی مخالفت اور کالیجار کے نام کا خطبہ پڑھنے کی غرض سے دبیس سے جنگ کرنے کو نکل کہڑے ہوئے - دبیس کو اسکی خبر لگ گئی ابو کالیجار کو عراق مین بلا بہیجا پس ابو کالیجار وارد واسط ہوا اسوقت الملک العزیز بن جلال الدولہ واسط ہی مین تہا ابو کالیجار کی آمد کی خبر پاکر واسط چہوڑ کر نعمانیہ کیطرف روانہ ہوا - دبیس نے شہر کا بند توڑ دیا بہت سامال و اسباب ضایع ہو گیا ایک جماعت کثیرہ ڈوب کر ہلاک ہو گئی - ابو کالیجار نے قرواش والی موصل اور اثیر عنبر خادم کو عراق آنیکی ترغیب دی پس یہ لوگ عراق کیجانب روانہ ہوئے رفتہ رفتہ کحیل پہونچے اثیر عنبر کا اس مقام پر انتقال ہو گیا - جلال الدولہ نے فوجین فراہم کین اور ابو الشوک والی

بلاد اکراد سے امداد طلب کی چنانچہ ابو الشوک امداد کی غرض سے واسط کیجانب آیا اور وہین قیام پذیر ہو گیا بارش شروع ہو گئی ہر طرف کیچڑ ہی کیچڑ نظر آنے لگا جلال الدولہ کو تہیدستی ستانے لگی اپنے ہمراہیون کے مشورہ سے فوجین مرتب کر کے اہواز کیطرف غارتگری کے قصد سے قدم بڑہایا۔ اسوقت اہواز پر ابو کالیجار کا قبضہ تہا۔ ابو کالیجار نے یہ سنکے اہواز کو جلال الدولہ کے دستبرد سے بچانیکی غرض سے جلال الدولہ سے یہ کہلا بہیجا کہ سلطان محمود بن سبکتگین کی فوجین عراق کیطرف بڑھ رہی ہین۔ جلال الدولہ نے ذرا بھی اس خبر کیطرف توجہ نہ کی کوچ و قیام کرتا ہوا اہواز پہونچا اور بلا مزاحمت و قتال اہواز کو جی کھولکر لوٹ لیا۔ جلال الدولہ کے کانون تک یہ خبر پہونچی تو فوراً فوجین مسلح اور مرتب کر کے جلال الدولہ کی مدافعت کو روانہ ہوا اور دبیس کو خفاجہ کی غارتگری کے خیال و خوف سے اپنے مال و اسباب کی محافظت پر چھوڑتا گیا۔ جلال الدولہ اور ابو کالیجار سے مڈبہیڑ ہوئی سخت اور خونریز جنگ[1] کے بعد ابو کالیجار کو ہزیمت ہوئی اسکے بہت سے ہمراہی کام آئے جلال الدولہ نے واسط پر قبضہ کر کے اپنے بیٹے الملک العزیز کو واسط کی حکومت پر جیسا کہ اس سے پیشتر تہا مامور کیا۔

اس ہزیمت کے بعد دبیس بخوف خفاجہ ابو کالیجار کی رفاقت ترک کر کے اپنے قبضہ من آیا۔ اسکے اعزہ کا ایک گروہ اس سے مخالف ہو کر اطراف جامعین مین لوٹ مار کر رہا تہا۔ دبیس نے اُن سے معرکہ آرائی کی اور ان پر کامیابی حاصل کر کے ان کے ایک گروہ کو قید کر لیا از انجملہ ابو عبید اللہ حسن ابن ابو الغنائم بن مزید شبیب، سرایا اور وہب پسران حماد بن مزید وغیرہم تھے دبیس نے انلوگون کو جوسق مین قید کر دیا۔ بعدہ اسکے بہائی مقلد نے عرب کو مجتمع کیا اور جلال الدولہ

---

[1] یہ لڑائی ۴۲۱ھ مین ہوئی تہی۔ تین شبانہ روز لڑائی ہوتی رہی۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۱۵۶ مطبوعہ مصر۔

سے امداد طلب کی چنانچہ جلال الدولہ نے اسکی کمک پر فوجین روانہ کین۔ مقلد نے دبیس پر فوجکشی کی اس معرکہ مین دبیس کو ہزیمت ہوئی ایک گروہ کو اسکے ہمراہیون مین سے مقلد نے گرفتار کرلیا اور اسکے مال واسباب اور لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔ جسقدر قیدی تھے انکو جوسق مین لیجاکے قید کر دیا۔ دبیس بحال پریشان ہزیمت اوٹھا کے سندیہ مین جاکے پناہ گزین ہوا۔ مجد الدولہ کیخدمت مین حاضر ہوا بعد چندے جلال الدولہ سے صفائی ہوگئی بشرط سندگورنری دینے کے مال مقررہ کے ادا کرنے کی ضمانت دی جلال الدولہ نے دبیس کی اس درخواست کو منظور کرلیا سند حکومت کے ساتھہ خلعت خوشنودی بھی عنایت کی جس سے دبیس کی حالت پھر درست ہوگئی۔

مقلد کو ان واقعات کے خبر لگی اسوقت اسکے رکاب مین خفاجہ کا ایک جم غفیر تھا پس ان سبھون نے مطیرآباد اور نیل کو تاخت وتاراج کیا اور اسکے مضافات کو بھی جی کھولکر لوٹا۔ حلہ اس وقت تک تعمیر نہین کیا گیا تھا۔ بعدہ مقلد نے دجلہ کو عبور کیا ابوالشوک کے پاس پہنچا اور اسکے پاس مقیم رہا تاآنکہ سارے کام اصلاح پذیر ہوگئے

فتنہ دبیس وثابت ابو قوام ثابت بن علی بن مزید ایک مدت دراز سے بساسیری کے پاس رہا کرتا تھا اور اسکے خاص حاشیہ نشینون سے تھا۔ سنہ ۴۲۴ھ مین بساسیری نے دبیس پر فوجکشی کی ابو قوام ثابت بھی اسکے ہمراہ تھا چنانچہ نیل اور کل مقبوضات دبیس پر بساسیری نے قبضہ کرلیا۔ دبیس نے اپنے ہمراہیون مین سے ایک گروہ کو ثابت سے جنگ کرنے کو روانہ کیا۔ اتفاق یہ کہ ان لوگون کو ثابت کے مقابلہ پر ہزیمت ہوئی دبیس نے اپنے ہمراہیون کی ہزیمت سے مطلع ہوکر اپنے شہر کو ثابت کے لئے چھوڑ دیا اور چلتا پھرتا نظر آیا تاآنکہ بساسیری نے بغداد کیجانب مراجعت کی اسوقت دبیس نے بنو اسد اور خفاجہ کو مجتمع کیا ابو کامل منصور بن قراد بھی اسکا ہم آہنگ ہوگیا ان سبھون نے اپنے مال واسباب کو ایک قلعہ مین رکھہ کر دبیس کو دوبارہ حکومت

وامارت دلانے کو کوچ کیا۔ مقام جرجرایا مین ثابت سے مقابلہ ہوا۔ بہت بڑی
اور سخت لڑائی ہوئی فریقین کے سیکڑون آدمی کام آے پھر خود بخود ایک دوسرے
سے علحدہ ہو گیا۔ صلح کا نامہ و پیام ہونے لگا بالآخر اس شرط پر کہ دبیس کو اسکے مقبوضات
واپس دیدیے جائین اور انہین مقبوضات مین سے بعض صوبہ اسکے بھائی ثابت کو حوالہ کیے جائین
باہم مصالحت ہوگئی۔ عہدنامہ لکھا گیا۔ دونو فریق نے قسمین کھائین اور علحدہ ہو گئے۔ اسکے بعد
بساسیری ثابت کی امداد کو نعمانیہ مین وارد ہوا۔ مصالحت کی خبر پاکر واپس ہو گیا۔

فتنہ دبیس و لشکر واسط الملک الرحیم نے ۴۴۱ھ مین حمایت نہر صلہ اور نہر فضیل ہو کر لشکر
واسط کے جاگیر سے تہا دبیس بن مزید کو بطور جاگیر مرحمت فرمائی۔ اس سے لشکر
واسط مین ناراضی پیدا ہوئی سب کے سب مجتمع ہو کر دبیس پر چڑھ گئے لڑائی کی دھمکی دی
دبیس نے جواب دیا کہ الملک الرحیم نے مجھے جاگیر مین مرحمت فرمایا ہے آو ہم اور تم اپنی اپنی
تحریرین الملک الرحیم کی خدمت بھیجین جو کچھ وہ فیصلہ فرمادین اسپر ہم لوگ قناعت کرین
لشکر واسط نے اس جواب کیطرف ذرا بھی توجہ نہ کی حملہ کر دیا۔ دبیس نے یہ خبر پا کر چند
دستہ فوج کو کمینگاہ مین بٹھادیا جسوقت لشکر واسط کمینگاہ سے گذر کر آگے بڑہا۔ دبیس کی فوج نے کمینگاہ سے نکلکر
لشکر واسط پر حملہ کر دیا لشکر واسط اس اچانک حملہ سے گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا دبیس کے
فوج نے کمال بیرحمی اور نہایت سختی سے انکو جی کھولکر پامال کیا۔ انکے مال و اسباب کو
لوٹ لیا ہزارہا موشیان اور باربرداری کے جانور پکڑ لیے۔ اس ہزیمت کے بعد
لشکر واسط نے واسط کیجانب مراجعت کی لشکر بغداد سے امداد طلب کی بساسیری
کو ان لوگون کی مدافعت کی ترغیب اور نہر صلہ اور نہر فضیل کے واپس دلانے کی تحریک
کرنے لگے۔

جنگ خفاجہ و دبیس ۴۴۱ھ مین بنو خفاجہ نے جامعین کیطرف قدم بڑھایا جامعین
مقبوضات دبیس سے تہا بنو خفاجہ نے اس اطراف مین دندمچادی غزلی فرات

لوٹ لیا اس وقت دبیس شرقی فرات مین تہا۔ ان واقعات سے مطلع ہوکر دبیس نے بساسیری سے امداد کی درخواست کی چنانچہ بساسیری بذاتہ اسکی کمک پر آیا۔ دبیس نے بساسیری کے ساتھہ فرات کو عبور کرکے خفاجہ سے لڑائی چہیڑدی اور اپنے پرزور حملون سے بنوخفاجہ کو جامعین کے حدود سے نکال باہر کیا۔ پس بنوخفاجہ نے بریہ کا راستہ اختیار کیا بعد چندے واپس ہوکر پہر ہنگامہ فساد برپا کیا۔ دبیس نے اپر دوبارہ فوجکشی کی بنوخفاجہ جامعین چہوڑکر بریہ کیطرف بڑہے دبیس نے تعاقب کیا خفان مین پہونچکر بنوخفاجہ سے مڈبہیڑ ہوئی دبیس نے ان لوگون پر نہایت سختی سے حملہ کیا خفان پر ہر چہار طرف سے محاصرہ ڈالدیا اور بزور تیغ اسکو مفتوح کرکے بنوخفاجہ کو وہان سے نکال دیا قلعہ کو منہدم کراکے زمین دوش کردیا۔ بعدازان بغداد کیجانب مراجعت کی خفاجہ کے قیدی ساتھہ ساتھہ تھے بغداد مین پہونچکر ان لوگون کو صلیب پر چڑہادیا۔ تہوڑے دنون قیام کرکے جری کیطرف قدم بڑہایا اور اسکا محاصرہ کرلیا۔ اہل جری نے مصالحت کی درخواست کی بساسیری نے سات ہزار دینار تاوان جنگ طلب کیا ان لوگون نے اپنے سر لے لیا۔ چنانچہ بساسیری نے ان لوگون کو امن عنایت کی۔

تم الجزء الحادی عشر ویلیہ الجزء الثانی عشر

انشاء اللہ تعالی اولہ حروب دبیس مع الغز

تالیفات جناب حکیم مولوی احمد حسین صاحب

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

اس ترجمہ کی گیارہ جلدین چھپ کر شایع ہوگئی ہین۔ کتاب کیا ہے علم تاریخ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے جسکے دیکھنے اور خرید کرنیکے بعد علم تاریخ کی دوسری کتابون کی خریداری کی ضرورت باقی نہین رہتی۔ حق یہ ہے کہ جس پایہ کی اصل کتاب ہے اسی حیثیت کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ عبارت سلیس، عام فہم اور بامحاورہ ہے۔ جابجا حسب ضرورت فاضل مترجم نے نوٹس بھی لکھے ہین جنکا ماخذ تاریخ کامل ابن اثیر ابوالفدا اور نفح الطیب وغیرہ کتب تواریخ ہین۔ اُردو زبان کی اس سے زیادہ اور کیا خوش قسمتی ہوسکتی ہے کہ علامہ ابن خلدون جیسی عربی تاریخ کا ترجمہ اس زبان مین شایع ہو رہا ہے۔ کئی کڑور مسلمانان ہند جو زبان عربی سے بے بہرہ ہونیکے وجہ سے اپنے اسلاف کے کارنامون سے ناواقف تھے اس ترجمہ کے بدولت اب وہ اچھے خاصے مورخ بن جائینگے اس سے زیادہ اچھا ذریعہ انکی واقفیت کا کیا ہوسکتا ہے کہ وہ اس ترجمہ تاریخ کو خرید فرماکے اول سے آخر تک دیکھہ جائین۔ دیکھین تو انمین کیسے غیرت، خودداری، اولوالعزمی، ثابت قدمی ہمدردی اور قوم پرستی کا مادہ نہین پیدا ہوتا۔ ابن خلدون مین حضرت نوح علیہ السلام سے آٹھوین صدی ہجری تک کے حالات کمال بسط وتحقیق سے درج کیے گئے ہین۔ کل انبیاء کرام سلاطین عظام جانشینان نبی علیہ السلام اور حکمرانان اسلام کی معاشرت و تمدن اور ملکداری پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کاغذ سفید چکنا۔ رائل سایز۔ قیمت جلد اول دوم سیوم اور ششم فی جلد عہ باقی جلدین چہارم، پنجم، ہفتم، ہشتم، نہم، دہم اور یازدہم فی جلد عاہ مجموعی عسہ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔